مکمل و مفصل کارروائی

مقدمہ

نواب مہدی حسین بنام مسٹر ایس ایم مترا

حصہ اول

اس مشہور و معروف دلچسپ مقدمے کے متعلق تمام کاغذات اظہار گواہان و دستاویزات وغیرہ جو فریقین نے بمقام حیدرآباد و لکھنؤ و بارہ بنکی پیش کئے عدالتی کاغذات سے ترجمہ ہوکر بابو ایشری پرشاد ورما بی-اے کے اہتمام سے شائع ہوئے

لکھنؤ

بمطبع منشی گنگا پرشاد ورما برادران پریس واقع امین آباد چھپی

[illegible] حصہ علیحدہ فروخت نہ ہوگا [illegible] محصول [illegible]

فہرست مضامین

فہرست مضامین

استغاثہ نواب مہدی حسن فتح نواز جنگ بہادر

بعدالت سپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار حیدرآباد

اظہار روبرو مسٹر او دی بوسن کیٹ اسکوائر جسٹس آف دی پیس و سپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار

مین ہوم سکریٹری ریاست حیدرآباد ہون ۱۸۷۳ء مین میری شادی گریز وڈ ڈانلی تیسری لڑکی میکل ڈانلی سے مقام لکھنو ہوئی میری بیوی کی اوسوقت عمر ۱۵ سال تھی شادی کی تاریخ کے بعد مین مختلف مقامات ہند مین اپنی بیوی کے ساتھ رہا۔ اور گذشتہ [illegible] سال سے حیدرآباد دکن مین ہون۔

گذشتہ ماہ اپریل مین ایک رسالہ جسکی لوح پر الفاظ ذیل درج ہین (ایک شرمناک سوشل معاملہ حیدرآباد کی لیڈیون کی خدمت مین اپریل ۱۸۹۲ء لکھنو ہندوستان") اس عدالت کی حدود مین ایک شخص ایس ستر انامے نے شائع کیا اونھون نے یا اونکی جانب سے دیگر لوگون نے جن سے وہ مشورتاً کارروائی کرتے تھے بذریعہ ڈاک تمام سربرآوردہ ممبران یورپین و ہندوستانی سوسائٹی حیدرآباد کی خدمت مین بھیجا۔ ایک پرت اس رسالہ کی شامل [illegible] ہذا کیجاتی ہے جسپر حرف اے کا نشان ہے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ فلٹ متذکرہ بالا ایک شخص مرزا باقر حسین ساکن امین آباد لکھنو کے دستخط مین اوس تحقیقات کے جو مینے کی ہے مین کہتا ہون کہ مرزا باقر حسین کے نام کا کوئی شخص لکھنو مین نہین رہتا ہے اور یہ کہ جس شخص نے مذکورہ بالا پمفلٹ لکھا اور شائع کیا وہ ایس ستر ہے۔ مین بیان کرتا ہون کہ توہینی بیانات جو [illegible] اور میری بیوی کی نسبت لکھے گئے ہین وہ بالکل غلط اور جھوٹے ہین اور انسے میری اور میری بیوی کی سخت توہین ہوتی ہے جس سے حیدرآباد مین ہر ایک گروہ مین ہماری بے عزتی ہوئی۔ اندرین صورت مین ایس ستر پر الزام اہانت زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات [illegible] کرتا ہون اور عرض پرداز ہون کہ اون کی گرفتاری کے لیے وارنٹ جاری [illegible]

اول حصہ کے ساتھ تجویز تھی کہ مسٹر مرزا کے رسالہ کا ترجمہ شائع کیا جاوے جسپر یہ تمام غل ہوا مگر عدالت سے اسکا [illegible] جا حاصل ہوئی [illegible] اسلیے شائع کرنے [illegible] مزاحمت کا خوف ہوا [illegible] کہ دوسرے حصہ [illegible] شائع [illegible]

اول مین ایک مدرس ہون اور ایس ایم مترا کو گذشتہ سال سے تعلیم دیتا ہون۔ دوسرے
گذشتہ جمعرات کو ۴ بجے مین نے ایس ایم مترا کو اپنے گھر مین دیکھا اور شام کو اونھین کے گھر
پر ملاقات کی۔ تیسرے ساڑھے ۸ بجے شب کو مین نے اونکو سڑک پر اونکے ملازم کے ساتھہ جاتے
دیکھا ملازم کے پاس صندوق اور بچھونا سر پر تھا۔ مین نے اوسکو شمس العلما سید علی بلگرامی کے
مکان مین جاتے دیکھا۔ دستخط سعد اللہ بخط اردو۔ حیدر آباد۔ ۸۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ء

آج ۱۱۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سعد اللہ نے میری موجودگی مین حلف اوٹھائی۔

دستخط۔ بی۔ کے۔ جوشی مجسٹریٹ درجۂ دوم

حلف نامہ سیمول شاہ

مین سیمول شاہ ساکن چدرگھاٹ بحلف بیان کرتا ہون۔ مین اسٹیشن ماسٹر حیدر آباد
نظام گیرنیٹڈ ریلوے کا ہون۔ دوسرے ۴ ماہ حال جمعرات کی شب کو مین نے ایس ایم
مترا کو اسٹیشن پر قبل ۱۳ مسافر گاڑی کے بوقت ۱۱ بجے بجانب وادی چھوڑنے کے دیکھا
تیسرے ایس۔ ایم مترا متذکرۂ بالا نے دوسرے درجہ کا ٹکٹ واپسی وادی تک کے لئے
خرید کیا اور اوسی ٹرین مین گیا۔ دستخط۔ ایس شاہ حیدر آباد۔ ۸۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ء
مسٹر شاہ کو میرے سامنے حلف دیگئی۔ دستخط۔ ایڈل جی باسن جی دستور مجسٹریٹ درجۂ اول

حلف نامہ مسعود علی

مین مسعود علی ساکن چدرگھاٹ بحلف بیان کرتا ہون۔ اول مین منیجر دفتر معین المہام
محکمہ پولس حضور نظام کا ہون۔ دوسرے ۴۔ ماہ حال کو مین نے ایس ایم مترا کو حیدرآباد
اسٹیشن سے اوس گاڑی مین جاتے دیکھا جو ۱۱ بجے وادی کی جانب جاتی ہے۔ تیسرے مین نے
رستم علی ملازم شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی کو ایس۔ ایم مترا کے ساتھہ قبل روانگی
ٹرین گفتگو کرتے دیکھا۔ دستخط مسعود علی۔ حیدر آباد۔ ۸۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ء

مسعود علی کو حلف میری موجودگی مین دی گئی۔

دستخط ایڈل جی باسن جی دستور۔ مجسٹریٹ درجۂ اول ۸۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ء

درخواست مستغیث متعلق حلف نامجات مورخہ ۱۰۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ء

جناب عالی۔ سایل کو کلرک آف کورٹ نے جمعرات گذشتہ ۴۔ ماہ حال کو اطلاع دی تھی
جب ملزم متذکرہ بالا کو متنبہ کی گئی تھی کہ عدالت مین حاضر ہو۔ مسٹر کانز کا اظہار کہ

زم بمبئی کو چلا گیا تھا - کم از کم اوسکے کونسلی مسٹر بھنڈرا نے یہی اطلاع دی تھی اور اس باعث
ہادت نہین لیگئی - دوسرے سائل کو معلوم ہوا ہے کہ ملزم مذکور بمبئی نہین گیا تھا بلکہ چدرگھاٹ
ن ہم ماہ حال کو دیکھا گیا تھا جسکے لیئے تین حلف نامہ عدالت کی اطلاع اور مناسب حکم کے لیئے
ہو عدالت ضروری خیال کرے شامل درخواست ہذا کئے جاتے ہین - تیسرے یہ نہایت ہی ضروری ہے
جس قدر جلدی ہوسکے مسٹر بی - ایس کانز کا اظہار لیا جاے اب اس غرض سے ملزم حاضر لایا جاے

دستخطا اے ڈبلو فاربس منجانب مستغیث

مکرر سائل کو یہ بھی معلوم ہوا ہے ملزم چدرگھاٹ کو واپس آگیا ہے - دستخطا اے ڈبلو فاربس
حکم - جو حلف نامجات اس درخواست کے ساتھ شامل کئے گئے ہین اونمین سعد الله کا بالکل غیر متعلق
ہے اور یہی حالت تیسرے فقرہ حلف نامہ مسعود علی کی ہے - دوسرے ہم ماہ حال کو چدرگھاٹ
مین مسٹر مترا کی موجودگی کی نسبت مین دیکھتا ہون کہ غلطی سے کوئی سمن اونکی حاضری کیواسطے
جاری نہین ہوا اور مسٹر بھنڈرا اونکے کونسلی نے ہم اگست ۱۸۹۲ع کو بیان کیا تھا کہ وہ حیدرآباد
سے غیر حاضر ہین ایسی حالت مین مسٹر مترا نے کوئی جرم یا خلاف امر نہین کیا - تیسرے مین نے
خود رزیڈنسی سرجن سے جنکی طبابت مین اب مسٹر کانز ہین خود دریافت کیا ہے کہ اونکی حالت
مثل سابق کے اب بالکل خوفناک نہین ہے اور اب کوئی وجہ نہین ہے کہ اونکی شہادت قبل تاریخ
مقررہ برائے سماعت مقدمہ لیجاے - دستخطا او دی لبنکٹ سپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار - ۱۹ اگست ۱۸۹۲ع

یادداشت صاحب مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقدمہ فوجداری نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۲ع

مولوی مہدی حسن - بنام - ایس - ایم - مترا -

حاضرین - منجانب مستغیث مسٹر اے ڈبلو فاربس منجانب مدعا علیہ مسٹر بھنڈرا

کارروائی عدالت ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع

مسٹر بھنڈرا - ۶ ہفتہ کی التوا چاہتے ہین - مسٹر فاربس اپنی فہرست گواہان شامل مسل
کرتے ہین اور اندر دو ہفتہ کے شہادت چاہتے ہین - مسٹر فاربس یہ بھی اطلاع دیتے ہین کہ
ایک مزید فہرست داخل کیجاویگی جنکا تجویز ہے بذریعہ کمیشن اظہار ہو - ۲۹ اگست تک سماعت
مقدمہ ملتوی کیگئی جس تاریخ سے سماعت روزانہ ہوگی - گواہان کے نام سمن جاری ہون
کمیشن کے لیئے درخواست پیش ہوگی فریق ثانی کو اطلاع دی گئی - دستخطا او دی لبنکٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

اور نقل فہرست کونسلی مستغیث کے پاس بھیجی جاینگے۔
حکم۔ کمیشن منظور کیا جاے اس شرط کے ساتھہ کہ عذر مستغیث سنا جاے کہ جب اونکو فہرست ملے
شہادت جو اس طرح سے جمع ہوگی اوسوقت تک شامل مسل نہ کیجائیگی جب تک ملزم کے خلاف
فرد قرارداد جرم نہ قایم ہو۔ مزید سماعت اس مقدمہ کی ۱۸ اکتوبر تک ملتوی ہوئی جب وہ
شاہد جنپر سوالات جرح ملتوی کردیے گئے ہین حاضر ہون گے۔ دستخط مجسٹریٹ۔

تقریر مسٹر انورارٹی کونسلی مستغیث

[۲۹ اگست ۱۸۹۲ء سے پھر سماعت مقدمہ شروع ہوئی۔ مسٹر انورارٹی بارسٹرایٹ لا
کونسلی مستغیث نے اپنی تقریر مین صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ واقعات مقدمہ کیا ہین
اور استغاثہ کن امور کی چارہ جوئی چاہتا ہے۔ یہ تقریر کسی عدالتی کارروائی سے ترجمہ
نہین کیگئی بلکہ ہم کو اخبارات سے نقل لینی پڑی۔ تمام اخبارات کی رپورٹون مین جو آجتک
میری نظر سے گذری ہین سب سے عمدہ رپورٹ اخبار مدراس میل مین شائع ہوئی ہے جسکا
مین بجنسہ ترجمہ درج ذیل کرتا ہون مترجم]
" مستغیث کی جانب سے مسٹر انورارٹی صاحب بارسٹر بمبئی نے کارروائی مقدمہ شروع
کرتے وقت بیان کیا یہ مقدمہ نواب مہدی حسن ہوم سکریٹری گورنمنٹ حضور نظام نے
مسٹر ایس ایم مترا موجودہ ملزم پر بابت اشاعت ایک توہینی رسالہ دائر کیا ہے شہادت
سے ثابت ہوگا یہ رسالہ مارچ گذشتہ مین طبع اور اپریل مین شائع ہوا تھا مسودہ مارچ
مین لکھا گیا تھا ملزم پر علیحدہ علیحدہ دو الزام توہین کے عائد ہوئے ہین ایک تو نواب
مہدی حسن اور دوسرے اونکی بیوی کے خلاف اول توہین اس بیان سے کیگئی ہے کہ نواب
مہدی حسن کی کبھی شادی نہین ہوئی اور دوسری مسز مہدی حسن ایک عام طوائف تھین اور
نواب مہدی حسن نے یہ سمجھکر کہ وہ اس قسم کی عورت ہین اونکو بطور اپنی بیوی کے سوسائٹی مین شامل کیا
نہایت ہی سخت توہینی بیان اس رسالہ مین یہ درج ہوا ہے کہ نواب مہدی حسن پر یہ الزام قایم کیا گیا ہے
اونھون نے اپنی بیوی کو سر سالارجنگ ثانی سے اس غرض سے ملایا کہ اونکو ملازمت مین ترقی
ملے اور یہ کہ اونھون نے اس طرح سے اپنا موجودہ عہدہ ہوم سکریٹری حاصل کیا استغاثہ کی جانب
سے بالکل اس بیان سے انکار کیا جاتا ہے نیز اس بیان سے انکار ہے کہ مسز مہدی حسن ایک عام
طوائف بوقت شادی نواب مہدی حسن تھین یہ بھی بالکل غلط ہے کہ نواب مہدی حسن کی کبھی

تقریر مسٹر اینوار ٹی

سنہ ۱۸۸۷ء مین اونکی لکھنؤ مین شادی ہوئی گو یہ عدالت معاملات شادی مین تحقیقات نہین کرسکتی ہو مگر مین
کارروائی سے ثابت کرونگا نواب مہدی حسن کو استحقاق ہو اسکے متعلق تحقیقات کیجاوے یہ بالکل غلط ہو کہ مسز مہدی حسن
طوائف تھین اور یہ بھی غلط ہو کہ کبھی اونکو تعلق سر سالار جنگ ثانی سے ہوا۔ اور نہ مسٹر مہدی حسن نے اپنا موجودہ رتبہ
سر سالار جنگ کی وجہ سے حاصل کیا ایک قابل غور بات اس رسالہ مین یہ ہو بیان کیا جاتا ہو کسی شخص مرزا باقر حسین نامے
ساکن امین آباد لکھنؤ نے یہ رسالہ شائع کیا ہو جو اپنے تئین ایک شریف بتلاتا ہو حالانکہ وہ یعنی لائق کونسلی اوسکو لکھنؤ کی
زنانہ صحبت کا عادی اور کیننگ کالج کا طالب علم بیان کرینگے رسالہ مین انکا پتہ لکھا ہو اور بیان کیا گیا ہو جسوقت وہ
پڑھتے تھے اونکی کیا حیثیت تھی حالانکہ اس نام کا کوئی شخص امین آباد مین نہین ہو جو کیننگ کالج لکھنؤ کا طالب علم رہا ہو
اسکے بعد لائق کونسلی اپنی توجہ پمفلٹ کی بیانات کی طرف متوجہ کرینگے کہ آیا وہ نیک نیتی کے ساتھ عام فائدہ کی غرض
سے لکھے گئے ہین اگر مصنف سمجھتا ہو کہ عام فائدہ کی خاطر رسالہ شائع ہوا ہے تو اپنے تئین کبھی مصنوعی نام سے پوشیدہ رکھتا۔
صفحہ اول رسالہ مین بیان کیا گیا ہو "مین حیدرآباد کسی ضرورت سے گیا اور وہان مجکو یہ دیکھکر سخت غصہ اور حیرت ہوئی
کہ ایک رانڈی کی بیری طوائف جیسی بطور بیوی ایک اعلی افسر نظام کے ملائی گئی مین عورت کی جرأت دیکھکر سخت متحیر ہوا یہانتک کہ
مین نے خود اپنے ہوش و حواس مین شک کیا اور اسکی کوشش کی کہ یہ اچھا خیال پھر ملین پیدا ہو کہ یہ عورت اور ہی ہو اوس شب کو
مجھکو بالکل نیند نہ پڑی میرا دل پریشان رہا ہزارہا خیال گذرے اور پرانی باتین یاد آئین اور پرانے خیالات ایکے بعد
دوسرے میری نظروں سے گذرے صبح ہوئی اور آفتاب نے اپنی کرنون سے مجھے بیتاب اور بیدار پایا مین اس ارادہ کے ساتھ
پلنگ سے اوٹھا کہ اوسوقت تک آرام نہ لونگا جبتک اس راز کو ظاہر نکردونگا" صفحہ ۶ مین لکھا ہو "یہ خیال کہ ایک عام طوائف
جو گنہگاری سے زندگی گذرانتی ہو جسنے اپنی ذاتی عیاشین زیادہ سے زیادہ [illegible] کے ساتھ کی ہو [illegible]
بدنامی و بیحیائی سے بالکل بھری ہو وہ ہماری مادر مہربان ملکہ کو بطور ایک نواب صاحب کی بیوی کے [illegible] یہ خیال [illegible]
پریشان کرنیوالا تھا مگر اصل مین الفاظ میرے غیر محدود غصہ کو نہین ظاہر کرسکتے ہین جو تحقیقات کرنے پر مجھے اس امر کے [illegible]
[illegible] پیدا ہوئے" کونسلی نے بیان کیا ایسی ہی نیت تھی جسکے ساتھ یہ رسالہ شائع کیا گیا اگر نیک نیت تھی تو پھر اشاعت مین دیر کی [illegible]
[illegible] جو دس سال قبل شائع ہونا چاہیے تھا اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ رسالہ کی اشاعت سے مطلب غرض [illegible]
[illegible] موجودہ وزارت کی خلاف بطور ایک آلہ کی استعمال کیا جانیوالا [illegible] کو عام بھلائی سے کوئی تعلق [illegible]
کونسلی نے بیان کیا دو برس ہوگئے یہ رسالہ شائع کیا گیا تھا رسالہ کے ۲ صفحہ مین مصنف نے بیان کیا ہے "۱۰ سال ہوئے ایک عمدہ
سے مکان مین بمقام لکھنؤ رہتی تھی" پھر صفحہ ۳ مین مصنف کا بیان ہے "میری عمدہ حالات نے مجھے اسکی اجازت دی تھی
عام شخصون پر بازی لیجاون ۱۸۸۳ء مین ایک مشترکہ کمپنی بمقام لکھنؤ قائم کیگئی تھی جسمین [illegible] ایک بڑا روپیہ دینے والا
[illegible] تھا اور [illegible] میرے شریک تھی یعنی رفیع الدین و یوسف الزمان و محمد اکبر ہم نے اوس زمانہ مین پیاری گرگڑ دیکھ

تقریر مسٹر انوارٹی

تھا کیونکہ اوس زمانہ مین پیاری وہ ضرور تھی اوس بت کی پرستش مین ہم مین بعض نے بہت بڑی قیمت دی
ہم مین سے جو شخص اوس سال ڈگری بی اے کے امتحان مین شریک ہوئے اور ناکامیاب ہوئے کم و بیش اسکا اثر میرے احباب کی
بندہ حالت پر پڑا بہت جلد ہم اس طوائف سے تنگ آگئے بلکہ کہنا چاہیے وہ ہم سے اور اوسنے اور لوگون کو فیضیاب کرنا شروع
کر دیا اسطرح ہمارا تعلق اوس سے منقطع ہوا بعد اوسکے یہ عورت میر شجاعت علی کی محافظت مین رہی جو اب حضور نظام کی
ملازمت مین ہین جنکے بعد وہ اور بھی لوگون کے ساتھ رہی جنکی غرض کو مین اونکا نام لیکر صدمہ پہونچانا نہین چاہتا۔
[illegible] جو ۲۰ سال مجکو ۱۸۹۰ء مین گذرے ہین تو یہ پمفلٹ اوس زمانہ مین لکھا گیا تھا جب پولیٹیکل طور پر شورش پھیلی
ان حالات کا لحاظ کرکے مصنف کی نیک نیتی کا خیال عدالت کو کرنا چاہیے۔ استغاثہ بزور بیان کریگا یہ کارروائی پولیٹیکل
نازش کی ہے کہ نواب مہدی حسن ہوم سکرٹری کو صدمہ پہونچایا جاوے جن لوگون کا رسالہ مین تذکرہ کیا گیا ہے اونمین مرزا باقر حسین [illegible]
[illegible] محمد اکبر ۔ شخص ۱۸۶۷ء مین کمپنی مشترکہ کے شرکا تھے محمد اکبر (دیکھو صفحہ ۸) نظام کی ملازمت مین ہین وہ چونکہ
[illegible] دیا ہین اس باعث معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہین اور اگر ملزم کی جانب سے وہ بطور شاہد پیش ہوئے تو لائق [illegible]
سوالات جرح اون سے کرینگے ایک اور صاحب معزز مالک اراضی باندہ مین ہین مین نہین کہہ سکتا یہ کون شخص ہین نواب [illegible]
کے ایک چچازاد بھائی اوس نام کے ضرور ہین اور یہ امر خلاف قیاس نہین ہے کہ شاید یہ وہی صاحب ہون مگر استغاثہ کی
جانب سے پہلے یہ خواہش ہوگی کہ ان لوگون کو اس بارہ مین کیا کہنا ہے اسوقت پانچ شخص زندہ ہین مسٹر نثار حسین [illegible]
جو ڈپٹی کمشنر اودہ لکھنؤ مین ہین اونکے علاوہ پانچ اور صاحب ہین مصنف لکھتا ہے یہ خاتمہ اب قریب ہے مجھے حیرت ہے ایسے اعلے
لوگ ملازم نظام جیسے سید حسین بلگرامی نواب عماد الملک اور انکے بھائی شمس العلما سید علی بلگرامی و نواب سرور جنگ سابق
معلم حضور و نیز کثرت سے ادنی درجہ کے حکام جو یا تو اوس بدنام و مطعون عورت کے حالات گذشتہ سے واقف ہین یا خود اوس سے
فیضیاب ہو چکے ہین اونھون نے اس طوائف کی بے شرمی عام طور پر ظاہر نہین کی ہے یہ سب شہادت مین طلب ہون گے۔
صفحہ ۱۹ مین جن صاحب کے نام کا ذکر ہے اونمین سے ایک یعنی سر سالار جنگ ثانی نے انتقال کیا انکا نام نہایت ہی شرارت آمیز
غرض سے لکھا گیا ہے کہ حیدرآباد کے باہر لوگ ان بیانات کو صحیح مان لین میر شجاعت علی و مسٹر سید حسین بلگرامی مسٹر مہدی حسن
سے اپنے تمام تعلقات سے انکار کرتے ہین دوسرون کی نسبت ہم یہ سنکر خوش ہونگے کہ اونکو ملزم کی جانب سے کیا کہنا ہے مجھے خاصکر
اسکے بیان کی ضرورت نہین ہے کہ کون شخص اصلی مصنف اس رسالہ کا ہے ہم صرف یہ بیان کرتے ہین شادی کے وقت مسز
مہدی حسن ایک با عزت [illegible] تھین اگر اونکے چال چلن کے خلاف الزام غلط ہین تو یہ بھی غلط ہے کہ نواب مہدی حسن
[illegible] بے خبر تھے وہ ایک یوروپین کی لڑکی تھین یوریشین نہ تھین اونکا باپ کپتان ڈانلی ایک آئرش
[illegible] النسب تھا اوسنے کپتانی کا رتبہ حاصل کیا اونکا دوسرا بھائی سرجن جنرل مدراس مین تھا اوس کے
بھائی [illegible] میکال ڈانلی تھا ۱۸۷۲ء مین مسز مہدی حسن اپنے باپ کے ساتھ لکھنؤ مین رہتی تھین مسز مہدی حسن ک

تقریر مسٹر انورٹی

محبت اون کے ساتھ برابر قایم رہی اور اونھون نے شادی کی تجویز کی جو مس ڈانلی کے باپ نے منظور نہین کی بعد اوسکے
مس ڈانلی اور اونکی لڑکیان پنجاب کو چلی گئین جہان باپنے ۱۸۸۳ء مین انتقال کیا جبتک وفات تک وہ اپنے باپکے ساتھ رہین بعد
انتقال مس ڈانلی نے نواب مہدی حسین سے خط وکتابت شروع کی مس ڈانلی خود غریب تھی اس باعث مسز ایوانس کے ساتھ رہنا شروع
کیا مسٹر ایوانس اوسوقت سرکاری ملازمت مین ہین اور ہم اس کارروائی کے کچھ عرصہ بعد بذریعہ کمیشن اونکا اظہار لینگے جب وہ
یعنی مس ڈانلی مسز ایوانس کے ساتھ رہتی تھین تو اسکا انتظام ہوا کہ شادی کیجاوے مسٹر ایوانس اونکو لکھنو ملگئے جہان وہ
سرکاری ملازمت کو جویان تھے لکھنو سے مسٹر ایوانس کی واپسی پر مسٹر مہدی حسین کی شادی حسب شرع اسلام ہوئی تین آدمیکو
اسکا راز بتلایا گیا تھا جو شادی کے وقت موجود تھے تیسرے شادی کے بعد آئے اونکے نام حمایت علی وشجاعت علی اور تیسرے کا نام
مرزا محمد ہادی ہے عدالت غور کریگی نواب مہدی حسین کی شادی اونکے اعزا کے ناپسند تھی مسز مہدی حسین نے مذہب اسلام قبول کیا
دس سال تک وہ مسلمان رہین بعد کچھ دنون کے اونھون نے پھر مذہب عیسوی اختیار کیا۔ نکاحنامہ پر دو آدمیون کے دستخط
ہوئے اور بعد مین سونے تصدیق کی یہ سب نواب مہدی حسین کے عزیز تھے اول اونکا چچازاد بھائی اور دوسرے اور تیسرے دور کے
رشتہ دار تھے شرع اسلام کی روسے نکاحنامہ تحریری کی کوئی ضرورت نہ تھی اسکے بارہ مین شجاعت علی واقبال علی
کی شہادت ہم لینگے حمایت علی نے انتقال کیا ہے خوش قسمتی سے اون کے بھی دستخط ہین اور اونکی نسبت یہ نہین
کہا جا سکتا کہ بعد مین دستخط ثبت ہوئے اگر ضرورت ہوگی تو ہم گواہ پیش کرینگے کہ لوگ مسز مہدی حسین و مسٹر مہدی حسین کو میان بیبی
سمجھتے تھے وہ اپنے اعزا کی عورتون سے ملاکرتی تھین وہ جہان کہین مسٹر مہدی حسین گئے اونکے ساتھ جاتی تھین بعد اوسکے وہ حیدرآباد
آئین جہان ہمیشہ عام نظر وہین رہین اگر وہ طوائف ہی ہوتین جیسا کہ رسالہ مین لکھا ہے تو کیونکر درجہ کے لوگ بطور
منکوحہ عورت کے ملتے یہ ملزم کا فرض ہے کہ ثابت کرے اونکی حالت یہ نہ تھی۔

پمفلٹ مین یہ بھی لکھا ہے کہ کثرت کے ساتھ ادنی ملازم ہین جو اس بدنام عورت کی حالات سابق سے واقف ہین یا کسی
طور پر اوس سے فیضیاب ہوچکے ہین "صفحہ مین مصنف نے لکھا ہے "اس خیال ہے کہ گرٹروڈ اور اوسکے شریک مسٹر مہدی حسین
کی شرمناک کارروائیان بخوبی ظاہر ہوجائین یہ ضروری ہے کہ تحقیقات بمقام لکھنؤ ہوے" پس اس معاملہ مین اوسکے شریک
نواب مہدی حسین ہی ہین اس سے صرف نواب مہدی حسین ہی پر حملہ نہین ہوتا بلکہ ایک مرحوم شخص سر سالار جنگ ثانی پر بھی حملہ
کیا جاتا ہے مصنف نے لکھا ہے "خوش قسمتی یہ ہوئی سر سالار جنگ اول کی وفات کے بعد انتظام ریاست ایک کمسن
شخص یعنی سر سالار جنگ ثانی کے ہاتھ آیا حیدرآباد مین اوسوقت اعلی درجہ کے شخص کی کمزوری کو ایسے واقعہ ہوکر
مہدی حسین نے اپنی طوائف گرٹروڈ کی خدمات سے فائدہ اوٹھایا مہدی حسین نے بطور ایک دایہ کے اپنی بیوی کی خدمات
پیش کین جس سے رفتہ رفتہ محبت قایم ہوگئی اوس اعلی شخص کی وجہ سے حیدرآباد سوسائٹی مین وہ اس مرتبہ [illegible]
ہوگیا وہ تمام دعوتون مین مدعو ہونے لگی بلکہ ایک مرتبہ اس بات پر جھگڑا بھی ہوا کہ اوسکو چیف [illegible]

لیڈیون سے بڑھکر مرتبہ سرکاری دعوت مین دیا جاے ایا نتیجہ اس محبت کا یہ بھی ہوا کہ گو مہدیحسین تمام
سکرٹریون مین کم سن ہین مگر تنخواہ سب سے زیادہ پاتے ہین مصنف رسالہ کی نیت کی نسبت کوئی اختلاف رائے نہین
ہوسکتا اوسکی منشا یہ ہے کہ مہدیحسین کی شادی نہین ہوئی اور یہ سمجھکر کہ گرشدہ طوائف ہے اونھون نے سر سالار جنگ
ثانی سے اوسکی ملاقات اپنی ترقی کے واسطے پیدا کرائی اور اوسی کی وجہ سے اونکو یہ موجودہ مرتبہ حاصل ہوا۔
حالانکہ نواب مہدیحسین سر سالار جنگ کے وقت مین سکرٹری نہین مقرر ہوئے ۱۸۹۰ء مین سکرٹری مقرر ہوئے
سر سالار جنگ نے ۱۸۸۳ء مین انتقال کیا اپنی وفات کے بعد سر سالار جنگ کو تقرریون سے کوئی واسطہ نہ تھا جب
دفعہ ۱۰ قانون شہادت و نیز مستثنیات زیر دفعہ توہین۔ اگر کوشش کیگئی کہ تمام واقعات صحیح ثابت
کیے جاوین تو اسکا ثبوت ذمہ مدعا علیہ ہے میرے لیے اس امر کی پیش بندی کرنا غیر ممکن ہے کیا ڈیفنس ہوگا
اگر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تو پہلے اون لوگون کے ذریعہ سے ثابت کرنا چاہیے جن کے نام رسالہ مین
درج ہین یہ اوسوقت تک نہین ہوسکتا جب تک شہادت مین طلب ہون اور اگر طلب ہوئے تو ہم خواہان
ہون گے کہ ان امور کی نسبت اون سے سوالات جرح کیے جاوین اوسوقت ہم دکھلا سکین گے اس رسالہ
شرمناک کی کیا غرض تھی ہم بیان کرتے ہین مرزا باقر حسین۔ رفیع الدین و یوسف الزمان کے نام کے
کینگ کالج مین کوئی طالب علم نہ تھے جنھون نے بی اے کا امتحان دیا اور ناکامیاب رہے ہین۔ پرنسپل
کینگ کالج سے اس امر کے دریافت کرنے کی مین کوشش کرون گا کہ وہ کاغذات مین دیکھین آیا اون لوگونکا
نام جنکا ذکر پمفلٹ مین آیا ہے کاغذات کالج مین ہین گو اس قسم کے کوئی طالب علم نہ تھے ایک طالب علم رفیع الدین
نام سے تھا مگر اونھون نے امتحان ڈگری کے واسطے کوشش نہین کی۔ یوسف الزمان نام کا
ایک شخص ضرور ہے مگر اوسنے کبھی بی اے کے امتحان کی خواہش نہین کی ایک شخص جو بی اے کے
امتحان مین ناکامیاب ہوئے سید علی بلگرامی ہین مرزا باقر حسین ایک مصنوعی نام ہے شاید
کسی کا دوسرا نام ہو۔ اس باعث ہم ان لوگون سے سوالات جرح کرینگے جب وہ عدالت مین
پیش ہون گے ایک وجہ اس عدالت مین نالش کرنے کی یہ ہے کہ حدود رزیڈنسی کے اندر یہ رسالہ
طبع و شائع کیا گیا میرے موکل نے ایک اور شخص پر بھی نالش کرنے کی اجازت چاہی ہے جو حضور نظام
کی ملازمت مین ہین مگر ابھی اجازت حاصل نہین ہوئی جو طریقہ اشاعت کے وقت اختیار کیا گیا ہے اوس
سے نیک نیتی ثابت نہین ہوتی ہے۔ مناسب طریقہ یہ تھا کہ مدار المہام یا ریذیڈنٹ کو اطلاع
دیجاے نہ کہ پمفلٹ کی برتین تمام ہندوستان مین [illegible] شائع کردیا جاتا [illegible] غرض صرف یہ
سمجھی کہ مدار المہام کو اطلاع ہو یہ رسالہ اوسوقت شائع کیا گیا [illegible] نواب [illegible]

باہر تھے تا کہ جھوٹ کے پھیلنے کو آدھ گھنٹہ قبل موقع دیا جاوے قبل اسکے کہ سچائی سے اوسکی تردید کیجاوے مسٹر مہدی حسین اوسوقت کشمیر مین تھے اصل مین اونکو کچھ بھی آگاہی اوسوقت تک نہین ہوئی جب تک حیدرآباد ریلوے اسٹیشن پر خود اوترے یا مکان پر ایک پرت رسالہ کی نہ دیکھی جوادنکے نام تھی ملزم محض ایک آلہ ہے جسکو ایک اچھی رقم دیگئی ہے اور مین بزور کہنے کو تیار ہون کہ وہ اپنے تئین فریق مخالف کے ہاتھ فروخت کردینے پر تیار تھا اگر اوسکو رقم کثیر ملتی سب سے پہلے رسالہ اس عدالت کے حدود مین طبع اور شائع ہوا۔

شہادت گواہان استغاثہ زیر دفعہ ۳۵۳ و ۲۴ و ۳۶ ضابطہ فوجداری

نواب مہدی حسین بنام ایس مترا

گواہ نمبر ا۔ پی سینٹ ایل کارنر نے باقرار صالح بیان کیا مین مطبع حیدرآباد ریکارڈ کا مہتمم ہون مین دو تین برس سے ملزم مترا سے واقف ہون وہ سابق مین حیدرآباد ریکارڈ کے اڈیٹر تھے قبل رسالہ کی اشاعت کی اونھون نے مجھسے دو تین مہینہ ہوئے اسکے چھاپنے کا ذکر کیا تھا اونھون نے مجھسے پوچھا کہ ایک میرا ذاتی کام ہے کیا مین اوسکا انجام کردون گا مین رضامند ہوا وہ بعد اوسکے اکثر آنے لگے ہفتہ مین تین چار بار تاریخ تو نہین بتلا سکتا مگر مہینہ مارچ کا تھا مین اسپتال مین پڑا تھا اونھون نے مجھے میرے وعدہ کی یاد دلائی اور دریافت کیا کہ مین اونکا ذاتی کام انجام دے سکون گا مین نے جواب دیا ہان مگر اونھون نے پوچھا کہ بیماری کے حالت مین کیونکر مین انجام دے سکون گا مین نے کہا کہ اس سے کچھ مطلب نہین مین حکم دونگا اور کام انجام دیا جاوے گا مجھسے اونھون نے کہا کہ تم یکشنبہ کو چھپا دو کیونکہ کام بالکل نج کا ہے اور وہ نہین چاہتے غیر لوگ اوسکو دیکھین مین رضامند ہوا اور افسر ملازمین چھاپہ خانہ کو حکم دیا کہ کام کا انتظام کرے اونھون نے چھ یا آٹھ صفحہ کی رسالہ کی تین سو جلدون کی چھپائی دریافت کی مین نے مبلغ ــہ تمام خرچہ کے مانگے جسکے دینے کو وہ رضامند ہوے ایک چک حیدرآباد بنک کمپنی کے نام ــہ کے بھیجی کہ جو مین نے نقد کر لی ــ یہ گفتگو مترا سے جمعرات کو ہوئی اور کام یکشنبہ کو ہونے والا تھا مین خود یکشنبہ کو مطبع مین جانہ سکا تھا مین نے مسٹر فشر سے خواہش کی کہ وہ میری جگہ کام کرین جیراتی حسب معمول چھاپہ خانہ کے دروازہ پر معہ کنجیون کے حاضر ہونے والا تھا مین نے مسٹر فشر نے

کام کرانے کا عمدہ موقع ملے گا مسٹر کارز نے مجھ سے بیان کیا کہ مسٹر مترا کا کچھ کام ہوگا اس
باعث مطبع کھلے گا اونھون نے مجھ سے کہ مطبع کو چلے جائیے آدمیون کی نگرانی کیجیئے اور
دیکھئے کہ وہ کچھ اوٹھا نہ لیجائین - مین یکشنبہ کو پریس گیا مسٹر کارز کا ایک چپڑاسی مین خیال
کرتا ہون کہ شاید مطبع تک گیا مسٹر مترا اوس روز اپنا کام دیکھنے مطبع مین آئے وہ اس
غرض سے کہ کچھ عبارت مسودہ مین لکھنے سے رہگئی تھی وہ پوری کیجاوے مسودہ کمپوزیٹرون
کے ہاتھ مین تھا جو مین نے دیکھا گو پڑھا نہین خالی جگہ مسودہ مین نامونکے واسطے تھی
مسٹر مترا تمام دن نہین ٹھہرے اور دو دفعہ آکر واپس گئے واپسی کے وقت اونھون نے دوسرے
پروف کی صحت کی اول پروف مترا کے اول بار چلے جانے پر صحیح کیا گیا تھا پس مین نے
مجھ سے کہا تین سو پرتونکی ضرورت ہے مین نے رسالہ چھپ جانے کے بعد دیکھا جو پہچان
سکتا ہون جس وقت پروف اوتارے گئے تھے لوح کا صفحہ نہ تھا مسٹر مترا لوح کا مسودہ
دوپہر کو لائے تھے کاغذ ثبوت نمبر الف دیکھتا ہون یہ منجملہ اونھین تین سو پرتون رسالہ کی
ہے یہ بہ حیثیت رسالہ اوسی روز شایع کیا گیا پہلے لمبے لمبے ورق تھے جسکے بعد جلدبندی
ہوئی ہے ورق چھپوا کر جلدبندی کی خاطر مسٹر کارز کے پاس بھیجے گئے تھے مسٹر کارز نے
جو روپیہ بھیجا تھا اوس سے اجرہ دارون کی مزدوری دی گئی جبتک کہ کل پرتین چھپ
نہ گئی تھین مسٹر مترا مطبع مین موجود رہے مین نے مسودہ کمپوزیٹرونکو تقسیم کیا تھا
حسب ہدایت مسٹر کارز مین نے مسودہ کی جگہ سے کاٹ ڈالا تھا چپراسی میرے پاس
مسودہ لایا تھا مسٹر کارز اسپتال مین تھے میرا کام بھی اوسی شام کو ہوا جب مترا کا رسالہ
چھپ رہا تھا میرا کام کمپوز ہو رہا تھا مین اوسی شام کو مسٹر کارز سے اسپتال مین ملنے گیا تھا
مین نے رسالہ کے مضمون سے اونکو آگاہ کیا مسٹر مترا نے پروف و مسودہ پریس سے
لیکر براہ راست اپنے ملازم امرالی کے ہاتھ اپنے گھر بھیجا اول پروف مین نے دوسرا و تیسرا
مترا نے صحیح کیا مین نے مسودہ مین چند جگہ چھوٹی ہوئی دیکھی تھین - دستخط گواہ

سوالات جرح ملتوی رکھے گئے -

گواہ کو اوسکا اظہار انگریزی مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ ٹھیک
ہے - دستخط اودی لنبکٹ

گواہ نمبر ۳ - کارنیلس پیرا ولد مینیل پیرا عمر تیس ۳۰ سال پیشہ کمپوزیٹری ساکن سکندرآباد نے

باقرار صالح بیان کیا مین گلیڈاسٹون پریس کا کمپوزیٹر ہون بمجھے ہولی کی تعطیل یاد ہے ۱۲ - مارچ ۱۸۹۲ء کو مین نے ۱۲ - آنہ روز کے حساب سے رکارڈ پریس مین کام کیا ہینڈرک نامی ایک شخص اوس پریس کے کمپوزیٹرون کا افسر اعلی ہین اونھون نے ونیز چند دیگر شخصون نے بیان کیا کہ ایک بڑا ضروری کام ہے اور ہمسے کہا یکشنبہ کو آوجو دھور ہیڈی کا دن تھا مین یکشنبہ کو مطبع گیا اور وہان کچھ کام چھاپہ کا کیا - مسٹر فنشر نے مجھے کام کرنے کو حکم دیا کہ جو مین مسٹر فنشر صاحب کی نگرانی مین کرتا تھا - جب ہملوگ کام کررہے تھے مسٹر مترا وہان آئے تھے اونھون مسٹر فنشر سے کچھ گفتگو کی جو ہملوگ نہین سمجھے - مین ٹیپ کمپوز کر رہا تھا مسودہ کے عنوان مین ایک شرمناک واقعہ لکھا ہوا تھا یا ایسے ہی الفاظ تھے بمجھے اوس روز دو چند اُجرت یعنی عہ ملا مترا کئی دفعہ اوس روز آسئے اول مرتبہ اونھون نے مسٹر فنشر سے کچھ گفتگو کی پروف دیکھے اور چلے گئے کچھ پروف چپڑاسی رامنا کے معرفت مترا کو بھیجے گئے -

سوالات جرح ملتوی رکھے گئے - دستخط گواہ

گواہ کو اوسکا اظہار انگریزی مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ ٹھیک ہے

دستخط اوڈی لبنکٹ -

گواہ نمبر ۴ - رامن جوبو ولد متی سامی ہندو عمر ۲۸ سال قوم بالیجا پیشہ پریس مین ساکن رزیڈنسی بازار نے باقرار صالح بیان کیا مین حیدرآباد رکارڈ پریس مین ملازم ہون اور گذشتہ ہولی کے دن مین نے کام کیا مین ذہولی مین اتوار کے دن کام کیا - مسٹر کارز نے بمجھے حاضری کا حکم دیا اوس روز یکشنبہ کو کام ہوا بمجھے نہین معلوم وہ کام کسکا تھا مین نے اوس روز مترا کو مطبع مین دیکھا وہ مسٹر فنشر سے گفتگو کرتے تھے اوسدن دو مرتبہ آسئے مین نے نہین پڑھا کہ کیا چھپا - تین سو کاپی چھپی تھین رکارڈ پریس کا ملازم انکو کہین لے گیا تھا بمجھے نہین معلوم کہ کہان بمجھے ایک روپیہ دوچند مزدوری اوس روز ملی تھی - دستخط گواہ -

سوالات جرح ملتوی رکھے گئے -

گواہ کو اوسکا اظہار تامل مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ ٹھیک ہے دستخط اوڈی لبنکٹ -

گواہ نمبر ۵ - وکٹر ہیپیٹ ہینڈرک - ولد مین ہینڈرک عمر ۲۹ سال قوم یورشین پیشہ نیلام کنندہ ساکن قطب گوڑہ حیدر گھاٹ نے - باقرار صالح بیان کیا مارچ ۹۲ء مین رکارڈ پریس حیدرآباد کا

نوزمین تھا ۱۲- مارچ کو مسٹر کارڈ نے مجھ سے کہا یکشنبہ کو زائد کام کرنے کے لیے انتظام
کرو اونھون نے کہا کہ مین مسودہ لیکر کمپوزیٹرون مین تقسیم کر دون کوئی ضرورت مطبع جانیکی
نہین ہے مین نے یکشنبہ کو انتظام کیا مطبع نہین گیا۔ دستخط گواہ۔
سوالات جرح ملتوی رکھے گئے۔

گواہ کو اوسکا اظہار انگریزی مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ ٹھیک
ہے۔ دستخط اودی لبسنکٹ

گواہ نمبر ۶ - درگیا ولد چھوٹیا عمر عسنہ سال قوم دھیر پیشہ پرنٹری ساکن لوگل گنٹہ نے باقرار
صالح بیان کیا مین کمپوزیٹر ہون مارچ مین ملازمت چھوڑ کر گھر بیٹھ رہا تھا اوس مہینہ مین حیدرآباد
رکارڈ پریس - سے میری طلبی ہوئی جہان مین ٹھیکہ کے واسطے جایا کرتا تھا مین وہان ۱۴-
مارچ سنہ ۹۲ء کو گیا اور کچھ چھاپہ کا کام کیا یاد نہین کہ کیا چھپ رہا تھا بجھے ایک لفظ یاد ہے
یعنی "سندی" ایک چھوٹی کتاب چھپ رہی تھی بجھے پرتون کی تعداد یاد نہین (کاغذ ثبوت
نمبر الف دکھایا گیا) یہ کتاب اوس روز چھپ رہی تھی مین نے ٹیپ جمائے ہین مترا سے واقف
ہون مین نے اوسکو رکارڈ پریس مین دیکھا تھا بجھے ایک روپیہ اوس دن کی اجرت ملی میری تنخواہ
صہ فی ماہ ہے مسٹر فشر نے مجھے ایک روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ دستخط گواہ
سوالات جرح ملتوی رکھے گئے۔

گواہ کو اوسکا اظہار ہندوستانی مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ
ٹھیک ہے۔ دستخط اودی لبسنکٹ۔

گواہ نمبر ۷- دیگنٹہ سامی ولد ویرا سامی عمر ۱۹ سال قوم بالامی پیشہ کمپوزیٹر ساکن بازار ریذیڈنسی
نے باقرار صالح بیان کیا مین حیدرآباد رکارڈ پریس مین ملازم ہون مین نے ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء
روز یکشنبہ کو چھاپہ کے کام مین مددی ہے ایک چپڑاسی نے مجھ سے کہا تھا کہ وہان یکشنبہ
کو کام کرنے کو آو۔ لوح چھاپی گئی تھی مین نے حروف اوسکے توڑے تھے گو کمپوز نہین کئے
مین نے تین سو پر تین لوح کی چھاپی تھین علاوہ اسکے تین ۳۰۰ سو پر تین آٹھ صفحونکی چھپی تھین
مین نے اونکو پڑھا نہین مین نے اوسی روز مسٹر مترا اور مسٹر فشر کو مطبع مین دیکھا تھا مترا
کئی مرتبہ پروف دیکھنے آئے تھے مترا نے میرا مطلب اس مقدمہ مین ملزم سے ہے
مترا نے پروف اون کاغذات کے دیکھے تھے جو اوس روز چھاپے گئے تھے [illegible]

اجرت اوس روز کام کی ملی تھی مین اوس روز کے کام کی لوح پہچان سکتا ہون کاغذ ثبوت نمبر
الف دی کاغذ ہے۔ دستخط گواہ۔
سوالات جرح ملتوی رکھے گئے۔
گواہ کو اوسکا اظہار انگریزی مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ ٹھیک
ہے۔ دستخط او دی بسنکٹ۔
گواہ نمبر ۸۔ سلامو ولد انطولی عمر سال قوم عیسائی ساکن رام کوٹ نے باقرار
صالح بیان کیا گذشتہ مارچ مین یکشنبہ کے دن مین نے حیدرآباد رکار ڈپریس مین چھاپہ کے کام مین
مدد دی ہے مجھے کام کی نوعیت یاد نہین صرف آٹھ صفحہ کا ایک چھوٹا رسالہ تھا مجھے
معلوم نہین کتنی پرتین چھپی تھین سوا سے کمپوزیٹرون کے ملازم مترا بھی موجود تھے
اونھون نے پروف رسالہ کی صحت کی تھی (کاغذ ثبوت نمبر الف دکھلایا گیا)۔ یہی رسالہ
ہے جو چھاپا گیا تھا مجھے عہ یعنی ذو چند اجرت اوس روز کے کام کی ملی تھی۔ دستخط گواہ۔
سوالات جرح ملتوی رکھے گئے۔
گواہ کو اوسکا اظہار تامل مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے
کہ ٹھیک ہے۔ دستخط اودی بسنکٹ۔
گواہ نمبر ۹۔ گوبتا ولد یارا نیسم عمر سال قوم نقاش پیشہ جلدبندی ساکن رزیڈنسی بازار نے
باقرار صالح بیان کیا مین رمسیہ کمپنی کا ملازم ہون مارچ گذشتہ مین مسٹر کارنے مجھکو کام کرنے کے
لیے طلب کیا تھا دن دوشنبہ کا تھا ہولی کے بعد دوشنبہ کا دن تھا مسٹر کارنے کہا کہ مین نے
پرتین سی لاؤ مین نے تیار کیا تھا مین نے خود سی دیا تھا (کاغذ ثبوت الف دکھلایا گیا) اندر کے
ورق دیکھکر) مین نے انھین کو سیا تھا لوح نہ تھی سہ شنبہ کو کار کے پاس گیا تھا اور ۵۰ پرتین
سی تھین چہارشنبہ کو پھر گیا اور کل کتاب سی ڈالی سینے کے بعد مین نے تمام پرتین
مسٹر کار کے میز پر رکھ دین۔ دستخط گواہ۔
سوالات جرح ملتوی رکھے گئے۔
گواہ کو اوسکا اظہار تلنگی مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ ٹھیک
ہے۔ دستخط اودی بسنکٹ
گواہ نمبر ۱۰۔ استغیث ۲ نواب مہدی حسن ولد فضل حسین عمر قوم مسلمان پیشہ ہوم

سکرٹری گورنمنٹ نظام ساکن حیدرگھاٹ نے باقرار صالح بیان کیا سنہ ۱۸۵۶ع مین مین انگریزی عملداری مین
تحصیلدار پرتاب گڈھ مقرر ہوا یہ پہلا عہدہ انگریزی عملداری مین مجھے حاصل ہوا تھا سنہ ۱۸۶۳ع
مین میری خدمات گورنمنٹ نظام کو تفویض ہوئی تھین مین اب بھی انگریزی گورنمنٹ کا نوکر ہون ۔
جسوقت میری ملازمت حیدرآباد کو منتقل ہوئی تھی مین راے بریلی مین منصف تھا اول جگہ
حیدرآباد مین مجھے بطور جج سیٹی ہائی کورٹ ملی بعد اوسکے کلکٹر اطراف بلدہ مقرر ہوا پھر جج
ہائی کورٹ حیدرآباد مقرر ہوا بعد اوسکے قائمقام و مستقل چیف جسٹس عدالت عالیہ حیدرآباد ہوا
وبعد اوسکے ہوم سکرٹری گورنمنٹ جس خدمت پر مین اب مامور ہون سنہ ۱۸۸۹ع مین مجھے یہ عہدہ
ملا تھا سنہ ۱۸۸۳ع کے آخر مین میری ملاقات میری بیوی سے شروع ہوئی ۔ جب وہ اپنے باپ کے
ساتھ رہتی تھی اونکا نام کنوارپنے کا ڈانلی گرٹرود تھا اون کا باپ کمسریٹ یا توپ خانہ مین
افسر تھا مین خیال کرتا ہون کہ وہ انریری کپتان تھا میری ساس کا اصل نام بیچل تھا وہ کپتان بیچل
کی لڑکی تھین میری بیوی سکے دو بہنین اور تھین سنہ ۱۸۸۲ع مین اونکے نام مسیز ہاجز و مسیز بیچکس
تھے مسیز ہاجز میری بیوی سے بہت بڑی تھین اور مسیز بیچکس بھی میری بیوی سے بڑی تھین
سنہ ۱۸۸۲ع مین مسیز ہاجز بیوہ تھین لکھنو مین رہتی تھین جب یہ لوگ لکھنو مین کسی وجہ سے آئی تو میری
انکی ملاقات شروع ہوئی ۔ وہ کرایہ کے مکان مین ٹھہری ہوئی تھی سنہ ۱۸۸۲ع مین میری بیوی کی
عمر للعہ ۱۴ سال تھی مین اوسوقت شادی کرنا چاہتا تھا مین نے اونکے باپ سے اسکی تحویز کی ڈانلی
خود راضی تھین مگر باپ نے شادی پر اعتراض کیا اسپر کپتان ڈانلی اور میری بیوی پنجاب کو چلی
گئے ۔ مین اپنے گھر بارہ بنکی مین رہتا تھا لکھنو آتے جاتے وقت مین نے کبھی کپتان ڈانلی کو
پھر نہین دیکھا ۔ اونھون نے پنجاب مین انتقال کیا اوسکے انتقال پر مین نے اونکی لڑکی سے گفتگو
شادی نہین کی ۔ قرار پایا تھا کہ اوسکے باپ کے مرنے پر اون سے شادی کرون مع اپنی بہنون کے
وہ مسٹر و مسیز ایوانس کے ساتھ دہلی مین رہنے لگین جو دونون صاحب ابھی زندہ ہین مسٹر ایوانس
سرکاری ملازمت مین ہین مین نے اپنی بیوی سے پھر خط و کتابت شروع کی وہ ایوانس
کے ساتھ رہتی تھین جب انتظام ہوگیا کہ مین گرٹرود ڈانلی سے شادی کرون مین نے مس
ڈانلی کے واسطے لکھنو مین مکان لیا جب وہ لکھنو آئین تو اونکے ساتھ مسیز ایوانس بھی تھین ایک
مہینہ قبل شادی کے یہ لکھنو مین آئی تہین اوسوقت شادی کے متعلق احباب ذیل رازدار تھے
مسٹر شجاعت علی و حمایت علی و امیر مرزا اوسوقت مین سرکاری ملازمت کا متلاشی تھا مس ڈانلی کو

لکھنؤ آنے کی تھوڑے سے روز بعد مین مسٹر گرانٹ کمشنر جبل پور کے پاس تلاش ملازمت مین گیا تھا
جبل پور سے واپسی کے بعد میری شادی ہوئی شجاعت علی و حمایت علی شادی کے وقت موجود
تھے شادی اسلامی طریقہ سے ہوئی شادی کے وقت میری بیوی مسلمان ہوئین اونھون نے
مسلمان ہونے کا اقرار کیا تھا ایک اقرار نامہ شادی اوسوقت لکھا تھا جو میرے پاس اسوقت موجود
ہے عبارت دستاویز میرے ہاتھون کی لکھی ہوئی ہے صحت اغلاط میری بیوی کی دستخطون مین ہر
صحت ڈالی کے نام کے، ملا اور عمر مین کی گئی تہی دستاویز پر میرے اور میری بیوی کے دستخط ہین
دستاویز پر اوسوقت دستخط ہوے تھے۔ شرع محمدی کی روسے ایجاب قبول میرے اور میری
بیوی کے درمیان ہوا تھا۔ اوسوقت دستخط ہوئے تھے۔ میرے دستخطونکے بعد شجاعت علی
اور حمایت علی کے دستخط ہوئے۔ صحت دستاویز قبل ہمارے دستخطونکے ہو گئی تھی وبعد
شادی کے مین نے اپنے اعزا کو اطلاع دی ایک ہفتہ کے بعد مین نے اون کو اطلاع
دی تھی مین نے اپنے دو چچا محمد حسین اور مرزا مہندی سے درخواست کی تھی کہ وہ دستاویز پر
دستخط کرین محمد حسین میرے باپ کے بھائی ہین میرزا مہندی خالو ہین انھون نے دستاویز پر
دستخط کیے ہین مین نے خود اُنکو دستخط کرتے ہوے دیکھا مین نے عنایت اللہ سے بھی دستخط
کے واسطے درخواست کی وہ میرے دور کے رشتہ دار ہین مین اونکے دستخط پہچانتا ہون مین نے
اونکو دستخط کرتے ہوے دیکھا پانچ گواہون مین جنھون نے دستخط کیے حمایت علی مرگئے ہین
مین نے حمایت علی کو دستخط کرتے ہوے دیکھا تھا مین اونکے دستخط پہچانتا ہون اونکو مرے ہوے
بہت عرصہ ہوا شجاعت علی یہان رہتے مین مرزا مہندی بیگ لکھنؤ یا بارہ بنکی مین اپنے گھر پر ہونگے
دو دیگر گواہ بارہ بنکی مین رہنے والے ہین جہان اونکی جایداد غیر منقولہ ہے شادی کے وقت سے
دستاویز میرے پاس ہے وہ کپڑے پر چسپان کی گئی۔ کپڑے پر حال مین لبغرض تحفظ لگا دی گئی ہے
موڑ کی جگہہ دستاویز شکستہ ہو گئی ہے (دستاویز جرت ب داخل کی گئی) میرا کل خاندان سنی ہر
میرے باپ شیعہ ہو گئے تھے۔ اخباری اونکا فرقہ تھا مین اپنے باپ کے مذہب پر ہون
اور اخباری گروہ سے تعلق رکھتا ہون سنہ ۱۸۷۳ء مین سرکاری ملازم ہوا اور ۸ - اکتوبر ۱۸۸۳ء کو
چارج لیا مین اول مرتبہ پرتاب گڈھ گیا میری بیوی بعد شادی میرے ساتھ گئین اور جہان کہین مین رہا
وہ میرے ساتھ رہین جب جبل پور مسٹر گرانٹ سے ملنے گیا مین ۲ مہینے بلا زمین اور احباب مذکورہ
بالا کی نگرانی مین چھوڑ گیا جنپر مجھکو اعتبار تھا شادی کے بعد سے مین اکثر مقامات مین رہا میری بیوی

کو لوگ بطور میرے زوجہ کے سمجھتے تھے میرے اون مسلمان احباب کے یہان بطور میری
زوجہ کے وہ جاتی تھین جن سے رسم تھی ۱۸۷۳ء مین شادی کیوقت مسیز مہدی حسین کو اپنی
سچی اور وفادار بیوی سمجھتا رہا جاننگ مجھکو علم ہے اس بیان مین ہرگز صحت نہین ہے
کہ وہ کبھی طوائف تھین قبل اس رسالہ کے چھپنے کی مجھکو کوئی خیال نہین تھا میری بیوی نو یا دس
سال تک مسلمان رہین وہ پردہ کے پابند تھین۔ پچھلے سالون مین وہ عیسائی مذہبی مقامات
مین جاتے دیکھے گئین ۱۸۸۴ء مین وہ میرے ساتھ بطور میری بیوی کے رہین سیسنر باجر
کی عمر اب ۵۰ سال سے زائد ہوگی مین نے تحقیقات کی ہے آیا کوئی شخص مرزا باقر حسین نامے
امین آباد لکھنو مین رہتے ہین یا اس نام کا کوئی طالب علم کننگ کالج مین تھا۔ کوئی شخص نہ تو اس نام کا
تھا اور نہ موجود ہے میری علم مین اس نام کا کوئی شخص کبھی حیدرآباد مین نہین آیا۔ مین اس نام کے
کسی شخص سے واقف نہین ہون۔ یہ ٹھیک نہین ہے کہ ۱۸۷۳ء سے ابتک میری بیوی نے اون
لوگون مین سے کسی کے ساتھ زنا کیا جنکا نام رسالے مین درج ہے وہ ہمیشہ میری وفادار اور
چاہتی بیوی رہین اور میرے اور اونکی درمیان ہمیشہ عمدہ تعلق رہا یہ صحیح نہین ہے مین نے کبھی اپنی
بیوی کو اون شرمناک افعال کا مرتکب بنایا جنکا رسالہ مین ذکر ہے یہ صحیح نہین ہے کہ [illegible]
"کبھی میری شادی کسی طریقہ پر نہین ہوئی ہے" یہ صحیح نہین ہے کہ مین نے سالار جنگ ثانی [illegible]
اپنی بیوی سے زنا کرایا یہ صحیح نہین ہے کہ کبھی مین نے خود اپنی بیوی کو سالار جنگ ثانی کا تیماردار
بنایا۔ میری بیوی کبھی سالار جنگ ثانی کی تیماردار نہین رہین۔ میری بیوی نے کبھی سالار جنگ ثانی سے
خلوص نہین بڑھایا۔ یہ غلط ہے کہ میری بیوی اور سالار جنگ ثانی شب و روز ہر ایک گھڑی ایک ہی
مقام پر دکھلائی دیتے تھے یہ صحیح نہین ہے کہ میری بیوی کا مرتبہ حیدرآباد مین سالار جنگ کے اثر سے
بڑھا۔ کبھی میرے علم مین اس امر پر جھگڑا نہین ہوا کہ میری بیوی یورپین لیڈیون سے دربار یا اور
جلسون مین بلند مرتبہ حاصل کرین بطور میری بیوی کے مسیز مہدی حسن ہر جلسہ مین مدعو ہوتی تھین سوا
معمولی دعوتونکی جب اور بھی لیڈیان مدعو ہوتی تھین میری بیوی کبھی سر سالار جنگ کے گھر پر نہین
گئین نہین یہ صحیح نہین ہے کہ مجھکو ملازمت حیدرآباد مین عروج میری بیوی اور سر سالار جنگ ثانی کے باہمی
خلوص سے ہوا۔ نہین ہوا مین سکرٹری سر سالار جنگ کے وفات کے بعد مقرر ہوا سر سالار جنگ ۱۸۸۶ء مین
مستعفی ہوگئے تھے کچھ عرصہ قبل انتقال کے بعد مستعفی ہونیکی سالار جنگ کو کسیکی تقرری کا اختیار
نہ تھا مین نے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل نہین کی یہ صحیح نہین ہے کہ انگلستان مین جب

میری بیوی گئی تھین تو وہ لیڈی گرٹرڈ و مہدی حسن کے نام سے مشہور تھین میری بیوی حضور ملکہ معظمہ کے روبرو پیش ہوئی تھین اجب وہ حضور ملکہ معظمہ کے روبرو پیش ہوئین کوئی شبہ اس امر مین نہ تھا کہ وہ میری منکوحہ بیوی ہین۔ یہ صحیح نہین ہے جیساکہ رسالہ مین درج کیا گیا ہے کہ وہ اوسوقت بلا گنہگاری مین رہتی تھین یہ صحیح نہین ہے کہ کبھی میری بیوی کے پیش ہونے کی نسبت اعتراض کیا گیا تھا ایسا اونکی نسبت کچھ تحقیقات ہوی رسالہ کی اشاعت سے قبل مین نے اسکا ذکر کبھی نہین سنا۔

یہ صحیح نہین ہے کہ نواب سید حسین و نواب سید علی بلگرامی و نواب سرور جنگ سے کبھی میری بیوی سے تعلق رہا یہ صحیح نہین ہے کہ بہت سے ادنی درجہ کے ملازم سرکار حیدرآباد بھی میری بیوی سے ایسا تعلق رکھتے تھے مین حلف اوٹھاتا ہون کہ ۱۸۸۳ء سے میرے علم و یقین مین میری بیوی کی زندگی بالکل پاک اور صاف رہی اپنے علم اور یقین سے حلف اوٹھاتا ہون کہ جسوقت میری ملاقات اون سے شروع ہوئی اور وہ جب اپنے باپ کے ساتھ رہتی تھین تو وہ پاک زندگی بسر کرتی تھین۔ اپنی زندگی بھر کبھی مجھکو یہ خیال نہین پیدا ہوا کہ میری بیوی سوائے ایک شریف و پاک زندگی گذرانے کسی دوسری طرح پر رہتی تھین حیدرآباد مین میرے آنیکے ایک سال بعد میری بیوی نے سوسیٹی مین جانا شروع کیا۔ مین ہمیشہ اونکے ساتھ جاتا تھا یہ صحیح نہین ہے جیساکہ رسالہ مین ذکر کیا گیا کہ مین کبھی اون سے ناجائز کام لیتا تھا۔

رسالہ کی اشاعت کیوقت مین کشمیر مین تھا اور میری بیوی میرے ساتھ تھین جب مین حیدرآباد مین لوٹ کر آیا اور بہ حیثیت سکرٹری نظام کلب اس رسالہ کو کھولا مین نے اوسی روز کرنیل لڈلو سے رسالہ کا حال سنا۔ یہی پہلی اطلاع مجھکو ملی تھی۔ مسز بجکس کی شادی کشمیر مین ہوئی ہے یہ اول مرتبہ تھا کہ ہم لوگ کشمیر گئے تھے اکثر مسز بجکس اور ہم لوگون سے آمد و رفت رہتی ہے مسز بجکس اور اونکی لڑکیان اکثر حیدرآباد کو آیا جایا کرتی ہین لڑکی کی ابھی شادی مسٹر رسل نامے ایک انگریزی ملازم ریاست سے ہوئی ہے مسز بجکس یہان میرے اور میری بیوی کے ساتھ رہتی تھین۔ یہ واقعہ نہین ہے کہ مین تمام سکرٹریون مین سب سے زیادہ تنخواہ پاتا ہون مہدی علی کو سب سے زیادہ تنخواہ ملتی ہے بعد اوسکے مشتاق حسین اوسکے بعد میجر گف کو چوتھا نمبر تنخواہ کے لحاظ سے مین رکھتا ہون۔ انگلستان مین پانچ چار مہینہ بارسٹری کے واسطے لکچر سننے کے بعد مجھکو سند ملگئی سر پیٹرک کان کوین کے اثر سے از قبل سے مجھے رعایتاً سند دی رفیع الدین سرور جنگ کے دور کے رشتہ دار ہین یا تو وہ اونکے چچازاد بھائی ہین یا کوئی دور کے رشتہ دار۔

جواب سوالات جرح

مین حلف اوٹھاتا ہون کہ میرے علم مین گورنمنٹ نے اسبارہ مین تحقیقات نہین کی ہے قبل اس استغاثہ کے دائر کرنے کی گورنمنٹ حیدر آباد نے مجھے اجازت دی تھی کہ تحقیقات کی یلے مین اوسکے فرمان سے فائدہ اوٹھاؤن مین خیال کرتا ہون کہ تحقیقات نہین کی گئی صرف رسالہ کی اشاعت کے ثبوت مین گواہان کے اظہار قلمبند ہوے ہین صرف وہی تحریر مین آئی ہین۔ پولیس کے خدمات بھی میرے سپرد ہوئین تھین۔ کرنیل لڈلو کے خدمات سپرد نہین ہوئین واقف ہون کہ کرنیل لڈلو نے ایک افسر تحقیقات کے یلے مقرر کیا تھا نام اسٹی ڈیبنس ہے۔ مجھے معلوم نہین ہر کہ آیا صاحب موصوف کی تحقیقات قلمبند ہوئی ہے یا نہین مجھے علم نہین ہے کرنیل لڈلو نے اس بارہ مین تار اور خطوط شمال ہند مین روانہ کیے تھے مجھے علم نہین کہ اسبارہ مین کرنیل لڈلو اور مدار المہام مین کوئی خط و کتابت سواے مسٹر اسٹی ڈیبنس کے خدمات سپرد کرنے کی ہوئی ہے مجھے نہین معلوم کہ مسٹر فردون جی نے کوئی خط کتابت سرکاری طور پر محکمہ پولیس سے کی کرنیل لڈلو اور اونکا محکمہ مدار المہام سے بذریعہ میرے دفتر ہوم سکرٹری کی خط و کتابت کرتا ہے باعث ہر ایک پولیس کی تحقیقات میری علم مین ضرور ہوتی ہے اسلئے مین حلف اوٹھا سکتا ہون کوئی خط کتابت محکمہ پولیس اور مدار المہام مین اس رسالہ کی نسبت نہین ہوئی۔ سوای اس خط و کتابت کی جو مسٹر اسٹی ڈیبنس کے خدمات کے سپردگی کے وقت ہوئی۔ اگر اسبارہ مین کوئی مسل تیار ہوئی ہر تو وہ میری دفتر مین موجود ہوگی میرے دفتر مین کوئی مسل موجود نہین ہے اور نہ کبھی تھی مین نے کسی مسل کا تذکرہ نہین سنا جہانتک کہ مجھے علم ہے ایسی مسل کا کہین وجود نہ تھا (شاہد نے بیان مسٹر نارٹن کی تحریک پر الفاظ ذیل لکھے ہیں سمجھتا ہون اور اوسکی بیوی مین جھگڑا ہوا اوسکا فایدہ لیڈی کے فایدہ کے خلاف ہے) یہ عبارت کاغذ ثبوت نمبر اول کے طور پر شامل مسل کیا گیا۔

۳۰-اگست سنہ ۹۲ء

نواب مہدی حسن سے پھر سوالات جرح کے گئے اونھون نے بیان کیا قانونی طور پر رسالہ اوسوقت شایع ہوا جب کشمیر مین تھا قانونی اشاعت سے میرا مطلب اوسوقت سے ہے جب مسودہ کاتب کے پاس اسپتال مین بھیجا گیا تھا جیسا کہ کل مجھے معلوم ہوا مارچ کا مہینہ تھا جن ایام مین کشمیر مین تھا مین کشمیر سے واپس آرہا تھا یا آگیا تھا۔ اول مرتبہ مجھے اشاعت رسالہ سے اوسوقت آگہی ہوئی جب کشمیر سے واپس آیا تھا۔ مین کشمیر سے مارچ کے آخر مین واپس آیا۔ میرے

ساتھ میری بیوی گئی تھی - مجھے یاد پڑتا ہے میں اوایل مارچ میں کشمیر گیا تھا میں یہان ۳۰ مارچ یا
یکم اپریل کو واپس آیا تھا - ہر ایک حالت میں میری واپسی اول ہفتہ اپریل میں ضرور ہوئی حیدرآباد میں
صرف ایک یوم قیام ہوا مدار المہام کے ساتھ جنوبی کو شکار کھیلنے گیا تھا میں تاریخ حیدرآباد کو
جانے کی نہین بتلا سکتا سرکاری یا نج کا کوئی روزنامچہ نہین رکھتا میں واقف نہین ہون کہ ۲۔
اپریل کو رسالہ بذریعہ پوسٹ آفس شہر مین تقسیم ہوا قبل مدار المہام کے ساتھ جانے کی مین نے ۱۲
رسالہ کی خبر سنی تھی اوسی روز یا ایک روز قبل مین خیال کرتا ہون - کرنیل لڈلو نے رسالہ کی خبر مجھکو
اسٹیشن پر دی تھی مجھے نہین معلوم کہ مین اسٹیشن پر کشمیر سے واپس ہوکر آیا تھا مدار المہام کے ساتھ
شکار کھیلنے جاتا تھا مین یہ نہین کہہ سکتا کہ تاریخ مدار المہام کے ساتھ جانے کی ۷۔ اپریل تھی جس روز
مین نے پمفلٹ کا ذکر سنا اوسی روز مدار المہام سے ذکر کیا یاد نہین کہ یہ ذکر کس جگہہ پر ہوا اور
کون لوگ موجود تھے مین کہہ نہین سکتا کہ یہ ذکر مدار المہام کی گھر پر یا اسٹیشن پر یا ریلوے گاڑی مین
جب ہم لوگ ایک ساتھ سفر کر رہے تھے ہوا مین خیال کرتا ہون کہ سرکاری طور پر اس رسالہ کا ذکر مدار المہام
سے قبل ۷۔ اپریل ہوا ممکن ہے کہ میری درخواست مدار المہام کے پاس ہو مین کہہ نہین سکتا ہون کہ
پمفلٹ کی خبر سننے کے ایک روز بعد کی تاریخ اس درخواست پر تھی مین اقرار کرتا ہون کہ پمفلٹ کی
ایک پرت بذریعہ ڈاک مجھے قبل مدار المہام کے ساتھ جانے کے ملی مین نہین کہہ سکتا کہ ایک روز
دو روز قبل جانیکے ملی کوئی کاغذ میرے علم مین ایسا نہین ہے کہ جس سے کشمیر سے واپسی
یا مدار المہام کے ساتھ جانے کی تاریخ معلوم ہو کرنیل لڈلو کی خدمات گورنمنٹ نے میری سپرد نہین
کی تھی قبل شکار جانیکے یا بعد واپسی کے مجھے یاد نہین کہ مین نے یہ رائے ظاہر کی کہ تحقیقات کیواسطے
مناسب افسر کرنیل لڈلو ہونگے اپنی عزت کی محافظت کے واسطے صرف یہ تدبیر کین تھی کہ مین نے
رسالہ کی اشاعت کی اطلاع بذریعہ تحریر مدار المہام کو دیدی تھی مجھے یاد نہین کہ کہان اور کس جگہہ مین نے
مدار المہام کو اطلاع دی تھی مجھے یاد نہین کہ اوسوقت کون موجود تھا - مجھے یاد نہین کہ درخواست مین نے
خود دی یا مدار المہام کے پاس بھیجدی - مین نے بیان کیا ہے مین نے مدار المہام سے اسبارہ مین
خط کتابت کی ہے پمفلٹ کی نسبت ضرور مدار المہام سے ریلوے گاڑی مین ذکر آیا - مین خیال کرتا ہون
کہ گاڑی مین کوئی دوسرا موجود نہ تھا مسٹر فردون جی شکار کھیلنے نہین گئے تھے مجھے یاد نہین کہ قبل
شکار پر جانے کے مین نے مسٹر فردون جی صاحب سے اسبارہ مین گفتگو کی قبل شکار پر جانے یا
مدار المہام کی خدمت مین درخواست دینے کی مجھے یاد نہین کہ مدار المہام نے کوئی کارروائی بغرض

تحفظ میری عزت اور آبرو کے کی جب مین شکار پر چلا تھا اوسوقت خیال نتھا کسقدر عرصہ تک
مجھکو وہان باہر رہنا ہوگا۔ وقت کا تعین نہین ہوا تھا خیال تھا کہ ہفتہ یا دو ہفتہ سے زیادہ صرف ہوگا
مین شکار کو بلا اس خیال کے گیا کہ کسقدر مدت صرف ہوگی مین نے کوئی کارروائی سواے اسکے
اپنی حفاظت آبرو مین نہین کی کہ مدار المہام کو درخواست دی۔ اوسوقت مین نے پمفلٹ کی اشاعت
سے اپنی عزت اور آبرو کی سخت توہین خیال کی۔ اور نیز یہ کہ اوسکے واقعات غلط ہین شکار مین دو ہفتہ
صرف ہوگئے مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ تین ہفتہ صرف ہوے۔ شکار کے زمانہ مین مین نے تحفظ
آبرو کے واسطے کچھ کارروائی کی یعنے جب مین مدار المہام کے ساتھ تھا مین نے انعام کا اشتہار دیا۔
یہ اشتہار کسی شخص کے تحریک پر نہین ہوا تھا مین نے پانچ ہزار یا اس سے کچھ کم و بیش روپیہ دینے کا
اشتہار دیا تھا۔ میری جانب سے یہ کارروائی آپ ہی آپ ہوئی تھی مین نے کسی کے نام حیدرآباد مین
انعام کا خط نہین لکھا۔ مین نے بذریعہ خط لکھا یا زبانی مسٹر ہرمزجی وکیل سرکار کو اطلاع دی وہ گورنمنٹ سالیسٹر
مین اور میرے بھی وکیل ہین مینے ابھی کچھ اجرت اس کام کی نہین دی ہے اونھون نے اپنا بل نہین
بھیجا ہے۔ اگر مین نے اونکو انعام کی اطلاع زبانی دی تو یہ نہین کہہ سکتا کہ کس شخص کے ذریعہ
سے کہلا بھیجا۔ انعام اوس شخص کو اس غرض سے دیا جانے والا تھا کہ جو کوئی رسالہ کے مصنف
چھاپنے اور شائع کرنے والا کا پتہ لگاے۔ یہ روپیہ مین دیتا۔ اس اشتہار کی اشاعت نہین
ہوئی مین نہین سمجھتا کہ کیون نہین چھاپا گیا۔ مین چھپنا پسند نہین کرتا۔ اشتہار کا شایع ہونا پسند نہین کرتا۔
جب مین نے انعام کا وعدہ کیا تب بھی اوسکے چھاپنے کا ارادہ نہ تھا۔ مین نے ہرمزجی سے
درخواست کی کہ وہ نج کی طور پر اسکی اشاعت کرین مین نے یہ اونکے ہاتھون مین چھوڑ دیا تھا جسکو
چاہین اطلاع دین یا جسکو چاہے نہ دیوین مین نے کبھی اشاعت کی ہدایت نہین کی تھی۔ اگر مین مناسب
خیال کرتا تو ضرور اطلاع دیتا۔ اونھون نے مجھ سے کہا کہ اشتہار انعام اشاعت مشتہر نہین کیا گیا
کہ اشاعت مناسب نہ تھی۔ میرے علم مین سرکار کی طرف سے کوئی وعدہ انعام کا نہین کیا گیا۔ میرے
علم مین گورنمنٹ نے کرنیل لڈلو کو ہدایت نہین کی کہ وہ انعام کے لیے اشتہار دین مدار المہام مسٹر
فردونجی و مشتاق حسین و کرنیل لڈلو سے میرا خلوص ہے۔ انمین سے کسی نے مجھکو یہ اطلاع نہین
دی کہ سرکار کے جانب سے انعام کا اشتہار ہوا ہے۔ مجھکو کسی ذریعہ سے نہین معلوم ہوا کہ کبھی گورنمنٹ
نے انعام کا اشتہار دیا مین نے کوئی کاغذ اس مضمون کا نہین دیکھا۔ مجھکو اسکی بالکل یاد نہین۔ اگر
کرنیل لڈلو مسودہ اشتہار کا تیار کرنے تو میرے ہی دفتر سے ہوکر جاتا۔ مین واقف نہین ہون کہ اصل

انعام کی رقم چار ہزار سے بڑھا کر پانچ ہزار کی گئی - یہ اول مرتبہ نہین ہے کہ مجھے انعام کی خبر ملی مین نے اپریل اور اگست کے درمیان ایک اخبار مین ذکر دیکھا تھا - مین یہ نہین کہہ سکتا کس جگہ کب اور کس اخبار مین دیکھا - مین نے اس بیان کی صداقت دریافت کرنے کی کوشش نہین کی - کیونکہ مجھکو معلوم تھا کہ واقعی صحیح نہین ہے - اگر واقعہ ہوتا تو مجھکو افسران سے ضرور اطلاع ملجاتی - چونکہ اطلاع نہ ملی تھی اسباعث مین نے خیال کیا انعام کا اعلان نہین ہوا تھا - مین نے اوسوقت یا بعد کچھ تحقیقات نہین کی جب کرنیل لڈلو ولایت کو رخصت پر گئے مین شہر مین تھا - مجھے یاد نہین کہ ایا اول درخواست مین جو مدار المہام کو دی گئی مین نے اسکی تحریک کی کہ کرنیل لڈلو تحقیقات پر مقرر ہون مین نے کبھی مسٹر اسٹیفنسن سے یہ دریافت نہین کیا کہ کرنیل لڈلو نے کیا تحقیقات کی ہر مین نے مسٹر اسٹیفنسن سے یہ نہین دریافت کیا کہ اونھون نے شمالی ہند مین پمفلٹ کے نسبت کیا تحقیقات کی - جب مین شکار سے واپس آیا کرنیل لڈلو ولایت جا چکے تھے مسٹر گف اونکی قائمقامی کرتے تھے - مین نے مسٹر گف سے یہ دریافت نہین کیا کہ وہ کرنیل لڈلو یا مسٹر اسٹیفنسن سے کیا دریافت کر چکے ہین علاوہ مسٹر ہرمزجی کے اوسوقت کی درمیان جب رسالہ شائع ہوا تھا اور یہ استغاثہ دائر کیا گیا کوئی وکیل نہین ہوا مین نے مسٹر سالیسٹر بمبئی وٹسن وبرن کو بھی شریک کیا ہے جو گورنمنٹ حیدراباد کا کام کر چکے ہین وہ میرے بج کے وکیل ہین رسالہ کے اشاعت کے بعد اونکو شریک کیا مین نے اون سے کبھی خواہش نہین کی اور نہ اونھون نے مجھکو لکھا کہ واقعات مندرجہ پمفلٹ کے بابت کوئی تحقیقات اونھون نے شمال ہند مین کی ہر مین نے ہرمزجی سے کبھی دریافت نہین کیا - کہ اونھون نے واقعات مندرجہ پمفلٹ کی نسبت کیا تحقیقات کی یا لکھنو مین کیا کیا - مین نے اشخاص مندرجہ پمفلٹ سے براہ راست خط کتابت نہین کی ہے - مجھے یاد نہین کہ مین نے کسی کے ذریعہ خط و کتابت کی ہے مین نے رفیع الدین سے خط کتابت کی ہے - مین نے اونکو لکھا تھا کہ پانچ ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام مین دونگا جو مصنف راقم اور پمفلٹ کے شائع کرنے والون کا پتہ لگا دے - مین خیال کرتا ہون کہ خط مین صرف انعام کا ذکر تھا - میرے پاس اوسکی کوئی نقل نہین ہے میرے پاس جواب ہر مین خوشی کے ساتھ کلھیہ پیش کر دونگا - اونھون نے اپنے خط مین لکھا کہ انعام کی رقم ضرور اونکو ترغیب دیتی ہر کہ نام مصنف کا ظاہر کردین مسٹر ہرمزجی کے پاس خط ہے یا میرے پاس - جہانتک مجھے معلوم ہے مسٹر انورا ریٹی اکونسلی ستغیث) کو اسکی اطلاع نہین ہوئی ہے مین خیال

کرتا ہون کہ اس بیان کی صداقت کی کامل وجوہ میرے پاس موجود ہین - مجھے خیال پڑتا ہے کہ
رفیع الدین نے اور کچھ اوس خط مین نہین لکھا - مین نے جواب مین لکھا کہ مین انعام بڑھا دونگا
اور اپنے پاس سے دونگا بشرطیکہ مصنف کا نام بتلا دیا جاسے - اس خط کا جواب اونھون نے
نہین دیا مین نے یہ خط ہر مرجی کو نہین دکھلایا - اوسکے مضمون سے اطلاع دی ہے -
اپنے پہلے خط مین رفیع الدین نے مصنف کا نام نہین بتلایا جو اب لکھے کہ مین نے نام دریافت کیا
اونھون نے نہ تو میرے خط کا جواب دیا اور نہ رسید دی - مین نے پھر اون سے خط کتابت نہین
کی جسکی میرے پاس معقول وجہ ہین - مجھے نہین معلوم کہ وہ کہان ہین اور نہ دریافت کرنیکی
مین نے کوشش کی جب اونھون نے مجھکو اور مین نے اونکو خط لکھا تب وہ رہے بریلی
مین ستے مجھے اب علم نہین کہ وہ اس پردہ دنیا کے کس مقام پر ہین - مین یہ نہین کہہ سکتا
کہ مین نے اپنے دوسرے خط مین انعام بڑھا دیا مین یہ صرف کہہ سکتا ہون کہ مجھے یقین نے
مین نے ایسا کیا مجھے رقم یاد نہین - مین مسٹر رفیع الدین کی تحریر نہین پہچان سکتا ارشاد کہ پھر
یاد دلائی گئی کہ وہ کلمہ مسٹر رفیع الدین کا خط پیش کریے) منجملہ اونکے جنکا نام پمفلٹ مین آیا ہے
مسٹر رفیع الدین بھی ہین کہ جنکو مین نے خط لکھا ممکن ہے کہ مین نے سید حسین کو لکھا ہو بلاشک
اونھون نے مجھکو ایک خط لکھا مسٹر سید حسین شہادت مین طلب نہین ہوسے ہین اور نہ مین
نے اونکو طلب کیا ہے اگر مین اونکو طلب کرون تو وہ آسکتے ہین -
ممکن ہے کہ مین نے یوسف الزمان کو لکھا ہو مجھے یقین ہے کہ مین نے اونکو لکھا خط کی نقل
میرے پاس نہین ہے مین نے اپنے خط مین لکھا کہ ایک پمفلٹ شایع ہوا ہے جسمین اونکا نام
درج ہے مین نے اون سے یہ دریافت نہین کیا کہ آیا بیانات مندرجہ پمفلٹ صحیح ہین - مین
خیال کرتا ہون - مین نے اونکو لکھا کہ اونکا نام سازش سے درج کیا گیا اور اس غرض سے
مضمون پمفلٹ مین ظاہر ہو مین یوسف الزمان کو اس خط لکھنے کے قبل سے جانتا ہون - مین
یہ نہین جانتا تھا کہ وہ مالک اراضی یا آنریری مجسٹریٹ ہین - اب مجھے معلوم ہوا کہ وہ آنریری مجسٹریٹ
ہین - مجھے نہین معلوم کہ مین نے کہان سنا نہ تو گورنمنٹ اور نہ کسی افسر نے میرے علم مین یوسف الزمان
سے خط کتابت کی - مجھے خیال پڑتا ہے - مسٹر یوسف الزمان کا کوئی جواب میرے پاس نہین
آیا مجھے یقین ہے کہ کوئی جواب نہین آیا - مجھے ٹھیک یاد نہین - گو خیال ہے کہ جواب نہین آیا -
میرے پاس ایک خط ضرور یوسف الزمان کے پاس سے آیا میرے خط کا جواب نہین تھا - مجھے

یاد ہے کہ جواب مین کسی تحریر کے تھا - مجھے یاد نہین کہ مین نے اونکا خط اپنے پاس رکھا ممکن ہے کہ میرے
پاس ہو - اگر ہوگا تو میرے گھر پر موجود ہوگا جو کلہ ملنے پر پیش کیا جاوے گا - مین یوسف الزمان کے
دستخط اور تحریر پہچانتا ہون میرا ایسا خیال ہے - ممکن ہے جو دستخط ابھی مجھے دکھلائے گیے ہین وہ
میرے ہون مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ یہ دستخط اونکے نہین ہین ۲ دفعہ اونھون شاذ و نادر مجھ سے
خط کتابت کی ہے مسٹر یوسف الزمان نے یہ کبھی نہین لکھا کہ شرمناک ماجرا عام طور پر دور
دور مشہور ہو گیا ہے - یا "وہ ضرور ایک بیباک عورت ہوگی اگر وہ اب بھی اعلی درجہ مین شریک
ہونے پر بضد ہے - کس بیوقوف نے تمکو راے دی کہ کمیشن کے لیے زور دو کہ بلا اپنی
طرف سے کسی تیاری کی اس ماجرا کی تحقیقات کرے" یا "اور اوسکا پچھلا چال چلن ناگ پور
اور لکھنؤ مین تمسے یا اوس سے کسیطرح سے پوشیدہ نہین رہا" یا "اب بھی بہت سے لوگ
زندہ ہین جو اوسکو اچھی طرح سے جانتے ہین اور جیسے ہی کہ تم نے اپنا شوہر درجہ سے اوپر اوٹھایا
وہ بھی اور زیادہ مشہور ہوی" یا "مجھے یقین ہے مین نے اوسکی تصویر ہندوستانی لباس مین
دیکھی ہے مگر یہ نہین کہہ سکتا کہ کسکے ہاتھ مین وہ پوشیدہ خزانہ اسوقت مین ہے اصل مین وہ
میرے ہاتھ مین نہین ہے ورنہ مین ضرور اوسکو ضایع کر دیتا" یا یہ "صحیح ہے کہ ۲ سال گذر
گئے ہین مگر اوسنے بھی تو اپنے دن تاریکی مین نہین گذارے آپکے دشمن سایہ مین پوشیدہ تھے
کہ آپ پر چھاپہ مارین جیسے ہی آپ اسکی لیئے بالکل غیر مستعد ہون" یا "کچھ اوس رسالہ مین مین سنتا ہون
کہ سالار جنگ سے کے تعلق کی نسبت بھی لکھا ہے اگر اول قصہ جو عام طور پر یا "مشہور بالکل غلط
ثابت کیا جاوے تو ممکن ہے کہ یہ بھی مصنوعی ثابت ہو مگر افسوس ہے کہ حالت بالکل جدا گانہ
ہے وہ مقدمہ مضبوط بنیاد پر قائم ہے بہت کچھ ثبوت آزاد اور مضبوط قابل اعتبار تمھارے
خلاف موجود ہے" - اس قسم کا کوئی خط یوسف الزمان نے مجھے نہین لکھا سید مہدی حسین کا
فوٹو بطور میری بیوی کے ہندوستانی لباس مین کھینچا گیا تھا - مجھے یاد نہین کہ کب ۷۳ء و
۷۴ء کے آخر مین اصغر خان فوٹو گرافر لکھنؤ کے یہان تصویر کھینچی گئی دوسرے مقامون مین
تصویر کھینچی گئی ہے بعد میری شادی کے صرف ایک مرتبہ اونکی تصویر ہندوستانی لباس مین
کھینچی گئی ہے - یہ تصویر اصغر خان کے ہاتھون کی کھینچی ہوئی ہے میرے پاس کوئی تصویر فوٹو
کی نہین ہے دس یا بارہ سال ہوے کہ مین نے فوٹو دیکھا تھا - جب سے مین حیدرآباد مین
آیا ہون ہندوستانی لباس مین ملبسے اپنی بیوی کی تصویر نہین دیکھی ہے مجھے یقین نہین ہے کہ میری

بیوی کے پاس کوئی تصویر ہے۔ مسنر مہدی حسن یہان آرہی ہین۔ یہ میری کونسل کی راے پر
منحصر ہے کہ وہ عدالت مین شہادت دین یا نہین مجھے معلوم نہین مسیز مہدی حسن کے حجاب مین
کسکے پاس اونکی تصویر ہے مجھے یقین ہے کہ اصغرجان نے تصویر کھینچی تھی کیونکہ وہی ایک عمدہ فوٹو
گرافر وہان تھے جب مجھے معلوم نہین کہ یہ بھی تصویر اصغرجان ہی کی ہے مین نے اصغرجان سے
خط کتابت نہین کی ہے۔ مین نے نہ تو اپنے کسی کارندہ کے ذریعہ سے اور نہ خود تصویر
کانگٹو اصغرجان سے خرید کرنے کی کوشش کی مین نے مسیز مہدی حسن کو قبل سنہ ۱۸۸۳ء کے ہندوستانی لباس
مین نہین دیکھا سنہ ۱۸۸۳ء سے نو یا دس سال تک ہندوستانی لباس پہنتی تھین وہ حیدرآباد مین
بھی سنہ ۱۸۸۳ء کے بعد ہندوستانی لباس پہنتی رہین مگر حیدرآباد مین معمولاً وہ ہندوستانی لباس نہ پہنتی تھین۔
بلکہ یورپین لباس پہنتی تھین صرف ایک یا دو مرتبہ فینسی بال مین ہندوستانی لباس پہنتی تھین یورپین
سوسائٹی حیدرآباد مین جانیکے وقت وہ ہندوستانی کپڑا نہین پہنتی تھین جب مین نے شادی کی عمر ۱۷
سال تھی مجھے یاد نہین جسوقت اصغرجان نے تصویر کھینچی تھی مسیز مہدی حسن کی کیا پوشاک تھی یا تو
اونھون نے یا مین نے فوٹو کے دام دئے ہین مین یہ فوٹو دیکھتا ہون (فوٹو نشان الف) مجھے شک
ہے کہ یہ مسیز مہدی حسن کی تصویر ہے مین قسم نہین کھا سکتا کہ یہ اونھین کی تصویر ہے۔ مگر
مجھے حیرت نہ ہوگی اگر مجھ سے کہا جاے یہ اونکی تصویر ہے مجھے ضرور تصویر کی نسبت شک
ہے گو قسم نہین کھا سکتا یہ اونکی نہین ہے۔ اسی قسم کی کپڑون مین تصویر لی گئی تھی قبل شادی کے
وہ یورپین وضع کے کپڑے پہنا کرتی تھین بعد شادی کے ہندوستانی وضع کے پہنے (تصویر نشان
ب دکھلائی گئی) مین یہ فوٹو دیکھتا ہون یہ مسیز مہدی حسن کا نہین ہے مین نہین جانتا کہ کسکا
ہے میرے پاس فوٹوگرافر کی رسید نہین ہے۔ اس فوٹو کے ہندوستانی لباس مین دیکھنے سے
مجھے یاد پڑا کہ کسی شخص نے مجھے اطلاع دی تھی کہ تصویر عدالت مین پیش ہوگی مین نے اسکا
دو مرتبہ ذکر سنا۔ اس رسالہ کی اشاعت کے بعد مسٹر بلوڈن نے دریافت کیا تھا کہ آیا تصویر
ہندوستانی لباس مین اوتاری گئی یہ گفتگو چادرگھاٹ رزیڈنسی مین ہوئی تھی نہین کہہ سکتا کہ یہ گفتگو استغاثہ
کے دائر کرنے کے قبل ہوئی یا بعد۔ مین یہ کہہ نہین سکتا کہ بعد اشاعت کے کسقدر عرصہ تک مسٹر
بلوڈن سے گفتگو رہی یہ گفتگو شکار سے واپس آنے پر ہوئی عام طور پر لائبل کی نسبت گفتگو کے
وقت مسٹر بلوڈن نے اسکا ذکر کیا مین نے مسٹر بلوڈن سے کہا کہ ایسا فوٹو ضرور موجود ہے
مسٹر بلوڈن نے میری شادی کے نسبت کچھ سوالات نہین کیے۔ مسٹر بلوڈن و میرے

سے زیادہ درخواست مدار المہام کو دی ہے جو خطوط بیچ مدار المہام کو بھیجتا ہون اونکی نقل نہین
رکھتا مجھے یاد نہین کہ مین نے ۱۹ رمضان مطابق ۷ اپریل یا ۱۱ مئی یا ۲۵ مئی یا ۳۱ مئی کو درخواست دی کہ
گورنمنٹ سے اجازت چاہی تھی کہ سر ونکٹ پر نالش کی اجازت دیجائے مین نے مدار المہام
سے اجازت چاہی تھی مجھے یاد نہین کہ آیا میری درخواست ۳۱ مئی کے خط مین تھی مجھے معلوم نہین
میرے پاس مدار المہام کا کوئی خط ۲۳ مئی کا لکھا ہوا ہے اگر ہے تو میرے مکان پر ہوگا (شاہد
سے خواہش کی گئی وہ خط عدالت مین پیش کرین یہ خط بجواب خط ۱۱ مئی ہے) مجھے یاد ہے
کہ ایک خط میرے پاس آیا تھا جس مین مدار المہام نے لکھا تھا وہ بیحد اس اطمینان دلانے پر خوش
ہوئے کہ میری شادی ہوئی ہے مجھے یاد نہین مین نے [illegible] کوئی درخواست مدار المہام کے پاس
بھیجی ہے قبل ۱۸۹۲ء کی مجھے یاد نہین کہ مین نے شادی کے بارہ مین کسی سے تذکرہ کیا یہ وجہ
ہے کہ میری شادی پر اس توہین کی ابتدا ہے اس کے قبل اعتراض نہین ہوا مین فروری ۱۸۸۸ء مین
قبل معطلی عبد الحق ولایت گیا تھا مین مع اپنی بیوی کے ایک بڑے ہوٹل مین ٹھہرا تھا - ہلو گس اعلی درجہ
کے لوگون مین شامل ہوئے تھے مین مسٹر نارٹن فرادرا [illegible] واقف ہون میرے زمانہ قیام
انگلستان مین اونھون نے میرے [illegible] دلچسپی لی تھی میری بیوی ملکہ معظمہ کی خدمت مین پیش ہوئی
نہین وہان جو کچھ کارروائی ہوئی وہ [illegible] روزنامچہ مین درج ہے حیدرآباد جنوری ۱۸۸۹ء
مین واپس آیا تھا میری بیوی ولایت ہی مین رہ گئی تھین جب مین ولایت مین تھا ایک تار مدار المہام
کے جانب سے میری بیوی کو دربار [illegible] مین پیش ہونے کے وقت پہونچا تھا مسٹر ہاول قائمقام
رزیڈنٹ تھے ۱۸۸۹ء کے کچھ ماہ گذرنے پر مسٹر فٹز پیٹرک نے چارج لیا نہ تو سر فٹز پیٹرک کے وقت
مسٹر ہاول کے زمانہ مین میری بیوی کی شادی کی نسبت کچھ شک کیا گیا مجھ سے کوئی سوال
میری بیوی کی نسبت نہین کیا گیا - اپنی طرف سے کوئی معلومات بہم نہین پہونچائی - میرے
علم مین حیدرآباد مین میرے کسی دوست نے اسبارہ مین سوال نہین کیا - میری علم مین شادی
کی نسبت کوئی خط کتابت رزیڈنسی اور میجر گف مین نہین ہوئی مین نے اپنی شادی کی نسبت
کوئی معلومات بہم نہین پہونچائی میجر گف نے مجھ سے اسبارہ مین کچھ گفتگو نہین کی ہے کوئی
سوال اس قسم کا مسز مہدی حسن سے دو [illegible] دوستون نے نہین کیا - میرے پاس مسٹر نارٹن
فریون کے پاس سے غصہ سے بھری ہوئی چٹھیان آتی تھے یہ نہین معلوم لوگون نے مجھ سے یہ کہا
کہ مسٹر فریون حیدرآباد مین اس غرض سے مقیم رہے کہ ہر کو چابک رسید کرین اور نہ ملیے

پسنا کر وہ بیان چابک مارنے کو ٹھرے ہوئے سر مین بیٹھے اس چابک مارنے کا حال کچھ نہین سنا کر
مین نے یہ نہین سنا کہ گذشتہ دو سال مین اخبار حیدرآباد رکارڈ نے میری شادی کے نسبت اعتراضات
شایع کئے حیدرآباد رکارڈ کے مضمون کی اشاعت کی بعد مین نے سرور جنگ سے اس بارہ مین ملاقات
نہین کی ہے۔ مین نے اون سے یہ درخواست نہین کی کہ وہ دست اندازی کرین یا مسٹر
مسٹر سلومن سے ملاقات کرین نہ تو سلومن اور نہ کوئی شخص اس بارہ مین گفتگو کرنے میرے پاس آیا
اور نہ مین کسیکے یہان گیا۔ تھوڑے دنون کے بعد میرے اوپر اس قسم کے حملہ شروع ہوے مین نے
اوسوقت بھی سرور جنگ سے ملاقات نہین کی کہ وہ میری خاطر کوشش کرین۔ کبھی کوئی مضمون
میرے یا میری شادی کے خلاف رکارڈ مین نہین نکلا جس سے مین واقف ہون یا جسکی بابت مین نے
سلومن یا سرور جنگ سے ملاقات کی ہو۔

مسز مہدی حسن حیدرآباد مین آنیکے قبل پردہ مین رہین وہ مثل راسخ الخیال مسلمانون کے پردہ مین نہین
رہتی تھین بلکہ کسیقدر پردہ مین آزاد تھین جسکی باعث اونکا فوٹو دیسی لباس مین لیا گیا تھا جو پردہ دار مستورات
خرید بھی سکتی نہین - اور حیدرآباد مین بھی لیڈیان ہین جنکے فوٹو اوتارے گئے ہین - یہ فوٹو ۱۸۸۳ع
مین لیا گیا ہوگا جب مین لکھنو سے چلا یعنی درمیان ستمبر و اکتوبر ۱۸۸۳ء ۲۸ ستمبر و ۲۹ اکتوبر کے درمیان مین
مسز مہدی حسین کے ساتھ فوٹو کھچوانے گیا تھا اور وہ میرے ساتھ تنہا تھین وقت مقرر کرکے ہم لوگ گئے تھے ہم اوسکی گھر سے فوٹوگرافر کے گھر
گئے تھے کرنیل ہنڈرسن میری علم مین یہان اکثر آئے ہین مین نے ۱۸۸۹ء کے بعد اونکو نہین دیکھا مجھے یاد نہین وہ میری ولایت سے واپسی
کے بعد مجھسے ملے میرے علم مین اونھون نے کبھی کوئی تحقیقات میری اور میری بیوی کی نسبت نہین کی مین نے کسی شخص سے اسکا ذکر
نہین سنا مینے کبھی کوئی مسل اس مقدمہ کی بابت رزیڈنسی کے کاغذات مین نہین دیکھی لایبل کے اشاعت کے بعد مین نے
دستاویز نمبر ب پر کپڑا چڑھوا دیا مین نے اوسکو اوسوقت کاغذات سے نکالا یہ اول مرتبہ نہین تھا کہ مین نے
اوسکو برآمد کیا مین نے اقرارنامہ ایک خاص صندوق سے نکالا جسمین میرے پرایوٹ کاغذات رہتے ہین
وہ ایک انگریزی ٹن کے بکس مین رکھا ہوا تھا جو نہین معلوم کہ مین نے کہان اور کب خریدا (شاہد سے
کہا گیا کہ وہ کلمہ صندوق پیش کرین) شکار سے واپس آنکر جب مین نے یہ پتہ لگایا کہ کس شخص پر
نالش کرنا چاہیے مین نے معاہدہ بکس سے نکالا مجھے معلوم تھا کہ کاغذ کہان رکھا ہے اسی صندوق مین
میری وصیت تھی جو مین نے ۱۸۸۷ مین لکھی میرے پاس ۱۸۸۶ع مین یہ بکس تھا مین نے پہلے اقرارنامہ
شادی اس بکس مین رکھا تھا بعد اوس کے مجھے یاد نہین کس تاریخ کو ضبط ہوئی تھی مین شکار سے
۲۲- اپریل ۱۸۹۲ء کے قریب واپس آیا تھا واپسی سے ایک ہفتہ کے اندر مجھے شایع کرنے والے کا

پتہ لگگیا یعنی اول ہفتہ مئی مین قبل پتہ چلنے کے مین نے یہ معاہدہ مدار المہام فردون جی مشتاق حسین یا اقبال علی
کو نہین دکھلایا مین نے ایک نقل معاہدہ کی رزیڈنٹ کو دکھلائی مجھے نہین معلوم دستاویز کی کس نے
نقل اوتاری مین نے مطبوعہ پرت مسٹر پلوڈن کو دی تھی مین نے پرتین شکار سے واپسی کے وقت
سرکاری چھاپہ خانہ مین چھپوائین اصل کی نقل سے چھاپہ کیا جو نقل ہے کسی محرر نے تیار کی تھی یاد نہین
کہ کس نے - یہہ کوئی راز کا کاغذ نہین ہے مین نے مطبوعہ پرت مسٹر پلوڈن کو اوسوقت دکھلائی
جب مین مولف کے تلاش مین تھا - جب مین نے اسکی نقل کرائی اصل پر کپڑا چپکا ہوا تھا بکس سے نکالنے
کے وقت مین نے کپڑا چپکا یا مسٹر پلوڈن ہی رزیڈنٹ ہین جنکو مین نے یہ معاہدہ دکھلایا مین نے مسٹر کارڈری
ہاول یا سر فز پیٹرک کو نہین دکھلایا اسکا کوئی موقعہ نہ تھا شجاعت علی نے شادی کے وقت دستخط کیے
تھے شجاعت علی منیجر کورٹ آف وارڈس یا سرکاری ملازم تھے یہ محکمہ میرے ماتحتی مین ہے یعنی کاغذات
اسکے میرے ذریعے سے ہوکر جاتے ہین کسی شخص کو موقوف یا معطل اس محکمہ مین نہین کرسکتا پچھلے دو تین سالون مین
شجاعت علی کی تقرری اوسی عہدہ پر ہوئی پہلے دوئم تعلقدار محکمہ مال تھے مجھے نہین معلوم اوسکے پہلے
اونکا کیا عہدہ تھا وہ مجھ سے پہلے حیدرآباد آئے تھے اونکی عمر ۴۱ و ۴۲ کے درمیان ہوگی جسوقت اونھون نے
نے دستخط کیے تھے اونکا سن ۲۰ سال کا ہوگا مین اونکو یہان نہین دیکھتا ۱۸۷۳ء مین اونکی ایک چھوٹی
داڑھی تھی اب نہین ہے مجھے نہین معلوم گورنمنٹ نے کوئی جواب اون سے طلب کیا ہے مین
یقین کرتا ہون کہ اون سے پوچھا گیا تھا کہ اونکا نام کیونکر رسالہ مین نکلا مین نے اونکا جواب نہین دیکھا
شجاعت علی نے مجھ سے بیان کیا کہ انہون نے فردون جی کو جواب دیا ہے مجھے نہین معلوم کہان کس مقام پر
اور کس تاریخ کو اور کن لوگونکی حاضری مین اونھون نے مجھ سے یہ بیان کیا مین قسم کھاتا ہون کہ مین نے
شجاعت علی کا خط بنام مسٹر فردون جی نہین دیکھا - مین نے اوسکی نقل نہین دیکھی مسٹر فردون جی نے مجھکو
اوسکے مضمون سے آگاہ نہین کیا شجاعت علی نے مجھ سے بیان کیا فردون جی کے خط مین لکھا ہے
اونکو ہر ایک واقعہ مندرجہ پمفلٹ سے انکار ہے مجھکو واقفیت نہین تھی کہ سرکاری تحقیقات ہورہی ہے
مین نے مسٹر فردون جی کو اجازت نہین دی تھی کہ وہ میرے طرف سے خط کتابت شجاعت علی سے کرین مین
خیال کرتا ہون فردون جی نے شجاعت علی سے خط کتابت بحیثیت سکرٹری مدار المہام کی تھی یعنی
سرکاری حیثیت مین - مین نے شجاعت علی کی خط کتابت کی نسبت گفتگو فردون جی سے نہین کی کیونکہ شجاعت علی
نے مجھ سے یہ گفتگو راز مین کی تھی شجاعت علی نے یہ خواہش نہین کی تھی کہ مین فردون جی سے اسکا
ذکر کرون مین نے اس امر مین فردون جی سے گفتگو کرنا خلاف راز کے خیال کیا گو اونکا میری ذاتی

عورت پر اثر کیون نہو کیونکہ مین خود تحقیقات کرنیوالا تھا مین نے اوس کارروائی مین جو گورنمنٹ یا نیز لوگ
کر رہے تھے دست اندازی مناسب نہین خیال کی مین سید حسین بلگرامی سے واقف ہون جنھون نے ہماہ
مین مجھے ایک خط لکھا جو مین خیال کرتا ہون میرے پاس ہے - مین خیال کرتا ہون کہ وہ مسٹر فرون جی کی
پاس ہے (شاہد نے اوسکے پیش کرنیکا وعدہ کیا) مین قسم کھاتا ہون کہ یہ کاغذ مین نے کسیکو سوا ہرمزجی
کے نہین دکھلایا ہے بشرطیکہ اوسکی چوری نہ ہوئی ہو جہانتک مین جانتا ہون ہرمزجی نے بھی یہ کاغذ
کسیکو نہین دیا ہے مین نے ہرمزجیکو اجازت نہین دی تھی - وہ یہ کاغذات گورنمنٹ کے سپرد کرین - اونھون
نے مجھ سے یہ نہین بیان کیا کبھی اونھون نے یہ نہین کہا -

میری عمر ۴۰ سال کی ہے - مین سنہ ۶۰ء ۲۰ سال کا تھا مین اوسوقت کیننگ کالج لکھنؤ مین طالب علم تھا مین وارڈس
اسٹیشن مین رہتا تھا جو کالج کے ساتھ تھا یوسف الزمان بھی میرے ساتھ تھے لکھنؤ مین مجھے پادری رجب علی سے
واقفیت نہ تھی حیدرآباد آنے پر مجھے اونسے واقفیت ہوئی مجھے یاد نہین کہ مین نے اونکو کبھی لکھنؤ مین دیکھا مجھے
یاد نہین اوسوقت کوئی شخص لکھنؤ مین اس نام کا تھا مجھے یاد نہین کوئی ہندوستانی گرجا یا مشنری اسوسی ایشن
اودھ مین تھا جسکے سکرٹری اوسوقت مسٹر رجب علی تھے -

مسیز ہجکس میری سالی ہین مین یقین کرتا ہون کہ مسیز ہاجز زندہ ہین مین واقف نہین ہون کہ وہ زندہ ہین یا نہین
مین نے اونکے پتہ لگانے کی کوشش نہین کی لکھنؤ مین مسیز ہاجز سے واقف تھا وہ بیوہ تھین
جب مینے اونکو دیکھا انگریزی لباس مین پایا اونکو ایک بدنام عورت سمجھتا رہا مجھے یہ نہین معلوم ہے کہ اونکو
ناجائز تعلق رجہ کپور تھلہ سے تھا (فوٹو نشان حرف ج دکھلایا گیا) مین یہ نہین کہہ سکتا کہ آیا یہ فوٹو اوسکا ہے یا نہین
مجھے اسمین شک ہے لکھنؤ مین لاڈلی صاحب نامی کسی شخص کا نام نہین سنا ہان راجہ نان پارہ کا نام سنا ہے مین واقف
نہین ہون یہ دونون عزیز ہین یہ صحیح نہین ہے گرٹروڈ ڈائی کبھی لاڈلی صاحب کی پاس رہی میرے چچازاد بھائی حیدر حسین
زمیندار فتحپور ضلع بارہ بنکی مین مجھے معلوم نہین کہ کبھی وہ بمقام دسوہ ضلع بارہ بنکی رہی بعد لاڈلی صاحب کے
گرٹروڈ ڈائی حیدر حسین کے پاس نہین رہین اور مینے حیدر حسین سے انکو نہین پایا مین کرنیل نوبل کے نام سے واقف ہون
جو لکھنؤ مین خیال کرتا ہون کہ اب کمشنر نہین ہین مین کپتان نیوبری سے واقف ہون جو اوسوقت قایمقام سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ
تھے مینے یہ نہین سنا کہ ان صاحبون نے بیان کیا کہ گرٹروڈ ڈائی عام طور پر پیشہ کرتی ہے بازنہ آئیگی تو اوسکو عام طوائف
کی طور پر لیسنس لینا ہوگا مجھے واقفیت نہین ہے اوسوقت لکھنؤ مین کوئی امریکن پادری تھوبرن صاحب تھے مین مس تھوبرن سے
واقف نہین ہون مجھے معلوم نہین ہے مس تھوبرن نے ڈائی سے کہا کہ وہ پاک زندگی بسر کرے یہ واقعہ نہین ہے
کبھی پادری رجب علی گرٹروڈ ڈائی کو اوسکی خراب حالت سے نکالکر عیسائی بنانیگے اگر وہ ایسا بیان کرینگے تو جھوٹ

بیان کرینگے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس پمفلٹ سے تعلق رکھتے ہین اگر لاڈلی صاحب بیان کرین کہ اونھون نے گرٹروڈ ڈانلی کو
رکھا ہے تو میرے یقین کے موافق بالکل جھوٹ بیان ہوگا میرے بھائی حمید حسین تحصیلدار بارہ بنکی مین رہتے ہین کسی شخص البرٹ [illegible]
سانگسٹر ساکن بارہ بنکی سے واقف نہین ہون مین مسٹر ممفورڈ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ کے نام سے واقف ہون میرے علم
گرٹروڈ ڈانلی کی مان کسی گرلس اسکول مین دایہ نہین رہین اور نہ کسی اسکول مین اوستانی رہین میری تمام عمر مین اوسکو نہین دیکھا ہے مینے
مس پکیٹ منتظم گرلس اسکول کا نام نہین سنا مینے گرٹروڈ ڈانلی کو بطور طوائف رکھا ہے بریلی مین نہین رکھا وہ اوسوقت میری [illegible]
ٹین کا صندوق جسمین مینے کاغذ ثبوت حرف ب رکھا ہے وہ میرے پاس ۱۵ یا ۲۰ سال سے ہے مین یہ نہین کہہ سکتا قبل اس صندوق
رکھنے کی دستاویز کہان رہی مینے مسیز ہاجز کو اول بار لکھنؤ مین سنہ ۸۲ء مین دیکھا سنہ ۸۳ء مین میری شادی ہوئی اوسوقت
سے مسیز ہاجز سے کوئی خط کتابت نہین ہوئی مسیز ہجکس سے مینے دریافت کرنیکی کوشش نہین کی کہ اوسکی بہن کہان ہے مسیز [illegible]
ابھی مسیز ہجکس کے پاس ٹھہری ہوئی تھین وہ ابھی حیدرآباد نہین آئی ہین جب مین اپنی بیوی کو کشمیر لیگیا مینے مسیز ہجکس سے
مسیز ہاجز کا ذکر نہین کیا کیونکہ وہ ایک خراب عورت تھی مین اوس مکان کے نام سے واقف نہین ہون جسمین
گرٹروڈ ڈانلی معہ اپنے باپ کے سنہ ۸۱ء مین رہتی تھین جس زمانہ مین اونسے ملاقی ہوا تھا یہ مکان [illegible] مین واقع ہے مجھے خیال ہے
کہ مینے کالج چھوڑ دیا تھا جب گرٹروڈ ڈانلی سے میری ملاقات ہوئی تھی مین فیض آباد مین رہتا تھا مسٹر ہربرٹ جنگ کینگ کالج مین
طالب علم تھے مین بھی وہان پڑھتا تھا یوسف الزمان اوسوقت وارڈس انسٹیٹیوشن مین تھے مسٹر جنگ اپنے چچا عباس بیگ کے
ساتھ رہتے تھے مین اوس مکان مین کبھی نہین گیا مجھے وہ مکان معلوم نہین مجھے علم نہین ہے کہ مرزا عباس بیگ کے مکان کے
قریب کوئی مکان طوائفون کا ہے مین حلف اوٹھاتا ہون کہ کوئی ایسا طوائفون مکان نہین ہے اور نہ کوئی مکان ایسا وہان
ہے کہ جہان طالب علم خلاف اخلاق حرکات کو جایا کرتے تھے مرزا عباس بیگ کے مکان کے سامنے کوئی مکان ایسا نہین ہے
جسمین مسیز ہاجز و گرٹروڈ ڈانلی رہا کرتی تھین میرے علم مین یہ دونون کبھی ایک جگہ نہین رہین سنہ ۸۲ء کے آخر مین میری
پہلی ملاقات کپتان ڈانلی سے اوس مقام پر ہوئی جسکا مینے ذکر کیا ہے مسیز ہاجز اپنے باپ کے ساتھ رہتی تھی ڈانلی کا گھر
مرزا عباس بیگ کے مکان سے فاصلہ پر تھا گرٹروڈ ڈانلی سے شادی کی تجویز کپتان ڈانلی کو بذریعہ تحریر نہین بھیجی بعد وفات
ڈانلی مینے اپنی بیوی کو لکھنؤ مین آخر اگست یا شروع ستمبر سنہ ۸۳ء مین دیکھا کپتان ڈانلی گرٹروڈ ڈانلی کے ساتھ آخر
دسمبر سنہ ۸۲ء مین پنجاب گئے تھے مجھکو اونکے جانیکے دو تین ماہ پہلے اونکی اطلاع ہوئی تھی مجھے یاد نہین کہ
وہ کس مہینہ سے چلے گئے جب پہلے گرٹروڈ ڈانلی سے ملاقات ہوئی تھی مین بیکار تھا
اور منج کے طور پر پڑھ رہا تھا۔ جب پہلے ملاقات گرٹروڈ ڈانلی سے ہوئی تھی تو مین ہفتہ مین ۳ یا چار
مرتبہ ملا کرتا تھا اوسکا باپ میرا آنا جانا پسند نہین کرتا تھا اسباعث سے مینے اپنی آمد و رفت کم کر دی تھی
پہلی مرتبہ گرٹروڈ ڈانلی سے ملاقات ایک جلسہ شادی مین ہوئی کس کی شادی تھی مجھے یاد نہین۔

طریقہ کے موافق میری اونکی ملاقات کرائی گئی تھی کیسنے ملاقات کرائی مین بھولتا ہون۔ شادی بارہ دری مین ایک عام مقام پر ہوئی تھی۔ مس گرٹروڈ ڈانلی یورپین وضع مین رہتی تھین اور عیسائی مذہب تھا اونکے باپ کے یہان جاکر مینے اون سے رسم رکھی آخر سنہ [illegible] سے ستمبر سنہ [illegible] تک مین نے گرٹروڈ ڈانلی کو نہین دیکھا۔ مین نے اس عرصہ مین اون سے خط کتابت رکھی۔ اب اُس زمانہ کا کوئی خط نہین ہے مینے گھر مین بہت کچھ اس کی تلاش کی۔ مگر پتہ نہ ملا۔ مینے مسیز سنند حسین سے دریافت نہین کیا کہ آیا میرا کوئی خط اوس زمانہ کا لکھا ہوا انکے پاس موجود ہے۔ مینے نہ بذریعہ تار اور نہ بذریعہ خط اونسے دریافت کیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ مین اسید کرتا تھا کہ وہ آتی ہین وہ اب کشمیر سے چل چکی ہین اور یہان ایک ہفتہ یا دس روز مین آجاوینگی میرے پاس کلکتہ پنڈی سے تار آیا تھا [illegible] کے درمیان کی کوئی لکھی ہوئی خطوط میرے پاس موجود نہین ہین وہ اوسوقت میرے پاس تھین۔

مسیز ایوانس ابھی زندہ ہین اور اون سے ملاقات ہوسکتی ہے گرٹروڈ ڈانلی مسیز ایوانس کے ساتھ لکھنو سے دہلی کو آئی تھیں پہلے وہ دو تین روز گولا گنج مین مسیز ایوانس کے گھر مین رہین بعد اوسکے میری بیوی مولوی گنج کے ایک مکان مین رہین جسکا مینے کرایہ دیا مین مکانکے نمبر یا پتہ کی اطلاع نہین دیسکتا بہت سے مکان مولوی گنج مین ہین مجھے یاد نہین کہ گرٹروڈ ڈانلی کسقدر عرصہ تک مولوی گنج مین رہین۔ ایک مہینہ یا چند ہفتہ قبل شادی کے ہین مین اوسی گھر مین نہین ٹھہرا تھا میرے ملازم اوسی گھر مین ٹھہرے تھے مینے اسوجہ سے مسیز ایوانس کے گھر سے مس گرٹروڈ ڈانلی کو نکال لیا تھا کہ مسیز ایوانس کو اپنا اسباب لینے دہلی جانا تھا۔ مجھے حیرت نہین معلوم ہوئی کہ مسیز ایوانس کے اسباب لینے جانے پر ڈانلی جو بے باپ وہان کے تھی اکیلی رہین۔ مین نے مسیز ایوانس سے یہ نہین کہا کہ شادی کیوقت تک وہ دہلی نجاوین مسیز ایوانس نے یہ نہین کہا کہ ٹھہر جاؤ۔ مین نے شادی کے وقت تک گرٹروڈ ڈانلی کو کسی یورپین یا مسلمان لیڈی کے زیر حفاظت نہین رکھا۔ مین گرٹروڈ ڈانلی کے یہان ہر روز دنکو مگر رات کو نہین جایا کرتا تھا۔ گرٹروڈ ڈانلی میرے خرچ پر رہا کرتی تھین میرے ساتھ شجاعت علی و حمایت علی و امیر مرزا جایا کرتے تھے یہ تین ہفتہ تک کیفیت رہی اور بعد اوسکے مینے شادی کرلی محمدی رسوم شادیکی بالکل سادہ اور نکاح کے ہونے مین صرف چار منٹ صرف ہوتے ہین میری شادی ۴ منٹ مین ہوگئی مین نے مسیز ایوانس کی موجودگی مین شادی نہین کی قبل اونکے جانے کی مجھے قوی اسید ملازمت کے حاصل کرنیکی تھی مجھے ۹ ستمبر کو خط تقرری ملا اور اوسی روز مین نے شادی کا ارادہ ختم کرلیا۔

بحج نواب مہدی حسن

۳۱ - اگست ۱۸۹۲ء

۱۸۷۲ء مین مسز ہجکیں سے لکھنو مین ملاقات نہین ہوئی - وہ ۱۸۷۲ء مین وہان نہین تھین میسز ہجکیں واقف
نہین ہین - کہ مس ڈانلی کیونکر اپنی زندگی لکھنو مین گذراتی تھین - مین نے مسز ہجکیں سے یہ کبھی نہین کہا کہ گرٹروڈ ڈانلی
طوائفون کے طور سے رہتی تھی ۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء کے درمیان مین مسز ہجکیں لکھنو مین نہین تھین میسز مہندی حسین کے ساتھ
۱۸۷۳ء مین میری مان نے پرتاب گڈھ مین بطور بہو کے برتاؤ کیا - میری مان ابھی بارہ بنکی مین مدہ تھین مین نے
اپنی مانکو شادی کی اطلاع ایک ہفتہ کے اندر کی - وہ لکھنو مین تھین تھین اونکو مین نے بذریعہ خط اطلاع دی مجھے علم
نہین کہ خط موجود ہے - مین نے اسکے دریافت کرنے کی کوشش نہین کی - کہ خط اب بھی موجود ہے ایک
ہفتہ بعد شادی کے پرتاب گڈھ آتے وقت مین اپنی مان کے گھر پر گیا اور اونکو زبانی اطلاع دی مین اپنی بیویکو
اپنی مان کے پاس نہین لے گیا جو گھر مین نے لکھنو مین لیا تھا اوسی مین مین مسز مہندی حسین کو چھوڑ گیا تھا اوسوقت میری
مان نے گرٹروڈ ڈانلی کے ساتھ بطور میری بیوی کے سلوک نہین کیا - نومبر یا دسمبر ۱۸۷۳ء مین اونہون نے
بطور میری بیوی کے برتاؤ کیا - پرتاب گڈھ پہونچنے کے دو تین دن کے بعد مسز مہندی حسن پرتاب گڈھ پہونچین
مسز مہندی حسین میری مان کے پاس ہوکر نہین آئین - نومبر یا دسمبر مین میری مان میرے اور میری بیوی کے ساتھ
پرتاب گڈھ رہنے کو آئین - اور میری خالہ بھی وہان آئین - وہی میری مان کی اکیلی بہن ہین - میرے باپ کے
دوست اونکو بطور میری چچی یا پھپی کے سمجھتے ہین - مین نے اپنی مان یا چچی سے یہ نہین کہا کہ مسز مہندی حسین
لکھنو مین طوائف کے طور سے رہتی تھین - مین نے اپنی مان یا چچی کو نکاح نامہ نہین دکھلایا - بعد اپنی چچی اور مان
سے ملاقات کرانے کے مین نے اپنے بھائی حیدر حسین سے مسز مہندی حسن کی ملاقات کرائی
مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ کس قدر عرصہ کے بعد اور کہان مجھے ٹھیک یاد نہین کہ مین نے
حیدر حسین کو نکاح نامہ دکھلایا مین نے اونکو یہ اطلاع دی کہ نکاح نامہ تحریری ہے -
حیدر حسین فتحپور ضلع بارہ بنکی مین رہتے تھے - قبل میری شادی کے حیدر حسین کو گرٹروڈ ڈانلی
سے تعلق نہ تھا - جس زمانہ مین حیدر حسین گرٹروڈ ڈانلی کو بطور طوائف اپنے مکان مین رکھتے تھے
مین اونکے گھر مین نہین تھا - مین کبھی کبھی حیدر حسین کے ساتھ رہتا تھا - ملازمت حاصل کرنے پر
مین نے اپنا مشترکہ گھر چھوڑ دیا -

۱۸۷۳ء مین ہملوگ ایک جگہ نہین رہے - ۱۸۷۲ء مین وارڈ انسٹی ٹیوشن مین ہملوگ ایک جگہ تھے
ہملوگ ۱۸۷۲ء مین ایک جگہ فتحپور مین رہے - مین نے حیدر حسین کے خلاف اس بنیاد پر دعوے
تقسیم جایداد کیا تھا کہ جایداد مشترکہ ہے - حیدر حسین نے دعوے سے مخالفت نہین کی باہم

تصفیہ کر لیا - اونھون نے مجھ سے یہ کبھی نہین کہا کہ مین دعویٰ کی مخالفت کرتا ہون مجھے نہین معلوم کہ میرا دعوے
خارج ہو گیا - مین اوسوقت ۱۳ یا ۱۴ برس کا لڑکا تھا - قبل اسکے حیدر حسین کے ساتھ کبھی جھگڑا نہین ہوا -
میری جانب سے میرے کارندون نے اور حیدر حسین کی جانب سے اُنکے کارندون نے تصفیہ کر لیا
غالباً مین دو فریق حیدر حسین کے اور میرے جنبہ دار تھے - میری درخواست خارج ہوئی - اور
ہمنے دوستانہ ایک دعویٰ دایر کیا تھا " دوستانہ دعویٰ " سے مطلب یہ نہین ہے - کہ باہمی سازش
تھی - بلکہ میرا مطلب یہ ہے مجھ سے اور حیدر حسین سے برابر دوستی رہی - مجھے معلوم نہین کہ کوئی
ڈگری عدالت سے پاس ہوئی راضی نامہ تحریری ہوا تھا - اور عدالت مین داخل کیا گیا تھا - یہ کارروائی
۱۸۹۴ء مین ہوئی -
مسٹر فرنچ پرک کے پاس کوئی تحریر سکرٹری صیغہ خارجیہ مسٹر ڈیورنڈ مین آئی جسمین میری بیوی سے میرے
تعلق کا ذکر تھا - یہ اول ہی مرتبہ ہے کہ مجھے اسکی خبر ہوئی - مین نے کبھی نہین سنا کہ مسٹر ڈیورنڈ کے پاس سے
اسی بارہ مین مدار المہام کے پاس کوئی تحریر آئی - مین نے کوئی خط رزیڈنٹ کے نام اس مضمون کا نہین
لکھا مین اس سے ناواقف ہون کہ میجر گف اور مشتاق حسین نے کوئی جواب لکھا - میرے پاس کوئی
خط میرے پسند کے لئے کسیطرح سے نہین آیا یہ اول مرتبہ ہے مین نے یہ جواب سُنا - ۱۸۹۱ء مین سجاد علی
کی عمر بائیس سال کی تھی - مجھے یاد ہے کہ وہ کیننگ کالج مین اوسوقت نہین تھے - وہ لکھنؤ مین رہتے تھے -
اسوجہ سے کہ اوسکے باپ کا گھر وہان تھا مین یہ کہنا چاہتا ہون یوسف الزمان نے مجھے پہلا خط اُسوقت
لکھا جب مین اپنا خط لکھ چکا تھا - (کاغذ ثبوت نمبر ۲) یہ اول خط ۱۵ - اپریل ۱۸۹۲ء کو لکھا گیا تھا - مین واقف
ہون کہ سید یوسف الزمان کا خط ہے - دوسرا خط (کاغذ نمبر ۳) مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۹۰ء باندہ کا خط لکھا ہوا ہے
سن مین غلطی ہوئی ہے - ۱۸۹۰ء کو ۱۸۹۲ء پڑھنا چاہیئے - یہ کاغذ (کاغذ ثبوت نمبر ۳ - الف) اوسکے اندر
تھا - جو مجھکو ۲۰ مئی ۱۸۹۰ء کے خط کے ساتھ ملا - گو خط مین اُسکا حوالہ نہ تھا مین اس کاغذ کے تحریر نہین
پہچانتا - آغا اسے جنکے نام خط لکھا گیا ہے - مطلب آغا مرزا یعنی سرور جنگ سے ہے - اس کاغذ پر
دستخط نہین ہین - میرے پاس وہ لفافہ نہین ہے جسمین کاغذات نمبر ۳ - و ۳ - الف میرے پاس پہونچے
میری رائے ہین یوسف الزمان نے میری آگاہی کے واسطے اوس کی نقل میرے پاس بھیجدی -
جو اونھون نے سرور جنگ کو لکھا ہے - جہانتک مجھکو یقین ہے مین نے خط نمبر ۳ کا جواب نہین دیا -
مین نے یوسف الزمان سے یہ نہین دریافت کیا کہ کیون اونھون نے خط نمبر ۳ - الف بھیجا - مین نے
اسکے دریافت کرنے کی کوشش نہین کی کہ خط نمبر ۳ - الف کسنے لکھا - مین نے سرور جنگ سے

نہ بذریعہ تحریر نہ زبانی دریافت کیا کہ آیا یوسف الزمان نے اونکو کوئی خط لکھا یا نہین - مین خیال نہین کرتا
کہ خط نمبر ۳ - الف یوسف الزمان کا لکھا ہوا ہے - مجھے یاد ہے کہ کلہ مین نے کہا تھا - وہ مجھے یاد نہین
کہ مین نے کوئی خط یوسف الزمان کو لکھا،، جسوقت مین نے یہ بیان کیا تھا اسوقت میری یاد درست و
ٹھیک نہ تھی - مین اب چاہتا ہون کہ میرے اس بیان پر یقین کیا جاوے - مجھکو کلہ یاد نہین تھا - مین نے
کلہ یہ کہا تھا "مین نے یوسف الزمان سے یہ نہین دریافت کیا کہ پمفلٹ مین بیانات صحیح ہین یا نہین"
مین آج بھی یہی کہتا ہون مین نے کلہ کہا تھا کہ مین نے یوسف الزمان سے پوچھا ہو کہ ایکا نام پمفلٹ مین سازش
سے لکھا گیا کہ اوسکے بیانات صحیح معلوم ہون مین اب بھی کہتا ہون کہ مین نے صرف اونکو سازش کے بارہ
مین لکھا (خط پڑھکر شاہد کو سنایا گیا -) مین قسم کہاتا ہون مین نے یوسف الزمان سے بیانات پمفلٹ کی
صحت نہین کی اوس خط مین جسکا خط نمبر ۳ جواب ہے مین نے یوسف الزمان کو لکھا کہ میری شادی سنہ ۸۳ء
مین ہوئی تھی - اونہون نے مجھکو لکھا تھا حالات معاملہ سے مجھے آگاہ کیجئے - مین نے یہ خط بھیجکر اونکو آگاہ
کیا مین نے کوئی سوال نہین پوچھا - مین نے اونکو اطلاع دی کہ مسز گریرڈو ڈانلی جنکا نام پمفلٹ مین
آیا ہے اون سے میری شادی سنہ ۸۳ء مین ہوئی ہے یہی مین نے اونکو آگاہ کیا مین نے یہ حالات ایک
خط مین لکھے جسکی کوئی نقل نہین رکھی - اور جسکا خط نمبر ۳ جواب ہے مین نے یوسف الزمان سے یہ
نہین پوچھا اونہون نے مجھکو مسز باجز کے گھر مین سنہ ۸۲ء دیکھا یا نہین - مین نے اون سے یہ نہین پوچھا
آیا وہ واقف ہین کہ سواے میرے اور کوئی شخص اوس گھر کو گیا - اور نہ اونکی راے دریافت کی کہ مین
گریرڈو ڈانلی کے ساتھ کس قسم کے تعلقات رکھتا تھا - خط نمبر ۳ مین شروع کے الفاظ کسی سوال
کے جواب مین نہین ہین - مین نے یوسف الزمان سے یہ نہین دریافت کیا کہ کیا اونکو کوئی بات مسس
ڈانلی کی خلاف معلوم ہے - خط نمبر ۳ کے یہ الفاظ جواب نہین ہین "اسکی حلف اوٹھا سکتا ہون
کہ مین مسس ڈانلی کے چال چلن سے واقف نہین ہون" یہ کسی میرے سوال کے جواب مین نہین لکھا گیا -
اور یہ دوسرا فقرہ خط کے جواب مین ہے خط نمبر ۲ مین مسٹر یوسف الزمان نے بیان کیا کہ اونکا بیان ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ کے سامنے درج ہوا - جہانتک مجھے یاد ہے مین نے صرف ایک خط یوسف الزمان کو
درمیان رسید خطوط نمبر ۲ و ۳ لکھا مگر مجھے یاد نہین کہ مین نے اون سے اونکے بیانات روبرو ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ کی بابت کچھ دریافت کیا جو معلومات خط نمبر ۲ سے معلوم ہوئی اوسکے بعد مین نے اس
معاملہ مین مقامی گورنمنٹ کی راے دریافت کرنے کی کوشش نہین کی - مین نے تحقیقات اس لئے
نہین کی کہ مین نہین خیال کرتا تھا - کہ گورنمنٹ حیدرآباد اس معاملہ مین کچھ تحقیقات کرے گی مجھے خیال تھا

کہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی یا کم از کم کوئی افسر مقیم الہ آباد تحقیقات کر رہا ہے۔ لفافہ خط نمبر ۲ پر میری یہ
تحریر ہے کہ یہ خط ۲۲۔ اپریل کو بہ مقام کلیانی ملا اور بجواب انسپکٹر ڈاک خانہ جات حلقہ شمال بغرض رجسٹری
دیا گیا۔ یعنی مین نے اپنا جواب انسپکٹر ڈاک خانہ جات کو بغرض رجسٹری دیا میری تحریر سے یہ مطلب ہے
یہ خط کلیانی مین ۲۳۔ کو ملا۔ یہ تحریر مین نے لفافہ پر اوس وقت لکھی جب وہ مجھے ملا تھا مین نے جواب
اوسوقت لکھا مین نے اپنے خط مین خط نمبر ۳ کا یہ ذکر کیا "آپکا مہربانی نامہ آیا" یہ ہی خط مین نے ۲۳۔ اپریل کو لکھا تھا
مین اب بھی کہے جاتا ہون۔ جہانتک مجھے یاد ہے مین نے صرف ایک خط یوسف الزمان کو لکھا۔ خط ۲ و ۳
ایک ہی ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین۔ نقل خط (نشانی حرف د) جو ابھی مجھے دکھلائے گئے وہ اوسی ہاتھ کا
لکھا ہوا نہین ہے کہ جسمین دوسرا تیسرا لکھا گیا یہ خط یکسان کے معلوم ہوتے ہین۔ خط کا حرف (د) نقل ہے
اوسکی اصل کبھی میرے پاس نہین آئی۔ میرے پاس ۹۔ مئی کا لکھا ہوا خط یوسف الزمان کا نہین آیا۔
مجھے یاد نہین ہے کہ مین نے ۱۰ مئی کے قبل دو خط یوسف الزمان کو لکھے ہین۔ مین قسم نہین کہا سکتا ہون
مین نے ایک ہی خط اوس تاریخ کے قبل لکھا۔ مین خط پیش کرتا ہون جو مجھے رفیع الدین سے ملا۔ اونہون نے
پہلا مجھے لکھا۔ لفافہ میرے پاس نہین ہے۔ مین نے اس خط کا جواب لکھا۔ گو اوسکی کوئی نقل نہین
رکھی خط نمبر ۱۴ پہلا خط ہے جو اس معاملہ مین رفیع الدین سے مین نے پایا مجھے پہلے ایک اور خط ملا تھا۔
جسمین اونہون نے ملازمت کیواسطے درخواست کی تھی یہ خط میرے دفتر مین ہے۔ (شاہد وعدہ
کرتے ہین کہ وہ یہ خط مع درخواست پیش کرینگے) یہ الفاظ کہ "میرے خط کا جواب مرسلہ آپکا آیا" جو نمبر ۱۴
مین درج ہے۔ اوس درخواست کے متعلق ہین جو رفیع الدین نے اپنی پہلی درخواست کے
متعلق لکھا میرے پاس پچھلی درخواست نہین ہے۔ مین نے مسٹر اسٹیونسن سے یہ دریافت نہین کیا جسکا
ذکر خط نمبر ۱ مین ہے مین نے رفیع الدین سے کچھ نہین پوچھا۔ مین نے مسٹر اسٹیونسن سے یہ دریافت نہین کیا کہ کیا
حیدرآباد پولیس لکھنو یا رائے بریلی مین گریرڈ ڈانلی کے ساتھ میری شادی کی بابت تحقیقات کرتی ہے
مین نے مسٹر اسٹیونسن سے پوچھا کہ آیا اونہون نے کوئی تار اشاعت رسالہ کے متعلق رفیع الدین
کو بھیجا ہے۔ یہ خط نمبر ۱۴ کے پہونچنے کے دوسرے یا تیسرے یا چوتھے دن دریافت کیا۔ بلاشک
شکار سے واپسی کے بعد دریافت کیا ہوگا۔ مینے شکار سے واپسی تک اس امر کی تحقیقات کا انتظار
کیا تھا۔ مین نے یہ خیال کیا کہ مسٹر اسٹیونسن نے شاید اسبارہ مین رفیع الدین سے خط کتابت
کی ہے اسٹیونسن نے مجھے اطلاع دی کہ رفیع الدین سے پولیس نے یا اونہون نے دریافت کیا۔
مجھے یاد نہین کہ کسنے۔ مین نے اسٹیونسن سے یہ نہین پوچھا کہ کسکے حکم سے وہ تحقیقات کر رہے تھے مین عدالت کو

اطلاع دے چکا ہون کہ وہ میری مدد کرتے ہین مسٹر اسٹیونسن نے مجھ سے بیان نہین کیا کہ اونہون نے ۱۸۔
اپریل کو کوئی تار رفیع الدین کے پاس بھیجا مجھے یاد نہین کہ جب مین نے مسٹر اسٹیونسن سے گفتگو کی تھی
اوسوقت ان واقعات کا ذکر کر دیا تھا۔ جب ۶۔ اپریل کو مین شکار کھیلنے گیا تھا تو اسٹی ونسن سے
ملاقات نہین ہوئی تھی مین نے مسٹر اسٹیونسن سے اوسوقت ہدایت کی تھی جب مین دورہ مین
تھا قبل اسکے جانیوالا تھا۔ مین ۷۔ اپریل کو ۹ بجے سوار ہو کر شکار گو گیا۔ مین نے اوس تاریخ کو حیدر آباد
مین مدار المہام کو درخواست دی مجھے یاد نہین اگر مین نے مسٹر اسٹی ونسن کو ۷۔ تاریخ کے قبل ۹ بجے
کے دیکھا مجھے یاد نہین اگر مین نے اون سے ۶۔ اپریل کو ملاقات کی یا ریلوے پلیٹ فارم پر اونکو ہدایت
کی۔ مین نے کچھ تحریری ہدایت نہین چھوڑی اور نہ دورہ سے کوئی تحریر مسٹر اسٹی ونسن کے پاس بھیجی
خط نمبر ۹ کے رسید کے بعد مین نے مسٹر اسٹی ونسن سے یا کسی دوسرے افسر سے ملاقات نہین کی
میرے علم و یقین مین مدار المہام کو جسوقت سفر مین تھے کوئی معلومات کسی سے نہ ملی کہ کیا کارروائی
پولیس کر رہا ہے۔ پولیس کی کارروائی کی اطلاع مدار المہام کو دورہ مین نہین ہو سکتی تھی۔ وقار الامرا
اونکی قایم مقامی کرتے تھے۔ مسٹر فیرون جی مجھے مطلع نہین کرتے تھے کہ کیا کارروائی میرے پیچھے
ہو رہی تھی۔ مین جانتا ہون کہ کرنیل لڈلو بہ حیثیت افسر پولیس اس معاملہ مین تحقیقات کر رہے تھے۔
مجھے یاد نہین کہ اگر مین نے اسکی تحریک کی تھی کہ تحقیقات کے لئے کرنیل لڈلو مناسب افسر ہین۔
قبل کرنیل لڈلو کے ولایت جانے کے مین نے اون سے یا انہون نے مجھ سے خط کتابت نہین کی۔
اگر لڈلو یہان ہوتے تب بھی مین مسٹر اسٹی ونسن سے خط کتابت کرتا۔ مین ہمیشہ یہ ہی کرتا آتا ہون۔
مسٹر رفیع الدین کا یہ خط لکھا ہوا ہے۔ مین اون سے عرصہ سے واقف ہون وہ ایک معزز آدمی ہین
مگر مین یہ نہین جانتا کہ قابل اعتماد بھی ہین۔ مین نے اون سے سرکاری ملازمت دینے کا وعدہ
کیا تھا۔ اور مین ہرگز ایک ایسے شخص سے وعدہ ملازمت نکرتا جسکو قابل اعتبار نہ سمجھتا مسٹر انوار الحق
خط حسرف (۸) اس بنا پر دیکھنا چاہتے ہین کہ شاہد سے اسبارہ مین سوال کیا گیا ہے مسٹر بارٹن کو اعتراض
ہے عدالت قرار دیتی ہے کہ مسٹر انوار الحق صرف اوسی حالت مین خط دیکھ سکتے ہین کہ خط پیش کیا
جاے مضمون پڑھا جاوے جبتک وہ شامل مسل ہو خط نہین مل سکتا۔

مین خط رفیع الدین نمبرہ مورخہ یکم می از مقام رائے بریلی پیش کرتا ہون۔ میرے پاس اوس خط
کی نقل نہین ہے جسکا ذکر خط نمبرہ مین کیا گیا۔

مجھے یاد نہین کہ کوئی گفتگو کرنیل لڈلو سے اپریل مین ہوئی تھی مجھے یاد نہین کہ اسٹی ونسن نے

کسی انعام کا ذکر اپریل مین کیا تھا مین نے اسکے بارہ مین اپریل مین گفتگو بعد واپسی الہ آباد نہین کی تھی مین خیال کرتا ہون کہ بعد رسید خط نمبر ۵ مین نے مصنف اور شایع کنندہ رسالہ کے نام دریافت کرنے کو لکھا تھا۔ مین نے لکھا مگر کوئی جواب مجھکو نہین ملا مجھے یاد نہین کہ خط کی رجسٹری کرائی مجھے معلوم نہین کہ اب فریقین کہان ہین اونکی درخواست جلگہ کیواسطے اب بھی میرے دفتر مین ہے مین خط نمبر ۲ سید حسین بلگرامی کا پیش کرتا ہون مین نے کلہ یہ مشتاق حسین سے پایا مجھے یاد نہین کہ مین نے کب مشتاق حسین کو دیا مگر یہ رسید کے عرصہ کے بعد تھا۔ مین اس معاملہ مین مشتاق حسین سے گفتگو کیا کرتا تھا۔ خط کا مضمون سید حسین کے قلم کا نہین ہے۔ مگر دستخط اور عبارت اور لفافہ۔ اونہین کے ہاتھ کا ہے۔ –

سید حسین اور میرے تعلقات دوستانہ تھے میرے زمانہ مین وہ پروفیسر عربی کیننگ کالج لکھنو تھے۔ ہم ایک دوسرے سے وہان بھی واقف تھے۔ مجھے یاد نہین کہ ۲ سال ہوگئے جب دو بہنین طوایف پیشہ لکھنو مین رہتی تھین۔ جنسے اکثر لوگ واقف ہین۔ مجھے نہین معلوم کہ وہ کن بہنونکا ذکر کرتے ہین۔ خط کی فقرہ سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ۲ سال گذرے دو بہنین لکھنو مین رہتی تھین جنسے وہ لوگ جو لکھنو مین رہتے ہین واقف تھے مین ان دو بہنون سے واقف نہین ہون اور نہ اونکے نام اور قوم سے۔ مین سمجھتا ہون کہ وہ خط مین دو یورپین بہنونکا ذکر کرتے ہین مین اسوجہ سے یہ سمجھا کہ پمفلٹ مین دو بہنون کا ذکر ہے۔ لفظ یورپین مین یورشین بھی شامل کرتا ہون۔ مین نہین جانتا ہون کہ مسیو امسر یا جرا اور گر برڈڈ ڈانلی کی کوئی دو بہنین یورپین یا یورشین لکھنو مین تھین۔ مجھے نہین معلوم کہ کن دو بہنون کا ذکر کرتے ہین۔ دورہ جسے اپنی کیوقت (کیونکہ یہ خط میری عدم موجودگی مین آیا تھا) مین نے اونسے پوچھا کہ وہ دو بہنین کون تھین اونہون جواب دیا کہ دو بہنین اوس سڑک پر رہتی تھین جو مرزا عباس بیگ کی کوٹھی سے گولہ گنج کو جاتی ہے۔ اونہون نے بیان کیا ایک کو ہینے دیکھا تھا اونہون نے اسکے علاوہ کچھ نہین بیان کیا۔ اونہون نے کہا کہ انکے متعلق اونکے اخبار مین کچھ شایع ہونیوالا تھا (اوس زمانہ مین سید حسین لکھنو ٹیمس کے اڈیٹر تھے) اور اوسی کے متعلق ان دونون مین سے ایک بہن اونکے پاس آئی تھی اسکے علاوہ اونہون نے کچھ نہین تبلایا اونکا نام عمر مذہب نہین تبلایا مین سمجھتا تھا کہ وہ یورپین یا یوریشین لڑکیان ہین۔ گو اونہون نے مجھے آگاہ نہین کیا مین نے نام دریافت کیا مگر اونہون نے کہا کہ یاد نہین۔ مین نے اون سے یہ دریافت نہین کیا کہ کیونکر یہ وہان آئین اور اونکے باپ کا کیا نام ہے۔ اونہون نے مجھسے کہا کہ باپ انکا موجود ہے۔ کیونکہ اونکے پاس وہ مع اپنے باپ ولی یا کسی دوسرے عزیز کے آئین تھین سید حسین نے لفظ باپ کا نہین استعمال کیا تھا۔ گو میرے دل پر ایسا خیال ہوا

مین نے اون سے یہ نہین پوچھا کہ آیا باپ پنشن یافتہ کپتان لفٹنٹ تھا یا اون لڑکیونکا نام ڈاتلی تھا۔ مجھے
معلوم تھا ڈاتلی نام نہین ہوسکتا کیونکہ اوس گفتگو مین سید حسین نے یہ کہا کہ یہ لڑکیان بالکل جدا تمھاری بیوی سے ہین
اونہون نے کہا مجھے بخوبی یاد ہے کہ جو لڑکی میرے پاس آئی تھی وہ تمھاری بیوی سے بالکل جداگانہ تھی۔
اور بڈھا باپ بالکل جدا خاندان کا تھا اور تمھاری بیوی کے باپ سے بالکل علحدہ مجھے بالکل ٹھیک یاد نہین ہے
کہ اونہون نے اوپر کے فقرہ مین لفظ بڈھا استعمال کیا۔ اونہون نے اوس لیڈی کی نسبت کچھ نہین کہا جو
گھر پر تھی۔ اور اون سے ملاقات کرنے نہین آئی۔ مین لکھنؤ مین ۲۰ سال ہوئے گیا تھا۔ قبل اسکے کہ
کاغذ نمبر ۴ لکھا گیا مگر مین انکار کرتا ہون کہ مین اون لوگونمین آتا ہون جنکی نسبت یہ کہا جاے کہ وہ ۲۰
سال کے اوس جانب کی کیفیت سے واقف ہین۔ سنہ [illegible]ء مین لکھنؤ کے داخلہ اسٹیشن مین
کہا کہ جو مین چھوڑ کے گیا تھا سنہ [illegible]ء مین وارڈ اسٹیشن چھوڑ دیا تھا اور گھر اپنے چلا گیا تھا مین لکھنؤ سنہ [illegible]
مین واپس آیا اور بطور طالب علم کیننگ کالج مین بھرتی ہوا مین نے سنہ [illegible] یا وسط سنہ [illegible]ء مین
کالج چھوڑ دیا مین بتلا سکتا ہون مین نے کب چھوڑا۔ مین سنہ [illegible]ء مین لکھنؤ واپس آیا تھا۔
مین ۲۰ سال گذشتہ لکھنؤ کی حالت سے واقف نہین مین اب بھی کہتا ہون سید حسین نے مجھسے
بیان کیا کہ اِن دو لڑکیون کے نام معلوم نہین اونہون نے مجھسے یہ نہین کہا کہ کبھی اونکو ناجائز تعلق
دونون بہنون مین سے کسی کے ساتھ تھا۔ اونہون نے یہ کہا تھا کہ اونکا خراب چال چلن تھا۔
انہون نے یہ نہین کہا کہ یہ بہت بدنام تھین۔ مین نے اون سے یہ نہین پوچھا کہ یہ آپ کس بنیاد پر
کہتے ہین۔

مین اب وہ صندوق پیش کرتا ہون جسمین مین نے اپنی وصیت رکھی (صندوق شاہد کو واپس
دیا گیا) میرے پاس وہ خط نہین ہے جسمین مدارالمہام نے مجھے لکھا ہے کہ وہ میری شادی کی
اصلیت سنکر خوش ہوئے۔ میرے پاس اوس خط کی ایک نقل ہے جو مین نے مدارالمہام کے
پاس بھیجی۔ مین دریافت کرونگا کہ آیا مدارالمہام صاحب کو کوئی اعتراض کاغذات کے پیش ہونے
مین ہے۔ جسوقت سے مسز ایورنس لکھنؤ آئین اور جبتک کہ میری شادی نہین ہوئی مین سواے
جبل پور کے لکھنؤ سے نہین گیا۔ مین جبل پور مین دو ہفتہ ٹھہرا تھا۔ میری غیر حاضری مین مسز گریگ ڈاتلی
میرے ملازمین کے محافظت مین رہی تھین۔
شجاعت علی کے دستخط کاغذ حرف (ب) پر میری بیوی کے دستخط کے بعد ہین۔ شجاعت علی کاکوری
مین زمیندار ہین وہ مدارالمہام بھوپال کے بھائی ہین۔ کاکوری لکھنؤ کے قریب ہے۔ شجاعت علی

نے جب دستخط کئے تھے اونکی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال کی تھی۔ حمایت علی کے دستخط اوسی سطر میں ہیں
جس طرف شجاعت علی کے دستخط ہیں ۴ یا ۵ یا ۶ برس ہوے وہ مر گئے۔ وہ نینی تال میں بیمار ہوئے تھے ممکن ہے
کہ وہ کاکوری میں مرے ہوں۔ جہاں اونکی لاش گئی تھی۔ تین بقیہ گواہوں نے بائیں جانب دستخط محمد حسین
کے ہیں اوسی سطر میں دستخط مرزا مہدی کے ہیں۔ آخری دستخط محمد فضل اللہ کے ہیں۔ یہ آخری تین
دستخط شادی کے تین چار روز بعد ہوتے۔

میں نے یہ دستخط اسواسطے کرائے کہ یہ میرے خاندان کے افسر اعلے تھے۔ اور یہ مناسب و ضروری تھا
کہ اونکے دستخط ہوں۔ محمد فضل اللہ قاضی اور رجسٹرار اوس مقام کے ہیں جہاں میں رہتا ہوں۔
مرزا مہدی کے دستخط اونکے گھر پر لکھنؤ میں ہوتے تھے۔ جہاں میں دستاویز لے گیا تھا۔ مجھے یاد
نہیں کہ کس نے پہلے دستخط کئے محمد حسین نے دستخط قیصر باغ لکھنؤ میں کئے تھے۔ محمد فضل اللہ نے
دستخط قیصر باغ کے ایک مکان میں کئے۔ محمد فضل اللہ لکھنؤ کے قاضی نہیں ہیں۔ بلکہ فتحپور کے
قاضی ہیں۔ اونہوں نے اس کاغذ پر دستخط بطور قاضی لکھنؤ یا دوسرے مقام کے نہیں کئے۔ میں نے
اونکے دستخط اسواسطے کرائے کہ وہ قاضی رجسٹرار اور عزیز تھے۔ یہ تین دستخط کرنیوالے شادی
کے وقت موجود نہیں تھے کبھی کبھی نکاح نامہ شادی مسلمانوں میں تحریری بھی ہوتا ہے گو ضروری نہیں ہے
اکثر شادیوں میں نکاح نامہ تحریری نہیں ہوتا۔ ۱۸۷۲ء میں لکھنؤ میں اور بھی قاضی موجود تھے۔ میں نے
دریافت کرنے کی کوشش نہیں کی وہ کون تھے یا اسکی بھی کوشش نہیں کی کہ وہ میری شادی کیوقت
موجود ہوں۔ اور اس نکاح نامہ پر دستخط کریں۔ اب قاضیوں کے پاس اس قسم کے کاغذات کی
رجسٹری کے لئے کتابیں رہتی ہیں۔ اوسوقت ایسا قاعدہ نہ تھا۔ مجھے اپنی شادی کے متعلق مشکلات
کا خیال تھا۔ جسکے باعث میں نے اپنا نکاح نامہ تحریر کرایا۔ میں نے خیال کیا چونکہ میری بیوی غیر قوم
سے ہے اس باعث کبھی میرے مرنے پر یہ نہو کہ وہ میری بیوی نہ سمجھی جائے۔ اس لحاظ سے
یہ پیشبندی کی تھی میں نے اپنے اعزا مقیم لکھنؤ کو اپنی شادی میں مدعو نہیں کیا۔ مجھے یہ خیال تھا
جبتک شادی ختم نہو وہ ظاہر نہ کیجاوے۔ میں نے یہ راز شادی کے دو تین دن بعد ظاہر کیا
کیونکہ میں نے خیال کیا میرے اعزا یہ شادی منظور کرینگے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تحریری نکاح نامہ معزز
خاندانوں میں حسب معمول نہیں ہوتے۔ میرے بہت سے عزیز اس شادی پر خفا تھے۔

میری ماں بہت ہی خفا تھیں وہ چاہتی تھیں کہ اپنی برادری میں شادی کروں۔ ان کو شادی میں
مسز مہدی حسن کے مذہب کی وجہ سے اعتراض نہیں تھا۔ جو مسلمان ہوگئیں تھیں مجھے یاد نہیں

کہ قبل شادی کے مسز مہدی حسین نے کب تبدیل مذہب کیا۔ اگر مذہبی مباحثہ ہوا کرتا تھا یہ مباحثہ
میرے اور اونکے درمیان ہوا۔ اسوجہ سے شادی مین دیر ہوئی تھی۔ مین یہ نہین کہہ سکتا ہون
کس جگہ اور کب اونہون نے مذہب اسلام تبدیل کیا۔ مین نے اونکو مسلمان بنایا۔ اونہون نے مذہب
اسلام اوسوقت تک اختیار نہین کیا جبتک کہ اوسکو صحیح نہین خیال کیا۔ مذہبی مباحثہ اوس زمانہ
کے بعد ہوا جب مسز الیوانس مس ڈانلی کو لکھنو لائی تھین۔ اسکی ضرورت نہین ہے کہ تبدیل مذہب
کا اعلان عام طور پر کیا جاے اور اس باعث مین نے مس ڈانلی کے تبدیل مذہب کا اعلان
عام طور پر نہین کیا۔ مسلمان مذہب قاضی کے سامنے عموماً اختیار کیا جاتا ہے۔ مین نے مس ڈانلی کا مذہب
کسی قاضی کے روبرو تبدیل نہین کرایا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔ جو شخص مذہب تبدیل کرتا ہے
اوسکو اختیار ہے کسی مولوی کے سامنے تبدیل کرے اس تبادلہ مذہب مین کوئی مولوی موجود نہ تھا
مین شیعہ ہون اسکے خاص دو فرقہ اصولی اور اخباری ہین فرق یہ ہے کہ اصولی عقلی دلایل پر بھروسہ
نہین کرتے بلکہ مذہبی معاملات مین مجتہد کو مانتے ہین۔ اخباری کو اختیار حاصل ہے کہ مذہبی معاملات
مین اپنی راے پر کام کرے یہ فرق تمام مذہبی کتب مین پایا گیا ہے۔ اسکی سند پیش کرون گا۔
فرق شرح اسلام مین لکھا ہے اور امیر علی کی کتاب مین بھی جو مذہب اسلام پر لکھی گئی ہے درج ہے
جہانتک مجھکو علم ہے اصولی فرقہ پر دلیل عقل حاوی نہین ہے بلکہ اخباری فرقہ پر حاوی ہے۔ میرے
خیال مین اخباری فرقہ پر حدیث کی پیروی فرض نہین ہے۔ جس حدیث کی تصدیق کسی امام
نے کی ہو۔ سواے پیغمبر علیہ السلام کے بارہ امام بھی ہین۔ مثل دیگر شرکاے فرقہ اخباری
انکی پیروی کرتا ہون۔ مین شرح کو ایک مستند کتاب خیال کرتا ہون۔ مگر اختیار ہے جہان چاہون
اختلاف کرون مین شرعیہ اور امیر علی کی یکسان وقعت کرتا ہون۔ قران ہی ایک کتاب ہے کہ جسکی
پابندی مجھپر فرض ہے۔ مین مجتہد نہین ہون۔ مگر کسی مجتہد کی پیروی نہین کرتا۔ علاوہ قران
کے تمام کتابون کو صرف مانتا ہون۔ مگر اون سے اختلاف کرنے کا اختیار ہے۔ مین بارہ
امامون سے اختلاف کرسکتا ہون۔ مین سواے قران کے کسی اور خاص کتاب کی پیروی
نہین کرتا۔ امامون کے اقوال اکثر مختلف طور پر بیان کیے گئے ہین۔ اور یہ امر بحث طلب ہے
کسکی پیروی کیجاوے جن امور مین قران سے ہدایت نہین ملتی مجھے اختیار حاصل ہے کہ تمام
حدیثون کا باہم مقابلہ کرون اور اپنی راے قایم کرون۔ اگر تمام احکام سے اختلاف ہو تب
مجھے اختیار اپنی راے قایم کرنے کا ہے اس بیان کی پابندی مین کوئی مذہبی سند نہین

پیش کر سکتا - کاغذ ثبوت حرف (ب ۱) کی عبارت "حسب مذہب اسلام" سے مطلب مذہب اسلام
اپنے گروہ سے ہے - مسلمان مذہب مین بیوی کے غیر مذہب ہونے سے میری رائے
مین کوئی خراب اثر شادی پر نہین ہوتا - مین خیال کرتا ہون اس بارہ مین مین سند پیش کر سکتا
ہون کو اسوقت مجھے یاد نہین ہے - مین نے یہ نہین کہا کہ مسز مہندی حسن عیسائی ہوگئی ہین -
وہ مذہبی مقامات مذہب عیسائی مین جاتی ہین - گو اونہون نے مجھ سے یہ کبھی نہین کہا کہ اونہون
نے مذہب عیسائی قبول کیا ہے - ابتدائے بیان مین مین نے یہ ضرور لکھا وہ عیسائی مذہب
ہوگئین ہین اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ مذہبی مقامات عیسائی مذہب مین جاتی ہین ذاتی
طور پر یقین کرتا ہون کہ وہ عیسائی مذہب مین ہین سند کے پیش کرنے کی کوشش کرونگا کہ تبادلہ
مذہب سے شادی فسخ نہین ہوتی - مین نے اس امر پر اوسوقت سے بحث نہین کی جب سے
کہ مسز مہندی حسن نے مذہب عیسوی قبول کیا - کیونکہ مین یقین کرتا ہون مذہب عیسوی کے
قبول کرنے سے شادی فسخ نہین ہو جاتی ہے - مین نہین واقف ہون کہ کرنیل لڈلو نے کبھی مسٹر
فردون جی کو لکھا کہ وہ شجاعت علی کے بابت تحقیقات کرین - مین واقف نہین ہون کہ مسٹر فردون جی
نے جواب دیا مجھے سرکاری انعام کی کچھ خبر نہین ہے مین واقف نہین ہون کہ کرنیل لڈلو نے مسٹر
فردون جی کو مسودہ اشتہار انعام بھیجا - مین واقف نہین ہون کہ کرنیل لڈلو نے سید حسین کے خط
کی نقل مسٹر فردون جی سے مانگی ہے - مسٹر فردون جی نے مجھ سے یہ کبھی نہین کہا - کہ اونہون نے
ایک ہزار روپیہ کرنیل لڈلو کے پاس اس رسالہ کی تحقیقات کے لئے بھیجا ہے مین واقف نہین ہون
کرنیل لڈلو سے مقام بمبی اور حیدرآباد کے درمیان خط کتابت ہوئی - مجھے علم نہین کہ کل
اشتہار بذریعہ تار بمبی بھیجا گیا - مین واقف نہین ہون گورنمنٹ حیدرآباد نے میجر گف سے اس مقدمہ کی مسل منگوائی
اور میجر گف نے بھیجدی - مین مدار المہام سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہون - مین واقف نہین ہون کہ ۵ مئی کو
مدار المہام نے میجر گف کو مسٹر فردون جی کے ذریعہ سے ایک طویل خط اس رسالہ کی بابت لکھا مسٹر مرزجی
میرے سالیسٹر ہین - مجھے علم نہین کہ اونکے پاس ۵ مئی کا لکھا ہوا خط مدار المہام کا پہونچا اونہون نے مجھے نقل
نہین دکھلائی مدار المہام نے میری موجودگی مین کرنیل لڈلو کو اس بارہ مین ہدایت نہین کی جب وہ ریل مین
۱۱ - اپریل کو سوار ہوتے تھے مین حلف اوٹھاتا ہون کہ مدار المہام نے کرنیل لڈلو کو خط نہین لکھا کہ تمکو مصنف یا
مولف رسالہ کا پتہ لگانا ہوگا مین سفر کے کچھ حصہ تک مدار المہام کے ساتھ ایک ہی گاڑی مین تھا مجھ سے اونہون نے یہ بیان
نہین کیا کہ اونہون نے کرنیل لڈلو سے کیا گفتگو کی مجھے مصنف کے پتہ لگانے کی فکر تھی مدار المہام میرے

دوست تھے ۷۔ اپریل کو مین مدار المہام کی خدمت مین جوڈیشل تحقیقات کے لئے درخواست دی
مین مدار المہام کے ساتھ ریلوے پلیٹ فارم پر ایک ہی کمرہ مین گیا۔ مین نے مدار المہام کے ساتھ
سفر کیا۔ مین نے کرنیل لڈلو سے مدار المہام کو گفتگو کرتے نہین دیکھا کیونکہ دوسرے دن کمرہ مین تھا
مین واقف ہون کہ کرنیل لڈلو اور سر آسمان جاہ کے درمیان رسالہ کی بابت گفتگو آئی تھی مین نے
سر آسمان جاہ سے یہ دریافت نہین کیا کہ اونہون نے کیا حکم دیا۔ مین واقف ہون کہ مسٹر اسٹیونسن کے
خدمات میرے تعلق ہوگئے ہین۔ گو مین واقف نہین ہون کہ مجھ سے کسنے کہا اور مین نے کیا ہدایت
ہر فرزی سے کی مجھے یاد نہین کب مین نے ہدایت ہر فرزی سے کی۔ مگر مین خیال کرتا ہون کہ مین نے
پلیٹ فارم پر کی ہے۔ میرے دوستانہ تعلقات کرنیل لڈلو سے ہین۔ مجھے خیال نہین کہ مین نے
کرنیل لڈلو سے کچھ پوچھا یا اونہون نے ہدایت کی۔ مین نہین خیال کرتا ہون کہ یہ معاملہ ایسا عظیم ہے
کہ گورنمنٹ میری اعانت کرتی ہو میرے خیال مین یہ کوئی اہم امر نہ تھا کہ مسٹر اسٹیونسن کی خدمات
میرے سپرد ہوئی ہین۔ میری نظر مین گو یہ امر زیادہ وقعت کا ہو مجھے یاد نہین کہ مین نے تکلیف
گوارا کی کہ کرنیل لڈلو سے اس بارہ مین گفتگو کی ہو۔ مین نے ریلوے پلیٹ فارم پر اس باعث گفتگو
نہین کی کہ وقت نہ تھا اور مسٹر ہر فرزی سے کہہ چکا تھا کہ میرے درد ہے۔ اور بہت متفکر ہون
مین کہہ نہین سکتا کہ مین نے گفتگو کی یا نہین اگر نہین کی ہے تو اسکے وجوہ اوپر بیان کر چکا ہون
جو کچھ گورنمنٹ نے میری اعانت اس بارہ مین کی ہے وہ یہ ہے کہ مسٹر اسٹیونسن کی خدمات میرے سپرد
کئے ہین۔ مجھے یاد نہین۔ کرنیل لڈلو نے کوئی تار ممالک مغربی و شمالی مین بھیجا۔ مین واقف نہین ہون
کہ ۱۴۔ اپریل کو کلکٹر باندہ کے پاس کرنیل لڈلو نے یہ تار بھیجا "آپکے تار کا شکریہ مہربانی سے زمیندار
سے دریافت کیجیے کہ کیا وہ گرٹروڈ ڈاتلی ایک عورت سے واقف ہین جو لکھنؤ مین مرزا عباس بیگ
کے مکان کے قریب رہتی تھین اگر واقف ہین تو اوسکا چال چلن کیسا تھا۔ اب وہ کہان ہے اور
اوسکا نام کیا ہے مہربانی سے زمیندار سے دریافت کیجیے کہ آیا وہ نواب مہندی حسن فتح نواز
جنگ جال ہوم سکریٹری عملداری نظام سے واقف ہین۔ اس معلومات کی بہت جلد ضرورت ہے
مہربانی سے تار دیجیے جوابی فیس جمع ہے" اول مرتبہ ہے کہ یہ تار سنا مجھے واقفیت نہین ہے
کہ تار ذیل ۱۵۔ اپریل کو کرنیل لڈلو کو کلکٹر صاحب باندہ سے ملا وہ دونون سے واقف ہین۔
مگر عورت کو ۲۰ برس سے نہین دیکھا ہے مین مفصل لکھتا ہون"۔ مین نے کلکٹر باندہ کا خط مورخہ
۱۵۔ اپریل نہین دیکھا (مسٹر نارٹن ایک کاغذ پڑھکر سناتے ہین) مین نے کلکٹر باندہ کا خط بنام

کرنیل لڈلو اس مضمون کا نہین دیکھا مجھے علم نہین کہ ۲۳ - اپریل کو میجر گف نے مسل مقدمہ مسٹر فردن جیکو
دی - یہ فرض کر کے کہ مسٹر فردن جی کے پاس یہ مسل تھی اونہون نے مجھکو بطور دوست کے اُسکے
مضمون سے آگاہ نہین کیا - انہون نے مجھکو کبھی متنبہ نہین کیا - مین نے یہ استغاثہ بلا واقفیت اون
تمام امور کے دایر کیا جو سرکاری تحقیقات مین درج ہین مشتاق حسین نے ایک لفظ بھی اس
بارہ مین مجھ سے نہین کہی ہے - مین واقف نہین ہون کہ گورنمنٹ نے کبھی کرنیل لڈلو کو اس
قسم کی تحقیقات کرنے پر متنبہ کیا - کرنیل لڈلو نے کبھی مجھے اس امر سے آگاہ نہین کیا جو تنبیہ
مسٹر فردن جی نے اپنے خط مورخہ ۵ مئی مین ظاہر کی کہ اونہون نے سوائے مصنف کے نام
دریافت کرنے کے تحقیقات وسیع کی ہے مشتاق حسین نے بالکل ایک لفظ اُنکے متعلق نہین لکھا
میرے علم مین ۵ مئی کو میجر گف کو یہ ہدایت نہین کی کہ وہ شمال ہند کو تار دین کہ تمام تحقیقات جو
کرنیل لڈلو نے کی ہے وہ بطور راز رکھی جاوے - مین نے یہ خط خود نہین لکھا نہ اسکا مسودہ
دیا اور نہ مشورہ دیا مین بالکل ہی اس واقف نہین ہون - میرے یقین مین آج یکم ستمبر ۹۲ء کو
سید مہندی حسن راولپنڈی اور الہ آباد کے درمیان ہین - مجھے آجتک حال انکا معلوم
نہین ہوا ہے - محمڈن لا کے بارہ مین جو عربی سند مجھ سے مانگی گئی تھی وہ مین تلاش نہین کر سکا
مین نے کلہ اسکا وعدہ کیا تھا میرے پاس امیر علی کی کتاب ہے اور صفحہ ۲۳ و ۲۲۴ کے دیکھنے
سے سوائے امیر علی کے کوئی دوسری سند نہین پیش کر سکتا ہون - اسناد کے تلاش
کرنے سے انکار کرتا ہون علاوہ قران کے اخباری شیعہ اور بھی مذہبی کتب بطور سند کے
رکھتے ہین یعنی فقہ بلبا آخر الزوال و فقہ ہین اور کتابون سے واقف نہین ہون - جن کتابون
کے مینے نام لئے ہین وہ اصولی مذہب کی اسناد ہین - مین یہان عدالت مین اپنے دوست
حکم چند کو دیکھتا ہون - وہ یہان ہر روز آئے - وہ جج عدالت مقامی ہین - وہ یہان قانون پرست
سمجھے جاتے ہین - وہ مدار المہام کی اجازت سے بطور میرے دوست کے آئے ہین - وہ
یہان مشتاق حسین کی اجازت سے آئے ہین - مین نے سنا ہے کہ پولیس نثار حسین کے
متعلق تحقیقات کر رہا ہے مگر گورنمنٹ تحقیقات پولیس کے ذریعہ سے نہین کرتی ہے مین
یہ کہتا ہون کہ مدار المہام نے نثار حسین کے متعلق تحقیقات نہین کی ہے مین اس باعث
کہتا ہون کہ اگر مدار المہام تحقیقات کرتے تو میری معرفت ہوتی - مین نے کوئی خط کتابت
نہین دیکھی ہے مین نے مدار المہام سے یہ نہین پوچھا کہ اونہون نے نثار حسین کے متعلق

تحقیقات کی یا نہین - یہ اطمینان مجھے اسباعث نہین ہوا ہے کہ میرے پاس کوئی تحریر براہ راست
مدار المہام کے پاس سے یا بذریعہ فردن جی و مشتاق حسین وحکم چند نہین آئی - مجھے نہین معلوم
کہ کسنے مجھ سے کہا کہ پولیس نثار حسین کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے مین واقف نہین ہون کہان
اور کسجگہ مجھے معلوم ہوا مجھے حیدر آباد مین واقفیت ہوئی مجھے واقفیت نہین کہ کرنیل لڈلو خود
نثار حسین کے متعلق تحقیقات کر رہے تھے مین نے یہ نہین سُنا کہ کرنیل لڈلو کو بذریعہ ڈسٹرکٹ
سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ اطلاع ہوئی کہا گیا تھا کہ نثار حسین لکھنؤ مین ہین مین نے یہ سُنا تھا کہ نثار حسین
لکھنؤ مین نہین ہین - مجھے یاد نہین مین نے یہ سُنا یا نہین کہ وہ مکہ کو گئے ہوئے ہین - مجھے واقفیت
نہین کہ ۱۶ - اپریل کو کرنیل لڈلو نے جوڈیشل کمشنر اودہ کو نثار حسین کے متعلق اس مزید واقفیت
کے دریافت کرنے کے لئے لکھا مجھے نہین معلوم کرنیل لڈلو نے جوڈیشل کمشنر لکھنؤ کو یہ لکھا کہ وہ
نثار حسین سے دریافت کرین کہ آیا وہ گرٹروڈ ڈاٹلی سے واقف ہین یا نہین مین واقف نہین ہون
فردن جی نے مسٹر گف کو جو کرنیل لڈلو کے قایم مقام تھے سرکاری طور پر یہ لکھا کہ وہ لکھنؤ کو لکھ بھیجین
کہ اونکو مزید واقفیت کی ضرورت نہین ہے - مین واقف نہین ہون کہ مسٹر گف نے حسب خواہش
کوئی تار دیا پہلا کیمپ مدار المہام کے ساتھ سنگی پالی اسٹیشن سے ، ریل فاصلہ پر تھا ہملوگ وہان
چند گھنٹہ ٹھہرے بعد اوسکے ڈھاسکا بیٹہ گئے جہان شب بہر ٹھہرے جہانتک مجھے یاد ہے -
کرنیل لڈلو اسطرف دورہ کرتے ہوئے بغرض ملاقات مدار المہام نہین آئے مجھے بخوبی
یاد ہے کہ وہ دورہ کے زمانہ مین نہین آئے - مین نے سید حسن سے کبھی یہ دریافت نہین
کیا کہ اونہون نے مضمون خط نمبر ۴ سے گورنمنٹ کو اطلاع دی یا نہین اور نہ اونہون نے
مجھکو اطلاع دی کہ اونہون نے ایسا کیا - مین نے سُنا تھا کہ گورنمنٹ اس رسالہ کی بابت
ہرمز جی سے خط کتابت کر رہی ہے - مجھے یاد نہین ہے کب اور کہان اور کسنے مجھے اطلاع
دی - مجھے یاد نہین کہ مین نے یہ سنا کہ گورنمنٹ نے مسٹر ہرمز جی سے انعام کے بارہ مین مشورہ
لیا - ہرمز جی نے مجھے اطلاع نہین دی ہے - مجھے نہین معلوم فردن جی نے کرنیل لڈلو کو تار مقام
بمبئی دیا اور اون سے کہا کہ وہ انعام کا اشتہار نہ دین - کیونکہ ابھی ہرمز جی سے مشورہ ہو رہا ہے
"میر" اور "مرزا" ایک ہی لقب ہین میر باقر حسین جو میرے گواہ ہین ... مرار ہائی کورٹ ہین
وہ میرے واقعات زندگی سنہ ۱۸۹۰ء سے سنہ ۱۸۹۶ء تک جب ... پرتاب گڈھ مین تھا واقف
ہین اور بیان کرینگے یہ وہ شخص نہین ہین جنہون نے خط لکھا ہے گورنمنٹ کے انعام کے

شرایط سے واقف نہین ہون - کوئی تجویز مصنف رسالہ کے پتہ لگانیوالونکو ہزار انعام دینے کی میرے روبرو پیش نہین ہوئی - مین واقف نہین ہون کہ کرنیل لڈلو نے ایسی انعام کا مسودہ تیار کیا ہو اور فردن جیکو ۱۳ - اپریل کے قریب بھیجا مین واقف ہون کہ کرنیل لڈلو کی خواہش تھی چند آدمیون سے وعدہ معافی کر دین ایسی کوئی اطلاع میری پسند یا صحت کے لیے نہین آئی - مین واقف نہین ہون کہ مسٹر فردن جی نے وقارالامرا کے پاس تجویز پیش کی اور وقارالامرا نے اسپند کی - مین واقف نہین ہون کوئی ترمیم انعام مین ہوئی - اور اوسکی اطلاع بھی کو دی گئی میرے پاس وہ پیش نہین ہوئی - مین واقف نہین ہون کہ گورنمنٹ نے سرور جنگ سے گفتگو کی ہو سوائے اسکے مین نے ڈیلی نیوز مین دیکھا ہو - مجھے یاد نہین کہ کیا ڈیلی نیوز نے لکھا ضرور اس کا مضمون یہ تھا کہ سرور جنگ نے گورنمنٹ کو لکھا مین ٹھیک تاریخ ڈیلی نیوز کی نہین تبلا سکتا - مین نے سرور جنگ سے اس بارہ مین خط کتابت نہین کی ڈیلی نیوز کے مضمون پڑھنے کے بعد مین نے اس بارہ مین مدار المہام کو لکھا - مین خط نمبر ۶ کی نقل پیش کرتا ہون یہ نقل مطابق اصل کے ہے خط ۱۴ - می کا لکھا ہوا مین نہین خیال کرتا میرے پاس اوس اردو درخواست کی نقل ہے جو مین نے مدار المہام کو لکھی میرے پاس ۱۶ مئی کے خط کی نقل نہین ہے - مین نے جو کچھ ڈیلی نیوز مین دیکھا اوسکی وجہ سے ۱۳ می کو خط لکھا - مین نہین سمجھتا ڈیلی نیوز قابل اعتبار اخبار ہے - گو اس بارہ مین مین نے اعتبار کیا - نہ تو مجھے اصل اور نہ نقل خط سرور جنگ بنام مدار المہام ملی - میرے خط نمبر ۷ - کا کوئی جواب نہین آیا - مین نے مدار المہام سے نہین پوچھا کہ کیون جواب نہین آیا اونہون نے یہ بیان کیا حضور نظام کے روبرو پیش ہے - انہون نے یہ نہین کہا کہ حضور نظام نے اجازت دے دی ہے کہ مین سرور جنگ پر نالش کرون - مین نے مدار المہام سے خط کتابت کی نقل مانگی جو مختلف حکام سے ہوئی - اونہون نے کچھ جواب نہین دیا - بلکہ ٹالا مین نے مدار المہام کے جواب سے یہ سمجھا کہ اونہون نے نظام کے روبرو میری درخواست بھیجدی ہے جسمین اونہون نے میری کل خواہشون کی بابت راے دریافت کی ہے - مین سمجھتا ہون کہ مدار المہام مجھکو سرور جنگ پر نالش کرنیکی اجازت بلا منظوری حضور نہین دیسکتے تھے مین نے خیال کیا اگر مدار المہام چاہے تو میری خط کتابت کی نقل دیسکتے بشرطیکہ کوئی موجود ہوتی نیز دیگر کاغذات کی بلا استصواب نقل دے سکتے تھے گو میرا یہ خیال تہا مین نے مدار المہام سے نقل کیواسطے درخواست نہین کی - مین نے اسواسطے نہین کہا کہ بعد اس جواب پانے کے نظام کے پاس کاغذات

پیش ہین مین نے اپنی جانب سے جدید درخواست دینا گستاخی خیال کی - مین نے خیال کیا کہ مجھے
اسپر زور نہ دینا چاہئے - مین نے خیال کیا کہ نقل نہ دینے کے لئے کچھ اسباب مدار المہام کے ہونگے
جنکے جاننے کی مین نے خواہش نہین کی جب نظام یا مدار المہام ایک راے قایم کر لیتے ہین
تو پھر ہم لوگ اونسے نہین پوچھتے - مجھے احتمال تھا کہ کچھ خط کتابت اور ہوئی ہے اسباعث مین نے
نقل مانگی کیونکہ مین نے اسکا ذکر اخبارات مین سنا تھا مجھے یاد نہین کس اخبار مین - مجھے کوئی وجہ
نہین معلوم ہوئی کیون مین نے خط کتابت کی نقل مانگنے کیواسطے اور اخبارات کے خلاصہ شامل
کئے خلاصہ اخبار جو مین شامل کرتا ہون وہ ممکن ہے کہ اس معاملہ کے متعلق ہو (خلاصہ اخبار کا جو
پڑھا گیا اوسمین ذکر معاملہ کا نہین پایا گیا) مدار المہام اور افسران کے درمیان جو خط کتابت ہوئی
مجھے نہین معلوم کہ کہان اوسکی معلومات مین نے حاصل کی -
مسٹر اسٹی ونسن نے مجھے اوس رپوٹ کی نقل نہین دکھلائی جو اونہون نے گورنمنٹ کو بھیجی ہے میرے
علم و یقین مین اونہون نے کوئی رپوٹ نہین کی ہے کیونکہ مین ہی مناسب ذریعہ ایسے رپورٹ کا ہون
اور کوئی میرے ذریعہ سے نہین ہوئی مسٹر اسٹی ونسن کو گورنمنٹ نے میری اعانت کے لئے
مقرر کیا تھا - اونہون نے مجھ سے یہ کبھی نہین کہا کہ کوئی رپوٹ گورنمنٹ کو بھیجی ہے مین کپتان
فلنگس سے واقف ہون وہ میری مدد کر رہے تھے - ایک شخص مسٹر نارٹن نامے اور مسٹر
فلنگس مسٹر اسٹی ونس کی اعانت کرکے میری مدد کرتے تھے محمد شکور سررشتہ دار فریدنجی سے واقف
ہون مجھے نہین معلوم کہ اونہون نے تحقیقات مین کوئی حصہ لیا اسٹی ونسن نے کبھی مجھ سے
یہ نہین بیان کیا کہ محمد شکور نے اونکو کچھ معلومات بہم پہونچائی مین نے کبھی نہین سنا کہ محمد شکور
فریدن جی کا خط لیکر اسٹیونسن کے پاس گئے - مین نے عبد القدوس کا نام کبھی نہین سنا - اسٹی ونسن
نے مجھے آگاہ نہین کیا - کہ اونکے پاس کوئی اہم معلومات ہے - فریدن جی نے کبھی یہ مجھ سے
نہین کہا کہ اسٹی ونسن سے کوشش کرینگے - اسٹی ونسن نے مجھ سے کبھی نہین کہا ۷ اپریل کو
فلنگس شایع کنندہ کا نام بتلانے کو تیار تھے - فلنگس نے کبھی عبد القدوس کے خط کی نقل
نہین دکھلائی - مین واقف نہین ہون) ۲۷ - اپریل کو فریدن جی اور اسٹی ونسن سے خط کتابت
ہوئی یا وہ پھر فریدن جی کے گھر گئے واقف نہین ہون کہ ۲۸ - اپریل کو مسٹر اسٹیونسن کی نارٹن سے ملاقات
ہوئی - مین واقف نہین ہون کہ ۳۰ - اپریل کو پھر فریدن جی اور اسٹی ونسن [illegible] یاد نہین
کہ مسٹر اسٹی ونسن ۳ - اپریل کو میرے گھر آئے - مجھے عام طور پر یاد ہے کہ [illegible]

میرے انعام کے بارہ مین گفتگو کی مسٹر اسٹی ولسن نے مجھ سے یہ کبھی نہین کہا کہ مسٹر نارٹن کارنصاحب
کو راضی کرنیوالے ہین - اونہون نے مجھ سے یہ کبھی نہین کہا کہ وہ مترا کو راضی کرنا چاہتے ہین - ان
الفاظ مین بھی یہی اونہون نے مجھ سے کہا کہ مترا اگر ایک بڑی رقم پاوے تو مصنف کا نام بتلانے
کو تیار ہے - یہ گفتگو بعد گفتگو انعام کے ہوئی - اونہون نے مجھ سے کہا کہ اونہون نے مترا سے ملاقات
کی اور مترا نے درخواست کی ہے کہ رقم بنک بنگال مین جمع کردیجاوے اور اوسکو ایک ہنڈی
لکھدی جاوے - اونہون نے مجھ سے کہا مین نے ہر فرجی سے کہا ہے اور ہر فرجی نے مجھ سے کہ مترا
میرے پاس (یعنی شاہد کے پاس) آوے مترا نے کہا کہ وہ وکلاے کے پاس جانے مین خوف
کرتا ہے یہ گفتگو ایک ملاقات کے وقت ہوئی اور مجھے بھی یہی یاد ہے مسٹر اسٹی ولسن سے
میری ایک اور ملاقات ہوئی ہے مین تاریخوار مختلف گفتگو کا حال نہین بیان کرسکتا اسٹی ولسن
نے مجھ سے ایک مرتبہ کہا کہ مترا نے اونکو چند خطوط باسدیو راؤ کے نام دیکھلائے جسمین
مترا نے رسالہ کے شایع اور طبع کرنے سے اقرار کیا ہے مترا نے اون سے بیان کیا کہ یہ
اقرار اسٹی ولسن نے پولیس افسر کے سامنے لیا ہے اور یہ اقرار کوئی معنی نہین رکھتا مترا نے
یہ بھی کہا باسدیو راؤ کے پاس بہ مقام لیلونی ہے - مجھے مزید حال گفتگو کا یاد نہین ہے -
اسٹی ولسن کرنیل لڈو کے مددگار ہین اونہون نے یہ نہین کہا کہ مترا نے کوئی دفعہ قانونی
تبلائی جسکے رو سے اوسکی گفتگو راز کی گفتگو قرار پاسکتی ہے - اسٹی ولسن نے کہا کہ مترا پانچ ہزار
روپیہ انعام کے مانگتا ہے کہ اوسکے نام ظاہر کردے - مین ایک مرتبہ پانچ ہزار روپیہ دینے
کو مستعد تھا مین نے مترا کی تجویز منظور کرلی تھی - مین نے مترا سے ملاقات نہین کی بلکہ اسٹی ولسن
کہا کہ وہ مترا کی درخواست منظور کرین - اور پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ مترا کو دین اگر وہ اصلی مصنف کا
پتہ لگاکر اونکو سزایاب کرادے - مین نے یہ امر قلمبند نہین کیا - مین روپیہ اس صورت مین
دیتا تھا اگر مترا اصل مسودہ و پروف اور ایسی شہادت متعلق مصنف دیتا جو اوسکے قبضہ
مین ہو پہلا خیال سزا مصنف اونکو پانچ ہزار دئے جاتے - اگر سزا ہوتی تو اس سے بھی
زیادہ رقم دی جاتی - رقم کا کوئی تصفیہ نہین ہوا تھا مگر اسٹی ولسن اس بارہ مین مجھ سے
ملاقات کرنیوالے تھے مین دس ہزار روپیہ بھی دینے پر تیار تھا گو کہ تحریر مین ظاہر نہین کیا اسٹی ولسن
نے یہ بھی کہا کہ مترا سے اونکی ملاقات ہوئی تھی مگر مترا نے ہر فرجی کے پاس جانے سے انکار
کیا اونہون نے کہا کہ مترا پر اعتبار نہین ہے - اسباعث مترا سے خواہش کی ہے کہ وہ کاغذ

دکھلائی مسٹرا نے ٹال لینے والے جواب دئے۔ مگر اسٹی ولسن نے امید کی ہے کہ مسٹرا رفتہ رفتہ سب حال
ظاہر کریگا اور اونہوں نے مسٹرا سے پانچ ہزار کا وعدہ کیا ہے اور یہ بھی وعدہ ہے کہ رقم بڑہا
دی جاوے گی مجھے نہیں معلوم کہ اسٹی ولسن نے دوسری تجویز بھی مسٹرا کو سنائی۔ اونہوں نے مجھ
سے یہ نہیں کہا کہ مین نے مسٹرا کو آگاہ کر دیا ہے کہ پانچ ہزار کی رقم سے زیادہ نہ دیجاوے گی
اونہوں نے بیان کیا کہ مسٹرا نے کاغذات نہیں دکہلائے اس باعث روپیہ نہیں دیا گیا اونہوں
نے کہا کہ مسٹرا کا بیان ہے پمفلٹ مطبع حیدرآباد رکارڈ مین طبع کیا گیا۔ قبل ملاقات اسٹی ولسن
کے مین نے یہ ہی امر رکارڈ پریس سے سنا تھا۔ یہ عام افواہ تھی ہر فرجی نے بھی مجھ سے یہ بیان کیا
کہ پمفلٹ مطبع حیدرآباد رکارڈ مین چھپا تھا۔ گو ہر فرجی نے یہ نہیں بیان کیا کہ اونکو کسطرح معلوم ہوا۔
مسٹر اسٹی ولسن نے مجھ سے یہ امر بہت عرصہ ہوا بیان کر دیا تھا اونہوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ امر
اونکو کیونکر معلوم ہوا۔ باسدیو راؤ نے بھی مجھ سے کہا ہے اونہوں نے سنا ہے مین نہین
کہہ سکتا کہ یہ امر قبل ملاقات اسٹی ولسن ہوا یا نہین باسدیو راؤ نے بھی مجھ سے یہ بیان کیا یہ نہین
کہہ سکتا کہ باسدیو راؤ نے قبل ملاقات اسٹی ولسن کے بیان کیا یا بعد مین نے ایک یا دو مرتبہ
باسدیو راؤ کو دیکھا اسٹی ولسن مجھے اونکے پاس لے گئے تھے باسدیو راؤ نے مجھ سے کہا مسٹرا
نے پمفلٹ حیدرآباد رکارڈ پریس مین چھپایا اور شایع کیا اور راؤ کے پاس ثبوت مصنف کا ہے
باسدیو راؤ نے بیان کیا کہ اونہوں نے مسٹرا کے ہاتھ مین ثبوت دیکھا اسٹی ولسن موجود تھے باسدیو
راؤ نے بیان کیا ثبوت کے خطوط مسٹرا بنام سید علی بلگرامی تھے اوسنے اور خطوط کا ذکر
نہین کیا۔ باسدیو راؤ نے خود یہ خطوط پڑھے۔ اوسنے کہا کہ یہ تین خط ہین مگر مسٹرا کے پاس
زیادہ ہین باسدیو راؤ نے جن خطوط کو پڑہا تھا انکا مطلب نہین بیان کیا تھا مین نے مسٹرا
کے بیانات کی صداقت باسدیو راؤ سے نہین کی باسدیو راؤ نے کوئی ثبوت مجھے نہین دیا
جس سے ثابت ہو مسٹرا نے پمفلٹ رکارڈ پریس مین چھپوایا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسٹی ولسن نے
مجھ سے بیان کیا باسدیو راؤ اونکے پاس آئے تھے۔ اور ثبوت بہم پہونچانے مین اونہوں نے
مدد کی تھی۔ مگر اصل غرض باسدیو کی یہ تھی کہ مسٹرا سے خطوط حاصل کرے۔ باسدیو راؤ نے مجھ
سے یہ نہین بیان کیا یہ خطوط کہان دیکھے۔ باسدیو راؤ نے بیان کیا وہ سید علی کا خط پہچانتے
نہین۔ باسدیو راؤ نے کوئی ثبوت مطبع رکارڈ پریس حیدرآباد مین چھپنے کا نہین بہم پہونچایا۔
ہماری گفتگو نسبت خطوط کے ہوئی اونہوں نے یہ بیان کیا کہ وہ چٹھی جسکا واقعہ سے واقف ہین

مین نے اون سے اشاعت کے لئے ثبوت نہین مانگا اور نہ اسٹی ولسن نے میرے سامنے مانگا۔ باسدیوراؤ نے کہا وہ واقف ہی کہان رسالہ چھپا اور یون شہادت دیسکتے ہین اگر اون سے پوچھا جائے پمفلٹ کہانسے شایع ہوا انہون نے کہا کہ وہ واقف ہین۔ مین نے یہ نہین پوچھا کہ اونکے پاس کیا ثبوت ہے۔ اونہون نے کہا کہ میری ہی ذاتی معلومات ہے۔ مین نے اون سے یہ نہین پوچھا کہ واقعات کس بنیاد پر ہین۔ اس امر کے دریافت کرنے کی وجہ یہ تھی مین اسبارہ مین اون سے زیادہ گفتگو کرنا نہین چاہتا تھا۔ مین نے اسٹی ولسن کے ہاتھو مین چھوڑ دیا تھا۔ مین ذاتی طور پر باسدیوراؤ سے واقف نہین تھا مگر سنا تھا کہ وہ اور ستر ابڑے دوست اور خوفناک لوگ ہین اسباعث مین نے اون سے زیادہ گفتگو نہین کی مین جسمانی طور پر باسدیوراؤ سے نہین ڈرتا تھا اسٹی ولسن کے ساتھ ہی گھر پر آتے دیکھکر خوف زدہ نہین ہوتا مین نے اون سے سوال کرنے یا اونپر زور دینے کی ضرورت خیال کی اور کچھہ واقفیت کے بعد مینے چھوڑ دیا کہ مسٹر اسٹی ولسن سے گفتگو کرین اسٹی ولسن نے مجھ سے کہا باسدیوراؤ اونکے گھر پہ گئے اور یہ کہا کہ اگر مسٹر اسٹی ولسن خطوط چاہتے ہین تو پانچ ہزار کو مل سکتے ہین اور اگر انکو باسدیوراؤ کی شہادت کی ضرورت ہے تو ایک ہزار روپیہ پر مل سکتی ہے مین نے اسٹی ولسن سے کہا مین پانچہزار روپیہ خطوط کے لئے مسٹر اسٹی ولسن کو دونگا اور باسدیوراؤ کی شہادت کیواسطے پانچہ روپیہ بھی نہین۔ مجھے یقین نہین تھا کہ سید علی بلگرامی کو کوئی واسطہ ان خطوط سے نہ تھا۔ مگر جب باسدیوراؤ نے بیان کیا کہ اونہون نے خطوط دیکھ لئے ہین تب مین نے اونپر یقین کیا۔ اور اسباعث پانچہزار روپیہ کے دینے کا وعدہ کیا۔ مین نے زیادہ زور سید حسین کے خطوط حاصل کرنے پر دیا مین نے باسدیوراؤ کی شہادت اشاعت کی نسبت صحیح خیال کی۔ مین اشاعت ثابت کرنا چاہتا تھا مگر اول فکر یہ تھی کہ مصنف کا پتہ لگے میرا انعام مصنف شائع کنندہ اور طبع کرنیوالون کی نسبت تھا۔ مین انعام دیتا اگر اشاعت کا ثبوت ہوتا۔ مین نے باسدیوراؤ کی ذاتی شہادت اسواسطے مضبوط نہین خیال کی کہ میرا مقدمہ کمزور ثابت ہوگا۔ اگر یہ ظاہر ہوگا کہ مین نے ایکہزار روپیہ دیا ہے اسٹی ولسن نے مجھ سے کہا کہ باسدیوراؤ یہ شہادت دینگے کہ اونہون نے ستر اکو مسودہ لاتے دیکھا۔ اور ستر انے اون سے کہا کہ وہ شایع کرنے جاتا ہے ۳۰۰ کاپی اوسنے چھپوائی ہین جس صندوق مین اونکو بند کیا ہے اور اوسپر ایک نام لکھدیا ہے۔ مجھے یاد نہین کہ کیا نام ہے مگر یہ وہی نام تھا جو تار دیتے وقت ستر ا استعمال کرتا ہے۔ اور کہا کہ نام لکھنے کے وقت تک اگر وہ گرفتار ہوا تو کہدیگا کہ بکس اوسکا نہین ہے باسدیوراؤ ستر اکو ریلوی اسٹیشن پر جب وہ بمبئی جاتا تھا پہونچانے گیا تھا

اسٹی ولسن نے بیان کیا اونکے پاس وہ تاریخین ہین جو باسدیوراؤ نے لکھوا دی ہین۔ اسٹی ولسن نے مجھے وہ بیان دکھلایا ہے اور مجھے خیال ہے مسٹر فارلس اور گروبل نے بھی دیکھا ہے۔ جب مین نے اوسکو دیکھا تھا اوسپر دستخط نہین تھے۔ باسدیوراؤ نے کہا مین دستخط اوسوقت کرونگا جب ایک ہزار روپیہ پاؤنگا۔ باسدیوراؤ نے اسٹی ولسن سے کہا مجھے وہ بیان دکھلادین مین نے روپیہ نہین دیا اور نہ انہون نے دستخط کئے۔ اوسیوقت سے میری ملاقات باسدیوراؤ سے نہین ہوئی۔ مجھے یاد نہین مین نے کس مہینے مین باسدیوراؤ کو دیکھا مئی یا جون کا مہینہ تھا باسدیوراؤ میرے شاہدون نہین ہین۔ مجھے امید نہین کہ مین اونکو شاہد بناؤنگا۔ اب مین باسدیوراؤ سے خواہش نہین کرتا کہ وہ شہادت دین۔ مین نے اون سے رسم اوسوقت توڑ دی جب سے کہ انہون نے پانچہزار روپیہ حاصل کرنے کے بعد شہادت دینے کی خواہش کی مجھے امید ہے کہ اون کی شہادت حاصل کرون بشرطیکہ وہ شہادت سچ کی خاطر دین بلا روپیہ دینے کے مین اونکو طلب کرونگا جب باسدیوراؤ سچ بولنا چاہینگے تو اسٹی ولسن مجھے اطلاع دینگے۔

مین نے بیان کیا کہ مین باسدیو سے ایک یا دو مرتبہ ملا ہون اب مین خیال کرتا ہون صرف ایک مرتبہ ملاقات ہوئی ہے۔ پچھلے دو ہفتہ کے اندر نہین۔ مین نے اونکو اوسوقت سے نہین دیکھا جبکہ مین نے ذکر کیا مین نے ایک مرتبہ واپسی کے وقت انکا کارڈ اپنے گھر پر دیکھا ہم ایک دوسرے سے ملاقات نہین کرتے ہین۔ وہ ضرور مجھ سے کچھ کہنے آئے ہونگے ایک مہینہ کا عرصہ ہوا ہوگا باسدیوراؤ کو مین نے طلب نہین کیا تھا۔ جیسے ہی میرے گھر پر اپنا کارڈ چھوڑ کر گئے تھے اسٹی ولسن آئے اونہون نے کہا باسدیوراؤ اون سے ملاقات کو آئے تھے اور ان سے صاف جواب چاہتے ہین کہ آیا مین اونکو مجوزہ شرائط پر شہادت مین طلب کرنا چاہتا ہون۔

سوال:۔ تو آپ مین سے ہر ایک دوسرے پر اعتبار نہین کرنا چاہتا تھا (مسٹر انورآریٹی اس سوال پر اعتراض کرتے ہین)

جواب۔ مین نے اونکو شہادت دینے کے لئے اوسوقت تک نہین طلب کیا جبتک کہ وہ اسپر رضامند نہون کہ وہ شہادت راستی کے خاطر دین گے نہ کہ زر کے خاطر۔ یہ فرض کر کے کہ وہ یہان آکر سچ بھی بیان کرین مین اونکو کچھ نہ دیتا۔ مین اونکو کچھ بھی نہ دیتا کسی حالت مین اوسوقت بھی نہین اگر اونکی شہادت راست ثابت ہوتی اور ملزم کو سزا ملتی۔ مین قسم کہتا ہون

کہ کلہ شب کو باسدیوراؤ سے ملاقات نہین ہوئی - اور نہ مین نے اونکو اوسوقت طلب کیا جب
مسٹر اگر گرفتار ہوئے تھے -
شادی کیوقت مین نے جو نکاحنامہ تحریر کیا تھا باَواز بلند پڑھا مین نے اپنا حصہ اور میری بیوی نے
اپنا حصہ پڑھا - پہلے زبان انگریزی پھر زبان اردو مین نے مکرر پڑھا اور لفظ "نکاح" استعمال کیا اور
میری بیوی نے اُردو مین اپنا بیان پڑھا مین نے دو زبانون مین اسباعث پڑھا کہ مین لفظ "نکاح" پر زور
دیا چاہتا تھا اور اون سے لفظ "قبول" خاص کر کہلایا چاہتا تھا - مین نے مذہبی خیال سے سوال
اُردو مین کیا اور جواب بھی اُردو مین حاصل کیا مین نے اُردو زبان اس غرض سے استعمال کی
کہ انگریزی کا مقابلہ کرون جسمین اصل رسم ادا ہوئی - مین نے نکاح انگریزی مین پڑھا کیونکہ مجھے
اسمین کوئی مذہبی اعتراض یا تعصب نہین معلوم ہوا - کہ انگریزی زبان مین رسم ادا ہو مسز ڈانلی
اُردو زبان سے واقف تھین گو اُسقدر نہین جسقدر انگریزی زبان سے واقف تھین وہ اُردو سمجھتی
تھین مین خیال کرتا ہون کہ وہ یہ فقرہ سمجھ سکتی تہین جسمین نکاح اور قبول کا ذکر آیا تھا وہ بلا میرے سمجھائے
ہرگز اُردو نہ سمجھتی تہین مِس ڈانلی اپنا حصہ اُردو سے انگریزی مین نہین بیان کر سکتی تہین تھی اُردو مین
نہین وہ لفظ قبول بیان نہین کر سکتی تہین - مجھے نہین معلوم شجاعت علی یا حمایت علی نے
اون سے کہا کہ قبول کرنے کے معنی منظور کرنے کے ہین - اور بعد اسکے ڈانلی نے خود کل فقرہ کا
ترجمہ کیا اِس سے پوری رسم ادا ہوئی اِس بارہ مین مجھے اور کچھ نہین کہنا ہے -
مین ہیول کارنلیس سے واقف ہون - مین نے اونکو پیغام لیکر باسدیوراؤ کے پاس نہین بھیجا
مین نے اون سے یہ نہین کہا کہ وہ باسدیوراو کے پاس جاکر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کرین
مسٹر ڈی میرے دفتر مین ہین - وہ میرے گواہ ہین وہ یہ ثابت کرین گے کہ اونکو پمفلٹ ملا مین
خیال کرتا ہون کہ مین نے مسٹر ڈی سے خواہش کی کہ وہ مسٹر اسے اِس بارہ مین منجانب میرے
ملاقات کرین مجھے معلوم نہین کہ اونہون نے ملاقات کی یا نہین اونہون نے ملاقات کا حال مجھ
سے نہین بیان کیا مین نے چاہا تھا کہ وہ مسٹر اسے ملکر مصنف کا پتہ لگائین اور کاغذات حاصل
کرین مین نے کبھی اپنی جانب سے کلب گر نہین بھیجا اور نہ اختیار دیا کہ وہ کسی سے گفتگو کرین -
جہانتک مجھے یاد ہے مین نے تمام گفتگو جو درمیان میرے اور اسٹی ونسن کے ہوئی بیان
کر دی ہے اسٹی ونسن نے مجھ سے بیان کیا کہ مسٹر امہندی علی کو پہچانتے ہین مین عدالت مین
یہ امر بیان کرنا بھول گیا - مین یقین کرتا ہون کہ اونہون نے مجھ سے یہ نہین کہا کہ مسٹر اچراغ علی کو

بھی شامل کرتا ہے۔ مین یہ بیان کرتا بھول گیا تھا۔ مجھے یاد نہین کہ مسٹر ابوتراب کو بھی شامل کرتا تھا۔
اونہون نے مجھ سے یہ نہین کہا کہ مسٹر عبدالحق یا راجہ مرلی منوہر کو بھی پہچانتا تھا۔ اسٹی ولسن نے
مجھ سے بیان کیا پمفلٹ کے شایع کرنیوالون مین خاص لوگ کون تھے اونہون نے کہا سرور جنگ
اور سید علی اونہون نے کسی کا نام نہین تبلایا اونہون نے مجھ سے یہ نہین کہا کہ مہدی علی خاص
بانی ہین اونہون نے یہ کہا اونکے خیال مین سر خورشید جاہ سرور جنگ کی حمایت کرتے ہین یا ادنے درجہ
کے لوگونکی نسبت اونہون نے کچھ نہین کہا اونہون نے کہا کہ رجب علی پادری اور باسدیو راو
بھی شریک ہین۔ مین اورونکے نام بھولتا ہون اونہون نے کرنیل ٹالیس کالن کا ذکر کیا جنکا نام تبلانا
بھول گیا تھا اور مجھ سے بیان کیا وہ ایک شخص مین سب سے مستعد الخبث ہین مین یہ بھی بھولتا ہون
کہ اونہون نے امرائی کا ذکر کیا۔
مین نے کبھی سرور جنگ کا جواب بنام گورنمنٹ نہین دیکھا مین نے کہا ہے سرور جنگ نے مدار المہام
کو لکھا ہے مین نے یہ قبل خط نمبری ۲ لکھنے کے سُنا تھا۔ مدار المہام نے مجھے وہ خط نہین دکھلایا۔
گو مین نے خط نمبری ۲ مین اوسکی خواہش کی۔ مجھے معلوم نہین کہ ۹۔ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء کو سرور جنگ
نے کوئی خط فردن جی کو لکھا۔ مین واقف نہین کہ سرور جنگ نے ۲ مئی سنہ ۱۸۹۲ء کو جواب دیا۔ مین واقف
نہین کہ سرور جنگ نے یہ بیان کیا چونکہ وہ حضور نظام کے نوکر ہین اس باعث وہ اسوقت تک جواب
نہین دیسکتے جبتک حضور ممدوح جواب دین مین نہین خیال کرتا کہ حضور کے جواب کی ضرورت تھی
وہ حضور کے ملازم ہین یعنی خاص سرکاری ملازمت سے علحدہ۔ مگر مین نہین خیال کرتا اونکو جواب
کی ضرورت ہے۔ سید حسین حضور کے خاص ملازم ہین اور گورنمنٹ کے بھی ملازم ہین۔ مین
خیال کرتا ہون مین اون کو یہان بلا منظوری حضور طلب کر سکتا ہون گو وہ حضور کے ملازم
ہین۔ سید حسین کو یہان حاضر کرنیکے واسطے یا تو مجھے اسکی ضرورت ہوگی کہ معمولی سمن جاری
کراون یا خود مین اونکو لاؤن۔ آخری حالت مین انکو آنے کا پورا اختیار ہوگا۔ بلا منظوری حضور
نظام مین واقف نہین ہون۔ سرور جنگ نے مدار المہام سے یہ بیان کیا کہ شہر لکھنو مین دو لڑکیان
ڈانلی کے نام سے رہتی تہین جو عام طوائفون کا پیشہ کرتی تہین۔ مین انکار کرتا ہون۔ مجھے معلوم نہین
کہ اونہون نے ایسا خط مدار المہام کو لکھا ہے۔ اسمقدمہ مین مین نے اپنے ہی خرچہ پر بارسٹر کلکتہ
مین کئے ہین۔ یعنی مسٹر جیکسن اور مسٹر اوڈرف۔ مین نے چارڈین اور رینگ وکلا بمبئی کو بھی
مقدمہ مین کیا ہے۔ مجھے معلوم نہین کلکتہ مین میرے سالسٹر نے سر ایوانس کو بھی وکیل

کیا ہے۔
میری اول ملازمت پرتاب گڈھ مین ڈیڑہ سو ماہوار پر تھی۔ مجھے سر جارج کوپر نے مقرر کیا تھا
سنہ ۱۸۸۳ء مین مین قایم مقام منصف تیسرے درجہ کا اودہ مین تھا اور قایم مقامی کی تنخواہ ملتی تھی
قبل حیدرآباد آنے کے پانسو روپیہ سے کم میری تنخواہ تھی سنہ ۱۸۸۳ء مین سر سالار جنگ اول نے
مجھے بلایا۔ مین نے اودہ مین دو سال کی رخصت لی تھی یہان آکر ملازمت کیواسطے کوشش
کردن۔ پہلے آٹھ سو روپیہ ماہوار سکہ حالی پر مجھے پیشکار جج عدالت خفیفہ مقرر کیا۔ میرے
پہونچنے کیوقت سر سالار جنگ مرحوم کی وزارت تھی۔ سالار جنگ ثانی شہر مین اپنے گھر
رہتے تھے۔ اونکی عمر بائیس یا تیئس سال کی تھی۔ مین نے ایک مکان حیدرگھاٹ مین لیا جو
مس گیانو نکے نام سے مشہور تھا اور کرنیل مارشل کے قریب تھا۔ سو یا پچہتر روپیہ بطور کرایہ
دیتا تھا۔ مجھے یاد نہین کتنے عرصہ تک وہان رہا۔ مجھے خیال ہے مین دو برس سے زیادہ
مین سنہ ۱۸۸۶ء مین اوسی مکان مین تھا جب مجھے خیال ہوتا ہے کہ پچہتر روپیہ ماہوار دیتا تھا۔ مسز
مہندی حسن میرے ساتھ اوس مکان مین رہتی تھین مسز مہندی حسن عموماً یورپین لباس
یہان آنے پر پہنتی تھین قبل یہان آنے کے وہ عموماً بڑے جلسون مین نہین جاتی تہین
کچھ عرصہ بعد تک بھی وہ نہین نکلتی تھین سر سالار جنگ ثانی سے دوستانہ تعلقات مین رکھتا تھا
مگر مین جج ہائیکورٹ نہ مقرر ہوا تھا جج ہائیکورٹ ۱۰ ربیع اول سنہ ۱۳۰۲ھ مطابق جنوری سنہ ۱۸۸۵ء
مقرر ہوا۔ سر سالار جنگ نے مجھے یہ جگہ دی۔ سنہ ۱۸۸۵ء تک میری یاد مین میری بیوی سر سالار جنگ
کے محل مین نہین گئین۔ سر سالار جنگ گوڈنر پارٹیون مین نہین مگر مجھے اکثر بلایا کرتے تھے اون
دنونمین بھی جنوری سنہ ۱۸۸۵ء تک مین سر سالار جنگ کے ذاتی نوکرون سے بہت کم واقف تھا
مین چھوٹے آغا صاحب سے واقف تھا۔ مجھے معلوم نہین کہ اونکو کیا عہدہ حاصل تھا۔ مین
واقف نہین کہ وہ خاص ملازم تھے اکثر مین اونکو وہان دیکھتا تھا مجھے یاد ہے کہ دو بھائی تھے
جو بڑے اور چھوٹے آغا صاحب مشہور تھے۔ مین چھوٹے سے واقف تھا مگر سنہ ۱۸۸۵ء کے قبل نہین
مین شہر مین سالار جنگ کے محل سے واقف تھا اور اوس چھوٹے بنگلہ سے بھی جو صحن مین
واقع ہے۔ سالار جنگ کا محل بکمنزلہ مکان ہے یکان مین داخل ہوتے ہی سالار جنگ ثانی
کا کمرہ داہنی طرف ملتا ہے۔ اوسکے پشت پر اونکا پلنگ ہے۔ ان دونون کے درمیان
ایک چھوٹا راستہ ہے مگر ایک سے گذر کر آدمی دوسرے مین جاتا ہے۔ مین نے مسٹر مہدی حسین کو

سالار جنگ کے سونے کے کمرہ مین کبھی نہین دیکھا۔ مجھ سے کبھی یہ کسی شخص نے نہین کہا کہ مین نے اونکو
وہان دیکھا مین قسم کھاتا ہون کہ وہ سالار جنگ کے ساتھ کبھی تمام شب اوس کمرہ مین نہین سوئین۔
سر سالار جنگ کا ایک مکان شہر مین تھا۔ مگر مین بھی وہان بہت کم جایا کرتا تھا مسز مہندی حسن میرے
ساتھ وہان نہ تھین مسز مہندی حسن وہان کبھی نہین گئین مین کبھی سالار جنگ کو عورتین نہین بہم پہونچایا کرتا تھا
اور نہ رنڈیان ملاتا تھا کہ ناجائز تعلق مین آسانی ہو اوس وقت اونکی دو بیویان تھین۔ اونکا ایک محل پولرم
مین تھا جسمین بطور مہمان کے گیا۔ مین حلف اوٹھاتا ہون مسز مہندی حسن اوس مکان مین نہین گئین
احاطہ سر سالار جنگ مین مین کبھی کسی خیمہ مین جاکر نہین ٹھہرا۔ مسز مہندی حسن کبھی اس موقعہ پر میرے
ساتھ نہین تھین۔ اس موقعہ پر مسز مہندی حسن سر سالار جنگ کے ساتھ نہین سوئین اور نہ مین تنہا
خیمہ مین رہا۔ مین نے اپنا گھر کبھی سالار جنگ کو عیاشی کی غرض سے نہین دیا جس مکان مین اب مین رہتا ہون
مین نے سالار جنگ کو مدعو کیا ہے۔ مین اوس مکان مین ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۶ء مین گیا ۱۸۸۶ء مین جب
لارڈ ڈفرن یہان آئے تھے مین موجودہ مکان مین رہتا تھا۔ مین یقین کرتا ہون مجھے چند ہی ماہ اوس مکان مین
گذرے تھے۔ اسکے قبل مین مس گیان کے مکان مین رہتا تھا اسجگہ شاہد نے کونسلی کی تحریک پر انگریزی
مین لکھا ہے "مین سوسائٹی سے نفرت کرتا ہون" کھانے کا کمرہ نیچے تھا اور یہ بھی میرے مکان کی کیفیت تھی جب
مین یہین گیا تھا جیسے ہی کہ ہم مس گیان کے مکان مین داخل ہون اوسکے بائین جانب میرے سونے کا
کمرہ تھا۔ مسز مہندی حسن ہمیشہ میرے ساتھ رہتی تھین۔ میرے موجودہ مکان مین مسز مہدی حسن ہمیشہ میرے
ساتھ سوتی تھین۔ مین اب بڑے اور چھوٹے آغا مین امتیاز نہین کر سکتا۔ اور دونون سے واقف تھا
ایک ان مین سے مر گیا مگر نہین معلوم کہ کون۔ مجھے اب نہین معلوم جو آغا زندہ ہین وہ اب کہان ہین۔
جو دستخط مجھے دکھلائے جاتے ہین وہ میرے دستخط ہین۔ مجھے کوئی انمین شک کرنے کی جا نہین ہے
کہ میرے دستخط ہین۔ مین حلف نہین اوٹھا سکتا کہ یہ دستخط میرے ہین یا نہین مین نے سر سالار جنگ کو لکھا ہے
خط جو مجھے دکھلایا جاتا ہے وہ میرا ہے "یور ایکسیلنسی" سے مطلب سر سالار جنگ سے تھا۔ مین خیال کرتا ہون کہ الفاظ
"ہر ایک شے یہان تیار ہے" اس سے میرا یہی مطلب تھا کہ اونکی راحت کے لئے ہر ایک سامان موجود تھا مین نہین خیال کرتا
کہ لفظ انتظام کے نیچے مین نے لکیر کھیچدی تھی فقرہ متعلق میرے کمرہ سے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ میرے مکان مین ٹھہرنا
چاہتے اور تھک جاتے تو ایک کمرہ سونے کیواسطے تیار تھا اس فقرہ سے "میرا سونے کا کمرہ میری بیوی کے کمرہ
سے علحدہ ہے" میرا یہ مطلب نہین تھا کہ میرا پلنگ میری بیوی سے علحدہ رہتا ہے اور یہ کہ مین بیوی کو سالار جنگ کی خدمت
مین پیش کرتا ہون۔ "لیڈیز کے کمرہ" سے میرا مطلب میری بیوی کے کمرہ سے ہے۔ ممکن ہے کہ لیڈیز کا لفظ

اس غرض سے لکھا گیا ہو کہ اور بھی لیڈیان ٹھہری ہوئی ہون مگر مین قسم کہا سکتا ہون کہ لیڈیز کے کمرہ سے
میرا مطلب مسز مہدی حسن کے پلنگ سے تھا مین اوسوقت مسز مہدی حسن کے پلنگ سے الگ
نہین رہتا تھا۔ مین کہہ سکتا ہون ممکن ہے کہ اور کوئی لیڈی اوسوقت وہان ٹھہری ہوئی ہو۔ لیڈیز کی علحدگی سے
مطلب یہی تھا کہ سر سالارجنگ لیڈیون کی صحبت سے جھجکتے تھے اور چاہتے تھے کہ علحدہ رہین کیونکہ
وہ پوشاک وغیرہ پہننے مین سست تھے۔ میرا یہ مطلب نہین تھا سالارجنگ اپنے پلنگ پر پڑے
ہوئے اپنے تئین دیکھا کرین۔ بلکہ مین نے سونے کا کمرہ اونکے واسطے علحدہ کر دیا تھا۔ سونے کا کمرہ جو مین نے
اونکی خاطر علحدہ کر دیا تھا وہ زاید کمرہ تھا جو میرے پاس ہمیشہ رہا۔ مین حلف اوٹھاتا ہون کہ میرے خط کا یہ
منشا نہین تھا کہ سر سالارجنگ کو اسکا موقعہ ملیگا کہ میری بیوی سے بلا روک ٹوک ملاقات کرین۔ مین
اسکے لئے پاک سے پاک چیز کا حلف اوٹھاتا ہون۔ مین نہین کہہ سکتا کہ کاغذ نمبر ۵ کب لکھا گیا۔ سر
سالارجنگ میری مکان پر دو مرتبہ آئے انمین سے ایک مرتبہ اوسوقت جب مسٹر جان ریذیڈنٹ ممالک
مغربی و شمالی میرے مہمان تھے۔ اوسوقت مین نے خط نمبری ۸ اونکی خدمت مین بھیجا تھا اور مین اپنے
موجودہ گھر مین تھا۔ سوائے آراضی زمین کے میرا مکان اوسی حالت مین ہے جسحالت مین کہ مین اوسمین
گیا تھا۔ ہم میان بیوی مغرب جانب کے کمرہ مین رہتے ہین۔ جو گول کمرہ کے دوسری جانب ہے سونے
کا کمرہ جو مین نے سالارجنگ کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ مشرق جانب ہے۔ ان دونون سونیکے کمرونکے
درمیان کھانے کا کمرہ ہے اور اسکے قریب برآمدہ ہے جو بیٹھنے کا کام دیتا ہے۔

میری بیوی سے کبھی کوئی اولاد نہین ہوئی ہے۔ کبھی وہ حاملہ نہین ہوئین۔ جب وہ اس سال کشمیر گئین
تو مسز مہدی حسن نے یہ کبھی نہین بیان کیا کہ وہ حاملہ ہین۔ میرے علم مین میری بیوی نے یہان
کسی سے اپنے حمل کے بارہ مین مشورہ نہین — حیدرآباد سے غیر حاضری کیوقت اونہون نے کوئی
بچہ نہین جنا۔ حیدرآباد کے چیف جسٹس ہونے کے بعد مین نے کبھی یہ خواہش نہین کی کہ سوشل طور پر
میری بیوی کو زیادہ رتبہ دیا جاوے مین واقف نہین ہون کہ سالارجنگ نے اسکی سفارش کی ہے
یہ صحیح نہین ہے کہ ولایت مین مسز مہدی حسن نے ایسے کارڈ چھپوائے تھے جسپر لیڈی گرٹرڈ
مہدی حسن لکھا تھا اس استغاثہ کے داخل کرنیکے بعد مین نے مسٹر کرافورڈ سپرنٹنڈنٹ بلوی
پولیس کو تار دیا تھا کہ وہ مترا کو گرفتار کرین۔ کیونکہ خیال یہ تھا کہ وہ بھاگا جاتا ہے۔ مین نے اکبر جنگ کو
بھی مطلع کر دیا تھا کہ وہ رزیڈنسی پولیس کو مطلع کرین بشرطیکہ کوئی بیضابطگی اسمین نہو۔
سوالات جرح سوائے اون امور نیز مزید سوالات کے ختم ہوکے خیر نواب سرور جنگ کی شہادت گذریگی۔

کارروائی عدالت ۲ستمبر ۱۸۹۲ء

سرکاری دربار مین نمبر کی نسبت مین اسقدر کہنا چاہتا ہون گو مین نے یہ نہین لکھا کہ میری بیوی کو بھی کرسی طور پر اول درجہ ملے مگر زبانی مجھسے فرون جی نے کہدیا تھا جو اوسوقت مدار المہام کے سکرٹری تھے۔ مجھے یاد نہین ہے مین نے کیا مسٹر فرون جی سے کہا تھا۔ مین نے یہ کہا تھا کہ میری بیوی کو بطور بیوی چیف جسٹس کے اونچا مرتبہ ملنا چاہیے مجھے معلوم نہین کہ میری درخواست کا کیا ہوا مجھے اطلاع ہوئی ہے رزیڈنٹ کو ایک تحریر بھیجی گئی تھی۔ مین خیال کرتا ہون مسٹر کارڈری اوسوقت رزیڈنٹ تھے۔ میرے پاس ابھی مسز مہدی حسن کے پاس سے تار آیا ہے وہ غازی آباد تک پہونچ گئی ہین جہان سے آج شب کو چلین گی۔ مضمون تار یہ ہے "بہت تھک گئی ہون یہان آرام کر رہی ہون اور کل یہان سے چلونگی"۔

انگریزی مین یہ شہادت شاہد کو سنائی گئی جو زبان وہ سمجھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ ذیل کی صحت کے بعد ٹھیک ہے کہ جو مین درج ذیل کرتا ہون۔

صفحہ ۸۳ مطبوعہ کارروائی عدالت مین بجاے اس فقرہ کے "ہم لوگ ایک جگہ وارد ہوے وارڈ ڈسٹیوشن مین ملتے رہے" ہونا چاہیے "ہم لوگ ۶۸ء مین ایک ساتھ رہے" اوسی صفحہ مین الفاظ "دوستانہ اور رہا ہی اتفاق بالکل نکلجانا چاہیے اور اوسکو یون ہی پڑھنا چاہیے۔

صفحہ ۷۳ مطبوعہ کارروائی مین فقرہ جو عنوان ذیل سے شروع ہوتا ہے "شجاعت علی کا مکان وہان لیا" شروع ہونا چاہیے "اس طرح کہ اُنکے باپ کی وہان اراضی تھی" صفحہ ۲ ۵ مین لفظ جوڈیشل فقرۂ ذیل سے نکال ڈالنا چاہیے کہ" مین نے اوس صبح کو مدار المہام سے ایک جوڈیشل تحقیقات کے لیے اجازت چاہی تھی" اوسی صفحہ کے اس فقرہ سے کہ" مین نہین خیال کرتا یہ امر ایسا اہم تھا کہ گورنمنٹ میری حمایت کرتی" اس سے صاف معنی نہین نکلتے فقرہ الفاظ ذیل مین ہونا چاہیے ۔
"یہ نہین خیال کرتا کہ گورنمنٹ کا مسٹر اسٹیونسن کی خدمات میرے سپرد کرنا کوئی اہم امر تھا"۔

صفحہ ۷۵ مطبوعہ کارروائی مین لکھا ہے میر اور مرزا ایک ہی لقب ہین اسکو پڑھنا چاہیے کہ میر اور مرزا جداگانہ لقب ہین۔ عدالت قرار دیتی ہے جو خطوط رزیڈنٹ کو لکھے گئے ہین وہ راز نہین قرار پاسکتے۔ ۵ ستمبر ۱۸۹۲ء۔

میرا خسر کپتان ڈانلی میرے علم مین سخت شرابی نہ تھا مین رفیع الدین سے لکھنؤ مین واقف تھا وہ میرے ساتھ ۶۷ء مین وارڈ اسٹیٹیوشن مین تھے۔ مین لکھنؤ مین گلمن کے خاندان سے واقف نہین تھا

مجھے یاد نہین کہ میری مس ڈدا نلی سے گلمور یا گلمن کے ساتھ قیصر باغ مین ملاقات ہوئی مین مسز ڈوباس کے نام سے واقف نہین ہون - اس نام کی کوئی اور عورت میرے علم مین کرایہ کو کمرہ نہین دیتی تھی - میرے علم مین مسز ڈانلی مہدی حسن عباس بیگ کے مکان کے مقابلہ مین نہین رہا کرتی تہین میری اور رفیع الدین اور ڈانلی سے ایک ساتھہ ملاقات نہین ہوئی - مین یوسف الزمان سے پورے طور پر واقف ہون یہہ صحیح نہین ہے کہ اونھون نے ایک مدت تک گرٹرود ڈانلی کو رکھا مین نے اسکی خبر نہین سنی - حیدر حسین میرے ساتھہ وارڈ انسٹیٹیوشن مین تھے - یوسف الزمان رفیع الدین اور سرور جنگ ۱۸۶۷ع مین میرے ساتھہ وارڈ انسٹیٹیوشن مین تھے مین نے یہ کبھی نہین سُنا کہ حیدر حسین گرٹرود ڈدا نلی کے مکان پر جایا کرتے تھے ہم لوگون کی عمر ۱۳ و ۱۴ سال کی تھی - مین نے ہاٹن صاحب کا نام سُنا ہے جو انسپکٹر پولیس تھے - اونھون نے اس بات پر زور نہین دیا تھا کہ مس ڈانلی بطور طوائف کے لیسنس لین - مین نے گرٹرود ڈانلی کو اس بلا سے بچانے کے لیے رفیع الدین سے مشورہ نہین کیا ہم مین بہت زیادہ ارتباط تھا - رفیع الدین نے امیر مرزا سے میری ملاقات نہین کرائی تھی - مین نے گرٹرود ڈانلی کو پولیس کے ہاتھون سے بچانے کے لیے مکانات نہین بدلے - امیر مرزا نے میری مدد تبادلہ مکانات مین نہین کی امیر مرزا کو گرٹرود ڈدا نلی سے اُنس نہ تھا - مجھے یاد نہین ۱۸۷۶ع مین میری ملاقات رفیع الدین سے ہوئی اوسوقت مین پرتاب گڈھ کا تحصیلدار تھا - مجھے یاد نہین کہ مین نے اوس سال رخصت لی تھی - مین نے اوس سال رفیع الدین سے یہہ خواہش نہین کی کہ وہ میری ساتھ چلکر گرٹرود ڈانلی سے ملاقات کرین -

مرزا عباس بیگ کی کوٹھی کے قریب لکھنؤ مین کلکٹہ والا مکان ہے - مین نے ایک مرتبہ وہ مکان کرایہ پر لیا تھا - جب مین بعد شادی لکھنؤ آیا تھا میری خواہش سے رفیع الدین کبھی گرٹرود ڈانلی سے ملنے اوس مکان مین نہین آئے - قبل حیدرآباد آنے کے مین نے رفیع الدین سے شادی کی بابت گفتگو نہین کی - اپنی تاریخ آمد حیدرآباد اور تاریخ شادی کے درمیان کبھی اونسے گفتگو نہین آئی - مین نے کبھی اونسے شادی کی نسبت ذکر نہین کیا اور نہ کبھی تحریر رفیع الدین کے پاس بھیجی - ۱۸۹۱ع مین حیدرآباد آئے تھے اور اونھون نے مجھسے ملاقات کی تھی - مین خیال کرتا ہون کہ اوسوقت مسز مہدی حسن بیمار تہین - مین نے کبھی رفیع الدین سے حیدرآباد مین نہین بیان کیا کہ میری شادی ہوگئی ہے کبھی کوئی ذکر اسکا نہین آیا - گذشتہ سال مین مسز مہدی حسن اوٹاکمنڈ گئی تہین اگر رفیع الدین موسم گرما مین یہان آئے تھے تو وہ یہان موجود نہین تہین -

شکار سے مدار المہام کی آخر اپریل مین واپسی کے وقت مین نے چدر گھاٹ کی رزیڈنسی مین مسٹر
پلوڈن سے ملاقات کی - مین یقین کرتا ہون مسٹر ایورن اول اسسٹنٹ نے مجھکو لکھا اور کہا کہ رزیڈنسی
مین ملاقات کرد - مین نے رزیڈنٹ صاحب کو اپنا مطبوعہ نکاح نامہ (دستاویز حرف ب) دکھلایا مین نے
ایک نقل اوس خط کی رزیڈنٹ کو دکھلائی جو سرور جنگ نے راجہ شعبان علی خان کو لکھا تھا میرے پاس
اوس خط کی نقل ہے - مجھے نقل امیر مرزا نے دی جنکو اصل راجہ شعبان علی خان نے دی تھی مین نے
نقل رزیڈنٹ کو دکھلائی - مین نے یہ کاغذ اوس گفتگو کے لحاظ سے دکھلایا جو میری بیوی کے متعلق
ہوئی یہ ایک صحیح نقل کاغذ ثبوت نمبر ۹ کی ہے - مین نے بیان کیا ہے - جو کچھ اوسمین لکھا گیا ہے
وہ سب جھوٹ اور بدنیتی پر محمول ہے - مین نے رزیڈنٹ کو دوسرا خط دکھلایا جو سرور جنگ نے
حیدر حسین کے نام لکھا مین اصل خط پیش کرنے کی کوشش کرونگا - مین بیان کر چکا ہون کہ خط
سخت بدنیتی سے لکھا گیا تھا - مجھے یاد نہین کہ اور کچھہ بھی ہوا پہلی تحقیقات کی نسبت کسی وقت کچھہ
نہین کیا گیا رزیڈنٹ نے صرف یہہ ہی کہا کہ اونکو بڑی خوشی ہوئی جب یہہ کاغذات دیکھے انگلستان
سے واپسی کے وقت مین حلف اوٹھاتا ہون میری شادی کی نسبت کسی وقت کوئی ذکر نہین
ہوا - مین نے یہہ سنا تھا کہ ایک گمنام خط حیدرآباد مین شایع کیا گیا تھا جسمین میری شادی سے
قبل میری بیوی کے چال چلن پر حملہ تھا - مین نے وہ خط نہین دیکھا حیدرآباد مین مین نے اوس
خط پر گفتگو نہین کی ممکن ہے مین نے مشتاق حسین سے کہا ہو کہ یہہ خط لکھا گیا ہے - مجھے خیال نہین
کہ مین نے فردن جی یا مدار المہام سے کہا مین حلف اوٹھاتا ہون مین نے میجر گف اور کسی کے
درمیان خط و کتابت کا کبھی ذکر نہین سنا اور نہ مین نے فارن آفس مین خط دیکھا - جواب کی طیاری
مین مین نے کوئی حصہ نہین لیا مجھے یقین ہے مین نے اسٹیونسن سے حیدرآباد مین شکار
سے قبل واپسی پر ملاقات نہین کی سنگرادھیٹ کے قریب ایک سرکاری اصطبل ہے ہم لوگ
یعنی مدار المہام اور اونکی پارٹی چند گھنٹہ وہان ٹھہرے - نہ تو کرنیل لڈلو نہ اسٹیونسن سے اور نہ کوئی
دوسرا شخص حیدرآباد سے وہان اونکو دیکھنے آیا - مین نے اپنی عزت کی محافظت کی غرض سے شکار
کھیلنے پر جاتی وقت صرف یہ تدبیر کی کہ ہرمزجی سے کے پاس ہدایت بھیجی ہرمزجی حیدرآباد مین موجود ہین
اور مل سکتے ہین - میرے پاس حیدر حسین کے خط کی نقل نہین ہے جسکے ساتھ کاغذ ثبوت نمبر ا بھیجا
گیا تھا - مین خط اور لفافہ کے پتہ لگانے کی کوشش نہین کرتا - دستخط - مہدی حسن -
سوالات جرح ختم ہوئے -

منجانب استغاثہ سوالات ملتوی کیے گئے — جواب سوالات منجانب استغاثہ — ۶ ستمبر ۱۸۹۲ء —
بعد جوابات سوالات جرح مین نے دریافت کیا کہ کیا مین نے کرنل لڈلو کا نام تبلایا کہ وہ سب سے مناسب
شخص تحقیقات کے لیے ہین — مجھے معلوم ہوا کہ مین نے اسکی تحریک کی تھی — مسٹر اسٹونسن کے خدمات
مجھسے منتقل ہوچکے تھے — مجھے کوئی علم اوس تحقیقات کا نہین ہے جو گورنمنٹ نے بطور خود کی ہو اس
تحقیقات کے متعلق کوئی کارروائی میرے دفتر سے نہین ہوئی معمولی طور پر ضرور میرے دفتر
سے گذرتی — مین خیال کرتا ہون کہ مسیز مہدی حسن کے ہندوستانی لباس مین فوٹو لیے جانے کے بعد
نگلیٹو تصویر کا توڑ دیا گیا تھا — مین نے اوس وقت فوٹوگرافر سے اسکی درخواست کی تھی پردہ نشین
لیڈیون کے جب فوٹو اوتارے جاتے ہین اس قسم کی درخواست کیجاتی ہے مجھے نہین معلوم کہ کب
مسیز مہدی حسن کا فوٹو ہندوستانی لباس مین لیا گیا — مین حیدرآباد کی پردہ نشین لیڈیون کا نام
تبلا سکتا ہون جنکے فوٹو لیے گئے ہین — مین نے ان لیڈیون کے خود فوٹو دیکھے ہین — انگریزی
مین جو خطوط مین نے مدار المہام کے پاس بھیجے اونکی نقول میرے پاس موجود ہین نقل خط (کاغذ
ثبوت حرف سی) پیش کرتا ہون جو ۱۱ مئی کو مین نے لکھا — مین نے ۲۵ مئی کو جو خط سر آسمان جاہ
کو لکھا اوسکی نقل پیش کرتا ہون (کاغذ ثبوت ڈی) ۷ جون ۱۸۹۲ء کو جو خط سر آسمان جاہ کو لکھا
اوسکی نقل پیش کرتا ہون (کاغذ ثبوت حرف ای) بعد اوسکے مین نے انگریزی درخواست مدار المہام
کو بھیجی — نقل (کاغذ ثبوت ایف مورخہ ۷ جولائی ۱۸۹۲ء تلاش کرنے سے نہین ملا) عدالت
اجازت دیتی ہے کہ یہہ بعد ازان پیش کیا جاوے —
اردو مین جو خطوط مین نے مدار المہام کو لکھے اونکے پیش کرنے مین مجھے کوئی اعتراض نہین ہے —
”ابتدائی خط کتابت“ جسکا ذکر کاغذ ثبوت نمبر سی مین آیا ہے پتہ نہ لگا سکا — گو درخواست لکھنے
کے وقت مجھے امید تھی کہ پتہ لگیگا — میرے پاس اوس درخواست کی نقل نہین ہے جسمین
مین نے بمبئی جانے کی اجازت چاہی تھی — اور جسکا کاغذ نمبر ایف مین ذکر ہے — وہ معمولی درخواست
رخصت کی تھی مین نے بیان کیا ہے کہ کاغذ ثبوت بی ایک ٹین کے بکس مین کہا تھا جسکو مع
وصیت و دیگر کاغذات مین نے پیش کیا — وصیت میری بیوی کی میرے نام ہے اور میرے سالسٹر
کراگی پنچ نے اوسکا مسودہ طیار کیا ہے اسکو بطور کاغذ ثبوت (نشان حرف جی مورخہ ۷ اکتوبر
۱۸۸۷ء) پیش کرتا ہون اصل مسودہ وصیت کا کراگی پنچ کے دفتر مین کسیکا لکھا ہوا ہے — مین نے
اپنی وصیت اوسوقت کی تھی جب کاغذ ثبوت حرف جی طیار ہوا تھا — کراگی پنچ نے وصیت میری

جانب سے طیار کی - اصل کراگی پنچ کے پاس ہے اور نقل میری بیوی کے پاس - دونون وصیتین ساتھ ہی ہوئی تھین - میری بیوی کی وصیت کی نقل کراگی پنچ کے پاس تھی -

جب مین قیصر باغ مین رہتا تھا مین چیف کمشنر کے پاس امیدوار ملازمت گیا جنھون نے جگہ دینے کا مجھسے وعدہ کیا تھا -

قبل مسٹر و مسز ایوانس کے دہلی جانے کے وہ لکھنؤ مین ٹھہرے ہوئے تھے جو اسباب مسز ایوانس لکھنؤ لینے آئی تھین وہ اسباب تھا جو قبل تبادلہ دہلی چھوڑ گئی تھین - جب مس ٹم انلی مسز ایوانس کے ساتھہ دہلی آئین - کوئی شخص حفاظت کرنے والا اونکے ساتھہ نہ تھا - جب وہ آئین تو میرے امکان مین جو کچھہ تھا انتظام کیا - مین اپنے کسی عزیز سے یہہ نہ کہہ سکا کہ وہ انکی خبرگیری کرے - مین نے اونسے مثل ایک شریف آدمی کے برتاؤ کیا - فتحپور جہان مین پرتاب گڈھ کو تبادلہ کے وقت اپنی ماں کے پاس ٹھہرا تھا سیدھا راستہ لکھنؤ اور پرتاب گڈھ کے درمیان نہین ہے - میری بیوی پرتاب گڈھ جاتے وقت فتحپور ہوکر نہین گذرین - میرے پاس فیع الدین کا وہ خط موجود ہے جو اونھون نے ملازمت کے واسطے لکھا - دوسرے روز مین یہہ خط عدالت مین لاتا تھا مگر مسٹر نارٹن نے یہہ خواہش نہین کی کہ خط پیش کیا جاے بشرط ضرورت مین اسکو پیش کرونگا - مین کہتا ہون کہ شرع محمدی کی روسے میری شادی بالکل ٹھیک ہے - اور مین یہہ بھی بیان کرتا ہون کہ میرے فرقہ کا شیعہ عیسائی سے شادی کرسکتا ہے - مین قرآن اور مسٹر امیر علی کی کتاب کے صفحہ ۲۲۴ کو سند مانتا ہون - اخباری اور اصولی گروہون کا فرق صاف طور پر مسٹر امیر علی کی کتاب قانون جائداد ذاتی صفحہ ۸ امین ملسکتا ہے - مین کہتا ہون کہ میری بیوی اگر بعد ہماری شادی کے عیسائی ہوئی تو اوسکا شادی پر اثر نہین ہوسکتا - تاریخ شادی سے مین نے ہمیشہ یقین کیا کہ میری جائز شادی میری بیوی سے ہوئی ہے - ہر مزجی کو کوئی اختیار کسی امر کے بیان کرنے کا نہین ہے جو گورنمنٹ نے اونکو تبلایا ہو مجھکو کوئی شئے گورنمنٹ کے متعلق نہین تبلائی -

کاغذ ثبوت حرف ایف مین لفظ سرار جنگ کو سردار جنگ پڑھنا چاہیے - یہہ چھاپے کی غلطی ہے جب مین نے سالسٹر کو ہدایت کی کہ وہ کلکتہ و بمبئی مین ایک کونسلی کو مقرر کرین تو مجھے معلوم نہ تھا کہ مین کہان استغاثہ دائر کرونگا - کیونکہ یہہ پمفلٹ بمبئی و کلکتہ دونون مقامون کو بھیجا گیا تھا - کونسل کو مقرر کرنے کا خرچہ زیادہ نہین ہوتا - اگر خاص طور پر بیعانہ فیس دیجاے تو دو اشرفیان اور عام طور پر دہ یہی

رقم مین نے کونسلیون کے کرنے مین صرف کی ہے۔ مین نے کہا کہ دو آغا صاحب تھے ایک و نیمین گئے ہین مین نے اب دریافت کرلیا ہے چھوٹے آغا صاحب ابھی زندہ ہین وہ میرے ساتھ عمدہ تعلقات نہین رکھتے۔ وجہ یہہ ہے جس مکان مین اب ہائی کورٹ ہے اور جسپر اونکا دعوی تھا کہ میری عمارت ہے وہ اونسے لے لی گئی۔

سالار جنگ کبھی میرے یہان نہین آئے اور نہ شب بھر رہے دن مین علاوہ میرے وہ اکثر دوسرے ماتحتون کے مکانون پر جایا کرتے تھے۔ اونھون نے اوسی طرح میری عزت افزائی کی جس طرح اورون کی کرتے تھے اونکے اپنے گھر پر آنے کو ماتحت لوگ فخر سمجھتے تھے اور ماتحت جنکے گھرون پردہ سے گئے نواب مہدی علی۔ سید حسین۔ کرنل نول۔ میجر گف اور مین خیال کرتا ہون گو کہ مجھے یقین نہین شاید نہین تھے سکرے میری بیوی کے قبضہ مین ڈرائینگ روم کے داہنی جانب تھے تعداد مین چار کمرہ تھے۔ ایک سونے کا کمرہ۔ بیٹھنے کا کمرہ اور ایک پشت پر چھوٹا کمرہ تھا۔ اس چھوٹے کمرہ مین سینے وغیرہ کا کام کیا کرتی تھین۔ چھوٹا کمرہ مکان کی روکار پر ہے۔ ڈرائینگ روم کے بائین جانب دو کمرے تھے مین اوسی کمرہ مین سویا کرتا تھا جسمین مسز مہدی حسن سوتی تھین۔ مین ڈرائینگ روم کے بائین جانب کے کمرہ کو صبح نہانے اور کپڑے پہننے کے وقت استعمال کرتا تھا۔ یہی کمرہ ہے جسکو مین نے کاغذ ثبوت نمبر ۸ مین اپنے سونے کا کمرہ لکھا ہے۔ یہہ کمرہ میرے روزانہ استعمال مین تھا۔ جب علیحدگی چاہتا تھا دن مین اکثر اسی کمرہ مین بیٹھتا یا پڑھتا تھا۔ مین نے دو کمرے اپنے ڈرائنگ روم کے بائین جانب سر سالار جنگ کے واسطے طیار رکھے۔ جسکا مین نے خط نمبر ۸ مین ذکر کیا ہے۔ خط نمبر ۸ مین جب مین نے اسکا تذکرہ کیا تو میرا اسکے سواے اور کوئی منشا نہ تھا کہ مین نے ایک مقام اس طرحسے تیار کرایا ہے جہان اگر وہ چاہین سے گے تنہا رہ سکین گے۔ میرا کوئی ارادہ اوس قسم کا نہ تھا جسکی تحریک مسٹر نارٹن نے سوالات مین کی۔ اونکو میرے گھر آنے کا زیادہ موقع تھا۔ اگر اونکو یہہ نہ خیال ہوتا کہ اونکو میری بیوی کے ساتھہ تکلف مین تکلیف ہوگی میری بیوی کسی طرحسے ذاتی طور پر سر سالار جنگ کی دوست نہ تھین۔ میرے اس خیال کی یہہ جملہ تائید کرتا ہے "آپ چھوٹے آغا صاحب کو بھی لاسکتے ہین مجھکو یقین ہے کہ اونکو لیڈیون کی صحبت پسند ہے" یہہ امر واقعی ہے کہ سر سالار جنگ اوس موقعے پر میرے گھر نہین آئے جب مین نے پیغام بھیجا اگر سالار جنگ آتے تو میری بیوی اور میرے ساتھہ چاے نوش کرتے اگر وہ چاہتے کہ زیادہ ٹھہرین اور حقہ پئین تو وہ بائین جانب کے کمرہ کو کام مین لاسکتے تھے جہان مین بیٹھتا تھا۔ مین نے وہ کمرہ اونکے واسطے خاص طور پر اس طرحسے آراستہ

کیا تھا کہ ایک نئی منہ دھونے والی میز اوسمین رکھدی تھی - مین واقف ہون سر سالار جنگ عموماً اپنے
کوٹ اور جوتا اوتار ڈالنا پسند کرتے تھے - مین وہ لفافہ پیش کرتا ہون جسمین سرور جنگ کا خط حید رحسین نے
بھیجا (کاغذ ثبوت ایچ اول) مین وہ خط بھی پیش کرتا ہون جو حیدر حسین نے مجھے بھیجا (کاغذ ثبوت ایچ)
مین سرور جنگ کا خط پہچانتا ہون حیدر حسین نے اصلی خط کاغذ ایچ نمبر ۲ بھیجدیا تھا - اور مین اب اوسکو
پیش کرتا ہون کاغذ ثبوت ایچ نمبر ۲ پر سرور جنگ کا نشان اور مانوگرام ہے - کاغذ ثبوت نمبر ۸ مین لیڈیون
کے کمرہ سے میرا مطلب اون چار کمرون سے تھا جو میری بیوی کے قبضہ مین تھے - میری بیوی کے
سونے کے کمرے کے قریب کپڑا پہننے کا کمرہ میری بیوی کے اور نیز میرے استعمال مین آتا ہے - وہان
وہ اپنی پوشاک رکھتی تھین - مین خیال کرتا ہون سرور جنگ حیدرآباد مین ۱۸۸۰ع مین آئے وہ ۱۸۸۰ع
مین لکھنؤ مین نہین تھے - مین واقف ہون راجہ کپور تھلہ نے مسز ہاجز سے شادی کی تھی انکا نام لیڈی
رندھیر سنگھ مشہور تھا - راجہ کپور تھلہ عیسائی ہوگئے تھے - مین نے کوئی خط کتابت مسز ہاجز سے
نہین رکھی - اپنی شادی کے بعد اوسکو کبھی نہین دیکھا - مجھے نہین معلوم کہ مسز مہدی حسن مسز ہاجز کے
ساتھ خط کتابت رکھتی تھین یا نہین جہانتک میرا علم ہے وہ نہین رکھتی تھین آخری خط اور آخری
تار اپنی بیوی سے مجھے کل ملا - مین نے کل صبح عدالت مین تار کا ذکر کردیا تھا جسمین بیان تھا کہ
مسز مہدی حسن الہ آباد مین ہین اور اچھی نہین رہین -

بجواب مزید سوالات مسٹر نارٹن مسٹر مہدی حسن نے بیان کیا - میرے پاس مدار المہام کا وہ خط موجود
ہے جسمین اونھون نے لکھا تھا کہ وہ میرے جانب سے اطمینان دلانے کو دیکھکے خوش ہوئے کہ
میری شادی ہوئی - مین مدار المہام کے پرائوٹ سکرٹری سے ایک نقل خط مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۹۱ع
حاصل کرونگا - کاغذ ثبوت نمبر ۳ پڑھکر مجھے یاد ہے مین نے مدار المہام سے مضمون رسالہ اور تعلقات
اپنی بیوی پر بحث کی - مین حلف اوٹھاتا ہون مدار المہام نے یہہ نہین بیان کیا کہ اس معاملہ کی
نسبت افواہیں پہلے سنی تھین - مین نے کل ثبوت جسکا کاغذ ثبوت سی مین ذکر آیا ہے مدار المہام
کی خدمت مین پیش نہین کیا - جسوقت مین نے مدار المہام سے بیان کیا تھا مجھے یقین ہے
میرے پاس شادی کے قبل کی خط کتابت موجود ہے - بعد تلاش کے مجھے معلوم ہوا کہ وہ نہین ہے -
میری خواہش تھی مدار المہام صاحب میرے اس بیان پر یقین کرین کہ میرے پاس خطوط تھے کیونکہ
مجھے پہلے خود یقین تھا - قبل مدار المہام کو لکھنے کے مین نے ان کاغذات کو تلاش نہین کیا تھا -
کیونکہ مجھے اونکے وجود کا کامل یقین تھا - آخری مرتبہ مین نے یہہ خطوط ۱۸۸۳ع مین دیکھے تھے - مین

نہین خیال کرتا کہ ۱۸۹۰ء کے بعد کبھی ان پورانے کاغذات پر نگاہ ڈالی۔ اونکے وجود کا مجھے مکمل یقین تھا۔ کیونکہ مجھے خیال تھا وہ میرے پرانے کاغذات مین ہونگے۔ خط حرف سی کے دوسرے روز لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کاغذات نہین ہین۔ مین نے اپنے تمام بکس تلاش کر ڈالے۔ مین نے خود تلاش کی۔ مین اپنے مسئلہ شادی کے متعلق ان خطوط کو بہت اہم سمجھتا تھا اور خیال تھا کہ میری شادی پر اعتراض ہونے کے بعد ان خطوط کو مدارالمہام بھی اہم سمجھین گے۔ مین خیال کرتا ہون مین نے مدارالمہام سے ان خطوط کے گم ہونے کا حال زبانی بیان کردیا۔ مجھے یاد نہین کہ کہان اور کب مدارالمہام سے کہا۔ گفتگو مدارالمہام کے محل مین ہوئی۔ کاغذ ثبوت حرف سی مین ان الفاظ سے کہ تحقیقات فوراً ہونے سے میرا مطلب اوس تحقیقات سے ہے جو ہرمزجی نے میری ہدایت سے کی۔ شکار کے وقت مین مسٹر ہرمزجی سے خط کتابت نہین کرتا تھا۔ ۲۸۔اپریل و ۱۱۔مئی کے درمیان ہرمزجی اور مجھسے خط کتابت نہین ہوئی۔ مجھے خیال ہے ہرمزجی نے مجھسے یہہ نہین بیان کیا کہ اونکے پاس ایک خط فردن جی یا فریدن جی کے سررشتہ دار محمد شکور کا آیا۔ مین واقف ہون کہ ہرمزجی نے چند گواہون کی شہادت اشاعت کے متعلق لی۔ مین واقف نہین ہون کہ ہرمزجی نے یہ خط کتابت مدارالمہام کے روبرو پیش کی۔ مین خیال کرتا ہون کہ مدارالمہام کو نتیجہ سے آگاہ کیا۔ کاغذ ثبوت ڈی کے فقرۂ اول دوسری مرتبہ سننے کے بعد مجھے اب بھی شک ہے کہ آیا ہرمزجی نے اظہار مدارالمہام کے روبرو پیش کیے یا اونسے زبانی کہا۔ مجھے یاد نہین اس کارروائی پر نگاہ ڈالنے کے قبل مین نے مدارالمہام سے اجازت حاصل کی تھی۔ مجھے یاد نہین کہ بیانات کے نقول حاصل کرنے کے قبل مین نے مدارالمہام کو درخواست دی تھی۔ یہہ صحیح ہے کہ نقول بیانات مجھے مدارالمہام کی اجازت سے ملے۔ مدارالمہام یا ہرمزجی کے پاس اصل کاغذات تھے۔ ہرمزجی نے اظہار بطور میرے سالسٹر کے لیا اگر مدارالمہام کو بھی اس سے مطلع رکھا۔ ہرمزجی نے مجھسے کہا کہ میرے لیئے یہہ بہتر ہوگا کہ مین ان نقول کے حاصل کرنے کے لیے مدارالمہام سے اجازت حاصل کرون۔ چند عرضیون کی انگریزی عبارت میری ہے اور چند مین ہرمزجی کی ہے۔ کاغذ ثبوت سی میرا ہے اور کاغذ ثبوت ڈی مین خیال کرتا ہون مسٹر ہرمزجی کا۔

مین حلف اوٹھاتا ہون مسٹر ہرمزجی میرے سالسٹر نے کبھی اوس خط کتابت کا ذکر نہین کیا جو اونکے اور گورنمنٹ کے درمیان ہوئی۔

ہمنے یہہ درخواست مدارالمہام کو جج کی حیثیت مین دی۔

بجواب سوالات مسٹر انورالیثی۔
شروعی خط کتابت کی اوسوقت تک وقت نہین کی جبتک میری شادی پر حملہ نہین ہوا اوسوقت
مجھے معلوم ہوا کہ یہہ میرے پاس نہین ہے۔ میر کے معنے سّید یا اولاد پیغمبر۔ مرزا کے معنے مغل کے ہین
اور صرف مغلون ہی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے۔
شہادت انگریزی مین شاہد کو سُنائی گئی۔ جنھون نے ذیل کی صحت کے بعد اوسکو قبول کیا۔
یہ فقرہ کہ "مجھے یاد نہین کہ کب دوسرے موقع پر مسز مہدی حسن کی تصویر ہندوستانی لباس مین دیکھی گئی۔
یون پڑہنا چاہیے۔ "مجھے یاد نہین کہ مین نے کس سے سُنا کہ مسز مہدی حسن کا فوٹو دیسی لباس مین
دوسرے مرتبہ لیا گیا"۔ دستخط مہدی حسن

دستخط۔ اودی بوسنکٹ سپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار وڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔

شاہد نمبر ۱۱ منجانب استغاثہ۔ فریدن جی ولد جمسیٹہ جی عمر ۲۳ سال قوم پارسی پیشہ پرائوٹ سکرٹری
مدارالمہام ساکن سیف آباد حیدرآباد نے باقرار صالح آج ۲۔ ستمبر ۱۸۹۲ء کو ملزم کی موجودگی مین
بیان کیا۔
مین پرائوٹ سکرٹری مدارالمہام ہون اور پمفلٹ کی جسکے متعلق یہہ استغاثہ دائر ہوا ہے اشاعت سے
واقف ہون۔ بعد اشاعت کے مدارالمہام نے کچہہ تحقیقات کی۔ کارروائی تحقیقات مہدی حسن کو نہین
دکہلائی اور نہ استغاثہ کی امداد کے واسطے تحقیقات کی گئی تھی میرے علم ویقین مین کچہہ معلومات
تحقیقات مین جمع کی گئی وہ مسٹر مہدی حسن کو نہین پہونچائی گئی اور نہ کوئی کاغذ مین نے مہدی حسن کو
دیا اور نہ اونہون نے کسیکا مسودہ تیار کیا۔ مسٹر ہرمزجی سرکاری مشیر قانون تھے اونکو کبھی اجازت
نہین دی گئی کہ کوئی کاغذ سرکاری جو اونکے علم مین ہو مسٹر مہدی حسن کو دکہلائین اس تحقیقات کی وجہ یہہ
تھی کہ مدارالمہام چونکہ گورنمنٹ کے افسر اعلے تہے اسباعث اونہون نے تحقیقات ضروری خیال
کی اس لحاظ سے ایک اعلے افسر کی بیوی کی توہین ہوئی اور چونکہ اونکی حضور ملکہ معظمہ سے ملاقات
ہو چکی ہے اور وہ نظام کے دربار مین و نیز رزیڈنسی اور مدارالمہام کی دعوتون مین شریک ہو چکی
ہین بطور افسر اعلے گورنمنٹ اونکا فرض تھا کہ اس معاملہ مین کچہہ تحقیقات کرین۔
بجواب سوالات جرح۔ مین مہدی حسن کا پرانا دوست نہین ہون۔ مین مہدی حسن کا دوست
ہون پہلی ملاقات اونسے ۱۸۸۶ء مین ہوئی اور اوس وقت سے اونسے دوستی اور رسم برابر قائم
رہی۔ مین ایک ہی ہوٹل مین مسز مہدی حسن کے ساتھ ولایت مین ۱۸۸۸ء مین ٹھہرا تھا

مین بہی چند دعوتون مین جنمین وہ شریک ہوئے تھے شریک ہوا - قبل مسٹر مہدی حسن کے مین
حیدرآباد واپس آیا ۱۸۹۱ء مین مین نے چند خلاف افواہین مسٹر مہدی حسن کی بیوی کی نسبت
سنین - مجہے نہین معلوم کہ یہہ مدار المہام کے کانون تک پہونچین یا نہین مین نے جو افواہین سنین یہہ
تہین کہ انکو انگریزی دربار مین پیش نہونا چاہیے تہا مین نے پہلے سنا کہ انکی مناسب طور پر شادی نہین
ہوئی اسباعث اونکو ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرنا نہ چاہیے تہا مین نے کبہی ان افواہون کی نسبت
مہدی حسن سے گفتگو نہین کی مین نہین کہہ سکتا کہ اوسوقت کیا گفتگو ہوئی کیونکہ یہہ راز ہے - مسٹر
مہدی حسن کی شادی کی نسبت مین نے موجودہ مدار المہام نواب بشیر الدولہ سے گفتگو نہین کی -
کبہی گفتگو کے وقت مسٹر مہدی حسن موجود تہین مین نے اس افواہ کو اہم افواہ نہ خیال کیا اس باعث
اوسکی کوئی وقعت نہ کی کیونکہ مین ایسی غلط افواہون کو وقعت نہین دیتا - مین جہوٹی افواہون کی
اطلاع مدار المہام کو نہین دیتا - مین کبہی لوگون کی نسبت توہینی بیانات دوہراتا نہین پہرتا
نہ مدار المہام کی یہہ عادت ہے - مدار المہام سے جسوقت مین نے یہہ گفتگو کی میرا ایسا منشاء
نہ تہا نہ کسی توہین کی غرض سے مجہسے گفتگو ہوئی - مین نہین کہہ سکتا کہ مین نے کیون گفتگو کی -
اس باعث کہ یہہ راز ہے - قبل اسکے کہ مین آج صبح عدالت آیا مجہے خیال تہا اس قسم کے سوالات
مجہسے کیے جاوینگے - اس خیال سے مین نے کسی سے اسبارہ مین مشورہ کیا تہا یا نہین - مین تبلانا
نہین چاہتا کیونکہ یہہ گفتگو بطور راز کے ہوئی - جو کچہہ مشورہ مین سرکاری حیثیت مین کرتا ہون وہ
راز سمجہا جاتا ہے - مین نے مدار المہام سے کہا کہ مین بطور شاہد کے طلب ہوا ہون اور اگر مجہسے
اون امور کی نسبت سوالات کیئے جاوین جو مین نے سرکاری حیثیت مین کیے ہین تو مین اونکے
جواب دینے سے اوس وقت تک انکار کرونگا جبتک کہ مدار المہام اجازت نہ دین کیونکہ وہ گورنمنٹ
کے افسر اعلے ہین اور مین اونکا سرکاری پرائیوٹ سکرٹری ہون - مین نے مسئلہ راز پر مدار المہام
سے گفتگو نہین کی - مین نے صرف مدار المہام سے خواہش کی اگر آپ سمجہا چاہین تو سمجہہ لین کہ
مین نے تحریک کی - مین نے مدار المہام سے اوسوقت اجازت نہین لی ہے کہ وہ سوالات
کے جواب دینے کا حکم دین مدار المہام نے مجہسے یہہ کہا کہ بلاشک ان امور کی نسبت اوسوقت
[illegible] جواب نہ دو جبتک کہ مین اجازت نہ دون - غرض مدار المہام سے کہنے کی یہہ تہی کہ مین
[illegible] ذمہ دار نہون - اگر ایسے حالات کے بیان کرنے سے کچہہ خرابی پیدا ہو جسپر مین
[illegible] - مین استحقاق رازداری کا دعوی کرتا ہون اور نہ کہہ سکتا ہون کہ مدار المہام سے

کیا گفتگو ہوئی (مسٹر نارٹن نے اس امر پر زور دیا کہ گواہ سوال کا جواب دے کیونکہ وہ کسی قانون یا اصول قانون سے واقف نہین ہے جس سے استحقاق رازداری کا دعوی ہو سکتا ہو عدالت نے بیان کیا کہ اسکا تصفیہ دوشنبہ کو ہوگا) (س) آپ نے کس سے مسئلہ استحقاق راز پر مشورہ لیا۔ (ج) مین رازداری کا دعوی کرتا ہون یعنی مین اوس شخص کا نام نہین بتلانا چاہتا جس سے مین نے اسبارہ مین مشورہ لیا مین جواب محض بخیال راز نہین دیتا (عدالت نے بیان کیا کہ اس مسئلہ کا بھی تصفیہ دوشنبہ کو ہوگا) میرے علم ویقین مین مین نے مہدی حسن کو اس تحقیقات کے نتیجہ سے مطلع نہین کیا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے اسبارہ مین مہدی حسن سے گفتگو کی۔ مجھے اسبارہ مین تامل معلوم ہوا کہ امر نازک ہے مین خیال کرتا ہون کہ یہہ میرا فرض دوستی نہ تھا کہ اونکو اس سے آگاہ کرتا کیونکہ مین کسی کو اسکا مستحق نہین خیال کرتا کہ کسی کی بیوی کے معاملہ مین مشورہ دے کیونکہ بیوقوف ہی میان بیوی کے جھگڑے مین دست اندازی کرتے ہین۔ مین اپنا یہہ فرض نہین خیال کرتا تھا کہ اونکو اسبارہ مین متنبہ کرون (س) کیا ۱۸۸۸ع یا ۱۸۸۹ع یا ۱۸۹۰ع مین گورنمنٹ نے مسٹر مہدی حسن کے متعلق تحقیقات کی (ج) اس سوال کا بھی جواب بخیال راز نہین دیسکتا (س) کیا اس تحقیقات کے متعلق آپ سے مشتاق حسین سے گفتگو ہوئی (ج) چونکہ مشتاق حسین ایک سرکاری ملازم ہین اس باعث مجھکو دعوی رازداری ہے مین آپ کے سوال سے یہ سمجھتا ہون کہ آپ تحقیقات اوسپر محدود کرتے ہین جو مسٹر مہدی حسن اور اونکی بیوی کی نسبت ہوئی مسٹر مہدی حسن سرکاری ملازم ہین۔ مجھسے مسٹر انوارٹی نے جب پوچھا تھا کہ آیا کاغذات مہدی حسن کو دکھلائے مین نے جواب دیا کہ نہین کیونکہ اگر مین ہان کہتا تو غلط ثابت ہوتا۔ اور اس سے میرے اوپر حرف عائد ہوتا مین اکثر مشتاق حسین سے ملا کرتا ہون۔ اور اونسے برابر گفتگو ہوا کرتی ہے۔ زیادہ تر سرکاری حیثیت مین ملاقات ہوتی ہے بعض اوقات غیر سرکاری حیثیت مین بھی ملاقات ہوتی ہے۔ مین نہین خیال کرتا کہ مسٹر مہدی حسن سے اونکی شادی کے بارہ مین مجھسے غیر سرکاری حیثیت مین گفتگو ہوئی مین ہمیشہ مسٹر مہدی حسن سے سرکاری حیثیت مین ملاقات نہین کرتا ہون۔ مین بعض اوقات بخ کی حیثیت مین بھی ملاقات کرتا ہون۔ جہانتک مجھے یاد ہے ہماری بخ کی ملاقاتون مین مسٹر مہدی حسن سے گفتگو نہین ہوئی ہے۔ سوا اسکے جس طرحسے کہ ایک افسر دوسرے افسر سے ہمدردی کرتا ہے جہانتک مجھے یاد ہے مین نے سرکاری طور پر ہمدردی نہین ظاہر کی جو کچھہ جوابات ہمدردی کے دیئے وہ موجودہ پمفلٹ سے کے متعلق

تھے مین نے ۱۸۸۸ء و ۱۸۸۹ء و ۱۸۹۰ء کی نسبت یاد نہین کہ ہمدردی ظاہر کی (س) کیا
کوئی خط اس معاملہ مین سر ایم ڈیورنڈ کا آیا ہے (ج) مین راز کا دعوی کرتا ہون (س) کیا اشتیاق حسین
نے جواب تیار کیا (ج) مین راز کا دعوی کرتا ہون (س) کیا انھون نے اسبارہ مین کچھ کہا۔
(ج) مین راز کا دعوی کرتا ہون (س) کیا یہ مسل کسی طرحسے مہدی حسن کے روبرو پیش ہوئی۔
(ج) مین راز کا دعوی کرتا ہون (س) کیا آپ کے علم مین ہیجر گف اس تحقیقات سے
واقف تھے (ج) مین دعوی راز کا کرتا ہون (س) کیا آپ واقف تھے کہ مسٹر مہدی حسن کے
کاغذات کسی اور شخص کے پاس چلے گئے (ج) مین دعوی راز کا کرتا ہون۔ مین نے یہ خبر اپنی غیر
سرکاری حیثیت مین نہین سنی۔ مین دعوی راز کا کرتا ہون کہ مین نے سرکاری حیثیت مین سنا
ہے مجھکو کوئی فکر اس مقدمہ کے متعلق نہ تھی مگر مین خوش ضرور ہوتا اگر مہدی حسن کو مجھسے کچھ مدد
ملتی مین یہ نہین کہہ سکتا کہ نواب بشیر الدولہ کاغذات دینے سے خوش ہوتے یا نہین۔
مین واقف نہین کہ اشتیاق حسین خوش ہوئے اونھون نے اس قسم کا کوئی ذکر نہین کیا (س) کیا
اس مقدمہ کے کاغذات اپ کے دفتر مین ہین (ج) مین واقف ہون کہ کہان ہین مگر بخیال
راز آپ سے بیان نہین کر سکتا (س) کیا کاغذات حضور نظام کے پاس ہین۔ مین دعوی راز
کرتا ہون مین اسکی بابت مدار المہام سے مشورہ کرونگا (مجسٹریٹ نے تحریک کی کہ سوالات جرح
اوس وقت تک ملتوی کیے جاوین جبتک کہ مسئلہ راز کا تصفیہ ایک طرف نہو جاے مسٹر نارٹن نے
بیان کیا کہ اونکو کوئی عذر نہین وہ صرف ایک سوال کرینگے) (س) اگر حضور نظام اجازت دین تو
کیا آپ کاغذات پیش کرینگے؟ (ج) مجھکو کاغذات کے پیش کرنے مین عذر نہوگا۔
بجواب سوالات مسٹر انورا رٹی شاہد نے بیان کیا جہانتک کہ مجھے علم ہے کاغذات تحقیقات مسٹر
مہدی حسن کو نہین دیئے گئے مین نے کسی شخص کو اجازت نہین دی کہ کاغذات کی نقل استغاثہ
یا ڈفنس کو دیجاے اور نہ مین نے کسیکو اجازت دی جن امور کا جواب مین دینا چاہتا
ہون نہ دسرکاری طور پر مجھے بطور راز معلوم ہوئے (س) کیا وہ معاملات جو آپ کو بطور
سرکاری راز کے معلوم ہوئے ہین آپ نظام گورنمنٹ کے فائدہ کو ملحوظ رکھکر بیان کر سکتے ہین۔
(ج) نہین۔ گورنمنٹ نظام کے فوائد کو نقصان پہونچیگا (مسٹر نارٹن نے اس سوال پر
اعتراض کیا کہ جدید ہے) (س) کیا کاغذات جنکے متعلق اطلاع دینے سے آپ نے انکار کیا ہے
وہ بطور سرکاری کاغذات کے شایع ہوئے ہین (ج) میرے علم مین نہین۔

بجواب مزید سوالات جرح شاہد نے بیان کیا۔

محمد عبد الشکور نامے سررشتہ دار میری ملازمت مین ہین مجھے عبد القدوس نامے کسی شخص کی اطلاع نہین ہے۔ ممکن ہے مین نے عبد الشکور کو خط لیکر اسٹیونسن کے پاس بھیجا ہو۔ مین نے ضرور بھیجا ہوگا مجھے یاد نہین کہ یہہ خط ۹۔ اپریل گذشتہ کو بھیجا گیا۔ حیدر آباد مین اس پمفلٹ کی اشاعت کے بعد یہہ خط بھیجا گیا۔ یہہ خط اپنی سرکاری حیثیت مین بھیجا تھا۔ مین اس خط کے متعلق شہادت دینے سے عذر کرتا ہون کیونکہ وہ راز کا خط ہے۔ مین نے اسٹیونسن کو اس دن یا دوسرے دن دیکھا ہوگا مین نے اوسے تین چار مرتبہ دیکھا ممکن ہے مین نے اسبارہ مین خط کتابت کی ہو میرے اور اسٹیونسن کے درمیان سرکاری ملاقات ہوئی تھی۔ مین اوس وقت گورنمنٹ حیدر آباد مین کام کرتا تھا مین اسکا جواب نہ دینے کا خاص استحقاق رکھتا ہون۔ جہانتک مجھے یاد ہے مسٹر اسٹیونسن کی خدمات مہدی حسن کے سپرد ہوئی تھین۔ اسٹیونسن مہدی حسن کے ایجنٹ تھے اونکی خدمات مہدی حسن کو عاریتاً دیگئی تھین۔ مین یقین کرتا ہون میری ملاقات کے بعد۔ قبل نہین۔ مین نے اسٹیونسن سے اوس وقت ملاقات کی جب وہ تحقیقات کر رہے تھے اونکے خدمات مین یقین کرتا ہون کہ مہدی حسن کو اشاعت کے ایک ماہ یا چھہ ہفتہ کے بعد سپرد ہوئی تھین۔ مگر یہہ خدمات میرے دفتر کے ذریعہ سے سپرد نہین ہوئین۔ مین واقف ہون کہ مہدی حسن مدار المہام کے ساتھہ شکار کو گئے۔ ۷۔ اپریل اونکی روانگی کی تاریخ تھی۔ جبتک مدار المہام حیدر آباد سے باہر رہے مہدی حسن اونکے ساتھہ کیمپ مین رہے۔ اسباعث مجھے نہین معلوم وہ پمفلٹ کے بارہ مین کیا کارروائی کرتے تھے۔ میرے پاس سرکاری خط مدار المہام کا اس عرصہ مین آیا ہوگا یہہ امر مسل سے ثابت ہوسکتا ہے گو مین جواب دینے سے انکار کرتا ہون کہ کہان مسل ہے۔ جب سے مسٹر اسٹیونسن کی خدمات مہدی حسن کے سپرد ہوئین مجھکو اونسے کوئی سروکار نہین رہا مسل سے ثابت ہوگا کب خدمات سپرد ہوئین۔ مدار المہام کے ایک عام زبانی حکم کے بموجب مین نے عبد الشکور کے سپرد پمفلٹ کا کام کیا۔ مین سر سالار جنگ سے بخوبی واقف ہون۔ مین سنہ ۱۸۷۶ء مین بھی اونسے واقف تھا جب وہ لڑکے تھے۔ مین واقف تھا جب اونہون نے حکومت حاصل کی۔ فروری سنہ ۱۸۸۴ء مین وہ مدار المہام ہوئے تھے۔ مئی سنہ ۱۸۸۴ء سے تاریخ استعفا سنہ ۱۸۸۷ء تک مین اونکا پرائیوٹ سکرٹری رہا۔ اس عرصہ مین کچھہ عرصہ تک مین اونکا غیر سرکاری پرائیوٹ سکرٹری رہا۔ مین اونکے محل مین بہت چہل پہل دیکھتا تھا۔ وہ بڑے میزبان تھے۔ اور یوروپین ہر ایک قسم کی مرد و عورت

اونکے پاس جایا کرتے تھے ۔ انگریزی لیڈیون اور شرفا کی صحبت مین سالار جنگ کو خوشی حاصل ہوتی تھی اونکو یوروپین لیڈیون سے ملنے کی بہت زیادہ خواہش نہین رہتی تہی مگر مین خیال کرتا ہون کہ وہ یوروپین لیڈیون کی خاطر کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے ۔ یہہ توکیفیت اونکی سرکاری مہمانداری کی تہی ۔ مگر دونون قسم کے لوگون سے وہ بیج کے طور پر بھی ملتے تھے خاص دوستون مین وہ کوئی خاص خواہش لیڈیون کی صحبت کی نہ کرتے تھے ۔ اکثر یوروپین لیڈیان معہ اپنے خاندان کے اونکے محل مین آکر ٹھہرتی تھین جن لیڈیون سے وہ واقف تھے سالار جنگ ہمیشہ ملنے کی خواہش کرتے تہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ سالار جنگ ثانی اپنے ماتحت حکام کے گھر ون پر جاتے تھے اور وہان تمام دن ٹھہرتے تھے ۔ وہ ہر پندرہوین دن مجھسے ملنے آتے تہے اور کھانا کھاتے تھے ۔ اور قبل جانے کے چند گھنٹہ ٹھہرتے تھے ۔ ان موقعون پر مسز فریدون جی یا اور کوئی انگریزی عورتین میرے مکان مین نہین ٹھہرتی تھین ۔ مین تنہا ہوتا تھا ۔ مین یہہ کبھی نہین ضروری خیال کرتا تھا کہ اونکے واسطے سونے کا کمرہ طیار کرون گو عذر نہوتا اگر وہ خواہش کرتے ۔ مین نے کبھی یہہ ضروری نہین خیال کیا کہ اون کو متنبہ کردون کہ میرا کمرہ لیڈیون کے کمرہ سے فاصلہ پر ہے ۔ سر سالار جنگ کے عادات سے واقف ہوکر مین ہرگز اسکو ضروری نہین خیال کرتا تہا کہ اونکو متنبہ کردیتا اور لیڈیان بہی مکان مین موجود ہین سواے پوشاک کے خیال سے جسکا بہت زیادہ خیال نہین رکھتے تھے وہ ٹھیک پوشاک پہننے والے نہ تھے وہ کوٹ جوتا اور موزے اوتار ڈالنے کے عادی تھے ۔

شاہد نمبر ۱۲ شجاعت علی ولد شیخ سعادت علی عمر ۴۰ سال قوم مسلمان پیشہ منیجر ریاست راجہ راے رایان ساکن حیدرآباد نے باقرار صالح ۲ ستمبر ۱۸۹۲ء کو ملزم کے روبرو بیان کیا ۔ مین مہدی حسن سے واقف ہون اونکی شادی کے وقت موجود تھا شادی اسلامی طریقہ سے ہوئی تھی ۔ مین نے نکاح نامہ کاغذ ثبوت بی پر دستخط کیے ہین ۔ اُردو مین اول دستخط میرا ہے ۔ مین نے کاغذ ثبوت بی پر اوسوقت دستخط کیے تھے جب نکاح ہوا تھا مین نے مہدی حسن اور اونکی بیوی کو دستخط کرتے دیکھا اونہون نے اوس وقت دستخط کیے جب نکاح نامہ طیار تھا ۔ مین نے کاغذ ثبوت بی پر اوس روز دستخط کیے جب نکاح ہوا ۔ شادی ۱۸۷۳ء مین ہوئی ۔ علاوہ مہدی حسن و اونکی زوجہ کے حمایت علی اور مین موجود تھا ۔ حمایت علی نے کاغذ پر دستخط کیے ۔ مین نے اونکو دستخط کرتے دیکھا اور اونکے دستخطون پر اونگلی رکھتا ہون ۔ سواے کاغذ ثبوت بی پر دستخطون کے مین اونکے دستخط پہچانتا ہون ۔ مہدی حسن کی شادی کا ذکر ۱۸۷۳ء مین ہوا تھا ۔ مہدی حسن نے

خود مجھسے ذکر کیا تھا یہہ لیڈی ۲۰ یا ۲۵ دن قبل شادی سے لکھنؤ مین رہی تھی۔شادی کے موقع پردہ ایک لیڈی مسز ایوانس کے ساتھہ آئی تھی۔یہہ امر سماعی ہے۔شاید مسز ایوانس بعد شادی کے لکھنؤ سے چلی گئین مین حتمی طور نہین بیان کرسکتا۔علاوہ حمایت علی اور میرے امیر مرزا شادی سے واقف ہین۔مین محمد حسین کا خط پہچانتا ہون کاغذ ثبوت بی پر مین اونگلی رکھتا ہون مین جانتا ہون یہہ اونھین کے دستخط ہین۔مین کاغذ ثبوت بی پر محمد فضل اللہ کے دستخط پہچان سکتا ہون۔مین جانتا ہون کہ یہہ اونکے دستخط ہین۔مین مرزا محمد مہدی کے دستخط نہین پہچانتا ہون جو شخص بیان کرے کہ مسز مہدی حسن میرے ساتھہ بہتر رہین وہ جھوٹا ذلیل اور دروغگو ہے۔یہہ بالکل غلط ہے کہ قبل شادی کے مسز مہدی حسن کا چال چلن خراب رہا۔پہلے مرتبہ میری ملاقات مسز مہدی حسن سے ۱۸۸۷ء مین بمقام لکھنؤ ہوئی اوسوقت وہ اپنے باپ کے ساتھہ رہتی تھین مجھسے ملاقات کے بعد ایک ماہ کے اندر اونکا باپ لکھنؤ سے چلا گیا۔اوسکی لڑکی یعنے مسز مہدی حسن بھی اپنے باپ کے ساتھہ لکھنؤ سے چلی گئین۔اوس وقت سے اونکی واپسی تک مین نے مسز مہدی حسن کو کبھی نہین دیکھا۔مین نے اونکو ۱۸۸۸ء سے حیدرآباد مین دیکھا۔بعد شادی اور قبل میرے یہان آنے کے مین نے اکثر مہدی حسن اور اونکی بیوی سے ملاقات کی۔بعد شادی کے مسز مہدی حسن مہدی حسن کے ساتھہ بطور اونکی بیوی کے رہین۔مہدی حسن کے دوست اور عزیز مسز مہدی حسن کو اونکی بیوی سمجھتے تھے۔

دستخط۔شجاعت علی بخط اردو

سوالات جرح ملتوی کیے گئے۔شہادت گواہ کو اردو مین سنائی گئی جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور صحیح قرار دیتا ہے۔

شاہد نمبر ۱۳ منجانب استغاثہ ذکی علی ولد علی نقی خان عمر ۔۔ سال قوم مسلمان پیشہ منیجر کورٹ آف وارڈس ساکن ٹروپ بازار نے باقرار صالح ملزم کے روبرو ۲۔ستمبر ۱۸۹۲ء کو بیان کیا۔

مین حمایت علی سے واقف ہون وہ حال وزیر بھوپال کے بھائی تہے وہ میرے رشتہ دار تہے۔مین کاغذ ثبوت حرف ب پر حمایت علی کے (اونگلی رکھکر) دستخط دیکھتا ہون۔حمایت علی نے تین یا چار سال کا عرصہ ہوا کہ قضا کی وہ راجہ صاحب اجودھیا کے یہان منتظم نائب ریاست تھے۔

دستخط۔ذکی علی بخط اردو

سوالات جرح ملتوی کیے گئے۔

شاہد کو شہادت بزبان اُردو سنائی گئی جو وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ صحیح ہے۔
شاہد نمبر ۴۱ از منجانب استغاثہ سعد اللہ ولد تصدق حسین عمر للعہ سال پیشہ مدرسی ساکن لودل گنشہ
نے ۲ ستمبر ۱۹۱۵ء کو باقرار صالح ملزم کے روبرو بیان کیا۔
مین متراسے واقف ہون مین اوسکا مدرس ہون مین اوسکو سوا سال سے جانتا ہون مین اونکو اُردو
پڑھاتا ہون۔ مین اونکے واسطے اور بھی کام کرتا ہون۔ وہ مجھسے اُردو مین وہ خبرین لکھوایا کرتے تھے
جو روسا رکو شہر مین بھیجتے ہین۔ اخبارات مین کلکتہ کو خبرین بھیجتے ہین مین واقف ہون کہ پمفلٹ
شائع ہوا ہے جسپر یہہ دعوی دائر ہوا ہے مجھے معلوم ہے کہ مترا کو اوس سے تعلق ہے۔ شروع
مارچ مین مترا نے ایک سودہ اُردو مین لکھا سودہ رجب علی نے دیا۔ اونھون نے کہا کہ اسکو پڑھو
اور وہ یعنے مترا ترجمہ اوسکا انگریزی مین کرینگے۔ مترا نے اپنے گھر مین سودہ پڑھنے کو دیا مین نے حسب
خواہش اوسکو پڑھا مترا لکھا کرتا تھا مین نے اسی طرحسے کل پڑھا۔ جب مین پڑھتا تھا مترا انگریزی
مین لکھتا تھا۔ اس طرحسے ہملوگ دو روز تک اس پمفلٹ مین مشغول رہے۔ اور دو روز مین اسکو
ختم کردیا۔ پڑھنے کے بعد اُردو مسودہ مترا کے پاس رہا۔ جب مترا بمبئی گیا اوسکے دوست واسدیو راؤ
نے پوچھا کہ پرتین کہان ہین مترا نے تبلایا کہ ایک چھوٹے صندوق مین ہین۔ واسدیو راؤ نے
کہا کہ سعد اللہ کو دیدو مترا نے مجھے دیا مین نے اپنے گھر رکھا میرے پاس چار یا پانچ روز رہا واسدیو راؤ
مجھے سڑک پر ملا اور مجھسے کہا کہ پرتین دو مین نے تمام پرتین اوسکے نوکرون کو دین مین نے کسیکو
نہ لکھتے دیکھا مین نے دیکھا کہ عمر یہ جو کلب گھر مین ملازم ہے مترا کے گھر پر پتہ لکھ رہا تھا۔ مترا کو یہ
ایک کتاب کاربنلیس نے دی تھی اسی کتاب سے مترا نے نام پڑھے اور عمر یہ نے میرے سامنے
ایک کاغذ پر کچھہ لکھا مین نے چند رسالہ سل کاغذ ثبوت ای مترا کے گھر پر دیکھے۔ ایک روز
۹ یا ۱۰ بجے ایک شخص مکان پر آیا اور راؤ سنے مترا کو آواز دی مترا زینہ پر چند پمفلٹ کاغذ ثبوت
الف لیکر آیا اور میز پر رکھہ دیے۔ مترا نے مجھسے کہا کہ اسکو لپیٹو اور اسکو میرے نہانے کے کمرے
مین رکھہ آؤ۔ مین نے شمار کیا تعداد مین ۳۰ تھے اور مین نے مترا کے نہانے کے کمرہ مین رکھدیا
جب وہ بمبئی کو جا رہا تھا اوس نے مجھسے کہا کہ شام کو میرے گھر پر آنا مین شام کو گیا اوس نے
کہا کہ بکس سے میرے کپڑے نکالکر پمفلٹ کے نیچے رکھدو مین نے یہی کیا ۲۰۰ کاپیون سے زیادہ
رسالہ کی اوسوقت تھین زاید کا بیان ایک کپڑہ مین ایک صندوق کے قریب باندھین گئین۔
مین نے کل پمفلٹ صندوق مین بند کیے مترا بمبئی کو گیا۔ جب مین نے کل رسالہ دیکھا مین نے اوسکو

پڑہا وہ مسیز مہدی حسن کی بدچلنی کی نسبت تھا۔

بجواب سوالات جرح مین نے اسٹیونسن سے یہ کل قصہ یہان آنے کے قبل بیان کردیا مین نے
مارچ کے پہلے بیان کیا تھا جو کچھ مین نے اسٹیونسن کے سامنے بیان کیا تھا وہ آج سے بہت زیادہ
تھا مین نے اسٹیونسن سے اوسوقت بیان کیا جب مہدی حسن شکار پر جاتے تھے مجھے نہین معلوم
کہ مہدی حسن کی واپسی کے کس قدر عرصہ بعد مین نے اسٹیونسن سے گفتگو کی مین نے اسٹیونسن کے
مکان پر گفتگو کی تہی جہان اونکا آدمی مجھے لے گیا تھا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے اسٹیونسن سے گفتگو
کا ذکر اس سے قبل کسی سے کیا۔ ہان مین نے جارج نیلس عرف جارج مانسن سے گفتگو کی ہے وہ سیمول
کارنیلس کے مکان مین رہتا ہے۔ اور انجیر کی بابت اوسنے کچھ لکھا ہے مین واقف نہین ہون
کہ اوسکا کیا پتہ ہے کارنیلس اوسکی پرورش کرتا ہے وہ میرا پرانا دوست نہین ہے۔ میرا گھر اوسی
سڑک پر ہے جسپر کارنیلس کا گھر ہے وہ اکثر میرے مکان پر آیا کرتا تھا۔ اس رسالہ کے متعلق کچھ
مجھسے گفتگو ہوئی اور جارج مانسن نے مجھسے بیان کیا کہ تم اوکو تعلیم دیتے ہو کیا تم رسالہ کی نسبت کچھ جانتے
ہو۔ مین نے اوسنے کہا کہ انگریزی اور اُردو کا مسودہ کچھ عرصہ تک میرے پاس رہا۔ مین نے اور کچھ
نہین بیان کیا مجھے یاد نہین کہ جارج واس سے سوائے اسکے جو مین نے اوپر بیان کیا ہے کیا
ذکر ہوا ہے مین رومن کیتھولک ۶ یا ۷ ماہ سے ہون قبل اسکے مین میتھوڈسٹ تھا اس سے پہلے
مین مسلمان تھا۔ مین نارٹن نامی ایک شخص سے واقف ہون وہ رومن کیتھولک ہے اور ہیڈ ماسٹر
ہے مسٹر نارٹن نے مجھے رومن کیتھولک نہین بنایا قبل میری تعلیم کے مسٹر الکسی قدر اُردو سے واقف
تھا۔ قبل میری تعلیم کے وہ اُردو اچھی طرح لکھ اور پڑہ سکتا تھا گو اوس عمدگی کے ساتھ نہین جیسے
مسلمان لکھ پڑہ سکتے ہین۔ مین پادری رجب علی سے واقف ہون۔ مین اس باعث واقف
ہون کہ اونکا خط پہچانتا ہون کارنیلس نے مجھسے یہ خواہش کی کہ مین رجب علی کو دو خط لکھون اور
رجب علی نے ان خطوط کا جواب دیا اس باعث ان خط سے مین رجب علی کا خط پہچان سکتا ہون
مین نے اول خط جان کارنیلس ولد لایق کارنیلس کے کہنے پر خط لکھا (گواہ کارنیلس کو تبلاتا ہے
جو عدالت مین نوٹ لے رہے ہین) جان کارنیلس سیمول کارنیلس کا بھائی ہے جارج کارنیلس کے
پاس رجب علی کا جواب آیا میرے پاس نہین ہے جان کارنیلس سیمول کارنیلس یا بڈہے کارنیلس
نے مجھسے خواہش کی کہ مین خط لکھون مجھے یاد نہین کہ کسکی خواہش پر مین نے رجب علی کو خط لکھا۔
مجھے یاد نہین کہ مین نے رجب علی کو جواب دیا۔ جان کارنیلس کے پاس رجب علی کے دو خط ہین

مین نے دونون خط دیکھے ہین مین نے ان خطوط کے علاوہ رجب علی کے لکھے ہوئے خطوط دیکھے
ہین مین نے نماز کی نسبت رجب علی کی ایک تحریر دیکھی ہے جو جارج نیلس کے قبضہ مین ہے وہ
رجب علی کے قبضہ مین تھی اور اب نیلس کے قبضہ مین ہے مین نے اصل مسودہ پڑھا مین نے
رجب علی کی دوسری تحریرین بھی دیکھی ہین جب وہ ہندوستان سے آئے ایک شخص مجھکو رجب علی کے
پاس لے گیا اور مین نے دیکھا کہ وہ لکھ رہے ہین مجھے نہین معلوم کہ وہ کیا لکھ رہے تھے مین نے
اور کچھ رجب علی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہین دیکھا - اس مقدمہ مین میرے پاس سمن نہین آیا ہے -
نواب مہدی حسن نے مجھسے خواہش کی کہ تم شہادت دو - دس بارہ روز ہوئے اونھون نے مجھسے
خواہش کی تھی - مین نواب مہدی حسن کے گھر گیا تھا مین اسٹیونسن کے پاس گیا تھا اور مجھکو
وہ مہدی حسن کے پاس لے گئے مین نے نواب مہدی حسن سے اونکے گھر مین ملاقات کی - اس
معاملہ کی نسبت مجھسے گفتگو ہوئی مین نے اونسے وہ سب بیان کردیا جو آج یہان بیان کیا اونھون نے
مجھکو کچھ نہین دیا اور نہ دینے کا وعدہ کیا مین نے ابھی صحیح بیان کیا ہے کہ دو دن مجھے متراکہ لکھوانے
مین صرف ہوئے مین نے دس سے بارہ بجے تک اور پھر ایک بجے سے دو بجے تک اردو عبارت
سنائی اور ایک روز رات کو کام کیا مجھے یاد ہے کہ ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ رات کو کام ہوا مجھے یاد
نہین کہ اول یا دوسری شب کو کام ہوا - دوسرے روز دس بجے سے بارہ بجے تک - اور پھر ایک
بجے سے دو بجے تک لکھا - ہمنے ایک شام کو کام کیا مین انگریزی نہین پڑھ سکتا مگر انگریزی حروف
سے واقف ہون یعنے رومن حرفون سے مین - چھپے اظہار کو (گواہ کو اظہار دکھلایا گیا) مین
پڑھ سکتا ہون (ٹائمس آف انڈیا گواہ کو دکھلایا گیا) یہہ انگریزی مین ہے مین اسکو نہین پڑھ سکتا
(رسالہ کا چھٹا صفحہ دکھلایا گیا) اور نہ اسکو (رسالہ کا چوتھا صفحہ دکھلایا گیا) مسودہ جو مین نے
پڑھا اور جو مین نے بیان کیا کہ مسٹر مہدی حسن کے متعلق تھا وہ سفید کاغذ پر تھا فولیس کیپ
کے مانند کاغذ تھا - مجھے نہین معلوم مسودہ کے کس قدر صفحہ تھے مسودہ پر دستخط نہین تھے - ممکن ہے
کہ مسودہ کے چند نام مجھکو یاد ہون - مولوی مہدی حسن کا ایک موقعہ پر ذکر آیا - دوسرے موقعہ پر
محسن الزمان کا - تیسرے پر مرزا عباس بیگ مرحوم کا - ایک جگہ نواب فتح نواز جنگ بہادر
مہر ممبر سرکار عالی کا - ایک مقام پر گرڈ ڈانلی کا ایک مقام پر اسی قسم کے الفاظ درج تھے
کہ سید حسین بلگرامی و سید علی بلگرامی و نواب سرور جنگ اس عورت کے خراب چال چلن سے
واقف تھے اور وہ خاموش رہے پھر ایک جگہہ لکھا تھا - نزدیک نوٹھی مرزا عباس بیگ کا ایک

چھوٹا مکان ہے جسمین دو یورپین عورتین طوائف پیشہ رہا کرتی تھین مین نے عمر یہ کو متراکے گھر پر قبل دوپہر کے پتہ لکھتے دیکھا۔ ممکن ہے کہ ۹ یا دس بجے ہون۔ مجھے دن ہفتہ یا مہینہ یاد نہین۔ مہینہ شاید مارچ کا تھا۔ تاریخ ۱۲ یا ۱۳۔ تھی۔ وسط ماہ تھا مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ ۱۲ یا ۱۳ تھی مین نے وسط ماہ اس باعث کہا کہ مین نے غلہ کچھہ خرید کیا تھا اور وہ اوس وقت تک صرف نہین ہوا تھا مین ۱۲ یا ۱۳۔ کو وسط ماہ خیال کرتا تھا۔ مین نے یہہ کبھی نہین سُنا کہ ۱۳ تاریخ کو یہہ رسالہ چھاپا گیا یا ۱۲۔ کو کہ جب فرض کیا جاتا ہے کہ رسالہ چھاپا گیا مین نے ۳۰۰ کم و بیش کاپیان متراکے گھر پر دیکھین مین نے اونکو اصل مین شمار کیا تھا۔

سوال۔ تو تمکو ٹھیک نہین معلوم تھا کہ کس قدر کاپیان تھین ؟۔

مین واقف نہین ہون کہ ۳۰۰ پرتین تھین یا کم و بیش مین نے یہہ کبھی نہین سُنا کہ رسالہ کی ۳۰۰ پرتین شایع کی گئین مین رومن کیتھولک اسکول مین عـہ ماہوار پر ملازم ہون اور عـہ دوسرے مقام سے پاتا ہون مین اوس اسکول مین فروری یا مارچ مین مدرس مقرر ہوا۔ یہہ اسکول دن مین ہوتا ہے۔ مین وہان صرف ڈھائی گھنٹہ پڑھاتا ہون۔ گرمی کے موسم مین اسکول ساڑھے ۳ بجے شام سے لگتا ہے۔ مارچ مین اسکول ۱ بجے سے ساڑھے ۳ بجے شام تک لگا۔ اس عرصہ مین طالب علم رخصت پاتے ہین مجھے خیال نہین کہ کس قدر عرصہ کی رخصت ملتی ہے کیونکہ مین ڈھائی گھنٹہ کے لیے اسکول جاتا ہون۔ مین وہی شخص ہون جسکی بیوی کے قتل کا مقدمہ سٹی مرڈر کیس کے نام سے مشہور ہے میری بیوی کے زیور ابھی تک مجھکو واپس نہین ملے ہین وہ ہائی کورٹ مین ہین۔ ہوم سکرٹری کے دفتر مین نہین ہین۔ اوسکی واپسی کے واسطے درخواست دی ہے گو اس باعث واپس نہین دیے گئے کہ مجھسے بیان کیا گیا کہ مقدمہ اسی شہر مین ہو رہا ہے۔ مجھے ابھی نہین معلوم ہوا ہے کہ بعد تصفیہ مقدمہ مین زیورات حاصل کرلون گا۔

بجواب سوالات مکرر بجانب مستغاثہ بیان کیا۔ میری بیوی کے قتل کا واقعہ ۷۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء کو ہوا اس مقدمہ کے بارہ مین رزیڈنٹ سے مین نے درخواست کی ہے کہ ملزم کے خلاف اس مقدمہ مین ابھی تک وارنٹ جاری ہین مگر جب مین مہدی حسن کے گھر گیا اشٹی ذہین میرے ساتھہ وہان نہین گئی (لوح کا غذ ثبوت اسے دکھلایا گیا) مین لفظ حیدرآباد و حروف اے ۔۔ ایس۔ ار۔ او (یہہ غلط ہے او۔ ایف ہونا چاہیے) پہچانتا ہون۔ رومن حروف سے

میرا مطلب یہہ ہے کہ مین اُردو مین بحروف انگریزی لکھ سکتا ہون۔ دستخط سعد اللہ بخط اُردو۔
شاہد کو اُردو مین اظہار سُنایا گیا جو وہ سمجھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ صحیح ہے۔

۶ ستمبر ۱۸۹۲ء

پھر اظہار لیا گیا۔ بجواب سوالات جرح بیان کیا۔ مین مُشیر نامی اخبار سے واقف نہین ہون۔ مین نے نہین سُنا کہ کبھی پڑھا ہے اور نہ کبھی وہ مجھے دکھایا گیا مین کشن راؤ و باجی راؤ کے نام کے لوگون سے واقف نہین ہون۔ مین کشن راؤ و باجی راؤ کو نہین جانتا کہ ایک ہی شخص ہیں مین نے جمعرات گذشتہ کو انکے اخبار نہین پڑھا ہے مین واقف نہین ہون کہ یہہ اخبار زیر سرپرستی مشتاق حسین سے یہ ستمبر کا ہے گذشتہ ماہ اگست کا تھا اپریل کے بعد مارچ آتا ہے اور فروری اسکے پہلے ہوتا ہے۔ مین اکثر مہینہ کا شمار ٹھیک طور پر نہین کہہ سکتا۔ مین عمریہ کے خط کو نہین پہچانتا ہون۔ مین پادری جی آئی سمتھ سے بخوبی واقف ہون پادری رجب علی نے مسٹر اسمتھ سے کبھی ممانعت نہین کی ہر کہ مین بطور واعظ نوکری پاؤن اس اخبار مین اُن نہین ناموں کا ذکر ہے جو پمفلٹ مین درج ہین مین نے یہہ فقرہ اخبار مین قبل شہادت دینے کے پڑھا تھا۔ بجواب سوالات استغاثہ بیان کیا مین نے یہہ جملہ پہلے بھی پڑھا تھا کہ جب مین نے سو دہ مترجم کو سُنایا تھا مین نے یہہ اخبار پہلے نہین دیکھا۔ دستخط سعد اللہ بخط اُردو۔

شاہد نمبر ۱۵ امیر مرزا ولد الف بیگ عمر ۲۴ سال قوم مسلمان پیشہ بیکاری ساکن لکھنؤ نے باقرار صالح ۶ ستمبر کو روبرو ملزم بیان کیا مین مہدی حسن سے واقف ہون مین ۱۸۷۳ء مین لکھنؤ مین تھا اوس وقت مہدی حسن کو جانتا تھا۔ مجھے معلوم ہے اونکی اوس سال شادی ہوئی تھی مین شادی کے وقت موجود نہ تھا مین بعد مین آیا تھا۔ شادی کے دو گھنٹہ بعد موجود ہوا مجھے معلوم تھا شادی ہونے والی ہے۔ مہدی حسن نے مجھسے ایک روز قبل کہا تھا شادی دوسرے روز ہونے والی ہے مگر مین موجود نہو سکا اونکی شادی مس گرٹرڈ ڈانلی سے ہوئی مین اونسے قبل شادی کے واقف تھا۔ ہماری ملاقات ۱۸۷۲ء مین لکھنؤ سے شروع ہوئی۔ جب میری پہلی ملاقات ہوئی وہ اپنے باپ کے ساتھ رہتی تھین جسوقت سے مہدی حسن نے اونسے شادی کی اوس سے قبل وہ لکھنؤ مین رہین۔ وہ اپنے گھر گئی تھی وہ ایک مہینہ یا ۱۵ روز قبل شادی کے لکھنؤ آئی تھین۔ مین حمایت علی سے واقف ہون اور اونکے دستخط پہچانتا ہون۔

(کاغذ ثبوت ب دکھلایا گیا)۔

حمایت علی کے دستخط کاغذ حرف بی پر دیکھتا ہون (انگریزی دستخط) یہہ اونھین کے ہین مین نے کاغذ ثبوت بی نکاح کے دن مہدی حسن و مس گرٹروڈ ڈانلی کے پاس دیکھا۔ بعد شادی کے میری رسم مہدی حسن سے

قائم رہی - مہدی حسن کے عزیز اقارب پرتاب گڈھ مین اونکی بیوی کو بیوی سمجھتے تھے - مین نے مہدی حسن کو پرتاب گڈہ مین دیکھا تھا - مین اونکی بیوی کے ساتھہ پرتاب گڈہ گیا تھا - مین وہان دو یا ڈھائی ماہ ٹھہرا تھا اور بعد اوسکے کہ چلا گیا تھا مین حیدرآبادی نہین ہون مین ماہ کی یکم یا ۲ - جولائی کو یہان آیا یہہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے کہ مسز مہدی حسن بطور طوائف رہتی تہین - دستخط - امیر مرزا -

سوالات جرح ملتوی کیے گئے -

شاہد کو اظہار انگریزی مین سنایا گیا جس زبان کو وہ سمجھتا ہے اور اوسنے قبول کیا کہ صحیح ہے -

شاہد نمبر ۱۶ منجانب استغاثہ محمد حسین ولد میر محسن علی عمر ۵۰ سال قوم مسلمان پیشہ ڈائرکٹر محکمہ زراعت ساکن حیدرآباد دکن نے باقرار صالح ۲ ستمبر ۱۸۹۳ع کو بیان کیا مین انگریزی ملازمت مین ہون اور میری خدمات ریاست حیدرآباد کو منتقل کردی گئی ہین تبادلہ کے وقت مین اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت ممالک مغربی و شمالی تھا مین مسٹر مہدی حسن و مسز مہدی حسن سے واقف ہون ۱۸۷۷ع مین اول بار مین اونسے مقام پرتاب گڈہ مین واقف ہوا شاید ۱۸۷۷ع ہو جیسے ہی اونہون نے پرتابگڈہ مین ملازمت حاصل کی مین اونسے واقف ہوا پرتاب گڈہ مین مسز مہدی حسن مردون کی سوسیٹی مین نہین جاتی تہین لیڈیون مین وہ بطور مسز مہدی حسن پیش ہوئی تہین ایک مرتبہ میری اہل خانہ مسز مہدی حسن سے ملنے گئی - مسز مہدی حسن اکثر میرے یہان لیڈیون سے ملنے آیا کرتی تہین کیونکہ ہملوگ پرانے سکناسے ۱۸۷۸ع تک پرتاب گڈہ مین ایک جگہہ رہے - ہندوستانی سوسیٹی مین مسز مہدی حسن بطور بیوی مہدی حسن رہتی تہین - مین نے اونکو اپنے تئین سوا اون کی بیوی مشہور کرنے کے کسی طرح نہین دیکھا مجھے پورا یقین ہے وہ اونکی بیوی تہین مین اور مہدی حسن پھر رائے بریلی مین یک جگہہ ہوے کہ جہان کچھہ عرصہ کے واسطے میری تعیناتی ہوئی تہی مجھے ٹھیک سن یاد نہین ہے - ممکن ہے کہ ۱۸۷۹ع یا ۱۸۸۳ع ہو مسز مہدی حسن اسی زمانہ مین بمقام رائے بریلی تہین میرے بھائی کے گھر کی مستورات وہان تہین اور وہ مہدی حسن کی بیوی سے بطور زوجہ مہدی حسن ملتی تھین بعد رائے بریلی سے جدائی کے ہم لوگون کا ساتھہ اوسوقت تک نہین ہوا - جبتک گذشتہ جنوری مین مین حیدرآباد نہ آیا - جب مین ممالک مغربی و شمالی سے چلا ۴۰۰ روپیہ تنخواہ پاتا تھا جو بھتہ ملاکر ۶۰۰ یا ۷۰۰ ہوتا تھا - جسوقت مین نے ملازمت چھوڑی تھی مین قائم مقام ڈائرکٹر محکمہ زراعت ۹۰۰ روپیہ ماہوار پر تھا جو بھتہ ملاکر ۱۲۰۰ تک پہونچتی تھی -

سوالات جرح ملتوی کیے گئے - دستخط - محمد حسین -

شاہد کو اظہار انگریزی مین سنایا گیا جو وہ سمجھتا ہے اور اقرار کیا کہ صحیح ہے۔

شاہد نمبر ۱۷ منجانب استغاثہ مولوی اقبال علی ولد نذر علی عمر ۵۵ سال قوم مسلمان پیشہ جوائنٹ سکرٹری صیغۂ مال گورنمنٹ نظام ساکن حیدرآباد نے باقرار صالح ملزم کے سامنے ۵ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بیان کیا مین مہدی حسن سے اوسوقت سے واقف ہون جب وہ پرتاب گڈھ مین تھے۔ مین وہان وکیل تہا مین اب بھی انگریزی ملازمت مین ہون قبل اسکے کہ میرے خدمات حیدرآباد کو منتقل ہوے۔ مین سب جج تھا۔ مین پرتاب گڈھ مین مہدی حسن کے ساتھ ۱۸۷۳ء مین تھا قبل مہدی حسن کے آنے کے مین پرتاب گڈھ مین گیا تھا۔ جب مہدی حسن پرتاب گڈھ آئے تھے مجھے معلوم تھا کہ اونکی شادی ہوگئی تھی کسی نے مجھسے شادی کا حال بیان نہین کیا۔ مگر چونکہ مسیز مہدی حسن ہمیشہ اونکے ساتھ رہتی تھین اس باعث مین سمجھا کہ وہ اونکی بیوی ہین۔ پرتاب گڈھ مین مسلمان گھرون مین وہ ہمیشہ اونکی بیوی سمجھی جاتی تھین۔ میری بیوی بہت کم باہر جاتی ہین یا ملتی ہین پانچ سال تک پرتاب گڈھ مین مہدی حسن کے ساتھ رہا اس کل زمانہ مین مین نے مسیز مہدی حسن کو مہدی حسن کی بیوی خیال کیا وہ میری بیوی کے یہان کبھی نہین آئین اور نہ میری بیوی اونکے یہان گئین وجہ اسکی یہہ تھی کہ میری بیوی بہت کم باہر جاتی تھین اور دوستون سے ملتی تھین پرتاب گڈھ مین اونکی بہت کم جان پہچان تھین اور وہ گھر کے باہر نہین جاتی تھین مسیز مہدی حسن کے ساتھ اونکی ملاقات ہین مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

جرح۔ ۱۸۷۳ء مین مجھے مسیز مہدی حسن کی گذشتہ زندگی کا کچھہ حال معلوم نہین ہوا مین نے اونکا نام گرٹروڈ ڈانلی اوس وقت نہین سنا تھا۔ پرتاب گڈھ مین آنے کے وقت مجھے اونکا حال معلوم ہوا ۱۸۸۳ء مین مین نے اونسے یا مہدی حسن سے نہین دریافت کیا کہ آیا اونکی شادی ہوئی ہے یا نہین۔

شاہد نمبر ۱۸ منجانب استغاثہ رمنہ ولد جنیا عمر ۳۵ سال کورمی چپراسی رکارڈ پریس ساکن ٹروپ بازار حیدرآباد نے ۵ ستمبر ۱۸۹۲ء کو ملزم کے سامنے بیان کیا۔ مین رکارڈ پریس حیدرآباد مین چپراسی ہون مین کچھہ عرصہ ہوا یکشنبہ کو مطبع مین گیا تھا۔ ہولی کی تعطیل مین دن ہورہی کا دن تھا۔ علاوہ کاریگرون کے مین نے اوس روز مترا کو مطبع مین دیکھا کام مطبع مین ہورہا تھا۔ مترا کا رسالہ چھپ رہا تھا مجھے نہین معلوم کہ کیا مضمون تھا کیونکہ انگریزی سے واقف نہین تہا۔ جیسے ہی کہ کاغذ تیار ہوا مجھے دیا گیا کہ مین مترا کو پروف دون۔ کلال رام چارو کی مکان کے قریب مین مترا کی

گھر پروف لیگیا۔ جب مین نے پروف مِسٹر اکو دیا اونھون نے اوس پر بحث کی اور میرے دفتر مین لائے شام کو مطبوعہ کا غذات باندھکر مین اسپتال مین مسٹر کارنر کے پاس لے گیا (سوالات جرح ملتوی کیے گئے)۔

شاہد نمبر ۱۹ منجانب استغاثہ شیخ برہان ولد شیخ برہان قوم مسلمان عمر پچاس سال پیشہ چپراسی ساکن بازار اٹا میان نے باقرار صالح ۵ ستمبر کو روبرو ملزم کے بیان کیا۔

مِسٹر اکے گھر پر چیزین لے گیا ہون مین ایک مرتبہ بنڈل اونکے گھر پر لے گیا ہون مسٹر کارنر نے مجھے وہ بنڈل اسپتال مین لیجانے کو دیا تھا مین لے گیا یہ ایام ہولی مین ہوا۔

دن چہار شنبہ ۳ روز کے بعد ہولینڈی ہوئی۔

سوالات جرح ملتوی کیے گئے۔ دستخط۔ شیخ برہان بخط اُردو۔

شاہد کو اظہار بزبان اُردو سنایا گیا جو وہ سمجھتا ہے اور اقرار کیا کہ صحیح ہے۔

مقدمہ استغاثہ کی جانب سے ختم ہوا سوائے چند اظہارات کے جو بذریعہ کمیشن لیے جاوینگے کونسلی مزید شہادت طلب کریگا بشرطیکہ سوالات جرح سے ضرورت ثابت ہوئی۔

درخواست نواب مہدی حسن صاحب

زیر دفعہ ۵۰۳ ضابطۂ فوجداری

جناب عالی۔ سائل ایک کمیشن کے اجرا کی زیر دفعہ ۵۰۳ ضابطۂ فوجداری بغرض لینے شہادت گواہان ذیل اجازت چاہتا ہے۔

مقام الہ آباد۔ ۱۔ مسٹر ٹامس ایوانس دفتر سکرٹریٹ محکمۂ تعمیرات۔ ۲۔ مسیز ایوانس بیوی شاہد متذکرہ بالا متعلق اونکے واقفیت کپتان و مس ڈانلی وشادی مسیز مہدی حسن۔

مقام لکھنؤ۔ ۱۔ مسٹر ہوائٹ پرنسپل کیننگ کالج۔ اس امر کے ثابت کرنے کو کہ مرزا باقر حسین نامے کوئی طالبعلم کالج مین نہین تھا جو امتحان بی۔ اے کیواسطے گیا ہو اور ۱۸۹۰ء مین ناکامیاب ہوا ہو اور اس امر کے ثابت کرنے کو بھی کن لوگون نے امتحان ڈگری اوس سال دیا اور کون طالب علم ناکامیاب ہوئے۔

۲۔ ڈاکٹر ہوپر۔ اگر مرزا مہدی بوجہ ناتندرستی شہادت دینے کے ناقابل ہون اوس حالت مین سارٹیفکٹ کی تصدیق کرین کہ وہ شہادت کے قابل نہین ہین۔

مقام فتح پور۔ ۱۔ شیخ محمد حسین زمیندار فتحپور بارہ بنکی۔ ۲۔ محمد فضل اللہ زمیندار ۔۔ ورجسٹرا ۔

۳۔ مرزا مہدی۔ اس امر کے ثابت کرنے کو کہ انہوں نے نکاح نامہ پر دستخط کیے اور انکے علم مین شادی ہوئے۔
۴۔ منشی احسان علی زمیندار۔ ۵۔ شیخ احمد حسین زمیندار فتحپور۔ اس امر کے ثابت کرنے کو کہ بعد شادی انکو اطلاع ہوئی۔
یہہ خواہش ہے کہ کمیشن پہلے الہ آباد بعد اوسکے لکھنؤ اور فتحپور کو جاے۔

درخواست منجانب مسٹر سترا زیر دفعہ ۵۰۳ ضابطۂ فوجداری

جناب عالی۔ سائل ایک کمیشن کے اجرا کی زیر دفعہ ۵۰۳ ضابطۂ فوجداری بغرض لینے شہادت گواہان ذیل اجازت چاہتا ہے۔
بمقام راے بریلی۔ ۱۔ دستور علی ہیڈ کلارک عدالت سشن جج۔ ۲۔ رام پرشاد محکمۂ تعمیرات۔
گرٹرود ڈانلی کے حالات ابتدائی ظاہر کرنے کو ونیز اس غرض سے کہ مستغیث اور اونکی کیا حالت راے بریلی مین رہی۔ دستخط۔ ایس۔ ایم سترا۔ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء
فہرست گواہان جنکا اظہار بذریعۂ کمیشن بمقام لکھنؤ لیا جائیگا۔ مدخلہ آخری جمعہ ستمبر ۱۸۹۲ء۔

نام گواہ

۱۔ نواب حسین مرزا عرف لاڈلے صاحب لکھنؤ۔ ۲۔ نواب جانی مرزا امین آباد لکھنؤ۔
۳۔ حیدر حسین نجم بلگرامی لکھنؤ۔ ۴۔ نواب صادق حسین خان لکھنؤ۔ ۵۔ سید محمد عابد عرف منجھو صاحب۔ ۶۔ لاڈلے صاحب ریاست نانپارہ۔ ۷۔ منشی سجاد حسین اڈیٹر و مالک اودہ پنچ۔
۸۔ مرزا محمد عباس قائم مقام ڈپٹی کمشنر ہردوئی۔ ۹۔ کرنل نیوبری۔ ۱۰۔ کرنل فنڈل کری۔ ۱۱۔ مسٹر ممفرڈ سپرنٹنڈنٹ پولس لکھنؤ۔ ۱۲۔ مسٹر ای مارگن سپرنٹنڈنٹ دفتر کمشنر۔ ۱۳۔ سید یوسف الزمان صاحب تعلقدار بانہرہ۔ ۱۴۔ حیدر حسین۔ ۱۵۔ راجہ رام پال سنگہ کالاکانکر پرتاب گڈہ۔ ۱۶۔ پرنس مرزا سلیمان قدر بہادر۔ ۱۷۔ داروغہ عباس علی سابق میونسپل انجنیر لکھنؤ۔ ۱۸۔ اصغر جان فوٹوگرافر لکھنؤ۔ ۱۹۔ علی حسین لکھنؤ۔ ۲۰۔ چاندخان لکھنؤ۔ ۲۱۔ منجھو صاحب لکھنؤ۔
۲۲۔ غلام نبی۔ ۲۳۔ میر احمد حسین۔
اس امر کے ثابت کرنے کو کہ گرٹرود ڈانلی جب سے مستغیث کی شادی ہوئی ہے ۱۸۸۶ء مین طوائف پیشہ تھی اور اوسکے حالات سابق خراب تھے۔

کاغذات ثبوت پیش کردہ مستغیث و ملزم بعدالت صاحب سپرنٹنڈنٹ ریڈیڈنسی بازار حیدرآباد۔

کاغذ ثبوت حرف بی منجانب استغاثہ مدخلہ نواب مہدی حسن ۱۹- اگست سنہ ۱۸۹۲ء

نکاح نامہ

مین مہدی حسن ولد فضل حسین ساکن فتحپور ضلع بارہ بنکی عمر ۲۰ سال مس گرٹروڈ ڈانلی سے شادی کی تجویز کرتا ہون اور مین ایلین گرٹروڈ ڈانلی عمر ۱۵- سال قبول کرتی ہون اور ہم لوگ اپنی مرضی سے مذہب اسلام کی رو سے شادی کرتے ہین۔

مین مہدی حسن یہ بھی بحلف اقرار کرتا ہون اور رضامند ہوتا ہون کہ اپنی منکوحہ بیوی ایلین گرٹروڈ کی زندگی مین کوئی دوسری شادی نکرونگا۔ مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون اور منظور کرتا ہون دس ہزار روپیہ بطور مہر کے مجھ پر دین ہوگا۔

دستخط مہدی حسن

دستخط ایلین گرٹروڈ میکل ڈانلی

لکھنو ۲۸- ستمبر سنہ ۱۸۸۳ء

دستخط گواہان۔

حمایت علی شجاعت علی- بخط اردو- میرزا مہدی بخط اردو- محمد حسین زمیدار قصبہ فتحپور- بخط اردو- محمد فضل اللہ بخط اردو-

کاغذ ثبوت حرف (سی) مدخلہ مستغیث بتاریخ ۶- ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء

بحضور ہز ایکسیلینسی سر آسمان جاہ کے سی آئی ای مدار المہام حیدرآباد دکن۔

حضور عالی یہ غیر ممکن ہے کہ مین حضور سے اپنا وہ رنج اور طبیعت کی فکر بیان کرسکون جو ایک مصنوعی نام سے پمفلٹ کی اشاعت مجھکو ہوئی ہے۔ مین اس بارہ مین حضور سے اس سے پہلے خط کتابت کرتا۔ مگر مین نے اس امید سے اس خط کے لکھنے مین دیر کی کہ تحقیقات جو مین نے فوراً شروع کی ہے جس سے مجھکو اس شرمناک توہین کے مصنف کے پتہ لگانے مین

آسانی ہوگی بدقسمتی سے مجھکو اسمین کامیابی نہین ہوئی۔ اسی باعث مجھے انتظار کرنا پڑا ہے
مگر اب مین حضور سے تحریر مین عرض کرتا ہون جو مین اس بارہ مین بوقت دورہ زبانی بیان
کرچکا ہون کہ حضور پر اگر کوئی یکطرفہ راے میرے خلاف ظاہر کی جاوے اوسکا اثر نہونے دیوے
ان شرمناک الزامات کی نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ اونکی حیثیت ایسی ہی ہے کہ مین اس سے
زیادہ کچھ نہین کہہ سکتا کہ بالکل صاف انکار کرون مین خیال کرتا ہون کہ مین اطمینان کے ساتھ
ہر ایک ایماندار شخص سے جسپر اسطرح سے کوئی بزدلانہ حملہ کیا گیا ہو ہمدردی کے ساتھ کچھ
سننے کی امید کرسکتا ہون بلاشک غرض اشاعت رسالہ سے پولٹیکل ہے۔

اس الزام کی نسبت کہ میری شادی نہین ہوئی ہے مین عرض پرداز ہون کہ علاوہ اس امر
کے کہ ہماری شادی کا حال ہر ایک شخص کو جو ہمارے نزدیک رہتا ہے ۱۰ سال سے معلوم ہے
اور ہمارے اعزا احباب اور ملاقاتیون نے ہمیشہ اسکو جایز تصور کیا ہے مین عرض کرسکتا ہون
کہ میرے قبضہ مین میری شادی کے اعلی درجہ کے ثبوت ہین جو مین حضور کے روبرو پیش
کرنیکو تیار ہون یہ ثبوت خاص کر ابتدائی خط کتابت قبل شادی و نکاحنامہ حسب شرع محمدی
و شہادت گواہان جو میری شادی کیوقت موجود تھے ہے وہ وصیت پیش کرنیکو تیار ہون جو میرے
وکلا کے ہاتھ مین ہے اس سے بڑھکر یہ غیر ممکن ہے کہ کوئی ثبوت پیش کیا جاوے۔

مین عرض پرداز ہون یور ایکسلنسی جسطور پر چاہین اس خط کو کام مین لاوین۔

عریضہ مہدی حسن حیدرآباد دکن ۱۱ مئی

کاغذ ثبوت نشان حرف (ڈی) پیش کردہ کونسل مستغیث بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۲ع

بحضور ہز ایکسیلینسی سر آسمان جاہ مدار المہام حیدرآباد۔

یور ایکسیلینسی یہ تسلسل اپنی درخواست مورخہ ۱۱ ماہ حال کے مین عرض پرداز ہون کہ حضور
ممدوح یہ سنکر خوش ہونگے کہ اب یہ ظاہر ہوگیا ہے کس شخص نے مسودہ رسالہ کا تیار کیا
جو پریس مین چھپنے کو گیا کیونکر گئے اور کس پریس مین اوسکو چھپوایا حضور کے روبرو مجھے شک
نہین ہے گو مسٹر ہرمز جیکا اظہار و حسب دیگر گواہان کے اظہار پیش ہوئے ہونگے جو اسمقدمہ
مین شہادت دینے کو تیار ہین اور جنکی مطبوعہ نقول حضور کی اجازت سے مسٹر ہرمز جی نے
مجھے بہم پہونچائی ہین اون اظہارات کے ملاحظہ سے صاف عیان ہوگا کہ الزام ایک شخص
ستراکے خلاف صاف ثابت ہے۔ اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ کافی اور بہت کچھ

ثبوت اسکے لیے موجود ہے کہ اوسکو سزا ہو جس شخص کے ہاتھ کا مسودہ حیدرآباد رکارڈ پریس کو بھیجا گیا تھا اور جسکے کہنے پر یہ پرچے چھاپی گئین تھین۔

سب سے بڑھکر اس مسلہ پر اپنا غور اور فکر صرف کیا کہ آیا یہ شخص ستر نامے اصل مین شرمناک رسالہ کا مصنف ہے اور کیا اسپر استغاثہ دائر و سزایاب کرا کے مین اپنا فرض ادا کرونگا کہ اصلی مجرم کو سزا ہو اصلی مصنف اس رسالہ کا مین ایک گھڑی بھر کے لیے یقین نہین کرتا ہون کہ ستر ہے اور اس اہم مسلہ کے تصفیہ مین مین حضور کی مہربانی چاہتا ہون مین نے اس شخص ستر کے متعلق کامل تحقیقات کی ہے جو بالکل مجھے اور دیگر افسران گورنمنٹ حضور کو نامعلوم نہین ہے جہانتک کہ مین واقف ہون وہ ایک قلاش شخص ہے اور ظاہرا کوئی ذریعہ معاش نہین رکھتا یہ مشہور ہے کہ وہ شریر اخبارات کا نامہ نگار ہے قبل اسکے اخبار حیدرآباد رکارڈ کا جسکی نہایت ہی اہانت آمیز اور مفسدانہ تحریر کی ہمکو یاد ہے سب اڈیٹر تھا اوسکے گزشتہ حالات نہایت ہی شک کے قابل ہین اور اگر مکمل تحقیقات کی گئی تو حضور کو اطمینان ہوگا کہ وہ کوئی معزز ممبر سوسایٹی کا نہین ہے وہ ایک کلکتہ کا باشندہ بالکل لکھنو سے ناواقف کہ ۱۰ سال اوس جانب گیا ہو خود اوسکی عمر پچیس سال سے زیادہ نہین ہے یہ ایک ایسا شخص ہے جو بالکل مجھ سے میرے خاندان میری بیوی اور میرے وطن سے ناواقف اور میری بیوی کے گزشتہ یا موجودہ حالات سے غیر واقف میرے خلاف کوئی خیال بدنیتی یا دشمنی کا رکھنے والا ہے۔ یقینًا مصنف یا بانی اس رسالہ کا ہوگا غیر ممکن ہے کہ میرے یقین مین آوے برعکس اسکے یہ مجھے بالکل ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ خاص مجرمان سے اس پمفلٹ کے شائع کرنیمین فائدہ اوٹھانا ہے اور اسنے روپیہ کے لالچ مین اپنی تئین اونکے ہاتھ فروخت کردیا ہی جنہوننے اس شرمناک اور قابل نفرین مضمون رسالہ کے طبع کرانیمین اعانت کی ہے —

یہ بھی ممکن ہے کہ ستر کو روپیہ دینے والون نے اوسکو اسقدر روپیہ دیا ہے کہ وہ ایک فوجداری کی نالش برداشت کرے جسکا خیال ستر کو ابتداہی مین ہوا ہوگا پھر یہ بھی غیر ممکن نہین ہے کہ ستر ایک کافی رقم پاکر پمفلٹ کا طبع کرنا منظور کرے اور ہلکی سزا برداشت کرنیکو رضامند ہو کیونکہ سزا پانے کی حالت مین قید بلا مشقت ہوگی اور اپنے تیار کرنیوالون اور معاونین کا نام نہ بتلانے یہ خیالات ہین جو میرے دلپر اثر کئے ہوئے ہین اب مین حضور سے عرض پرداز ہون کہ مجھے مشورہ دین کہ کیا مین نہایت ہی تکلیف دہ و قابل نفرت مصیبت مقدمہ اوٹھاون کہ ایک ایسے

غیر معلوم شخص کے خلاف مستغیث ہون جسکے پشت پر مجھے یقین ہے اور لوگ بھی معاون
ہین جو اصل مین مجرم ہین جنکے پتہ لگانے کی حضور واقف ہین کہ مین سخت کوشش کر رہا ہون
کیونکہ مجھے یہ ضرور خیال ہے یہ کم سن ہیچ شخص مسٹر ا یک کرایہ کا آدمی اور مالدار سازش کرنیوالونکے
ہاتھ مین ہے جنکی غرض اس رسالہ کی اشاعت سے یہ ہے کہ میرے اور میری بیوی کے چال
چلن پر خاک ڈالین بلکہ دوسرے طور پر حضور کی وزارت کو بدنام کرین جسکے ایک معتمد اور اعلے
افسر ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے میرے لئے یہ نہایت ہی کسر شان ہوگا۔ کہ اسکے خلاف عدالت
مین کھڑا ہون اور بھاری خرچہ و تکلیف و پریشانی اور سب سے زیادہ پریشانی خیال برداشت کرون کہ
جو مجھکو اور میری بیوی کو مثل ہر ایک شخص کے جو کیسا ہی معصوم کیون نہو اس قسم کے مقدمات سے پیدا
ہوگی۔ اور آخر مین گو کامیاب ہون جسکی بابت میرے دل مین کچھ شک نہین ہے کہ اس
کرایہ کے شخص کو سزا ہو۔ مگر یہ امر ہمارے لئے اور عوام کو بہت ہی کم طمانیت بخش ہوگا کیونکہ
آخر مین یہ کہا جائیگا کہ اصل بانی اور لوگ بھی ہین جنکی جبتک سزا نہوگی اوسوقت تک پورا
انصاف نہوگا مین نے تمام جائز کوششین کین کہ مسٹر ا اپنے اجورہ دارونکے نام بتلائے
مگر مجھے افسوس ہے کہ مجھکو ابھی تک کامیابی نہین ہوئی ہے گو اب یہ کوئی راز نہین ہے
کہ حیدرآباد مین بہت سے متمول لوگ اوسکی اعانت کرتے ہین اور میری یہ رائے قطعی قرار
پاگئی ہے کہ اس شخص کو معقول رشوت ملی ہے کہ اپنے مالدار کرایہ کرنیوالونکو محفوظ رکھے اندرین
صورت مین حضور سے عرض پرداز ہون کہ غور کرین مین بجاے اسکے کہ اس غیر معلوم
غیر ذمہ دار شر مفسدانگیز کو عدالت مین سزا دلاون کیا یہ نہایت ہی مناسب نہوگا کہ اس
شخص کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جاوے جو اس قسم کے تمام سازشی مفسدہ انگیزون سے کیا
جاوے گا مگر بحالت اسکے کہ حضور بعد غور کامل تمام واقعات مقدمہ مجھکو یہ حکم دین کہ
مین مسٹر ا کے خلاف دعوے دایر کرون مین حضور کے فیصلہ کو منظور کرکے اوسکے خلاف
دعوے کرنے مین وقت ضائع نکرونگا۔

عریضہ مہدی حسن

۲۵ مئی سنہ ۹۲ع

کاغذ ثبوت (۱ ای) پیش کردہ کونسلی منجانب مستغیث تاریخ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۹۲ع

بحضور ہز ایکسیلنسی سر آسمان جاہ مدار المہام حیدرآباد۔

یور ایکسیلنسی بہ تسلسل اپنے سابق عرضیون کے مین حضور سے اجازت چاہتا ہون

کہ آغا میرزا بیگ نواب سرور جنگ پر بابت توہین نالش کرنے کی اجازت دیجاوے
اور عرض پرداز ہون میجر جنرل کیپل صاحب کے سے . یورپین جج کو خاص اختیار
اس مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ کے بابت دیجاوین میں بیان کرونگا کہ گو مجھکو جیسا کہ مین لکھ
چکا ہون پورا اطمینان جہان عدالتہائے حضور مین ہے اکثر ان افسران مین مجھسے
بحیثیت جو دیشیل سکریٹری تعلق رکھتے ہین اس لحاظ سے انصاف کے خاطر اسکی
ضرورت ہے اور نیز اس خیال سے کہ فریقین اور عوام کے دلونمین اعتبار پیدا ہو کہ
جج جو اسمقدمہ کی سماعت اور فیصلہ کے واسطے تجویز ہو وہ ایک آزاد شخص ہے اور او سکے
ساتھ باہر کا باشندہ ہو۔

مین یہ بھی عرض پرداز ہون چونکہ توہین سے جسکی مین شکایت کرتا ہون میری بیوی کی
سخت آبروریزی ہوئی ہے جو یورپین لیڈی ہین اور معزز یورپین سوسائٹی مین ملتی ہین
جج جو اس خاص کام کے لئے مقرر ہو وہ صرف یورپین نہو بلکہ اعلے مرتبہ اور عزت کا
ہو جسکی لیاقت اور انصاف مین فریقین کو پورا بھروسہ ہو اندرینصورت بہ عاجزی حضور سے
اجازت چاہتا ہون کہ گورنمنٹ ہند سے درخواست کیجاے ایک معزز یورپین جج جوڈیشیل
ملازم انگریزی کے خدمات تفویض کئے جاوین۔ عریضہ مہدی حسن

۷۔ جون ۱۸۹۲ء

کاغذ ثبوت (الیف) پیش کردہ مستغیث (۶) ستمبر ۱۸۹۲ء۔

بحضور یکسلینسی سر آسمان جاہ مدار المہام حیدر آباد۔

یور یکسلینسی گذشتہ دو ماہ مین مین نے اوس رسالہ کی نسبت جو اسکینڈلس پمفلٹ کے
نام سے مشہور ہے کئی عریضہ حضور کی خدمت مین گذرانے۔

میری آخری درخواست سے پورا ایک مہینہ گذر گیا ہے مگر حضور نے میری کسی درخواست
کا ابتک جواب نہین دیا۔ جو کچھ حضور نے مہربانی سے مجھے اطلاع دی ہے وہ اسقدر ہے
کہ کل معاملہ حضور عالی کے (نظام) پیشی مین ہے جو میری مختلف درخواستون پر قطعی حکم
دیسکتے ہین مجھے ذرا بھی شک نہین ہے کہ حضور اعلے جو اپنی انصاف پسندی غیر جنبہ داری
یکسان تمام ملازمین اور روساؤ کے باعث مشہور ہین میری درخواست منظور کرینگے
اصل مین مجھکو امید ہے کہ حضور اعلے احکام میری عاجز درخواست پر قبل بہت عرصہ کے جاری کرینگے

مین نہایت ہی آرزومند تھا اور متواتر مواقع پر حضور سے درخواست کر چکا ہون کہ مجھے حضور عالی کے روبرو عرض حال کا موقع ملے کہ تمام الزامات جو میرے اور میری بیوی پر بیہودگی سے عاید کئے گئے ہین کیسے بے بنیاد اور لغو ہین تاکہ میرا حال سنکر حضور عالی کو موقع ملتا کہ تمام بیانات جو نواب سرور جنگ یا کسی دوسرے شخص نے میرے اور میری بیوی کے نسبت کئے ہین۔ صحیح ہین یا غلط۔ اسی اُمید مین اسقدر عرصہ تک مین منتظر رہا مگر معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ انتظار سے عوام کی نظرون مین مجھکو نقصان پہونچتا ہے جو باوجود عام اظہار ہمدردی میری بیوی اور میرے ساتھ ظاہر کرنے کے قدرتاً فکرمند ہین کہ مین کیا تدابیر مجرمان کو سزا پہونچانے کی اختیار کرتا ہون اس لحاظ سے میری حالت نہایت ہی خرابی مین ہے۔

مین مسترا پر دعویٰ کرنے کو تیار ہون اور اوسی کے ساتھ خواہان ہون کہ نواب سرور جنگ پر نالش کی اجازت دیجاوے۔ مین کچھ دولتمند آدمی نہین ہون اور اسباعث میری خاص خواہش یہ ہے کہ دوسرے خرچہ سے بچون جو مجھکو دو مرتبہ جداگانہ نالشون مین دینا پڑیگا۔ اور مسترا ہی پر نالش مین بہت سخت خرچہ ہوگا۔ کیونکہ مجھے خود اطمینان ہے اور حضور کو اپنے مشیر قانون بمبئی کے تارونکو دیکھا کر اطمینان دلایا ہے کہ جسمین بیان تھا کہ مسترا نے انورا نیٹی صاحب کونسلی کو بیعانہ دینے کا ارادہ کیا ہے اور جنکی فیس ایکہزار روزانہ ہے۔ مسترا ایک نہایت ہی غریب شخص ہے اور اسکی اعانت حیدرآباد مین مالدار لوگ کر رہے ہین جو اصل مین میرے سخت دشمن ہین تمام ہمارے دوست و خیر اندیش راے دیتے ہین کہ اگر نالش مین دیر کی گئی تو اوسکا بہت ہی خلاف اثر عوام پر ہوگا اور اوسکے باعث وہ مناسب ہمدردی ہمارے ہاتھ سے جاتی رہے گی جو ابتک حاصل ہے بخلاف منشاء حضور عالی یا بلا حکم یہ غیر ممکن ہے کہ مین نواب سرور جنگ پر نالش کر سکون۔ مجھے اسمین کوئی شک نہین ہے کہ حضور عالی مہربانی سے میری درخواست منظور کر کے مجھے اجازت دینگے جیسے ہی اونکو میری درخواست کی واجبیت ظاہر ہوگئی۔ اوسوقت مین نواب سرور جنگ پر جداگانہ کارروائی کرونگا۔ اسعرصہ مین مسترا کے خلاف فوجداری کی کارروائی کرونگا اور اوس عرصہ سے مین بمبئی کو جانیوالا ہون۔ جیسا کہ مینے حضور سے آج ہی کی ایک درخواست مین عرض کر دیا ہے کہ مین اپنے وکلا سے مشورہ لون اور عدالت سپرنٹنڈنٹ ریذیڈنسی بازار جنکی حدود مین وہ شخص رہتا نالش کرون۔

عریضہ مہدی حسن حیدرآباد

۷ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع

کاغذ ثبوت حرف (جی) منجانب استغاثہ ۶ ستمبر ۱۸۹۲ء

یہ آخری وصیت میری الین گرٹرود مہندی حسن بیوی مہندی حسن خان فتح نواز جنگ چیف جسٹس حیدرآباد دکن ہندہ ہے۔ مین اپنے خاوند متذکرہ بالا مہندی حسن کو اپنی وصیت کا وصی مقرر کرتی ہون اور مین اپنی تمام جایداد منقولہ وغیر منقولہ کی جو کچھہ اور جہان کہین ہے اپنے خاوند کے نام وصیت کرتی ہون اور ان تمام وصیتون اور تحریرون کو جو ابتک بطور وصیت قلمبند ہوئی ہین خارج کرتی ہون۔ مین اسکو اپنی آخری وصیت قرار دیتی ہون کہ جسکی شہادت مین مین آج ستائیسؔ اکتوبر سن اٹھارہ سو ستاسی مین اسپر دستخط کرتی ہون۔ دستخط الین گرٹرود مہندی حسن۔

ہمارے سامنے متذکرہ بالا موصیہ الین گرٹرود مہندی حسن نے یہ اپنی آخری وصیت کی اور ہمنے اونکی خواہش سے اونہین کی موجودگی اور نظر دن کے روبرو اپنے نام بطور شاہدان کے دستخط کر دستخط بی جمیس بوجانن اگریکیٹو انجنیر ملازم نظام۔ دستخط دوراسواہٹ نانہ ڈاکٹر نظام سروس حیدرآباد دکن

کاغذ ثبوت ایچ

لکھنو وکٹوریہ گنج ۵ ۲ مئی ۱۸۹۲ء

میرے معزز بھائی۔ مین نے آپکو ایک خط لکھا تھا مگر اوسکا آپنے ابتک جواب نہین دیا۔ مجھے امید ہے آپ بخیریت ہین۔ مین آپکو ایک مختصر خط لکھتا ہون تاکہ پڑھنے مین دقت نہو۔ کلمہ ۲۴ مئی کو ڈاکٹر۔ سول سرجن آئے اور اونہون نے مریض کو بڑی ہوشیاری سے دیکھا۔ دادی صاحبہ سخت علیل ہین مین خیال کرتا ہون کہ اونکو فتحپور لیجانا چاہیے۔ گو کہ اونکو اتفاق نہیں ہے جہانتک ممکن ہوگا اعلے درجہ کی طبی امداد بہم پہونچائی جاسے گی۔

۲۰ سال کے بعد میرے پاس ایک خط سرور جنگ کا آیا جو بغرض ملاحظہ بھیجتا ہون گو مین نہین خیال کرتا کہ اسکی ضرورت ہے مگر چونکہ مجھکو آپ سے اُنس ہے مین درخواست کرتا ہون کہ اپنے حالات سے مطلع کیجئے۔ مین نے سرور جنگ یعنی آغا مرزا کو ابتک جواب نہین دیا ہے مجھے امید ہے کہ آپ بخیریت ہین۔ میرے اس خط کا مہربانی سے جواب دیجئے۔ مین یہان ابھی اپنی دادی صاحبہ کی بیماری سے ٹھہرا ہوا ہون۔ دستخط حیدر حسین۔

کاغذ ثبوت ایچ (الف) ۵ مئی ۱۸۹۲ء

میرے بھائی حیدر حسین۔ مین قیصر باغ وارڈ انسٹیٹیوشن مین رہا کرتا تھا۔ کیا تمکو یہ یاد ہے ۲۰ سال اوسکو گذر گئے ہین۔ مین بھی بڈھا ہوگیا ہون اور تم جو اس بافتہ نسیان طلب مین تمکو جانتا ہون کہ تم

لڑکین سے مذہب کی طرف رجحان رکھتے تھے اور اگر کبھی تمکو عشق ہوا تو تھوڑے عرصہ کیواسطے۔
پورے ۲۰ سال بعد لکھنے پر تمکو حیرت ہوگی کہ کیون خط لکھا۔ مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون
کہ کیا آپ بطور مسلمان کے سچ بولتے ہین یا کبھی کبھی اپنے مطلب نکالنے کو جھوٹ بھی بولتے ہین
کیا تمکو مجھسے وہی انس اب بھی ہے جو ۲۰ سال اوس جانب تھا یا مثل مہندی حسن کے
ہوگئے ہو جنکو اب کوئی انس نہین۔ میرے دوست سردار حسین و دلدار حسین اب کیسے ہین
آپکا اب مشغلہ کیا ہے۔ اب مین تم سے ایک سوال پوچھا چاہتا ہون۔ مہربانی سے جواب دو
تم ملکہ قیصرہ ہند کی رعایا ہو اور مین بھی ہون اسباعث ہمارا فرض ہے کہ ملکہ کی خدمت کرین
جب آپ ایسے خط کا جواب دینگے مین آپکو اس خط لکھنے کی وجہ لکھونگا۔ مہندی حسن میرے
پورانے دوست تکلیف مین ہین اونہون نے ملکہ کی توہین کی ہے۔ مجھسے اسکے متعلق چند
سوال پوچھے گئے تھے جہانتک مجھے معلوم تہا مین نے سچ سچ بتلا دیا۔ ایسے نازک امور
مین اگر کوئی شخص سچ نہین بتلاتا تو اوسکی بشکل لاحق ہوتی ہے۔ کیا آپسے بھی اونہون نے کچھ
پوچھا ہے اگر زیادہ حال جاننا چاہتے ہو تو مین آپکو آگاہ کرونگا۔ مجھے اطلاع دو کہ آپکے کسے لڑکے ہین
اور اپنے مشغلہ سے بھی آگاہ کرو۔ دستخط سرور جنگ۔

کاغذ ثبوت نمبر (۱) پیش کردہ کونسلی ملزم

عدالت مین نواب مہندی حسن سے ۲۹۔ اگست کو عبارت ذیل لکھی۔
اسمتھ اور اوسکی بیوی مین جھگڑا ہوا اونکا فایدہ لیڈیز کے فائدہ کے خلاف ہے۔
(اوپر کا معمہ آسانی سے اردو دان لوگونکی سمجھ مین نہین آسکتا اسباعث یہ لکھدینا ضروری ہے
کہ کونسلی مستغیث نے لیڈیز کا لفظ انگریزی مین اس غرض سے لکھوایا کہ ثابت ہو مستغیث
ہمیشہ غلط املا اس لفظ کا لکھا کرتے تھے لیڈیز کے لفظ کی دو املا ہین اور معنی بھی جداگانہ ہین
گو تلفظ یکسان ہوتا ہے ایک کے معنی واحد ہین اور دوسرے کے معنی جمع اوپر کے فقرہ
مین مستغیث سے لکھوایا گیا تھا کہ وہ لیڈیز کا املا اسطرح کرین کہ واحد معنی ظاہر ہو مگر مستغیث
نے غلطی سے اسطرح املا لکھا کہ جمع ثابت ہو جو خط سالار جنگ کو لکھا گیا تھا کہ
نمبر ا سونے کا کمرہ میری بیوی کے سونے کے کمرہ سے علیحدہ ہے اسمین لفظ لیڈیز کا غلط املا لکھا تھا
کاغذ ثبوت نمبر ۲۔ مدخلہ مدعا علیہ پیش کردہ نواب مہندی حسن بتاریخ ۳۱۔ اگست ۹۲ء
باندہ ممالک مغربی و شمالی۔ ۱۵۔ اپریل ۹۲ء

مائی ڈیر مہندی حسن - آپ شاید مجھے اور میرے نام کو بھول گئے ہونگے مگر مجھے آپکی یاد ہے
یہ امید رکھکر کہ شاید اوسوقت تک آپ مجھے نہیں نہ دیکھین گے جبتک کہ میری روح دوسرے
جسم مین منتقل نہو مین آج کے ایک واقعہ کا مختصر ذکر کرتا ہون -
کل میرے پاس ایک چھٹی مجسٹریٹ ضلع کی اسغرض سے آئی کہ مین آج صبح اون سے ایکبار گفتگو
کرنے کو ملون - مجھے خیال نہین ہوسکتا تھا کس امر پر گفتگو ہوگی خیر مین اونکے گھر پر گیا اور
اون سے ملاقات ہوئی اونکے ہاتھ مین ایک طولانی تار تھا جو اونہون نے بیان کیا اونکے پاس آگرہ
سے آیا تھا اونہون نے مجھ سے پوچھا کیا مین گر ٹروڈ ڈائلی سے واقف ہون جو لکھنؤ مین مرزا عباس
کے مکانکے قریب رہتی تھین اس سوال کے جواب کے لئے تیار نہ تھا ۲۰ سال کے بعد اس قسم کی
تحقیقات کی مین کوئی وجہ نہین سمجھ سکتا ممکن ہے کہ آپکو اس معاملہ سے تعلق ہو کیونکہ آپکے نام کا
بھی اس تار مین ذکر آیا ہے کیونکہ یہ معاملہ اوتھا اور کیونکہ اسکا آپ پر اثر ہے میری سمجھ مین نہین آیا
کس شیطان نے میرا نام افسر تحقیقات کو بتلایا مجھے نہین معلوم اگر آپ اس امر کو ضروری سمجھتے ہون
تو مجھے اسبارہ مین اطلاع دیجئے - آپکا محب صادق سید محمد یوسف الزمان زبیری ممبر ...

بخدمت نواب محمد مہندی حسن صاحب حیدر آباد دکن -

کاغذ ثبوت نمبر ۳ پیش کردہ نواب مہند حسین بتاریخ ۳۱ - اگست ۱۸۹۲ء
بانده ۳۰ مئی ۱۸۹۰ء

مائی ڈیر مہندی حسن آپکا عنایت نامہ صادر ہوا جواب اوسکے مین صاف طور پر کہہ سکتا ہون کہ
مین آپکی بیوی کے چال چلن کے خلاف کچھ نہین جانتا ہون جسسے آپنے ۱۸۷۳ء مین شادی کی -
بلاشک ۱۸۷۳ء مین میری ملاقات آپ سے مسٹر ہاجز کے مکان مین ہوئی مین بیشک نہین بیان
کرسکتا اور لوگ وہان کون کون گئے میرے پاس کوئی کافی وجہ نہین ہے کہ اوسکے تمام نتیجے
احبابون سے واقف ہوتا ممکن ہے اوسوقت خیال ہو کہ اون سے آپ سے ارتباط تھا -
مین قریب قریب انکے نام بھول گیا تھا اور مجھے بالکل حیرت ہوئی جب مین نے ۲۰ سال بعد
نام مجسٹریٹ کی زبان سے سُنے - آپکا خادم سید محمد یوسف الزمان -

کاغذ ثبوت نمبر ۳ - الف منجانب مدعاعلیہ پیش کردہ نواب مہند حسین بتاریخ ۳۱ - اگست ۱۸۹۲ء
بانده ۲۰ مئی ۱۸۹۲ء

مائی ڈیر آغا - آپکا طولانی خط میرے پاس آیا جس سے معاملات حیدر آباد کے متعلق مجھے

پوری واقفیت حاصل ہوئی مین نے آپ سے چند بار بیان کیا کہ مین مسز مہندی حسن یا اوس مرتبہ کی سی عورت کو پہچان نہین سکتا اور اوسکے چال چلن کی نسبت کچھ نہین کہہ سکتا مین عدالت کا کچھ خیال نہین ہے جو کچھ مین نے اپنے مجسٹریٹ کے روبرو بیان کیا ہے وہ حال ہے جس سے ۱۸۸۲ء تک واقف تھا واقعہ ہے میرے بیانمین ایک لفظ بھی ایسی نہین ہے جسمین مجھکو یقین ہو اگر عام طور پر مسز مہندی حسن کو آپ میرے روبرو پیش کرین تو ممکن ہے کہ مین اونکو اوس عورت سے مشابہ نہ بیان کر سکون جس سے ۱۸۸۲ء مین واقف تھا آپکو مجھے عدالت مین پیش کرنے کی کوشش نہ کرنا چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ اپنے اس جلدبازی کیواسطے آپکو افسوس ہو میرا بیان سابق صحیح تھا ہرگز بدنیتی سے نہین کیا گیا بلکہ بالکل ٹھیک ہے کہ جب مین حیدرآباد مین سازشون اور چالاکیون سے واقف نہ تھا۔

کاغذ ثبوت نمبر ۴ منجانب ڈیفنس پیش کردہ نواب مہندی حسین - ۳۱ - اگست ۱۸۹۲ء

۱۶ - اپریل از مقام رائے بریلی

مائی ڈیر نواب صاحب - آج میرے دفتر مین ایک عجب تار انسپکٹر جنرل پولیس حیدرآباد کا آیا جسمین اونہون نے مجھ سے پوچھا کہ کیا مین کسی پمفلٹ کا مصنف ہون جو آپکے خلاف شایع ہوا ہے یا اپنے علم مین کسی شخص پر مصنف ہونیکا شک ہے مین نے اپنی لاعلمی بیان کی ہے مگر مین آپ سے پوچھتا ہون کہ کیونکر ایک بارگی آپکے دماغ مین یہ بات پیدا ہوگئی - مین آپکے خلاف ہوگیا ہون کیا کسی شخص نے میرے نام سے کوئی رسالہ شایع کیا ہے یا آپ مجھپر احتمال کرتے ہین کہ مین کسی گمنام رسالہ کا مصنف ہون ان تمام امور کے کیا معنی ہین مین کیون اسکے واسطے پسند کیا گیا - مین ہر رات دن اپنی روٹی پیدا کرنے کی فکر مین رہتا ہے خیر کچھ ہی وجہ ہو مجھے امید ہے کہ آپ مجھکو ایسا ذلیل نہین خیال کرتے ہین کہ مین اپنے پورانے دوست کے خلاف کچھ لکھون گا تاصکر جب ایک ہی ساتھ مین اون سے خواہش کرتا تھا کہ وہ میری اعانت کرین جا ہے جسقدر آپکی دنیاوی کامیابی آپکو مجھ سے بلند مرتبہ کر دیوے مین آپکو یقین دلاتا ہون مین آپکو اب بھی کسی کا دوست سمجھتا ہون کہ جب ہم لوگ محب تھے ہان بلاشک اون تبدیلات کا خیال کرکے کہ جو ہماری اور آپکی حالت مین واقعہ ہوئے ہین اپنی رائے اور اپنے شکوک بیان کر سکتا ہون اگر مجھے معلوم ہو جاوے کہ اصلی معاملہ کیا تھا مگر مین تاریکی مین ہون اور خیال دوڑاتا ہون آخر مین مجھے یاد دلانے کی اجازت دیجئے - کہ آپ پورانی باتونکا خیال کرکے ہر ایک شک میری نسبت مٹا دیجئے جو آپکو

دلمین میرے خلاف پیدا ہوا ہو۔

میرے خط کا جواب آیا مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اب بھی آپ مجھے امید کے خلاف امید مین
پیدا کرتے جاتے ہین ایک سال کے بعد اب بھی آپ وقت چاہتے ہین مین خوف کرتا ہون
کہ یہ فارسی مسلہ میرے اوپر پر صادق آتا ہے۔ تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود
ضرورت مفلسی اور فکر مجھے قبر مین پہونچاے گی قبل اسکے کہ آپ میرے واسطے کوئی انتظام کرین
کیونکہ آپ بخوبی واقف ہین مین اسقدر کم عمر نہین رکھتا کہ اب بھی انتظار کرتا جاون کون دنیوی
مطلب روپیہ سے نکلے گا اگر وہ مجھکو اوسوقت ملا حسب جوانی گذر گئی اور مین اپنے بڑھاپے کو
پہونچا میری جانب سے مہندی حسن کی خدمت مین بشرطیکہ مجھے وہ جانتی ہون اوجید اباد
مین ہون۔ مراسم سلام۔

آپکا نیازمند رفیع الدین بیگ

کاغذ ثبوت نمبرہ مدخلہ نواب مہندی حسن

رائے بریلی یکم مئی ۱۸۹۲ء

مائی ڈیر نواب صاحب۔ آپکا خط مورخہ ۲۳ ماہ گذشتہ رجسٹری شدہ لفافہ مین پہونچا مین مشکور ہوا
کہ آپکو مجھپر شک نہین ہے آپ کہتے ہین کہ آپ ضرور نالش کرینگے مین خوف کرتا ہون کہ یہ مشورہ
برا ہے مین ہرگز آپکو اسکا مشورہ نہ دونگا عدالت مین جانے سے آپکو فائدہ نہو گا ممکن ہے کہ
نقصان زیادہ ہو خیر آپ اپنے معاملات کو خود اچھے طور پر سمجھتے ہین جس انعام کا مصنف کے
پتہ لگانے والے کو دینے کا وعدہ کیا گیا ہے وہ بہت برا ہے اور ترغیب دینے والا۔ مجھے یقین ہے
کہ آپ ضرور اوسکے پتہ لگانے مین کامیاب ہونگے مجھے بھی لالچ معلوم ہوتی ہے کہ اس لالچ
دلانے والی رقم کے لئے مصنف کا نام تبلادون یعنی اگر مجھے اعتبار ہوجاے کہ یہ انعام مجھے
ملے گا اور مین خیال کرتا ہون جو شخص انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے وہ صرف نام ہی جاننا نہین چاہتا
ہوگا بلکہ اور کچھ بھی خیر واقعہ یہ ہے کہ مصنف سے واقف ہون اور جانتا ہون کہ وہ کون شخص ہے
اور اسقدر لکھنے کے لئے میرے پاس کافی وجوہ ہین مگر مین بطور سراغرسان کام نہین کرسکتا اور
نہ اوسکو عدالت مین حاضر کرسکتا ہون نہ تو پولیس کا کام ہے کہ پتہ لگائے اور سزا دلائے مگر مین خیال
کرتا ہون کہ آپ انعام کی رقم سنا کر تمسخر کرتے ہین کیونکہ ایک مختصر معاملہ کیواسطے رقم بڑی ہے
خیر آپ مجھکو خراب شخص نہ خیال کرین اگر مین جو کچھ روپیہ پیدا کرنے کا موقعہ ملے اوس سے فائدہ اوٹھاؤ
کیونکہ غربت سب سے خراب شئے ہے اور مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ آج کل روپیہ کی مجھے

جب ضرورت ہے آپکو خیال نہین ہوسکتا کہ میرے اوپر آج کل کیا سختیان گذرین ہین اور
یہ خط بالکل راز کا ہے۔
آپکا نیازمند۔ رفیع الدین بیگ۔

کاغذ ثبوت نمبر ۶۔ بجانب ڈفنیس پیش کردہ نواب مہدی حسین بتاریخ ۳۱۔ اگست ۱۸۹۲ء

حیدرآباد دکن ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء

مائی ڈیر مہدی حسن شرمناک لیبل جو مسز مہدی حسن اور آپکے خلاف شایع کیا گیا ہے بالکل غلط ہے اور اسقدر بیہودہ طور پر شرارت انگیز اور بدنیتی سے لکھا گیا ہے کہ اوسکی تصنیف اور اشاعت ایسے ہی شخص نے کی ہوگی جسکو کچھ خیال شرم اور حیا کا نہوگا حد سے اندھا ہوکر نفرت سے جو حد سے پیدا ہوئی ہے ملعون نے خود اپنی شرمناک غرض کو شکست دی ہے کیونکہ اگر اوسکی اس توہین سے کوئی مطلب نکل سکتا ہے تو یہ کہ اگر مصنف کا کہین نام معلوم ہوگیا تو ہمیشہ کیواسطے وہ بدنام ہوگا یہ دریافت کرنا مشکل نہین ہے کہ وہ دو بہنین کون ہین جنکا ذکر مصنف نے اپنے بیہودہ الفاظ مین کیا ہے جو لوگ ۲۰ سال کے اوس جانب لکھنو کے حالات سے واقف ہین اونکو انکے نام سے واقفیت ہے مگر یہ امر کہ مسز مہدی حسین اون بہنون سے ایک کے ساتھ نشایہ کیجاوین ایک ایسی چالاکی اور شیطانی جدت ہے کہ جسپر دنیا کے سب سے بڑھکر چالباز کو فخر ہوسکتا ہے یہ امر بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ میرے علم اور یاد مین کبھی کوئی لفظ آپکی اچھی بیوی کے خلاف یہان یا لکھنو مین نہین بیان کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اور مسز مہدی حسن اس لائبل پر حقارت سے نظر کرین گے جسکا یہ مستحق ہے اور آپ اسکے کمینہ اور بزدلانہ حملہ سے اپنی طبیعت کو فکرمند نکرینگے۔

آپکا خیراندیش سید حسین۔

کاغذ ثبوت نمبر ۷ پیش کردہ نواب مہدی حسن بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۹۲ء

حیدرآباد دکن ۳۱ مئی ۱۸۹۲ء

بحضور ہز اکسیلنسی سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام حیدرآباد دکن۔

یور اکسیلنسی۔ بہ تسلسل اپنی درخواست بزبان اردو مورخہ ۱۸ شوال گذشتہ (می) مین عرض کرتا ہون کہ مجھے ایک نہایت ہی قابل اطمینان ذریعہ سے معلوم ہوا اور یقین ہے کہ نواب سرور جنگ نے عمداً براہ راست یا بذریعہ نامہ نگاران مقیم حیدرآباد یہ امر اکثر اخبارات مین ظاہر کردیا ہے کہ پمفلٹ موسومہ شرمناک سوشل اسکینڈل کے متعلق حضور نے جب

تحقیقات کی نواب سرور جنگ نے حضور سے تحریر مین بیان کیا ہے کہ جو کچھہ رسالہ مین میری بیوی کی نسبت لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے حضور کو اِس امر کے اطمینان دلانے کی غرض سے کہ میری معلومات صحیح ہے مین حضور کے ملاحظہ کے لئے خلاصہ اخبار انڈین ڈیلی نیوز مورخہ ۳۰- اپریل و ۶ و ۹ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۴- مئی ۱۸۹۲ء و نیز بنگلور میل مورخہ ۲۱ مئی پیش کرتا ہون - مین نے اب تک بیکار انتظار کیا کہ آیا نواب سرور جنگ اِن تمام اخبارات کے بیانات کی تردید کرتے ہین - یہ امر کہ اونہون نے تردید نہین کی میرے یقین کو مضبوط کرتا ہے کہ اونہون نے اخبارات کو اطلاع دی تہی اندرینصورت مین عرض کرتا ہون جو کچھہ اخبارات مین لکھا گیا ہے اگر صحیح ہے اور جب مجھے یقین ہے کہ صحیح ہے تو اصل خط جو نواب سرور جنگ نے حضور کو لکھا ہے مجھے مرحمت ہو اس وعدہ پر کہ جب کبھی حضور کو اوسکی ضرورت ہوگی مین واپس دونگا - بخلاف اسکے اگر حضور کسی وجہ سے اصل خط نواب سرور جنگ دینا مناسب نہ خیال کرین تو عرض کرتا ہون کہ مجھے صحیح نقل اُن خطوط کی دیجاوے جو اِس بارہ مین درمیان حضور اور کسی سرکاری افسر ریاست ہذا ہوے اور جنکا نام پمفلٹ مذکور مین آیا ہو -

مین یہ بہی درخواست کرتا ہون کہ حضور مجھے باضابطہ اجازت بلا مزید توقف کے دین کہ مین نواب سرور جنگ پر توہین یا کسی ایسے جرم کی نالش کرون جو شہادت کے بعد معلوم ہو جو میرے قبضہ مین ہے اور جسکو مین عدالت مین پیش کر سکتا ہون -

عریضہ مہدی حسین

کاغذ ثبوت نمبر ۸ منجانب ڈفنیس پیش کردہ ڈفنس بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۹۲ء -

یور ایکسلینسی - حضور کی صحت و خوشنودی مزاج دریافت کرنیکو آج صبح محل پر حاضر ہوا تہا مگر اطلاع ملی کہ حضور واپس نہین آئے تہے مین اور بہی فکرمند ہوا اور سنا کہ حضور نے سرکاری کاغذات اور بکس طلب کیا ہے ہر ایک شے یہان تیار ہے اور مین نے ہر ایک انتظام حضور کی راحت کے لئے کر لیا ہے میرے سونے کا کمرہ لیڈیز کے کمرہ سے بالکل علحدہ ہے -

اگر حضور پسند کرین چہوٹے آغا صاحب کو بہی اپنے ساتہہ لاوین مجھے یقین ہے کہ اونکو لیڈیون کی صحبت پسند ہے -

امید ہے کہ اِس عریضہ کے پہونچنے کے وقت حضور کی طبیعت درست ہوگی -

مجھے فخر حاصل ہے حضور کے مطیع خادم ہونیکا

دستخط مہدی حسن -

کاغذ ثبوت نمبر ۹ پیش کردہ کونسلی نواب مہندجین بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۲۰ء

ترجمہ خط نواب سرور جنگ بنام راجہ شعبان علیخان - مورخہ ۸ مئی ۱۹۱۴ء

میرے مکرم - بعد مراسم سلام و نیاز آنکہ - مجھے بہت کچھ ارتباط آپکے والد راجہ نواب علیخان صاحب جنت مقیم سے حاصل تھے میرے چچا میرزا عباس بیگ خان مرحوم اور راجہ صاحب بہت بڑے دوست تھے - میرا نام آغا میرزا ہے اور ۱۹ یا ۲۰ سال کا عرصہ گذرا کہ مین حیدرآباد آیا اور یہان اسقدر دنیاوی ترددات مین مبتلا رہا کہ لکھنو نہ جاسکا اوس زمانہ مین آپکی عمر بہت کم تھی مین گذشتہ ملاقات کا استحقاق نہین ظاہر کرسکتا اس باعث اپنے بزرگون کے نام سے اطلاع دیکر مین نے آپسے خلوص کا دعوی کیا -

آپکے والد ضرور ایک محب دوستان خوش مزاج عالی حوصلہ تھے اور مجھے آجتک یاد ہے کہ کیونکر قیصر باغ مین اونکے کمرہ کرسیون میزون اور شیشہ الات مین سب تعلقدارون سے بڑھکر سجے رہتے تھے مگر پورانے قصون کو علحدہ رکھکر کہ جواب بطور خواب کے ہین مین اب غرض اس خط کے لکھنے کی ظاہر کرونگا - مجھکو اکثر میرزا رفیع الدین بیگ شیخ یوسف الزمان وغیرہ سے ایک صاحب امیر مرزا نامے کی تعریف سُننے کا اتفاق ہوا ہے جو بہت ہی خوش مزاج بذلہ سنج اور عمدہ مزاج کے بیان کئے جاتے ہین - مین اون سے ذاتی طور پر واقف نہین ہون بلکہ اونکا نام بہت تعریفون سے سُنا ہے - اور جیسا کہ مولانا مرحوم کہہ گئے ہین کہ یہ دولت (محبت اکثر شہرت ہی سے حاصل ہوجاتی ہے) مین اون سے ملنے کو بہت ہی فکرمند ہون - اور چونکہ مجھکو اونکی اعانت کی اسوقت بڑی ضرورت ہے اس باعث آپکی نوازش بے پایان سے مجھے امید ہے آپ اونکے پتہ سے مجھے آگاہ کرین گے - گو مین آپکو بہت ہی بڑی تکلیف دیتا ہون مجھے امید ہے کہ آپ اپنے بزرگون کی خاطر اس احسان کے کرنے مین تکلف نکرین گے آپ یہ خط بھی اونکو دکھلا سکتے ہین - مین اون سے ایک ماہ رو یورپین لیڈی کے حالات دریافت کرنا چاہتا ہون جو ۲۰ سال کا زمانہ ہوا امین آباد مین رہتی تھی - اوس یورپین لیڈی کا نام گرٹروڈ تھا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی اباس مین ایک فوٹو اونکے پاس موجود ہے مین یہ فوٹو عاریتاً چاہتا ہون اس وعدہ کے ساتھ کہ مین انشاءاللہ چند ہفتون کے اندر واپس دونگا اگر یہ میرا کام آپکی مہربانی سے ہوگیا تو گویا آپ ایک فرض دوستی ادا کرینگے جو میرے مرحوم چچا اور آپکے والد کے درمیان تھی - یہ میری جانب سے عرض بیکار ہے کہ مین بھی کسی قسم کی خدمت

آپکی کر سکونگا - مگر مین یہ بھی کہتا ہون کہ آپکا تمام عمر خادم رہونگا اور اسیر مرزا میری طرف سے نیکنامی اور نکالیہ خیر کے اوستی دنیا مین انعام کے مستحق ہون گے - اگر آپ جواب لکھنے کی تکلیف گوارا کرینگے تو اوسکے لیے سیر اپنے نیچے درج پاوین گے - خدا آپکو ہمیشہ خوش و خورم رکھے -

آپکا خیر اندیش - دستخط آغا مرزا سرور جنگ

مگر آنکہ - شاید یہ ضروری ہے کہ مین بیان کردون کہ یہ یورپین لیڈی شیخ مہندی حسن کے ساتھ رہا کرتی تھی --- اور اب کشمیر مہندی حسن کی بہت کچھ دولت لیکر چلدی ہے اور اونکو غریب چھوڑ چھوڑ گئی - ہے -

سوال اول - یہ عورت یعنی گرٹرڈ ڈانلی لکھنؤ مین طوائف پیشہ تھی اور مثل اور طوائفون کے رہتی تھی کہ جسکی یورپین اور ہندوستانی دونو سرپرستی کرتے تھے - جس آشنائی کے بعد مہدی حسین کے ساتھ سے اوسکو تعلق ہوگیا -

سوال دویم - کوئی شادی نہین ہوئی ہے کیونکہ اگر شادی سے اقرار ہوا تو مہندی حسین کو ایک کوڑی بھی نہ ملے گی - یہ بھی واقعہ ہے کہ شادی نہین ہوئی - اور اگر آپکے علم مین شادی ہوئی ہے تو مہربانی فرماکر مطلع کیجیے -

سوال سیوم - وہ عورت جو مہندی حسین کے ساتھ رہتی تھی اور اب کشمیر کو چلی گئی ہے وہی گرٹرود ڈانلی ہے اسیر مرزا تمام واقعات سے واقف ہین کیونکہ ابتدائی قیام رائے بریلی سے وہ مہندی حسین کے ساتھ تھے جبسے اونکو دوستانہ تعلق تھا اس باعث اگر مرزا صاحب ان سوالات کا تحریری جواب دین تو وہ نہایت ہی کارآمد ہوگا - مہندی حسین اور اسیر مرزا مین جو اتحاد قایم ہے وہ مجھکو مہندی حسن ہی سے معلوم ہوا -

اظہارات روبرو کمیشن بمقام الہ آباد

۱۵- اکتوبر کو الہ آباد مین مسٹر فریزر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر ٹامس الوائس و مسٹر ٹامس الوائنس
کے اظہارات قلمبند کئے۔ مستغیث کے جانب سے مسٹر ڈلن بارسٹر موجود تھے۔ ملزم کی جانب سے
کوئی موجود نہ تھا ایک درخواست ملزم کے کونسلی نے اس مضمون کی بھیجی تھی کہ اس خیال سے
بارہ بنکی مین اظہار ۴- اکتوبر کو ختم ہوا ممکن نہین ہے کہ وہ ۵- اکتوبر کو آلہ آباد مین حاضر ہو سکین اور
یہ کہ کونسلی مستغیث مسٹر لنیکن التوا کے لئے راضی ہین- اس باعث پیشی ملتوی ہو- ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ نے درخواست اسوجہ سے نامنظور کی کہ اگر ایسا ہوا تو مسل مقدمہ ۱۵- اکتوبر تک حیدر آ
کو واپس نہین جا سکتی کہ جو تاریخ سماعت مقدمہ اول بار حیدر آباد مین مقرر ہوئی تھی- اس باعث
اونہون نے اظہار یکطرفہ لیا- اظہار لینے کے بعد ملزم کی جانب سے عذر ہوا کہ یہ شہادت تا وقتیکہ
تک شامل مسل نہین ہو سکتی جب تک جرح نہو- چنانچہ مجسٹریٹ حیدر آباد نے جرح کی اجازت
دی اور ۷- نومبر کو جرح ہوئی جسکی نقل ہمکو اب تک حاصل نہین ہوئی اس باعث اظہار مع جرح
دوسرے حصہ مین درج ہو گا — مترجم

اظہارات روبرو کمیشن بمقام بارہ بنکی

۱۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

یہہ مسل شہادت اون گواہان کی ہے جنکی شہادت بذریعہ کمیشن مجریہ عدالت سپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی باز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حیدرآباد قلمبند کی گئی۔ —

حاضرین - منجانب نواب مہدی حسن مسٹر فلکین بارسٹرایٹ لا۔ شیخ علی عباس و منشی قربن احمد منجانب ملزم ایس - ایم متر ا - مسٹر اڈلی نارٹن و مسٹر بوائل و مسٹر ایجلو سالیسٹر -

شاہد نمبر ۱ - شیخ محمد حسین ولد عنایت حسین عمر ۷۰ سال ساکن موضع فتحپور پیشہ زمینداری سنے باقرار صالح بیان کیا - مین سابق مین نمبردار رسول پناہ اور بلوری کا تھا - اب میرا لڑکا ان موضعات کا نمبردار ہے - میرا صرف ۴ر کا حصّہ ان مواضعات مین ہے - مین باپ کے رشتہ سے نواب مہدی حسن کا چچا زاد بھائی ہون - مین دستاویز حرف (بی) دیکھتا ہون - مین دیکھتا ہون کہ اوسپر میرے دستخط اس طرح سے ہیں "محمد حسین زمیندار قصبہ فتحپور" -

۱۸ - ۱۹ برس ہوئے دستخط کیے تھے مین ٹھیک نہین کہہ سکتا مین نے دستخط بمقام قیصر باغ لکھنؤ کیے تھے - مہدی حسن کے کہنے سے مین نے دستخط کیے وہ دستاویز میرے پاس لائے اور مین نے کہا یہہ انگریزی مین ہے مین نے کہا مین نہین سمجھہ سکتا پڑھیے انھون نے کہا مین نے خطا کی ہے آپ میرے بزرگ ہین مین نے ایک انگریز عورت سے شادی کی ہے مین نے غصّہ سے کہا اپنے میل مین شادی کیون نہ کی انھون نے اقبال خطا کے ساتھہ ندامت ظاہر کی اونھون نے خوشامد کی مین نے دستخط کیے - مین انگریزی نہین پڑھا ہون اس دستاویز کی نسبت اس قدر کہہ سکتا ہون کہ اسپر دستاویز چسپان نہ تھی مین سمجھا نکاح نامہ ہے - جسمین دس ہزار کا مہر ہے جسوقت مین نے دستاویز پر دستخط کیے وہ سوقت تحصیلدار پرتاب گڈھ تھے انکی والدہ زندہ ہین میرے سامنے آتی ہین اکثر سال بھر سے دو برس سے بیمار رہین (گواہ خود اپنی طرف سے بیان کرتا ہے ۶ ماہ سے معدہ مین سوزش ایک ذرا بھی رہتی ہین اور دوسرے روز بیمار ہو جاتی ہین) س - کیا آپ واقف ہین کہ مہدی حسن کی مان واقف تھین کہ اونھون نے ایک انگریزی عورت سے نکاح کیا (اس سوال پر ملزم کی جانب سے دو وجہون سے اعتراض کیا گیا - اول شاہد کی معلومات اس مسئلہ پر بالکل سماعی ہوگی - دوسرے یہہ سوال کمیشن کے اغراض کے باہر ہے -

(ج) ہان وہ ضرور واقف تھین - س - جہانتک آپکا علم ہے کب اونکو اس شادی کی اطلاع ہوئی (اوسی بنیاد پر اعتراض کیا گیا) (ج) ۵ یا ۶ ماہ بعد جب مین واپس آیا اونھون نے مجھسے اسکا ذکر کیا

(س) اپنے علم سے آپ کی راے مین مہدی حسن کی مان کا کیا خیال شادی کی نسبت رہا (اوسی بنیاد پر اعتراض کیا گیا) (ج) جب مین لکھنؤ مین تھا مہدی حسن اور اونکی مان راے بریلی مین تھین - مین نے سنا تھا کہ وہ بیمار تھین اس باعث مین اونھین دیکھنے گیا - وہ میرے سامنے آئین ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا جسپر پردہ پڑا ہوا تھا - کہا تمھاری بہو اسکے اندر ہین - بہو میرے سامنے نہین آئی کیونکہ دستور کے خلاف تھا - مین نے اونسے پوچھا تمنے دلھن کو منہ دکھائی دی ہے - اونھون نے کہا ہان - مین نے بھی اسوقت پانچ چار روپیہ جو میرے پاس تھے بطور رسم منہ دکھائی کے دیے - یہہ رواج کی بات ہے جب نئی دلھن کی شادی اپنے ضلع مین ہوتی ہے تو رونمائی تاریخ شادی کو دیجاتی ہے اگر اپنے ضلع کے باہر ہوتی ہے تو رونمائی اول ملاقات پر دیجاتی ہے - ایک مرتبہ راے بریلی مین مین نے مہدی حسن کو برادری مین دوسری شادی کی ترغیب دی انھون نے کہا کہ اسبارہ مین گفتگو نہ کیجیے لیڈی جس سے مین نے شادی کی ہے وہ مسلمان ہو گئی ہے اور مین نے اس سے عہد کیا ہے کہ اوسکے جیتے جی دوسری شادی نہ کرونگا -

بجواب سوالات جرح - مین ایک ہزار روپیہ سرکاری لگان دیتا ہون - جب مین نے اس دستاویز پر دستخط کیے مین لکھنؤ مین کلکٹر محمد حسین کا نوکر تھا - مین اپنے مالک کے ساتھ قیصر باغ مین اونکے مکانات مین رہتا تھا - میرا خود مکان علیحدہ نہ تھا سات یا آٹھ سال تک مین لکھنؤ مین قبل اس دستاویز پر دستخط کرنے کے رہا - جب مہدی حسن کیننگ کالج مین تھے مین لکھنؤ مین تھا - مین نے کبھی گرٹروڈ ڈانلی کا نام قبل اس دستاویز پر دستخط کرنے کے نہین سنا - نہ مہدی حسن نے مجھسے کبھی اسکا ذکر کیا - مسنر ہاجز کے نام کی کسی یورپین عورت سے لکھنؤ مین واقف نہ تھا -

(س) - کیا تم اس نام کی کسی طوائف سے لکھنؤ مین واقف تھے - (سوال پر اعتراض کیا گیا اور یہہ غیر ضروری اور فضول قرار دیا گیا) -

(ج) مین واقف نہین تھا - مین کسی لکھنوی طوائف کے نام سے واقف نہ تھا - مہدی حسن نے اپنی یورپین بیوی کا نام مجھے بتلایا تھا جو اب مجھے یاد نہین - مین نے مہدی حسن سے اس عورت کے چال چلن یا خاندان کی نسبت تحقیقات نہین کی - مین اس عورت کے باپ کے حالات سے واقف نہ تھا اور نہ تاریخ سے - مہدی حسن اور مین تنہا تھے جس وقت اس دستاویز پر دستخط ہوئے - محمد حسین کے مکان پر قیصر باغ مین مین نے دستخط کیے تھے محمد حسین میرے عزیز نہ تھے - اس دستاویز پر جسوقت مین نے دستخط کیے اور لوگون کے بھی دستخط تھے تو یہہ نہین کہہ سکتا کہ کن کے - مین کہہ نہین سکتا کہ

کس قدر دستخط تھے - شاید دو یا تین - کچھ تحریر بھی دستاویز پر تھی جو مین پڑھ نہ سکتا تھا -
(س) کیا ایسے بھی دستخط اوس دستاویز پر تھے جو تم نہین پڑھ سکتے تھے -
(ج) مین انگریزی زبان سے واقف نہین ہون - جو دستخط اردو مین تھے مین پڑھ سکتا تھا - انگریزی دستخط نہین پڑھ سکتا تھا - کہہ نہین سکتا انگریزی دستخط تھے یا نہین - مہدی حسن نے دستاویز پر مجھے کچھ دستخط نہین دکھلائے جو اپنی بیوی یا اپنے یا حمایت علی کے بیان کیے ہون - مین حمایت علی سے واقف تھا - وہ مہدی حسن کے عزیز نہ تھے وہ دو واصاحب نبیرۂ مہاراجہ مان سنگہ کے ملازم تھے - مجھے یاد نہین کہ حمایت علی اوس وقت فیض آباد مین تھے جب دستاویز پر دستخط ہوئے تھے - مین نے مہدی حسن سے دریافت نہین کیا کہ کہان شادی ہوئی یا کن گواہون کی موجودگی مین نہ مین نے پوچھا کہ مولوی کون تھا جسنے نماز پڑھی لکھنؤ مین بہت سے مولوی و مجتہد رہتے ہین یہہ دستور ہے کہ شادی کے وقت وکیل ہر ایک فریق کی جانب سے ہوتے ہین - صیغہ پڑھنے کے واسطے مولوی کی موجودگی کی ضرورت ہوتی ہو - یہہ معمول نہین ہے کہ نکاح نامہ پر دونون جانب سے دو دو گواہ دستخط کرین شجاعت علی سے واقف ہون مہدی حسن کے اہل برادری سے ہین نکاح نامہ لکھنے کا باہر قاعدہ نہین ہے - لکھنؤ مین لکھے جاتے ہین مین اس دستاویز کو نکاح نامہ جانتا ہون یہی ایک نکاح نامہ ہے جسپر مین نے دستخط کیے اور جو مین نے دیکھا - شاہ اودہ کے زمانہ مین نکاح نامے سنہرے کاغذ پر لکھے جاتے تھے - فلس کیپ پر نوابی کے زمانہ مین مین نے نہین دیکھا نکاح کے وقت آیت کلام شریف کی پڑھی جاتی ہے - اور ایجاب وقبول کے سوال وجواب ہوتے ہین تعداد مہر ظاہر کی جاتی ہے اور رضامندی عورت سے پوچھی جاتی ہو - مین نے مہدی حسن سے یہہ نہین پوچھا کہ کسنے آیتین شادی کے وقت پڑہین اور نہ اونھون نے مجھسے کہا کہ کسنے پڑہین - مین سنّی ہون مہدی حسن شیعہ ہین قاعدۂ بالا شیعہ سنّی مین یکسان برتا جاتا ہے -
مین نے کبھی ایسی شادی نہین دیکھی جسمین صرف یہہ قاعدہ برتا جاے کہ شوہر بی بی سے کہے کہ تو میری بی بی ہے اور شوہر سے بی بی کہے کہ تو میرا شوہر ہے جب کوئی شخص مسلمان ہوتا ہے تو مسجد کو جاتا ہے اور جب نماز سیکھ لیتا ہے تو پڑھتا ہے جب کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو اسکا اول کام غسل ہے بعد غسل کے اُسکے سامنے کلمہ پاک پڑھا جاتا ہے وہ اُسکے ساتھ ساتھ پڑھتا ہے - بعد اسکے یہہ رسم ختم ہوتی ہے ضرور نہین ہے کہ مسجد کو جاے یا مولوی کے پاس جاے ہر شخص خود کلمہ پڑھ سکتا ہے سنّیون مین یہ قاعدہ ہے کہ اگر عورت پھر عیسائی ہو جاے تو نکاح خارج ہو جاتا ہے مگر پھر نکاح ہو سکتا ہے -
مگر مین شیعون کے طریقے سے واقف نہین ہون مین نے دس بارہ۱۲ دن ہوئے پیدا ہونا مہدی حسن کو دیکھا تھا

اوسکے بعد نہین دیکھا مقدمہ کی بابت مجھسے کچھہ گفتگو نہین ہوئی اونھون نے مجھسے دستاویز کے دستخط کی بابت کچھہ
نہین کہا اونہون نے دستاویز کا نام بھی نہین لیا اونہون نے مجھسے کہا کہ مین نے تمکو گواہ قرار دیا ہے مین نے
کہا کس بارے مین اونہون نے کہا کہ وہان (حیدر آباد مین) مقدمہ مرد و عورت کا پیش ہوا ہے اونھون نے
کہا کہ مین نے ایک معاملے پر مقدمہ دائر کیا ہے جو اخبار مین چھپا تھا بعد اسکے اور ادہر اودہر کی باتون کا ذکر کیا
مین نے یہہ نہین پوچھا کہ میری شہادت کس باب مین لیجائیگی اور نہ مین نے یہہ دریافت کیا۔ کہ کس بابت
شہادت لیجائیگی مین نے اس دستاویز (دستاویز ب) جس زمانہ سے مین نے دستخط کیے تھے پھر نہین دیکھا۔
نہ مہدی حسن اور نہ گورنمنٹ حیدر آباد نے تین برس گذشتہ مین مجھسے مہدی حسن کی شادی کے مفصل
حالات کو دریافت کیا تھا مین نے کسی سے گفتگو نہین کی نہ کسی نے مجھسے اس نکاح نامہ کی بابت گفتگو کی مین بیرسٹر
یا سیٹر ایونس سے کبھی لکھنؤ مین واقف نہ تھا مین حیدر حسین عموی زاد بھائی مہدی حسن کو جانتا ہون
مہدی حسن نے حیدر حسین پر مقدمہ دائر کیا تھا مہدی حسن کبھی حیدر حسین کے گھر سے نہین نکالے گئے وہ ساتھ
رہا کرتے تھے مین قسم کہاتا ہون کہ وہ عورت کی بابت کبھی نہین باہم جھگڑتے تھے مہدی حسن کی والدہ میرے
مکان کے قریب فتحپور مین رہتی ہین مین نے پرسون دیکھا تھا وہ اوس روز بیمار تھین اونکے جگر اور شکم پر
ورم تھا مشکل سے بات کرتی اور مشکل سے سانس لیتی تہین اونہون نے گفتگو کی مگر اونکی بات سمجھہ مین نہ آئی
ایک حکیم صاحب حاضر تھے اور آج یہان ہین (اشارہ سے) یہی حکیم ہین یہہ اس مقدمے مین گواہ ہین۔ کوئی
ڈسپنسری کے ڈاکٹر یا انگریزی طبیب کا علاج نہین ہوا ہے مہدی حسن لکھنؤ مین ہین مجھے یاد ہے کہ دستاویز پر
جب مین نے دستخط کیے تھے تو فضل اللہ کے بھی دستخط تھے مین نے کبھی مہدی حسن کی یورپین بی بی کو نہین دیکھا
نہ یہ جانتا ہون کہ وہ کہان ہے مین نے جب منہ دکھائی دی تھی صرف اسکی پشت دیکھی چہرہ نہین دیکھا۔
مکرر اظہار ہوئے جب دستاویز لکھی گئی تھی حمایت علی زیادہ عمر کے نہ تھے انکی عمر اٹھارہ اونیس برس کی تھی یہہ
لکھنؤ مین پڑہتے تھے دس گیارہ برس کے بعد نواب صاحب کے نوکر تھے۔

وکیلون کا نکاح مین موجود ہونا اختیاری ہے جب فریقین بالغ عمر کے ہون اور راضی ہون کہ رسم نکاح ایجاب
و قبول سے ادا ہو عقد جائز ہونے کے لیے یہی کافی ہے نکاح مین صیغہ پڑہنا اختیاری ہے مین نے شاید
نکاح نامون پر نوابی کے عہد مین دستخط کیے ہون مگر یہی دستاویز ہے جسپر مین نے دستخط کیے ہین جب سے انگلش
حکومت قائم ہوئی ہے غسل اور کلمہ ضروری امر ہے جب کوئی مسلمان کیا جاے مین عالم نہین ہون سنیون مین کتابیہ
سے شادی جائز ہے مین نہین جانتا کہ شیعون مین کیا طریقہ ہے مین نے مہدی حسن سے اوسکی تفصیل اسلیے
دریافت نہین کی کہ [illegible] ہون مہدی حسن کی والدہ کا لکھنؤ مین ڈاکٹر نے علاج کیا تھا۔

(۲) فضل اللہ پسر حکیم ظہیر الدین عمر ۵۰ سال فتحپور۔ زمیندار نے ایماناً بیان کیا۔

مین نمبردار ہون اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ہون ۔ اور رجسٹرار ہون۔ عہدہ قاضی کا میرے خاندان مین موروثی ہے مین مہدی حسن سے واقف ہون۔ مین اونکو بچپن سے جانتا ہون مین یہہ دستاویز (دستاویز بی) دیکھتا ہون۔ میرے اوسپر دستخط ہین۔ "محمد فضل اللہ" مین انگریزی زبان سے واقف نہین ہون۔ اشارہ۔ اوپر برس ہوئے۔ مین نے لکھنؤ مین مہدی حسن کے کہنے سے دستخط کیے تھے وہ یہہ کاغذ میرے پاس لائے تھے اور کہا کہ مین نے ایک میم سے شادی کی ہے اونہون نے مجھسے چاہا کہ مین اس کاغذ پر بطور گواہ کے دستخط کرون۔ مین نے کہا کہ اسکا مضمون مجھے پڑھکر سنادو۔ مجھے دریافت ہوا کہ یہہ دستاویز نکاح نامہ ہے لہذا مین نے دستخط کیے۔ یہہ عورت اوس زمانہ سے بطور زوجہ مہدی حسن کے خیال کیجاتی ہے۔ مین مہدی حسن کی والدہ کو جانتا ہون اونکے دیکھنے کو جاتا ہون وہ میرے سامنے پردے کے باہر نہین آتی ہین۔

مہدی حسن کوئی میرے عزیز نہین ہین۔ میرے گروہ کے ہین۔ مین نے مہدی حسن کی والدہ کے کہنے سے نکاح ثانی کا ذکر مہدی حسن سے کیا تھا اونہون نے کہا کہ مین نے ایک شادی کر لی اب اور شادی نہ کرونگا اور کہا کہ مین نے اپنی بی بی سے قول کیا ہے کہ تمھاری زندگی مین اور شادی نہ کرونگا۔ مہدی حسن کی والدہ چھ مہینے سے علیل ہین۔ ستر اسی برس کی عمر ہے۔ بطور طبیب کے مین اونکا معالج ہون اونکو دمہ ہے اور اندر ورم ہے۔ حواس خمسہ درست نہین ہین کبھی کبھی وہ بہکی باتین کرتی ہین۔

جرح کے سوالات کیے گئے۔ کیا مین نے لکھنؤ مین اور فتحپور مین طب پڑھی۔ مین نے کسی طبی مدرسہ مین نہین پڑھا۔ مین نے کچھ کتابین پڑھین اور باقیماندہ اپنے خاندان سے سیکھا کبھی کوئی امتحان نہین دیا ہے۔ مین۔ اونکو بنفشہ۔ اصل السوس۔ اور سونف منقے۔ دمہ کے لیے دیتا ہون۔ مین نے اونکا معدہ دیکھا اور پردہ سے اونکی نبض دیکھی ہے۔ مین نے چہرہ نہین دیکھا۔ مین جانتا ہون کہ لکھنؤ مین ایک طبیب نے سات آٹھ مہینے ہوئے علاج کیا تھا۔ یہہ نہین جانتا کہ کسنے علاج کیا تھا۔ وہ سوال کے جواب قابل سمجھ کے نہین دیتی ہین۔ میرے عزیز لکھنؤ مین ہین اوسوقت اونکو دیکھنے گیا تھا جب مین نے دستاویز پر دستخط کیے تھے میرے چچا انعام اللہ ڈپٹی کلکٹر فرنگی محل مین تھے اور ایک اور عزیز تھے میرے خسر معصوم علی اسوقت قیصر باغ مین رہتے تھے۔ انعام اللہ زندہ ہین معصوم علی نے قضا کی۔ مین نے جب دستخط کیے ہین تو محمد حسین کے مکان پر قیصر باغ مین مقیم تھا۔ مین نیچے کے منزل مین تھا اور محمد حسین اوپر کے منزل مین تھے یہ میرے دستخط ہین۔ (اشارہ کیا) مجھے یاد نہین ہے کہ آیا مہدی حسن مجھے تنہا دیکھنے آئے تھے۔ جب وہ دستاویز دستخط کو لائے تھے۔ کئی دستخط انگریزی اوس دستاویز پر تھے جب مین نے دستخط کیے تھے۔ میرا خیال ہے

کہ مرزا مہدی کے دستخط اُردو مین تھے۔ مجھے یاد نہین ہے کہ آردو مین اُنکے سوا اور کوئی دستخط تھے۔ جب مین نے دستخط کیے ہین محمد حسین نے بھی دستخط کیے تھے۔ مجھے یاد نہین ہے کہ آیا مین نے محمد حسین سے اس معاملہ مین گفتگو کی تھی جس روز مین نے دستخط کیے تھے اوس دن کے بعد سے آجتک مین نے دستاویز کو پھر نہین دیکھا مین نے نکاح کے پانچ یا سات دن بعد دستاویز دیکھی تھی۔ مین اس زمانہ کے دس بارہ برس قبل لکھنؤ جانے کا عادی تھا مگر کبھی کبھی جاتا تھا۔ مین نے کننگ کالج مین کبھی تعلیم نہین پائی مین مہدی حسن کا بہت دوست تھا مگر میرا اونسے بہت کچھہ ارتباط نتھا۔ مین اونکے کالج کے ساتھیون سے واقف نہ تھا۔ مین نہین کہہ سکتا ہون کہ مہدی حسن نے دستاویز پر دستخط کرنے کے واسطے مجھے کیون منتخب کیا تھا۔ مین اوس زمانہ مین لکھنؤ کی کسبیون سے واقف نہ تھا نہ مین جانتا تھا کہ لکھنؤ مین یورپین کسبیان بھی ہین نہ مین دو یورپین عورتون سے جو ہمشیرہ ہین واقف تھا کہ یہہ کسبیان ہین۔ مین نے سید حسین بلگرامی کا نام سنا ہے مگر میری کبھی اونسے ملاقات نہین ہوئی (اس موقع پر ذیل کا اقتباس کاغذ نمبر ۹ سے ترجمہ کر کے گواہ کو سنایا گیا) "یہہ دیکھنا کچھہ مشکل نہین ہے کہ یہہ دو بہنین کون تھین جنکا مؤرخ نے اپنے طریقہ فحش زبان مین ذکر کیا ہے اونکا نام اون لوگون کے سامنے بیان کرنا کچھہ ضرور نہین ہے جو بیس برس اُدھر لکھنؤ سے واقف تھے "

س۔ کیا تمکو کچھہ خیال ہے کہ اس حوالہ سے کسکا منشا ہے۔

ج۔ مجھے کچھہ بھی خیال نہین ہے۔ نہ مین جانتا تھا نہ مین نے کسی سے ۔۔ یہ ہاجرہ کا نام لکھنؤ مین سنا تھا مین نے ہاجرہ کا نام اب دو ایک مہینے سے سنا ہے قبل اسکے سنا ہی نہ تھا۔ یہہ نام ایک لڑکی کا ہے۔ ہاجرہ کی نسبت بیان تھا کہ وہ مہدی حسن کی بی بی کا بھانجا تھا۔ مین نے کبھی نہین سنا کہ یہہ بیٹا راجہ کپورتھلہ کا سیزہ ہاجرہ سے تھے۔ مین نے کبھی گرٹروڈ ڈانلی کا نام نہین سنا قبل اسکے کہ مین نے دستاویز (دستاویز پر) دستخط کیے تھے مہدی حسن نے کبھی مجھسے اپنی اوس عورت (گرٹروڈ ڈانلی) کے پاس جانے یا آمکو رکھنے کا ذکر نہین کیا تھا مجھسے کبھی نہین کہا کہ مین نے کپتان ڈانلی سے اونکی بیٹی سے شادی کے لیے تجویز کیا ہے۔ مجھے یاد نہین ہے کہ مہدی حسن نے مجھسے اوس عورت کا ذکر کیا جب سے انھون نے شادی کی اور نہ مجھے یاد ہے کہ انھون نے یہہ کہا تھا کہ کہان پر شادی ہوئی مین عورت کا حال کچھہ نہین جانتا ہون مجھے یاد ہے کہ مین نے سنا تھا کہ وہ مسلمان ہوگئی تب مجھے یاد نہین ہے کہ آیا مہدی حسن نے مجھسے کہا تھا۔ مین نے دستاویز پر جب دستخط کیے ہین تو دو تین روز قبل سے لکھنؤ مین تھا مین لکھنؤ مین کسی یورپین سے واقف نہین ہون جسکا نام اپوانس ہو۔ مین اوس زمانہ مین شجاعت علی سے واقف تھا۔ مجھے

یاد نہین ہے آیا اونھون نے مجھسے کہا تھا کہ وہ مہدی حسن کی شادی کے گواہ ہین - مین حمایت علی کے
نام سے واقف ہون - میری کبھی ملاقات نہین ہوئی - مین امیر مرزا سے واقف نہین ہون مجھے یاد
نہین ہے کہ کوئی کارروائی پولیس کی شجاعت علی کے خلاف ہوئی ہو - مین نے کبھی نہین سُنا کہ وہ قید
ہوئے تھے مین نے کبھی مہدی حسن کی بی بی کو نہین دیکھا تھا - مین نے سُنا تھا کہ مہدی حسن کی بی بی
کی مان رانے بریلی مین ملی تھی جسکو سُنے عرصہ چار پانچ برس کا ہوا - مین نے اور کچھ اونکے ملنے کی بابت
کسی اور موقع پر نہین سُنا - مین اوس ملاقات مین موجود نہ تھا - اور مجھے یاد نہین ہے کہ کسنے مجھسے کہا
تھا معمولی طور سے مین مہدی حسن کا بطور طبیب کے علاج کرتا تھا مین نے کبھی اونکی بی بی کا علاج نہین
کیا - پندرہ دن ہوئے مین نے مہدی حسن کو اپنے مکان فتحپور مین دیکھا تھا میرا مکان اونکے مکان
سے بیس پچیس قدم فاصلہ پر ہے اونھون نے مجھسے کہا کہ مین نے تمکو گواہ مقرر کیا ہے اور کوئی گفتگو
نہین ہوئی - اونھون نے کہا تھا کہ تم نکاح نامہ پر اپنے دستخط کی شہادت دو اور اس معاملہ کی گفتگو
نہین ہوئی - شاید مین نے نکاح نامہ کا ذکر دستخط کرنے کے بعد اپنے خاندان کے لوگون سے کیا ہو مگر
مین خاص نظیر نہین بیان کر سکتا نہ مین کسیکا نام لے سکتا ہون جس سے مین نے اس معاملہ کا ذکر کیا
ہو مین لکھنؤ کا قاضی نہین ہون - مین نے دستاویز پر بطور قاضی کے دستخط نہین کیے تھے مین چار سو
سے کچھ کم سالانہ مالگذاری دیتا ہون - میری اراضی غیر مشترکہ ہے - موروثی مکانات مین اور شریک دار
ہین اگر مہدی حسن مجھسے کہتے کہ حیدر آباد جا کر شہادت دو تو مین غالباً نہ جاتا مجھے فرصت نہوتی اونھون نے
مجھسے کبھی نہین چاہا کہ مین وہان جاؤن مجھے یاد نہین ہے کہ آیا مہدی حسن نے حیدر آباد سے اوس
مقدمہ کی بابت مجھے کوئی خط لکھا تھا - مجھے یاد نہین ہے کہ میرے پاس کوئی خط اس طرف تین مہینے
سے آیا ہو اونھون نے مجھے نہین لکھا نہ اطلاع دی تھی کہ مین آتا ہون دو اڑھائی مہینے ہوئے جب
مین نے اس مقدمہ کا ذکر سُنا تھا مین نے اخبار مین دیکھا تھا مجھے یاد نہین ہے کہ میرے نام کا بھی
اوسمین ذکر ہے مین نے مہدی حسن کو اس مقدمہ کی بابت کبھی نہین لکھا تھا - ہم خط کتابت نہین
کرتے میرے پاس مہدی حسن کا خط اس مقدمہ مین نہین آیا - جب سے کہ مین نے پہلے اسکا حال
سُنا تھا نہ اوسکے قبل کوئی خط آیا تھا - مین قسم کھاتا ہون کہ یہہ میرے دستخط دستاویز بی مین اندر چار
پانچ برس کے نہین کیے گئے -

مکرر اظہار ہوئے - مین نے طب مین اقسرائی - سدیدی - طب اکبر - وغیرہ پڑھی ہین - مہدی حسن
کی والدہ کی دوائین یونانی قاعدہ سے دیتا ہون - جب اونسے کچھہ پوچھو تو بہت ہی بے تکا جواب

دیتی ہین۔ مہدی حسن نے شادی کے بعد کبھی مجھسے نہین کہا کہ مین نے شادی کے قبل اس عورت سے صحبت کی ہے۔

(۳) منشی احسان علی۔ ولد نثار علی۔ عمر ۔۔ سال فتحپور۔ زمیندار اور نوکر۔ ایمانًا۔

مین نمبردار فتحپور کا ہون مین مہدی حسن سے واقف ہون جب سے وہ بچہ تھے ہمارے دونون کے ایک ہی جگہہ گھر تھے میری اونسے کوئی گفتگو عقد ثانی یا اول شادی کی بابت نہین ہوئی لیکن مہدی حسن کی مان نے میری معرفت اونکو پیام دیا تھا کہ اب شادی کا وقت آگیا یعنے کہا کہ اب تمھاری عمر شادی کی ہے اونھون نے کہا کہ چند روز ہوئے مین نے ایک میم سے شادی کر لی ہے۔ اب مین اور شادی نہ کرونگا یہہ گفتگو اونیس بیس برس کی ہے جسوقت کا مین نے ذکر کیا ہے۔

بجواب سوالات جرح کہا مین نے کبھی مہدی حسن کی بی بی کو نہین دیکھا مین واقف نہ تھا۔ کہ وہ شادی کر چکے ہین مذکورۂ بالا گفتگو فتحپور مین خاص اونکے پرتاب گڈھ جانے سے پہلے ہوئی تھی یہہ گفتگو حیدر حسین کے مکان مین ہوئی تھی وہ اور مہدی حسن ایک ہی مکان مین رہتے تھے یہہ حیدر حسین ہین جو عدالت مین ہین ہم دونون کچہری کو ساتھ آئے ہین حیدر حسین۔ شیخ قربان احمد وکیل مقدمۂ ہذا اور نادر حسین برادر نسبتی شیخ علی عباس وکیل مقدمۂ ہذا کے درمیان بیٹھے ہین مہدی حسن کی والدہ اوس وزمیر مکان مین تھین جس روز مین نے مہدی حسن کو پیام دیا تھا۔ مہدی حسن کی والدہ عمومًا حیدر حسین کے مکان مین رہتی تھین مین نے مہدی حسن سے میم کا کچھہ حال نہین پوچھا جس سے شادی کی تھی مین اوس زمانہ مین لکھنؤ جایا کرتا تھا یعنے اونیس بیس برس ہوئے مین نہین جانتا ہون کہ یوریپین کسبیان اوس وقت لکھنؤ مین رہتی تھین مین اونکا حال کچھہ بھی نہین جانتا ہون مین مہدی حسن کا دور کا رشتہ دار ہون۔ مہدی حسن کی والدہ میرے سامنے پردہ کے باہر نہین آتی ہین بارہ دن ہوئے مین نے مہدی حسن کو فتحپور مین دیکھا تھا جبکہ مجھے یہہ سڑک پر اپنے مکان کے قریب ملے تھے گھوڑے پر سوار وہ کھجوا مئو کو جاتے تھے اونھون نے مجھسے کہا تھا کہ تمکو اس مقدمہ مین شہادت دینا ہوگی۔ مین نے کہا کس بابت اونھون نے کہا کہ ایک پیام کی بابت جو ایک مرتبہ تم میری والدہ سے میرے پاس لائے تھے مین نے اونیس بیس برس گذشتہ مین کسی سے اس پیام کا ذکر نہین کیا کسی شخص نے مجھسے اسکی بابت دریافت نہین کیا تھا۔

مکرر اظہار ہوئے۔ کہا مین آج عدالت کو سرائے سے آیا ہون فتحپور سے مین سرا کو آیا تھا مجھے حیدر حسین کچہری کے باہر ملے مین نہین جانتا کہ حیدر حسین آج کہان سے آئے۔ تھے مین مہدی حسن کی والدہ کا ہمسا

ہون وہ بار ہا مجھے طلب کرلیتی ہین جب کبھی حاجت ہوتی ہے تب مین دروازے پر جاکر گفتگو کرتا ہون مین نے
مہدی حسن سے انکی بی بی کا مفصل حال دریافت کرنا واجب نہین جانا جس پیام کا مہدی حسن نے دس بارہ
دن ہوئے گفتگو مین مجھسے حوالہ دیا تھا وہ پیام شادی کا تھا - جو انکی مان سے لایا تھا -
(۴) احمد حسین پسر خدابخش عمر ۸۱ سال موضع دادرا - زمیندار نے ایمانًا بیان کیا -
مین دادرا کا زمیندار ہون - اور جلال پور کا نمبردار ہون - میرے بہت سے دوست فتحپور مین رہتے ہین -
مین مہدی حسن سے واقف ہون - مین جانتا ہون کہ مہدی حسن نے یورپین عورت سے شادی کی تھی -
مہدی حسن نے خود اوسکی بابت مجھسے کہا تھا مین نے اٹھارہ اونیس برس ہوئے اونکی زبانی سنا تھا
مجھسے اونھون نے فتحپور مین کہا تہا - اول اول مین نے اونسے سنا اور بعد کو یہہ معاملہ عام ضلع مین مشہور
ہوا شیخ علی حسین چچا مہدی حسن کے ہین اور میرے بڑے دوست ہین اونھون نے مجھسے کہا تھا کہ چونکہ
مہدی حسن اور مین ہم عمر ہین اونسے شادی کی گفتگو کرین لہذا مین نے مہدی حسن سے گفتگو کی اونھون نے
مجھسے کہا کہ مین تو ایک یورپین عورت سے شادی کرچکا اور وعدہ کرچکا ہون کہ اور بی بی نہ کرونگا علی حسین
نے سات آٹھہ برس ہوئے قضا کی - علی حسین کی خواہش تھی کہ مہدی حسن خود اپنے خاندان
مین شادی کرین -
بجواب سوالات جرح کہا کہ مین نے مہدی حسن کی بیوی کو نہین دیکھا نہ مین جانتا ہون کہ وہ کون ہے مین نے
مہدی حسن سے اوس عورت کی بابت جس سے اونھون نے شادی کی کچھہ حال دریافت نہین کیا
مین نہین کہہ سکتا کہ کس قدر مدت مجھے فتحپور مین ٹھہرے ہوئے گذری تھی جب گفتگو ہوئی تھی مجھے یاد نہین
ہے بہت عرصہ گذرا ہے خود میری شادی اوس وقت ہوچکی تھی میری بی بی کبھی مہدی حسن کی بی بی
سے نہین ملی جب سے میری شادی ہوئی ہے شادیان ہم لوگون مین اکثر ہوئی ہین مہدی حسن کی بی بی
کبھی ان تقریبات مین نہین بلائی گئین - علی حسین فتحپور مین (اٹھارہ اونیس برس ہوئے) تھے اونھون نے
مجھسے کہا تھا کہ مہدی حسن سے شادی کی گفتگو کرو مین خاص کسی شخص کی نسبت نہین کہہ سکتا ہون کہ مین نے
مہدی حسن کی شادی کا حال اوس سے سنا تھا بعد مین خود اونکی زبان سے سن چکا تھا - (اور پھر کہا)
کہ مین بہت لوگون کا نام لے سکتا ہون - جنسے سنا تھا کہ مہدی حسن نے یورپین عورت سے شادی کی
ہے - مین نے دلدار حسین تعلقدار بھٹوا مو سے سترہ اٹھارہ برس ہوئے سنا تھا دلدار حسین ہنوز زندہ
ہین اور پینتالیس برس کی عمر ہے - اور مین نے کاظم حسین خان تعلقدار بھٹوا مو سے بھی سنا ہے
جنھون نے اب قضا کی ہے اور مین نے حکیم منصب علی فتحپور سے سنا تھا جو ابھی زندہ ہین مجھے اور کوئی

تام اسوقت یاد نہین ہے مین نہین کہہ سکتا کہ کیونکر یہہ آدمی جنکا مین نے ذکر کیا ہے اس شادی سے واقف ہوئے تھے دلدار حسین سے نے مجھسے خود نہین کہا تھا مگر مین موجود تھا اور سُنا تھا جب وہ اپنے چچا سے مہدی حسن کی شادی کا ذکر کر رہے تھے مین نے کیننگ کالج مین تعلیم نہین پائی اور نہین جانتا کہ مہدی حسن نے وہان یا وارڈس انسٹیٹیوٹ مین تعلیم پائی یعنے مین نہین کہہ سکتا کہ کس کالج مین تعلیم پائی ہے اونیس بیس برس گذشتہ زمانہ مین مین لکھنؤ جایا کرتا تھا کسی بد وضع عورت سے اُس وقت مین لکھنؤ مین واقف نہ تھا - مین لکھنؤ مین یورپین عورتون کے تلاش مین نہین پھرتا تھا -

مکرر اظہار ہوئے - کہا - مین جانتا تھا کہ مہدی حسن کسی اسکول وغیرہ مین تعلیم پا رہے ہین مین سوال نہین سمجھا تھا مین نے جانا کہ مشرح اور مفصل حال مجھسے دریافت کیا جاتا ہے - جب مجھسے لوگون کی بابت سوال کیے گئے جنسے مین نے مہدی حسن کی شادی کا حال سُنا تھا - تو مین نہین سمجھا تھا کہ مین نام بتاؤن جس لفظ کا استعمال اس سوال مین کیا وہ خاصکر کے تھا -

جرح - مین فی الحال اور کسی شخص کا نام نہین جانتا ہون جس سے مین نے مہدی حسن کی شادی کا حال سُنا ہو -

مسٹر لنکن نے اطلاع دی کہ مرزا مہدی طلب کیے جاینگے ڈاکٹر ہوپر سول سرجن لکھنؤ نے سارٹیفکٹ دیا ہے کہ وہ شہادت دینے کے قابل نہین ہین اسبارہ مین ڈاکٹر ہوپر کے اظہار لکھنؤ مین ہونگے -

دستخط - لینڈس ے اسسٹنٹ کمشنر ۴ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

کارروائی کمیشن بمقام لکھنؤ

اظہارات قلمبند کردہ مسٹر ای ایچ رڈس صاحب قائم مقام سیٹی مجسٹریٹ لکھنؤ و مسٹر اسپنسر صاحب خاص مجسٹریٹ

ا - مرزا سلیمان قدر بہادر ولد حضرت امجد علی شاہ بادشاہ اودھ عمر ۔۔۔ سال ساکن مولوی گنج لکھنؤ نے باقرار صالح بیان کیا - مجھے قرآن پر حلف اوٹھانے مین کوئی عذر نہین (بیان اظہار گواہ مین خلل واقع ہوا اس وجہ سے کہ قرآن منگایا جاوے - بعد اوسکے مسٹر نارٹن نے بیان کیا کہ وہ گواہ کی شہادت لینے کو تیار نہین ہین شاہد کو اجازت دیجاوے کہ وہ جاوین اس شرط کے ساتھ کہ جب اونکی حاضری کی ضرورت ہو وہ طلب کیے جاوین - دستخط - ای - ایچ - رڈس سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ مورخہ ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء -

۲۔میکل جانسن ہوائٹ صاحب عمر ۵۔ سال نے باقرار صالح بیان کیا مین کننگ کالج کا پرنسپل ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء مین مقرر ہوا اور قبل اسکے ۱۸ ماہ تک قائم مقام رہ چکا تھا۔ مین کالج کی کتب لایا ہون۔ جس سے طالب علمون کے نام ظاہر ہوتے ہین۔ میرے پاس اون طلباء بی۔اے کی فہرست ہے جو ۱۸۷۲ء مین بی۔اے کے درجہ مین پڑھتے تھے۔ امتحان جنوری ۱۸۷۳ء مین ہوا تھا فہرست سے اون طالب علمون کا پتہ چلتا ہے جو ۱۸۷۲ء مین تعلیم پاتے تھے اور جنوری ۱۸۷۳ء مین امتحان دینے والے تھے۔ کوئی نام مرزا باقر حسین کا نہ تھا۔ ممکن نہ تھا کہ جنوری ۱۸۷۳ء مین کوئی امیدوار امتحان بی۔اے مین شریک ہوتا اور اوسکا نام درج فہرست نہوتا۔ کیونکہ میرے پاس کلکتہ یونیورسٹی کا ایک چھپا ہوا پرچہ ہے جسمین اونھین لوگون کے نام درج ہین جنکے نام میرے یہان درج رجسٹر ہین اور جو ۱۸۷۳ء کے بی۔اے امتحان مین شریک ہوئے تھے۔ اوس فہرست مین اون لوگون کے نام درج ہین جو پاس ہوئے اور نیز وہ جو ناکامیاب ہوئے (فہرست یونیورسٹی پر دستخط ہوئے اور نشان حرف بی دیا گیا کالج کی فہرست پر حرف نشان اے دیا گیا ایک مصدقہ نقل ان دونون کی تیار کر کے شامل مسل کیجائیگی اور اصل مسٹر ہوائٹ کو واپس دیجاویگی) مرزا باقر حسین کا نام یونیورسٹی کے [illegible] پاس یا ناکامیاب طلباء مین نہین ہے۔

یہہ ہی نام طلباء کی فہرست کے [illegible] یون ہین۔ مسٹر محمد یوسف الزمان [illegible] بھوشن مکرجی و سید علی و مرزا نثار حسین و شمبھو ناتھ۔ انمین سے مسٹر [illegible] بھوشن مکرجی پاس ہوئے۔ فہرست کننگ کالج الف مین ۵ نام یہہ ہی ہین اور ایک رفیع الدین کا نام درج ہے۔ رفیع الدین شریک امتحان نہین ہوئے۔ بلکہ امتحان کے قبل کالج چھوڑ گئے۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہہ ہی حسب رفیع الدین موجود ہین جنکی نسبت لکھا گیا ہے کہ وہ کالج چھوڑ گئے ہین۔ [illegible] پاس ایک فہرست بی۔اے کلاس ۱۸۷۳ء ہے جن طلباء کا امتحان ۱۸۷۴ء مین ہونے والا تھا (فہرست حرف سی) مرزا باقر حسین کا نام اسمین نہین ہے۔ میرے پاس اون لوگون کا بھی نقشہ یونیورسٹی ہے جو بی۔اے کے امتحان مین شریک ہوئے (فہرست حرف ڈی) اسمین پانچ طالب علمون کے نام ہین۔ جو سب ناکامیاب ہوئے۔ مرزا باقر حسین کا نام فہرست مین نہین ہے (مصدقہ نقول فہرست سی و ڈی کی تیار کر کے اصل مسٹر ہوائٹ کو واپس دیجاوے) دستخط رئیس صاحب۔

بجواب سوالات جرح۔ جو لوگ ناکامیاب ہوئے ہین اونکے نام یہہ ہین۔ سری رام۔ سورج نراین پنڈت۔ پورنچند مکرجی۔ پنڈت رام نراین تنخواہ۔ مرزا نثار حسین۔ نثار حسین کی مجھکو یاد ہے

مگر بہت برسون سے نہین دیکھا ہے - چند روز ہوئے مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ لکھنؤ کی کسی عدالت مین نوکر ہین (س) کیا آپ واقف ہین کہ وہ مکہ گئے تھے - (ج) مجھے خود واقفیت نہین ہے مگر آج مجھے اطلاع ملی تھی (مسٹر جکسن اعتراض کرتے ہین کہ مسٹر ہوائٹ کو چونکہ ذاتی علم نہین ہے اس باعث وہ بیان نہین کرسکتے کہ اورون نے اونسے کیا بیان کیا جس شخص نے اونسے بیان کیا وہ شہادت مین طلب ہوسکتا ہے) آج صبح رفیع الدین نے مجھے اطلاع دی تھی کہ وہ زیارت کربلا کو گئے ہین - رجسٹر داخلہ کے دیکھنے سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی حسن کیننگ کالج مین ۳ - اگست ۱۸۶۸ء کو بھرتی ہوئے تھے - کاغذ ثبوت نمبر ایک مین لکھا ہے شیعہ مذہب - خانہ نگران مین لفظ وارڈ درج ہے جسکے معنی وارڈ اسٹوڈنٹ ہوئے - پیشہ مین تعلقداری وخانہ سکونت مین وارڈ انسٹیٹیوٹ کیننگ کالج کے متعلق تھا - انتظام دوسری کمیٹی کا تھا طالب علم اسمین رہتے تھے وارڈ انسٹیٹیوٹ ۱۸۶۷ء مین امین آباد کی جانب پھاٹک قیصر باغ مین تھا - مہدی حسن کے نام کے اوپر حیدر حسین کا نام ہے - عمر ۱۹ سال قوم شیعہ نگران وارڈ اسٹیٹیوشن - پیشہ تعلقداری ساکن قیصر باغ - ۲۶ - مئی ۱۸۶۴ء مین ذیل کا نام درج ہے - رفیع الدین بیگ عمر ۱۵ سال - قوم مسلمان - نام نگران مرزا عباس بیگ پیشہ تعلقدار وارڈ انسٹیٹیوٹ (ان تمام کتابون کے داخل کرنے مین مسٹر ہوائٹ کو کوئی عذر نہین ہے اسباعث نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے) مین سارٹیفکٹ نشان نمبر ۴ ۱۸۷۴ء تک داخل کرتا ہون - نیز رجسٹر داخلہ ۱۸۶۴ء سے شروع ہوتا ہے - یہہ کلاس رجسٹر ۱۸۷۲ء سے جنوری ۱۸۷۳ء تک ہے - مہدی حسن کے نام کے روبرو "چھوڑ دینے" کا لفظ لکھا ہوا ہے - اور اونکا نام رجسٹر سے کاٹ دیا گیا ہے (کاغذ ثبوت نمبر ۵) جنوری ۱۸۷۴ء مین نام کٹا - مگر اونکی آخری حاضری ۴ - دسمبر ۱۸۷۲ء تک ہوئی اس سارٹیفکٹ (کاغذ ثبوت نمبر ۶) پر دستخط میرے ہین - یہہ رفیع الدین کا سارٹیفکٹ ۱۸۷۲ء ہے - اگر میرے طالب علم کمی استقلال دکھلائین تو مین ضرور اوسکے اسباب دریافت کرونگا - مجھے یاد ہے کہ رفیع الدین یہان تھے - مجھے یاد نہین کہ انکی جانب سے کمی مستعدی کی شکایت کسی عورت کی وجہ سے ہوئی تھی - مجھے علم نہین کہ کوئی ایسی طوائف تھی جسکی طرف میرے چند طلباء کی توجہ تھی - وارڈ لوگ میری نگرانی مین نہین رہتے تھے - یہہ میرا فرض تھا کہ سارٹیفکٹ دون اور طلباء مین غیر مستعدی کے اسباب دریافت کرون - سید حسین بلگرامی اوس وقت کالج مین پروفیسر تھے - مجھے یاد نہین کہ اوس وقت دو یورشین یا یورپین بہنین بطور طوائفون کے بدنام تھین - (کچھہ ٹھہر کر) مجھے یاد پڑتا ہے کہ دو بہنین تھین - مگر اونکے نام یاد نہین (س) کیا انہین ہے

ایک مسنر ہاجز تھی۔ (ج) نہین جسکی مجھے یاد پڑتی ہے وہ مسنر مے تھی۔ مجھے دوسرے کا نام یاد نہین۔ مجھے ہاجز کا نام یاد نہین ہے۔ اور نہ مین نے گرٹروڈ ڈانلی کا نام سنا۔ مسنر مے اور اُسکی بہن چھاؤنی مین صدر بازار کے راستہ مین قریب پل دہوبی رہتی تہی۔ امین آباد و قیصر باغ سے قریب دو میل کے فاصلہ ہے۔ جب مین اول مرتبہ یہان آیا تھا اُنکا ذکر سُنا۔ قریب ۱۸۶۶ء یا ۱۸۶۸ء کے ذکر تہا۔ آخری مرتبہ اُنکا ذکر ۱۸۷۰ء مین سُنا تھا۔ مین یہہ وقت اس باعث کتا ہون کہ کسی شخص کے خلاف جسکے نام سے مین واقف نہین نالش توہین ہوئی تھی مین خیال کرتا ہون کہ مسنر مے کی شادی مسٹر انڈرسن ایک ڈاکٹر سویلیان سے ہوئی تھی۔ مین یہہ نہ کہونگا کہ مسز انڈرسن طوائف تہین یا نہین۔ مجھے ٹھیک نہین معلوم کہ آیا دونون کا ایک ساتھہ ذکر کیا جاتا تھا۔ مسنر مے کا تو ضرور اوس طرح سے ذکر کیا جاتا تھا۔ مین نے سُنا ہے کہ مسنر مے کرنیل ہوفٹ کی طوائف تہین جو لکنٹونمنٹ مین اڈوکیٹ و جج تھے۔ مین نے یہہ کبھی نہین سُنا کہ مسنر مے کو ہندوستانیون سے بھی تعلق رہا۔ دستخط۔ ای۔ ایچ۔ ریڈس۔ ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء۔

۱۱۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے رفیع الدین کے سارٹیفکٹ مین لفظ غیر استقلال کے معنی دریافت کیے۔ مین واقف نہین کہ یہہ کیفیت اس وجہ سے تھی کہ وہ طوائف کے ہاتھون مین تھے۔ مستعدی کی کمی سے میرا مطلب یہہ تھا کہ وہ تعلیم مین سُست تھے۔ یعنی ایسی چیزون سے جیسے کہ ریاضی۔ الفاظ اخلاقی غیر مستعدی کے خلاف نہین ہوسکتے۔ رفیع الدین کو ۱۸۸۳ء مین بی۔ اے کی ڈگری اس وجہ سے حاصل نہین ہوئی کہ اونہون نے قبل اسکے کالج چھوڑ دیا تھا۔ یوسف الزمان ناکامیاب ہوئے تھے۔ یہی کیفیت سید علی کی ہوئی۔ جب سے وہ حال مین لکھنؤ آئے ہین مین نے مہدی حسن سے ملاقات نہین کی۔ اونہون نے حیدرآباد سے میرے پاس ایک تار بھیجا تھا۔ اونہون نے میرے پاس ایک آدمی بھیجا تھا یا کم سے کم ایک شخص جو اپنے تئین بارسٹر تبلاتے تھے اونکی جانب سے آئے وہ مہدی حسن کا اپنے تئین عزیز تبلاتے تھے۔ مجھے نام یاد نہین۔ اُنہون نے پوچھا کہ کیا کوئی باقر حسین نامے طالب علم نے ہمارے کالج سے بی۔ اے پاس کیا ہے چند ہفتہ گذرے کہ میرے پاس ایک تار آیا تھا۔

بجواب سوالات مسٹر جیکسن بیان کیا۔ اسقدر عرصہ کے بعد مین نہین بیان کرسکتا کہ کمی مستعدی کے الفاظ مین نے کس وجہ سے رفیع الدین کے سارٹیفکٹ مین استعمال کیے۔ مگر ایسے سارٹیفکٹون کے اندازہ سے جو مین نے لکھے ہین اسکے معنی یہہ ہونگے کہ لڑکا قدرتاً ہوشیار تھا اور اگر حد درجہ کوشش کرتا تو ضرور پاس ہوجاتا۔ مگر وہ بہت سُست تھا۔ بہت سے طالب علمون کا حوصلہ اسوجہ سے

کم ہو جاتا ہے گر اونکو امتحان ریاضی مین پاس کرنا پڑتا ہے - جسکا اونکو ذاتی علم نہین ہوتا - اون امور کی نسبت جو مین نے سینر کے اور اونکی بہنون کی نسبت کل بیان کیے کہونگا کہ مین نے انمین سے کیسکو نہین دیکھا - مین انمین سے کسی بیان کے صحت کی ذرا بھی ذمہ داری نہین کرتا - مجھے ذاتی علم نہین ہے - جو کچھہ مین نے کل بیان کیا وہ ۲۵ سال گذشتہ کی مروجہ گفتگو کا حال تھا - جو مجھے یاد رہا - رفیع الدین نے اس مکان کے دروازہ پر قبل کارروائی شروع ہونے کے بجواب میرے اس سوال کے کہ باقی آنکے ساتھی کہان ہین بیان کیا کہ نثار حسین زیارت کو گئے ہین - مین سینر کے اور اوسکی بہن کے متعلق کسی امر کا تذکرہ نہ کرتا اگر کونسلی نے مجھہ سے سوال نہ پوچھا ہوتا - جب مین نے یہہ بیان کہ سینر کے طوائف مشہور تھی - تو میرا مطلب یہہ تھا کہ لوگ اوسکے پاس بد اغراض کی غرض سے جایا کرتے تھے - کم یا زیادہ مین واقف نہین - اظہار گواہ کو سنایا گیا جسکو وہ قبول کرتا ہے کہ صحیح ہے -

دستخط - ریڈس صاحب -

ولیم رو ڈاکٹر ہوپر سول سرجن و بگڈ سرجن کو ایک سارٹیفکٹ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۲ء حرف نشان ای دکھلایا گیا اور اونھون بحلف بیان کیا - مین نے یہہ سارٹیفکٹ لکھا اور اسپر دستخط کیے - مین نے مرزا محمد مہدی کو ۱۸ ستمبر کو دیکھا جو کچھہ مین نے سارٹیفکٹ مین لکھا وہ صحیح تھا مین نے چند ماہ قبل تحریر کے مریض کو دیکھا تھا کہ آیا وہ حیدرآباد تک سفر کرنے کے لایق ہین یا نہین - مین نے اونکو سارٹیفکٹ دیا یہہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۲ء کا لکھا ہوا ہے (کاغذ ثبوت حرف الف) یہہ صاحب جو کمرہ مین کھڑے ہین - (فخر الدین حسن بارسٹر) مرزا مہدی کے ساتھہ دونون مرتبہ میرے مکان پر آئے - مرزا مہدی سوال کا جواب بلا تامل و توقف نہ دیسکتے تھے - اور اونکے جوابات سے بہت کچھہ یادداشت مین نقص معلوم ہوتا تھا -

بجواب سوالات جرح - شہر کے [illegible] لکھنؤ مین رہتا ہون - مجھے نہین معلوم مرزا مہدی کہان سے آئے - نہ مین نے اونسے پوچھا اور نہ اونہون نے بتلایا - مین نے نتیجہ یہہ قائم کیا کہ لکھنؤ مین رہتے ہین یہہ جسمانی طور پر اونکے لیے ضروری نہ ہوگا کہ وہ اس کمرہ مین لائے جائین - میرے پاس آنکھون کی قوت کے اندازہ کے لیے شیشہ ہین کہ جس سے مین نے اونکی نگاہ کا امتحان لیا - مین نے اونکو لکھا ہوا پڑھایا جو صاحب اونکو لائے تھے اونہون نے لکھا تھا مجھے پورا یقین نہین - مجھے خیال نہین کہ کوئی تحریر اونکو اونہین کی دکھلائی گئی تحریر نہین تھی - مین اردو اچھی طرح سے نہین پڑھ سکتا - اور مین نے وہ عبارت نہین پڑھی جو اونکو دی گئی - جو تحریر اونکو دکھلائی گئی اوسکی مین نے کوئی نقل نہین رکھی - مین

خیال کرتا ہون کہ اونھون نے اُردو مین نام لکھا اور مجھے یقین نہین کہ اونھون نے شیشہ لگا کر لکھا۔ مجھے
خیال نہین کہ تحریر کہین کی گئی یا نہین۔ مین نے انگریزی مین لکھا ہے " اونکی یادداشت کمزور ہے
وہ اون واقعات کی تاریخ نہین بیان کر سکتے جو گذشتہ سال مین اونہین کے خاندان مین گذرے ہین "
مین ذاتی طور پر ان واقعات سے واقف نہین۔ یہہ واقعات مجھسے فخرالدین حسن نے بیان کیے۔ اور
اونکی صحت فخرالدین کی تصدیق پر مجھے معلوم ہوئی۔ مریض کی یادداشت کی تصدیق ان واقعات پر
فخرالدین حسن کی تصدیق پر موقوف رہی۔ مین نے چند عام امور پر اونکا امتحان لیا مثلاً سال
بغاوت۔ اونکو ٹھیک یاد نہین تھا۔ اور اونھون نے غلط سال تبلایا۔ مجھے یاد نہین کہ اور کوئی سوال
بھی کسی عام امر پر پوچھا گیا۔ مجھے یاد نہین ہے کہ فخرالدین حسن نے مجھسے کیا کہا کہ کتنے لڑکے مریض کے
تھے۔ ایک سوال نکاح نامہ مہدی حسن پر دستخط کرنے کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ مجھے ٹھیک یاد نہین کہ
کسنے پوچھا۔ حاضرین مین سے کسی نے پوچھا تھا۔ انہین سے ایک صاحب قاسم حسین بارسٹر تھے
مجھے ٹھیک یاد نہین کہ اونھون نے کیا سوال پوچھا تھا۔ مرزا مہدی نے جواب دینے کی کوشش
کی۔ مگر معلوم ہوا کہ اونھین یاد نہین اگر مرزا مہدی حسن سے وہی سوالات اور اوسی طرح سے اونکا
امتحان سر عدالت کیا جاوے تو اوس سے اونکی زندگی خطرہ مین نہ آویگی۔ مین خیال نہین کرتا کہ
اِس سے اونکو کوئی نقصان پہونچیگا۔ مین یہہ کہہ نہین سکتا کہ وہ جوابات دینے کو تیار کر دیے گئے تھے
مگر ظاہر ہوتا تھا کہ تیار نہین کیے گئے تھے۔ مین خیال نہین کرتا کہ مہدی حسن کی شادی کے متعلق اونسے
سوال کیا گیا تھا۔ مین مہدی حسن سے ذاتی طور پر واقف ہون۔ مین اونکا علاج مرض بائی کرتا ہون
وہ مسٹر اطہر علی کے مکان مین ٹھہرے ہوئے تھے۔ جس وقت مین نے اِس بڈہے کا معاینہ کیا مین نے
مہدی حسن سے ملاقات نہین کی تھی بڈہے شخص کا طریقہ بالکل صاف اور بناوٹ کے خلاف معلوم
ہوتا تھا۔ مین نے ۱۸ ستمبر سے اونکو پھر نہین دیکھا۔ مین لکھنؤ کا پُرانا باشندہ نہین ہون۔ مین اگست
سال گذشتہ سے یہان ہون۔ مین سنہ ۱۸۹۰ء مین چھہ ماہ یہان رہگیا ہون۔ مین نے سید مہدی حسن
کو لندن مین دیکھا تھا۔ گواہ کو اونکا اظہار سُنایا گیا کہ جو اونھون نے قبول کیا کہ صحیح ہے۔

دستخط۔ ای۔ ایچ ریڈیش دستخط۔ ڈبلو۔ آر ہوپر۔

گواہ ماخوذ – منشی سجاد حسین باقر رسالہ ولد منشی منصور علی عمر ۳۹ سال شیخ۔ پیشہ زمینداری و
تجارت۔ ساکن کالوری لکھنؤ نے بیان کیا۔ بہت زمانہ سے لکھنؤ مین رہتا ہون مین مسٹر ڈیویز
ایوانس سے واقف تھا وہ میرے باپ کے دوست تھے میرے گھر کے قریب گولا گنج مین رہتے تھے

اونکے لڑکے اور ایک لڑکی تھی مین گرٹروڈ ڈانلی سے واقف تھا اور واقف ہون ۱۸۷۲ء مین گرٹروڈ
اکثر ایوانس سے ملا کرتی تھی کبھی کبھی روز کبھی کچھہ دنون کے بعد جایا کرتی تھی اوس وقت گرٹروڈ کا سن
۱۹ یا ۲۰ سال کا تھا۔ مین اکثر ایوانس سے روز ملتا تھا کبھی کبھی دوسرے یا تیسرے دن۔ ایوانس کو
حاضرات کا شوق تھا اور حاضرات کے وقت مین بھی گول میز کے گرد بیٹھتا تھا اور کبھی کبھی گرٹروڈ اور
مسیز ایوانس بھی بیٹھتی تھین۔ مین نے وہان گرٹروڈ کو دیکھا۔ مین نے ایوانس سے پوچھا یہہ کون
ہین اونھون نے کہا بیوی کی رشتے کی بہن ہین ایک مرتبہ ایوانس نے مجھسے پوچھا کہ کیا تم یوسف الزمان
رفیع الدین و دیگر طالب علم کیننگ کالج کو جانتے ہو جنکے نام مجھے یاد نہین۔ ایوانس نے پوچھا انکا چال چلن
کیسا ہے۔ مین نے پوچھا آپ نے یہہ کیون دریافت کیا۔ اونھون نے کہا کہ میری بیوی نے گرٹروڈ
سے ایک کتاب لی تھی جسمین ان لوگون کے نام دیکھے تھے اس طرح سے ان لوگون کے نام معلوم ہوگئے
اور اسی وجہ سے یہہ سوال پوچھا۔ مین نے کہا کہ مین انکے چال چلن سے واقف نہین ہون مگر یہہ لوگ
کیننگ کالج کے طالب علم ہین ایوانس نے کہا مجھے افسوس ہے ایک وقت مین یہہ لڑکی اچھی تھی
اب خراب صحبت مین پڑ گئی ہے کہ ایسے لوگون سے صحبت اختیار کرنے لگی۔ اوسکی بہن مسیز ہاجز
جسکا چال چلن خراب ہے اوسنے اوسکو خراب کیا۔ ایوانس نے کہا کہ مین نے ایک روز تمسے یہہ کہا
تھا کہ یہہ میری بیوی کی رشتہ کی بہن ہے مگر رشتہ نہین ہے وہ صرف میری بیوی کے پاس رہتی تھی
اس باعث وہ میرے پاس آیا کرتی ہے۔ ایوانس نے یہہ بھی کہا کہ گرٹروڈ کا باپ اونکی پروا
نہین کرتا اور بہت شراب پیتا ہے ایوانس نے یہہ بھی بیان کیا کہ اونکی بیوی ایک مدرسہ مین پہاڑ
پر نوکر تھین۔ قبل اسکے کہ اونکی شادی ہوئی۔ مسیز ہاجز ایک کسبی تھی یہہ مشہور تھا کہ ایک پنجابی راجہ
کے نطفہ سے ایک لڑکا ہوا تھا جسکو ایک سو روپیہ ماہواری راجہ دیتے تھے مجھے نہین معلوم وہ پٹیالہ
کے راجہ تھے یا کپورتھلہ کے۔ گرٹروڈ ڈانلی بھی عام طور پر ایک رنڈی مشہور تھی۔ مشہور یہہ تھا کہ
ہر قسم کے لوگ اور وہ اونسے برے اغراض کے واسطے ملنے جاتی تھی ۱۸۷۲ء مین گرٹروڈ امین آباد کے
قریب کے گاؤن مین رہتی تھی وہ وہان ۱۸۷۲ء مین ضرور رہتی تھی مسیز ہاجز بھی رہتی تھین۔ مین
شجاعت علی سے واقف ہون جو کچھہ عرصہ تک کیننگ کالج مین صیغہ اورنٹیل مین طالب علم رہے اونکو
گرٹروڈ سے تعلق تھا۔ ہان یہہ مشہور تھا کہ انسے آشنائی تھی۔ مین مہدی حسن سے واقف تھا جب وہ
کیننگ کالج مین اورنٹیل ڈپارٹمنٹ مین طالب علم تھے بعد اوسکے اونھون نے کچھہ انگریزی پانچوین
یا چھٹے درجے تک حاصل کی۔ مہدی حسن کی نسبت بھی یہہ مشہور تھا کہ گرٹروڈ کے عاشقون مین ہین

اور اوسنے آشنائی تھی مین اور لوگون کے نام نہین تبلا سکتا جنکے پاس گرٹروڈ جایا کرتی تھی - بہت دنون کی بات ہے مین ایک شخص مسٹر منی سے واقف ہون جو مسٹر ایوانس کے ہان ٹھہرے تھے - مین نے اونکو ایکمرتبہ گرٹروڈ کے ساتھہ خلاف طور پر دیکھا - تین بجے شام کو ایک مرتبہ مسٹر ایوانس کے گھر پر گیا تھا وہ اپنے گھر پر نہ تھے - مسنر ایوانس بھی ملاقات کے کمرہ مین نظر نہ آئین - مین اندر گیا اور تھوڑے عرصہ تک ٹھہرا وہان ایک لڑکا کھیلتا ہوا نظر آیا مین نے پوچھا کہ مسنر ایوانس کہان ہین وہ مکان مین مشرق کی جانب ایک کمرہ کے اندر گیا اور پردہ کے اندر سے جاتے وقت جو دروازہ مین لگا ہوا تھا مین نے یون ہی دیکھا کہ گرٹروڈ ڈانلی و منی ایکدوسرے سے بوس و کنار کر رہی ہین - مین نے صرف ایک لمحہ کے لیئے نگاہ ڈالی اور بعد اوسکے بوجہ حیا گردن جھکا لی - شاید وہ سونے کا کمرہ تھا - مین گرٹروڈ سے بخوبی واقف تھا انھون نے اپنا ایک فوٹو مجھے دیا تھا اوسمین اونکا لباس ہندوستانی لباس تھا - اسوقت میرے گھر مین رکھا ہوا ہے - ۱۸۸۲ء مین مجھے ملا تھا اونھون نے خود مجھے دیا تھا مجھے نہین معلوم کہ وہ فوٹو کسنے اوتارا تھا - مین یہہ فوٹو نشان حرف (اے) دیکھتا ہون میرے پاس اسی قسم کا فوٹو ہے میرے پاس فوٹو ۲۰ برس سے ہے - جب سے وہ مجھے ملا ہے مین نے دو تین روز ہوئے اپنے مصوّر کو اوسکی نقل اوتارنے کو دیا ہے فوٹو حرف بی دکھلایا گیا - یہہ بھی گرٹروڈ ڈانلی کا ہے اسمین بہن زیادہ دکھلایا گیا ہے - مین فوٹو حرف (سی) دیکھتا ہون مجھے نہین معلوم یہ کسکا ہے مین مسنر ہاجز سے خود واقف نہین ہون - مین نے اوسکو کبھی نہین دیکھا تھا - مین فوٹو حرف (بی) دیکھتا ہون - یہہ خیالی گنج مین ایک مکان کا ہے مین نے سُنا ہے کہ یہان مسنر ہاجز اور گرٹروڈ ڈانلی رہا کرتی تھین - مین نہین کہہ سکتا کہ ۱۸۸۱ء یا کس سال مین - حیدر حسین سے واقف ہون وہ مہدی حسن کے چچا زاد بھائی ہین - مین نے سُنا ہے کہ انکے پاس بھی گرٹروڈ بطور رنڈی کے رہی - مین نے سُنا ہے کہ مہدی حسن نے حیدر حسین سے گرٹروڈ کی ملاقات کرائی - ہر ایک جگہہ یہہ امر مشہور تھا مین نے اکثر لوگون کی زبانی یہہ حال سُنا کہ مہدی حسن نے حیدر حسین پر اراضی کے واسطے نالش کی تھی - مین نے یہہ بھی سُنا تھا کہ حیدر حسین کو مہدی حسن پر غصّہ تھا کہ اونکو گرٹروڈ سے تعلق تھا - مہدی حسن نے مجھسے ایک مرتبہ کہا کہ آپ بھی تو ایوانس کے یہان پہونچتے ہین - یہہ خبر مجھے گرٹروڈ سے معلوم ہوئی - یہہ مہدی حسن نے طنزاً کہا تھا - شاید وہ سمجھتے تھے اور نہین چاہتے تھے کہ گرٹروڈ مسٹر ایوانس کے گھر ملون - یورپ سے واپسی کے وقت ۱۸۸۸ء یا ۱۸۸۹ء مین مہدی حسن یہان آئے تھے اوسوقت امتیاز علی لکھنؤ مین تھے مجھے نہین معلوم کب اور کس قدر عرصہ تک وہ یہان ٹھہرے تھے مین نے یہہ سُنا ہے کہ وہ اکثر امتیاز علی سے ملا کرتے تھے - مین یہہ اپنے علم سے نہین بیان کرتا تھا -

منشی اطہر علی امتیاز علی کے بھائی ہین سنہ۱۸۷۳ء مین مین خود کلننگ مین تھا۔ مین نے یہہ کبھی نہین سنا کہ
مہدی حسن کی کبھی شادی ہوئی ۔

بجواب سوالات جرح ۔ دلارام کی کوٹھی مین کوئی دفتر تھا وہان ایوانس نوکر تھے ۔ مجھے نہین معلوم وہ
کون دفتر تھا ۔ مین نے ابتدائے سنہ۱۸۷۳ء مین ایوانس سے ملنا شروع کیا ۔ تین مہینے مین تخمیناً کم سے کم
پندرہ بیس دفعہ اونسے ملتا تھا ۔ مین اس وجہ سے اونکے ہان جاتا تھا کہ میرے والد اور مسٹر ایوانس اور
مسز ایوانس سے ملاقات تھی ۔ جب کبھی مین اپنے والد کے ہمراہ جاتا تھا تو اونسے اور اون دونون سے
ملاقات ہوتی تھی ۔ مین سنہ۱۸۷۳ء ہی کے شروع مین اپنے والد کے ساتھہ جاتا تھا ۔ مین اس وجہ سے
اونکے ہان اکثر جایا کرتا تھا کہ اونکا مکان میرے مکان کے پاس تھا اور وہ میرے دوست تھے ۔ مین
ایوانس کو عزت دار آدمی سمجھتا تھا اگر ایسا نہ جانتا تو جاتا کیون ۔ مین نہین بیان کرسکتا کہ تخمیناً کے دفعہ
مین نے گرٹروڈ کو وہان دیکھا کبھی تیسرے دن اور کبھی روزمرہ ۔ مین تیسرے پہر کو جایا کرتا تھا اور کبھی
کبھی نو دس بجے رات تک بیٹھتا تھا ۔ خصوصاً جب حاضرات ہوتی تھی ۔ مین خیال کرتا ہون سنہ۱۸۷۳ء
مین مسٹر ایوانس یہان سے چلے گئے تھے ۔ مین نے سنہ۱۸۷۳ء مین اونکے ہان جانا ترک کردیا تھا ۔
مین اوس زمانے مین کاکوری چلا گیا اور پھر وہان سے واپس آکر مین اونکے ہان نہین گیا ۔ پھر مین نے
سنا کہ وہ چلے گئے ۔ مین شروع جنوری مین کاکوری سے واپس آیا اور لکھنؤ واپس آنے کے بعد پھر
مین اونسے ملنے نہین گیا ۔ مین نہین کہہ سکتا کہ واپسی کے کتنے دنون کے بعد مین نے سنا کہ مسٹر
ایوانس چلے گئے ۔ مین نہین کہہ سکتا کہ وہ جنوری تھی یا فروری یا مارچ یا اپریل یا مئی ۔ مین نے اونکے
جانے کا حال اونکی ایک رشتہ دار مطلر بیٹی سے سنا ۔ مین نہین کہہ سکتا کہ کس مہینے مین مسٹر ایوانس نے
شیخ الدین یوسف الزمان وغیرہ کی نسبت دریافت کیا تھا کہ یہہ کون ہین ۔ جب مسٹر ایوانس سے اس
بارے مین گفتگو ہوئی تھی اور اونھون نے کہا تھا کہ گرٹروڈ نے خراب صحبت اختیار کی ہے اور اوسکو اوسکی
بہن نے آوارہ کیا ہے ۔ مسز ایوانس بھی موجود تھین ۔ ہم سب قریب قریب بیٹھے تھے اور مین اور
مسٹر ایوانس صرف باتین کرتے تھے ۔ مسز ایوانس کچھہ نہین بولین ۔ مسٹر ایوانس نے وہ کتاب مجھے
نہین دکھائی جسکی بابت ذکر کیا تھا ۔ سال کا آخر تھا ستمبر یا اکتوبر یا نومبر یا دسمبر تھا جب مین نے گرٹروڈ ڈانلی
کو بستر پر دیکھا تھا ۔ یہہ سنہ۱۸۷۳ء مین تھا ۔ مین نے غور سے نہین دیکھا کہ منی اور گرٹروڈ کپڑے پہنے تھین یا
ننگی تھین ۔ بیس سال کے بعد مین نہین کہہ سکتا کہ وہ کس طرح باہم بوس و کنار کرتے تھے ۔ مین نے صرف
ایک لمحہ کے واسطے اونکو دیکھا ۔ مین نہین کہہ سکتا کہ مجھسے کون نزدیک تر تھا گرٹروڈ ڈانلی یا منی مین نہین

کہہ سکتا کہ بستر پر دیلیٹے ہوئے تھے یا بیٹھے تھے - مین تھوڑی دیر بیٹھا اوسکے بعد گھر چلا آیا - مین نے آجتک
کسی سے نہین کہا - مجھے یاد نہین کہ کسی سے کہا ہو - مین نے مسٹر ایوانس سے یہہ امر نہین کہا - نہ کہ مسٹر
ایوانس سے کیونکہ عورت ذات تھین - مین نے گرٹروڈ ڈائلی کے باپ کو کبھی نہین دیکھا - مین نے ایوانس
سے سنا تھا کہ وہ اپنی بیٹیون یعنی گرٹروڈ اور مسز راجرز کے ساتھ رہتا تھا - مین اوس مکان مین نہین
گیا جسمین مسز راجرز رہتی تھین - مین اس مکان (نمبر ۸) کے قریب گیا ہون - مین نہین کہہ سکتا
کس سال پہلے وہان گیا - مین ہزارون دفعہ اوس طرف سے ہو نکلا ہون آخر دفعہ تین چار
روز ہوئے مین گزرا تھا - میرے دوست محمد نسیم اوسکے قریب رہتے ہین - اونکا لڑکا جاتا رہا تھا -
اونکی ملاقات کو مین گیا تھا - مجھے کوئی خاص وجہ اوس مکان کی جانب توجہ کی نہ تھی - مین نے
گرٹروڈ کو اوس مکان کے قریب یا کھڑکی مین یا دروازے پر یا اوسکے قریب کبھی نہین دیکھا -
قیصر باغ کے پھاٹک سے جو امین آباد کے بازار کی جانب ہے ڈیڑھ سو یا دو سو گز کے فاصلے پر ہوگا -
اوس پھاٹک کے قریب وہ مکان ہے جسکے دروازہ پر بڑے حروف مین نواب مشکور الدولہ کا نام لکھا
ہوا ہے - اس مکان مین آنے کے واسطے پھاٹک سے آکر تھوڑی دور سامنے اوسکے بعد
دائین جانب جانا ہوتا ہے - اور پھر اس سڑک کے بائین جانب وہ مکان ہے اور اوسکے
پاس ایک نالہ ہے - جسپر یہہ پل بنا ہے جو فوٹوگراف مین دکھائی دیتا ہے - اس مکان کے
مقابل مین وہ مکان اور احاطہ ہے جسمین مرزا عباس بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہا کرتے تھے - اتنے
برسون کے بعد مین کسی آدمی کا نام نہین تبلا سکتا کہ جس سے سنا ہو کہ مسز راجرز نے ایک لڑکا کسی پنجاب
کے راجہ سے تھا اور وہ سو روپیہ ماہوار وہان سے پاتین تھین - مین کسی زندہ یا مردہ آدمی کا نام نہین
تبلا سکتا جس سے مین نے یہہ سنا ہو پہلے پہل ۱۸۷۲ع مین مین نے سنا تھا کہ گرٹروڈ بھی ایک کسبی ہے
مین نہین کہہ سکتا کہ ۱۸۷۲ع کے شروع یا آخر مین سنا - میرے ایک دوست مہدی حسن ہین جنکے
والد کا نام مجھے نہین معلوم اونسے مین نے گرٹروڈ کی نسبت یہہ سنا تھا - اور نام مجھے یاد نہین کسی زمانے
مین روز مین نے یہہ سنا - ۱۸۷۲ع مین ایک دفعہ مین نے سنا کسی کا خاص نام مجھے یاد نہین کیونکہ
بہت سے آدمیون سے سنا اور نام مجھے یاد نہین جو یاد تھے مین نے کہدیے - مین نہین کہہ سکتا کہ مہدی حسن
زندہ ہین یا مر گئے - کئی سال سے مین نے اونھین نہین دیکھا کوئی چار یا پانچ برس ہوئے ہونگے -
وہ میرے دوست تھے اور کیننگ کالج مین میرے ساتھ پڑھتے تھے - وہ بی - اے نہین ہوئے نہ کوئی
اونھون نے ڈگری پائی - مین نہین جانتا کہ وہ کہان رہتے تھے یعنی رات کو کہان سوتے تھے مین

جانتا تھا کہ وہ لکھنؤ کے آدمی نہین ہین — مجھے کبھی نہین معلوم ہوا کہ وہ کس خاص ضرورت سے آئے تھے مجھے
بیشک تعجب ہوا اور بہت شرم معلوم ہوئی جب مین نے گرٹروڈ اور منی کو بستر پر دیکھا اس سے پہلے
مین نے سنا تھا کہ وہ کسبی ہے —

(س) جبکہ گرٹروڈ اور منی کو بستر پر دیکھنے کے قبل جیسا کہ آپ کا بیان ہے معلوم تھا کہ وہ کسبی ہے تو جسوقت
آپ نے اونکو دیکھا تو تعجب کیون ہوا —

(ج) اول تو اس وجہ سے کہ مسٹر ایوانس کا مکان تھا اور تین بجے دن کے تھے اگرچہ وہ کسبی تھی مگر شرمی
سے بغیر کسی احتیاط کے ایسی بے حیا ہو جائین — کیا یہ امر ایک جنٹلمین کے واسطے تعجب کا نہین ہے — مین نے
نیا گاؤن کا وہ مکان جہان گرٹروڈ ۱۸۷۲ء مین رہتی تھی دیکھا ہے مین اوس مکان مین گیا ہون — لیکن
۱۸۷۲ء مین اوسکے اندر نہین گیا مین اودھر سے ہو نکلا ہونگا کیونکہ وہ لب سڑک ہے لیکن مین کبھی اوس مین
جانے کی غرض سے وہان نہین گیا — مین اوسمین شاید ۱۸۸۶ء مین گیا تھا اوس سے قبل کبھی مین نے
گرٹروڈ کو اوس مکان کے قریب یا دروازہ پر یا کھڑکی مین کبھی نہین دیکھا نہ گرٹروڈ کے والد کو کبھی دیکھا
مجھے کوئی ایسا بے شرم آدمی نہین ملا جسنے کہا ہو کہ گرٹروڈ ڈانلی سے اوسکو تعلق ہے اور نہ کسی نے مجھسے
ایسا بیان کیا — مین نے مسز ملرجز کو نئے گاؤن کے مکان کے آس پاس یا قریب نہین
دیکھا منی اور گرٹروڈ کو ایک بستر پر دیکھنے کے کتنے دنون قبل جیسا کہ آپ بیان کرتے ہین آپ نے
سنا تھا کہ وہ کسبی ہے — مین کچھ نہین کہہ سکتا کہ آیا دس دن قبل یا ایک مہینہ یا تین یا چار یا دو مہینہ
قبل مین تخمیناً بھی نہین بیان کر سکتا —

۱۱ — اکتوبر ۱۸۹۲ء عیسوی

مین یہ فوٹو نمبر ۱۷ پیش کرتا ہون گرٹروڈ نے ۱۸۷۲ء مین مسٹر ایوانس کے مکان مین مجھے دیا —
اور اوسی وقت سے میرے پاس ہے مجھے نہین معلوم کسنے اوتارا —

مین ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا ۱۸۸۹ء مین شادی ہوئی میرے کوئی اولاد نہین مین
کیننگ کالج مین ۱۸۶۹ء مین داخل ہوا پہلے مین ۱۸۶۶ء مین بھی داخل ہوا تھا مگر چھوڑ دیا تھا —
دوسری دفعہ مین نے ۱۸۷۵ء مین چھوڑا تھا مین پنچ کا اڈیٹر ۱۸۷۷ء مین ہوا — مین نے اودھ پنچ جاری
کیا — اور جانتا ہون کہ ۱۸۷۲ء مین فوٹوگراف مجھے ملا — کیونکہ صرف اوسی سال مین مسٹر ایوانس کے
ہان جاتا تھا — اوسی سال پہلے پہل گرٹروڈ کو مین دیکھا — یہی سبب ہے مین ایوانس سے ۱۸۷۱ء
اور ۱۸۷۲ء مین ملا اب جب کبھی مین نے گرٹروڈ کو سنا تو مجھے یاد آیا کہ وہی سال ہے جب مین اوس سے

پہلے پہل ملا تھا یہہ بیان کہ مین ایوانس سے ۱۸۸۶ء مین نہین ملا مین اپنے حافظہ کی قوت سے بیان
کرتا ہون اور یہہ بات تہی کہ ۱۸۸۶ء مین مین نے ایوانس سے ملنا ترک کر دیا تھا۔ حافظہ سے مجھے یاد ہے
۱۸۸۶ء بہی مجھے حافظہ سے یاد ہے ۱۸۸۶ء مجھے اسوجہ سے یاد ہے کہ علاوہ اور وجوہ متذکرہ بالا اسباب
کے جو مین نے بیان کیے ہین یہہ بھی ہے کہ اوسی سال مین نے مکان بدلا اس وجہ سے بھی یاد ہے کہ
اوس سال مین بیمار ہوا تھا۔ اور اس وجہ سے بھی کہ اوس سال میرا اول نمبر آیا تھا اور اس وجہ سے
بھی مجھے یاد ہے کہ اوس سال ہیڈ ماسٹر ہوائٹ نے گرمیون کی تعطیل ہی نہین دی تہی اور ہم سب ہیڈ ماسٹر کے
یہان اوسکے حاصل کرنے کے واسطے گئے تھے۔ مہدی حسن ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہم واپس
آئے تو راستہ سے لٹ گئے۔ جب مین نے پوچھا کہ وہ کہان گئے تو کہا گیا کہ گرٹروڈ کو دیکھنے گئے۔ مجھے وہ
سال اسوجہ سے بھی یاد ہے کہ ایک مہربان ماسٹر ساونل سنگہ جو ہمارے کلاس کے ماسٹر تھے انھون نے
اسکول چھوڑ دیا تھا۔ جہانتک مجھے یاد تھی سب وجوہ بیان کر دیے۔ مجھے یاد نہین آتا کہ کسنے کہا کہ
مہدی حسن گرٹروڈ کے یہان گئے ہین مین اوس سال بیمار ہوا تھا ڈنگو فیور آیا تھا کسی ڈاکٹر کا علاج
نہین کیا مکان چلا گیا مکانات مجھے یاد ہین۔ مین فدا حسن خان کے مکان واقعہ گولا گنج مین رہتا تھا۔
مین ایک مکان واقعہ امین آباد مین چلا گیا مجھے یہہ یاد نہین گرٹروڈ ڈانلی کے ملنے سے مجھے خوشی ہوئی جو
کوئی خوبصورت چیز دیکھتا ہے (گو وہ اتنا لڑکا ٹھہرتا ہے) جو کوئی خوبصورت چیز دیکھتا ہے خوش ہوتا
ہے۔ پہلے دو تین دفعہ مین خوش ہوا۔ مین نے یہہ بھی خیال کیا کہ دیکھو یہہ کیسی کیسی ترقی کرتی جاتی ہے
مجھے اور خیالات کیونکر یاد رہ سکتے ہین اور کچہ مجھے یاد نہین (یعنی خیالات کی نسبت)۔
(س) بعد کو جب کبھی گرٹروڈ ڈانلی یاد آئی تو کیا آپ نے صرف یہہ یاد کیا کہ جب پہلے دیکھا تو وہ
خوبصورت تہی اور وہ بہت خوش قسمت ہے۔
(ج) اور بھی خیالات اوسکی نسبت آئے مگر مجھے یاد نہین۔

۱۴- اکتوبر ۱۸۹۲ء

میرے والد نے مسٹر ایوانس سے اور مجھسے جہانتک مجھے یاد ہے ابتدائے ۱۸۸۲ء مین ملاقات کرائی۔
میرے والد یہان پنشن لیکر باندہ سے آئے تھے۔ کاکوری مین رہتے تھے مگر کبھی کبھی لکھنؤ آتے تھے۔
مین لکھنؤ مین رہا کرتا تھا۔ مجھے نہین معلوم کہ میرے والد اور مسٹر ایوانس سے کتنے دنون کی ملاقات
تھی۔ میرے والد اور مسٹر ایوانس کے بھائی سے ملاقات تھی۔ جو کلکٹر باندہ کے دفتر مین ہیڈ کلرک تھے۔
مین اوس زمانہ مین فدا حسین کے مکان واقعہ گولا گنج مین رہتا تھا۔ مین اپنے والد کے ساتھ مسٹر ایوانس کے

یہان دو تین دفعہ گیا تھا - میرے والد زندہ نہین ہین - مسٹر ایوانس گولا گنج مین ایک مکان مین جو ہر
مکان کے قریب تھا اور جو اب بابو شیو نراین کے پاس ہے - رہتے تھے - نہ مجھے معلوم ہے اور نہ کبھی مین نے
پوچھا دلارام کی کوٹھی مین مسٹر ایوانس کا کیا کام تھا - دلارام کی کوٹھی مین کوئی سرکاری دفتر تھا مگر مین
نہین بیان کر سکتا کہ کون دفتر - اب اوسمین ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل کا دفتر ہے - مجھے نہین معلوم کہ
ایوانس کس وقت دفتر جاتے تھے - مگر چار بجے کے بعد واپس آیا کرتے تھے - مین اونسے اور اونکی
بیوی یعنی اونکے خاندان سے ملنے جایا کرتا تھا اور ہندوستانی جنٹلمین سے بھی وہان مجھہ سے
ملاقات ہوتی تھی - مثلاً مرزا عنایت علی بیگ اور لوگ مجھ یاد نہین عنایت علی بیگ کا انتقال ہو گیا - بے
بہت سے دوست میرے ابھی تک زندہ ہین - ایک مسٹر ٹیلر بھی وہان آیا کرتے تھے اور شاید اونکا مکان
وہین کہین قریب تھا مفتی بھی آتے تھے اور اور بھی لوگ آتے تھے - جنکے نام مجھے یاد نہین مین نہین
جانتا اوس وقت سے مسٹر ٹیلر کس حال مین ہین اور کسی شخص کو نہین جانتا - جو اوسی دفتر مین نوکر
ہو جسمین ایوانس تھے - اونکی ایک لڑکی اور شاید دو لڑکے تھے - لڑکی کا نام ایلس تھا اور کوئی چھہ
یا سات برس کی ہوگی - لڑکے کا نام مجھے یاد نہین - وہ چھوٹے تھے اونکو نام لیکر پکارنے کی ضرورت نہین
ہوتی تھی - گرٹرود ڈانلی کا حال اب بھی جانتا ہون لیکن اوس سے ملاقات نہین - ایوانس کی
ملاقات کے قبل مین اوس سے کبھی نہین ملا - ایوانس کے یہان جانے آنے سے ابتداے ۱۸۷۹ع
مین اوس سے ملاقات ہوئی - مین نے سنا تھا کہ اوس زمانہ مین وہ نئے گانون مین رہتی تھی -
آخر ۱۸۷۹ع سے اب تک مجھے اسکا ذاتی علم کچھہ نہین - ایوانس سے اور مجھسے خط کتابت کبھی نہین ہوئی
مجھے نہین معلوم ہوا کہ وہ کہان چلے گئے تھے - کسی دوسرے مکان مین گرٹرود ڈانلی سے ملاقات
نہین ہوئی - اوس سے مجھسے کبھی ملاقات نہین تھی - پہلے مجھے مطلق علم نہ تھا کہ وہ کون تھی کہان رہتی
تھی - جب مسٹر ایوانس نے بتایا کہ یہہ گرٹرود ڈانلی ہے تب مجھے اوسکے متعلق سب باتون کا علم ہوا -
یہ نکہ کوئی ایک ہفتہ کے قریب ہوا ہوگا کہ مین نے گرٹرود ڈانلی کا حال سنا تھا - اوسکے بعد مسٹر ایوانس
نے بیان کیا - مین پہلے اوس سے گرٹرود ڈانلی سے ۱۸۷۸ع مین ۸۵ یا ۹۰ دفعہ اور ہمیشہ مسٹر ایوانس
کے یہان ملا اوسکی بالون کا رنگ مجھے یاد نہین - مسٹر ایوانس کے بال سیاہ تھے اوسکا رنگ یورشین
کا سا تھا اونکی آنکھون کا رنگ مجھے یاد نہین - ڈانلی کی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال تخمیناً مین نے بتلائی تھی - مسٹر
ایوانس کے یہان اس قدر آمد رفت اس وجہ سے تھی کہ وہ بہت مہربان تھے - اور کوئی تکلف نہ تھا - وہ
اور اونکے بھائی میرے والد کے دوست تھے - کبھی کبھی مین روزمرہ جاتا تھا - اوسوقت مین مین ہندوستانی

دوستون سے کم ملا کرتا تھا۔ کیونکہ میرے ماموں فدا حسین خان گوارا نہین کرتے تھے۔ کہ مین اکثر مکان سے باہر جایا کرون۔ ایوانس چونکہ قریب ہی رہتے تھے اور میرے والد کے دوست تھے تو وہان سب مجھے جانے کی اجازت تھی۔

(س) تو کیا اس سے ہم یہہ سمجھین کہ تمھارے ماموں سخت نگرانی کرتے تھے۔

(ج) میری تربیت اوس طرح ہوئی تھی جیسا کہ ہمارے ہان دستور ہے اوس زمانہ مین میری عمر ۱۶ سال کی تھی۔ مجھے اوس قدر آزادی نہ تھی جیسی میرے شہری ہم عمر رکھتے تھے۔ اب بھی چند دوست میرے ہین جنکے یہان مین اوتنی ہی دفعہ جاتا ہون جتنی دفعہ مسٹر ایوانس کے یہان جاتا تھا۔ مسٹر ایوانس سے مین نے پوچھا گرٹروڈ ڈانلی کون ہے۔ مین نے دو تین دفعہ اونکو دیکھا تھا۔ اور ایک خلقی بات تھی کہ ایسا پوچھا جاے جب مسٹر ایوانس نے بعد چندے مجھسے بیان کیا کہ در اصل وہ اونکی بیوی کے رشتہ کی بہن نہین ہین تو مین نے اونسے نہین پوچھا کہ پہلے آپ نے کیون کہا تھا کیونکہ مین اونھین پشیمان کرنا نہین چاہتا تھا۔

(س) کیا وجہ ہے کہ گرٹروڈ نے جو کسیقدر اجنبی تھی آپ کو اپنی تصویر دی۔

(جواب) اوس سے ملاقات کے چند روز بعد ایک روز ایوانس مسز ایوانس گرٹروڈ اور ہم پاس بیٹھے ہوئے تھے مسز ایوانس گرٹروڈ سے بولین کہ پان کھانے کو جی چاہتا ہے آیا پاندان لائی۔ گرٹروڈ نے پان بنائے۔ سب کو دیے۔ مین نے پان کھا کر تعریف کی کہ آپ تو ہندوستانی عورتون سے بھی اچھے پان بناتی ہین مسز ایوانس نے کہا کہ ہندوستانی چیزون کا انکو بہت شوق ہے۔ ہندوستانی طریقہ سے گاتی بھی خوب ہین۔ اور ہندوستانی لباس بھی کبھی پہنتی ہین۔ بلکہ اوسی پوشاک مین انھون نے اپنی تصویر بھی کھچوائی۔ مین نے کہا آپ مجھے دکھا سکتی ہین۔ اونھون نے کہا کہ ہان چنانچہ وہ دوسرے دن تصویر لے آئین۔ مین نے پوچھا کیون آپ وہ تصویر لائی ہین۔ اونھون نے تصویر نکالی اور مجھے دی۔ مین نے کہا کہ یہہ پوشاک آپ پر زیب دیتی ہے۔ اسی طرح کی باتون کے بعد مین نے کہا کہ اگر عذر کوئی نہو تو یہہ تصویر مجھے عنایت کیجیے۔ اونھون نے مجھے دیدی۔ مسٹر یا مسز ایوانس کی تصویرین میرے پاس نہین ہین۔ اوس زمانہ کی اور تصویرین میرے پاس ہین۔ میرے اعزا کی مثلاً فدا حسین خان کی۔ غالب مشہور شاعر کی اور اور لوگون کی جو اس وقت یاد نہین۔ اوس زمانہ کے کسی دوست کی تصویر نہین ہے۔ چند تصویرین البم مین ہین اور کچھ علحدہ بکس مین۔ البم بھر گیا ہے اس سے وہ بکس مین ہین گرٹروڈ ڈانلی کی تصویر اونسے الگ رنڈیون کی تصویرون کے ساتھ مین تھی اونمین سے چند تصویرین

مشتری ـ جدر ـ ایانی ـ آبادی ـ برودہ والی پیارنٹ وغیرہ نہین اور امین بانی اور ایم میڈل کوٹا کی جو
ایک سرکس کے ساتھ آئی تھی ـ مین نے گرٹر وڈ ڈانلی کو اوسی طرح سے رنڈی جانا جیسا کہ مشتری کو رنڈی
تسلیم جانا ـ مین مسٹر نارٹن سے کانگرس کے معاملات کی بابت ملنے کو گیا ـ مجھے خود تعجب ہوا کہ فہرست گواہان
مین میرا نام کیونکر لکھا گیا ـ نہ کسی سے مین نے کہا کہ مین گواہی دونگا نہ کسی نے مجھسے کہا ـ اس مقدمہ کے
حالات اکثر اخبارون مین دیکھے ـ ایک یا دو دن کی کارروائی مین نے نہین پڑھی ـ جب عدالت
مین آیا مین جانتا تھا کہ گرٹر وڈ ڈانلی کی نسبت مقدمہ ہے ـ تو مین نے خیال کیا کہ مجھسے یہی گواہی
لی جایگی کہ تم گرٹر وڈ ڈانلی کی نسبت کیا جانتے ہو ـ مین یہہ نہین جانتا تھا کہ میری اوسکی ملاقات
اور وقعیت کی نسبت پوچھا جایگا ـ یہہ ہی مین نے اوسکو خیال کیا کہ مسٹر نارٹن نے مجھسے
پوچھا کہ تم کچھ جانتے ہو جو کچھ مین نے عدالت مین بیان کیا وہ مختصراً مین نے اونسے کہا پہلے
روز مین تصویر نہین لایا کیونکہ سمن مین لکھا نہین تھا ـ جو لوگ یہان یعنے بجانب مدعا علیہ بیٹھے
ہین اونمین سے کسیکو فوٹو گراف نہین دکھلایا ـ مین نے ساجد بیگ کو فوٹو نہین دکھلایا
جو اونکے پاس (امیر الدین) بیٹھے ہین اونکو فوٹو نہین دکھلایا ـ اور نہ رفیع الدین اور نہ مسٹر
کرامت حسین نہ مسٹر بوال اور نہ مسٹر اجلو اور نہ مسٹر نارٹن کو دکھلایا ـ پان کا واقعہ یاد دلانے
کے واسطے فوٹو نہین رکھا ـ پہلے خیال نہین رہا فوٹو نہین پڑا رہا وقتاً فوقتاً اور فوٹو جمع ہوئے
اور بہت سے جمع ہوگئے تو مین نے تفریق کی کسبیون مشہور شاعرون تعلقدارون راجاؤن والیان ملک
مشہور یورپین لوگون کے الگ الگ کیے ـ گرٹر وڈ کی تصویر بھی کسبیون کے فوٹو مین شامل
کی وہ اوسکے ساتھ ہی مین نے نہین خیال کیا کہ کبھی عدالت مین پیش کرنے کی ضرورت ہوگی ـ

(س) آپ نے ابھی ہمسے بیان کیا ہے جو کچھ عدالت مین آپ نے کہا وہ مسٹر نارٹن سے کہا
تو کیا وجہ ہے کہ پہلے روز آپ نے عدالت مین فوٹو نہین پیش کیا ـ

(ج) مین نے خیال کیا کہ جبتک عدالت حکم نہ دے اوسکے پیش ہونے کی ضرورت نہین ـ مجھے
یاد نہین مین نے نارٹن سے یہہ کہا ہو کہ میرے پاس فوٹو ہے ـ مجھے خیال نہین اگر فوٹو کی بابت
گفتگو ہوئی ہوگی تو کہا ہوگا ـ مین بحلف کہتا ہون کہ مجھے یاد نہین ـ

(س) آپ کا حافظہ معمولاً قوی ہے یا ضعیف ـ

(ج) اور اگر [illegible] ہم (یعنی مسٹر نارٹن اور مین) گرٹر وڈ کے چال چلن
[illegible] کیا مشہور تھا اور اسی طرح کی باتین جو لفظ بلفظ مجھے

یاد نہین ـ گفتگو کرنے سے ہے ایما نس کا ذکر یون آیا کہ جب مین نے کہا کہ پہلے مین اوس سے اونکے ہان ملا تھا تو اون باتون کا تذکرہ آیا اس مقدمہ کے متعلق جو مین نے بیان کیا وہی مجھے یاد ہے اور مجھے یاد نہین ـ گرٹرُوڈ ڈانلی سے ذکر کے ساتھ مین نے کچھہ مسنر ہاجز منی اور جس گھر مین وہ رہتی تھی اُسکے متعلق بھی بیان کیا مکان نمبر ۷ کا فوٹو اور دو تین اور مکان کے فوٹو اور گرٹرُوڈ ڈانلی کا فوٹو جب مین گاڑی پر سوار ہوتا تھا دکہلایا گیا ـ

(س) کیا آپ نے کہا کہ میرے پاس اوسکا فوٹو ہے ـ

(ج) مین نہین جانتا کہا ہوگا ـ مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر نارٹن سے کہا کہ گرٹرُوڈ ڈانلی نے مجھے فوٹو دیا ہو ـ مین بھول گیا ہونگا یا غیر ضروری سمجھتا ہون یا اور کوئی وجہ ہو کچھہ نہین کہہ سکتا ـ مسٹر نارٹن سے پہلی ملاقات سے گواہی دینے کے وقت تک شاید ایک دفعہ اونسے بنچ پر ملاقات ہوئی ـ لیکن عدالت مین اور مجسٹریٹ صاحب کے بنگلہ پر مین اونسے ملا مجھے یاد نہین مسٹر نارٹن سے کے دفعہ ملاقات ہوئی ـ اس وجہ سے لفظ شاید مین نے کہا ـ جو مین نے بیان کیا اوسکی یادداشت اونھون نے لکھہ لی یعنی مسٹر اجلو نے لکھی ـ مجھے معلوم نہین کہ نوٹ لکھنے کے وقت مین نے اونسے کہا کہ گرٹرُوڈ نے مجھے فوٹو دیا پوشاک زیب دینے کی تعریف جو گرٹرُوڈ سے مین نے کی تھی اوسکی نسبت مین نے کچھہ نہین کہا نہ پان کی نسبت مجھے تاریخ یا دن مسٹر نارٹن کی ملاقات کا معلوم نہین ـ نہین معلوم کہ کے دن قبل گواہون کے اظہار کے ایک یا دو دن شاید قبل میری شہادت اس مہینہ کے ۱۱ یا ۱۲ ـ تاریخ کو لی گئی تھی ـ کیننگ کالج کے طالب علمون کے نام گرٹرُوڈ کی کتاب مین لکھے ہونے کا حال نارٹن سے کہا ہوگا جہانتک مجھے یاد ہے مین نے اونسے کہا ہوگا ـ مجھے خیال پڑتا ہے کہ مین نے عدالت یا کہین اور مسٹر نارٹن سے اسکا تذکرہ نہین کیا کہ میرے پاس فوٹو تھا ۱۸۷۲ء مین رفیع الدین ـ یوسف الزمان ـ احمد علی ـ منصب علی ـ ذکی علی ـ محسن علی اور مہدی حسن میرے کالج کے دوستون مین تھے وہ سب زندہ ہین وہ ایسے دوست تھے کہ اونکے ساتھہ خورد نوش کرسکتا تھا اور زیادہ یاد نہین مہدی حسن بھی ۱۸۷۲ء مین میرے بڑے دوست تھے ۱۸۷۲ء تک دوستی ویسی ہی رہی یہہ مہدی حسن اس مقدمہ مین مدعی ہین دوسرے مہدی حسن کو جانتا ہون مگر اونسے اس قدر ملاقات نہین ہوتی تھی ـ مہدی حسن مدعی قیصر باغ مین مغرب کی جانب رہتے تھے ـ مگر یہہ نہین معلوم کہ کس مکان مین کبھی اونکے مکان پر نہین گیا محسن علی

نوٹ ـ جو اب جسکے نیچے ... ہے اسوجہ سے لکھا گیا کہ مسٹر لنکن نے مختلف امور کی جانب اشارہ کیا تھا ـ دستخط ـ ای جی ایڈ ...

منشی امتیاز علی کے مکان مین رہتے تھے - پھر اوسکے بعد میرے مکان مین رہنے لگے - اوس
زمانہ مین منشی امتیاز علی کو جانتا تھا مین وہان جایا کرتا تھا - مگر بہت کم - منصب علی لنگنی بسکل کے
تالاب کی طرف کہین رہتے تھے - مین نے رفیع الدین اور یوسف الزمان کو ایونس کی یہان
یا کہین اور گرٹروڈ کے ساتھہ نہین دیکھا اوس زمانہ مین اونہون نے اوسکا ذکر مجھسے نہین کیا
جن چار دوستون کا اوپر نام لیا ہے اونہون نے گرٹروڈ ڈانلی کی نسبت کبھی کچھہ نہین کہا -
مسٹر ایونس نے شکایت کی کہ میرے برادر نے لڑکی کو خراب کیا - مگر کہا ان لوگون کے نام اوسکی
کتاب مین دیکھنے سے یہ خوف ہے کہ اون لوگون کے ساتھہ آشنائی ہے مین یہی سمجھا - خراب
کے لفظ سے مین سمجھا کہ مسٹر ایونس کا مطلب ہے کہ ان لوگون سے آشنائی ہے - مین نے مسٹر
ایونس سے نہین کہا کہ آپ کے گہر مین یہہ آنے کے لایق نہین ہین - اس وجہ سے کہ وہ مجھسے
سن مین زیادہ تھے - اور اونکے معاملات مین دخل در معقولات کرکے مشورہ دینا مین نے
پسند نہین کیا - جہانتک مجھے یاد ہے مین نے اوسکی بدچلنی جو سنی تھی اوسکا ذکر ایونس سے نہین
کیا اورون سے کیا ہو مگر مجھے یاد نہین -

۱۹ - اکتوبر ۱۸۹۲ء کل عدالت سے نکلنے کے بعد مین ساجد بیگ کی گاڑی مین گیا ایک اور
صاحب جنکا خواجہ امیر یا امیر الدین کچھہ ایسا ہی نام ہے ہمارے ساتھہ تھے ہم ٹینس گرونڈ کو
گئے جو میرے مکان کے قریب ہے مقدمہ کی نسبت بات چیت ہوئی ساجد بیگ کی گاڑی میں اس
وجہ سے کہتا ہون کہ وہ ادھر مین آئے تھے ساجد بیگ نے کہا مسٹر لنکین نے آپ سے بہت بیہ
معل سوالات کیے اور آپنے خوب جواب دیے مین نے اسکا جواب نہین دیا اور مفصل گفتگو یاد نہین ہے جو یاد ہے
وہ کہہ سکتا ہون اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اونکے گاڑی مین گیا تہا مجھے کیا معلوم کہ اس
مقدمہ مین وہ کارپرداز ہین لیکن مین ہمیشہ عدالت مین ماخوذ کی جانب بیٹھا ہوا دیکھتا
ہون پہلے دن سے میرا حافظہ گرٹروڈ اوڈینی کی نسبت تازہ ہوا صرف اوسپر خیال کرنے کی وجہ
سے بیرونی مدد نہین ہوئی جو کچھہ اب خیال کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ دونون پیار کرتے تھے
اور اوس دن مین نے اونکو دیکھا تہا اور کوئی واقعہ بجز اسکے کہ مین نے ایسی حالت مین
دیکھا جس سے یہہ نتیجہ نکل سکے کہ وہ دونون پیار کرتے تھے اور مجھے یاد نہین ایک دوسرے
کو پیار کرتے سے - مین نے ایسا خیال کیا اونکے پیار کرنے کی تفصیل مین کہہ سکتا کہ وہ بوسہ بازی
کرتے تھے یا باہم آغوش رہتے -

(س) جب آپ کو تفصیل مطلق یاد نہین تو آپ کیونکر اصرار کرتے ہین کہ وہ پیار کرتے تھے۔
(ج) اس وجہ سے کہ مین نے اونکو ایک کمرہ مین ایک ہی بستر پر دیکھا اور اوس سے یہہ نتیجہ
نکالا کہ اون دونون مین آشنائی تھی۔ یہہ اتبک مجھے یاد ہے کہ اوس وقت مجھے آشنائی کا
یقین تہا اوسوقت اور اب بہی یقین ہے صرف خیال نہین ہے۔ یہہ اس سوال کے جواب
مین کہا کہ آپ نے ابہی کہا ہے کہ صرف آپ کا خیال تہا اور اب آپ کہتے ہین کہ یقین ہے
مجھے مستغیث یا ماخوذ سے کوئی ہمدردی نہین ہے۔ مجھے پنچ سے واسطہ ہے مین حیدرآباد کو
گیا تہا میرے والد وہان تھے اونکا اسباب ور نوکر وہان رہگئے۔ وہ یہان آئے تھے اونکا
انتقال ہوگیا۔ اسواسطے انتظام کو وہان گیا تہا۔ سنہ ۱۸۸۶ع مین انتقال ہوا اوسی سال مین وہان
گیا۔ ایک یا دو دن اپنے عزیز کاظم حسین کے یہان رہا پہر مین نے اپنا مکان رزیڈنسی
بازار عیسیٰ میان کی بازار مین اپنے والد کے ملازم عبد اللہ کی معرفت لیا۔ مہدی حسن
سے ملاقات ہوئی ایک دفعہ مین اونسے ملا کوئی ڈہائی مہینہ کے قریب حیدرآباد مین رہا
مین نے اونسے حیدرآباد مین کسی عہدہ کی درخواست نہین کی مجہے اسکی کوئی ضرورت
نہ تہی اور نہ مین نے کسی عہدہ دار سے کسی امر کی درخواست کی اور نہ اس غرض سے
گیا تہا اور مین نے حیدرآباد مین کوئی شکایت نہین کی کہ مین اتنی دور لکھنؤ سے آیا
اور اونہون نے مجھے کچہہ ندیا اگر وہ چاہتے بھی تو اوس وقت اونکی ایسی حالت نہ تہی کہ وہ میری
مدد کرسکتے۔ لارڈ ڈفرن اوسی زمانہ مین گئے تھے سالار جنگ ثانی اور نظام سے ناموافقت تہی
ہر شخص کو خوف تہا کہ سالار جنگ یا عہدہ سے برطرف ہونگے یا شنفی انتظام مین تغیر عظیم ہوگا
ہر عہدہ دار اپنے ہی عہدہ کے واسطے خوف زدہ اور لرزان تہا اور کسی شخص کو نہین
معلوم تہا کہ کون بحال رہیگا اور کون برطرف ہوگا اس مقدمہ توہین کی نسبت مین نے
اودہ پنچ مین کچہہ لکہا ہے مین نے اور میرے نامہ نگارون نے اوسکا ذمہ دار مین ہون
مین ٹھیک وقت نہین تبا سکتا کب سے مین نے یہہ مضمون شایع کرنا شروع کیے
مین ان مضامین کے شایع کرنے کا ٹھیک وقت نہین تبا سکتا اور نہ ٹھیک تاریخ کہہ سکتا
ہون کہ کب سے اور اخبارون نے اور مین نے اس مقدمہ کی بابت لکہنا شروع کیا میرے
اخبار مین مہدی حسن کے مخالف اور موافق دونون طرح کے مضامین شایع ہوئے جہانتک
مجھے یاد ہے اس مقدمہ کے متعلق مہدی حسن کی بابت کوئی بات موافق نہ چہپا ہوگا

نہین لکہی جو مجہے انصاف کی بات معلوم ہوئی وہ لکہی مثلاً اس مقدمہ کے دائر کرنے مین انکو بہت احتیاط چاہیے اور اپنے منصفانہ خیالات بدون مضامین دیکہے مجہے یاد نہین جبتک اخبار نہ دیکہون نہین کہہ سکتا کہ میرے نامہ نگارون نے اونکے موافق یا مخالف کیا لکہا ہے بوجہ علالت کے چار مہینہ ہونے اخبار کی جانب میری بہت توجہ نہین رہی مجہے بخار آتا تہا کہانسی تہی ہاتہون اور پانوٗن مین درد تہا اور جب سے عدالت آتا ہون تب سے پانوٗن کے درد مین مبتلا ہون مین نے اپنے ہر اخبار کا پرچہ دیکہا ہے لیکن ایسے غور سے نہین دیکہا ہے کہ جو تفصیل مجہسے پوچہی جاتی ہے اوسکو یاد رکہہ سکون اب تک گرٹروڈ ڈونلی کا فوٹو نہین چہاپا ہے مگر جب کارروائی مین مناسب موقع پر ہوگا چہاپنے کا ارادہ ہے جو آرٹکل اوسکے ساتہہ ہوگا ابہی تیار نہین ہے کیا معلوم کون لکہے۔ مجہے ٹہیک یاد نہین لیکن کسی وقت اپنی ناراضی نسبت کارروائی حیدرآباد اپنے اخبار مین ظاہر کی ہوگی جب کبہی میری راے کے موافق نہ ہوئی ہوگی جس سے مین نے موافقت کی ہوگی وہ بہی مین بیان نہین کرسکتا۔ مجہے یاد نہین کہ اس سال علاوہ اس مقدمہ کے مہدی حسن کے متعلق کچہہ لکہا ہو اور نہ کسی نامہ نگار نے۔ مین نے کانگرس کے متعلق مہدی حسن کے خلاف لکہا ہے (یہہ مسٹر لنکین کے بتانے پر کہا)۔

(س) یہہ اپنے متعلق کہتے ہین کہ آپ اپنے نامہ نگار کے۔

(ج) مین سے وہ مراد ہے جو اڈیٹر استعمال کرتے ہین ایمین نامہ نگار اور میری ذات دونون شامل ہین کانگرس کے متعلق مین نے خود مہدی حسن کے خلاف لکہا ہے۔ مجہے یاد نہین کہ آخر وقت کب لکہا بغیر اخبار دیکہے ہوئے مین نہین کہہ سکتا کہ اس مہینہ مین یا اگست مین مہدی حسن سے مجہسے کانگرس کے بارہ مین سخت مخالفت نہین ہے کیونکہ وہ اس لایق ہی نہین کانگرس کے معاملات مین اونکی راے بالکل بے وقعت ہے جب مجہے مناسب معلوم ہوتا ہے مین اونکے اون خطوط کا جواب جو اخبارات مین شایع ہوتے ہین کبہی کبہی لکہتا ہون جب ایونس نے مجہسے کہا کہ برونڈ ڈونلی آوارہ ہے اوسکے بعد مین نے چند مرتبہ اوسکو ایونس کے یہان مثل سابق کے دیکہا مین نے تعجب کیا کہ ایک رنڈی عزت دار آدمیون کے یہان آئے جائے لیکن مین نے خیال کیا کہ اونکے یہان وہ آیا کرتی تہی اور مسز ایونس نے اوسکو بلایا تہا اور اور بہی موجود ہونگے مین نے اکثر مہنی کو وہان دیکہا مین نے بطور جنٹلمین کے مناسب نہین خیال کیا کہ بعد گرٹروڈ کے ساتہہ کے واقعے کے مہنی کی نسبت مین مسٹر ایونس سے کہون کیونکہ اور لوگون کے

گھر کے جھگڑے مین شامل ہونا نامناسب معلوم ہوا مجھے کیا معلوم مسٹر اور مسٹر ایونس بڑا مانتے
مجھے نہین معلوم کہ منی کہان رہتا تھا اور کیا کرتا تھا سنہ ۱۸۷[illegible]ع کے بعد مین نے اوسکو کبھی نہین
دیکھا مین نے اوس سے (یعنی منی سے) نہین پوچھا کہ ایک جنٹلمین کے گھر مین یہہ کیا کرتے
تھے مین اوس سے بہت کم بات کرتا تھا - پرسون رتن ناتھہ سے سنا کہ منی مرگیا - شہرت عام سے
مین کہتا ہون بلکہ ذاتی علم سے کہ مسیز راجرز کبھی تھی مجھے نہین معلوم جب ایونس کے یہان
گرٹروڈ آتی تھی مسیز راجرز کے ساتھہ رہتی تھی مین نے سنا تھا کہ وہ اپنی بہن کے ساتھہ رہتی تھی
جب مسٹر ایونس نے شکایت کی کہ مسیز راجرز نے اپنی بہن کو خراب کیا تو اوس سے خلقی طور سے
مین یہہ ہی سمجھا کہ وہ ساتھہ رہتی تھی مین نے ساتھہ رہتے اونکو نہین دیکھا نہ مین یقیناً کہہ سکتا
ہون کہ جب وہ ایونس کے یہان آتی تھی اوس زمانہ مین کہان رہتی تھی نہ مجھسے ایسی وہ کہتی
تھی کہ وہ ایسی باتین کہتی مین نے کبھی اوس سے یہہ پوچھا نہین کیونکہ مجھے کچھہ مطلب نہ تھا چند
آدمیون کے نام بتا سکتا ہون جنکی نسبت مشہور تھا کہ وہ گرٹروڈ کے یہان جاتے تھے —
شجاعت علی - رفیع الدین - یوسف الزمان - مہدی حسن وغیرہ تھے وہ حیدر حسین کے پاس
رہی اور کسی کے پاس نان پارہ ضلع بہرائچ مین رہی یہہ عام طور سے مشہور تھا مین کسیکا نام
نہین بتا سکتا کہ جس سے مین نے یہہ سنا بیشک مجھے یاد ہے مہدی حسن (جو مدعی نہین)
نے ایک دفعہ مجھسے یہہ کہا تھا مین نے سنا کہ وہ جایا کرتی ہے مگر ذاتی
علم نہین —

(س) آپ نے پہلے صرف شجاعت علی اور مہدی حسن کا نام لیا تھا اب رفیع الدین کا
کیونکر نام لیتے ہین —

(ج) مجھے اب یاد آیا اوس وقت اگر نہین یاد آیا تو اب یاد آیا مین نے ایک مقدمہ کا حال سنا تھا
جو مہدی حسن نے حیدر حسین پر دائر کیا تھا لیکن دونون کو لوگون نے فہمائش کی مصالحہ ہو گیا لوگ
کہتے تھے مہدی حسن نے بیوقوفی کی حیدر حسین سے مصالحہ کر لیا یہہ مین نے تخمیناً ۱۸۷۲ع مین
سنا تھا یہہ یاد نہین کہ کس سے جب سنا تھا تو معاملہ ختم ہو چکا تھا میرا مطلب یہہ نہین ہے کہ
مہدی حسن نے حیدر حسین پر اس وجہ سے مقدمہ دائر کیا تھا کہ وہ گرٹروڈ ڈالی کو لیکر بھاگ
گئے تھے اونکا باہم قضیہ گرٹروڈ سے کچھہ علاقہ نہین رکھتا بغیر فوٹو نمبر دیکھے ہوئے مین
اوسکے قبل ایک نظر سے بتا سکتا تھا کہ یہہ مکان خیالی گنج مین ہے فوٹو نمبر ۹ قیصر باغ کے

قریب کی عمارت کا ہے (اس سے کچھ دیر پہلے گواہ فوٹو کو پہچان نہین سکا) یہہ فوٹو مین نہین پہچان سکتا (صرف چند لمحہ دیکھکر) یہہ بہت چھوٹا ہے (نمبر ایچ) یہہ حسین آباد ہے (نمبر جے ایک یا دو لمحہ دیکھکر) یہہ مین نہین پہچان سکتا (نمبر کے صرف بہت ہی تھوڑی دیر دیکھکر) یہہ بڑے امام باڑہ کا پھاٹک معلوم ہوتا ہے (تھوڑی دیر دیکھکر) (نمبر ایل) اور یہہ (دیر کے بعد) قیصر باغ کا پھاٹک معلوم ہوتا ہے (نمبر ایم) اور یہہ (دیر کے بعد) مین نہین پہچانتا (نمبر ان) کچھ معلوم ہوتی ہے جیسا ابھی سُنا لیکن مجھے معلوم نہین (نمبر او) یہہ حسین آباد کا تالاب ہے (نمبر پی) یہہ سعادت علی خان کا مقبرہ ہے (نمبر کیو) یہہ مین نہین جانتا (نمبر آر) اس گواہ کا اظہار تاریخ امروزہ یعنی ۱۱ و ۱۴ و ۱۸ و ۱۹ تک۔ یہانتک پڑھکر سُنادیا گیا اور قبول کیا کہ صحیح ہے۔

بجواب سوالات مکرر مسٹر مارٹن صاحب بیان کیا۔ بیان گذشتہ کسی وقت سے اس مقدمہ کے متعلق مین خیال کرتا رہا مجھے یاد ہے مسٹر نارٹن اور مسٹر اجلو سے رائل ہوٹل مین ملاقات ہوئی مین نے بیان کیا مجھے یاد ہے مین نے نارٹن کو اطلاع دی کہ گرٹروڈ ڈانلی کا فوٹو میرے پاس ہے اگر عدالت حکم دے گی تو مین پیش کرونگا مسٹر نارٹن نے مجھسے پوچھا کیا آپ کے پاس ہے مین نے کہا ہان مگر عدالت مین نہین لایا۔

مین نے سُنا تھا گرٹروڈ ڈانلی شجاعت علی کے مکان پر جو مولوی گنج مین تھا جاتی تھی اب وہ حیدر آباد مین ہین۔ اور ون کے نام مینے کل بیان کیے جو کوئی اوسے بلاتا تھا اوسکے پاس جاتی تھی ایک آیا جسکا نام ننگی یا کچھ ایسا ہی تھا اوسی کی معرفت لوگ بلواتے تھے حیدر حسین جنکا ذکر کل کیا تھا بارہ نبکی کے رہنے والے مہدی حسن کے چچازاد بھائی ہین۔ مہدی حسن نے اون لوگون سے کانگرس پر لکچر کرائے کانگرس سے مجھے خود تعلق خاطر ہے مین نے انگریزی ٹیمس مین ایک خط کانگرس کے خلاف جسپر مہدی حسن کے دستخط تھے دیکھا ہے اوسی اخبار مین وہ لیڈنگ آرٹکل دیکھا ہے جسمین انگریزی زبان پر اون کو قدرت حاصل ہونے کی تعریف ہے۔

(س) آپ جانتے ہین مہدی حسن ایسا خط لکھ سکتے ہین۔

مسٹر لنکین اعتراض کرتے ہین یہہ سوال غیر متعلق ہے۔

(ج) نہین وہ اس لایق نہیں۔

مین سنے جو کہا کہ مہدی حسن اور لوگون کے ذریعہ سے کانگرس پر حملہ کرتے ہین یہہ خط اوسیکی
ایک نظیر ہے ایک خط اودہ پنچ مین مضامین متعلق کانگرس شایع ہونے کی نسبت مہدی حسن
کا میرے پاس آیا ۲۴- اگست سنہ حال کا لکھا ہوا ہے یہ خط ہے (نمبر ۱۹ شامل مسل ہوا)
بجز اسکے اور کوئی خط مہدی حسن کا شکایت مضامین نہین آیا ایسی ہی شکایت احد علی
میرے ایک عزیز نے جو حیدر آباد مین ہین مجھے لکھی خط میرے نام ہے اونکے بھائی احد علی کی
معرفت مجھے ملا ۲۵- اگست ۱۸۹۲ء کا لکھا ہوا-

(نمبر ۲۰ داخل مسل ہوا) مین نے اوس خط کا جواب نہین دیا واحد علی نوکری کے واسطے حیدر آباد
گئے مگر پائی نہین میر اقبال علی کے ہان رہتے ہین ۱۸۷۶ء مین جب حیدر آباد گیا تہا مہدی حسن
چیف جسٹس تھے مین وہین تہا کرنیل مارشل نظام کے پرائوٹ سکریٹری مقرر ہوئے تہے جن
رنڈیون کی تصویرون کا مین نے ذکر کیا تہا وہ تصویرین میرے مکان پر ہین اگر طلب ہون
تو مین اون کو اور اور مشہور لوگون کی تصویرون کو پیش کر سکتا ہون نارٹن صاحب میرے
ذاتی دوست ہین الہ آباد کانگرس ۱۸۸۸ء مین ملاقات ہوئی تھی اگر مسٹر ایونس کو دیکھون
تو پہچان لون-

(مسٹر لنکین مستدعی ہین کہ نکی اور خطون کے متعلق جرح کرنے کا حق ہے مسٹر نارٹن عذر
کرتے ہین کہ نکی آیا کا ذکر نئی بات نہین ہے اور جو خطوط پیش ہوئے ہین وہ اوس جرح کے
صاف کرنے کی غرض سے ہین جو اشارہ کرتی ہے کہ گواہ اور مہدی حسن مین عداوت ہے واحد علی
کے خط کی نسبت اعتراض سے دست بردار ہوتے ہین)-

بجواب سوالات مسٹر لنکین- نکی آیا کو سماعی طور پر جانتا ہون ذاتی علم نہین عام مین مشہور تہا یہہ
خط نمبر ۹ مین سمجھتا ہون چند مضامین کی نسبت ہے جو میرے اخبار مین شایع ہوئے مجھے
خیال نہین وہ مضامین جنکا اسمین حوالہ ہے کانگرس کے متعلق ہین یا اس مقدمہ کے انمین سے
کسی ایک کی نسبت ہون یا دونون کی قبل وصول خط مین خیال کرتا ہون دونون امور کی نسبت
مہدی حسن کے خلاف مضامین شایع کیے تہے مین نے اس خط کا جواب نہین دیا اور نہ کہا
کہ تمہاری شکایت بے بنیاد ہے مین اس خط کو دیکھ کر نہین کہہ سکتا کہ خاصکر اس مقدمہ
کے متعلق میرے لکھنے کی شکایت ہے یا نہین بہ حیثیت اڈیٹر میری راے ہے کہ دوران مقدمہ
مین کوئی ایسی بات نہ شایع کرنا چاہیے جس سے عدالت کی راے پر اثر پڑے بہ من امپیر کا نید

ہون یہہ خط نمبر ۲ مہدی حسن کے اشارہ سے نہین لکہا گیا مین سمجہا کہ اس خط مین اصلی رسالہ کا ذکر ہے (سانے نشان زدہ مجسٹریٹ حیدرآباد) اور اوس راے کی نسبت ہے جو اس رسالہ کی بابت میرے اخبار کی ہے مین اس رسالہ کے خلاف نہین ہون نہ مہدی حسن کا اس معاملہ مین طرفدار اگرچہ اوسنے ہمدردی ہے پر جہانتک سمجہتا ہون رسالہ صحیح ہے جن امور کا مجہے ذاتی علم تہا وہ مینے اظہار مین بیان کردیا (مسٹر نارٹن نے پہر اظہار چاہا مسٹر لنکین نے اعتراض کیا کہ حسب قانون ضمن ۱۳۸ دوسری دفعہ مکرر اظہار کی اجازت نہین) —

بجواب سوالات مکرر مسٹر نارٹن بیان کیا — خط نمبر ۲ کو اس وجہ سے کہتا ہون کہ مہدی حسن کے ایماسے نہین لکہا گیا کہ لکہنے والا اسمین نہین کہتا کہ مہدی حسن کی طرف سے لکہتا ہون —

اظہار ہذا پڑہا اور قبول کیا گیا کہ صحیح ہے — ایچ اسپنسر دستخط — محمد سجاد حسین ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

سید اصغر جان ولد حکیم میر جان سید عمر لغۂ سال پیشہ فوٹوگرافی نے باقرار صالح بیان کیا مین فوٹوگرافر
ہون مشکور الدولہ میرے بھائی فوٹوگرافر تھے جنھوں نے ۱۴ مارچ سنہ ء کو انتقال کیا مین نے فوٹوگراف
حرف اسے خود اُتارا یہ اصلی نگیٹو سے نقل ہو کر جو مین نے خود لیا تھا مجھے وہ مہینہ یا سال یاد نہین ہے
جب مین نے فوٹو لیا تھا مین نے اسوقت فوٹو لیا تھا اسکو ۱۸۰۹ اور ۱۹۰۸ سال کا زمانہ ہوا مجھے یہ یاد نہین
کہ مین نے یہ خاص فوٹو اُتارا تھا مگر جنکا پیان مین نے نگیٹو سے اُتاری تھین وہ اسوقت لیگئی تھین
مین نے اس سال کوئی تصویر نگیٹو سے نہین اُتاری مین ساجد بیگ سے واقف ہون جو عدالت
مین موجود ہین ساجد بیگ کونسلی ملزم کے پاس بیٹھے ہوے ہین مجھے ساجد بیگ نے خطوط بھیجے تھے
جو فوٹو مجھے دکھلایا گیا ہے وہ مہدی حسن کی بیوی کا ہے مین اس لیڈی کی مہندی حسن کے ساتھ
شادی کیوقت موجود نہ تھا (س) کیا تم واقف ہو کہ کب شادی ہوئی (ج) مجھے اسکا ذاتی علم نہین فوٹو
شادی کے بعد لیا گیا بعد شادی مسز مہدی حسن میرے سامنے آئین یہ پوسٹ کارڈ میرے ہاتھ کا لکھا
ہوا ہے دستخط بھی دوسری طرف میرے ہین (کاغذ ثبوت نمبر ۸ پر دستخط ہوے اور تاریخ لکھی گئی
اور مضمون پڑھکر سنایا گیا) یہ خط مین نے لکھا اس خط پر دستخط میرے ہین اس خط پر میرے
نہین ہین خط شاہد کو دکھلایا گیا گو شامل مسل نہین ہوا یہ دوسرا خط بھی میرا نہین ہے ایک اور خط
شاہد کو دکھلایا گیا مگر شامل مسل نہین ہوا جن میر احمد حسین کا ذکر کاغذ ثبوت نمبر ۸ پوسٹ کارڈ مین
ہے وہ میرے عزیز بلکہ چچا زاد بھائی ہین وہ خود فوٹوگرافر ہین اور اُنکا کارخانہ علیحدہ ہے
جسوقت مین نے پوسٹ کارڈ لکھا مسز مہندی حسن کے فوٹوگراف کی کوئی نقل میرے پاس نہ
تھی مین نے نئی کاپیان پُرانے نگیٹو سے نہین اُتارین شاید کسی اور شخص نے اُتاری ہون
مگر جہانتک مجھے یاد ہے میرے کارخانہ مین کسی نے نہین اُتارین مین آخری فقرہ دیکھتا ہون لکھا ہے
کہ مین پلیٹون کی تلاش مین کوشش کرونگا اور آپکو پرتین دونگا مین نے تین روز تک ساجد بیگ
کے روبرو پلیٹ کی تلاش کی مگر پتہ نہین چلا مین نے کبھی کوئی پرت تصویر کی اپنے ہاتھون سے
ساجد بیگ کو نہین دی مین قسم کھاتا ہون کہ مین نے نہین دی مین یہ الفاظ ہاتھ مین قران سے لیکر
اُسوقت تک نہین بیان کرونگا جب تک عدالت مجبور نکرے کہ مین قران لون مین کوئی وجہ
نہین دیکھتا کہ کیون قران اُٹھاؤن بلاوجہ قران مین کیون اُٹھاؤن جبتک کہ عدالت حکم ندے
مسٹر نارٹن یہان درخواست کرتے ہین کہ کمیشن گواہ کو حکم دے کہ وہ قران کو ہاتھ مین لے مین حکم
کے دینے سے انکار کرتا ہون کیونکہ قانون حلف مین کوئی ایسی حلف قانون کے موافق قرار نہین دی گئی ہے

دستخط ای ایچ ریڈیس ۸ مین اُس ابتدا ہی سے واقف ہون جسکا یہ فوٹوگراف ہے مین واقف ہون کہ
وہ مہندی حسن کی بیوی کا ہے مجھے واقفیت نہین کہ کسی شخص نے گذشتہ تین ماہ مین میرا نے نگیٹو سے
کوئی تصویر سرور جنگ کے پاس بھیجی ہین نے خود سرور جنگ کے پاس کوئی تصویر بطور تحفہ نہین بھیجی
میرے پاس اسوقت وہ خط نہین ہے کہ جو ساجد بیگ نے بھیجا تھا مین نے وہ ردی مین پھینکدیا ہے
ممکن ہے کہ گھر مین ہو یا نہو مجھے اُسکا مضمون یاد نہین (س) خط نمبر ۶ مین جو یہ الفاظ ہین کہ آپ کا خط میرے
پاس آیا جسکے لئے بہت مشکور ہون اور مین اور میرے دوست بخوبی تمام واقعہ سے واقف ہین کیا یہ
مضمون آپنے بجواب اس بیان کے نہین لکھا جو ساجد بیگ کے خط مین تھا کہ گرٹرو ڈ ڈانلی طوائف
تھی (ج) مجھے مضمون خط یاد نہین اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ مین تمام واقعہ سے واقف ہون -
مین واقف ہون کہ وہ پہلے عیسائی تھی بعد اسکے جب وہ مہندی حسن کے پاس آئین تو انکا فوٹو لیا
گیا مین نے یہ سنا تھا کہ وہ مسلمان ہوگئین اور نیز بعد کے واقعات جو حیدرآباد مین وقوع مین آئے یہ
خط کاغذ ثبوت ۱۰ سرور جنگ کے نام ہے میرے پاس وہ خط نہین ہے جسکے جواب مین یہ لکھا گیا،
یہ بھی ردی مین پڑا ہوگا ان الفاظ کے " واقعات اس فوٹو کے متعلق اظہر من الشمس ہین"
معنی یہ ہین جیسا مین نے اوپر بیان کیا یہ عام طور پر مشہور ہے کہ ڈانلی قبل عیسائی تھی اور اب
مہندی حسن کی بیوی حیدرآباد مین ہے جب مین نے یہ خط لکھا مین واقف تھا کہ سرور جنگ حیدرآباد
مین تھے مین نے جو مناسب جواب خیال کیا اُنکے سوالات کا دیا دس یا نو روز ہوے کہ ساجد بیگ
کو لکھنؤ مین دیکھا مین نے جولائی مین بھی اُنکو دیکھا تھا کہ جب مین اپنے مواضعات سے واپس
آیا تھا مین لکھنؤ ۱۸ مئی یا ۱۰ جولائی کو واپس آیا تھا بعد اسکے ساجد بیگ سے ملاقات ہوئی تھی ساجد بیگ
نے مجھسے ایک پیرٹ فوٹو کی مانگی مین نے نہ تو اُنکو دی اور نہ بھیجنے کا وعدہ کیا مین نے کبھی نہین کہا
کہ مین تمکو ایک پیرٹ فوٹو دونگا اگر تم مجھے یہ خط لکھدو کہ مین نے تمکو کوئی فوٹو نہین دیا ہے ساجد بیگ
نے مجھے ایک خط اس مضمون کا لکھا گو مین نے اُنکو فوٹو نہین دیا وہ مجھسے اسپر خفا ہوگئے کہ مین نے فوٹو
نہین دیا مجھے یاد نہین کہ مجھسے کبھی ساجد بیگ نے یہ پوچھا کہ گرٹرو ڈ ایک طوائف ہے مین نے ممکن ہے
کہ کبھی کچھ اسکے متعلق کہا ہو مگر مجھے یاد نہین کہ کیا کہا مین واقف ہون کہ اسکا نام گرٹرو ڈ ڈانلی تھا مین
واقف ہون کہ انکی ایک بہن مسز ہاجر تھین مین واقف نہین ہون کہ کبھی وہ طوائف تھین نہ مین نے

✱ جب اظہار پڑھکر سُنایا گیا تو شاہد نے اسکی اصلاح کے اصلاح کی ساجد بیگ کو جب فوٹو نہین ملا تو خفا ہوے
اور مجھکو لکھا کہ اُنھین کوئی پیرٹ نہین ملی بلکہ اسکی شکایت کی دستخط ریڈیس صاحب ۱۴-۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء

کبھی شمشادہ میرے مکان کی قریب رہتی تھین مجھے یاد نہین کہ وہ دونون بہنین تھین مین نے سنا ہے
کہ وہ تھین یہی نقشہ مکان ہے (کاغذ ثبوت نمبرے پیش ہوا) یہ مکان نئے گانون مین نجم الدولہ کے
باغ مین واقع ہے کہ جواب کریم بخش سوداگر کے پاس ہے اب جس مین کشن نرائین دربار سنگر رہتے ہین
جب مین نے یہ خط لکھا (کاغذ ثبوت نمبر ۹) مجھے اُمید نہ تھی کہ نگیٹو کا پتہ چلیگا مین نے یہ الفاظ
استعمال کئے تھے کہ بشرطیکہ وہ ملا جب مہندی حسن کے پاس فوٹو تھا تو اُنھون نے نگیٹو بھی لے لیا تھا
جب مین نے خط نمبر ۹ مین یہ الفاظ لکھے کہ اگر وہ ملگیا تو اسکی وجہ یہ تھی کہ تین یا چار نگیٹو لیے جاتے تھے
کیونکہ بھیگی ہوئی پلیٹ استعمال کیجاتی تھی پس خیال تھا کہ شاید کوئی خراب پلیٹ ملجا دے جب
مین نے خط لکھا تھا تو خیال تھا کہ مہندی حسن پلیٹ لیگئے مین مین نے ساجد بیگ دسرور جنگ کو کبھی
نہین لکھا کہ مہندی حسن پلیٹ لیگئے ہین مجھے کوئی پروف یا خراب پلیٹ نہین ملا میری نظر مین
فوٹو (حرف ک) پُرانا ہے کارڈ پُرانا ہو یا نیا جب مہندی حسن پلیٹ لیگئے تو مجھے یاد نہین ہے کہ
مین نے کوئی کاپی بغرض فروخت اُتاری تھی یا نہین مین نے زنانہ فوٹوگراف کی بزین حسب ضرورت
ہوئی دیدین مجھے معلوم نہین کہ کیون لوگ نگیٹو لیجاتے ہین مین نہین کہسکتا کہ مین نے مسٹر
مہندی حسن کی تصویر بعد پلیٹ لے جانے کے دی ہو نہ ممکن ہے کہ مین نے دی ہو مین نے شاید
نہین دی ہو مجھے یاد نہین کہ فروخت کی ہو مین کہتا ہون کہ یقیناً مین نے فروخت نہین کی ہے۔
یہ بھی ممکن ہے کہ مین نے فروخت کی ہون (کاغذ ثبوت نمبر ۸) مین جو یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہین
کہ عرصہ سے تصویر کی فروخت بند ہے اور یہ کہ مین نے فوٹوگراف مہندی حسن کے واسطے اُتارا تھا
اور اُسکی عام فروخت بند ہو گئی تھی جب مین نے لکھا کہ عرصہ سے تصویر کی فروخت بند ہو گئی تو میرا
مطلب اُس سے عام فروخت سے تھا میرا اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ کبھی تصویر کا عام فروخت
ہوا جہانتک مجھے یاد ہے مسٹر مہندی حسن کی تصویر عام طور پر فروخت نہین ہوئی اور ممکن ہے
کہ ہوئی ہو جب مین نے (کاغذ ثبوت نمبر ۸) لکھا تھا تو اُسوقت خیال نہ تھا کہ کبھی اس فوٹو کی عام
فروخت ہوئی مین مسٹر لوایل سے واقف ہون جو عدالت مین موجود ہین مین کبھی خیال نہین کرونگا
کہ یہ صحیح ہوگا اگر مسٹر لوایل بیان کرین کہ اُنھون نے میری دوکان مین یہ تصویر بغرض فروخت
رکھی یا قبل اُسکے دیکھی جب مین نے الفاظ اُس پلیٹ کے استعمال کئے تو میرا منشا خراب شدہ
پلیٹ سے تھا کہ جو شاید پڑی ہوئی ہو اور جب مین پھر آگے چلکر اُس "پلیٹ" کا ذکر کرتا ہون تو میرا
مطلب اُس پلیٹ سے ہے کہ جو مہدی حسن لیگئے تھے یعنی خراب شدہ پلیٹ مین نے اپنے "زنانہ

پلٹیون مین اس فوٹو کو نہین دیکھا یہ فوٹو حرف بی مین نے اُتارا تھا یہ گرٹرود ڈانلی کا فوٹو ہے یہ مسٹر مہندی حسن کا فوٹو ہے مجھے مطلق شک نہین ہے کہ یہ فوٹو ایک ہی وقت لیا گیا ایک انگریزی لباس مین اور دوسرا دیسی لباس مین ایک ہی روز یہ دونون لئے گئے ایک ہی کمرا سے لئے گئے مین خیال کرتا ہون کہ دونون مین نے ہی لئے ایک دوسرے کے درمیان چار گھنٹہ کا توقف ہو اگرٹرود نے میرے سامنے کپڑے نہین بدلے اُنھون نے کمرہ کے اندر بدلے ہونگے فوٹو میری دوکان پر لیے گئے مین نے اور بھی معزز پردہ نشین عورات کے فوٹو لئے مثلاً خاقان بہو کا جو وزیر گنج مین رہتی ہین میرے پاس انگریزی لباس کے فوٹو کا بھی نگیٹو نہین ہے شاید مسٹر ڈانلی اسکو بھی لیگئے وہ ضرور اسکو لیگئے ہونگے مین کہتا ہون کہ یہ تازہ چھپا ہوا نہین ہے کارڈ سال یا دو سال کا معلوم ہوتا ہے کارڈ جب البم کے اندر رہتا ہے تو ہمیشہ صاف بنا رہتا ہے یہ دوسرا فوٹو حرف سی میری دوکان مین لے لیا گیا ہے میرے پاس خراب شدہ نگیٹو حرف بی کا نہین ہے مین واقف نہین ہون کہ اسکی کوئی کوشش ہوئی کہ میرے بکس سے سرور جنگ کے خطوط میرے نام کے نکالیجائین یہ خط کاغذ ثبوت نمبری ۱۰ میرا لکھا ہوا نہین ہے نہ مین نے کسیکو اجازت دی کہ میری طرف سے لکھے مین نہین واقف ہون کہ یہ کسکی تحریر ہے میرے کارندہ کی تحریر نہین ہے میرے یہان کوئی کارندہ نہین ہے مین نہین سمجھتا کہ کیون کوئی شخص اس قسم کا خط لکھے گا ساجد بیگ نے مجھسے ایک مقدمہ کا ذکر کیا جو مہندی حسن اور سرور جنگ کے درمیان ہو رہا تھا مین اُنسے اُس زمانہ سے واقف ہون جب وہ لڑکے تھے جو الفاظ خط نمبری ۹ مین استعمال کئے گئے ہین وہ بطور محبت استعمال کئے جاتے ہین ہم ایک دوسرے کے مکان پر نہین جاتے تھے بلکہ مثل لڑکون کے کھیلا کرتے تھے مین رفیع الدین سے واقف ہون مین نے اُنکو اور ساجد بیگ کو اکثر گذشتہ ہفتہ مین دیکھا اُنھون نے مجھسے کہا کہ چلو اور مسٹر نارٹن اور مسٹر اجلو سے ملاقات کرو مین نے جانے سے انکار کیا کہ مجھے وقت نہ تھا اُنھون نے میرے یہان آنیکا کوئی ذکر نہین کیا ساجد بیگ نے کبھی اس قسم کا کوئی ذکر نہین کیا ہے اور مین نے اُنکی ملاقات کرنے سے انکار نہین کیا مین مہندی حسن کی ملاقات کو نہین گیا مین نے گذشتہ تین ہفتہ کے اندر اُنسے ملاقات نہین کی اور نہ میرے پاس کوئی خط اُنکے آئے علی عباس نے اس بارہ مین مجھسے ملاقات نہین کی ہے بلکہ وہ میرے گھر پر مجلس مین یکم۔ اکتوبر کو آئے تھے میری ملاقات پنڈت رتن ناتھ سے نہین ہوئی ہے اور نہ منشی اطہر علی سے اس معاملہ کی نسبت مین نے لوگون سے گفتگو کی اور اخبارات مین حالات دیکھے مہندی حسن کی جانب سے کسی شخص نے گفتگو نہین کی ہین

انکو و نیز انکی بیوی کو جانتا ہون میرے گھر کی عورتین مسنز مہندی حسن سے ملاقات نہین کرتین
مہندی حسن نے فوٹو اُتارتے وقت خود مجھ سے بیان کیا کہ گرٹروڈ ڈانلی اُنکی بیوی ہین مسلمانون مین
حرام کرنا سخت عیب ہے مین نے گرٹروڈ کو پہلے بھی دیکھا تھا اور ہندوستانی لباس مین جب
دیکھا حیرت معلوم ہوئی اسباعث مہندی حسن سے پوچھا اسکی کیا وجہ ہے اُنھون نے جواب دیا
کہ وہ میری بیوی ہے اور اب مسلمان ہو گئی ہے مین نے اُنسے یہ نہین پوچھا کہ وہ کیا مسلمان
ہوئین اور اُنھون نے کیا اُنسے شادی کی ہے اُنھون نے مجھسے یہ نہین بیان کیا کہ شادی کے
وقت کون کون موجود تھا مین مہندی حسن کے اعزا سے واقف نہین ہون مین گرٹروڈ ڈانلی سے
واقف تھا اسباعث کہ وہ اپنے باپ و بہن کے ساتھ میرے مکان کے سامنے رہتی تھین مین نے
اس سے قبل ڈانلی سے گفتگو نہین کی اکثر فرنگی عورتون اور مسلمانون مین شادیان ہوتی ہین میرے
احباب مین کوئی ایسی شادی نہین ہوئی مگر مین نے ایسی شادیون کا حال سُنا ہے مجھے
اسوقت کسی ایسے صاحب کا نام نہین یاد ہے کہ جنھون نے فرنگی عورت سے شادی کی ہو کچھ
عرصہ تامل کر کے مجھے اب راجہ رام پال سنگھ صاحب تعلقدار کا نام یاد آیا مین نے کبھی راجہ
رام پال سنگھ کا فوٹو نہین اُتارا مجھے نہین معلوم اُنکا مذہب کیا ہے وہ پہلے ہندو تھے اب مجھے
کوئی ایسی شادی یاد نہین ہے خط نمبر ۱۱ میرا لکھا ہوا نہین ہے مین نہین کہسکتا ہون یہ کسکا
لکھا ہوا ہے وہ میرے حکم سے نہین لکھا گیا پچھلے سال کے کوئی خط ساجد بیگ یا سرور جنگ
کے میرے پاس موجود نہین ہین جنکو کہ مین پیش کرون مین نے ان خطوط کو ردیون مین میز کے
نیچے پھینک دیا آج شب کو مین اُنکی تلاش کرونگا مین حلف اُٹھا سکتا ہون یہ فوٹو حرف الف سنہ ۱۹۰۲ع
مین نہین کھینچا گیا مجھے یاد نہین کہ کس سال مین کھینچا گیا مجھے یاد ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ع مین میرے بھائی
نے انتقال کیا اور آٹھ یا دس ماہ تک کوئی فوٹو نہین اُتارا گیا دُکان بالکل اس عرصہ مین بند رہی ہر
کبھی کبھی کوئی فوٹو اُتارا جاتا تھا مجھے بخوبی یاد ہے کہ اُس سال اس قسم کے فوٹو اُتارنے کا
مجھکو کوئی موقع نہین ملا شاید ۱۴ یا ۱۵ فوٹو کل سال مین لیگئے مین واقف ہون کہ یہ فوٹو ان مین سے
نہین ہے کیونکہ یہ روزمرہ کا واقعہ نہین ہو کہ کسی یورپین عورت کا فوٹو لیا جاے جو مسلمان ہو گئی ہو
میرے پاس کوئی رجسٹر اُن لوگون کا نہین ہے جنکے مین فوٹو اُتارتا ہون یہ صرف مین یادداشت
سے کہتا ہون کہ یہ فوٹو ۱۹۰۰ع مین نہین لیا گیا میری یادداشت معمولی ہے مجھے یاد نہین کہ مین نے
کوئی تصویر نواب محسن الدولہ کے فوٹو کی لی مین نے فوٹو سنہ ۱۹۰۲ع کے بعد لیا مجھے یاد نہین کہ کون

مہینہ تھا میں نے ایک فوٹو کا عکس لیا اپنے بھائی کی وفات کے بعد وہ پہلا فوٹو تھا سو جہ سے اسکی مجھے یاد ہے مجھے دوسرے تیسرے چوتھے یا پانچویں کی یاد نہیں ہے میں انکو سلسلہ سے یاد نہیں رکھتا یادداشت - اس شاہد کا تمام اظہار علاً سوالات جرح مسٹر نارٹن کے جواب میں تھا شاہد کہیں کہیں جواب دینے سے گریز کرتا تھا اسیاعث کچھ وقت ضائع ہوا دستخط ریڈس صاحب ۱۲ - اکتوبر سنہ ۹۲ ع - -

۱۴ - اکتوبر سنہ ۹۲ ع

مین اب بھی یقین کرتا ہون مین نے فوٹو گرٹروڈ دانلی کا بعد شادی مہندی حسن لیا مین شادی کی تاریخ آج بھی نہین بتلا سکتا میرے قبضہ مین مہندی حسن کے خطوط نہین ہین میرے پاس کوئی خط حیدرآباد سے اس فوٹو کے متعلق نہین آیا ہے مہندی حسن نے ہندوستانی لباس مین کوئی تصویر اس سال نہین لی - میرے قبضہ مین گذشتہ ماہ تک مہندی حسن کے چار خطوط نہین تھے - (سوال) کیا کبھی کوئی خط آپکے پاس اس عنوان سے آیا "میرے محبت صادق میری تسلیم قبول ہو" (خط نمبر ۱۲ پڑھا گیا) (ج) مین نے کوئی خط خورشید حسین کو نہین دکھلایا وہ راجہ نواب علی خان کے بیٹے ہین مین نے وہ خط انکو نہین دکھلایا میرے پاس کوئی خط نہین تھا اگر وہ کہین کہ مین نے دکھلایا تو جھوٹ کہین گے مین رضا حسین خان مختار راجہ شعبان علی خان سے واقف نہین ہون جہانتک مین کہہ سکتا ہون میرے پاس یہ خط کبھی نہین آیا (خط نمبری ۱۳ پڑھکر سُنایا گیا) مین نے یہ خط کبھی خورشید حسین کو نہین دکھلایا اور نہ مین نے کبھی حیدرآباد مین مکان لینے کی خواہش ظاہر کی مین نے مہندی حسن سے کرایہ مکانات دریافت نہین کیا (مضمون خط نمبر ۱۴ پڑھکر سُنایا گیا) میرے پاس کبھی کوئی خط نہین آیا اسکے مضمون کو دیکھکر غیر ممکن معلوم ہوتا ہے مجھے اسکا علم ہو (خط نمبر ۱۵ پڑھکر سُنایا گیا) مین نے یہ خط خورشید حسین کو نہین دکھلایا مین نے خورشید حسین سے یہ کبھی نہین کہا کہ گرٹروڈ دانلی ایک عام طوائف تھی - کبھی مین نے اُنسے یہ نہین کہا کہ گرٹروڈ دانلی کے چالون سے کوئی کالا کوا نہین بچا مین عدالت صاحب جوڈیشل کمشنر کے ملازم نثار حسین کو نہین جانتا مین نے اُنسے کبھی اسکا ذکر نہین کیا مین ڈپٹی محمود بیگ سے واقف ہون مین نے اُن سے یہ کبھی نہین کہا کہ گرٹروڈ دانلی طوائف تھی - اگر وہ یہ کہین کہ مین نے ایسا کہا تو سچ نہ ہوگا وہ سرور جنگ کے عزیز ہین مین سرور جنگ سے واقف ہون - گو اُن کا خاص دوست نہین ہون مین محمود بیگ سے دو مہینہ کا عرصہ ہوا ملا تھا جب وہ رخصت پر آئے تھے اُنھون نے اس مقدمہ کی بابت مجھسے گفتگو

نہین کی۔مین نے اُن سے یہ نہین کہا کہ اگر مہندی حسن اپنا سر بھی کاٹ کر میرے سامنے رکھدین
تو مین جھوٹ نہ بولونگا مین نے اُن سے یہ نہین کہا اگر گرٹرو ڈ ڈانلی کی نسبت مین یہ بیان کرون کہ
منکوحہ عورت ہے تو میرا مُنھ لکھنو سوسائٹی مین سیاہ ہوگا مجھسے مرزا نثار حسین صاحب سے
ملاقات نہین ہوئی مین نے اُن سے یہ نہین کہا کہ گرٹرو ڈ کا فوٹو ہندوستانی لباس مین ١٨٩١ع مین
میرے بھائی نے لیا تھا میرے پاس کوئی روپیہ اس عرصہ مین مہندی حسن نے براہ راست
یا کسی کے ذریعہ سے نہین بھیجا مین حلف اُٹھاتا ہون کہ علی عباس نے تین ہفتہ یا ایک مہینہ کے
اندر مجھے کچھ روپیہ نہین دیا میرے پاس اس مہینہ مین یا کبھی علی عباس نے روپیہ یا چک نہین
بھیجی (نوٹ مسٹر لنکین ان سوالات پر اعتراض کرتے ہین مگر مسٹر نارٹن ان سوالات کی
نسبت اپنی ذمہ داری قبول کرتے ہین اور کہتے ہین کہ علی عباس اُس سازشی گروہ کے ایک
ممبر ہین جو ملزم کے گواہان کو رشوت دیتا اور توڑتا ہے اور مسٹر نارٹن کا ارادہ ہے کہ عدالت
ابتدائی حیدرآباد مین وہ بیان کرینگے کہ گواہون کو رشوت دی گئی ہے۔دستخط ای ایچ ریڈمن۔
صاحب) (شہادت پھر شروع ہوئی) علی عباس نے کوئی چک بنک بنگال پر نمبری ١٥٢/٩٥ قد سل
مورخہ ١٨ ۔اکتوبر ١٨٩٢ع نہین دی مجھے کسی چک کا خیال نہین ہے اور نہ کوئی نقل لیگئی اور
نہ بعد اسکے چک چاک کی گئی جسپر میرے علم مین نواب فتح نواز جنگ کے دستخط تھے مین نے
خود ساجد بیگ کو یہ چک نہین دکھلایا۔(مسٹر لنکین کو اعتراض ہے کہ مسٹر ادا ین بطور گواہ
پیش نہ ہون چونکہ مسٹر نارٹن اُنکی شہادت آگے چلکر لینے والے ہین مین آرام کے لحاظ سے
اجازت دیتا ہون مسٹر آرتھر ادا ین اپنا البم فوٹو گراف پیش کرین دستخط مجسٹریٹ) یہ دونون
فوٹو ١٠ و ١٨ یا ١٩ اسلئے پُرانے ہین۔مین نے صفحہ ٥ و ٦ البم مین یہ تصویرین دیکھین یہ دونون
فوٹو گرٹرو ڈ ڈانلی کے ہین۔جو پہ تین مین نے اُتارین کاغذ ثبوت الف و ب و ٥ و ٦ و ١٤ سب
ایک ہی وقت کی ہین البم کی تصویر پُرانی معلوم ہوتی ہے۔رنگ مین فرق معلوم ہوتا ہے
مین نے یہ سب فوٹو گراف ایک ہی ساتھ اُتارے بعد اسکے مین نے کوئی نہین اُتارا (اس جگہ
سجاد حسین فوٹو نمبر ١٠ پیش کرتے ہین) یہ گرٹرو ڈ ڈانلی کا فوٹو ہے۔یہ معلوم ہوتا ہے اُس وقت
اس پلیٹ سے لیا گیا۔مین نے بعد مین کوئی نہین چھاپا۔میری راے مین یہ سب ایک ہی وقت
کے معلوم ہوتے ہین اگر کوئی صاحب یہ بیان کرین کہ یہ فوٹو ١٨٩٢ع مین ملا تو غلط ہوگا اگر
سجاد حسین اور مسٹر ادا ین یہ کہین کہ یہ فوٹو ١٨٩٢ع مین لئے گئے۔تو مین خیال کرونگا کہ وہ جھوٹ

بولین گے-اگر وہ بحلف بیان کرین کہ یہ فوٹو اُنکو سنہ ع کے قبل ملے تو وہ غلط بیان کرینگے۔
(س م) کیا آپ حلف اُٹھا دینگے کہ فوٹو حرف الف دب کی خریداری کی نسبت تمھارے اور
سرور جنگ کے درمیان کوئی گفتگو نہین ہوئی۔ (ج م) نہین کوئی گفتگو نہین ہوئی اور نہ
ساجد بیگ اور میرے درمیان گفتگو آئی- (س م) کیا تمنے براہ راست یا بذریعہ کسی کے ایک
کثیر رقم نگیشیو اور اُن خطوط کے دینے کے لئے نہین مانگی جو مہندی حسن نے تمکو لکھے (ج م)
مین نے کوئی رقم نہین مانگی ہین وہ خطوط لایا ہون جو مجھے ملے تھے۔ (۱۲ و ۱۴-۱ اکتوبر کو جو
اظہار شاہد کے لکھے گئے وہ اسکو سنادئے گئے کہ جنکو وہ قبول کرتا ہے کہ صحیح ہین اور
شاہد تین خطوط و دو لفافہ پیش کرتا ہے کہ جو مسٹر نارٹن ابھی شامل مثل اسوجہ سے نہین
کرنا چاہتے کہ اُنکے مضامین سے واقف نہین ہین۔ دستخط ریڈس صاحب۔

۲۰-اکتوبر یہ تین خطوط اور دو لفافہ مین نے پیش کئے تھے (شاہد خطوط نمبری ۲۱ و ۲۲ کو لفافہ مین رکھتا ہے)
یہ خط نمبر ۲۱ ساجد بیگ نے ۴ جولائی کو لکھا جب میرے پاس یہ خط آیا مین لکھنؤ مین تھا خط
نمبری ۲۲-۶- جولائی کا ہے اسپر آغا مرزا بیگ سرور جنگ کے دستخط ہین میرے پاس یہ
لکھنؤ مین آیا تھا خط نمبر ۲۳ ساجد بیگ کا لکھا ہوا ہے اسکے لفافہ کی تلاش کی مگر پتہ نہین چلا
مجھے یاد نہین ہے کہ آیا لفافہ اور خط ایک ہی قلم کے تھے۔ مین حیدر حسین نجم بلگرامی سے واقف
ہون۔ مجھے یاد نہین کہ آیا اُنھون نے یہ خط بھیجا میرے پاس حیدر حسین نجم بلگرامی کے خطوط
ہین میری بیوی کی ملکیت مین برہٹ مجازی و دیگر مواضعات ضلع فتح پور ہین- اس سال
ماہ جون مین ان مواضعات مین تھا- کہہ نہین سکتا کہ کس خاص موضع مین میرے پاس
خط نمبر ۲۳- اُنھین مواضعات مین آیا- مجھے یاد نہین کہ یہ یا اور کوئی خط حیدر حسین نجم
بلگرامی کے پاس سے آیا- شاہد پھر طلب ہوگا- دستخط ایچ اسپنسر صاحب ۲۰- اکتوبر ۱۸۹۳ع
عدالت کے روبرو کونسلی ملزم کے تحریک پر ایک کاغذ پر دو سطرون کے درمیان اصغر جان
نے عبارت لکھی اور یہ کاغذ ثبوت نمبر ۲۶ قرار پایا- دستخط مجسٹریٹ۔م

۱۶ یا ۱۷ جولائی کو لکھنؤ مین واپسی کے بعد ساجد بیگ سے میری ملاقات ہوئی- اُنھون نے مجھسے
گرٹروڈ ڈانلی کا فوٹو مانگا- مین نے کہا کہ ایک پُرانی پیرت یا خراب شدہ پلیٹ جو کہ مجھے مل
جاوگی تلاش کرونگا- اور اُنکے حوالہ کرونگا- مین نے کچھ عرصہ کے بعد گرٹروڈ ڈانلی کا پُرانا فوٹو
نہین دکھلایا- مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر ناجر کا بھی فوٹو اُنکو دکھلایا- ساجد بیگ نے مجھسے

یہ نہین کہا کہ دونون پرتین ویدو - مین نے یہ نہین کہا کہ مین یہ پرتین اسباعث نہ دونگا کہ مشکور الدولہ
کا نام فوٹو کی پشت پر ہے - مین نے ساجد بیگ کو ایک رجسٹری شدہ خط اُنکے بھائی سرور جنگ کا دکھلایا
مین نے اُن سے یہ نہین کہا کہ مجھے پہلے خیال تھا کہ سرور جنگ مہندی حسن پر حملہ کر رہے تھے اور اس
باعث میری ہمدردی سرور جنگ کے ساتھ تھی - مین نے ساجد بیگ سے یہ نہین کہا کہ مین اُنکو گرٹرود
ڈانلی کے فوٹو کی نئی پرتین پہونچاؤنگا - اور نہ مین نے وعدہ کیا کہ دوسرے روز چھاپ دونگا - مین نے
دوسرے روز اسباعث نہین چھاپا کہ محرم تھا - اُسکے تیسرے روز مین نے ساجد بیگ کو گرٹرود ڈانلی
ومسیز ہاجز کی تصویر کا نگیٹو نہین دکھلایا - مین نے تین یا چار روز کے بعد ساجد بیگ کو ایک چھپی ہوئی
تصویر نہین دکھلائی - مین نے اپنے ہاتھون سے ایک غیر مکمل تصویر علیحدہ نہین کی - مین نے وہ اظہار
جو ابھی سُنایا گیا مسٹر ریڈس کے روبرو نہین بیان کیا - اُنھون نے غلطی سے لکھا ہوگا (گواہ کی
توجہ ۱۲ - اکتوبر ۹۲ ء کے بیان کی طرف مبذول کی گئی فقرہ ساجد بیگ نے "لکھنو سے لیکر مجھکو
نہین دیا") اس اظہار اور دوسرے روز کے اظہار مین ایک روز کا فرق ہوا - اس عرصہ مین اظہار
مجھے نہین دکھلایا گیا - جب مجسٹریٹ صاحب نے اظہار پڑھا مین نے اُس حصہ کی صحت کر دی
جو پڑھکر سنایا گیا تھا - مین نے مجسٹریٹ سے یہ نہین کہا کہ غلطی ہو گئی ہے - کیونکہ یہ امر حد درجہ
گستاخی کا ہوتا - مین یہ بھی گستاخی سمجھتا ہون کہ موجودہ مجسٹریٹ صاحب سابق کے مجسٹریٹ
کی غلطی بتلاؤن - مین نے مسٹر ریڈس کے سامنے بیان کیا تھا کہ مین چند خطوط تلاش کرونگا -
اور اگر ملگئے تو پیش کرونگا - مین نے اپنے بیان کی غلطی کی اصلاح اسوجہ سے نہین کی کہ اس بارہ
مین فریق ثانی سے گفتگو ہوئی ہے - خطوط کے پانے کے بعد مین نے کسی سے دوسری جانب یہ
نہین بیان کیا کہ مجھے خط ملگئے ہین - مین نے مسٹر لنگین ومسٹر حامد علی وشیخ علی عباس وتیج کرشن
دبا وگوکل چند یا اُنکے ملازمین یا دوستون سے نہین بیان کیا - مین نے ان کا ذکر داروغہ عباس علی
وسجاد حسین سے کیا تھا - عباس علی اس مقدمہ مین گواہ ہین - مین نے اور کسی سے ذکر نہین
کیا - فوٹو گرٹرود اور مسز ہاجز لعہ - فی درجن کے حساب سے ساجد بیگ کے ہاتھ مین نے فروخت نہین
کیئے - اُنھون نے مجھ سے یہ نہین کہا کہ ان پرتون پر فوٹو کا سال وتاریخ لکھا جاوے - اور نہ عمر جو
گرٹرود کی فوٹو لیتے وقت تھی - مین نے اُنسے یہ نہین کہا کہ آپ مجھسے ایسی خواہش نکرین -
ورنہ مجھسے اور مہندی حسن سے لڑائی ہوجاویگی - ساجد بیگ نے مجھسے یہ نہین کہا کہ تم مہندی حسن
سے نہ ڈرو کیونکہ اُنھون نے یقیناً تمہارے خط اپنے پاس نہین رکھے ہین - مین نے یہ نہین کہا -

جسطرحسے مین نے مہندی حسن کے خط رکھے ہین۔ اُسطرحسے مہندی حسن نے میرے بھی رکھے ہونگے۔ انھون نے
پھر یہ نہین کہا کہ اُنکو مہندی حسن کے خطوط دیجاوین۔ مین نے اُنسے یہ نہین کہا کہ جب مین ضابطہ عدالت
مین طلب ہونگا مین یہ تمام خطوط اور نگیٹو پیش کردونگا (خط نمبر ۲۱ دکھلایا گیا) مین نے یہ خط
پیش کیا۔ مین ساجد بیگ کی تحریر نہین پہچانتا۔ مگر یہ خط اُنھون نے بھیجا۔ میرے ملازم مہندی حسن
نے مجھسے کہا کہ ساجد بیگ کا ملازم یہ خط لایا ہے۔ اسپر ساجد بیگ کے دستخط ہین۔ خط نمبر ۲۷ مین
تحریر سیاہ روشنائی سے میرے ہاتھ کی نہین ہے۔ خط نمبر ۲۶ مین عبارت میری لکھی ہوئی ہے
خط نمبر ۲۷ مین الفاظ سیاہ روشنائی مین ہین "اُسکا پلیٹ ٹوٹ گیا" خط نمبر ۲۷ مین لفظ "اُسکا"
اور خط نمبر ۲۶ مین لفظ "اُسکا" بالکل مختلف ہے۔ لفظ "ٹوٹ گیا" اور لفظ "پلیٹ" مین جو دونون خطوط
مین آیا ہے بہت فرق ہے خط نمبر ۲ ہی کا مین نے ذکر اپنے بیان روبرو مسٹر ریڈس مین کیا ہے۔
یعنی جب ساجد بیگ کو کوئی پرت فوٹو کی نہین ملی تو وہ خفا ہوگئے اور مجھکو لکھا کہ اُنکو کوئی پرت
نہین ملی۔ یہ واقعہ نہین ہے کہ جب ساجد بیگ نے گرٹروڈ ڈانلی کا فوٹو مجھسے مانگا تو پہلے خط
نمبری ۲۷ میرے ہاتھ مین رکھدیا۔ مین نے یہ خط نہین پڑھا۔ مین نے یہ نہین کہا کہ کچھ تغیر کے
بعد یہ خط کافی ہوگا۔ مین نے خود اپنی قلم سے یہ تغیرات نہین کی۔ مین نے ساجد بیگ سے یہہ
نہین کہا کہ تم میری خواہش کے موافق ترمیم کرو۔ وہ خط مجھسے نہین لیگئے اور خط نمبر ۲۱ جو نقل
خط نمبر ۲۷ کی ہے بھیجدیا۔ ۱۶ یا ۱۷ جولائی کو بعد واپسی مین نے ایک فیملی گروپ کی تصویر
پُرانی پلیٹ سے کھنچوائی اور اُسکی بہت سی پرتین ساجد بیگ کے ہاتھ فروخت کین۔ مین نے
اُسروز جب ساجد بیگ کو یہ تصویر دی خط نمبر ۲۷ مین اصلاح نہین کی۔ مین نے بہت سی
شریف مسلمان لیڈیون کی تصویر کھینچی ہے۔ مین نے کبھی کوئی تصویر ایسی نہین کھینچی کہ جس
مین تصویر سے بالکل ڈوپٹہ اُتر گیا ہو۔ عورتین اکثر اپنے سرون کو ڈوپٹہ سے ڈھک لیتی ہین
کبھی کندھے بھی کبھی شانہ و سر دونون۔ مگر ہمیشہ شانہ ڈھکے رہتے ہین۔ مین نے معزز مسلمان
لیڈیون کے فوٹوگراف اسطرحسے کھینچے ہین کہ اُنکی چھاتیان ڈوپٹہ سے کھلی ہوئی ہین (اشارۃً
[illegible] ال کے جواب دینے مین بہت دیر کی پہلے اُسکا جواب نفی مین معلوم ہوتا تھا مگر ممکن
ہے کہ سوال نہ سمجھا ہو میری نظر مین اس سوال کا کئی بار ٹھیک ترجمہ کیا گیا۔ دستخط ایچ اسپنہ
[illegible] کیا تم اُن معزز منکوحہ مسلمان لیڈیون کے مجھکو نام بتلاوگے جنکے تمنے اسطرحسے فوٹو
لئے ہون کہ اُنکی چھاتیان ڈوپٹہ سے نہ ڈھکی ہون۔

(ج) سواے مس ڈانلی کے مجھے کسی کی یاد نہین پڑتی - میرے ایک بیوی ہے اُسکا فوٹو مین نے خود لیا ہے جس وقت مین نے اُنکا فوٹو لیا تھا - اُنکی چھاتی ڈوپٹہ سے ڈھکی ہوئی تھی - میرے ایک بہن بھی ہے اُنکا بھی مین نے فوٹو لیا ہے - (شاہد کہتا ہے کہ ان سوالات سے اُسکی بی عزتی ہوتی ہے) - اُنکا فوٹو جب لیا گیا تب اُنکی چھاتی بالکل ڈوپٹہ سے ڈھکی ہوئی تھی - میری عمر ۳۷ یا ۳۸ سال ہے - مین نے فوٹوگرافی کا پیشہ اپنے بھائی کی وفات کے بعد ۱۸۹۲ع سے کیا -

(س) کیا اسقدر تجربہ مین جو بطور فوٹوگرافر آپ نے حاصل کیا مجھے ایک بھی معزز منکوحہ مسلمان لیڈی کا نام بتلا سکتے ہین جسنے اپنا فوٹو اسطرحسے لیا ہو کہ اُسکی چھاتی بالکل ڈوپٹہ سے کھلی ہوئی ہو -

(ج) گیتی آرا بیگم ساکن دہلی نے اپنا اسطرحسے فوٹو اُتروایا تھا - مجھے یاد نہین کہ اُنکا ڈوپٹہ کہان تھا مگر وہ اُنکے سینہ پر نہ تھا - یا تو اُنکے زانو یا زمین پر تھا - یہ ۱۵ یا ۱۸ سال کا ماجرا ہے - میرے پاس شاید اسکا نگیٹو ہے - اچھا نگیٹو ہے مجھے یاد نہین کہ اسکے تین نگیٹو لیے گئے شاید میرے زنانہ پلیٹون مین کوئی نگیٹو ہو - گیتی آرا بیگم کا خاوند اُنکے ساتھ نہ تھا مین اُنکے خاوند سے واقف نہین ہون - وہ دہلی سے آئی تھین - مجھے نہین معلوم کہ وہ کون تھین - مین اسکی اجازت نہ دونگا کہ میری بیوی کا اسطرحسے فوٹو کوئی غیر شخص میری موجودگی یا غیر موجودگی مین کھینچے کہ اُنکے سینہ سے آنچل ڈوپٹہ کا ہٹا ہوا ہو - مین واقف نہین کہ گیتی آرا بیگم کہان ہین واقف نہین کہ زندہ ہین یا مردہ مین واقف نہین تھا کہ وہ منکوحہ تھین یا طوائف -

(س) سواے گیتی آرا بیگم و گرٹروڈ ڈانلی کے کیا آپ اور نظیر کسی معزز منکوحہ مسلمان لیڈی کی بتلا سکتے ہین جسنے اسطرحسے تصویر کھینچوائی ہو -

(ج) مین نہین بتلا سکتا (فوٹو حرف اے دکھلایا گیا) اس تصویر مین بائین جانب کی چھاتی بالکل کھلی ہوئی ہے - مین اپنی کسی عزیز عورت کو جیسے میری مان بہن یا بیوی یا لڑکی ہے اجازت نہ دونگا کہ کوئی غیر شخص اسطرحسے اُنکا فوٹو اُتارے - مین ایک شریف آدمی ہون اور قوم کا سید ہون میرے خاندان کی مستورات بھی شریف ہین کوئی شریف مسلمان لیڈی اپنا اسطرحسے فوٹو نہ اُتروائیگی جسطرحسے کہ فوٹو حرف اے گرٹروڈ ڈانلی کا اُتارا گیا - رنڈیان جسطرحسے چاہین اپنی تصویر اُتروائین اور فوٹو حرف اے کی طرح بھی کھینچوا سکتی ہین -

مین لکھنؤ مین ۴ - اکتوبر تک تھا اور ۱۰ - اکتوبر کو کانپور گیا اور اُسی شام کو واپس آیا - ساجد بیگ -

میرے پاس ۴- اکتوبر کی شب کو آئے تھے۔ بعد اُسکے بھی مجھسے ملاقات ہوئی تھی۔ مین نے ساجد بیگ
سے یہ نہین کہا کہ ہندی حسن کی طرف سے ایک رقم کثیر مجھکو ملی ہے اور نہ مین نے یہ کہا کہ شیخ علی عباس
کے ذریعہ سے ملی ہے۔ یا رقم دس ہزار کی ملی ہے۔ نہ یہ کہ دو ہزار روپیہ کا مزید وعدہ میرے ایسے
ملازمین کے واسطے ہوا ہے جو بطور شاہد طلب ہون۔ مین نے کسی شخص کو اجازت نہین دی۔ کہ میری
جانب سے ساجد بیگ سے جا کر کہے کہ وہ میرے ملازمین کو پانسو روپیہ مین حاصل کر سکتے ہین۔ چاند خان
نہ میرے نوکر ہین اور نہ عزیز ہین اُنسے واقف ہون وہ میرے نوکر تھے۔ مگر اب کارخانہ علیحدہ کھولا ہے
۱۷ یا ۱۸ سال ہوئے۔ اُنھون نے میری ملازمت ترک کی۔ منجھو صاحب میرے بھتیجے ہین۔ وہ عدالت
مین نہین آئے ہین۔ غلام نبی میرے بھتیجے ہین۔ مین میر احمد حسین سے واقف ہون۔ وہ میرے بھائی
ہین۔ مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ یہ لوگ منجانب ملزم گرٹروڈ ڈانلی کے فوٹو کے متعلق شہادت دینے کو طلب
ہوئے ہین۔ ساجد بیگ نے مجھ سے یہ نہین کہا کہ قبل میرے ملازمین کو پانسو روپیہ دینے کے وہ مشورہ
لینگے۔ مین نے ساجد بیگ سے یہ نہین کہا کہ تم چھ بجے صبح آؤ کہ شیخ علی عباس سات بجے آنیوالے
ہین۔ مین نے ساجد بیگ سے رفیع الدین کے سامنے یہ نہین کہا کہ جاؤ اور مسٹر نارٹن پر دباؤ ڈالو کہ وہ
مجھکو شہادت مین طلب نکرین۔ مین نے ساجد بیگ کے ذریعہ سے مسٹر نارٹن کو مطلع نہین کیا تھا کہ اگر وہ
شہادت مین طلب کرنے سے مجھے باز رکھین گے تو مین اپنے ملازمین اعزا اور دوستون کو اجازت دونگا کہ
مسٹر نارٹن کے موافق وہ کہین۔ ساجد بیگ نے مجھسے یہ نہین کہا کہ مسٹر نارٹن نے مجھے آزاد کر دینے سے
انکار کیا اور اسپر ضد کی کہ وہ ضرور بطور شاہد کے مجھے طلب کرینگے۔ ساجد بیگ نے مجھسے یہ نہین
کہا کہ مسٹر نارٹن کے پاس میرے خطوط ہین اور وہ بضد ہین کہ مجھکو شہادت مین طلب کرین۔ اُس وقت
مجھے معلوم نہین تھا کہ مسٹر نارٹن کے پاس میرے اصلی خط ہین۔ تین خطوط اور دو لفافہ جو مین نے
روز یہ بیان پائے وہ میرے دالان مین میز کے نیچے پڑے ہوئے تھے کسی نے تلاش مین میری مدد نہین کی۔
جس روز مجھے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا تھا اُسکے دوسرے روز ۹ بجے صبح مجھے یہ کاغذ ملا۔ مین نے داروغہ عباس علی
و سجاد حسین کو دیکھنے کی غرض سے دیا۔ مگر پڑھنے کو نہین۔ مجھے اور کوئی خط ساجد بیگ یا سردار جنگ کا نہین ملا۔
بجواب سوالات جرح جب مین ۱۴- ماہ حال کو شہادت دینے آیا۔ یہ خطوط میری جیب مین تھے
جب میری شہادت ختم ہوئی مین نے اُن کو اپنی جیب سے نکالا اور مجسٹریٹ صاحب
کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر کچھ کہا نہین۔ مین بلا نگیٹو یا کمرا کے فوٹو سے فوٹو اُتار سکتا ہون۔ مین نے
پانچ یا سات یا آٹھ ماہ تک گرٹروڈ ڈانلی کو نئے گانون مین رہتے دیکھا۔ مین نے اُسکو کسی دوسرے مکان

مین نہین دیکھا۔ مجھے یاد نہین کہ اپنے بھائی کی وفات بعد یا قبل دیکھا مین کہونگا مین نے یہ فوٹو دو سال کم و
بیش اپنے بھائی کی وفات کے بعد لئے اُس مکان کے اور میرے گھر کے درمیان جس مین گرٹروڈ رہتی تھی
صرف ایک سڑک تھی مین اُسکے چال چلن کے خلاف اچھا یا بُرا کچھہ نہین جانتا۔ مین نے کبھی اُسکی بدچلنی کا حال
نہین سُنا۔ مین نے یہ فوٹو مہندی حسن کی موجودگی اور اُنکی خواہش پر لیا مین رفیع الدین یوسف الزمان و
بڑے دانت والے حیدر حسین ساکن بارہ بنکی سے واقف ہون۔ مین نے انہین سے کبھی گرٹروڈ ڈانلی کے
مکان جاتے نہین دیکھا۔ میری بیوی کی جائداد سے مجھے پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے۔ میرے خود
ذرایعہ آمدنی علیحدہ ہین مین خوشحال کسیکا قرضدار نہین۔ قریب پانچ ہزار روپیہ کے خرچ رکھتا ہون۔
محمود بیگ جن سے ملاقات کا مین نے ذکر کیا وہ مجھے اسطرحسے ملے کہ مین اپنے دروازہ پر کھڑا تھا اور وہ
اُسطرف سڑک پر ہوکر نکلے اور ہم لوگون نے ایک دوسرے سے صاحب سلامت کی۔ ایک فوٹو عرصہ تک
رہ سکتا ہے۔ اگر چاندی استعمال کیجائے ۰، یا ۴۰ گرین چاندی استعمال کی جاے۔ اور پھر اعکس لیا
جاے اور گرم پانی مین کاغذ ۲ یا ۳ منٹ تک دہویا جاے اور سونے کا کلورئیڈ اور سوڈا کاربونٹ استعمال
کیا جاے اور آدہ گھنٹہ تک ہائی پوسل فیٹ سوڈا مین رکھا جاے۔ اور بعد اُسکے نکالکر ۲ گھنٹہ پانی
مین رکھا جاے تو تصویر ۱۰ و ۱۵ و ۲۰ و ۲۵ و نیز ۳۰ سال تک رہ سکتی ہے ساجد بیگ اور رفیع الدین
نے خواہش کی کہ مین اُنکی طرف شہادت دون مجھے یاد نہین ہے کہ کس قسم کی شہادت اُنھون نے مجھسے مانگی
(تامل کرکے) مجھے کہتے خوف معلوم ہوتا ہے (اطمینان دیا گیا کہ ڈرو مت) ان لوگون نے مجھسے کہا
اس امر کی تصدیق کرو مس ڈانلی بدچلن تھی مین نے کہا جوکچھہ مجھے معلوم ہے عدالت مین بیان کرونگا
جوکچھ مجھے معلوم تھا مین نے ابتک بیان کر دیا اُنھون نے زور دیا جسطرحسے وہ چاہتے ہین شہادت دون
اُنھون نے مجھے کوئی لالچ نہین دی جبتک مین یہان شہادت دینے آیا میری رسم ساجد بیگ سے
برابر قائم رہی جب میری شہادت شروع ہوئی ہم لوگ لڑ گئے۔ آج بھی وہ میرے گھر پر آئے تھے (فوٹو
نشانی ن دکھلایا گیا) یہ نہر قیصر باغ ہے (فوٹو پی) یہ سنگھنڈا اور تالاب حسین آباد ہے (فوٹو آر) یہہ
لا مارٹینیر کالج ہے (فوٹو کیو) یہ مقبرہ سعادت علی خان ہے۔ (فوٹو ان) یہ قیصر پسند کوٹھی روشن الدولہ
ہے (فوٹو او) یہ لا مارٹینیر کا دوسرا رخ ہے۔ نقل ہے اصل نہین ہے (فوٹو ایم) یہ پھاٹک قیصر باغ ہے
(فوٹو ایل) یہ پھاٹک موتی محل ہے (فوٹو کے) یہ حسین آباد ہے (فوٹو جے) یہ بارہ دری قیصر باغ ہے
(فوٹو ایچ) یہ تاج حسین آباد ہے۔ یہ تمام مشہور عمارتین ہین۔

بسوالات مکرر مسٹر نارٹن بیان کیا یہ تمام (فوٹو حرف جی سے آر تک) میرے کھینچے ہوئے ہین مجھے یاد نہین کہ ان

..گریں چاندی گر شروڈ ڈانلی کے فوٹو میں استعمال کی گئی فوٹوگرڈ وڈ کا جو مجھکو دکھلایا گیا-۱۸ سال کا پرانا ہی
مین حلف اُٹھاتا ہون کہ میرا مطلب یہ ہی کہ مین نے یہ فوٹو کھینچا نہ یہ کہ خاص کاپی مین نے تمام پرتین نگیٹو سے
لین کوئی پرت کسی فوٹو سے نہین ہی-شاید یہ کاپی میری ہی چھاپی ہوئی تھی-شاید نہ بھی ہو-

(س) کیا تم قسم کھاؤگے کہ تمنے ریڈس صاحب کے روبرو حلفیہ اظہار نہین دیا تھا کہ یہ تصویر تمنے اصل نگیٹو سے لی-

(ج) یہ میری سمجھ کا قصور ہی- میرا مطلب اس تصویر سے ہی-

(شاہد نے بہت تامل کے بعد اس سوال کے جواب دینے سے انکار کیا (کیا تم حلف اُٹھاوگے کہ تمنے یہ تصویر نہین اُتاری) -

(ج) میرا مطلب یہ نہین تھا-

(س) کیا تمنے ریڈس صاحب کے روبرو اظہار ذیل لکھایا ہے یا نہین (ج مین نے یہ فوٹو (کاغذ ثبوت حرف اے پیش شدہ روبرو مجسٹریٹ حیدرآباد بتاریخ ۳۰- اگست ۱۸۹۲ع) لیا ہی- یہ کاپی اصل نگیٹو سے لیگئی ہی جو مین نے خود لیا ہی- اسکو لیے ہوے ۱۷ یا ۱۸ یا ۱۹ سال ہوے- مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ مین نے یہ خاص پرت کھینچی- مگر تمام پرتین جو مین نے نگیٹو سے لین وہ سب اُسیوقت لی تہین مین نے اس سال کوئی پرت نہین کھینچی- نہین کوئی نہین"-

(ج) جی ہان- مین نے یہی بیان لکھایا ہی- یہ فوٹو حرف اے معلوم ہوتا ہی نگیٹو سے لیا گیا ہی- مجھے یقین ہی نہ نگیٹو سے لیا گیا ہی- مین نے یہ حلف اُٹھائی ہی- کہ بعد تصویرون کے لیجانیکے مہندی حسن نگیٹو لیگئے- اُنکو نگیٹو لے ہوے ۱۷ یا ۱۸ یا ۱۹ سال ہوے جب یہ تصویر کھینچی گئی- مین نے گرٹروڈ ڈانلی کی کوئی تصویر سواے اُس نگیٹو کے نہین کھینچی جو مہندی حسن مجھسے لیگئے تھے- اگر یہ تصویر حرف اے میری کھینچی ہوئی ہی تو ۱۷ یا ۱۸ یا ۱۹ سال کی پُرانی ہی- مین کہہ نہین سکتا ہون کہ یہ اسطرحسے لیگئی بلاشک یہ فوٹو میرے ہی نگیٹو سے معلوم ہوتا ہی- مگر کوئی نقل اگر اچھی طرحسے اُتاری جاے- تو آپ امتیاز نہین کرسکتے کہ وہ فوٹو اصل تصویر سے لیا گیا یا نگیٹو سے- جہانتک میری راے ہی یہ فوٹو اصل سے لیا گیا میرا اظہار مجھکو ریڈس صاحب نے سُنایا تھا مسٹر حامد علی خان عدالت مین موجود تھے- جسوقت اظہار مجھے سُنایا گیا تھا مجسٹریٹ سے مین نے یہ نہین کہا کہ میرا مطلب یہ نہین ہی کہ یہ خاص کاپی مین نے کھینچی (اظہار گواہ کو ۱۲- اکتوبر ۱۸۹۲ع کا سنایا گیا اور اُسپر نشان لگادیا گیا) مین نے یہ اظہار جو مجھے سنایا گیا ریڈس صاحب کے روبرو دیا میرا مطلب یہ نہین تھا کہ مسٹر ریڈس سمجھین کہ مین نے یہ

اظہار مسٹر سیکس

خاص کاپی چھاپی۔ مین نے مسٹر ریڈس سے یہ کہا یہ پُرانی تصویر ہی کیونکہ مجھے یاد ہی کہ مین نے ایسا فوٹو
لیا تھا تصویر بہت پُرانی معلوم ہوتی ہی۔ میرے پاس نگیٹو تصویر بی کا نہین ہے۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہ بھی نگیٹو
سے ہے۔ مین نے یہ فوٹو حرف بی مہندی حسن کی موجودگی اور حکم سے لیا۔

(س) کیا یہ فوٹو تمھاری دُکانون مین لیا گیا۔

(ج) نہین۔ مین حلف اُٹھاتا ہون کہ یہ فوٹو مین نے ساجد بیگ کو نہین دیا۔ ترجمہ اظہار سنایا گیا
جو گواہ نے قبول کیا کہ صحیح ہی دستخط ایچ سپنسر دستخط اصغر جان ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء عیسوی۔

ٹامس گاسکل سیکس نے باقرار صالح بیان کیا مین مارٹینر کالج کا پرنسپل و سکرٹری گرلس اسکول
ہون۔ ۳۔ جون ۱۸۹۱ء کو گرلس اسکول لا مارٹینر کالج سے ملحق کیا گیا۔ مارٹینر کالج کی ایک کمیٹی اُس روز
منعقد ہوئی اور اُسنے کرنیل ایبٹ اسکول کا چارج لیا کرنیل صاحب لکھنؤ کے کمشنر تھے
چارج یکم۔ جون ۱۸۹۱ء کو لیا۔ مین خیال کرتا ہون کرنیل ایبٹ اسکول لکھنؤ گرل اسکول کے نام
سے مشہور تھا۔ مین نے ۱۸۶۵ء سے اُس جانب کرنیل ایبٹ اسکول کے کاغذات مین مسٹر نارٹن
کی درخواست پر حالات گرٹروڈ ڈانلی کے متعلق تلاش کیے۔ مین یقین کرتا ہون کہ یہ ہی رپورٹ ہی
جو مجھے ملی اور اب جو مین پیش کرتا ہون جسکو اس معاملہ سے علاقہ ہی (کاغذ ثبوت نمبر ۱۸) یہ رپورٹ
میرے دفتر سے نکلی ہی اور میرے علم و یقین مین لکھنؤ گرل اسکول کے کاغذات قبل ۱۸۶۵ء مین
پائی گئی۔ مین ایسا ہی یقین کرتا ہون کالج مین جونیر سرجنٹ کے عہدہ پر مسٹر گل نامی ایک شخص ہی جسکی
شادی ہوگئی ہی۔ مین مسز گل کو یون ہی پہچانتا ہون اور اُنسے گفتگو بھی کی ہی مگر دو یا تین بار سے زیادہ
نہین۔ ہان وہ میرے علم و یقین مین شریف عورت ہی۔

(مسٹر لنکین کہتے ہین کہ وہ مسٹر سیکس سے سوالات جرح نہین کر سکتے کیونکہ واقف نہین کہ وہ کس
امر کے ثابت کرنے کو طلب ہوے تھے)۔

شاہد یہ بھی کہتا ہی سرجنٹ گل ابھی تک امتحاناً نوکر ہین کیونکہ اُنکو یہان آے ہوے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے
مین نے اس کتاب مین سرخ پنسل سے نشان کر دئے ہین۔

شاہد کو اظہار سنایا گیا ہی جو وہ قبول کرتا ہی صحیح ہی۔ دستخط اے ایچ ریڈس ۱۹۔ اکتوبر۔

جونان راسٹن عمر [illegible] سال نے بحلف بیان کیا مین جان راسٹن ایک گھوڑونکی سوداگر کی بیوی
ہون جو اب کلکتہ مین ہی مین لکھنؤ مین عرصہ سے ہون۔ اور ۱۸۶۰ء مین یہان تھی مین کپتان
ڈانلی کو یون ہی جانتی تھی مگر کوئی ملاقات اُنسے نہ تھی مین نے سُنا تھا کہ وہ پنشن یافتہ

تھے۔ مین خیال کرتی ہون کہ وہ ریٹل گیٹ کے قریب رہتے تھے۔ مین نے سُنا کہ اُنکے ساتھ ایک لڑکی تھی۔
مین خیال کرتی ہون اُسکا نام گرٹرود تھا وہ ایکمرتبہ میرے گھر مین مسنر مرے یعنی بیلا کے ساتھ آئی
جنھون نے مس گرٹرود ڈانلی اُنکا نام بتلا کر مجھسے ملاقات کرائی جو گھوڑیکی خریداری کے شایق
تھے۔ مین نے سُنا تھا کہ مسنر راجرز اُسکی بہن تھی اور اُسکو بھی یون ہی پہچانتی تھی۔ مین واقف نہین
تھی دونون بہنین ایک جگہ رہتی تھین۔ مگر مین نے ریٹل گیٹ کے قریب برآمدہ مین دونون کو ایک
ساتھ بیٹھے ہوے دیکھا۔ اُسوقت یہ دونون انگریزی لباس پہنے ہوئے تھین۔ مین نے ایکمرتبہ
گرٹرود ڈانلی کو دیسی لباس مین اس مکانکی پشت پر دیکھا۔ مجھ سے لوگون نے کہا کہ یہی گرٹرود ڈانلی
ہے مین نے انکو فاصلہ سے دیکھا تھا۔ جہانتک مجھے یاد ہی یہ واقع ۱۸۸۵ع کا ہی۔

(س) ۱۸۸۵ع مین گرٹرود ڈانلی عام طور پر اپنی چال چلن کی نسبت کیسی شہرت رکھتی تھی (مسٹر لنکمین اعتراض کرتے ہین یہ سماعی ہی۔ اور عدالت کو قلمبند نکرنا چاہیے)

(ج) چند لوگ کہتے تھے اُسکا چال چلن خراب ہی۔ اور چند لوگ کہتے تھے۔ چال چلن اچھا ہے بعض کہتے تھے بہت خراب ہی۔ اور بعض کہتے تھے بہت اچھا قابل ہمدردی۔ مین نے خود کوئی بدچلنی ۱۸۸۵ع مین نہین دیکھی۔ اور نہ کوئی بدچلنی مین نے ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ع مین دیکھی۔ مین فیض آباد سے واقف ہون مگر وہان گرٹرود ڈانلی کو نہین دیکھا۔

(س) کیا تمنے گرٹرود ڈانلی کو وہان دیکھا۔

(ج) مین نے اپنی آنکھون سے اُسکو ڈاک بنگلہ مین جاتے ہوے نہین دیکھا۔ اور نہ پلٹتے ہوے دیکھا مین نے اُسوقت یہ سُنا تھا کہ وہ ڈاک بنگلہ مین ہی۔ میرا مطلب فیض آباد کے ڈاک بنگلہ سے ہے

(س) جب مین نے فیض آباد کے متعلق سوال کیا تھا تو تمنے کیون اس ڈاک بنگلہ کا ذکر کیا تھا۔

(ج) کیونکہ مین وہان ہمیشہ ٹھہرا کرتی تھی اور مین نے سُنا تھا کہ جب مین ڈاک بنگلہ مین تھی تو گرٹرود ڈانلی بھی [illegible] مین تھی۔

(س) کیا تمنے کہا تھا کہ گرٹرود ڈانلی بنگلہ مین کسکے ساتھ تھی (مسٹر لنکن اس سوال پر اعتراض کرتے ہین کہ غیر ضروری اور سماعی ہی)۔

(ج) میری آیا نے مجھسے کہا کوئی صاحب اُنکے ساتھ تھے۔ میری آیا مر گئی ہین نام اُن کا کارولین داس تھا۔ اُسنے کسی شخص کا نام نہین بتلایا۔ مین خیال کرتی ہون مین نے یہ قصہ [illegible] نارٹن سے رائل ہوٹل مین بیان کیا تھا۔ مین مسٹر اجاو کو جانتی ہون۔ وہ وہان موجود تھے

مین خیال کرتی ہون مسٹر بوائل بھی وہان تھے۔ مین اُنسے بخوبی واقف ہون۔ مین نے جب اُنسے بیان کیا تو حلف پر نہ تھی۔ اب مین حلف پر ہون ایک مرتبہ بے سود گرفتار ہو چکی ہون۔ آیندہ ہوشیار رہونگی مین کہہ نہین سکتی۔ مین نے جو کچھ بیان کیا اُسکو لفظ بلفظ پھر بیان کیا۔

(س) کیا تمنے رائل ہوٹل مین ہمسے بیان کیا "تمنے گرٹروڈ کو ایک انگریز افسر کے ساتھ دیکھا تھا"

(مسٹر لنکلن اعتراض کرتے ہین مسٹر نارٹن اپنے گواہون سے جرح بلا اجازت کرتے ہین)

(ج) مین کہہ نہین سکتی کہ مین نے یہ کہا اگر مین نے یہ بیان کیا کہ مین نے ایک انگریزی افسر کو اُسکے ساتھ دیکھا تو یہ جھوٹا بیان تھا۔ مین نے غلطی کی ایسا بیان کیا۔ اب اپنی یادداشت تازہ کر کے کہتی ہون وہ بیان غلط تھا مین خیال کرتی ہون مین نے افسر کا نام بیان کرنیسے انکار کیا تھا۔ جو مجھے یاد نہین آیا نے مجھسے نام بیان کیا تھا مگر مین نے آپا کے بیان پر اعتبار نہین کیا۔ میری کوئی غرض اس حال کے بیان کرنے سے نہ تھی۔ نہ تو مین کسی فریق کو نقصان پہونچانا چاہتی تھی۔ اور نہ خود فائدہ کا خیال تھا۔ ایکمرتبہ مسٹر بوائل نے مجھ سے خواہش کی کہ اپنا بیان لکھاؤن مین نے رائل ہوٹل مین اپنا بیان لکھایا کوئی شخص اور اُسوقت موجود نہ تھا مسٹر بوائل نے مجھسے پوچھا کہ "کیا تم گرٹروڈ ڈانلی سے واقف ہو؟" مین نے کہا کہ "ہان واقف ہون" مگر کہا کہ شہادت نہین دینا چاہتی ہون کیونکہ فریق ثانی کی طرف سے میرے بھائی وکیل ہین" مسٹر بوائل نے کہا "وہ نہین ہین بلکہ مسٹر لنکلن ہین" مسٹر بوائل بعد اُسکے باہر گئے اور مسٹر نارٹن اور اجلو کو بولالائے۔ مسٹر اجلو نے مجھے متنبہ کیا کہ مین اگر خوشی ہو تو اظہار لکھاؤن اور اگر خوشی نہ ہو تو نہ لکھاؤن۔ بعد اُسکے مسٹر اجلو نے میرا بیان لکھا۔

(س) کیا تمنے یہ کہا تھا "مین نے گرٹروڈ کو ڈاک بنگلہ پر ایک انگریزی افسر کے ساتھ کچھ ہی قبل مہندی حسن کے ساتھ جانیکے دیکھا تھا۔ کہ وہ رات کو ایک ہی کمرے مین تھی"۔

(ج) مجھے مہندی حسن کی یاد نہین۔ ممکن ہے مین نے باقی بیان آپکے روبرو لکھایا ہو۔ گو یاد نہین۔ میرا دل بہت پریشان ہے مین یہ نہین کہہ سکتی مسٹر اجلو نے کچھ غلط لکھا۔ مجھے اسکی ذرا بھی یاد نہین کہ مین نے یہ بیان کیا کہ گرٹروڈ بطور طوائف کے عام طور پر مشہور تھی۔ مین مسنر ملپاٹ سے بخوبی واقف تھی وہ چھاونی مین کپڑے کی دوکان رکھتی تھی بعد اُسکے ہیولاک روڈ مین اُنھون نے رہنا شروع کیا اُنکا مکان میکروٹ صاحب پیانو ساز کے قریب تھا مین حلف نہین اُٹھا سکتی کہ مسنر ملپیٹ کا گھر رنڈی خانہ تھا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر اجلو سے بیان کیا کہ مسنر ملپیٹ اپنے گھر مین طوائفین رکھا کرتی تھین۔

(س) کیا تمنے گرٹروڈ ڈانلی کو مسٹر پلیٹ کے گھر جاتے دیکھا۔
(ج) بہت کثرت کے ساتھ مجھے اسکے کہنے کی یاد نہیں۔
(س) کیا تمنے ۔ اُنھی اُسکو جاتے دیکھا۔
(ج) نہیں مین نے یہ نہیں کہا کہ مین نے جاتے دیکھا جب الفاظ بہت کثرت کے ساتھ میری زبان
سے نکلے تو مین مسٹر نارٹن کے سوال کو دوہراتی تھی۔
نوٹ مسٹر لنکن نے جیسے ہی گواہ کی زبان سے لفظ نہین نکلا بیان کیا کہ وہ سوال کو دوہراتی ہے
مسٹر لنکن بیان کرتے ہین کہ مسٹر نارٹن کے سوال کے آخر مین الفاظ بہت کثرت تھے مجھے یقین
ہے کہ یہ الفاظ سوال کے ساتھ نہین استعمال ہوئے تھے۔ دستخط ایچ اسپنسر ۲۰۔ اکتوبر
مین مسٹر لاکلین سے واقف ہون مین نے مسٹر اجلو کو لاکلین کا نام بتلایا۔
(س) کیا تمنے مسٹر اجلو کو یہ اطلاع نہین دی کہ لاکلین ایک اہم گواہ ہے۔
(ج) نہین مین نے یہ کہا تھا کہ لاکلین کی شادی گرٹروڈ ڈانلی کے ساتھ ہونیوالی تھی مجھسے یہ ہی
لاکلین نے بیان کیا تھا ایکر وز مسٹر نارٹن کی درخواست پر لاکلین کو رائل ہوٹل تک لیگئی تھی لاکلین نے
مجھسے بیان کیا کہ فریق ثانی کی جانب سے میرے خرید کرنے کی کوشش ہو رہی ہے یہ مین نے مسٹر نارٹن
وغیرہ سے آکر کہدیا مین نے یہ بھی اُنسے کہا کہ مین نے لاکلین کو راے دی ہے کہ وہ رشوت نہ قبول
کرین لاکلین نے ایک ہزار روپیہ کی رقم کا ذکر کیا وہ ایک شخص کو لائے کہ جس نے مجھسے کہا کہ مین
ایک ہزار روپیہ لاکلین کو دلاونگا مسٹر لاکلین چاہتے تھے کہ روپیہ لے لیوین اور چلے جاوین مین نے
اُنکو راے دی کہ وہ روپیہ نہ لیوین وہ میرے پاس سے سہ شنبہ کو ۴ و ۵ بجے کے درمیان نہین گیا
کیونکہ وہ میرے گھر پر تھا لاکلین نے بیان کیا کہ جس شخص نے میرے سامنے رشوت دینے کا وعدہ
کیا وہ رتن ما ۔۔۔ ہے مین سہ شنبہ ۱۸۔ اکتوبر کی شب کو گرفتار ہوئی تھی اُسکے ایک روز قبل یعنی دوشنبہ
کو مجھے یاد پڑتا ہے کہ مین نے دوپہر کو مسٹر اجلو سے رائل ہوٹل مین ملاقات کی جب مین گفتگو
مسٹر اجلو کے ساتھ ختم کر چکی تو مسٹر پولیل آئے مسٹر نارٹن بھی آئے اور برابر باہر سے آتے جاتے
رہے مین نے ارادہ کیا تھا کہ اُنکو صحیح اظہار لکھوا دون اور اپنے علم و یقین مین صحیح لکھوایا ہے جو صحیح ہے
نہ ... مین نے بیان کیا کہ میرے اوپر بہت بار ڈالا گیا کہ مین ایک بیان پر دستخط کرون گواہ
نے بلا سوال جواب دیا لاکلین نے دباو ڈالا مین نے مسٹر اجلو کو اُس خط کی ایک نقل دی
جو مجھے دستخط کرنے کو ملا تھا مین نے مسٹر اجلو سے کہا تھا کہ یہ خط شیخ علی عباس میرے پاس لائے تھے

مسٹر لاکلین اُنکے اجنٹ تھے مین نے اُس گفتگو مین مسٹر اجلو سے یہ نہین کہا کہ لاکلین اجنٹ تھے
مین نے بیان کیا تھا کہ کاغذ جو مین نے پیش کیا وہ نقل ہی جو جارج ولسن میرے بھتیجے نے اُتاری
یہ ٹھیک ہی اگر مین دیکھون تو شیخ علی عباس کو پہچان لون۔

(س) کیا وہ عدالت مین ہین۔

(ج) نہین وہ یہان کہین نہین ہین۔

(س) کیا تم حلف اُٹھاوگی کہ یہ شخص (شیخ علی عباس وکیل کی طرف اشارہ کرکے) وہی شخص نہین ہی؟

(ج) ہان مین نے اس شخص سے کبھی گفتگو نہین کی ہی گذشتہ ہفتہ مین مین ایکروز عدالت تک
اپنے بھتیجے جارج ولسن کے ساتھ شیخ علی عباس سے ملنے آئی یہ ملاقات وقت مقرر کرکے ہوئی تھی میرا
مطلب یہ ہی کہ مین عدالت کی طرف سے ہو کر گذری اور وعدہ یہ تھا کہ شیخ علی عباس سے شہر مین ملون عدالت کے
نیچے مین گئی علی عباس سے شہر مین ملی مین خیال کرتی ہون کہ مسٹر اجلو نے مجھے وہ کاپی واپس دی جو مین نے
اُنکو دکھلائی اُسکا مضمون یہ ہی (مضمون پڑھکر سُنایا گیا) مین لڑکی فلان ساکن لکھنو بحلف بیان کرتی ہون
کہ مین ۱۸۶۵ء سے لکھنو مین کبھی کبھی آیا کرتی تھی اور ۱۸۷۰ء سے مستقل باشندہ لکھنو ہون مجھے کوئی ذاتی
علم گرٹروڈ کے چال چلن کا نہین ہی اور نہ کوئی میرے پاس اطلاع یا خبر اُسکے متعلق ہی گرٹروڈ اپنے باپ اور
بہن کے ساتھ ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۱ء مین رہی مسٹر نارٹن نے مجھسے سوال کیا اور مین نے کہا کہ مین کچھ کہہ نہین سکتی ،،
مین خیال کرتی ہون کہ اس بیان کی نقل میرے گھر پر ہی مین نے علی عباس سے نخاس مین اُس مقام پر ملاقات
کی جہان چڑیان فروخت ہوتی ہین ہمنے سڑک پر گفتگو کی انھون نے کہا کہ اگر تم اس کاغذ پر دستخط کرو تو مین تمکو
ایک ہزار روپیہ دونگا مین نے دستخط کرنیسے انکار کیا انھون نے مجھسے یہ نہین کہا کہ تم عدالت جانے سے
بچو مجھے یاد نہین کہ مسٹر اجلو سے مین نے یہ بیان کیا انھون نے مجھسے خواہش کی کہ مین عدالت کے باہر
رہون مین نے ممکن ہی کہ ایسا کہا ہو۔

(س) کیا انتظام یہ تھا کہ تمکو دو سو روپیہ فوراً ملتے اور بقیہ اظہار کے بعد۔

(ج) ہان کچھ اسی مضمون کا معاملہ تھا اب مجھے معلوم ہین کہ انھون نے مجھسے یہ کہا جہانتک ممکن ہو گواہ خرید لو
مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر اجلو سے یہ بیان کیا لیکن مجھے یاد نہین کہ مسٹر نارٹن اور مسٹر لوایل کے موجودگی
مین مسٹر اجلو نے مجھے میرا اظہار سُنایا۔

۲۱- اکتوبر ۱۸۹۳ء

کوئی شخص علی عباس کے پاس سے شنبہ گذشتہ کی شام کو نہین آیا مین نے ب کاغذ کا ذکر کیا ہی وہ میرے

پاس نہین ہو مسٹر لاکلین گذشتہ جمعرات کو میرے پاس سے لیگئے مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر اجلو سے
کہا کہ علی عباس کا آدمی یہ کاغذ گذشتہ شنبہ کو لایا مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر اجلو سے بیان کیا کہ مین نے اپنے
بھتیجے جارج ولسن سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ ایک نقل مسودہ کی لے لیوین کیونکہ شخص درمیانی اصل
مسودہ نہین چھوڑا چاہتا تھا جو کاغذ ایک شخص علی عباس نامی نے نخاس مین پیش کیا تھا وہ نصف
تختہ فولیس کیپ پر تھا وہ پنسل کا لکھا ہوا تھا اسی کاغذ کی میرے بھتیجے نے نقل لی رایل ہوٹل مین
مسٹر ہوایل اور مسٹر نارٹن کے موجودگی مین ممکن ہو کہ مین کاغذ کی تحریر انگریزی پڑہسکتی ہون۔ مین نے
مسٹر اجلو سے بیان کر دیا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آنا چاہتا تھا کہ لاکلین۔ مارگن۔ ادائن۔ ہارن
گرین دے اور آرچر۔ شاہدان ملزم کو خرید کر لے بین نے اُنسے یہ نہین کہا کہ آدمی آگیا۔ مجھے یاد نہین کہ
مین نے مسٹر اجلو سے یہ بیان کیا کہ مین اس کاغذ کو رکھ لونگی اور قبل اجلاس عدالت قطعی جواب
دیدونگی مین نے مسٹر اجلو سے بیان کیا کہ میرا بھتیجا اُس شخص کو پہچان سکتا ہو جس سے نخاس مین
ملا تھا اور نیز میرا سائیس پہچان سکتا ہو اور میری گفتگو اُس شخص کے ساتھ انگریزی مین ہوئی مین
خیال کرتی ہون کہ مین نے مسٹر اجلو سے کل قصہ اپنے گھر پر آدمی کے آنیکا بیان کر دیا جو مسٹر لاکلین
نے مجھے بتلایا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے کبھی اس شخص کا حال مسٹر اجلو سے بیان کیا مین نے
مسٹر اجلو سے یہ بیان کیا کہ وہ شخص مسلمان ہو مجھے یقین ہو کہ مین نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ شخص علی عباس
کی طرف سے آیا تھا مجھے یاد نہین ہو کہ مین نے اُس شخص کی تشریح کی کہ وہ لمبا الپاکے کا کوٹ پہنے ہوئے
تھا۔ مین نے بیان کیا کہ وہ چاندی کی کمانی کے عینکین لگائے ہوئے تھا اگر مسٹر اجلو حلف اُٹھا کر کہین
کہ مین نے یہ اظہار لکھایا تو مین اسکے انکار کرنے کو تیار نہین ہون مین صرف یہ کہتی ہون کہ مجھے
یاد نہین ہو مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر اجلو سے یہ کہا کہ میرا بھتیجا مسلمان سے گفتگو کا حال بیان
کر سکتا ہو مین نے یہ بیان کیا ہو کہ اُسنے گفتگو سنی تھی اور اب بھی مین یہی کہتی ہون۔ مین یہ نہین کہہ سکتی ہون
کہ اُسنے تمام گفتگو یاد کر لی میرا مطلب نخاس مین گفتگو سے ہو نہ اپنے گھر پر گفتگو سے کیونکہ کوئی گفتگو
میرے گھر پر نہین ہوئی مجھے یاد نہین کہ آیا وہ آدمی مقیم نخاس لمبا الپاکے کا کوٹ پہنے ہوسے تھا اور
چاندی کی کمانی دار عینک لگائے ہوئے تھا اُس گفتگو کے وقت صرف میرا بھتیجا اور میرا سائیس
موجود تھا اسکا مجھکو کامل یقین ہو کوئی چپراسی میرے ساتھ نہین تھا میری آیا نہین تھی مجھے یاد
نہین کہ مین نے مسٹر اجلو کو وہ بیان لکھوایا کہ جو ابھی کہا گیا ہو یعنی میرا بھتیجا اور میرا چپراسی اور
میری آیا اُس شخص کو پہچان سکتی ہین کہ وہ ہمارے گھر آیا مسٹر اجلو نے اس کے قلمبند کرنے مین

غلط فہمی کی ہی میں نے مسٹر اجلو سے یہ نہین کہا کہ میرے بھتیجے نے کل گفتگو میرے گھر پہنچی جہانتک مجھے یاد ہی میں نے اُس سے نہین کہا مین حلف اُٹھاؤنگی کہ مین نے مسٹر بوائل اور مسٹر بارٹن کی موجودگی مین یہ نہین کہا کہ علی عباس وکیل اس مقدمہ مین ہی مین حلف اُٹھاؤنگی کہ مین نے یہ نہین کہا کہ علی عباس وکیل اس مقدمہ میں بہت سخت بدچلن آدمی مشہور ہین مین نے یہ نہین کہا کہ اگر یہ وکیل گرفتار ہو جاے تو مین خوش ہونگی مین نے صرف یہ کہا کہ آدمی گرفتار ہو میرا مطلب یہ تھا کہ ایک شخص شیخ علی عباس نامی پکڑا جاے شیخ علی عباس وکیل نہین مین واقف نہین کہ جس علی عباس سے مین نے نخاس مین ملاقات کی اُسکا پیشہ کیا ہی بدچلن ہی وکیل نہو مین نے اُس سے یہ نہین پوچھا کہ وہ کسکی جانب سے گفتگو کرتا ہی کیونکہ لاکلین نے مجھسے کہا کہ وہ ستغاثہ کی جانب سے معاملہ کرتا ہی مین نے نخاس کے آدمی سے یہ نہین پوچھا کہ ایک ہزار روپیہ مجھے کون دیگا جو شخص کہ میرے گھر پر آنیوالا تھا اُسکو مسٹر لاکلین لانیوالے تھے مین نے خیال کیا کہ میرے گھر پر رشوت دینے کا معاملہ لاکلین نے مجھے دھوکا دینے کی غرض سے اُٹھایا ہی مین چاہتی تھی کہ یہ شخص گرفتار ہو مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر اجلو سے یہ کہا کہ میری راے مین یہ جھوٹی رشوت تھی مین نے جب طور فی الحال مسٹر اجلو کو لکھوایا تو انتظام کیا تھا کہ اس رشوت کے معاملہ کو صاف ظاہر کر دون مین چلی گئی اور واپس آنیکا وعدہ کیا مجھے یاد ہی کہ مین ایک بجے کے قریب بلائی گئی مین رایل ہوٹل مین ایک اور دو بجے کے درمیان آئی مین ڈوہان نامی ایک گارڈ آودھ روہیلکھنڈ ریلوے سے واقف ہون مجھے یاد نہین کہ مین نے ڈوہان کی بابت کچھ لکھوایا مجھے صرف یاد ہی کہ مسٹر اجلو نے مجھے تار دکھلایا۔

(س) کیا تمنے مسٹر اجلو سے بیان کیا کہ ڈوہان تمھارے پاس اس غرض سے آیا تھا کہ تمنے ملزم کے گواہون کو راضی کیا کہ وہ کاغذ پر دستخط کرین یا نہین، مگر تمنے اُسکو ٹال دیا۔

(ج) مجھے ذرا بھی یاد نہین کہ مین نے یہ بیان لکھوایا مین مسٹر اجلو کی تحریر سے واقف ہون اور یہ کاغذ اُنکی تحریر کا معلوم ہوتا ہی مین یہ نہین کہتی ہون کہ مسٹر اجلو نے خود لکھ لیا مین نے یہ کہا کہ مین بہت جلد واپس آونگی مین واپس نہین آئی جسوقت مسٹر اجلو و مسٹر بوائل میرے گھر آئے مجھے یہ نہین معلوم ہوا کہ وہ آئے بعد مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ آئے تھے جب وہ چلے گئے تھے تو ایک میرا سائیس دوڑا ہوا آیا اور اُسنے بیان کیا کہ بوائل صاحب آئے مین میرا بچھا کہ بند تھا مین نہین کہہ سکتی کہ کسقدر آدمی اندر تھے مین نے اپنے سائیس سے کچھ نہین کہا مین جب برآمدہ مین آئی تو دیکھا کہ بروہم گاڑی چلی گئی مین نے کبھی مسٹر بوائل کے سائیس کو نہین دیکھا میرا بھتیجا اُسوقت گھر پر تھا اُسنے میرے علم مین مسٹر بوائل کے سائیس سے یہ نہین بیان کیا کہ مین گھر پر نہین ہون مین نے

[illegible] سے کہا ہے کہ [illegible] مل سکتا ہو [illegible]
تھی اور [illegible] صرف [illegible] کو پہچان نہیں سکتی تھی جب میں اقبالیہ لکھ رہی تھی مسٹر اجلو کچھ لکھ رہے تھے
مجھے یاد نہیں کہ جو بیان مجھے ابھی پڑھکر سنایا گیا ہے وہ اپنی زبان سے نکلا یا کہ مسٹر [illegible] دونوں مسٹر
اوپر باڈوڈ اُنٹے ہیں کہ میں مہدی حسن کے مقدمہ میں اعانت کرون مجھے یاد نہیں کہ لاکلین نے
مجھے یہ بیان کرنے کو کہا میں مسنیز فلیمنگ کو یون ہی پہچانتی ہون مگر اُنسے ملاقات نہیں ہوئی میں نے
اُنسے گفتگو کسی کی ہے مگر نہیں معلوم کہ کب مجھسے اُنھون نے اس مہینہ میں گفتگو کی ہے میں نے اپنی
زندگی میں صرف ایک بار اُنسے ملاقات کی ہے اور وہ بھی اس مقدمہ کے دوران میں یہ گفتگو اُنکے
گھر پر ہوئی جو میرے مکان کے قریب ہے مسٹر لاکلین نے وہان بلایا اور چاہا کہ اُنکے لئے روپیہ کی گفتگو
کرون مسٹر لاکلین نے مجھسے بیان کیا کہ اُنکو ایک ہزار روپیہ منجانب استغاثہ مسنیز فلیمنگ سے
ملینگے اُنھون نے یہ خود کہا کہ مجھے خود جاتے خوف معلوم ہوتا ہے مسٹر فلیمنگ اور میرے علاوہ
ایک اور لیڈی بھی اور نیز ایک دیسی عیسائی تھا تینون دیسی عیسائی ہیں مسنز فلیمنگ نے
کہا کہ روپیہ کی وہ اُمیدوار نہیں مگر وہ اُسوقت تک نہیں آیا کسیکے نام کا اُنھون نے تذکرہ
نہیں کیا اُنھون نے کہا کہ جیسے ہی آیا میں آپکو اطلاع دونگی بعد میں اُنھون نے لکھا مگر میں گئی نہیں [illegible]
اصل میں گفتگو ہوئی میں نے مسنیز فلیمنگ کا خط مسٹر اجلو کو دیا یہ خط (کاغذ ثبوت نمبر ۲۵) میرے پاس
آیا تھا (مسٹر لنکن شہادت میں اس خط کے پیش ہونے پر اعتراض کرتے ہیں جس شخص نے خط لکھا ہو وہ
موجود ہے اور وہ شہادت کے لئے طلب ہوسکتا ہے) یہ خط ۱۲ تاریخ کا لکھا ہوا ہے مجھے یاد نہیں کہ کس تاریخ کو
میں نے مسٹر اجلو کو دیا مسنیز فلیمنگ سے ملاقات کے وقت میں نے رشوت مصنوعی خیال کی میری غرض
جانے سے صرف یہ تھی کہ اپنی حیرت مٹاؤن میں نے اسواسطے رشوت کی گفتگو مصنوعی خیال کی کہ روپیہ لیا
نہ تھا مجھے یاد نہیں کہ میں نے مسٹر اجلو سے یہ بیان کیا کہ میں اسکو مصنوعی سمجھتی تھی مجھے پورا یقین ہے کہ
اس خط کے پانے کے بعد میں مسنیز فلیمنگ کے گھر پر نہیں گئی خط نمبر ۲۵ میں میں واقف نہیں کہ کسی شخص
سے اُنکا کیا مطلب ہے مجھے یاد نہیں کہ میں نے مسٹر اجلو سے یہ کہا کہ میں اس خط کے پانے کے بعد
مسنیز فلیمنگ کے گھر گئی میں ذاتی طور پر رتن ناتھ نامی شخص سے واقف نہیں ہون ایک شخص
لاکلین کے ساتھ میری احاطہ میں آیا اور لاکلین نے یہ کہا کہ وہ رتن ناتھ ہے مجھے یاد نہیں کہ رتن ناتھ
سے میری ملاقات مسنیز فلیمنگ کے گھر پر ہوئی میں حلف نہیں اُٹھا سکتی کہ خط نمبر ۲۵ میں لفظ کوئی
شخص سے رتن ناتھ سے مراد ہے مجھے یاد نہیں کہ میں نے مسٹر اجلو سے یہ کہا کہ مسنیز فلیمنگ نے [illegible]

دہین اُنسے ملاقات کرون یہ رتن ناتھ کی جانب سے کام کرتی ہین خط پیش ہوگا ہین گئی اور رتن ناتھ سے
ملاقات کی یہ کاغذ حرف بحرف سی مسٹر اجلو کا لکھا ہوا ہے مین یہ نہین کہتی ہون کہ مسٹر اجلو نے عمداً وہ امور
لکھے جنکو وہ غلط سمجھتے تھے مین یہ نہین کہہ سکتی کہ کیونکر اُنھون نے یہ امور لکھے۔

(س) کیا رتن ناتھ نے تمسے یہ خواہش کی کہ تم گرٹروڈ ڈانلی کے موافق شہادت دو۔

(ج) مسٹر فلیمنگ کے گھر پر نہین جسوقت وہ میرے گھر پر لاکلین کے ساتھ آئے اُسوقت یہ گفتگو
ہوئی مین نے مسٹر فلیمنگ کے گھر پر رتن ناتھ سے انکار نہین کیا کہ مین گرٹروڈ ڈانلی کے موافق شہادت
ندونگی اُنھون نے مسٹر فلیمنگ کے گھر پر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ نہین کیا اور نہ یہ کہا کہ وہ تین
سَو روپیہ خود اپنے واسطے چاہتے ہین

(س) کیا تمنے رائل ہوٹل مین مسٹر اجلو کو یہ اظہار لکھایا رتن ناتھ نے مجھسے خواہش کی کہ مین
گرٹروڈ ڈانلی کے موافق شہادت دون مین نے انکار کیا اُنھون نے ایک ہزار دینے کا وعدہ کیا اور اُس
مین سے تین سو روپیہ خود مانگے"۔

(ج) ہان مین نے یہ اظہار لکھایا مگر یہ اُس گفتگو کے متعلق تھا کہ جو میرے گھر پر ہوئی نہ کہ مسٹر فلیمنگ کے
گھر پر مین نے ٹامی فانتم نامی کسی عزیز مسٹر فلیمنگ کو دیکھا ہے لاکلین نے مجھسے کہا کہ ٹامی فانتم رتن ناتھ
اور اُسکے درمیانی کا کام کرتے ہین مجھے یاد نہین کہ مجھسے یہ بیان کیا گیا تھا کہ مسٹر نارٹن اور لاکلین
ٹامی فانتم کے ساتھ ڈاک خانہ مین گئے تھے۔

(س) کونسی شہادت تمنے ہمکو دی ہے کہ جو مفید قابل اعتبار اور سچی ہو جسکی تم دینے کی خواہشمند نہین
(ج) مین اس سوال کو نہین سمجھی مین کانپور کو ملزم کی جانب سے شہادت جمع کرنے گئی اور کوئی
خرچہ مجھے نہین ملا۔

بجواب سوالات جرح پہلے مجھکو مسٹر بوایل نے رائل ہوٹل مین طلب کیا یہ میرا پہلا تعلق اس مقدمہ سے
ہے مین نے اس مقدمہ کا حال پہلے بھی سُنا تھا یاد نہین کہ مین نے کسی سے اسکا تذکرہ قبل مسٹر بوایل
کے طلب کرنیکے کیا کہ مین گرٹروڈ ڈانلی کے حال سے کچھ بھی واقف ہون یہ خیال مجھکو قبل طلبی کے
نہین گذرا کہ مین کسی جانب شہادت دیسکتی ہون بوایل صاحب نے میری طلبی کا زبانی پیغام بھیجا

(س) کس شخص نے تمھارے دل مین یہ خیال پیدا کیا کہ تم شہادت دیسکتی ہو۔

(ج) مسٹر بوائل نے پہلے مجھسے شہادت کی خواہش کی اور اس سے مجھکو کوئی خیال پیدا ہوا۔
اُنھون نے پوچھا کہ کیا مین گرٹروڈ ڈانلی سے واقف ہون اور مین نے کہا کہ مین واقف ہون مجھے یاد نہین

که مسٹر بوکل نے مجھسے یہ کہا کہ کس قسم کی شہادت کی ضرورت ہے یا مجھسے صرف یہ پوچھا کہ مین اسکو جانتی
ہون یا نہین جب مین نے یہ کہا کہ مین شہادت دیسکتی ہون تو مجھے کسی خاص واقعہ کی یاد نہین تھی
مسٹر بوایل نے مجھے اوایل اکتوبر مین طلب کیا تھا اُسوقت سے میری گرفتاری کے دن تک مین
وکیل ملزم سے برابر خط کتابت رکھتی رہی ہون ساجد بیگ سے واقف ہون جو عدالت مین موجود
ہین مجھسے اُنسے بھی بات چیت ہوئی ہے مین رائل ہوٹل کبھی دو دفعہ کبھی ایک مرتبہ اور اکثر
دو دو اور تین تین دن تک نہین گئی ہون امیر نہین ہون تین ڈگریان میرے خلاف ہین ایک لماہ ہ
دوسری مالوعہ یا ماعسہ کی ہے اور تیسری کی رقم یاد نہین ہے کل گیارہ سو روپیہ کے اندر ہے جو
مین ادا نہین کرسکتی لماہ ہ کی ڈگری ایک سال پُرانی ہے اور باقی دو تین مہینہ کی ہین مجھے یاد
نہین کہ ملزم کی جانب سے کسی شخص نے مجھے لالچ دی کہ اگر مین شہادت دون تو فائدہ اُٹھاؤنگی
مین نے یہ تکلیف کسی مالی لالچ کے لحاظ سے نہین کی مین نے یہ سُنا تھا کہ ملزم کی جانب شہادت
کے دینے کے واسطے اور لوگ روپیہ پا دینگے (مسٹر نارٹن اعتراض کرتے ہین کہ یہ تمام اظہار سماعی ہے)
اور ساجد بیگ یا اسی نام کے شخص روپیہ تقسیم کر رہے ہین ممکن ہے کہ مجھپر اسکا اثر پڑا ہو مگر خیال
کرتی ہون کہ نہین پڑا مین نے یہ لاکلین اور پنڈت جگنناتھ سے سُنا کسی اور شخص کی یاد نہین مین
خیال کرتی ہون کہ مسٹر لاکلین کو روپیہ کی ترغیب ملی ہے ملزم کی جانب سے پنڈت جگناتھ نے مجھسے
گفتگو کی تھی اونھون نے مجھسے کہا کہ مین نے ساجد بیگ سے ملاقات کی ہے اور اگر مین اچھی شہادت
دون تو مجھے انعام ملیگا مین نے بالکل گفتگو کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اس مقدمہ کے بارے مین
سے واقف ہون مین نے کوشش محض سچائی کی امداد کی غرض سے کی یہی ارادہ میرا اُسوقت
تک تھا اور اسوقت ہے۔ گرفتاری سے مین پریشان اور بے عزت ہوئی ہون اور میرے دلپر اسکا
اثر اسباعث بہت زیادہ ہوا ہے کہ گرفتاری بلاوجہ ہوئی میرا تمام اعتبار وکلا ملزم سے اُٹھ گیا ہے
اب مین اُنکو کسی قسم کی امداد نہین دونگی مین نے تین یا چار مرتبہ کپتان ڈانلی کو باہر دیکھا مین کبھی اُنکے
گھر نہ گئی اور نہ وہ میرے گھر آئے کبھی کسی دوست کے گھر پر ملاقات نہین ہوئی سڑک پر لوگون نے
مجھسے بیان کیا کہ یہ ہی شخص ہین مجھے یقین تھا کہ وہ نیل گیٹ کے قریب رہتے تھے مجھے ذاتی
علم نہین کہ اُنکے کتنے لڑکیان تھین مجھسے یہ کہا گیا تھا کہ دو لڑکیان تھین مجھکو کبھی مسیز یا مس
گرٹروڈ ڈانلی کو سوائے ایک موقع کے دیکھنے کے اتفاق نہین ہوا جب مین نے گرٹروڈ ڈانلی کو
ویسی پاس مین دیکھا تو وہ بالکل علیحدہ مکان تھا نیل گیٹ کی پشت پر ایک بنگلا مین وہ بیٹھی ہوئی تھی

ملزمین صاف بیان نہین کرسکتی کہ ترونڈ دالی کے دیسی لباس پہنے کو مین نے خلاف نہین خیال کیا مین
اُس قسم کی عورتون مین ہون جو اُسکو ہمدردی سے نیک خیال کرتی تھین اور اسوجہ سے کہ مین اُسکے خلاف
کچھ نہین جانتی تھی اسقدر عرصہ کے بعد مین نہین بتلا سکتی کہ کس شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ ۱۸۹۴ء
مین خراب لڑکی تھی سواے عام طور پر بیان کرنیکے کوئی خاص واقعہ اُسکے خلاف مجھسے نہین بیان کیا
گیا مین نے بیان کیا ہے کہ وہ قابل ہمدردی تھی مطلب یہ کہ وہ اپنی بہن مسیز باجز کی وجہ سے
قابل ہمدردی تھی کیونکہ مسیز باجز بدچلن مشہور تھی ۔

(س) کیا تم خیال کرتی ہو کہ گر ترونڈ ڈالی کی نسبت جو خلاف افواہ مشہور تھین وہ زیادہ تر اسوجہ
سے تھین کہ اُسکی بہن ایسی بدچلن تھی ۔

(ج) بلاشک بہن کا اُسکے اوپر بہت ہی خلاف اثر تھا فیض آباد کے ڈاک بنگلہ مین ایک عام
کھانیکا کمرہ تھا میری آیا نے کوئی خاص کمرہ نہین بتلایا پس ممکن ہو کہ وہ اس کمرہ مین ہو جو غلط بیان
مین نے مسٹر اجلو کے سامنے لکھایا وہ ممکن ہو کہ میری یادداشت کی غلطی ہو مین نے یہ نہین خیال
کیا کہ مسٹر اجلو کو اُس بیان کے لکھانے سے مجھے انعام کی زیادہ اُمید ہو اس عرصہ مین میری یادداشت
بہت خراب رہی ہین لاکلین سے ذاتی طور پر ۱۸۸۴ء سے واقف ہون اُس زمانہ سے کچھ عرصہ تک
وہ اپنی بہن اور بہنوئی کی بدولت پرورش پایا تھا اور بعد اُسکے وہ گرجا گھر مین بطور کلرک کے
نوکر ہوا اُسکے بہنوئی کا نام مسٹر گنیبس ہو لاکلین کی شادی ہوگئی ہو مگر وہ اپنی بیوی کے ساتھ
نہین رہتا ۔

(س) کیا تم خیال کرتی ہو کہ اُسکی باتون کا کوئی شخص اعتبار کرتا ہو (مسٹر نارٹن اس سوال پر
اعتراض کرتے ہین)

(ج) نہین (مسٹر لنکن دفعہ ۱۵۵ قانون شہادت کا حوالہ دیتے ہین) ۔

(س) لاکلین سے اپنی ملاقات مین کیا تمنے یہ راے قایم کی ہو کہ ملزم کی جانب سے اُسنے رشوت
پائی ہو (مسٹر نارٹن اس سوال پر اعتراض کرتے ہین کہ یہ محض راے کا معاملہ ہے) ۔

(ج) ہان وہ ملزم کی جانب شہادت روپیہ کی لالچ مین دینے والا تھا وہ میرے گھر رائل ہوٹل مین
بیان لکھانے کے بعد آیا اور اُسنے مجھسے بیان کیا کہ مجھکو اس شہادت کے معاوضہ مین کیا ملیگا
مین نے کہا کچھ نہین ملیگا اس پر اُسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تم کوئی رقم میرے
واسطے کر دوگی مین نے ملزم کے کونسلی سے ہوٹل مین جاکر یہ ہی بیان کر دیا اُنھون نے کہا کہ

[illegible] مین نے لاکلین سے یہی بیان کیا اسپر اُنھون نے کہا یہ مسنیر راسٹن
تمھاری بیوقوفی ہی جسکی بدولت میرے ہاتھ سے روپیہ گیا مین نے کہا مجھے یقین ہی کہ یہ لوگ کسی شخص
کو شہادت کیواسطے روپیہ نہین دیتے اسپر لاکلین نے مجھسے کہا ساجد بیگ نے ایک ہزار روپیہ
مسٹر ادین کو ایک ہزار روپیہ مسٹر سورن کو دو سو مسٹر مارگن کو مسٹر برکینبرا کو تین سو دے یہ
بہت سخت ہے کہ تم میرے لئے کچھہ انتظام نہین کرتین۔

(س) بعد جو گفتگو ہوئی کیا اُس سے تمنے یہ رائے قائم کی کہ اُنکو روپیہ ملا۔

(ج) نہین مجھہ سے یہ بیان کیا گیا ہی کہ لاکلین نے میری گرفتاری کے لئے حلف نامہ داخل کیا ہی
مین اُسکے دستخط حلف نامہ پر نہین پہچانتی مین اُنکی تحریر نہین جانتی (حلف نامہ سُنایا گیا) اُس نے
بالکل غلط حلف اُٹھائی کہ مین بھاگا چاہتی تھی یہ بالکل غلط ہی اُسکو میرے ساتھہ پُرانی عداوت
ہی [illegible] مین جب حضرت گنج مین مین نے اپنی دوکان کھولی وہ اور اُسکی بہن مسنیر گبنیس اکثر
میرے گھر آیا کرتی تھی مین اُسکا برتاؤ اپنے خاوند کے ساتھہ نہین پسند کرتی تھی اور اپنے خاوند سے
کہا کہ انکو گھر مین آنیکے خلاف ممانعت کردو۔ اُنھون نے اسکا کچھہ خیال نہین کیا مجھے غصہ آگیا اور
مین نے مسیز گبنس اور مسٹر لاکلین کو حکم دیا کہ وہ میرے گھر سے نکل جائین اور اگر اُنھون نے میرے
گھر کے اندر پیر رکھا تو مین کوڑون سے خبر لونگی اُس تاریخ سے ابتدا سے مقدمہ ہذا تک مین نے
کبھی لاکلین سے گفتگو نہین کی اسکے علاوہ وہ بہت غصہ مین آیا اور کہا کہ مین اپنے تئین اچھی حالت مین
کرتی ہون اور اُسکا کچھہ خیال نہین وہ بالکل فقیری سے حالت مین ہی۔

(س) کیا تم واقف ہو کہ وہ کیا تنخواہ پاتا ہی (مسٹر نارٹن اس سوال پر اعتراض کرتے ہین)۔

(ج) مین نے سُنا ہی کہ وہ [illegible] ماہوار پاتا ہی اور اُسنے خود بیان کیا ہی کہ وہ [illegible] روپیہ ہی پاتا ہی یہ
گفتگو خرچ خوراک پر معلوم ہو۔ کہ اُسکو کیا ملیگا۔ اُسنے مجھسے خود کہا کہ اُسنے ارادہ کرلیا ہی۔ کہ کسی نکسی
جانب سے روپیہ حاصل کرے اُسنے مجھسے خود کہا کہ وہ اپنے ذاتی علم سے شہادت گرٹروڈ ڈانلی کے خلاف
دیسکتا ہے۔

(س)۔ کیا تم خیال کرسکتی ہو کہ جب اُسنے تمسے یہ کہا تو وہ سچ بولتا تھا (مسٹر نارٹن اس سوال پر
اعتراض کرتے ہین)۔

(ج) جو کچھہ اُسکی زبان سے نکلا اُس سے مین نے خیال کیا۔ کہ لاکلین کو پُرانی عداوت ہی کہ اُسنے
بیان کیا گرٹروڈ نے اُسکی بیوی سے ناچاقی پیدا کرائی۔ اُسنے کہا کہ میری بیوی میرے ساتھہ

اس باعث نہین رہتی ہی کہ گرٹروڈ سے اُسکو حسد ہی۔ آخری مرتبہ جب مین نے اُسکو اپنے مکان پر دیکھا تو وہ
ڈینگ مار رہا تھا کہ گرٹروڈ اور اُسمین باہمی لڑائی ارتباط تھا ڈربان نے اُسکی ملامت کی۔ اور کہا کہ تمکو
ایک ایسی عورت کے خلاف زبان نہ کھولنا چاہیے جسکے ساتھ اسطرحسے تمکو ارتباط رہا ہو۔ لاکلین سے
اُسکے بعد کہا کہ جو بیان رایل ہوٹل مین اُسنے لکھایا ہی وہ شراب کے نشہ مین لکھا گیا جو مسٹرا جلود
مسٹر نائٹن و مسٹر رولل نے بہم پہونچائی اور اُسکو بدمست کیا۔ مجھے یاد نہین کہ اُسنے یہ کہا کہ میرا بیان
سچا ہی۔ یا مین نے محض بدلے کی غرض سے لکھوایا۔ اُسنے مجھسے بیان کیا کہ گرٹروڈ سے محبت ۱۸۸۴ء کے
قبل تھی مجھسے اُسکے چال چلن کے خلاف کوئی امر نہین بیان کیا۔ اُسنے صرف یہ کہا کہ مین اپنی بیوی
سے گرٹروڈ ڈانلی کے وجہ سے علیحدہ ہوا جب مین نے ملزم کے وکلا رو بار مسٹرا سے لاکلین کے
نام کا ذکر کیا تو مین نے اسباعث زبان سے نکالا کہ وہ کچھ اطلاع دیسکتا ہی اچھی یا خراب مجھے معلوم نہین
مین نے بیان کیا تھا کہ لاکلین ایک شخص ہی جسکی نسبت فرض کیا جا سکتا ہی کہ وہ گرٹروڈ ڈانلی سے شادی
کرنیوالا تھا مسٹر آرچر سے میری ذاتی ملاقات نہین ہی۔ مین خیال کرتی ہون کہ ۱۸۷۸ء مین وہ یہان
تھے۔ مین خود نہین خیال کرتی کہ وہ کوئی اطلاع گرٹروڈ ڈانلی کے متعلق دیسکتے ہین یا نہین۔ مین نے
اُنکا نام بطور ایک پرانے باشندہ لکھنؤ کے بیان کیا۔ مجھکو صرف یہ دو نام بطور پرانے باشندگان
لکھنؤ یاد رہے کہ ممکن ہی کہ گرٹروڈ ڈانلی کے متعلق کچھ جانتے ہون۔ مجھے اور کسی شخص کی یاد نہین۔ مین نے
ادین سے گفتگو نہین کی۔ مجھسے ہورن صاحب سے گفتگو ہوئی تھی مین نے اس امر کو کبھی پوشیدہ
نہین رکھا کہ مین فریق ثانی کی اعانت کرتی تھی۔ مین نے اُنسے کہا کہ تم ملزم کی طرف سے شہادت دو۔
اور اُنھون نے انکار کیا وہ بھی لکھنؤ کے پرانے باشندہ ہین۔ مین یہ نہین کہہ سکتی کہ مس ڈانلی
کے متعلق وہ اچھی یا خراب معلومات بہم پہونچا دینگے۔ مین نے بارسٹران ملزم سے یہ کہا کہ وہ کچھ چال
بتلا سکتے ہین۔ جب مین نے اُنسے کہا شہادت دو اُسنے جواب دیا کہ میرے پاس عمدہ شہادت ہی۔ مگر
تم مجھے اُسکے لئے کیا دینا چاہتے ہو۔ چونکہ وہ پرانے باشندہ تھے اسوجہ سے مین نے اُنسے خواہش کی
مجھے خود نہین معلوم تھا کہ وہ شہادت دیسکتے ہین۔ ہورن نے خود کبھی مجھسے نہین کہا کہ اُنکو روپیہ ملا۔
مسٹر ہورن فرزند ارین ادین سے اس مقدمہ کے متعلق مین نے گفتگو نہین کی۔ مین نے ملاقات
کرنیسے اُسوقت انکار کیا جب لاکلین انکو میرے گھر پر لانیوالے تھے مین یہ نہین چاہتی تھی کہ لوگ
مجھکو اس شخص سے گفتگو کرتے دیکھین کیونکہ اسکا چال چلن نہایت ہی خراب ہی جب کونسلی ملزم
نے مجھے تار دکھلایا مین نے پڑھا تار حیدر آباد سے آیا تھا اور اُسپر کرنیل ڈاڈ یا کسی ایسے ہی شخص کے

دستخط تھے تار اس مضمون کا تھا کہ مہندی حسن معطل ہوگئے۔

(س) کیا یہ تار تمکو اس غرض سے دکھلایا گیا تھا کہ تم اس خبر کو شایع کرو کہ لوگ مہدی حسن کیجانب شہادت دینے سے باز رہین۔ (مسٹر نارٹن اس سوال پر اعتراض کرتے ہین)۔

(ج) مین ایسا نہین خیال کرتی کیونکہ مسٹر اجلو نے کہا کہ اسپر خاموش رہنا مین نے یہی لاکلین اور ڈوہان سے کہدیا قبل گرفتاری کے آدھ گھنٹہ جو مجھے دیر ہوئی وہ اسوجہ سے کہ مین کپڑے پہن رہی تھی۔ مسٹر نارٹن کے سوال کے جواب مین جو مین نے بیان کیا کہ مین نے صرف سچا حال کہا تو میرا مطلب ڈاک بنگلہ فیض آباد کے واقعہ کے شمول سے نہ تھا وہ واقعہ غلط تھا مسنیہ مرے نے گرٹروڈ ڈانلی سے میری ملاقات کرائی تھی وہ سرجن میجر مرے کی بیوی تھی میرے علم مین کوئی بیلا مرے لکھنؤ مین اور نہ تھی جب مین نے گرٹروڈ کو دیسی لباس مین دیکھا تب مین اُسکے گھر کے قریب سے گاڑی پر نکل رہی تھی مین حلف نہین اُٹھا سکتی کہ گرٹروڈ ہی تھی مین نے پوشیدہ دیکھا

(س) کیا تم سمجھ سکتی ہو کہ تمھارے حالات ماسبق کو دیکھکر جو ہمارے پاس ہین ہم تمسے خوف کہا دینگے اور پیش کرنے سے ڈرینگے۔

(ج) نہین۔

بجواب سوالات مکرر مسٹر نارٹن بیان کیا عموماً مین سچ بولتی ہون اپنے علم کے موافق آج بھی سچ بولتی ہون مجھے یاد ہے مسٹر اجلو نے بیلا مرے کے نام کا ذکر کیا جنکا ذکر مسٹر ہوایٹ نے کیا تھا اور مجھسے پوچھا کہ کیا ہندوستانی بھی اُس تک پہونچ سکتے تھے مین نے کہا کہ نہین یہ ۲۰ سال کا واقعہ ہے بنج کے طور پر ایک کرنیل سے آشنائی کے بعد وہ بدچلن ہوگئی مگر ہندوستانیون کے ساتھ کبھی نہین مجھے یاد نہین کہ مین نے مسٹر اجلو سے کہا کہ اوین بدچلن ہے مین نے مسٹر اجلو سے کہدیا تھا کہ ہورن شہادت کیواسطے روپیہ کا خواستگار تھا انہین سے کسی شخص نے مجھسے نہین کہا کہ ملزم کی جانب سے کسی نے اُنکو روپیہ دیا مین نے کونسلی ملزم سے یہ نہین بیان کیا کہ لاکلین بدلا لینا چاہتے ہین مسٹر مین لاکلین نے مجھسے کہا تھا کہ اُسکی شادی گرٹروڈ ڈانلی سے ہونیوالی تھی لاکلین نے کہا کہ ملزم کے کونسلیون نے دو بوتلین بیر اور دو گلاس وسکی کے بعد کھانا کھلانے کے دئے مین نے مسٹر [illegible] کہدیا تھا کہ لاکلین کا بیان ہے اگر مجھکو ایک ہزار روپیہ ملے تو مین کہدونگا کہ مسبوقت مین نے کونسلی ملزم کو اظہار لکھایا مین شراب مین بدمست تھا کل ورجہر کو کھانے کے وقت مین [illegible] گرفتاری کے فریق ثانی کی طرف سے کسی سے گفتگو نہین ہوئی [illegible]

بعد گرفتاری کے اپنے دوستون سے کہا مگر فریق ثانی سے نہین مین نے اسکا ذکر مسٹر گومز اور مسٹر سانگسٹر
سے کیا مین نے ملزم کی جانب کسی سے نہین کہا مین خیال کرتی ہون کہ مین نے مسٹر اجلو سے بیان کردیا تھا
کہ ادین کو ساجد بیگ نے ایک ہزار روپیہ دیا ہی خود لاکلین نے بیان کیا کہ ادین نے اُس سے کہا مین نے
یہ ہی مسٹر اجلو سے کہا کہ ہورن کو ایک ہزار روپیہ ملا ہی یہ بھی لاکلین کے ذریعہ سے معلوم ہوا مین نے
مسٹر اجلو سے یہ بھی کہا کہ مسٹر ماگین کو دو سو اور مسٹر برگنیزا کو تین سو روپیہ ملے ہین مسٹر نارٹن
کو تعجب ہوا اور انھون نے ان باتون کو یادداشت مین لکھ لیا جب مین لاکلین کے ساتھ اس مقدمہ
مین شریک تھی تو مجھے یقین نہین تھا کہ وہ اسطرف رہیگا یا اُسطرف مین نے اسکی افواہ نہین سنی کہ
لاکلین کو رشوت ملزم کی جانب سے ملنے والی تھی مین خیال کرتی ہون کہ وہ ملزم کی جانب اسباعث رہا کہ
اُسے خوف تھا کہ دروغ حلفی مین نہ رکھا جاؤن جب لاکلین نے بیان کیا کہ گرٹروڈ سے میری شادی ہونے
والی ہی تو اُسنے یہ نہین کہا کہ اُسکے ساتھ اُسکی آشنائی تھی مین لاکلین کی بیوی سے واقف نہین ہون
وہ اور مسٹر لاکلین کبھی ایک ساتھ نہین رہے ہین مین نے کبھی کونسلی ملزم سے یہ نہین کہا کہ میری
یادداشت خراب ہی ڈاک بنگلہ کا حال کہانیکا کمرا غسل اور سونے کے کمرون کے ہی مگر کہانیکی غرض
سے علیحدہ کردیا گیا ہی ممکن ہی کہ اُس مین لوگ سوتے ہون جب زیادتی ہوتی ہو بعد دو تین دن کے معلوم
ہوا کہ مین نے مسٹر اجلو سے جو واقع ڈاک بنگلہ کا بیان کیا وہ میری یاد کی غلطی تھی مین نے کونسلی ملزم
کے پاس جاکر یہ نہین کہا کہ یہ واقع غلط تھا مجھے یاد نہین کہ مین نے یہ بیان کیا تھا کہ گرٹروڈ کے
چال چلن کے خلاف برگنیزا شہادت دیسکتے ہین اور نہ مسٹر ہورن کا نام تھا مین نے کونسلی ملزم
سے یہ نہین کہا کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ گرٹروڈ ڈانلی کا چال چلن اچھا تھا وہ سچ بیان کرتے ہین
نہ مجھے ایک حبہ ملزم کی جانب سے ملا ہی اور نہ کسی قسم کا وعدہ ہوا ہی گرٹروڈ ڈانلی کے خلاف میری
کوئی عداوت نہین ہی سوا اسکے ڈفینس کی امداد کے کہ سچ حال معلوم ہو میری کوئی غرض نہ تھی -
مین واقف تھی کہ ڈفینس یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ یہ لڑکی بازاری تھی مین نے اسی امر کے
ثابت کرنے کو اعانت کی میری اعانت یہ ہوئی کہ تمام شہر مین گھومتی رہی میرے پاس ایک گاڑی
گھوڑا ہی مین نے کوئی گاڑی کرایہ نہین کی اور نہ ڈفینس کے خاطر کچھ خرچ برداشت کیا مین کانپور
بلا خواہش کے گئی [illegible] لکھنؤ کے چند باشندہ ہین مین نے ملزم کے کونسلی سے نہ تو
جگنا تھ کا اور نہ ڈگر یولکا ذکر کیا مین نے اس شخص ساجد بیگ کو کونسلی ڈفینس کے کمرہ مین دیکھا
مگر کبھی گفتگو نہین کی انھون نے مجھسے کبھی روپیہ دینے کا وعدہ نہین کیا اور نہ مین نے کبھی مانگا اظہار ختم

(ج) نہین - مگر گرٹروڈ قیصر باغ مین کمسن لوگون کے ساتھ جایا کرتی تھی - میری مان اسپر ناراض ہوئی گرٹروڈ کی مان جب اسکول سے نکالدی گئی تو گرٹروڈ بھی اُسکے ساتھ چلی گئی بعد اُسکے وہ میری نظرون سے نکل گئی دوسری مرتبہ مین نے ڈانلی کی مان کو اُسوقت دیکھا جب وہ سخت بیمار تھی وہ اُسوقت مسنز ڈوبابس کے مکان مین تھی - یہ فوٹو ڈوبابس کے مکان کے ہین مین اس مکان مین خود رہی ہون مسٹر ڈوبابس میری چچی نہین گرٹروڈ کی مان مکان نمبر ۲۷ کے بائین جانب نیچے منزل مین رہتی تھین - مسنز کنگسلی دوسری جانب رہتی تھین میری مان مرگئی ہین -

(س) کیا انتھونی نے گرٹروڈ ڈانلی کے متعلق کوئی بیان تمہاری مان سے کیا (مسٹر لنکن اس سوال کے جواب پر اعتراض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جواب قلمبند نکیا جاوے)

(ج) گرٹروڈ شہر مین دیسی لباس مین دیکھی گئی جہان وہ بہت اچھی زندگی نہین گذرانتی تھی - انتھونی نے کہا گرٹروڈ ایک ہندوستانی کے ساتھ رہتی ہے - آج ایک کو قبول کرتی ہے کل دوسرے کو یہہ بیان میرے سامنے ہوا - (مسٹر لنکن کہتے ہین کہ کمیشن مزید کارروائی قلمبند نکرے ملزم نے ابھی تک اپنی پیروی کا عذر پیش نہین کیا ہے اور سلسلہ ایسی شہادت سے بھرتی جاتی ہے جو خاصکر سماعی ہے - بعد اس طیاری شہادت کے جو عذر ملزم سمجھیگا کہ شہادت کے موافق چل سکتا ہے اُسکے موافق عذر کریگا - مسٹر لنکن چاہتے ہین اُسوقت تک کارروائی مقدمہ ملتوی رہے جبتک حیدرآباد مین درخواست بھیجی جاوے - اور اُسپر حکم مناسب ڈآوے - مسٹر نارٹن اس درخواست کی مخالفت کرتے ہین)

گرٹروڈ کی مان بیماری سے کانپور مین مری - مسنز باجر لکھنؤ مین اسکے مرنیکے وقت نہین تھین - وہ چند دن کے بعد آئین [illegible] اپنی مان کی قبر [illegible] اپنی مان کو ڈوبابس کے گھر پر کہتے سُنا میری مان اُسکے [illegible] اسکو [illegible] تھی اور [illegible] ساتھ تھی میری مان نے گرٹروڈ سے اُسکی حالت پر گفتگو کی اور گرٹروڈ [illegible] اور میری مان [illegible] مین [illegible] اللہ کہنے لگی کہ اُسکو افسوس ہے کہ وہ خراب زندگی گذرانتی تھی - اُسکے باپ نے [illegible] خراب [illegible] میری مان نے گرٹروڈ کی ملامت کی وہ زناکار کی زندگی گذرانتی تھی - گرٹروڈ ڈانلی [illegible] جیسے اُسکے ساتھ حرکات کی جو باپ کو شایان [illegible] گرٹروڈ نے چاہا - میری مان اُسکو اپنے ساتھ [illegible] اسطرح سے پایا گیا زبان لکلی ہوئی تھی [illegible] ہو سکتے [illegible] تو صرف اسے پہچانتی ہون یہ گرٹروڈ کا فوٹو [illegible] اسکول مین [illegible] کی نقل اُتارتے اور چدر اوڑھتے دیکھا ہے - اُسکی وہی عمر

فوٹو مین معلوم ہوتی ہو جو ترک اسکول کیوقت تھی مین سالہا سال گذرے لاکلین سے واقف تھی۔ مین نے قبل
اُسکی موجودہ بیوی سے شادی کے جسکو ۱۵ سال ہوئے اُس سے گفتگو کی تھی۔ ۱۵ سال سے زیادہ عرصہ ہوا مین نے
اُنکو نہین دیکھا میری ملاقات رایل ہوٹل مین اُنسے نہین ہوئی اور نہ شہادت اُنکی مجھے پڑھکر سُنائی گئی اس
مقدمہ کا اول مرتبہ مین نے ذکر مسٹر سایکس کے خط مین دیکھا جو اُنھون نے مجھے لکھا تھا۔ اس تحریر پر مین اپنے
خاوند کے ساتھ رائل ہوٹل مین آئی یہان مسٹر نارٹن مسٹر لوائل اور ایک تیسرے صاحب کو دیکھا میری
کوئی گفتگو یا خط کتابت اُسوقت سے جب سے کہ مین اس مقدمہ سے واقف ہون لاکلین سے نہین ہوئی
مین نے سُنا تھا۔ گرٹروڈ کی شادی لاکلین سے ہونیوالی تھی یہ حال مین نے لاکلین کی موجودہ شادی کے
قبل سُنا۔ مین نے کبھی نہین سُنا گرٹروڈ منکوحہ عورت تھی۔ وہ مجھے اپنی شادی کے حال سے آگاہ نہ کرتی۔
ہم اپس مین خط کتابت نہین رکھتے۔ مجھے رشوت دینے کی کسی فریق کی جانب سے کوشش نہین ہوئی۔ دستخط
<u>ایچ اسپنسر</u> ۲۲۔ اکتوبر سنہ ۹۲ء۔

بجواب سوالات جرح۔ مین اسکول مین ۱۸۸۱ء مین داخل ہوئی گرٹروڈ اور اُسکی مان میرے داخلہ کے
کچھ ہی عرصہ بعد اسکول سے چلی گئی تھین۔ ممکن ہو کہ ایک سال ہو یا کم و بیش ہو گرٹروڈ مین ایکسال
تک یکجا اسکول مین رہی میری شادی ۱۸۸۲ یا ۱۸۸۳ء مین ہوئی گرٹروڈ ڈانلی اسکول چھوڑنے کے بعد میرے
پاس نہین آئی مین نے یہ بیان کیا وہ میرے والدین کے گھر آیا کرتی تھی یعنی اُس زمانہ مین جب ہم ایک
ساتھ اسکول مین تھے۔ مان بیٹی کے مسٹر ڈوبایس کے گھر آنے کا واقعہ میری شادی کے [illegible] ہوا۔ یہی
کیفیت اُس واقعہ کی ہو جب میری مان اُسکے پاس گئی۔ وہ میری مان سے گلے لپٹ گئی اور کہا کہ مجھکو اپنے
گھر لیچلو میری شادی ۲۰ برس کی عمر مین ہوئی۔

(س) مین خیال کرتا ہون کہ مسنیر گل شادی کے وقت تک آپ واقف تھین یا (د) مباشرت [illegible] کیا
[illegible]۔

(ج) مجھے اُسکا بہت اچھا خیال تھا۔ لڑکیون مین یہ افواہ تھی کہ گرٹروڈ کی مان یا تو اسوجہ سے نکالدی
گئی تھی کہ مسنر [illegible] جزائی تھین یا اور کوئی وجہ تھی۔ مین حلف نہین اُٹھا سکتی کہ کون وجہ اُسکے نکالنے
کی تھی مگر اسمین کچھ شک نہین کہ وہ نکالدی گئی تھی اور خود خوشی سے خارج نہین کی گئی تھی۔ [illegible]
سے واقف ہون ہم لڑکیون سے یہی کہا گیا تھا [illegible] نہین [illegible]
[illegible] مسٹر نارٹن کے سوال سے ہو گرٹروڈ کی [illegible]
کی بدچلنی سے ہوتا ہے۔

(س) کیا تمھارے جواب سے یہ مطلب تھا کہ عدالت سمجھے کہ اسکول مین گرٹروڈ خراب گئی تھی۔

(ج) ہان مین گیارہ یا بارہ سال کی عمر مین یہ نہین سمجھ سکتی تھی کہ لفظ ((زنا)) سے کیا مطلب ہے ہم لوگ آپسمین زنا کے لفظ سے اسوقت یہ معنی سمجھتے تھے۔ دو آدمیون مین کوئی خراب فعل کا ہونا۔ مین نے جو خیال کیا کہ گرٹروڈ کے ساتھ طالب علمی ہی کے حالت مین زنا ہوا تو اسکی وجہ یہ تھی میری اسکول کے ساتھیون نے مجھسے یہ بیان کیا تھا۔ یہ ہی میری خاص وجہ ہے۔ ہم لوگ آپسمین اسپر گفتگو کیا کرتے تھے ایک لڑکی دوسری لڑکی سے گفتگو کرتی تھی۔

(س) کیا تم کسی شخص کا نام بتلا سکتی ہو جس نے گرٹروڈ کو اس وقت تعلق ہوا ہو جب وہ تمھارے ساتھ پڑھتی تھی۔

(ج) مین نام کے بتانے سے انکار کرتی ہون۔ مجھے کوئی نام یاد نہین ہے اور نہ کوئی واقعہ ایسا بیان کر سکتی ہون جس سے مجھے یقین آیا ہو کہ گرٹروڈ کسی کے ساتھ خراب گئی ہے۔ مین نے کوئی امر درمیان اسکے اور کسی شخص کے نہین دیکھا جس سے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہو۔ لوگ اسکو خوبصورت خیال کرتے تھے اور مجھے علم نہین کہ اور لڑکیون کی مان اس سے حسد کرتی تھین اسوجہ سے کہ اسکی طرف زیادہ توجہ ہوتی تھی میری مان ضرور عمدہ اسباب اس حکم کے لئے رکھتی ہوگی کہ گرٹروڈ میرے گھر نہ آئے اسنے مجھسے وجہ نہین بیان کی ہے۔ گرٹروڈ کی مان اسکول سے گئی۔ ہماری آمدرفت مسدود ہوگی۔ مجھے علم نہین کہ وہ کہان جا کر رہی اسکول چھوڑنے کے بعد کبھی میری مان کے پاس گرٹروڈ نہین آئی صرف اسیوقت آئی جب میری مان نے اسکو طلب کیا میری مان نے اسیوقت سے گرٹروڈ کو باہر لیجانا ... میری طرح پر رہتی ہے مین واقف نہین کہ اسوقت میری مان نے کیا دیکھا۔

(س) کیا تم ... عدالت یہ یقین کرے گرٹروڈ ڈانلی نے اس خالی مکان مین کسی سے مباشرت کی جب تم ... وہ مکان کے باہر آئی۔

(ج) مین نے یہ کہا یہ امر خراب نظر آیا تھا کیونکہ ہم مین سے کوئی شخص اندر جانیکی جرات نہین کرتا تھا میرا مطلب یہ تھا کہ ضرور اسکے اندر جانیکے لئے کوئی اسکے ساتھ ساتھی ہوگا۔ میرا مطلب ساتھی سے مرد ... عورت دونون سے ہو سکتا ہے مین حلف نہ اٹھاونگی کہ مرد ہی سے مطلب تھا مین حلف نہ اٹھاونگی کہ مین نے کسی مرد کو اس کمرہ مین کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھا۔ میرا مطلب یہ نہین ہے کہ اگر دو لڑکیان ایک کمرہ مین ہون تو اس سے کوئی اخلاقی خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ قبل شادی کے مین تنہا کسی مرد کے ساتھ سیر کو نہین نکلی۔ میری مان اسکی اجازت نہین دیتی تھی مین واقف نہین کہ وہ اسے غیر مناسب خیال

کرتی تھی یا نہین ـ مین اسکو غیر مناسب خیال کرتی ہون میرے ساتھ سختی کا برتاؤ ہوا تھا ـ گو تنہا مردون کے ساتھ جاتا خراب نہو ـ مگر اس سے خرابی پیدا ہو سکتی ہی ـ مین واقف نہین کہ گرٹروڈ ڈانلی یہ ساتھ انتھونی کے جانے سے زنا کرنے کی غرض تھی ـ یا اُس سے شادی کرنا چاہتے تھے ـ مین نے اُنکو بعد بارکی قیصر باغ مین دیکھا تھا ـ مین اُنکے پیچھے معہ چند لڑکیون کے گئی تھی ـ مین بلا اجازت اپنی مان کے چھپکر نکل گئی تھی ـ مین واقف تھی مین غلطی کرتی ہون ـ میری ساتھی دو لڑکیان اور تھین جنکو میری مان نے عملاً متبنی کر لیا تھا جنکے نام ہنریٹا اور راملین گرین تھے ـ دونون بہنین مرگئی تھین وہ میرے ہی عمر کی تھین یا کسیقدر بڑی ـ ہملوگون نے بارہ دری تک اُنکا پیچھا کیا ـ ہملوگ خاموشی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے محض اس شوق مین دیکھین کہان جاتے ہین ـ کمسن لڑکیان ہمیشہ اس دریافت کی مشتاق رہا کرتی تھین کہ بڑی لڑکیان کیا کرتین ہین ـ مین اُسوقت گیارہ یا بارہ برس کی تھی ڈانلی نے ڈوبائس صاحب کے مکان کا ایک حصہ کرایہ پر لیا تھا ـ مسٹر و مسز ڈانلی و گرٹروڈ تین ہی خاندان مین تھے ـ میری مان اس عرصہ مین اُس گھر مین نہین رہتی تھی ـ میری چچی مس ڈوبائس اُسوقت اُس گھر مین رہتی تھین ڈانلی کا خاندان کرایہ دار تھا ـ میری چچی معزز عورت تھی مجھے ذرا بھی خیال نہین کسقدر عرصہ تک وہان ڈانلی کا خاندان رہا ـ

(س) کیا تم خیال کرتی ہو کبھی تمھاری چچی نے بدچلن کرایہ دارون کو مکان بکرایہ دیا ہوگا ـ

(ج) وہ اپنے کرایہ دارون کو چھپا نہین کرتین تھین ـ جو شخص چاہتا مکان کرایہ پر لے سکتا تھا ـ مین نہین خیال کرتی کہ ڈانلی خاندان کے چال چلن سے وہ واقف تہین ـ مجھے نہین معلوم میری مان نے میری چچی سے یہ کہا تھا ـ ڈانلی خاندان بدنام ہے ـ مین نے اپنی چچی سے کبھی اسکا ذکر نہین کیا ـ اگر میری چچی کو معلوم ہوتا کہ یہ لوگ بدچلن ہین تو اپنا مکان کرایہ کو نہ دیتین ـ ہمارا مکان مسینر ڈوبائس کے مکان سے ایک میل فاصلہ پر تھا ـ اُنکی ایک لڑکی اور ایک نواسا رہتا تھا ـ لڑکی کا نام ڈی زرایو تھا ـ اور ایک پوتا اکثر آیا جایا کرتا تھا وہ مشن تھا ـ اُنکے ساتھ کوئی مرد نہ تھا ـ مجھے نہین معلوم کہ کس وقت تک مسینر ڈوبائس وہان رہین ـ وہ سالہا سال وہان رہا کین ـ وہ لکھنؤ کے پیدائشی تھین ـ جب ارنسٹ انتھونی نے کہا کہ گرٹروڈ ڈانلی ایک ہندوستانی سے دوسرے ہندوستانی کے پاس جاتی ہے ـ تو وہ لوگ ڈوبائس کے مکان مین نہین رہتے تھے ـ مجھے علم نہین کہان رہتے تھے ـ میرا سن ۱۲ یا ۱۳ سال کا تھا جب مین نے یہ سنا تھا ـ مین نے یہ گفتگو دوسرے کمرہ سے سنی نیلمیٹ پر ہمارے بیٹھنے کے کمرہ مین گفتگو ہوئی ـ مین باغ مین تھی مگر دروازہ سے دور تھین ـ مین دروازہ سے

سن رہی تھی اور لیا گفتگو ہو رہی تھی اسوجہ سے کہ وہ واقف کرنیکی عادت تھی میں واقف نہ تھی
صاحب کیا لینا چاہتے تھے۔ مجھے گفتگو کا اور حصہ یاد نہیں کہ اور لوگون کے متعلق تھا میری ماں مجھے
اسکول سے واپس لینا چاہتی تھی۔ مین گاڑی مین جایا کرتی تھی۔ اسکول اسوقت موتی محل مین تھا میری
ماں نے کہا کہ وہ پسند نہین کرتی کہ مین اتنی دور تنہا جاؤن۔ انھونے یہ بھی کہا کہ ایک سال اور اسکول
مین رہنے سے مجھے فائدہ ہوگا۔ بعد اُسکے گفتگو اسکول اور گرٹروڈ کے متعلق شروع ہوئی انھون
نے کہا "کیا تمنے اُس بدقسمت لڑکی گرٹروڈ کا حال سُنا" میری ماں نے کہا کہ "نہین" اور بعد اُسکے
وہ جواب دیا جو مین نے کل بیان کیا۔ مجھے اور کچھ یاد نہین ہی۔ میرا اعتراض ان سوالات کے جواب نہ
دینے مین یہ تھا کہ اُنکو گرٹروڈ ڈانلی سے کوئی تعلق نہ تھا جب مین نے کہا اور لوگونکی نسبت بھی گفتگو
ہوئی تو مین نے اپنی نسبت ذکر کیا۔ مین اب بھی اسکول مین تھی میری عمر اُسوقت ۱۷ یا ۱۸ سال تھی
مجھے وہ ٹھیک الفاظ یاد نہین جنمین میری ماں نے گرٹروڈ ڈانلی کی ملامت کی جب وہ ڈانلی کی ماں کی
وفات کے بعد اُس سے ملنے گئی تھی مجھے ٹھیک یاد نہین کہ لفظ زنا استعمال کی گئی کہ نہین۔ مجھے
کسی لفظ یا الفاظ کی یاد نہین جو میری ماں نے استعمال کی تھی مگر وہ اُسکو راے دیتی تھی وہ اچھی زندگی
گذارے مین اپنی ماں کے ساتھ گئی تھی کیونکہ اکثر اپنی ماں کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ مین نے سُنا تھا
لاکلین کی شادی گرٹروڈ ڈانلی سے ہونیوالی تھی۔ یہ امر قبل میری شادی کے وقوع مین آیا۔ مین
اپنے ذاتی علم سے نہین کہہ سکتی کہ آیا لاکلین ایک طوائف کے ساتھ شادی کرنا پسند کرتا یا نہین مین
نے اُس عرصہ مین ایک یا دو بار اُنکو دیکھا ہی۔ مجھے شادی کی خبر سنکر حیرت نہین ہوئی تھی میری
ماں نے مجھسے اس شادی کی بارہ مین گفتگو نہین کی۔ مین نے کسی کو شادی پر راے دیتے نہین
سُنا۔ مین نے ستمبر سے جب سے کہ اظہار لکھایا۔ ڈفنس کے وکلاء کو نہین دیکھا۔ جب مین نے
مسٹر سایکس کی خواہش پر اُنسے ملاقات کی تو اُنھون نے مجھسے سوالات کئے۔ اور میرے جوابات
کی یادداشت تیار کی۔ میرے خاوند کی تنخواہ للعہ اور میری ننہ ماہوار ہی۔ میرے تین لڑکے ہین
مین مقروض ہون تھوڑا سا روپیہ کپڑے والے کا اور ایسے ہی لوگون کا چاہتی ہون۔ ایسا زیادہ
نہین کہ چوندے سکون میرے خاوند پر علیحدہ قرضہ ہی۔ اُنکو جگہ ملے ہوے ایک سال سے زیادہ ہوا
چھ ماہ اُنکی تقرری امتحانًا رہی اور اب مستقل ہو گئی۔
بجواب مکرر سوالات مسٹر نارٹن بیان کیا علاوہ تنخواہ کے ہم لوگون کے پاس اور بھی ذرایعہ آمدنی
ہین کل قرضہ دو یا تین سو روپیہ سے زیادہ نہین ہی خاتمہ نومبر تک میرے پاس آٹھ سو روپیہ آنیوالا ہے

ڈانلی مین کی جانب سے [illegible] کو بارہ نمبر مین مکان ملا کرایہ طالب علم جو لڑکے مفت مین تعلیم اور کپڑے پاتے ہین
بڑا لڑکا تھوڑا بہت بھی جانتی ہی پیدا کرتا ہے لیکن کھانا مفت نہین ملتا ہے گرٹروڈ موٹی تازی قوی الجثہ اور خوبصورت
لڑکی تھی مجھے اس واقعہ مین کچھ شک نہین جو گرٹروڈ اور میری مان کے درمیان ہوا۔ اسمین بھی کوئی
شک نہین جو کچھ میری نے بیان کیا صحیح ہے مسز ڈرار یو مر گئی ہین جبتک کہ ڈانلی کی مان ڈوبالس
صاحب کے گھر گئی اُسوقت تک مجھے کوئی امر اُنکے خلاف سوا اسکے نہین معلوم کہ وہ اپنا جسم [illegible] کرتی
تھی ڈوبالس کے مکان مین وہ بیمار رہتی تھی۔ بارہ دری ایک وسیع سفید کوٹھی وسط قیصر باغ
مین ہے۔

(س) کیا گرٹروڈ اور انتھونی اندر گئے یا باہر ٹھہر گئے تھے (مسٹر لنکن اعتراض کرتے ہین کہ یہ امر سوالات
جرح سے نہین پیدا ہوا)

(ج) ہان وہ دونون چھت پر چڑھ گئے مینے نصف راستے تک اُنکا پیچھا کیا مگر اس خوف سے
کہ کوئی دیکھ نہ لے واپس آئے۔

(س) کیا تمنے یہ سُنا تھا کہ افواہ اُس خالی کمرہ سے نکلنے کی مرد یا عورت کے متعلق تھی (مسٹر لنکن
اعتراض کرتے ہین کہ افواہ کا ذکر سوالات جرح مین نہین آیا)۔

(ج) یہ مشہور تھا کہ ایک لڑکا مارٹینیر کالج سے آیا تھا۔

بجواب مزید سوالات جرح - مین نے گرٹروڈ ڈانلی اور انتھونی کو بارہ دری کی چھت پر نہین دیکھا
تھا۔ دروازہ چھت پر جانے کا بند نہین رہتا۔ صرف ایک پتھر کی ڈانٹ لگی ہوئی ہے اور اُسوقت کوئی
دروازہ نہ تھا مین نے اُنکو اول زینہ سے گذر کر دوسرے زینہ پر جاتے دیکھا خالی کمرہ اسکول کے گرد
کے وسط مین ہے۔ مارٹینیر کے لڑکے کو ایک کمرہ طے کرکے اسمین آنا پڑیگا۔ مجھے یاد نہین کہ گرٹروڈ اور
اُس لڑکے کی ملاقات کب ہوئی رات یا دن مین مین نے خود کبھی کسی لڑکے کو جاتے نہین دیکھا نیچے
کا درجہ خالی پڑا ہوا تھا۔ صرف اسکول کے کلاس وہان ہوتے تھے لڑکے کا نام نہین بیان کیا گیا تھا۔

بجواب سوالات مزید مسٹر نارٹن بیان کیا۔ خالی کمرہ کوٹھی کے نیچے منزل مین ہے اور دروازہ
رات کو کھلا رہتا ہے۔ اظہار گواہ کو پڑھکر سنائے گئے۔ جو وہ قبول کرتی ہے کہ صحیح ہین۔

دستخط میری گل و دستخط ایچ اسپنسر
۲۴- اکتوبر ۱۸۹۲ء

[illegible] نہال چند [illegible] بیان کیا [illegible] نے [illegible]
[illegible] اور گولا گنج مین ایک دوکان رکھتا تھا [illegible] مین [illegible]
[illegible] تھا مسیز جوہانس نامے ایک بیوہ رہتی تھین سنہ ۱۸۶۳ء مین گرٹروڈ مسیز جوہانس کے
یہان جایا کرتی تھین اوسوقت اوسکا سن ۱۱ یا ۱۲ سال کا تھا وہ کرنیل [illegible] اسکول مین
پڑھتی تھین - مسیز جوہانس کی ایک لڑکی ڈورا تھی (لکھنو مین ہندوستانیون مین یہ مس صاحبہ
زمانہ ابتدا سے آخر تک ڈال بابا کے نام سے مشہور رہین - مترجم) نام تھی کہ جسکی شادی سنہ ۱۸۶۶ء
مین مسٹر کیوراس کے ساتھ ہوئی تھی وہ بھی اوسی اسکول مین تھی - مسیز جوہانس ۳۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ء کو
مر گیئن بعد اونکی وفات کے سنہ ۱۸۶۴ء تک مین نے دوکان کا انتظام کیا دوکان اپریل سنہ ۱۸۶۴ء
قرق ہوئی تھی - مین نے گرٹروڈ ڈانلی کے باپ کو ایک یا دو مرتبہ دیکھا - اسکول چھوڑنے
کے بعد گرٹروڈ چھاولال کی بازار مین عباس بیگ کی کوٹھی کے جنوب جانب رہی عباس بیگ
ڈپٹی کلکٹر تھے بعد اوسکے ڈانلی خاندان نیلا گیٹ مین رہا مین نے وہان جانے کا حال صرف سنا ہے
مین نے گرٹروڈ کا حال سنہ ۱۸۶۷ء اور سنہ ۱۸۶۹ء تک سنا اوس زمانہ مین وہ اسکول مین تھی - میرے
علم مین سنہ ۱۸۶۹ء تک اوس زمانہ مین وہ بہت ہی عمدہ چال چلن رکھتی تھی مین نے کچھ اوسکے خلاف
نہین سنا تھا بعد اوسکے مین نے سنا کہ اوسکا چال چلن خراب ہو گیا مین نے دو آدمیون کے
نام گرٹروڈ کے متعلق سنے -

بجواب سوالات جرح مین نے کسی سے حیدرآباد مین خط کتابت نہین کی ہے چونکہ مجھسے
مسٹر نارٹن نے خواہش کی اسباعث مین شہادت دینے آیا مین خود اونکے پاس گیا خود مسٹر
نارٹن نے خط لکھا کہ جو میرے پاس ہوٹل کا قلی لایا تھا جسمین لکھا تھا کہ آؤ (مسٹر لنکین یہان
شاہد سے کچھ عبارت لکھواتے ہین) مین نے ایک ایسا ہی بیان جیسا کہ بیان لکھا ہے قلمبند
کرایا ہے موجود ہے جو عدالت مین پیش ہوتا ہے جو کچھ مین نے عدالت مین کہا ہے وہ
میرے علم سے ہے جو کچھ مین نے اب کہا ہے وہ میری اطلاع پر مبنی ہے اور پہلی تحریر
واقعات پر (گواہ کو اوسکا اقرارنامہ کاغذ ثبوت انیس دکھلایا گیا) جسوقت مین نے یہ اقرارنامہ
لکھا اوسوقت مجھے حلف نہین دی گئی تھی اس تحریری بیان کے لکھانے کے لیے مجھے کچھ روپیہ
نہین دیا گیا تھا آیندہ ۲۰۰ روپیہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا مجھسے ایک پنڈت نے لکھانے کی
خواہش کی تھی اونھون نے کہا کہ اگر مین اسطرح سے ایک اقرارنامہ لکھدونگا توجب مقدمہ ختم ہوگا

وہ جبکہ منشی دوچند ونیکے یہ اقرار نامہ میرے گھر لکھا گیا ایسا ہی ایک اقرار نامہ مین نے فریق ثانی کے طرف لکھدیا ہے اسپر مین نے دستخط نہین کیے ہین اس بیان لکھنے کے لیے مجھے کوئی لالچ نہین دی گئی مین نے یہ بیان صرف نہایت راستی لکھایا اج مین نے گریڑووڈ ڈانلی کے چال چلن کے خلاف شہادت دی۔

(س) کیا تم یہ سمجھے کہ رتن ناتھ پنڈت (یا پیارے) جو اونکا نام ہو نے اپنے خواہش کی کہ اونکے خلاف شہادت دولج (؟) دکھلانے مجھسے جنوا ہش کی وہ اصل اقرار نامہ مین لکھی ہے اونھون نے خواہش کی کہ مین گریڑوود کے اچھے چال چلن کی تصدیق کرون مجھسے پوچھا کہ سچ کہو مین نے اون سے کہا کہ گریڑوڈ ایک بدچلن عورت ہے کہ جو مین نے سنا ہے مگر میرے علم مین وہ اچھی چلن کی تھی مین نے پنڈت سے کہدیا تھا کہ مین نے دوسرا بیان اس نارٹن اجلو دیوا بل صاحب کو لکھایا ہے مجھے یاد نہین کہ اونھون نے مجھسے خواہش کی کہ مین اپنا پہلا بیان واپس لون یا یہ کہون کہ مین نے گریڑوڈ ڈانلی کے خلاف کچھ نہین سنا ہے مین نے یہ خیال نہین کیا کہ مین اس آخری بیان سے اوس فریق کو نقصان پہونچاتا تھا کہ جسنے مجھے طلب کیا ہے اب بھی نہین خیال کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ فریق ثانی کی یہ غرض ہے کہ ثابت کرین گریڑوڈ ڈانلی کی مہندحسین سے شادی نہین ہوئی۔

۲۵۔ اکتوبر سنہ ۹۲ ع

جب مین نے یہ لکھا کہ مین نے سنا ہے کہ گریڑوڈ ڈانلی کی شادی ایک شخص مہندی حسن تحصیلدار کے ساتھ ہوئی تو مجھے یہ معلوم نہین تھا کہ یہ امر مقدمہ مین زیر بحث ہے مجھے اسکا علم نہین تھا اور نہ مین نے فریق ثانی سے اس بیان کی اطلاع دی مین نے پہلے اطلاع ضروری نہین خیال کی۔

(س) کیا تم اس امر کو معیوب خیال کرتے ہو کہ گواہ فریق مخالف ہمارے جانب بیان لکھائے۔

(ج) نہین کیونکہ میرا تحریری بیان وہی ہے جو مین نے مستغیث کے وکلا جی کیا سواے شادی کے معاملہ کی تحریری بیان وہی ہے کہ جو مین نے سنا تھا اور جو کچھ مین نے آج بیان بیان کیا ہے وہ میرا ذاتی علم ہے۔

(س) کیون تمنے یہ خواہش کی کہ ایک سچے بیان کے لیے تم روپیہ حاصل کرو۔

(ج) کوئی شخص روپیہ کے لینے سے انکار نہ کریگا میری پنشن ۸۰ روپیہ ماہوار ہے مین اور مین ۳ یا ۴ شخصون کی پرورش کرتا ہون مین پیانو کی مرمت سے ۳۰ روپیہ کے قریب اور

پیدا کرتا ہون مین نے کئی جاپانون گذشتہ ماہ مین ورقیے بیچے ایک سالتین مسیر میرج کا ایک
میکلیوپی میرٹھ بنک کا ایک مسٹر روز ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل کا عزیز دو کی یاد نہین اب پینشن مین سے مجھے
یاد پڑتا ہے کہ مین نے بین کی رسید کی ہے ایک یادنہین ایک مسٹر ٹینی کا اور ایک
پھر میرٹھ بنک کا مجھے تیسرے کی یاد نہین میرے اوپر ایک ہزار روپیہ کا قرضہ ہے اس سے
زیادہ نہین مین عرصہ سے قرضہ مین ہون مین امید کرتا ہون کہ پیدا کرکے ادا کر دونگا کیونکہ
اب میری انکھین اچھی ہین اور کام کر سکتا ہون اور مجھے امید ہے کہ مین ایک سال کے اندر قرضہ
دے دونگا۔ میری ملاقات سوائے جو ہانس کے مکان کے گرٹروڈ ڈانلی سے اور کہین
نہین ہوئی سنہ ۱۸۶۳ء وہ اسکول مین رہتی تھی مجھے نہین معلوم کہ کس وقت تک مجھے نہین معلوم کہ
گرٹروڈ سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین کہان تھی مین نے اوس زمانہ مین اوسے دیکھا مگر معلوم نہین کہ کہان رہتی تھی
اوس زمانہ کے بعد مین نے کبھی نہین دیکھا مین سنہ ۱۸۶۲ء کا سال اسباعث کہتا ہون کہ مسٹر ڈیکور اس
کی شادی ڈوار تھی جو ہانس سے اوس سال ۵ نومبر کو ہوئی تھی اور سنہ ۱۸۶۳ء کا سال اسباعث مین کہتا ہون
کہ جو ہانس کی دوکان کا منتظم مقرر ہوا تھا مین کہتا ہون کہ ۱۲ یا ۱۱ سال کی عمر سنہ ۱۸۶۳ء مین تھی کیونکہ
یہی عمر اوسکی معلوم ہوتی تھی مجھے مس ڈرا تھی کے اور ساتھیونکی یاد ہے یعنی مس پونس مس
ہوائیٹ اور دو اور لڑکیان جنمین سے ایک میسز کینیڈی ہے ۱۲ یا ۱۵ لڑکیان اسکول سے آیا کرتی تھین
ان مین ایک مس شارٹ بھی تھین انکی عمر تبلا سکتا ہون بڑی مس پونس ۱۴ سال کی تھی دوسری
قریب ۸ سال کے مس شارٹ ۱۴ سال کی اور اسنے مسٹر بورین سے شادی کی میسز کینیڈی کی
عمر ۱۵ سال کی تھی (ساحد بیگ دکھائے گئے) مین اس شخص سے واقف نہین ہون مجھے بخوبی
یاد ہے کہ مین نے سوائے کلھرکے انکو کبھی عدالت مین نہین دیکھا مین نے رایل ہوٹل کے برآمدہ
مین جب بارسٹران ملزم کے پاس گیا انکو نہین دیکھا وہ میرے گھر نہین آئے جب مین نے
گرٹروڈ کی جلنے کا حال سنا تو سنہ ۱۸۷۱ یا ۷۲ء ہوگا مین نے یہ بھی سنا تھا کہ اوسکی بائین ران مین ایک خال قریب
زانو کے ہے مجھے نہین معلوم کہ کیون مین سنہ ۷۱ یا ۷۲ء کہتا ہون مین نے وکلا ملزم سے یہ بائین ران مین
خال نہین تبلایا اب بھی خال کے متعلق کوئی سوال نہین کیا گیا مگر مین پابند تھا کہ جو کچھ علم ہے وہ بیان
کرون مین نہین کہتا کہ خال کا ہونا صحیح ہے یا غلط۔

(س) اپنے علم سے کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ افواہ صحیح ہے یا غلط (مسٹر نارٹن اس سوال پر اعتراض
کرتے ہین یہ سوال محض رائے کے متعلق ہے)۔

(ج) میرے علم مین وہ اچھی لڑکی تھی اور افواہ غلط تھی مجکو ان باتون پر یقین نہ کرنا چاہیے مجھے نہین معلوم
کہ کس شخص نے مجھسے خالکا حال بیان کیا ہماری دوکان مین قمرالدین نامے ایک منشی تھا جو
وہان جایا کرتا تھا اور ہم سے یہ باتین کہا کرتا تھا مجھے ٹھیک یاد نہین کہ مجھسے کس نے خال کا
حال بتلایا قمرالدین مسیز باجز کے پاس جایا کرتا تھا جہان گرٹروڈ رہتی تھی جب مجھے اسکا علم ہوا پہلے
ہوا کہ قمرالدین نے مجھسے کہا وہ اب مرگیا ہے مین نے اوسکا نام بارسٹران ملزم سے اسوجہ
سے نہین بیان کیا کہ یہ کوئی خاص امر نہ تھا مجھے معلوم نہین کہ قمرالدین وہان اشنائی کی غرض سے
جاتا تھا کسی شخص کا نام یاد نہین جس سے مین نے گرٹروڈ کی خلاف افواہ سنی ہو مین لاکلن سے
ذاتی طور پر واقف نہین صرف اوسکا نام سنا ہے صرف دوران مقدمہ مین اون سے میری
ملاقات ہوئی ہے مین واقف ہون کہ وہ دوسرے جانب کا گواہ ہے مین نے کبھی اپنی زندگی مین گفتگو نہین
کی اور نہ اوسکو دیکھا ہے مجھے کبھی سزا جرمانہ و قید نہین ہوئی۔

بجواب سوالات مکرر مسٹر نارٹن بیان کیا۔

(س) تمنے ابھی مسٹر لنکن سے بیان کیا ہے کہ گرٹروڈ ڈانلی ایک پاک عورت تھی کس بنیاد پر
تمہارا یہ بیان قایم ہوتا ہے (مسٹر لنکن اعتراض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جرح ہے)
(ج) مین نے ۱۸۶۸ء تک اوسے دیکھا اور اس زمانہ تک واقف رہا بعد اوسکے کچھ ذاتی علم اوسکا متعلق نہین رہا
مین کسی لڑکی کی نسبت افواہون پر اعتبار نکرونگا جسکو مین سمجھتا رہا ہون کہ سابق مین اچھی چال
چلن کی تھی مین اور بھی نیک چلن لڑکیون سے واقف ہون سوائے گرٹروڈ ڈانلی کے مین نے
اونکی چال چلن کے خلاف افواہین نہین سنی ہین بہت ہی کم ان حالتون مین مین نے افواہ پر اعتبار
کیا ہے مجھسے کبھی کسی پاک اور کسی لیڈی کے بدچلنی کے نشانات نہین بیان کیے گئے تھے مین امرت کاور
سے واقف تھا (نام اسکو لکی رپورٹ سے لیے گیے) اوسکا باپ بنک مین نوکر تھا۔ وہ جوہانس
کے دوکان مین آیا کرتی تھی اوسکی عمر یاد نہین سیلو یا پونس بڑی لڑکی تھی اوسنے مین خیال کرتا ہون کہ
شادی کی تھی مجھے گرین کی یاد ہے اوسکی عمر ۱۲ سال کی تھی ونیشیا منتونی بھی دوکان پر آیا کرتی
تھی مگر اوسکی پوری یاد نہین کانسٹن پونس دوسری بہن تھی مین ایلی ٹاسن سے واقف تھا اوسکا سن بہت کم تھا مین مارگریٹ ڈکن سے واقف
تھا مگر عمر یاد نہین مین ایمن گرین سے واقف تھا مگر عمر یاد نہین مین ایڈی ڈوہانس سے واقف ہون اوسکی عمر ۱۶ سال کی تھی مین میری
لیک سٹڈ سے واقف تھا مین رودز وڈبرہان سے واقف تھا جو مرگئی ہے اوسکا بھائی جوزف ڈوہان
ریلوے مین نوکر تھا (کاغذ ثبوت ۸ شاہد کو دکھلایا گیا) یہ کل میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جب

پنڈت رتن ناتھ نے مجھ سے خواہش کی تو مین نے ایک مسودہ لکھدیا کہ کونسلی سٹفیٹ اوسکو پسند کرلیو
میرا مطلب مشیر کاران سٹفیٹ سے تھا پنڈت رتن ناتھ نے مجھ سے پھر کہا کہ اگر مسودہ پسند ہو گیا
تو مجسٹریٹ کے روبرو اس پر تصدیق کرنا ہوگی پنڈت نے کسی نام کا تذکرہ نہین کیا مین خیال کرتا ہون
کہ علی عباس کے نام کا ذکر آیا تھا۔ قبل اس تحریر کے لکھنے کے چھ روز ہوے کہ مین نے مسودہ تیار کیا تھا۔
رایل ہوٹل مین مین مسٹر اجلو کی ملاقات کے بعد جس روز کاغذ پر دستخط کئے پنڈت میرے پاس آئے
تھے۔ اونھون نے مجھ سے کہا کہ اسکو صاف کروا ور مجسٹریٹ کے پاس لے چلو مین مجسٹریٹ
کے پاس نہین لے گیا کہ پنڈت مجھے ساتھ لینے نہین آئے پنڈت خود کاغذ لے گئے روپیہ نہین دیے
گئے۔ کوئی گفتگو میرے اور پنڈت کے درمیان اس امر کی مناسبت یا غیر مناسبت کی نسبت نہین
ہوئی کہ ایک طرف بیان لکھانے کے بعد مین نے دوسری طرف بیان لکھوایا پنڈت رتن ناتھ و
اقبال کشن ان معاملات کی نسبت پوری واقفیت رکھتے تھے کہ وہ مسیز باجز کے پاس جایا کرتے تھے۔
یہ مین نے سنا تھا جب پنڈت میرے پاس آتے تھے اون سے کوئی گفتگو ان معاملات مین اونکی
ذاتی واقفیت کے متعلق نہین ہوئی جب مسٹر اجلو سے میری ملاقات ہوئی مجھ سے یہ پوچھا گیا تھا
کہ کیا مین سچ بولتا ہون مین نے کہا تھا کہ ہان پنڈت نے میرے اوس بیان کی نسبت جو ڈیفنس
کے طرف لکھا تھا کچھ نہین کہا اور نہ کوئی مشورہ دیا وہ مشورہ اس باعث سے دے سکے کہ خود تمام
واقفیت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے مین کوئی سوال اون سے اسبارہ مین نکر سکا اول ملاقات پر روپیہ کے
ملنے کا ذکر آیا تھا یہ روپیہ مہندی حسن کے جیب سے نکلتا پنڈت نے مجھ سے یہ نہین بیان کیا
کہ کیون اونکو اس معاملہ مین دلچسپی پیدا ہوئی اور نہ مجھے دیگر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ کیون اونکو دلچسپی
پیدا ہوئی مین نے سنہ [illegible] مین گرٹروڈ ڈانلی کی مہندی حسن سے شادی کی افواہ سنی مین نہین کہہ سکتا
کہ کس نے مجھ سے کہا مین نے دریافت کیا اور جواب ملا کہ اوسکی شادی ہو گئی ہے مجھے یاد نہین
کہ کیون مین نے یہ تحقیقات کی مین نے کسی پورے واقفکار سے دریافت کیا کہ گرٹروڈ اور مسیز
باجز کا کیا حال ہے مجھے نام نہین یاد ہے مین نے یہی بیان پولیس افسر کارنیلس سے کیا تھا
مجھے جس شخص نے کہا تھا اوس نے یہی بیان کیا تھا کہ سنی سنائی بات ہے مین نے قریب
سنہ [illegible]ء کے کارنیلس سے بیان کیا تھا وہ گورنمنٹ کی جانب سے تحقیقات کرنے آئے تھے اور جو کچھ
مین نے سنا تھا مین نے بیان کردیا مجھے معلوم نہین کہ کس گورنمنٹ کی جانب سے تحقیقات ہو رہی
تھی مین واقف نہین کہ یہ تحقیقات سنہ [illegible] مین نہین ہوئی تھی۔ مین حلف نہین اوٹھا سکتا کہ نہین ہوئی

مین نے کوئی تحریری بیان کارنیلیس کو نہین دیا اورجب سے ابتک جب مسٹر اجلو سے ملاقات ہوئی کسی سے کچھ حال دریافت نہین کیا مین نے مسٹر مندحسین سے ملاقات نہین کی ہے مجھے پنڈت کسی وکیل کے گھر نہین لے گئے مین نے پنڈت سے یہ نہین پوچھا کہ اونھون نے کیونکر میرا پتہ لگایا وہ مجھ سے عرصہ سے واقف ہین بعد تحریر بیان مین زیر دستخط ڈی سی کرنیز اور دکٹیلیج اسپنسر ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۲ء

ریچرڈ گرانٹ عمر ــ سال نے باقرار صالح بیان کیا مین گورنمنٹ پنشنر ہون اور ایک ہوٹل چلاتا ہون - اور مالک مکانات ہون - مین فوجی پنشنر ہون - مین ہندوستان مین ۱۸۴۲ء بطور ریکروٹ کے آیا ستلج علی وال وسوبراؤن اور تمام پنجاب کی لڑائیون مین لارڈ گف کے زیر کمان دریا کی لڑائی مین ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ء مین موجود رہا مین ۱۸۵۸ء مین یہان لکھنو تبدیل ہوکر آیا اور محاربہ لکھنو مین موجود رہا میرے پاس تمغہ اور ۶ سندین ہین گورنمنٹ نے اچھی چال چلن اور عمدہ ملازمت کے لیے سندوی ہے ۱۸۶۲ء مین مجھے پنشن ملی پہلی شادی میری ۱۸۵۱ء مین ہوئی مین ۱۸۶۵ء مین لکھنو آیا ۱۸۶۶ء مین ایک سال تک لکھنو مین نہین رہا اور بعد اوسکے واپس آیا اور یہان ابتک رہتا ہون ۷ یا ۱۱ سال ہوئے ہونگے مین خیال کرتا ہون مین ڈائلی سے واقف تھا وہ گولہ انداز پنشن یافتہ تھا - مین خیال کرتا ہون وہ انگریزی کپتان نہین تھا اور جب وہ پنشن لینے جاتا تھا دکھیا اور ملا ہون میری ملاقات اوس سے دو یا تین چار سال تک رہی مین باہر بہت کم جاتا تھا بلکہ اپنا کام دیکھا کرتا تھا مسٹر ڈائلی کے دو لڑکیان تھین میری ملاقات ایک سے ہوئی تھی مین نے ڈائلی کی بیوی کو نہین دیکھا ایک جسکو مین نے دیکھا تھا گرٹروڈ ڈائلی تھی مسٹر ڈائلی کو شراب سے محبت تھی مین خیال کرتا ہون کہ ۱۸۷۳ یا ۱۸۷۴ء یا ۱۸۷۵ء مین مین نے اوسکو پہلے دیکھا تھا - مین گرٹروڈ سے بخوبی واقف تھا - مگر مین خیال کرتا ہون کہ وہ ۱۵ یا ۱۶ سال کی تھی ہماری مس ڈائلی سے صرف تھوڑی ملاقات تھی وہ میرے یہان کہانے پر نہین آئے - جب میری پہلی ملاقات گرٹروڈ سے ہوئی اوسکا سن اوسوقت ۱۰ یا ۱۲ سال تھا - یہ ۱۸۷۶ یا ۱۸۷۷ء کا ذکر ہے -

(س) تمنے مسٹر اجلو سے ۱۸۹۲ء مین اوسکی عمر کیا تبلائی تھی (مسٹر لنکمن اس سوال پر اعتراض کرتے ہین) -

(ج) ۱۸۹۲ء مین اوس سے واقف نہ تھا اور نہ ۱۸۶۵ یا ۱۸۶۶ء مین مین نے مسٹر اجلو سے ملاقات کی تھی اور اونکے سوالات کا جواب دیا تھا - میری ملاقات اس مہینہ مین ہوئی مین نے اون سے کہا کہ مین گرٹروڈ سے واقف تھا - وہ اسکول مین تھی اکثر بنارسی باغ مین اوس سے ملا کرتا تھا

اور مین نے خیال کیا تھا کہ وہ ایک خوبصورت لڑکی ۱۵ یا ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہو ممکن ہے کہ ۱۹ - سال کی ہو یہ افواہ تھی کہ وہ ہندوستانیون کے ساتھ خراب ہو گئی ہے چونکہ مین خود عیال دار آدمی تھا مین نے کہا یہ امر قابل افسوس ہے ممکن ہے مین نے ۱۸۶۴ و ۶۵ یا ۶۶ کہا ہو اگر کہا ہو تو سخت غلطی کی ممکن ہے کہ مین نے کہا ہو کہ مین گرنٹ ووڈ سے اوسوقت واقف تھا - جب اوسکا سن ۱۰ یا ۱۲ سال کا تھا اور یہ کہ مجھکو ۱۸۶۳ء مین پنشن ملی -

(س) کیا تمنے مسٹر اجلو سے یہ بیان کیا کہ ۱۸۶۴ و ۶۵ یا ۶۶ء مین وہ ایک خوبصورت لڑکی معلوم ہوتی تھی -

(ج) شاید کہا ہو -

(س) کب تم نے یہ اول مرتبہ سنا گرنٹ ووڈ ڈانی ہندوستانیون کے ساتھ خراب ہو گئی -

(ج) ۱۸۶۳ یا ۶۴ء مین کہہ نہین سکتا کہ خاص کس سال مین -

(س) کیا تم نے کسی سال کا مسٹر اجلو سے ذکر کیا کہ جب وہ خراب ہو گئی تھی -

(ج) مین خیال کرتا ہون کہ ۱۸۶۳، ۶۴ یا ۶۵ء بتلایا تھا -

(س) کیا تم نے مسٹر اجلو سے یہ نہین کہا کہ وہ ۱۸۶۶ء مین خراب گئی اور مجھے یہ سنکر افسوس ہوا -

(ج) مجھے ٹھیک یاد نہین -

(س) کیا مسٹر اجلو نے تمہارا اظہار قلمبند کیا -

(ج) ہان -

(س) کیا وہ اس قسم کے کاغذ پر تھا (کاغذ دکھلایا گیا)

(ج) ہان اسی قسم کا کاغذ تھا - میری آنکھین خراب ہو گئی ہین اور مین ٹھیک نہین کہسکتا -

(س) اگر مسٹر اجلو یہان آکر اظہار دین کہ تمنے یہ بیان لکھوایا "اوسکا سن ۱۸۶۳ء مین ۱۸ - سال تھا" تو وہ کیا جھوٹ بیان کرینگے -

(ج) ممکن ہے کہ ایسا بیان لکھایا ہو مین نہین کہتا کہ وہ جھوٹ بولینگے سوا سے سنہ کی بحث کی مجھے یقین ہے کہ یہ افواہ کہ وہ خراب گئی ہے صحیح تھی - (فوٹو نشان حرف اے، شاہد کو دکھلایا گیا) مین نے یہ فوٹو پہلے ہی دیکھا تھا مین خیال کرتا ہون یہ فوٹو گرنٹ ووڈ کا ہے یہ بالکل اوسکے مشابہ ہے -

(س) کیا تم نے کوئی بیان اس فوٹو کے متعلق مسٹر اجلو سے کہا تھا -

(ج) ہان (س) کیا تمکو اوسوقت مسٹر اجلو کے روبرو اسکے پہچاننے مین کہ یہ گرٹروڈ کا فوٹو ہے تکلف ہوا تھا (ج) کچھ نہین مین خیال کرتا ہون مسٹر ڈانلی کی دوسری لڑکی ہاجز کہلاتی تھی مسیز ماس ہاجز مین نے اوسکو کبھی نہین دیکھا۔مین یقین کرتا ہون کہ وہ بہت بدنام تھی مین مسٹر اجلو کے پاس اسطرح سے اس مقدمہ مین گیا کہ مین مسٹر لوال کے پاس کسی ذاتی کام کو گیا تھا جیسے ہی مسٹر لوال کے کمرہ سے برآمدہ مین آیا مسٹر اجلو نے مجھسے پوچھا کیا ”مین گرٹروڈ ڈانلی کے حال سے واقف ہون“ مین نے کہا کہ مین واقف ہون۔مین بیٹھ گیا اور جیسے ہی وہ سوالات کرتے گئے اونکے جوابات دیتا گیا۔کوئی مجھے لالچ نہین دی مجھے دوستانہ طور پر ایک گلاس شراب کا دیا گیا۔میری یادداشت عام طور پر اچھی ہے اور کبھی کبھی پریشان ہوجاتی ہے مین آج پریشان نہین ہون اور نہ اوسی روز تھا جب مین نے مسٹر اجلو کو اظہار لکھوایا تھا آج کا بیان عدالت کے روبرو زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

بجواب سوالات جرح۔اس مقدمہ مین حیدرآباد سے میری خط کتابت نہین ہوئی مقدمہ کا حال سنکر مجھے حیرت ہوئی تھی اول مرتبہ اسکا ذکر ہ۔یا ہ۔ماہ حال کو سنا پہلے مین نے اسکو بطور بازاری افواہ کے سنا بعد اسکے مسٹر اجلو نے مجھسے اسبارہ مین گفتگو کی مسٹر اجلو نے صرف مجھسے جو دریافت کیا کہ آیا مین گرٹروڈ ڈانلی کے نام کی کسی شخص سے واقف ہون ممکن ہے کہ مین ڈانلی سے کسی دوست کے مکان پر ملا ہون مگر مجھے یاد نہین ہے مجھے یاد نہین کہ مین گرٹروڈ ڈانلی سے کسی دوست کے یہان ملا ہون۔واقف نہ تھا کہ وہ کہان رہتی تھی پہلے وہ بنگلیٹ کے قریب رہتی تھی بعد اوسکے وہ کسی بازار مین اوٹھ گئی جسکا نام یاد نہین ہے سنہ ۷۵ یا ۷۶ء کے درمیان وہ بنگلیٹ پر تھی مجھے یاد پڑتا ہے کہ سنہ ۷۷ء مین گرٹروڈ گم ہوگئی مین نے سنہ ۶۹ یا ۷۰ یا ۷۱ء یا سنہ ۷۲ء مین سنا تھا۔بہت عرصہ ہوا مجھے اب یاد نہین ہے مین کہہ نہین سکتا کہ آیا تعلق ایک ہندوستانی کے ساتھ یا دو یا زیادہ کے ساتھ افواہ مشہور تھی بعض کہتے تھے کہ کوئی نواب ہے اور بعض کہتے تھے کہ تحصیلدار ہے مین نے کسی ہندوستانی کا خاصکر نام نہین سنا۔ممکن ہے کہ مین نے گرٹروڈ سے گفتگو کی ہو میری بیوی اور وہ اکثر ملا کرتی تھی مین نے ضرور اوس سے گفتگو کی ہوگی مین اپنی بیوی کو اجازت نہ دیتا کہ اوس سے گفتگو کرتی اگر وہ طوائف ہوتی۔یہ افواہ پیچھے مشہور ہوئی لیکن اوسکے ہرایک شخص کی زبان زد تھی۔

(س) کیا یہ صرف چند روزہ حیرت ناک افواہ تھی
(ج) ہان اسی قسم کی افواہ تھی مین نے سنا تھا وہ کسی ہندوستانی کے ساتھ چلی گئی - چلی جانے سے مطلب یہ ہے وہ خراب ہو گئی - یہان افواہ یہ تھی کہ گرٹروڈ پہلے یہان ہی ایک ہندوستانی کے ساتھ خراب ہو گئی تھی - بعد اوسکے ساتھ چلی گئی مین حلف نہین اوٹھا سکتا اوسی خاص ہندوستانی کے ساتھ یہان سے چلی گئی جسکے ساتھ خراب ہوئی تھی یہ افواہ تھی کہ وہ خراب ہو گئی ہے اور اوسنے تبدیل مذہب کیا ہے افواہ اس مضمون کی نہین تھی کہ وہ کسی نواب یا کسی تحصیلدار سے خراب گئی مین یہ نہین کہہ سکتا کہ کون بات ٹھیک تھی یہ افواہ سنہ ۱۸۷۶ع سے ۱۸۷۷ع تک مشہور رہی - مین ایوانس کے خاندان سے واقف نہین مین یہ نہین کہہ سکتا یہ لوگ معزز یا غیر معزز تھے - مین لاکلن کلرک گرجا گھر سے واقف نہین ہون - مین ایک شخص لاکلن نامی سے واقف ہون جو سرجنٹ صدر بازار کا داماد تھا و مسیز نیبس کا سالا تھا اور ۱۶ یا ۱۸ سال ہوئے اپنی بیوی کو اوسنے چھوڑ دیا ہے ایک فٹن کی بابت مین نے اوسپر دعوی کیا تھا وہ مجھے دھوکہ دینا چاہتا تھا میری حق مین ڈگری عدالت خفیفہ سے ہوئی تھی بعد اوسکے یہ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ گرٹروڈ کا نکاح اوسی شخص کے ساتھ ہو گیا جسکے ساتھ وہ بھاگ گئی تھی -

بجواب سوالات مکرر مسٹر نارٹن صاحب بیان کیا مین نے نکاح کی خبر چند سال عدسنی چند ہی ماہ گذرے مین نے ہندوستانیون سے سنی - (س) کیا تم حلف اوٹھاؤ گے کہ تم نے یہ افواہ اوس شخص (اشارہ کرکے) شیخ علی عباس سے نہین سنی (ج) نہین مین نے ابھی تک ان سے کچھ برتاؤ نہین کیا ہے مین حلف اوٹھا سکتا ہون اوس شخص سے نہین سنا نہ اس شخص سے (بابو گوکل چند و کاظم حسین کی طرف اشارہ کرکے) مین نے اوس شخص سے جسنے مجھے نکاح کی خبر دی یہ نہین بیان کیا تھا کہ لاکلن کے خلاف میری ڈگری تھی - مجھے اس لمحہ تک اسکا خیال ہی نہین پیدا ہوا (س) کیا تمنے کبھی یہ کہا کہ گرٹروڈ ہندوستانیون کے ساتھ خراب ہو گئی (مسٹر لنکین اس سوال پر اعتراض کرتے ہین) - (ج) ممکن ہے کہ مین نے ایسا کہا ہو (س) کیا تم نے اسبارہ مین مسٹر اجلو سے کہا (مسٹر لنکین اعتراض کرتے ہین) (ج) مین نے کہا (س) کیا تم نے یہ مسٹر اجلو سے کہا "مین نے سنا ہے کہ وہ ہندوستانیونکے ساتھ خراب گئی ہے مجھے افسوس معلوم ہوا کہ ہم لوگ اوسے یون بدمعاش ہندوستانیون مین چھوڑ دین" (ج) ہان مین نے کہا اور یہ سچ تھا اور اب بھی کہتا ہون - مین یہ کہہ نہین سکتا ہون کہ وہ سوا ہے نواب

یا تحصیلدار کے اور کیکے ساتھ خراب نہین ہوئی (مسٹر لنکین اس پر اعتراض کرتے ہین) (س) کیا یہ افواہ بھی تھی کہ وہ سوائے نواب اور تحصیلدار کے اور کسی کے ساتھ خراب گئی۔

(ج) ہان دو ایک کا اور ذکر سنا۔

بجواب سوالات جرح (مسٹر لنکسن کہتے ہین یہ نئی بات اظہار مین پیدا ہوئی کہ وہ تردید کے واسطے شامل کیا گیا مسٹر نارٹن اور رویال اعتراض کرتے ہین) وہ ہندوستانیون کے ساتھ خراب ہوئی بعد اوسکے افواہ خاص تحصیلدار و نواب کی نسبت ہوئی بعد اوسکے ہمنے سنا وہ یہان سے چلی گئی باپ بھی اوسکا مارے شرم کے لکھنؤ سے اپنا لے چلا گیا دستخط اپسن صاحب دستخط گرانٹ

۲۴۔ اکتوبر

جارج اڈون آرچر عمر ۰۵ سال ملازم کارخانہ سالک رہنے والے باقرار صالح بیان کیا مین ۱۸۶۳ء تک لکھنؤ و اناؤ مین انسپکٹر پولیس رہا۔ ۱۸۶۹ء مین کانپور مین تھا۔ گو ملازم پولیس نہین تھا مسٹر ڈانلی سے ۱۸۶۹ء مین کانپور مین واقف تھا۔ اونھون نے مجھسے بیان کیا تھا وہ پنشنر تھے۔ مین اوسکی لڑکی گررٹروڈ سے کانپور مین واقف تھا۔ وہ میزہیمز کے بنگلہ مین سرکاری باغ کے سامنے کوٹھی اوسوان مین رہتی تھی اوسوقت اوسکا سن ۱۰ یا ۱۸ سال کا کم و بیش تھا اوسوقت وہ ایک گدرائی ہوئی خوبصورت بھلی لڑکی معلوم ہوتی تھی۔ مین ڈاکٹر کڈ سے واقف ہون۔ وہ کانپور مین ایک دواخانہ کے مالک تھے۔ وہ گوپال پورہ سے آئے تھے جہان وہ سیول سرجن تھے بہتوڑے عرصہ تک ہم دونون ایک ساتھ رہے۔ ڈاکٹر کڈ گررٹروڈ کے خاندان سے ملا کرتی تھی ایک مرتبہ گررٹروڈ ڈاکٹر کڈ کے مکان مین آئی تھی ایک دوسرے موقع پر گررٹروڈ آئی اور اونکے ساتھ کھانا کھایا۔ ڈاکٹر کڈ کے گھر مین لڑکے کی پیدائش پر وہ مع باپ کے کھانے مین شریک ہوئی تھی۔ گررٹروڈ نے کبھی ڈاکٹر کڈ کے ساتھ تنہا کھانا نہین کھایا ایک دوسرے موقع پر گررٹروڈ تنہا کڈ کے کمرہ مین گئی مین واقف نہین کہ کڈ کا کیا حشر ہوا۔ گررٹروڈ نے کچھ حصہ شب کڈ کے ساتھ گذارا تھا۔ ایک مرتبہ ڈاکٹر کڈ میرے ساتھ ڈانلی کے گھر گئے اور مجھ سے کہا تم جاؤ مین اونکو سیان بسمیہ الوزکا مین چلا آیا اور وہ وہین رہے شکو وہ اپنے گھر آرام کرنے نہین آئے۔ گررٹروڈ ڈاکٹر کڈ کے مکان مین تین موقعون پر آئی۔ مگر صرف ایک مرتبہ اوسکے ساتھ کمرہ مین شب گذاری [illegible] ایک مرتبہ گررٹروڈ ڈانلی کو شب بھر کے واسطے پچاس روپیہ دیئے۔ [illegible] ایام سے تھی۔

مین نے گرٹروڈ کے باپ کو کئی بوتلین برانڈی اور گرٹروڈ کو کئی بوتلین خوشبویات کی دین قبل
اس امر کے معلوم کرنے کی کہ وہ ماہواری ایام سے ہے مین نے اوسکو پچاس روپیہ دیے تھے
وہ شام کو میرے پاس آئی تھی - اور مین نے اپنا اطمینان کر لیا تھا کہ وہ مباشرت کی قابل نہین ہے
ڈانلی خاندان چھ ماہ تک اوس بنگلہ مین رہا مین کانپور مین نواب انور علی ایک نواب سے واقف
تھا مین نے اونکو ڈانلی کے گھر پر دو مرتبہ دیکھا - مین نے گرٹروڈ کو گاڑی مین لے جاتے
نہین دیکھا مین قسم نہین کھا سکتا کہ مسٹر ڈانلی واقف تھے یا نہین کیونکہ اونکی لڑکی زندگی گذر رہی تھی ۔
ہے مین جیمس لاکلن ساکن کانپور سے واقف تھا لاکلن گرٹروڈ کے پاس کبھی کڈ کے ساتھ
اور کبھی تنہا جاتا تھا - سنہ ۱۸۶۹ء مین یا شروع سنہ ۱۸۷۰ء مین میری لڑکی نے انتقال کیا تھا جب
اونکے گھر کے نیچے جنازہ ہو کر نکلا مین نے اونکو دیکھا تھا - بعد اوسکے مین نے اونکو نہین دیکھا
آج صبح ہوٹل مین مسٹر نارٹن سے ملاقات ہوئی اور وہ بیان سنا جو مین نے مسٹر اجلو کے
روبرو لکھوایا تھا اگر مین نے ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء کا ذکر کیا تو میرا مطلب سنہ ۶۹ یا ۷۰ء سے تھا مین نے مسٹر
اجلو سے دس ماہ حال کو ملاقات کی مسٹر بوایل کا کوچوان مسٹر اجلو کے پاس سے مجھے لینے
کے لیے خط لایا - مسز راسٹن تین روز پہلے میرے گھر پر آئی تھین -

بجواب سوالات جرح - حیدرآباد سے اس مقدمہ کے متعلق کوئی خط کتابت نہین ہوئی -
مین سنہ ۱۸۶۲ء مین ڈپٹی انسپکٹر پولیس کی حیثیت مین بمقام لکھنو مقرر ہوا - سنہ ۱۸۶۶ء مین مین نے ابتدا
اوناو ملازمت ترک کی - مین اوس وقت چوتھے درجہ کا انسپکٹر تھا - مین نے اوس وقت
ملازمت بباعث ترک کی کہ کپتان ڈابر ولایت چلے گئے تھے اور اونکی جگہ پر ایک
بہت ہی سخت سپرنٹنڈنٹ مسٹر گبن مقرر ہوے تھے مین نے اونکی سختی کی وجہ سے ترک
ملازمت کی ایک مرتبہ ملازمت سے موقوف اور پھر شریک ہوا تھا - کرنیل بیروس نے سنہ ۱۸۶۵ء
مین مجھے موقوف کیا تھا کہ میرے اوپر الزام غبن کا بابت ۱۲ سو روپیہ سرکاری کے عائد ہوا تھا
بعد ۱۸ ماہ کے پھر کپتان ڈاپور نے مجھے نوکر رکھ لیا مین ۱۲ ماہ کے لئے سزایاب ہوا تھا
اور بعد قید کے پولیس فوج مین پھر داخل ہوا دوسری ملازمت میری ایک
سال تک رہی مین بطور ڈپٹی انسپکٹر کے نوکر ہو گیا تھا - کپتان میرے قید ہونے کے
حال سے واقف تھے اونھون ... انسپکٹر جنرل سے اس بارہ مین مشورہ کیا تھا -
مین حلف اوٹھاتا ہون ... دوسری مرتبہ موقوف نہین ہوا بطور ڈپٹی انسپکٹر کے مجھے

۵ تنخواہ ملتی تھی ۱۸۶۸ء میں مین خوشحال تھا میرا باپ مرگیا تھا اور مجھے یکبارگی ایک رقم ایڈمنسٹریٹر
جنرل سے ملی تھی۔ میرے باپ مجھے اور میری دو بہنون کو دس دس ہزار روپیہ دیکر مرے تھے
وہ کمشنری الہ آباد مین ہیڈ کلرک تھے باقی جائداد دوسری بیوی کو چھوڑ گئے تھے۔ مجھکو میرا روپیہ
۱۸۶۸ء مین ملگیا۔ اوسوقت مسٹر ہاک ڈیڈ منسٹریٹر جنرل تھے مین نے اپنا روپیہ کارخانہ برف
الہ آباد مین قرض دیا تین ہزار روپیہ لگایا تھا۔ مین برف خرید کرکے کانپور بھیجتا اور یہ منافع بچتا تھا
اور اسطرح سے اپنے تین ہزار روپیہ واپس لیلے تین ہزار روپیہ باقاعدہ خریداری برف کے لیے
بھیجا کرتا تھا۔ مین نے روپیہ کارخانہ کی حصہ داری مین نہین لگایا تھا مین نے باقی سات ہزار
روپیہ اپنے کامون مین صرف کیا۔ مین نے سات ہزار کی رقم بطور چلتے ہوے حساب کے
بنک اپر انڈیا مین رکھی۔ مجھے کوئی سود اوسپر نہین ملا۔ مین واقف نہین کون منتظم بنک تھا۔
کانپور کی شاخ بنک اب موجود نہین ہے میرے پاس اسکی کوئی پاس بک اوسکی موجود نہین
ہے روپیہ ۱۸۷۱ یا ۷۲ تک چلا مین نے اوسے تلف نہین کیا بلکہ خرچ ہوگیا اوس زمانہ مین کوئی کام
نہین کرتا تھا۔ مین رنڈوا تھا اولاد نہین تھی جب روپیہ صرف ہوگیا تو جج کے لوگون اور
کارخانہ دارون مین مین نے نوکری کی پہلے مین نے جان کمپنی کانپور کی ملازمت اختیار کی مین نے
اون سے کہدیا تھا مین سزایاب ہون اور وہ اس سے واقف تھی۔ مین اکاونٹنٹ و کلرک خط
کتابت کا عہدہ رکھتا تھا۔ مین نے اکتوبر ۱۸۷۲ء سے نوکری ۵۰ ماہواری پر شروع کی مین دو
سال تک ملازم رہا نوکری چھوڑ دی کیونکہ کارخانہ کا دیوالہ نکل گیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ مین بدچلنی
کی وجہ سے موقوف نہین ہوا تھا۔ میری خدمات کی مالکان کو ضرورت نہ تھی اونھون
نے مجھکو بعد دیوالہ کے موقوف کردیا تھا مجھے اپنے ساتھی کلرک کا نام یاد نہین ہے علاوہ
میرے صرف ایک بنگالی بابو تھا۔ مجھے معلوم نہین کہ کسقدر سرمایہ کے لیے جان نے دیوالہ
نکالا اونکا ایک کارخانہ برف بھی تھا اور نیز دوکان شراب مین کہہ نہین سکتا کہ ان مین سے
کسنے اونکو تباہ کیا اونکے لنڈنی ایجنٹ این گرینوال کمپنی تھی مین اونکے کلکتہ کے ایجنٹ کے
نام سے واقف نہین ہون بعد اونکے دیوالہ کے مین فقیر نہین ہوگیا مین نے اپنی تنخواہ سے
روپیہ بچایا تھا کوئی دوسو پچاس یا ۳۰۰ روپیہ تین ماہ کے بعد مین گنگا پرشاد رئیس کانپور کا
ملازم ہوگیا اوس سال ۷۴ یا ۷۵ء مین مین آٹھ یا ۹ مہینہ تک اونکی ملازمت مین رہا اونکے لڑکے کو
انگریزی تعلیم دیتا تھا مجھکو مفت کا مکان اور ۵۰ ملتے تھے کوئی ترقی گنگا پرشاد کی ملازمت

ترک کرتے وقت نہین ہوئی مین نے ملازمت ترک کی کیونکہ اونکو میری ضرورت نہین رہی تھی مین نے
اون سے یہ بیان نہین کیا مین قید رہ چکا ہون گنگا پرشاد کی ملازمت ترک کرنیکے بعد مین تین ماہ
تک بیکار رہا بعد اوسکے شروع ۱۸۶۵ء مین مین لکھنو آیا اور یہان نوروجی کے یہان نوکری پائی
یہ جگہ بمجھے مارچ ۱۸۶۶ء مین ملی مین اکونٹنٹ وکلرک خط کتابت تھا - مین نے نوروجی کمپنی سے یہ
نہین کہا مین قید رہ چکا ہون مین اونکے یہان دس سال تک مسلسل ۵۰ اور کھانے پر ملازم
رہا اس عرصہ مین میری شادی نہین ہوئی نوروجی کے صاحب زادہ سے لڑائی کی وجہ سے
ترک ملازمت کی لڑائی اضافہ تنخواہ کی نسبت ہوئی تھی مین موقوف نہین ہوا تھا - اور
ایمانداری زیر بحث تھی اوسوقت مین نے روپیہ نہین بچایا کیونکہ خراچ تھا ملازمت کے ترک
کرتے وقت ۱۸۷۶ء مین مین قرضدار تھا - ایک مہینہ کے اندر رائے پور کمپنی کے
تعلقہ ضلع لکھیم پور مین محمد شیر خان کے یہان بطور معلم کے نوکر ہو گیا - قریب ۱۴ ماہ کے
۲۰ روپیہ ماہوار پر نوکر رہا - صرف مکان مفت تھا - کھانا نہین مین نے اونکی نوکری
اسباعث ترک کی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ سفر مین رکھتے تھے بعد اوسکے چودھری محمد عظیم
رئیس سنڈیلہ کے یہان چار لڑکونکا معلم رہا وہان ۵۰ ماہوار اور خوراک پر پورے ایک
سال ملازم رہا - بعد اوسکے مسٹر نوروجی کے پاس واپس آیا اور اگست ۱۸۹۲ء تک
۵۰ ماہوار اور کھانے پر نوکر مین نے اونکی نوکری اسباعث چھوڑی کہ وہ اضافہ تنخواہ
نہین دینا چاہتے تھے - وہ مجھے باہر روپیہ جمع کرنے کو بھیجتے تھے اب مین ۵۰ ماہوار سالک رام
سے پاتا ہون میرے اوپر ۱۲۰ روپیہ کا قرضہ ہے - جب میری ملاقات کانپور مین گرٹروڈ سے
ہوئی مین اپنی معاش پر گذران کرتا تھا (س) جب کانپور مین تم تھے کیا گرٹروڈ ایک معزز
اور پاک کسن لیڈی تھی یا نہین ؟ (ج) وہ شریف عورت ضرور تھی اوسکی پاک بازی کا علم
نہین (س) کیا ایک کسن لیڈی جو تمھارے پاس ۵ پر آسکتی ہے وہ پاک عورت
ہے یا نہین ؟ (ج) حلفیہ اوسکی پاک بازی کی حلف نہین اوٹھا سکتا (اس سوال کے جواب
مین گواہ نے دس منٹ . (س) کیا ایک عورت جو روپیہ کی خاطر اپنے تئین فروخت کرتی
ہے تم اوسکو پاک کہوگے ؟ (ج) مین اوسکو پاکبازنکہونگا جہانتک مجھے یاد ہے گرٹروڈ ڈالی کانپور
مین پاک بازنہ تھی (کاغذ ثبوت ٹی دکھلایا گیا) مین نے یہ کل کاغذ لکھا یہ تحریری بیان میرا غلط ہے
مین نے بیان اسطرح لکھا کہ مجھ سے روپیہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا مجھسے پانسو روپیہ کا وعدہ

کیا گیا تھا مین سنے جب یہ غلط بیان لکھوایا تھا ارادہ نہین کیا تھا کہ عدالت مین اسکو دہراؤن جس شخص کو
یہ کاغذ دیا اوسنے اپنا وعدہ پورا نہین کیا اوسنے مجھسے وعدہ کیا تھا جو پورا نہین ہوا وعدہ
روپیہ کے دینے کی بابت تھا اگر وہ مجھے روپیہ دیتا تو مین یہ غلط بیان عدالت مین داخل کردیتا
(س) تو تمنے رشوت کی لالچ مین دروغ حلفی کا ارادہ کرلیا تھا (ج) مین دروغ حلفی نہ کرتا
(س) اگر تم اس غلط بیانی کی عدالت مین تصدیق کرتے تو کیا اوسکو دروغ حلفی خیال کرتے
یا نہین؟ (ج) وہ دروغ حلفی نہ ہوتی دروغ حلفی اوس حالت مین ہوتی ہے اگر غلط اظہار
بحلف لکھایا جاوے (س) تمنے ابھی بیان کیا ہے کہ اگر وہ مجھکو روپیہ دیدیتا تو مین غلط
اظہار عدالت مین لکھواتا کیا تم اس حرکت کو دروغ حلفی سمجھتے ہو یا نہین؟ (ج) نہین مین تحریری
بیان پر قایم رہتا اور اگر مجھسے سوال نہ کیا جاتا تو دوسری جانب کے حال کو چھپا جاتا (س) کیا
تحریری کاغذ پر قایم رہنے سے تم سچ پر قایم رہتے یا جھوٹ پر (ج) بیان تک سچ پر قایم رہتا
کہ سنہ ۶۹ تک گرٹروڈ دانی میرے علم مین شریف اور پاک باز رہی یہ بیان مین نے ایک شخص کو
لکھوایا جو میرے پاس آیا اور مجھے گولا گنج پہونچا کر مجھسے کہا۔ تم یہان انتظار کرو مجھے یہ کاغذ
مین جا کر تمھارے واسطے روپیہ لاؤنگا وہ کبھی واپس نہین آیا اور مین خفا ہو کر چلا گیا۔ یہ شخص
شیخ علی عباس نہین ہین جنکا مین نے ذکر کیا مسٹر لنکین کے ہاتھ مین میرے خطوط ہین جو عدالت
مین کلہہ گر گئے تھے یہ خطوط ایک لفافہ مین تھے جسپر مسٹر بوایل کے دستخط تھے۔
یہ واقعی امر ہے گرٹروڈ دانی میرے پاس پچاس روپیہ کی خاطر آئی جو جھوٹ نہین ہے یہ بھی صحیح ہے
کہ ڈاکٹر کڈ اور اوس سے آشنائی رہی۔
(س) جب سے ڈاکٹر کڈ کے بیان ہانے کا سوال کیا گیا تھا کیا تمھارا منشا رتھا کہ عدالت
یہ سمجھے کہ ڈاکٹر کڈ نے گرٹروڈ کے ساتھ مباشرت کی۔
(ج) نہین میرا مطلب یہ نہین تھا جب مین نے نواب انور علیخان کی گرٹروڈ سے ملاقات کا ذکر
کیا تو میرا مطلب یہ نہین تھا کہ نواب نے گرٹروڈ سے مباشرت کی مین نے اپنے پچاس روپیہ
گرٹروڈ سے اسوجہ سے واپس نہین مانگے کہ مجھے شرم معلوم ہوئی تھی جب ڈاکٹر کڈ نے مجھسے
یہ کہا کہ وہ شب بھر گرٹروڈ کے یہان بسر اینگے تو مین نہین سمجھا کہ رات کو وہ گرٹروڈ کے
ساتھ سووینگے کوئی شخص گرٹروڈ کے گھر مین بیمار نہ تھا مین نے کوئی وقعت اس بیان کو نہین
دی مین نے اسباعث عدالت مین بیان کیا کہ عدالت نے مجھسے خواہش کی مین نے ریل ہوٹل

مین اوسکا تذکرہ کیا۔ مسٹر اجلو نے کڈ کے واقعات کے متعلق مجھسے سوال کیا۔ بسیرا لینے کا فقرہ
مسٹر اجلو کا نہین ہے مین نے پہلے لڑکا نام بیان کیا۔ مسٹر اجلو نے مجھسے پوچھا کیا کوئی
شخص تمھارے ساتھ گیا تھا مین نے کہا کہ مسٹر کڈ گئے تھے اونھون نے مجھسے پوچھا کیا
ڈانلی خاندان سے واقف تھا۔ مین نے کہا ہان مجھے اس مقدمہ مین گرفتاری کی دھمکی
نہین دی گئی نہ مجھے علم نہین کہ مسز راسٹن گرفتار ہوئین تھین مجھے اوسکی متعلق کوئی علم نہین مین
اوس سے اس مہینہ اکتوبر مین نہین ملا ہون میری ملاقات اونسے اگست مین ہوئی کہ جب مین
نوروجی کی دوکان مین نوکر تھا اوسوقت سے ابتک ذرا بھی گفتگو نہین ہوی نہ مین نے اپنی انکھون
اوسکو دیکھا۔ میرے پاس یہ خط نشان حرف یو مسٹر بوایل نے بھیجا اسمین آخر مین بطور یاد
دہانی یہ لکھا ہے ہلوگ آپکو متنبہ کرتے ہین کہ اگر آپ حاضر نہ آئے تو آپکی حاضری مجبوراً کرائی
جائیگی مین اسکے معنے یہ سمجھتا ہون کہ اگر مین تعمیل سمن نہین کرونگا تو وہ میرے خلاف وارنٹ جاری کرادینگے
مین نے کوئی کام ایسا نہ کیا تھا جس سے اس یادداشت کی کہ لکھنے کی ضرورت ہوتی۔
اسکو پڑھکر مجھے حیرت ہوئی تھی جو بیان مسٹر اجلو کو لکھایا وہ سچا بیان تھا مگر ہر ایک لفظ اوسکا
ٹھیک نہین۔ وہ سوالات جنکی نسبت مجھسے اب سوال نہین کیے گئے ہین وہ صحیح ہین۔
کوئی لفظ بیان مین غلط نہین ہے۔ جب مین نے یہ بیان کیا کہ ہر ایک لفظ صحیح نہین
ہے تو میرا مطلب یہ تھا کہ اونھون نے لفظ بلفظ جو میری زبان سے نکلا نہین لکھا
مین یہ سمجھا کہ مسٹر لنکین کا سوال خاص الفاظ کی نسبت ہے میرے بیان کا لب
لباب جو مین نے مسٹر اجلو کو لکھایا صحیح ہے (س) کس شے سے تمکو ترغیب اس
بیان کے لکھانے کی ہوی سچائی سے محبت یا روپیہ کا منافع۔ (ج) مجھے کسی منافع
کی امید نہین تھی مین نے ملزم کے وکلا سے کہدیا تھا کہ مین نے تحریری بیان بھی
لکھا ہے مین نے آج صبح مسٹر بوایل سے بیان کیا اور اونھون نے کہا مجھسے ”ہمارہ منز
گفتگو نہ کرو“ مین نے اسباعث اسکا ذکر مسٹر بوایل سے نہین کیا کہ کل مین عدالت مین
آیا تھا اور مجھکو مسٹر بوایل سے گفتگو کا موقع نہین ملا تھا میرا مطلب یہ تھا کہ یہ بیان مجھ
سے دھوکہ دیکر لیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے مجھے روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا اور ہمیشہ
غلط امیدون پر رکھا اور مین ۱۰۔ ماہحال کو ہوٹل گیا مسز راسٹن اس عرصہ مین میرے پاس
نہین آئین تھین۔ ان تین روز ہوے وہ میرے گھر پر آئین تھی میری اون سے ملاقات نہین ہوی کہ مین

باہر تھا مجھے نہین معلوم کہ کسنے مسٹر اہلوسی میرے نام کا تذکرہ کیا کیونکہ کوئی شخص نہین جانتا تھا کہ مین گرٹرڈ ڈانلی سے واقف ہون۔

بجواب سوالات مکرر۔ چار خط گر پڑے تھے (مسٹر نارٹن فریق ثانی ہر کہتے ہین کہ یہ خطوط پیش ہون جو پیش ہوتے ہین) مین یہ تین خط اور ایک لفافہ پیش کرتا ہون وہ میرے جیب سے کلمہ عدالت مین گر گئے تھے (کاغذ ثبوت نمبر ۴۰) یہ ایک خط کی نقل ہے جو مجھے مسٹر اہلو نے لکھا تھا۔ یہ پہلی اطلاع مجھے ملزم کی جانب سے دی گئی تھی کہ میری ضرورت ہے دسوین کی صبح سے جب سے کہ مین نے اظہار لکھا یا مین پھر رایل ہوٹل کو نہین گیا (کاغذ ثبوت نشان حرف لی) یہ مجکو اوسی روز ملا میرے پاس ڈفینس کی جانب سے پیغام آیا کہ مین آکر اون سے ملاقات کرون میرے پاس خط نمبر ۴۱ ۲۲۔ کو آیا خط نمبر ۴۲ میرا جواب ہے میرا مطلب یہ تھا کہ مین دس بجے ۲۳۔ اکتوبر کو ملونگا مین نہین ملا تب خط نمبر ۴۳ مجھے ۲۳۔ اکتوبر کو ملا مین ۲۴۔ کو نہین گیا۔ مین نے کوئی پیغام نہین بھیجا کہ مین ۲۳۔ کو آ نہین سکتا۔ بعد اوسکے کاغذ ثبوت حرف آیا اور مین بہ تعمیل سمن نہ بہ تعمیل خط مسٹر بوایل آیا مین ۱۲۔ اور ۲۴ کو مسٹر بوایل سے اسباعث نہین ملا کہ مجھے پانسو روپیہ کی ملنے کی امید تھی۔ مجھے اوس مسلمان کا نام یاد نہین جو مجھے لینے آیا تھا۔ سیاہ ٹوپی دیئے تھا اور عمر مین ۵۰ سال تھا۔ اوسنے اپنا نام تبلایا مگر مین بھولتا ہون۔ مین اوسکو عدالت مین نہین دیکھتا ہون۔ مین پہچان لون اگر دیکھون اوسنے کہا کہ حیدر آباد کے وزیر مہدی حسن روپیہ خرچ کر رہے ہین مجھے نہین معلوم جس مکان مین وہ مجھے گولا گنج مین لے گئے اوس مین کون رہتا ہے مین وہان کو نسلی ڈفینس کو لیجا سکتا ہون جہان گاڑی ٹھہری تھی مگر مکان مین نہین یہ مکان ایک تالاب کے قریب نزدیک نئے اسکول کے ہے کاغذ ثبوت نمبر ۴۴ پر میرے دستخط ہین یہ میرا بیان ہے جو مسٹر اہلو نے ۱۰۔ اکتوبر کو لکھا (اظہار سنایا گیا)۔

(س) مہربانی سے وہ امر تبلائے جو اس اظہار مین غلط ہو؟

(ج) مین نے کانپور مین بطور پولس مین کوئی نوکری نہین کی ۱۸۶۷ کے جگہ ۱۸۷۱ ہونا چاہیے جب مین کانپور تھا کیڈر کی جگہ کڈٹ ہونا چاہیے یہ بیان کہ گرٹرڈ ڈاکٹر کڈ کے کرہ مین جاتی سوتی اور کھاتی تھی صحیح ہے۔

(س) کیا یہ صحیح ہے ایک مرتبہ ڈاکٹر کڈ کی ران مین گرٹروڈ نے چاقو مارا (ج) صحیح ہے ڈاکٹر نے گرٹروڈ کے بوسہ لیا اور اوسنے چاقو مارا (س) کیا صحیح ہے "کہ ڈاکٹر کڈ تمسے کہا کرتے تھے کہ وہ گرٹروڈ کے ساتھ سویا کرتے تھے" (ج) نہین یہ صحیح نہین ہے مین نے مسٹر اجلو سے الفاظ "اوسکے ساتھ" نہین کہے (س) کیا یہ صحیح ہے کہ "ڈاکٹر تم سے کہتے تھے کہ مین گرٹروڈ کے ہمیان لبسیر اولگا" (ج) صحیح ہے۔ اونھون نے صرف ایک مرتبہ کہا تھا (س) کیا تمنے مسٹر اجلو سے یہ کہا کہ "مجھکو بھی ایک مرتبہ اوس سے ہمبستری کا اتفاق ہوا ہے" (ج) مین نے یہ نہین کہا بلکہ یہ کہا کہ "مین نے اوسکو ایک مرتبہ ہمبستری کے واسطے بلایا" (س) کیا تمنے یہ نہین کہا "ایک مرتبہ تعلق کی بہت گران قیمت ہمنے دی پچاس روپیہ نقد اور شراب دی" (ج) ہان (س) کیا تمنے مسٹر اجلو سے یہ کہا "کہ گرٹروڈ کا خاندان چھ ماہ تک اوس بنگلہ مین رہا اور اس تمام عرصہ مین وہ خراب زندگی گذر رہی تھی" (ج) نہین مین نے خراب اور اچھی زندگی کے نسبت کچھ نہین کہا (س) کیا تمنے مسٹر اجلو سے یہ کہا کہ "ایک شخص نواب علیجان نامے تھے گرٹروڈ کے پاس آیا کرتے تھے اور اوسکو اپنے گاڑی مین لیجایا کرتے تھے" (ج) نہین مین نے یہ کہا وہ اوسکو گھر لیجانے کو کہتے تھے (س) کیا تمنے یہ بیان کیا کہ "اوسکا باپ ان باتون پر معترض نہ تھا" (ج) نہین بلکہ مین نے یہ کہا اوسکے باپ کو ضرور علم ہوگا (س) کیا تمنے یہ نہین کہا کہ "گرٹروڈ کے کانپور سے چلے جانے کے بعد لاکلن اوسکے پاس جایا کرتا تھا" (ج) نہین مین نے صرف کانپور کا لفظ استعمال کیا۔

ان تغیرات کے بعد باقی بیان جو مین نے مسٹر اجلو کو لکھایا صحیح ہے آج مین نے صبح مسٹر نارٹن سے ملاقات کی اور اونکے روبرو اظہار دکھا مجھے یاد ہے کہ میری درخواست پر مسٹر نارٹن نے بند اجلاس مین کی تھی مین نے مسٹر نارٹن سے یہ نہین کہا کوئی حصہ اوس بیان کا غلط ہے مین نے کوئی اصلاح اسباعث نہین چاہی کہ دو غیر شخص موجود تھے مسٹر راسٹن نے مجھسے یہ نہین کہا کہ مین ڈفینس کی جانب شہادت دیکر روپیہ حاصل کرونگی جو کچھ مجھکو لالچ ملی تھی وہ صرف ایک گلاس وہسکی شراب کا تھا مسٹر اجلو مسٹر بوایل یا مسٹر نارٹن نے مجھ سے کوئی وعدہ روپیہ کا نہیں کیا ڈفینس کی جانب سے کسی شخص نے کچھ نہین وعدہ کیا۔ میری نیت اظہار لکھانے مین سوائے سچ بولنے کی دوسری نہ تھی۔ مین نے آج صبح مسٹر بوایل سے بیان کیا کہ فریق ثانی نے مجھسے ایک بیان لکھا لیا ہے مسٹر نارٹن اونکے ساتھ تھے مسٹر بوایل نے کہا جو کچھ تمکو

کہتا ہے عدالت مین کہو" جو کچھ کہ میرا مطلب اس سے تھا کہ مین نے ڈاکٹر کلڈ اور گریٹ وڈ کو ایک بستر پر
ایک جگہ سوتے دیکھا وہ مین نے عدالت کے روبرو بیان کر دیا اور مسٹر املو اور عدالت کو
اوسپر یقین دلایا اگر مجھے پانسو روپیہ ملجاتے تب بھی مین یہ حلف نہین اوٹھاتا کہ گریٹ وڈ
پاک باز تھی ممکن تھا کہ مین یہ حلف اوٹھاتا کہ وہ شریف ہے قبل ۱۲ تاریخ کے مجھ سے کوئی
گفتگو استغاثہ کی جانب سے نہین ہوئی ہے مجھے نہین معلوم کہ وہ واقف تھے کہ مین سزایافتہ ہون جو سامان
کہ مجھے سے لے گیا تھا اوسنے اسکا ذکر نہین کیا میرے مقدمہ کی سماعت ہائی کورٹ مین
جاری سنے کی تھی اور ایک کونسلی میری جانب سے پیروکار تھا دستخط چارلس آرچر دستخط ایچ اسپنسر
۲۵ اکتوبر ۱۸۹۲ء

مسٹر نارٹن کہتے ہین کہ سوا اسے دو شاہدونکے اونکے پاس مزید گواہ نہین ہین جنکے
لیے اجازت کے واسطے اونھون نے حیدرآباد کو تار دیا ہے دستخط ایچ اسپنسر۔

اظہار مرتضیٰ حسین

مرتضیٰ حسین نے باقرار صالح بیان کیا عمر ۳۰ سال پیشہ زمینداری مین ایک خاندان تعلقدار مین سب سے
کمسن لڑکا ہون۔ مین فقیر محمد خان کے احاطہ مین رہتا ہون۔ میرا ایک مکان قیصر باغ مین بھی ہے۔ مین
خورشید حسین نامی ایک شخص کا بڑا بھائی ہون مین ساجد بیگ سے واقف ہون وہ اور مین کیننگ کالج
مین ایک ساتھ رہے۔ مجھے یاد ہے تین ماہ گذرے ساجد بیگ لکھنؤ آئے تھے۔ بعد اُنکے آنے کے مین
اکثر ملا کرتا تھا۔ تین مہینہ کا عرصہ ہوا کہ مین نے اپنے مکان قیصر باغ مین ایک خط اُنکو لکھوایا تھا۔
(مسٹر لنکن یہ معلوم کرنا چاہتے ہین اس شہادت سے کیا غرض ہے۔ مسٹر نارٹن کہتے ہین یہ ثابت
کرنا منظور ہے کہ اصغر جان نے جسوقت یہ بیان کیا کہ اُنھون نے خط نمبر ۲۷ نہین دیکھا۔ غلط بیانی کی
اور یہہ پہلا قدم اُس اجازت کے حاصل کرنے مین ہے جو اصغر جان کے خلاف دروغ حلفی کی بابت لیجاویگی
یہ شہادت ثابت کرتی ہے کہ ساجد بیگ نے خط لکھا اور فوٹو حرف اے اور بی جولائی مین دیئے۔
مسٹر لنکن اس شہادت پر اسباعث اعتراض کرتے ہین کہ اہل ڈفینس خود اپنی گواہونکی تردید نہین کرسکتے
ہین۔ اب دوسرا امر اظہار کی نسبت یہ بات ہے کہ ساجد بیگ زندہ ہین اور طلب ہوسکتے ہین ج اور
اگر وہ طلب بھی ہون تب بھی وہ شہادت منظور نہین ہوسکتی) خط اصغر جان کے نام ساجد بیگ
کا لکھا ہوا تھا۔ ساجد بیگ نے مجھسے خواہش کی مین اُنکو لکھواؤن (خط نمبر ۲۷ دکھلایا گیا) مین یہ
نہین کہہ سکتا ہون یہ ہی خط ہے جس سے مین نے خط لکھوایا مضمون وہی ہے اور خط بھی ساجد بیگ کی
تحریر مین معلوم ہوتا ہے جسروز مین نے خط لکھوایا مین نے ساجد بیگ کو ایک خاندان بھر کی تصویر دکھلاتے
نہین دیکھا اُنھون نے یہ نہین کہا یہ اصغر جان نے دیا ہے۔ اُنھون نے خود یہ فوٹو نہین دکھلایا بلکہ اُنکے
اسباب مین ملا اور مین نے دیکھا۔ مجھے یاد نہین اُنھون نے مجھسے یہ کہا یہ فوٹو اصغر جان کے یہان سے
اُسی روز آیا تھا۔

[illegible] سوالات جرح مین۔ اپنے بھائی خورشید حسین کے دستخط اور تحریر پہچانتا ہون۔ کاغذات (نمبر ۴۳
[illegible] دکھلائے گئے) کوئی تحریر خورشید حسین کے قلم کی اُنمین نہین ہے۔ دستخط مرتضیٰ حسین دستخط اچھے اپنسر
[illegible] عمر [illegible] سال نے بجائے بیان کیا مین ہیڈ کلارک بنگال بنک ہون یہ بل بک ہے
جس سے اُن ہنڈیون کا پتہ چلتا ہے جو مہندی حسن نے نقد کین ۱۴ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بنگال بنک کے نام ایک چک
مہندی حسن نے چھ ہزار روپیہ کا نقد کیا۔ کاغذ نمبر ۴۴ سے معلوم ہوتا ہے مہندی حسن خود روپیہ
لیگئے دوسری چک مہندی حسن نے ۲۷ ستمبر ۱۸۹۲ء کو مسز کیننگ کنگ کمپنی کے نام سے پانچ
ہزار روپیہ کی نقد کیئے اسکا دوچہ میرے پاس نہین۔ خزانچی کے پاس ہے جہان سے پتہ چل سکتا ہے

کیونکر روپیہ وصول ہوا۔دوسری رقم کینگ کنگ کمپنی کے نام سے ڈھائی ہزار روپیہ کی نقد اُن نوٹون مین لی گئی۔مہندی حسن خود دو نوٹ پانسو روپیہ کی لے گئے۔دوسری رقم ۱۲۔اکتوبر کو کیننگ کنگ کمپنی بمبئی کے نام چک سے سات سو کی لی گئی۔میرے پاس اسکی یادداشت نہین ہے خزانچی کی کتاب سے معلوم ہوسکتی ہے۔اُسیروز مہندی حسن نے تین سو روپیہ کی نوٹ نقد کئے۔۴۔ستمبر ۱۸۹۲ء کو مہندی حسن نے خود روپیہ لیا اُنکے دستخط رسید پر ہین رسید نمبر ۳۶ پر اردو مین دستخط قادر بخش بقلم خود" لکھے ہین نمبر ۳۷ پر حیدر حسین کے دستخط ہین ۱۲۔اکتوبر کو سات سو امیر مرزا نے وصول کئے۔بنک بمبئی پر روپیہ بذریعہ ہنڈیون کے وصول کیا جاتا تھا۔جو معمولی کاغذ پر لکھی جاتی ہین کینگ کینگ کمپنی کے نام معمولی چکین جانتے تہین۔یہ چکین اُنھین بنکون کو بھیجدی گئی جنکے نام ہین۔ ۴۔اکتوبر کو چک ایک ہزار روپیہ کی بنک بمبئی کے نام مہندی حسن نے نقد کی یہ بھی عندالطلب تھی۔اسکا پتہ خزانچی کی کتاب سے چل سکتا ہے۔مین امیر مرزا کو پہچانتا ہون۔اُنکے سیاہ ڈاڑھی اور مونچھ ہے۔یہ ۲۴۔اکتوبر کی ہنڈی پیش کرتا ہون۔۲۵۔اکتوبر کو مہندی حسن نے بنک بمبئی کے نام سے ایک ہزار روپیہ فخرالدین حسن کے ذریعہ سے نقد لیا۔۸۔اکتوبر کو پانسو روپیہ کے نوٹ نقد ہوئے یہ یادداشت ہی امیر مرزا کے اسپر دستخط ہین۔نوٹ ۲ قطعہ نمبری ۰۷۔۱۶۶۰۱ و ۱۶۶۰۱ ہین وہ نمبر ۴۴۰ ۴۴۸ و ۲۰ ۱۱۲۲ کلکتہ ۹۱/۸۹ نوٹ سو سو روپیہ کے ہین۔یہ ہنڈی مہندی حسن کی ہی جو اُنھون نے آٹھ سو روپیہ کی بنک بمبئی کے نام لکھی۔دوسرا خط بنک بمبئی کا ہی نمبری ۳۴ جس سے مہندی حسن کے ساتھ ہمارے بنک مین پندرہ ہزار روپیہ کی قرار پائی۔یہ مہندی حسن کے قبضہ مین ہی اُنھون نے کوئی بل ہمارے یہان سے خرید نہین کیا۔کوئی چک اُنھون نے دوسرے بنک کے نام نہین لی نہ ہمنے کوئی نوٹ کسی دوسرے مقام کو بھیجا۔اور نہ ہمارے ذریعہ سے کہین نوٹ نقد کئے کوئی چک علی عباس کے نام ۴۔اکتوبر کو بارہ سو روپیہ کی نہین بھیجی (مسٹر حامد علی خان اعتراض کرتے ہین پر [illegible] کا اظہار قابل شمول مسل نہین ہے کیونکہ غیر ضروری ہے وہ سوالات جرح نہین کرتے) دستخط [illegible]

دستخط پرسنو کمار بنرجی ۲۸۔اکتوبر ۱۸۹۲ء

راجہ رام پال سنگھ صاحب نے باقرار صالح بیان کیا کہ میری عمر [illegible] سال ہے راجہ کالاکانکر [illegible] انریری مجسٹریٹ لکھنؤ و پرتابگڈھ ہون ۱۸۸۰ء کے خاتمہ پر یا شروع ۱۸۸۱ء میں لکھنؤ مین [illegible] تک انریری مجسٹریٹی کرتا رہا مین مہندی حسن سے لکھنؤ مین واقف تھا [illegible] ملاقات [illegible] کرتے تھے اُس زمانہ مین ڈانلی کے حالات مین نے سُنے تھے [illegible]

(دج ہ) مسٹر لنکن اس شہادت پر اعتراض کرتے ہین کہ سماعی ہے م-اُسکی شہرت خراب تھی وہ بدچلن لڑکی تھی اور نیک زندگی نہین گذرانتی تھی-بعد اُسکے مہندی حسن سے پرتاپگڈھ مین ملاقات ہوئی وہ تحصیلدار پرتاپگڈھ مین تھے نہین معلوم مستقل یا قائم مقام-یہ واقعہ سنہ ۱۸۸۰ء کا ہے-میرے دادا نے میرے اوپر ایک دعوے کیا تھا جسمین باہمی مصالحت ہوگئی تھی بعد اُسکے مین پرتاپگڈھ بطور آنریری مجسٹریٹ چلا گیا جہان مہندی حسن نے ایک نہایت ہی خوبصورت عورت سے ملاقات کرائی جو ہندوستانی پوشاک پہنے ہوئے تھی-اُنھون نے کہا یہ میری دوست یا طوائف ہین-مین ٹھیک لفظ نہین کہہ سکتا بعد اُسکے بیان کیا کہ انھین کا نام مس ڈانلی ہے اور کہا کہ یہی ڈانلی ہین اُنھون نے یہ بھی کہا کہ ڈانلی کے آنے کا راز پوشیدہ رہے ایسا نہو کہ ڈپٹی کمشنر خفا ہوجائین-میری گفتگو ڈانلی سے اُردو مین رہی جو وہ بہت شستہ بولتی تھی-مجھے ڈانلی نے پان دیا جو بہت عمدہ پان تھا-مہندی حسن نے مجھسے یہ نہین کہا کہ میری شادی ہوگئی اُسوقت اُنھون نے شادی نہین کی تھی-اُنھون نے کوئی نکاحنامہ نہین دکھلایا-اُنھون نے اُسکو پردہ مین رکھا-تصویر نشان حرف الف بالکل ڈانلی کیسی معلوم ہوتی ہے گو مین حلف اُٹھا سکتا کہ اُسیکی ہے-مجھسے اکثر مہندی حسن سے ملاقات ہوئی-ڈانلی نے نہین مہندی حسن نے مجھسے یہ کہا کہ یہ وہی مس ڈانلی ہین جو لکھنؤ مین رہا کرتی تہین مگر اُنھون نے مجھسے یہ نہین کہا کہ اُنکی شادی ہوئی-بریلی مین بھی مہندی حسن سے ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے شادی کا ذکر نہین کیا-

مین نے خود ایک فرنگی لیڈی سے شادی کی ہے میرے پاس شادی کا سارٹیفکٹ موجود ہے جسپر انگلستان کے رجسٹرار کے دستخط ہین-جہان شادی ہوئی-

بجواب سوالات جرح بیان کیا مجھسے حیدرآباد مین کسی سے خط و کتابت اس بارہ مین نہ اب اور نہ پہلے ہوئی-مین یوسف الزمان رئیس باندہ سے واقف ہون اُنھون نے مجھے اس عرصہ مین کئی خط لکھے ہین میرے پاس تمام خطوط موجود ہین کہہ نہین سکتا کس تاریخ کو پہلے خط کا جواب دیا اُسکے بیان کرنے کے لئے میری یادداشت درست نہین ہے وہ بالکل اس مقدمہ مین میری شہادت سے پیر تھے-اُنھون نے مجھسے دریافت کیا کہ کیا تم کو اسمقدمہ مین شہادت دینا ہوگی-مین نے لکھا کہ نہین-مجھے ٹھیک یاد نہین ہے کہ مین نے پہلے خط مین یہ لکھا تھا کہ مین اس لڑکی کی شہرت سے بالکل ناواقف ہون-مین نے لکھا کہ مین اسکے حال سے بخوبی واقف ہون مین نے کبھی گرٹروڈ ڈانلی کو لکھنؤ مین نہین دیکھا نہ اُسکے باپ کو-مین نہین جانتا کہ کس مکان مین وہ رہتی تھی مین اُسکے کسی یورپین دوست کا نام بیان نہین کرسکتا نہ کسی ہندوستانی کا مین اُس زمانہ کی شہرت کا حال بیان کرتا ہون-جو کچھ لکھنؤ مین حال مجھے گرٹروڈ کا معلوم ہوا ہے وہ سماعی ہے مجھے [illegible] معلوم کہ [illegible] ایک [illegible] تھی-مین کہہ نہین سکتا کہ یہ افواہ اُسکے ہمشیرہ کے حسب حال بھی ہوسکتی ہے

میرے ایک پرانے ملازم آلو بخش سے مجھے یہ حال معلوم ہوا میں نے آج اُسے پوچھا کہ کیا تم نے مجھسے یہ حال بیان کیا تھا اُسنے کہا ہان میں نے کہا تھا کہ ایک شخص رفیع الدین نامی نے مجھسے یہ حال بیان کیا تھا مجھے خیال پڑتا ہے کہ یوسف الزمان نے بھی مجھسے یہی بیان کیا تھا اور نیز دیگر بہت سے شخصون نے۔ ایک سلوتری نے بھی جنکا نام مجھے یاد نہین مگر جو میری ملازمت مین تھے آج صبح مین نے رفیع الدین سے مسٹر نارٹن کے یہان ملاقات کی مین نے گذشتہ ماہ مین اُنکو بمقام راے بریلی نہین دیکھا خیال کرتا ہون کہ مین نے تعلقہ سکھدیو سنگھ بنام راجہ اجیت سنگھ مین شہادت دی مین نے مدعی کی جانب سے شہادت دی تھی مجھے پوچھا گیا تھا کہ آیا کوئی اقرارنامہ مدعاعلیہ نے ۳۰ یا ۳۲ سال ہوئے لکھا تھا مین نے کہا جب تک مجھے یاد نہ دلائی جاے اور میری یادداشت تازہ نکیجاے مین اس واقعہ کی خبر بیان نہین کر سکتا۔ مین نے اس مقدمہ کی رپورٹ پایونیر مین دیکھی مین نے اپنی یادداشت تازہ کی اور اُسپر غور کیا اور گرٹروڈ کی شہرت مجھے یاد پڑ گئی اگر یوسف الزمان اپنے خط مین ڈانلی کا نام نہ لکھتے تو شاید مجھے نام یاد نہ پڑتا۔ سکھدیو سنگھ اور راجیت سنگھ میرے ہمقوم ہین اُس مقدمہ مین متبنّیٰ کے متعلق بحث تھی۔ مہندی حسن مجھسے ملنے میرے گھر پر آیا کرتے تھے اور میرے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ مین خود اُنکے گھر پر کبھی نہین گیا۔ مین نے اپنی پہلی رانی سے مہندی حسن سے ملاقات نہین کرائی گو میری بیوی پردہ مین نہین رہتی تھین اور بہت سے یورپین افسرونسے ملتی تھین میرے روبرو اُنکی وہی وقعت تھی جو اور دوستون کی تھی میرے وہ کوئی گھرے اور دلی دوست نہ تھے۔ مین نے اُنکو مناسب شخص نہین خیال کیا اس باعث ملاقات نہین کرائی۔ میرے پاس کوئی طوائف نہ تھی اگر ہوتی تو مین کہ نہین سکتا کہ مہندی حسن سے اُسکی ملاقات کراتا مین اسباعث کہتا ہون کہ مہندی حسن مناسب شخص نہ تھے کہ وہ بدچلن تھے اور مین اُنکو کافی طور پر شریف نہین خیال کرتا تھا اس خیال سے نہین کہ رتبہ مین وہ مجھسے کم تھے کیونکہ مین ایک آزاد شخص ہون مین کہ نہین سکتا کہ کسقدر عرصہ تک ہم اور مہندی حسن پرتاپگڈھ مین رہے وہ میرے گھر پر آیا کرتے تھے مین کوانا صاحب سے دوستانہ مراسم رکھتا تھا۔ مجھسے مہندی حسن کہتے تھے کہ مین اُنکے موافق سفارش کر دون اُنھون نے میرے خیال مین ڈانلی سے میری ملاقات اسباعث کرائی کہ وہ مجھسے اپنا دلی خیال بیان کرتے تھے مین نے ڈانلی سے ایکبار صرف ۱۰ منٹ کے لئے ملاقات کی۔ مجھے یہ خیال نہین ہوا کہ وہ یورپین ہے۔ اُسکی اردو صاف تھی مین نے ڈانلی کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو ایک شریف کو عورت کے ساتھ کرنا چاہئے۔ ہمارے یہان طوائف کے ساتھ بھی شریف لوگ انسانیت سے برتاؤ کرتے ہین مین نے کوئی بیہودہ گفتگو آزادی سے اُس سے نہین کی مین قسم

کہتا ہون کہ جسوقت مین نے دیکھا میرے خیال مین وہ کوپین ہی معلوم ہوئی۔ مہندی حسن نے مجھسے ملاقات اُردو زبان مین کرائی ڈرائلی کے روبرو مہندی حسن نے کہا کہ یہ میری دوست یا طوائف ہین۔ جہان تک مجھے یاد ہے اُنھون نے صرف لفظ دوست استعمال کیا۔ یہ بھی پرتاپگڈھ مین مشہور تھا کہ مہندی حسن ایک عورت یا رنڈی کو اپنے ساتھ لائے ہین۔ اگر ڈرائلی اُنکی بیوی ہوتی تو ایسا کوئی لفظ استعمال نکیا جاتا مین اُن لوگون کے نام نہین بیان کرسکتا جنھون نے مجھسے یہ بیان کیا اقبال علی میرے ملازم نے مجھسے ایسا ہی کچھ بیان کیا تھا مین نے کبھی نہین سُنا کہ پرتاپگڈھ مین وہ معزز مسلمانون کے گھر مین جاتی تھی۔ وہ پردہ مین رکھی جاتی تھی۔ نہین معلوم کہ کیون سوائے اُس وجہ کے جو مین نے اوپر بیان کی۔ مجھے یاد نہین کہ سنہ ۱۹۰۱ء مین ولایت سے واپس آیا تاریخ یاد نہین ہے۔ اب مین ایک روزنامچہ رکھتا ہون مین اپنی سوانح عمری لکھنا چاہتا ہون اسکا باعث نہین کہ میری خراب یادداشت ہے مجھے اپنے آخری مرتبہ ولایت جانے کی تاریخ یاد ہے۔ مین سنہ ۱۹۰۶ء مین گیا تھا اپنے گھر سے واپسی کیوقت مجھے رائے بریلی مین مہندی حسن سے ملاقات ہوئی۔ مجھے یاد نہین کہ میری اونسے لال گنج مین یا نہین گفتگو ہوئی کہ مین اُنکی بیوی کو اگر وہ ولایت مین ہون تو سوسائٹی مین پیش کردون۔

(س) کیا آپنے مہندی حسن سے یہ نہین کہا کہ "آپ اپنی بیوی کو انگلستان لے چلین اور مین اُنکو عمدہ سوسائٹی مین پیش کرونگا"

(ج) "اپنے علم و یقین مین مین نے یہ کبھی نہین کہا اور اگر کہا ہوتا تو ضرور مین پاگل یا شراب مین مدہوش ہوتا"

(س) کیا اگر مہندی حسن حلف اُٹھائین تو وہ جھوٹ بولین گے۔

(ج) بلاشک کیونکہ مین نے کبھی اسکا ذکر نہین کیا اور کیونکر ممکن تھا کہ مین اُنسے اسطرح کہتا یہ مرد کے لئے غیر ممکن ہے کہ عورتون کو سوسائٹی مین پیش کرے یہی وجہ ہے اور اس بارہ مین میرے علم و یقین مین کچھ گفتگو نہین ہوئی۔ مین نے اس عورت کی نسبت مہندی حسن سے گفتگو نہین کی کیونکہ یہ نازک معاملہ ہے کہ کسی کی بیوی کے بابت گفتگو کیجاوے۔

جب مین انریری مجسٹریٹ لکھنؤ تھا مین نیک چلنی کے ساتھ رہتا تھا۔ میرے پاس لکھنؤ کی تمام طوائفین جو ملسکتی تھین نہین آتی تھین۔ میرے ساتھ کوئی طوائف نہ تھی۔ میرے پاس کوئی لڑکا امداد حسین نہ تھا نہ وہ میرے گھر مین نہین رہتا تھا۔ مین نے یہ اول مرتبہ ہے کہ اُسکا نام سُنا۔ مین مسٹر براڈلی ساکن کلکتہ سے واقف نہ تھا۔ مجھے نہین معلوم ہے کہ اُسکی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری تھا۔

بلا شک مین مشہور کانگریس والا ہون دل و جان سے کانگریس کے کامون مین مصروف ہون مجھے معلوم
ہے کہ مہندی حسن انٹی کانگریس ہین۔ کوئی سخت پولیٹیکل عداوت مجھکو اُنسے نہین ہے مین مدراس کی
کانگریس مین بطور ڈیلیگیٹ گیا تھا۔ اِس سال مین عہدہ کانگریس مین رکھتا ہون۔ کانگریس کے اجلاس
کا بار مجھپر ہے۔ میری شادی میری موجودہ بیوی سے دو بار ہوئی۔ آخری بار ۴ اپریل ۱۸۹۱ء کو ہوئی
قبل اس تاریخ کے اپنی بیوی کے ساتھ بطور بیوی و خاوند کے رہتا تھا۔ پہلی شادی رامپور مین ۱۸۸۸ء مین
گندھرو طریقہ سے ہوئی تھی۔ میری بیوی ہندو نہین ہے مین ہندو ہون شامل برادری نہین۔ برہمن لوگ
میرے مذہبی مراسم ادا نہین کرتے جو لوگ میری قوم مین روشن دماغ مین وہ مجھے ہندو سمجھتے ہین مین
مہندی حسن سے ناراض ہون کہ انھون نے ملکہ معظمہ کے روبرو اپنی بیوی کو پیش کیا اب بھی اگر اُنسے
ملاقات ہوئی مین اپنی ناراضی اُنسے ظاہر کردون یہی وجہ میری ناراضگی کی ہے مین نے رفیع الدین سے
آج پوچھا کہ تم کہان رہے اور کیا کرتے تھے انھون نے کہا مین اِدھر اُدھر مارا پھرتا ہون مین اب بیکار
ہون انھون نے مجھے نہین بتلایا کہ رائے بریلی مین کیا کرتے تھے جو کچھ گفتگو ہوئی اُسکا ہر ایک لفظ دوہرا
نہین سکتا گفتگو مختصر ہوئی۔

بجواب مکرر سوالات مسٹر نارٹن۔ اور نہ گفتگو کچھ دلچسپ تھی۔ مین نے بطور دوست مہندی حسن
اُسکو روپیہ قرض دیا۔ مہندی حسن نے گرٹروڈ کو ملکہ سے ملا کر ہر ایک ہندوستانی کی بدنامی کی اور اب
جب کبھی ہندیون کی بیویان ملکہ معظمہ کے روبرو پیش ہونگی تو اُنکی نسبت ضروری تحقیقات ہوگی
قبل اول مرتبہ انگلستان جانے کے بھی مین انگریزون کے ساتھ کھاتا پیتا تھا میری پہلی بیوی پردہ
مین نہین رہتی تھین۔ ان وجوہ سے مین خارج از برادری تھا یہ قبل میرے ولایت جانے کے وقوع
مین آیا میری رانی مہارانی صاحبہ ریوان کی چچازاد بہن تھین جو اعلےٰ مرتبہ رکھتی تھین۔ مین آزادی
سے کھانے پینے کے باعث خارج برادری ہوا اور کسی دیگر وجہ سے نہین اپنی پہلی بیوی کو انگلستان
لے گیا تھا جہان انھون نے انتقال کیا

مہندی حسن سے کانگریس کے معاملات مین مختلف الرائے ہون مگر مین اُنکو پورا حق دیتا ہون کہ جو
چاہین اپنی رائے رکھین۔ مجھے اسکی مطلق پروا نہین ہے کہ وہ کانگریس کے بارہ مین کیا رائے
رکھتے ہین۔ وہ دیسی ریاست مین ہین یہ بالکل غلط ہے کہ میرا کبھی کوئی تعلق کسی ایڈیٹر سے رہا ہے
مین نے براڈلی صاحب کی اعانت کی۔ ممکن نہ تھا کہ مین نے مہندی حسن کو رائے دی ہو کہ تم
مس ڈانلی کو ولایت لیجاؤ اور اُسکو مین سوسائٹی مین پیش کرون کیونکہ مین گرٹروڈ کی شہرت سے

واقف تھا۔ ممکن نہ تھا کہ مین عورت کو سوسائٹی مین پیش کرسکتا۔

اقبال علی لعہ ماہواری پر میرے مصاحب تھے اُنکے باپ کا نام فدا علی تھا جو مرگئے ہین اُنکی مان میری پنشن خوار ہین۔ اب البتہ اقبال علی حیدرآباد مین عہدہ رکھتے ہین انگریزی مین مس ڈانلی سے میری گفتگو نہین ہوئی۔ سب سے پہلے اسمقدمہ کا حال مین نے پاینیر مین دیکھا قبل اسکے کہ میرے پاس یوسف الزمان کا خط آیا۔ مجھے مس ڈانلی کے چال چلن کی یاد آگئی قبل اسکے کہ یوسف الزمان نے خط لکھا ہو۔ اقبال علی نے مجھسے بیان کیا کہ مہندی حسن کے پاس ایک طوائف پرتاپ گڈھ مین ہے۔ مین نے صرف ایک مس ڈانلی کی خبر سُنی یوسف الزمان کے خطوط ہم پیش کرتے ہین یہ یوسف الزمان کا لکھا ہوا ہے اور اُنکے دستخط ہین۔

مجھے مسٹر نارٹن نے لکھنؤ آنے کو تار دیا مگر مین نہین آیا مین نے جواب تک نہین دیا مین نہین چاہتا تھا کہ خود کسی منکوحہ عورت کی عزت کو صدمہ پہونچاؤن میرا مطلب یہ ہے کہ جسکی نسبت فرض کیا جاتا ہو کہ منکوحہ ہے۔ کل میرے اوپر حسب ضابطہ سمن جاری ہوا اور مین آنے کو مجبور ہوا۔ لفٹننٹ گورنر کی خود تحریر پر مین لکھنؤ آیا تھا۔ خطوط یوسف الزمان معہ اپنے جواب پیش کرتا ہون۔ یہ مسٹر پیرسی کی تحریر ہے جو میرے اخبار انگریزی ہندوستان کے اڈیٹر ہین مین نے یہ خط لکھوایا۔ جب عورت کی نسبت لفظ دوست استعمال کیا جاتا ہے تو معنی پیاری کے ہوتے ہین۔

کاغذات ثبوت مدخلہ فریقین روبرو کمیشن لکھنؤ

منجانب مستغیث

اے۔ عام رجسٹر کننگ کالج لکھنؤ بابت ۱۸۷۱ء و ۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء

بی۔ نتیجہ امتحان بی اے ۱۸۷۳ء

سی۔ عام رجسٹر طلبا کننگ کالج بابت ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء

ڈی۔ نتیجہ امتحان بی اے۔ بابت ۱۸۷۳ء

ای۔ سارٹیفکٹ ڈاکٹر ہوپر مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۹۲ء جسمین ڈاکٹر صاحب نے قرار دیا کہ مرزا محمد مہدی بالکل دماغی طور پر شہادت کے ناقابل ہیں۔

ایف۔ سارٹیفکٹ ڈاکٹر ہوپر بابت مرزا مہدی مورخہ ۷ جنوری ۹۲ء کہ مرزا صاحب حیدرآباد کا سفر نہین کر سکتے ہین۔

جی۔ فوٹو قیصر باغ تیار کردہ سید اصغر جان۔

ایچ۔ فوٹو مینار امام بارہ حسین آباد۔

جے۔ فوٹو قیصر باغ۔

کے۔ فوٹو حسین آباد۔

ایل۔ فوٹو پھاٹک موتی محل۔

ایم۔ فوٹو چورکھی پھاٹک قیصر باغ۔

این۔ فوٹو قیصر پسند۔

او۔ فوٹو مارٹینیر کالج۔

پی۔ فوٹو حسین آباد دستخط شدہ مسٹر [illegible] صاحب۔

کیو۔ فوٹو قبر سعادت علی خان۔

آر۔ فوٹو لا مارٹینیر کالج دوسری وضع۔

ایس۔ اقرارنامہ ڈی۔ سی۔ برگنیز مورخہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء مین ڈامنک سی برگنیز

ولد ولیم پی برگنیز ساکن خاص بازار شہر لکھنؤ صوبہ اودھ اقرار کرتا ہون کہ مین گٹرود ڈنلی
سے اوس زمانہ مین واقف تھا جب وہ کالج مین مسبز ایبٹ اسکول مین پڑھتی تھین
جو اب لامارٹینیر اسکول کے نام مشہور ہے مین نے ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۸ء تک اوسکو دیکھا
جب وہ مسنیر جوہانسن کی دوکان مین آیا کرتی تھی مین اوسکے چال چلن کے خلاف
کچھ نہین جانتا ہون مین نے سنا تھا کہ مہدی حسن نامی ایک تحصیلدار سے اوسکی شادی
ہو گئی تھی جو واقعات مین نے اوپر قلمبند کئے ہین وہ سب میرے علم و یقین مین صحیح ہین ۔
ئی ۔ اقرارنامہ جی ۔ ڈبی آرچر مورخہ ۲۲ ۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء مین جارج ایڈون آرچر
ولد جیمس آرچر اقرار کرتا ہون کہ مین ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء مین مس گرٹرود ڈانلی سے
واقف تھا اور اوسنے اپنی واقفیت کے زمانہ مین مین نے اونکو ہمیشہ معزز و نیک کمسن
شریف عورت پایا وہ جبسے کانپور سے گئین مجھے اوسنے ملاقات کی مسرت نہین
حاصل ہوئی ۔

یو ۔ خط بوایل صاحب بنام مسٹر آرچر مورخہ ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء صاحب من آج ۱۱ بجے
عدالت کا اجلاس ہوگا کیا آپ مہربانی سے اوسوقت عدالت مین حاضر ہوسنگے ۔
عدالت کمیشن کی نشست بہ عدالت سیٹی مجسٹریٹ مقام آغا میر کی ڈیوڑھی کے ہوتی ہے
مین آپ کو اس سے بھی متنبہ کردونگا کہ اگر آپ عدالت مین حاضر نہوئے تو ہم آپ کی حاضری
جبریہ کرا دینگے ۔

کاغذات مدخلہ ملزم

۱ ۔ خلاصہ رجسٹر داخلہ کیننگ کالج جس سے ظاہر ہوا کہ مہدی حسن ۳ ۔ اگست ۱۸۶۱ء کو
داخل وارڈ انسٹیٹیوشن ہوئے جسوقت اونکی عمر ۱۵ سال کی تھی ۔
۲ ۔ خلاصہ رجسٹر داخلہ کیننگ کالج جس سے ظاہر ہوا کہ رفیع الدین ۲۶ ۔ مئی ۱۸۶۱ء کو
وارد انسٹیٹیوشن مین بھرتی ہوئے اور اسوقت اونکا سن ۱۶ سال تھا ۔
۳ ۔ رجسٹر داخلہ طلبا کیننگ کالج ۔
۴ ۔ رجسٹر سارٹیفکٹ کیننگ کالج بابت ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۱ء ۔
۵ ۔ خلاصہ رجسٹر حاضری درجہ پنجم بابت جنوری ۱۸۶۲ء جس سے ثابت ہوا کہ مہدی حسن نے
اوس مہینہ مین اسکول بباعث ملازمت چھوڑا اور اونکے ذمہ مبلغ للعہ فیس اسکول باقی رہی ۔

۶۔ سارٹیفکٹ رفیع الدین مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۷۲ء جسمین پرنسپل کننگ کالج نے جہان اور اوصاف رفیع الدین کی تعریف کی تو بی اے کے درجہ مین رفیع الدین نے مستعدی اور استقلال تعلیم مین نہین دکھلایا۔

۷۔ فوٹو مکان گرٹر و ڈواعلی مقام محلہ خیالی گنج لکھنؤ۔

۸۔ پوسٹ کارڈ اصغر جان بنام ساجد بیگ

از بربھٹ یکم جولائی ۱۹۰۶ء

جناب من

تسلیم۔ آپ کا عنایت نامہ آیا مشکور کیا جس امر کے نسبت آپ دریافت فرماتے ہین اوس سے مین اور میرے ہم صحبت سب بخوبی واقف ہین نیازمند کو خیال تھا کہ شاید کوئی عام تصویر آپ نے طلب فرمائی ہے اوس تصویر کا تو عرصہ سے فروخت ہونا بند ہے پرنجیمین صاحب کا عذر بیجا نہین ہے کیونکہ تلاش کرنا اوس پلیٹ کا اونکے امکان سے باہر ہے۔ یاد پڑتا ہے کہ شاید میرے زنانہ پلیٹون مین وہ پلیٹ رکھا ہے انشاء اللہ تعالے ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء تک نیازمند لکھنؤ حاضر ہوگا اوسوقت تلاش کرکے تصویر پیش کرونگا فقط یکم جولائی

۹۔ خط اصغر جان بنام نواب سرور جنگ

جناب من

تسلیم۔ والانامہ کرامت شامہ بمقام لکھنؤ شرف صدور لایا یاد فرمانے کا مشکور ہوا۔ جو عنایت اور اکرام و محبت عنایت نامہ مین تحریر ہوئی ہے اوسکا بدل مشکور ہون۔ تصویر مطلوبہ کے نسبت افسوس سے عرض کرتا ہون کہ نیازمند علاقہ میرے لکھنؤ مین نہین ہے اب انشاء اللہ تعالے ۱۰ جولائی مین نیازمند لکھنؤ جاویگا اوسوقت تصویر مطلوبہ کو تلاش کرکے اگر دستیاب ہوئی تو فوراً روانہ خدمت کریگا حالات صاحب تصویر کے اظہر من الشمس ہین پوشیدہ نہین۔ امید کہ مدام خیریت مزاج سے معہ کار خدمات لاحقہ سے یاد فرمایا کیجیے فقط۔

۱۰۔ خط اصغر جان بنام نواب سرور جنگ

جناب من

تسلیم۔ آج ایک سانحہ پیش آیا مگر بخیر گذشت وہ بکس جسمین نیازمند کے کاغذات رہتے ہین کھلا پایا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ کہاری کی چالاکی تھی معلوم ہوا کہ حریف نے خطوط اجناب

سامی جو بنام نیاز مند آئے ہین لینا چاہا تھا مگر خیریت ہوئی کہ دست برد سے بچ گئے اب نیاز مند نے اون خطوط کو حفاظت سے بند کر دیا ہے اطمینان فرمائیگا فقط

۱۱۔ خط اصغر جان بنام نواب سرور جنگ

عالی ہمم جناب نواب سرور جنگ بہادر زاد الطافکم

تسلیم۔ دو قطعہ نوازش نامجات بسبیل ڈاک پہونچے مشکور ہوا بوجہ محرم و مجالس محرم کے جواب سے قاصر رہا اپنی کیفیت کیا عرض کرون کہ ہر وقت دنیا سے خوف زدہ گوشہ عافیت مین پڑا رہتا ہون بدین وجہ تعمیل حکم سے قاصر ہون زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط۔ ۱۱ اگست ۱۹۱۲ء

۱۲۔ خط نواب مہدی حسن بنام اصغر جان

مکرمی تسلیم ۔ تصویر مس ڈانلی جو آپ سے رنگ کرائی ہے براہ کرم مجھکو بہدست حامل عریضہ ہذا ابھیجدیجیے اور قیمت سے مطلع فرمایئے و نیز دوستانہ درخواست ہے کہ تصویر ہندوستانی لباس والی جو آپ کے بھائی صاحب نے بنائی تھی و دیگر تصویر سابق و حال اگر ممکن ہو تو انکی عام فروخت بند کر دیجیے مشکور عنایت ہونگا فقط۔

۱۳۔ خط نواب مہدی حسن بنام اصغر جان

جناب نواب صاحب عنایت فرمائے بندہ دام عنایتکم

بعد سلام نیاز کے واضح رائے عالی ہو کہ چار تصویرین معہ خورد و کلان وصول ہوین انشاءاللہ کل دس بجے روپیہ تصویر کے حاضر خدمت والا ہونگے اور دو تصویرین اور کاپی چھ ہون دیگر التماس یہ ہے دو دو تصویرین ہندوستانی ہر ایک شخص کی عنایت فرمایئے زیادہ تسلیم۔

۱۴۔ خط نواب مہدی حسن بنام اصغر جان

مکرمی بندہ۔ تسلیم بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے ادھر کا قصد فرمایا۔ مین بدل و جان آپ کی مدد پر موجود ہون بالفعل اجنٹ داروغہ عباس علی صاحب یہان مقیم ہین آج جائینگے۔ فوج یہان نہین رہتی ہے شاید آپ سے کسی نے غلط کہا رسالہ یہان نہین تعلقدارون کو مطلق کسی چیز کا شوق نہین ہے۔ مکان یہان شہر مین ہے بالفعل رہا ہوا ہی پر شاید مل سکے۔ چھاؤنی مین بجز بنگلون کے جنکا عمہ یا سہ کم نہین ہے نہین مل سکتا و سلام۔

۱۵۔ خط نواب مہدی حسن بنام اصغر جان

بعد گذارش تسلیم کے واضح رائے عالی ہو کہ مبلغ صہ روپیہ خدمت والا مین مرسل

ہوتے ہین تفصیل مفصلہ ذیل۔ کبنیٹ سایز سادہ کارڈ وزٹ وصول ہون اور چار کارڈ وزٹ ہندوستانی دو دو طرح ارسال فرمایئے اور ایک کارڈ وزٹ مردوری صاحب کی واپس آئی ہے اونکا قصد پھر چھپوانے کی اور ایک روز مین پھر حاضر ہونگی۔ عریضہ نیاز مہدی حسن

۱۶۔ البم تصویر پیش کردہ مسٹر ادین۔

۱۷۔ فوٹو گرٹرڈ وڈ ڈانلی نیسن کردہ منشی سجاد حسین۔

۱۸۔ رپورٹ گرل اسکول لکھنؤ بابت ۱۸۹۶ء جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرٹرو ڈ ڈانلی سینیر کلاس گرل اسکول مین تعلیم پاتی تھی اون لڑکیون کے ساتھ جنکے نام برگزیدہ اصحاب و مسینر گل کے اظہار مین آگیا ہے

۱۹۔ خط نواب مہدی حسن بنام منشی سجاد حسین

برادرمن تسلیم۔ تعجب ہے کہ آپ کے اخبار نے میری طرف کچھ اشارہ ایسے کئے ہین جو آپ کی ہمدردی سے بعید معلوم ہوتے ہین مجھے یقین ہے۔ کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمانے کے بعد پسند نہ کیا ہوگا۔ نیاز مند مہدی حسین ۲۲۔ اگست۔

۲۰ خط منشی واحد علی بنام منشی سجاد حسین

حیدر آباد دکھن ۲۵، اگست ۱۸۹۲ء

بھائی صاحب قبلہ مکرم از معزران زاد مجدکم

تسلیم کے بعد التماس ہے۔ مین خیریت سے ہون آپ کی تندرستی چاہتا ہون۔ مین نے بہت زمانہ سے آپ کی خدمت مین کوئی عریضہ نہین لکھا نہ لکھنے کی یہ وجہ ہے کہ مجھے معاودت کلکتہ کا حال اب معلوم ہوا۔ یہ تو فرمایئے کہ مقدمہ کا کیا رنگ ہے اور حکم کب تک سنایا جائیگا آج اس عریضہ کے ذریعہ سے آپ سے ایک امر خاص کی بابت گذارش کرتا ہے اور نہ صرف گذارش کرتا بلکہ آپ کو اوسپر مجبور کرنا منظور ہے عنوان بیان ایسا اختیار کیا جائیگا جس سے یہ نہ ظاہر ہوگا کہ مین آپ کو بہ دلائل و براہین قائل کرنا چاہتا ہون اور نہ اسکی کچھ حاجت ہے بلکہ اوس رسوخ کے ذریعہ سے جو عموماً ہر ایک چھوٹے عزیز کو اپنے بزرگ کی خدمت مین حاصل ہوتا ہے اور خاص کر مجھکو آپ کی خدمت مین حاصل ہے آپ مجبور کئے جائینگے اور ہرگز آپ کا کوئی عذر کسی قسم کا حیلہ اسباب مین مسموع نہوگا۔ سنئیے قبلہ جھوٹی تاریخون کا تو کوئی ذکر نہین صاف بات کہنا چاہیے تیج آپ کا اور آپ میرے اسلیئے یقیناً تیج بھی میرا ہے۔ تیج مین، بمضمون مولوی مہدی حسن صاحب پر پمفلٹ کے حاملہ ہین، نہایت سخت

نکل چکے ہین ان مضامین کا کوئی اور اثر ہوا ہو یا نہو مگر کم سے کم اتنا تو ضرور سمجھا جاتا ہے کہ مخالفین کا
پیچ پر قبضہ ہے پس صرف اسی قدر میرے لیے کچھ کم رنجیدہ اور تکلیف رسان چیز نہین —
مہدی حسن صاحب سے جو مراسم کہ کسی زمانہ مین تھے وہ یہان میرے پہونچنے پر از سر نو تازہ
ہو گئے بلکہ حاشیاً بڑھ گئے ایسی حالت مین یہ تمام حملے نہ صرف اونپر بلکہ ہم سب لوگون پر ہین
لہذا کسی طرح موزون نہین کہ پنج کے ہاتھون ہم لوگون پر حملے ہون - خدا جانتا ہے کہ
پمفلٹ شایع کرنے کی حرکت ایک عجیب نامعقول اور بیہودہ حرکت ہے عام اس سے کہ وہ
کسی معقول بنا پر ہو یا نامعقول پر پس اوسکا ساتھ دینا کسقدر بیموقع ہے - آپ ہی سمجھیے کہ آپکے
ہم ملک اور ہم قوم کی بدنامی کا بیڑا اوٹھایا گیا ہے اور یہ بدنامی کیونکر قابل اعانت ہو سکتی ہے
آپ کو تو چاہنا چاہیے موقع پر ساتھ دینا چاہیے تھا اور خلاف پمفلٹ کے مضامین لکھاتے
خیر اگر یہ آپ کی طبیعت نہین گوارا کرتی تھی تو بہر حال سکوت کرنا تھا - مین جانتا ہون ؎
ورنہ در محفل رندان خبرے نیست کہ نیست - بالکل صحیح بشارت ہے لیکن مصرع اولی جو کہ مضمون
سابق مین آپ نے لکھا تھا یہ تشفی دیچلا تھا کہ آیندہ کچھ نہ لکھا جائیگا اور اسی لیے اوسوقت
ایک چوٹ کھا کر صبر کر لیا گیا اب صبر نہین ہو سکتا خدا کے لیے اب آپ سکوت کیجیے اور
اسکا احسان مجھ پر سمجھیے اسوقت صرف اسی قدر لکھون گا آیندہ جواب شافی پانے پر بہت
تفصیل سے حالات لکھونگا - زیادہ تسلیم واحد علی -

۱۴ - خط ساجد بیگ بنام اصغر جان

تسلیم - مجھکو اسوقت تحریر نیاز نامہ کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر آپ کے اخلاق نے
مجبور کیا کہ مین آپ کی محبت و اخلاق قدیم و جدید کا فرق آپ پر ظاہر کرون یعنے جناب عم مغفور
اور آپ کے بھائی نواب مشکور الدولہ بہادر مرحوم سے باہمی ایسے مراسم نہین رکھتے کہ کوئی
شخص بیگانگت و غیریت مین تمیز کر سکتا تھا اور باہمی ایک دوسرے کی قلب مین کسی وقت
غیریت کا خطرہ تک نہ گذرتا تھا آپ خود دیکھیے اِن حالات سے واقف نہین بلکہ آپ نے بعد
انتقال نواب صاحب مرحوم وہی مراسم و اتحاد باہمی قایم رکھے کسی قسم کا فرق نہ آنے دیا خصوصاً
اس احقر پر آپ کے الطاف و عنایت اسقدر مبذول رہے کہ مین کہ سکتا ہون کہ آپ نے
ہمیشہ اپنا برادر خورد سمجھا میرے دوسرے بھائیون کے ساتھ بھی ہمیشہ آپ کا برادرانہ طور پر
برتاؤ رہا مجھکو اور میرے دوسرے بھائیون کو آپ کی دوستی اور اتحاد پر ایسا بھروسہ تھا کہ جیسا اپنے

برادر حقیقی سے ہونا چاہیے مگر اب مین نہایت افسوس کے ساتھ لکھتا ہون کہ میرے اور
میرے خاندان کے وہ خیالات آپ کے جانب دوستی اور اتحاد کے ناقص اور غلط تھے
یعنے مین نے صرف آپ کے اونھین اتحاد و اخلاق کی وجہ سے جنکا ذکر مین نے اوپر کیا ہے
آپ سے ایک ادنی تصویر گرٹرڈ ڈالی کی مانگی اور مجھکو آپ کے مراسم قدیمانہ سے امید قوی تھی
کہ آپ ہرگز ایسی تصویر کے عطا مین عذر نہ فرمائینگے اور مقولہ حکیم سے بھی آپ کو اطلاع دی ہے
دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست * در پریشان حالی و درماندگی - مگر آپ نے تمام اتحاد
و مراسم قدیم کو بالاے طاق رکھا اور اوس تصویر کے عطیہ سے ایک ایسے عذر کے ساتھ انکار کیا
کہ جو میری راے مین آپ سے دوست صادق کے لیے عذر بدتر از گناہ ہے (میرا قصور معاف ہو)
یعنے یہ عذر آپ کا کہ اونکا پلیٹ ٹوٹ گیا ہم لوگون کے ساتھ عذر معقول نہین ہو سکتا کیا آپ
یہ خیال کرتے ہین کہ گرٹرڈ ڈالی کی تصویر مجھکو کہین سے نہ ملیگی یہ آپ خوب غور فرمائیے کہ
اوسکی تصویر ایسی عام ہے کہ ذراسی کوشش مین ملسکتی ہے انشاء اللہ تعالے مجھکو ضرور ملجائیگی
کیا آپ کو معلوم نہین کہ وہ تصویر نواب مشکور الدولہ بہادر مرحوم نے بنائی تھی اور اونھین مرحوم کے
زمانہ حیات مین یہ تصویر بوجہ حسن ذاتی بکثرت خریدی گئی تھی بہر طور اگر آپ نے اپنے اتحاد قدیمانہ کو
ترک کردیا اور تصویر دینے سے انکار کیا تو میرا کچھ نقصان نہین ہوا مین اوس تصویر کو دوسری
جگہ سے انشاء اللہ تعالے حاصل کرلونگا مگر یہ بھی آپ سے عرض کرتا ہون کہ گو آپ نے اسوقت
تصویر دینے انکار کیا اور اوس بدخلقی کی جسکی آپ سے امید نہ تھی صرف کیا اور مہدی حسن کے
ساتھ کوئی دقیقہ دوستی کا آپ نے فروگذاشت نہین کیا لیکن اب آپ ہی سے وہ تصویر
بلکہ اوسکا نگیٹو بذریعہ سرکار حاصل کرلونگا اور دیکھونگا کہ آپ مہدی حسن کے ساتھ
کہانتک حق دوستی ادا کرتے ہین افسوس اب دنیا مین کسی کا بھروسہ نہ رہا پس اب
اس طول طویل معروضہ کا یہ نتیجہ عرض کرتا ہون کہ اب آپ سے کبھی نہ ملونگا اور ان
تمام مراسم و اتحاد سے قطع نظر کرتا ہون اب آپ دوبارہ مجھسے ملنے کی امید نہ رکھیے گا
مین کیا بلکہ میرے خاندان سے بھی کوئی آپ سے نہ ملیگا کیونکہ جب دوست سے اظہار
دوستی نہوا اور وقت پر کام نہ آیا تو وہ دوست اور دوستی دونون بیکار محض ہین
مین اب نیاز نامہ کو ختم کرتا ہون امید کہ بغور ملاحظہ ہو فقط - آپکا خادم دستخط ساجد بیگ عفی عنہ ۲۴ جولائی

۲۲۔ خط نواب سرور جنگ بنام سید اصغر جان

نواب صاحب مخدوم و مکرم بندہ زاد لطفہ

تسلیم۔ مکرمت نامہ بجواب نیاز نامہ عاصی وصول ہوا زیادہ تر خوشی مجھکو اِس امر سے
ہوئی کہ باوجود انقضاے مدت مدید و عرصہ بعید آپ نے مجھکو پہچان لیا اور گوشہ دل سے
فراموش نہ کیا اور جواب نیاز نامہ سے یاد و شاد کیا جس امر کی نسبت مین نے آپ کو
قبل ازین تکلیف دی تھی وہ ایک قصہ طویل ہے مگر بارہم مختصر اوسکا یہ ہے کہ شیخ مہدی حسن
میرے ساتھ وارڈس مین ہم مکتب تھے اور جب وہ حیدرآباد آئے اوسی محبت کی وجہ سے
مین نے اونکی کمک کی اور اس ریاست مین نوکر رکھا دیا چونکہ آدمی رسا ہے بہت جلد ترقی
کر گیا مگر غلطی اونسے یہ ہوئی کہ اس میم کو اونھون نے پردہ سے باہر نکالکر یہان کی سوسائٹی مین
شریک کیا اور جب وہ رخصت لیکر ولایت گئے تو وہان ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کی نذر کیواسطے
بھی اونکے دربار مین بھیجا یہ بات ولایت مین کھل گئی کہ یہ عورت قبل ازین عام چال چلن کی تھی
اسپر خفیہ تحقیقات شروع ہو گئی مگر اس ریاست ابد مدت کی خاطر سے اوس زمانہ مین درگذر کی گئی
اور مہدی حسن کا عذر نکاح قبول کرلیا گیا اب یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ اِس شخص نے اپنے قدیم احباب کے
ساتھ تکبر اور غرور کرنا شروع کیا اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ دوبارہ دریافت اوسی امر کی شروع ہو گئی
چونکہ ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کے دربار کی ہتک ہوئی ہے اسواسطے پوشیدہ تحقیقات ہوئی ہے
اور سرکار نے مجھسے بھی حالات اس عورت اور مہدی حسن کے دریافت کیے مین نے عذر کیا
اور مہدی حسن کے دوستون کو سمجھایا کہ جسطرح ہوسکے میرا نام اِس گواہی سے نکلوا دو مگر
اونھون نے نہ سنا بالآخر بخوف اس امر کے کہ نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۔
مجھے جو معلوم تھا وہ صاف صاف بیان کر دیا اور چونکہ اللہ تعالے جل شانہ نے مجھ گمنام کو اس
دنیا مین ایک نام اور عزت عطا فرمائی ہے میری تحریر پر سرکار کو مجبوراً لحاظ کرنا پڑا اسپر
مہدی حسن نے مجھپر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی قایم کیا اور یہ بیان کیا کہ مین نے سب جھوٹ
لکھا ہے یہ عورت بڑی شریف زادی ہے اور مین نے اس سے نکاح کیا ہے اور تین چار گواہ بھی
اوسنے بنائے ہین اوسوقت مین نے پھر اوس سے کہا کہ اول تو بجبر تمنے مجھ سے راز کھلوایا اور
اب یہ دوسری غلطی کرتے ہو کہ مجھپر نالش کرتے ہو اسمین تمھارے واسطے زیادہ بدنامی ہے
مگر چونکہ اونکو بھروسہ اس بات پر ہے کہ مین نکاح اور شرافت ثابت کر دونگا میرے کہنے کو نہ سنا

اوسوقت مجبوراً مین سنے اپنے دوست احباب کو لکھنؤ مین اطلاع کی اور شکر خدا یہ ہے کہ میرے
قدیم عنایت فرما دوستون نے بھی میری کمک مین دریغ نہین کی چنانچہ آپ نے بھی قدیم الطاف
ومحبت کے لحاظ سے میرے نیاز نامہ کا جواب باصواب عنایت کیا اور مین نے وہ خط سرکار مین
پیش بھی کر دیا اور بلکہ کل خطوط جو لکھنؤ سے وصول ہوئے سب سرکار مین پیش کر دئے گئے
جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شیخ مہدی حسن کو مجسٹر نالش کرنے کی اجازت نہ ملیگی باز ہم دریافت اس
عورت کے حالات جاری ہے اور چونکہ میرا قدم اِس مقدمہ مین ناحق پھنسگیا اسواسطے اپنے
قول کی تائید مین مجبوراً کوشش کرنا پڑی اس مخمصہ مین گرفتار ہوگیا ہون اور یہ فقط مہدی حسن کی
نادانی کی وجہسے ہوا ورنہ مین کہان اور یہ قصہ جھگڑے کہان اسمین شک نہین کہ اگر یہ حالات
ثابت ہو جائین تو سرکار بھی بہت ممنون ومشکور ہوگی اور جنھون سنے دروغ کارروائی کی ہے
اون سے ناراض بھی ہوگی مگر مجھکو بوجہ قدیم دوستی مہدی حسن یہ بات پسند نہ تھی اور اب چونکہ
سر پر آپڑی مجبوراً سب کچھ کرنا پڑا آپ کی محبت کا ہمیشہ ممنون ومشکور رہونگا اور اگرچہ مجھسے بیچارہ سے
آپ کی خدمت گذاری ممکن نہین یہ بار احسان ہمیشہ اپنی گردن پر رکھونگا اب چونکہ آپ لکھنؤ مین
تشریف لاتے ہونگے لہذا یہ نیاز نامہ خدمت شریف مین روانہ کیا کہ براہ عنایت جو اقرار
آپ نے اپنے کرم نامہ مین فرمایا ہے اوسکے موافق ایک ورق تصویر اوس عورت کا عنایت ہو
میرا بھائی مرزا ساجد بیگ فقط اسی غرض سے لکھنؤ مین مقیم ہے اوسکو وہ تصویر عنایت
فرمائی جائے اور یہ مین بحلف کہتا ہون کہ مدت العمر کبھی آپ کے اس احسان کو فراموش
نہ کرونگا یہ کہنا کہ مین بھی کسی کام آسکونگا چھوٹا منھ اور بڑی بات ہے مگر اسمین شک نہین کہ
مدت العمر آپ کا ممنون خدمت گذار رہونگا اور کبھی آپ کے اس احسان کو فراموش
نہ کرونگا اگر ممکن ہو تو اوس ورق تصویر پر تاریخ یا سنہ جب وہ تصویر اوتاری گئی ہو تحریر
فرما دیجیے بہرطور آپ کے اخلاق عمیم سے بہت کچھ امید رکھتا ہون زیادہ ایام شادمانی طولانی باد فقط وہی جھکی

۲۳- خط مرزا ساجد بیگ بنام سید صغر جان

تسلیم - مزاج شریف - مجھکو لکھنؤ آئے ہوئے ایک ہفتہ سے زیادہ ہوا مین آپ کے
مکان پر حاضر ہوا تھا مگر معلوم ہوا کہ آپ اپنی جاگیر پر گئے ہوئے ہین مین میان نجم صاحب
سے ملا اونسے کماحقہ خیریت مزاج اقدس معلوم ہوئی - مین ایک تصویر کا خواستگار تھا
لیکن معلوم ہوا کہ وہ تصویر بجز آپ کے تشریف لائے ہوئے ممکن نہین اور مجھکو آج کل

اوسکی اشد ضرورت ہے براہ محبت وعنایت قدیمانہ امید کہ آپ مجھکو اپنی تشریف آوری سے
اطلاع دینگے تاکہ مین اوسوقت مقررہ کا امیدوار رہون اور اگر یہ امر ممکن ہو کہ بغیر آپ کے
تشریف لائے ہوئے وہ تصویر مطلوبہ ملجائے تو نہایت مناسب ہوگا یہ بھی ممکن ہے کہ مین خود آپ کے پاس
حاضر ہون اگر میری حاضری سے وہ تصویر مجھکو ملجائے امید کہ بفور ملاحظہ نیازنامہ ہذا جواب سے اطلاع دیجیے
اگر آپ ہی کے تشریف آوری کی ضرورت ہو تو براہ کرم بہت جلد تشریف لائے کیونکہ مثل مشہور ہے
(دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی) ہرچند کہ بیوقت و
خلاف معمول یہ آپ کی تشریف آوری خالی از زحمت و تکلیف نہین مگر یہ بار احسان آپ کا
تاقیامت میری گردن پر رہیگا اور نیز یہی وقت حق دوستی بھی ادا کرنے کا ہے مین کہہ سکتا
ہون کہ شاید ہم لوگون مین سے کسی نے آپ کو کبھی ایسی تکلیف نہ دی ہوگی مگر حالت مجبوری ہے
مجھکو بہر طور آپ کے اخلاق و اتحاد قدیم سے ضرور قوی امید ہے کہ آپ بھی میرے اجراے
مطلب کے مقابل اپنی اس تکلیف سفر کو کوئی شی تصور نہ فرماوینگے اب مجھکو اس سے زیادہ
تحریر کی ضرورت نہین پائی جاتی لہذا نیازنامہ ختم کرتا ہون ـ

۲۴ ـ پرچہ اخبار لنڈن ٹیمس ۳۰ ستمبر ۹۲ء جسمین نواب مہدی حسن کا مضمون متعلق
کانگرس شایع ہوا ـ

۲۵ ـ خط مسٹر فلیمنگ بنام مسٹر راسٹن مورخہ ۱۲ اکتوبر ۹۲ء مضمون ـ مہربانی سے فوراً بیرسٹر
کوئی شخص آپ سے ملنے اوسی بارہ مین آیا ہے جس بارہ مین کلہ آپ سے گفتگو ہوئی تھی ـ

۲۶ ـ خط سید علی جان بنام مسٹر نارٹن معہ عبارت محررہ اصغر جان درمیان اصل سطور خط علی جان ـ

میرے مکرم و معزز دوست مسٹر نارٹن صاحب بہادر ـ تسلیم ـ مین اُردو زبان سے واقف
ہون انگریزی نہین جانتا اسباعث اپنی زبان مین آپ کا تہ دلسے لکھنؤ مین خیر مقدم کرتا ہون
ہم لوگ آپ کے دیکھنے کے مشتاق تھے شکر خدا کہ آج وہ دن آیا جب ہمنے آپ کو لکھنؤ مین
دیکھا ـ کب ہمکو خیال تھا کہ ہماری یہ قسمت ہوگی کہ ہمارا آپ ایسا معزز خیرخواہ ـ ہمارے گھر پر
آکر ہماری عزت افزائی کریگا ـ میری تہ دلسے دعا ہے کہ خداوند عالم جناب کو عرصہ تک
صحیح و سلامت رکھے کہ آپ کی ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا کو آرام ملتا ہے ـ

تحریر اصغر جان روبرو عدالت

عجب بے لگی ہوئی کہ کل رات کو میرے گھر مین چوری کی اور اوسکے کو یسنے نہین دیکا سر ٹوٹ گیا مین نے پولیس مین رپوٹ نہین کی کیونکہ بیچارہ ہوتا ہوا سر لیے ہوئے اسپتال کو بھاگا چلا گیا وہ تو کہیے مین سوتا پڑا رہتا اگر میان جی باورچی خانہ مین کودتے اور پلیٹ کے ٹوٹنے کی آواز ہم میان ادریابی کو جگاتی

۲۷ - خط ساجد بیگ بنام اصغرجان اس خط کا مضمون بجنسہ مثل خط نمبر ۱۲ ہے فرق یہ ہے کہ سطر لفظ یہ عذر آپ کا کہ" بعد عبارت ذیل خط مین لکھی ہے (اب مہدی حسن سے اوس تصویر کے فروخت نہ کرنے کا آپ وعدہ کر چکے ہین اور اوسکی بکری آپ نے بند کردی ہے) اس عبارت زیر قوس پر جو سرخی مین ہے جس سے کل خط لکھا گیا ہے لکھی گئی تھی اوسپر سیاہ قلم سے لکیر کھینچدی گئی ہے اور سطر پر لکھدیا گیا ہے اوسکا پلیٹ ٹوٹ گیا ہے اسی طرح سے الفاظ ذیل پر سیاہی سے قلم پھیر دیا گیا ہے اور اوسکے بعد آپ کے زمانہ مین یہ الفاظ بعد الفاظ زمانہ حیات سطر کے آگے اصل خط مین ہے۔

۲۸ — فوٹو جو اصغرجان کو دکھلایا گیا اور جسکے پہچاننے سے اوںھون نے انکار کیا۔

۲۹ - فوٹو مکان ڈوبالیس صاحب جسمین ڈانلی رہتی تھی۔

۲۹ الف - فوٹو مکان مسیز کنگسلے۔

۳۰ — خط مسٹر اجلو صاحب بنام آرچر مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء - مہربانی سے آج رایل ہوٹل مین مجھ سے ملیئے مین آپ کے لیے گاڑی بھیجتا ہون۔

۳۱ — خط بوایل صاحب بنام مسٹر آرچر مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۲ء کیا آپ مہربانی سے مجھ سے کل دوپہر کے قبل ملینگے مہربانی سے مطلع فرمائیے کہ کون وقت آپ کو مناسب معلوم ہوگا

۳۲ — اطلاع منجانب مسٹر بوایل - ۱۰ بجے صبح مناسب وقت ہوگا۔

۳۳ — خط بنام آرچر منجانب بوایل صاحب - آپ نے ۱۰ بجے آنے کا وعدہ کیا تھا ساڑھے دس بجگئے ہین مین آپ کے واسطے گاڑی بھیجتا ہون امید کہ آپ مہربانی سے فوراً آئینگے ہم لوگ آپکے منتظر ہین

۳۴ — بیان مسٹر آرچر صاحب جو اوںھون نے وکلاء ملزم کے روبرو دیا - مین چارلس ایڈورڈ آرچر عمر چھپن سال مین سابق مین کپتان ہل ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ماتحتی مین ۱۸۵۹ء سے ۱۸۶۰ء تک انسپکٹر پولیس رہا مین لکھنؤ اوناو و کانپور کے پولیس مین ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۱ء و ۱۸۶۲ء مین ملازم رہا ہون بعد اوسکے ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء مین اوناو تبدیل ہوکر آیا مین کانپور مین ۱۸۷۱ء مین تھا مین کانپور مین ۱۸۸۰ء تک رہا مین ۱۸۶۹ء و ۱۸۸۰ء مین مسٹر ڈانلی سے بمقام کانپور واقف تھا اور اوںکی لڑکی گرٹرڈ مسٹر ہیی بنگلہ مین سرکاری باغ کے سامنے رہتی تھی اور مسٹر ڈانلی نے

مجھ سے بیان کیا کہ وہ کانپور مین اس وجہ سے ہین کہ وہان رہائش ارزان ہے اونکی بیوی
اونکے ساتھ نہین رہتی تھین لڑکی کی عمر اٹھارہ ۱۸ سال کے قریب تھی وہ ایک خوبصورت
پوری جوان عورت تھی - پہلے مجھے خیال تھا کہ وہ شریف لوگ ہین بعد اوسکے جب اپنے
دوست ڈاکٹر کڈ کے ساتھ جنکا وہان دواخانہ تھا ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ شریف نہین ہین
مین نے ڈاکٹر کڈ کو اونکے ساتھ بہت ہی رسم رکھتے ہوئے دیکھا مین ڈاکٹر کڈ ایک ہی ساتھ رہتا تھا
اور وہان مین دیکھتا تھا کہ گرٹرڈ وہان آتی تھی اونکے ساتھ کھانا کھاتی اور شب باش ہوتی تھی
ایک مرتبہ گرٹرڈ نے ڈاکٹر کڈ کی ران مین چاقو بھی مار دیا تھا اکثر - ڈاکٹر صاحب گرٹرڈ کے
بنگلہ پر جایا کرتے تھے اور مجھ سے اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ رات کو وہان اوسکے ساتھ
سویا کرتے تھے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ مین یہان رات کو شب باش ہونگا میرے گھر جاؤ
اور وہان لڑکون کی خبرگیری کرو مین خود رنڈوا تھا ایک مرتبہ خود گرٹرڈ سے تعلق رہا
اور اوسکے لیے بہت کچھ دینا پڑا مین نے ۵ء و شراب اوسکو دی میرے علم مین گرٹرڈ
چھ ۶ ماہ تک اوس بنگلہ مین خراب زندگی گذارتی رہی کانپور مین انور علی خان نامے ایک
نواب تھے جو گرٹرڈ و ڈانلی سے ملا کرتے تھے اور اوسکو اپنے گھر گاڑی مین لیجایا کرتے تھے
گرٹرڈ کا باپ ایسی باتون کی اجازت دیتا تھا مجھے نہین معلوم کہ وہ پنشن پاتا تھا یا کیا کیونکہ کبھی
اوسکو روپیہ پاتے نہین دیکھا مین جیمس لاکلن سے واقف ہون وہ کانپور مین گرٹرڈ سے
ملا کرتا تھا اوسوقت اوسکا بہنوئی تار گھر مین نوکر تھا لاکلن لکھنؤ گرٹرڈ سے کانپور سے جانے
کے بعد ملا کرتا تھا مین خیال کرتا ہون کہ گرٹرڈ اور اونکا باپ ستمبر سنہ ۶ء مین لکھنؤ گیا مین یہ تاریخ
اسباعث کہتا ہون کہ میرا لڑکا اوسی زمانہ مین مرا تھا جب میرا لڑکا بیمار تھا اوسوقت یہ
پُرانے بنگلہ مین تھے اور جب وہ مرا تب مین نے سنا کہ چلے گیے تھے جب میرا لڑکا بیمار تھا مین
کبھی ان لوگون سے ملنے نہین گیا مین بعد انکے کانپور سے چلے جانے کے کبھی نہین ملا دستخط
جی ای آرچر ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء اسقدر عبارت پر دستخط کرنے کے بعد اس شخص نے
بیان کیا کہ کبھی اوسنے مسز ڈانلی سے ملاقات نہین کی ممکن ہے کہ وہ بھی گرٹرڈ کے ساتھ ہو گو کبھی
اوسکو نہین دیکھا -

۳۵ الف - ہنڈی بابت مبلغ چھ ہزار مدخلہ بنک بنگال لکھنؤ -

۳۵ - رسید بابت چھ ہزار - ۱۴ ستمبر ۱۸۹۲ء -

۳۵ بی — ہنڈی بابت مبلغ پانچہزار روپیہ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۲ء —

۳۶ — ہنڈی بابت ایک ہزار روپیہ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۸۹۲ء۔ وصول کردہ شیخ حیدر حسین۔

۳۷ — ہنڈی بابت مبلغ دو ہزار پانسو روپیہ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۸۹۲ء —

۳۸ — ہنڈی مبلغ سات سو روپیہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۲ء۔ وصول کردہ امیر مرزا۔

۳۹ — ہنڈی مبلغ تین سو روپیہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۲ء —

۴۰ — ہنڈی ایک ہزار روپیہ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء —

۴۱ — ہنڈی بابت ایک ہزار روپیہ مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۸۹۲ء

۴۲ — رسید مبلغ پانسو روپیہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۲ء وصول کردہ امیر مرزا —

۴۳ — خط کنگ کنگ کمپنی مہاجنان بمبئی بنام بنگ بنگال لکھنؤ کہ نواب مہدی حسن فتح نواز جنگ صاحب ساکن حیدرآباد دکن کو بنک بنگال آٹھ ہزار پانسو تک اونکے اطمینان پر دے سکتا ہے اس رقم مین نواب مہدی حسن نے علاوہ رقوم متذکرہ بالا ۲۷ ستمبر کو پانچہزار روپیہ اور ۷ اکتوبر کو ڈھائی ہزار و ۱۲ اکتوبر کو سات سو روپیہ وصول کیا

حلف نامہ پرنس مرزا سلیمان قدر مورخہ ۶ اکتوبر ۱۸۹۲ء

بخدمت مسٹر مولاک صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ —

کل میرے پاس سمن عدالت مجسٹریٹی سے ایک ایسے مقدمہ مین شہادت دینے کو طلبی کا آیا جسکے واقعات سے مین بالکل واقف نہین ہون اپنے ذاتی مرتبہ کے لحاظ سے مین عدالت فوجداری کی حاضری سے بری ہون مین آپ سے عرض پرداز ہون کہ براہ مہربانی آپ حکم دین کہ میری شہادت بذریعہ کمیشن لیجائے —

حلف نامہ مسٹر کیوراس مورخہ ۲۶ اکتوبر

مسٹر کیوراس نے میرے سامنے حلف نامہ بدین مضمون داخل کیا کہ وہ ۱۸۷۶ء مین لکھنؤ مین انسپکٹر تھے ڈانلی کے خاندان سے واقف تھے اونکے مکانات اونھین کے حلقہ مین تھے وہ واقف ہین کہ مسیز سگر شرڈ و ڈڈانلی معزز خیال کی جاتی تھین اونکے علم مین یورپین یا ہندوستانی عیاشی کی غرض سے اونکے گھر نہین جایا کرتے تھے اور ۱۸۷۵ء مین اوسکا باپ معہ گرٹروڈ کے پنجاب کو چلا گیا ۱۸۷۸ء کے وسط مین پنجاب سے واپس آئے ۱۸۷۸ء مین مہدی حسن تحصیلدار دوست شادی کی ۵ اکتوبر کو نارٹن صاحب نے اونکو بلایا یہ سبب

واقعات ریل ہوٹل مین ملاقات کرتے وقت بیان کردئے ان واقعات کے بعد بھی مسٹر نارٹن نے مسٹر کیوراس کو شہادت مین طلب کیا اور یہ بھی اطلاع ہوئی کہ مسٹر راسٹن ایک گواہ ملزم اس بنا پر گرفتار ہوئی تھی کہ وہ بھاگی جاتی تھی حلف نامہ داخل کرتے ہین کہ کسی قسم کی کوئی پریشانی انکو ہو تمام واقعات متذکرہ بالا صحیح ہین دستخط کیوراس ۔ میر اسر رشتہ دار کیوراس کو پہچانتا ہے جنھون نے میرے سامنے حلف اوٹھائی ۔ دستخط مجسٹریٹ

حلف نامہ لاکلن

مین جونار اسٹن کے مکان مین کل شام کو ساڑھے ۲ بجے تھا جو میرے ساتھ مقدمہ حیدرآباد نواب مہدی حسین بنام مترا مین شاہد ہین مسٹر بویل کا خدمتگار شام کو آیا اور کہا کہ مسٹر بویل بیٹھے ہوئے گاڑی مین انتظار کر رہے ہین کہ مسیز راسٹن سے گفتگو ہو مسٹر ڈ وہان کارڈ ریکوے اور مورو ہیلکھنڈ مسیز راسٹن کے پاس تھے جیسے ہی بویل صاحب کے آنے کی خبر سنی وہ ہٹ گئے کہ کہین سامنا ہو مسٹر راسٹن کے کہلا بھیجا کہ وہ گھر مین نہین ہین ہم لوگ اس غرض سے جمع ہوئے تھے کہ مہدی حسن کی جانب سے جو رشوت دیجاتی تھی اوسپر گفتگو کرین مسیٹر راسٹن نے بیان کیا کہ وہ روپیہ لیکر لکھنؤ سے باہر جانے کو تیار ہین مگر مین نے انکار کیا اور یہ کہکر ٹالدیا کہ مین کل جواب دونگا مین نے مسیٹر راسٹن نے ملزم کے وکلاء کو ایک بیان گرکڈ و ڈانلی کے گذشتہ حال کی بات لکھوادیا ۔ مورخہ ۱۰ ار اکتوبر ۱۸۹۲ء دستخط دستخط الفیف اجلو جے ۔ بی بویل وارڈلی نائن ۔ میرے سامنے جمیس لاکلن نے یہ حلفیہ اظہار داخل کیا دستخط ای ایچ ریڈلس سیشی مجسٹریٹ لکھنؤ ۱۰ ار اکتوبر ۱۸۹۲ء

بذریعہ تار ملزم نے ویل کی مزید فہرست گواہان داخل کی جمیس لاکلن جونار اسٹن وای اے کیوراس و ڈی سی ہیگنیرا وابو الحسن و پرنسپل سائکس ریچرڈ گرنیٹ مسیٹر کل آرتھر اوان جارج ہیورن جارج آرچرہنگ نبگال مرتضے حسین ۔

۴۴- خط سید یوسف الزمان بنام راجہ رامپال سنگھ

مائی ڈیر راجہ رامپال سنگھ، شکریہ کے ساتھ آپ کے خط مورخہ ۷ ر ماہ حال کی رسید دیکر مین عرض کرتا ہون
کہ مین اسقدر ایونس کے حال سے واقف ہون کہ مسٹر ایونس محکمہ تعمیرات الہ آباد مین نوکر ہین مجھے امید ہے کہ آپ نے سجاد حسین کا
اظہار نیز دیگر اظہارات دیکھے ہونگے۔ اونھون نے گرٹی کو ایونس کے گھر مین دیکھا ہوگا اور اب وہ بالکل دوسری کیفیت
بیان کرتے ہین اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ گرٹرود ڈانلی کی ایک تصویر اونکے پاس ہے جو ۱۸۹۳ء مین خود
اوسنے اونکو دی تھی مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین نے خود یہ تصویر ۱۸۹۲ء مین ہندوستانی طوائف کے لباس مین
دیکھی تھی اور یقیناً اوسی نے مجھے دکھلائی اور یہ بھی مہدی حسن کہتے ہین کہ تصویر ۱۸۹۱ء مین اونکی فرمایش سے لیگئی
آپنے جو اندازہ گرٹرود کی عمر کا کیا ٹھیک ہے مین ضرور یہ قرار دونگا کہ ۱۸۹۲ء مین وہ ۱۹ سال کی تھی اور اوسوقت تک
اس خیال پر قایم رہونگا جب تک مصدقہ نقل کسی سرکاری رجسٹر پیدایش کے نکلوائی جائے جو مہدی حسن کے حلفیہ اظہار کی
تصدیق کرے اور اس امر پر ہمارے خیال کو مضبوط کرے۔ اونکو یہ سرٹیفکٹ پیش کرنا چاہیے۔

اگر مجھسے دوستانہ تعلقات مسٹر مترا یا اونکے عیال سے ہوتے تو مین اونکو رائے دیتا کہ گرٹرود ڈانلی کو
اپنا خاص اور اول شاہد قرار دین مناسب تو یہ تھا کہ وہ مستغاثہ کی اول شاہد ہوتین ممکن ہے کہ وہ تمام اون
الزامات کی تردید نہ کرین جو اونکے خلاف اوس ناپاک رسالہ مین لکھے گئے ہین۔

مجھسے بھی تار دیا گیا ہے کہ مین کمیشن کے روبرو اظہار دینے لکھنؤ آؤن مین نے صاف صاف اوسکی منظوری سے
انکار کیا اگر اونکو میری شہادت کی پروا ہو تو ممکن ہے کہ وہ میری باضابطہ شہادت حاصل کرین مین خود مترا کے
واسطے شہادت دینے کھڑا ہونگا جو بالکل میرے لیے اجنبی ہے مجھے اوسکی ذرا بھی پروا نہین ہے چاہے اوسکو
حبس دوام کی سزا ہو جائے اور وہ بیگناہ ہو۔ مگر میرے پاس اگر کسی عدالت مجاز کا سمن آیا تو مین وہی بیان کرونگا
جو واقعی سمجھتا ہون۔ اگر یہ الزامات تمام بنائے ہوئے مہدی حسن کے خلاف ہوتے تو مین ضرور عدالت مین جاتا اور
خود مہدی حسن کے موافق شہادت دیتا مگر موجودہ حالت مین غیر ممکن ہے کہ مین اونکا ساتھ دون بشرطیکہ تمام
قسم کے جھوٹ بولنے اور سخت دروغ حلفی کے لیے تیار نہون ممکن نہین ہے کہ مین راضی ہون جو کام مین کسی
شخص کے خاطر سے منظور نہین کر سکتا۔

اخبار ہندوستانی لکھنؤ نے ایک طویل فہرست مترا کے لکھنوی شاہدون کی شائع کی ہے جسمین علاوہ آپکے نام کے
مین اپنا نام بھی دیکھتا ہون و نیز کرنل کری و کرنیل نیوبری و مسٹر مفرڈ و مرزا عباس وغیرہ کے نام دیکھتا ہون۔

ان صاحبون کے لیے یہ غیر ممکن ہوگا کہ قبول کرین کہ ۱۸۹۲ء مین اس عورت کے ساتھ اونکو کوئی رسم یا تعلق تھا سلیمان قدر کا بھی
نام ہے مین نہین کہہ سکتا کہ وہ کیا بحلف بیان کرینگے میری سمجھ مین نہین آتا کہ کس اطمینان پر مترا نے ایسے اعلی درجہ کے

لوگون کو ظاہر ہوگیا ہے۔

پمفلٹ جس غرض سے لکھا تھا وہ پوری ہوگئی اب چاہے مترایا اوسکی تصویر کو پھانسی دیجائے مگر مہدی حسین کبھی اپنا منھ سوسائٹی مین نہین دکھا سکتے مجھے حیرت ہے کہ کس غرض سے اونکے دوستون نے اسمقدمہ کے دائر کرنے کی اونکو رائے دی حضور ویسرائے عنقریب حیدرآباد جانے والے ہین۔ اور باتون مین ممکن ہے کہ اس مسئلہ پر بھی گفتگو ہو اس معاملہ کی نسبت پہلی بات تو یہ کا نوٹ سکرٹری صیغہ خارجیہ نے لیا ہو گا ۱۸۹۱ء مین غل ضرور ہوا تھا مگر دبا دیا گیا تو اور آگ جو تھوڑے عرصہ تک جلتی رہی تھی وہ بالکل بجھا نہ دی گئی تھی کہ اس مرتبہ وہ خود مہدی حسین کی وجہ سے روشن ہوئی۔

۴۵۔ خط راجہ رامپال سنگھ بنام سید یوسف الزمان مورخہ ۲۹۔ ستمبر ۱۸۹۲ء

۴۶۔ خط راجہ رامپال سنگھ بنام سید یوسف الزمان

مائی ڈیر یوسف الزمان۔ آپ کے خط آنے کے قبل مین نے مسٹر ڈسینز یوانس کا اظہار دیکھ لیا تھا مگر یہ لوگ کون ہین اور کیا حیثیت رکھتے ہین؟ آپ کے اس سوال کے جواب مین کہ کب مین نے گرٹروڈ کو دیکھا مین بیان کرونگا کہ مین نے کوئی یادداشت ان امور کی نہین رکھی مگر میری ملاقات اونسے میرے مقدمہ سلطانپور کے بعد ہوئی جسمین میرے رشتہ دار چاہتے تھے کہ مین جائداد سے محروم کیا جاؤن اور جسکی نسبت باہمی مصالحت ہوگئی مہدی حسین کے پرتاب گڈھ جانے کے بہت ہی زمانہ قبل۔ اگر آپ چاہتے ہین تو مین ٹھیک طور پر تاریخ بتلا سکتا ہون اوسوقت ڈانلی کی عمر ۹ اور ۱۱ کے درمیان معلوم ہوتی تھی مہدی حسن کی نسبت جو آپ نے سخت الفاظ لکھے اونسے اور نیز مسٹر نارٹن سے اتفاق کرتا ہون جنھون نے بیان کیا کہ مہدی حسن اوس سے زیادہ اچھی طرح سے انگریزی نہین بول سکتے جسطرح سے مسٹر نارٹن اردو بول سکتے ہین مسٹر نارٹن نے جو معاملات کانگرس مین میرے مخالف ہین مجھکو تار دیا تھا کہ لکھنؤ کو آؤ۔ مگر چونکہ مین کالاکانکر سے دور رہتا ہون مین نے اپنے مرتبہ کے خیال سے مناسب نہین خیال کیا کہ لکھنؤ کا سفر اختیار کرون اور ایسے نازک معاملہ مین جیسا مہدی حسین کا ہے شہادت دون مین نے اونکے تار کا جواب بھی نہین دیا مین یہ بطور آپکے دلی دوست کے لکھتا ہون اس اطلاع کی غرض سے کہ گو ایک شخص کسی سے نفرت کرے مگر ممکن ہے کہ نقصان نہ پہونچائے۔ پس جو کچھ مسٹر مہدی حسین کے چال چلن سے نفرت ہے وہ اسقدر نہین ہے کہ مین اونکو ضرر پہونچانے کے لیے خود شہادت کو کھڑا ہو جاؤن۔ بلاشک اگر مین شہادت دینے کو مجبور کیا گیا تو دوسری بات ہے مگر تار کی خبر پر دوڑے جانا کہ میان بیوی کے ٹھیک یا خراب حالات ظاہر کئے جاوین ایک ایماندار شخص کے لیے شایان نہین ہے۔

مکمل و مفصل کارروائی

مقدمہ

نواب مہدی حسین بنام مسٹر ایس ایم مترا

حصہ دویم

اس مشہور و معروف و دلچسپ مقدمے کے متعلق تمام کاغذات اظہار
گواہان و دستاویزات وغیرہ جو فریقین نے بمقام حیدرآباد
مسلمہ دوبارہ بنکی پیش کئے عدالتی کاغذات سے ترجمہ ہو کر
بابو ایشری پرساد ورما بی۔اے کے اہتمام سے شایع ہوئے

لکھنؤ

منشی گنگا پرساد ورما و برادران پریس واقع امین آباد میں چھپے

قیمت ہر سہ حصص عہ بمحصول ۱۰۲ کوئی حصہ علیحدہ فروخت نہ ہوگا جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

کمیشن مقام الہ آباد

تامس ایوانس نے باقرار صالح بیان کیا - مین اس مقدمہ مین مستغیث نواب مہدی حسن سے واقف ہون
مین اونکی بیوی کو جانتا ہون - اونکا کنوارپنے کا نام گرٹروڈ ڈانلی تھا - مین نے سنہ ۱۸۶۶ء
مین اوس سے ملاقات پیدا کی اوسوقت اوسکی عمر ۹ یا ۱۰ سال کی تھی - مین اوس وقت لکھنؤ مین تھا
وہ اپنی مان کے ساتھ ہمارے پاس سنہ ۱۸۶۲ء مین تھی - میری ملاقات کئی سال تک اوس سے
نہین ہوئی - مین نے اوسکو سنہ ۱۸۷۲ء مین پھر دیکھا - اوسوقت وہ اپنے باپ کے ساتھ لکھنؤ مین رہتی
تھی - مین خیال کرتا ہون سول لین مین رہتی تھی - مین کہہ نہین سکتا ہون آیا وہ پورے سال سنہ ۱۸۷۲ء
مین لکھنؤ مین رہی - مین وہان جنوری سنہ ۱۸۷۳ء تک رہا - بعد اسکے مین دہلی چلا گیا - سنہ ۱۸۷۳ء مین مس
ڈانلی سے ہمنے خط کتابت کی اوسنے مجھے انبالہ یا جلندہر سے خط لکھا - مین نے سنہ ۱۸۷۳ء مین اوسکو
دیکھا وہ ہمارے پاس دہلی آئی تھی مین خیال کرتا ہون اوسکا باپ مرگیا تھا اور وہ یتیم تھی - وہ ہمارے
ساتھ دہلی مین تین مہینہ تک رہی ہوگی - شروع ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء تک دہلی مین اوسنے مجھ سے کہا کہ اوسکی
شادی مسٹر مہدی حسن سے ہونے والی ہے - میری بیوی میرے ساتھ دہلی مین رہتی تھی - ستمبر
سنہ ۱۸۷۳ء مین میری بیوی لکھنؤ کو گئی - اوسکے ساتھ مس ڈانلی تھی - میری بیوی کچھ چیزین لینے گئی تھی
جو ہم لوگ لکھنؤ مین چھوڑ آئے تھے - وہ تین روز لکھنؤ مین رہی - دوسری بات مس ڈانلی کی نسبت
مین نے یہ سُنی تھی کہ اوسکی شادی مہدی حسن سے ہوگئی ہے - مجھے نہین معلوم کہ مین نے یہ
پہلے کس سے سُنا مگر بعد مین اوسنے مجھے خود لکھا اور اطلاع دی - ہمارے ساتھ جب وہ
تھی مہدی حسن سے خط کتابت رکھتی تھی اور وہ لکھنؤ میری بیوی کے ساتھ شادی کی غرض سے
گئی تھی - شادی کے بعد سنہ ۱۸۸۳ء مین میری ملاقات اوس سے میرٹھ مین ہوئی - وہ اوسوقت
حیدرآباد جا رہی تھی اور ہمارے ساتھ ٹھہری تھی - وہ اپنے تئین مسز مہدی حسن کہتی تھی - اور
ہم نے اسی طرح سے اوسکو اپنے گھر مین رکھا - اوسکا باپ کمسریٹ یا توپخانہ مین افسر تھا - مین نے
اوسے بخوبی واقف تھا وہ ایک معزز آدمی تھے مجھے کبھی اسکے خیال کرنے کی وجہ نہین پیدا ہوئی
کہ مس ڈانلی خراب زندگی گذرانتی تھی - جب تک یہ کارروائی عدالت حیدرآباد مین دائر نہین
ہوئی مین نے اوسکے چال چلن کے خلاف کوئی بات نہین سُنی تھی - مین نے سُنا ہے کہ ایک
گمنام رسالہ اسکے چال چلن کے خلاف شایع ہوا ہے مین نے خود کوئی امر اسکے چال چلن کے

خلاف نہین سُنا - دستخط ٹی ایوانس دستخط ایچ فریزر مورخہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

ٹامس ایوانس نے باقرار صالح بجواب سوالات مزید[1] مسٹر لنکین بیان کیا - ڈانلی خاندان میرے ساتھہ سنہ ۱۸۶۴ء مین رہتا تھا - خاندان مین گرٹروڈ اور اوسکی مان تھی دو یا تین ماہ یہ میرے ساتھہ ٹھہرے تھے نہین معلوم وہ کہان گئے - مین کہہ نہین سکتا کہ سنہ ۱۸۶۴ و ۶۶ء کے درمیان وہ لوگ کیا کرتے تھے - مگر دوبارہ غور کرنے سے مین خیال کرتا ہون گرٹروڈ اسکول مین تھی - مین واقف تھا وہ گرل اسکول لکھنؤ مین تھی - مین خیال کرتا ہون کہ اوسکی مان اسکول مین معلمہ تھی - مسٹر ڈانلی اوسکا باپ میرے یقین مین انگلستان مین تھا - مجھے نہین معلوم کہ مسز ڈانلی نے اسکول مین کیون معلمہ کا کام شروع کیا - مسٹر ڈانلی انگلستان سے سنہ ۱۸۶۹ء مین واپس آئے - وہ بہت ہی معزز اور بڑے تعلیم یافتہ شخص تھے - مجھے نہین معلوم کہ اونہون نے کہان تعلیم پائی مجھے نہین معلوم کہ گرٹروڈ اور اوسکی مان سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء کے درمیان کہان رہی مسٹر ڈانلی کہین پنجاب مین مرے تھے - مسز ڈانلی کانپور مین مری تھین مجھے نہین معلوم کہ وہ کانپور کیون گئی تھین - مجھے یقین ہے مسٹر ڈانلی کے ایک بھائی تھا جو محکمہ انجنیر اور وہ روہیلکھنڈ ریلوے مین ملازم تھا - مین نے سجاد حسین اڈیٹر پنچ لکھنؤ کو کہین نہین دیکھا - مین کسی طالب علم کیننگ کالج سجاد حسین نامے سے واقف نہین - اس نام کا شخص میرے گھر پر کبھی نہین آیا - یہ غلط ہے کہ اونکے باپ نے جسوقت گرٹروڈ ڈانلی میرے گھر مین تھی مجھہ سے ملاقات کرائی تھی - مجھے یہ کبھی نہین معلوم ہوا کہ گرٹروڈ کے پاس ہندوستانی لوگ آیا کرتے تھے - مین نے کبھی نہین سُنا اور نہ مجھے معلوم ہے کہ اپنے گھر مین وہ ہندوستانیون سے ملا کرتی تھی - مین نے کبھی لا کلس کا ذکر لکھنؤ مین نہین سُنا اور نہ یہ سُنا کہ اس نام کے کسی شخص کے ساتھہ گرٹروڈ کی شادی ہونیوالی تھی

بجواب سوالات جج مسٹر نارٹن - مین سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات دفتر سکرٹریٹ ہون اور ۴۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہون سنہ ۱۸۶۴ء مین مین محکمہ تعمیرات سکرٹریٹ اودھ مین کلرک تھا اور میری تنخواہ [illegible] تک مجھے یاد ہے ایک سو روپیہ ماہوار تھی - اول ملاقات مہدی حسن سے سنہ [illegible]ء مین ہوئی تھی یا نہین مین نہین بتلا سکتا - کب - مین خیال کرتا ہون کہ پہلی ملاقات لکھنؤ مین ہوئی - میری شادی سنہ ۱۸۶۳ء مین ہوئی - میری بیوی مس ہولٹ نامے تھین - مجھے یاد نہین کہ میری ساس کا کیا نام تھا - مگر معلوم ہے کہ میکل نہین تھا - میری بیوی اور گرٹروڈ کی مان مین کوئی رشتہ نہ تھا مجھے یقین ہے کہ میری بیوی کی مان اور مسز ڈانلی کی مان آپس مین بہن کا رشتہ نہین رکھتی تھین - مین مخالفت

---

[1] مسٹر ایرڈلی نارٹن مزید سوالات منجانب استغاثہ کی مخالفت کرتے ہین -

مکانات لکھنؤ مین رہا مین پیلس گیٹ کے مقابل مکان مین کبھی نہین رہا۔ دوسری مرتبہ سوچنے سے
مین خیال کرتا ہون کہ فرحت بخش کے ایک کونے کے مکان مین رہا۔ مجھے حاضرات کا کبھی شوق نہین ہوا
میرے نام کا کوئی دوسرا بھائی سرکاری ملازمت مین سنہ ۶۷ یا ۷۱ء مین نہین تھا۔ مین نے کسی سے نہین
کہا کہ گرٹروڈ ڈانلی میری بھتیجی تھی۔ جب پہلی ملاقات گرٹروڈ ڈانلی سے ہوئی وہ اپنی مان کے ساتھ
شملہ سے لکھنؤ میرے مکان پر ملنے آئی تھی یہ سنہ ۱۸۶۴ء کا واقعہ ہے۔ اس سے قبل مین ذاتی طور پر
ان مین سے کسی سے واقف نہین تھا۔ ممکن ہے کہ میری بیوی واقف ہون۔ جہان تک مین واقف
ہون وہ بھی واقف نہ تھین۔ وہ میرے گھر اسوجہ سے نہین آئین کہ میری بیوی لارنس اسائلم مین
تھین اور وہین گرٹروڈ کی مان بھی تھین۔ میری بیوی وہان پڑھتی تھی۔ میری بیوی نے مجھ سے
کہا تھا کہ گرٹروڈ ہم لوگون کے ساتھ رہنے آتی ہے۔ مین انکے آنے سے واقف تھا مین نے پوچھا تھا
کہ یہ لوگ کون ہین یہ لوگ کھانے کی قیمت یا مکان کا کرایہ نہین دیتے تھے۔ میرے یہان قیام کی کوئی مدت
نہین قرار پائی تھی۔ گرٹروڈ کی مان نے میری بیوی کے ساتھ لارنس یتیم خانہ مین جو اوسکی
سخت بیماری کے وقت احسان کیا تھا اوس کا یہ معاوضہ تھا احسان میری بیوی کے ساتھ
کنوارے پن مین کیا گیا تھا۔ یہ یتیم خانہ سناور مین تھا۔ مسز ڈانلی میرے گھر مین نومبر سنہ ۱۸۶۴ء
مین آئی تھی۔ گرٹروڈ کی عمر اوسوقت ۵ یا ۶ سال کی تھی۔ یہ عمر مین نے اندازاً خیال کی تھی۔ مین نے
اوس سے یا اوسکی مان سے کبھی اوسکی عمر دریافت نہین کی۔ مین نے اوسکا سارٹیفکیٹ
بپتسمہ نہین دیکھا اوسکے باپ نے مجھ سے کبھی نہین بتلایا کہان وہ پیدا ہوئی تھی۔ اور
مین خود اوسکی پیدائش کے حال سے واقف نہین ہون۔ مین کبھی دلارام کی کوٹھی لکھنؤ مین نوکر
نہین رہا۔ بٹی نامے کوئی میرا عزیز نہین۔ سنہ ۱۸۶۴ء مین گرٹروڈ اور اوسکی مان ہمارے ساتھ
دوماہ تک رہی مجھے نہین معلوم کہ بعد دوماہ وہ لوگ کہان چلے گئے۔ مین واقف نہین کہ
مسز ڈانلی معلمہ ایبٹ اسکول مین مقرر ہوئی تھین۔ مین نے گرٹروڈ کو سنہ ۶۴ یا ۱۸۷۲ء کے درمیان
دیکھا مگر مجھے حالات یاد نہین نہ ٹھیک بیان کرسکتا ہون کہ مین نے اوسکو دو یا ایک مرتبہ
یا ہمیشہ دیکھا۔ مین کہہ نہین سکتا کہ سنہ ۶۷ یا ۶۸ء مین وہ کہان تھی۔ سنہ ۱۸۶۰ء و سنہ ۱۸۶۹ء مین وہ
میری یاد سے گرل اسکول لکھنؤ مین پڑہتی تھی۔ مین کہہ نہین سکتا کہ کب اور کیون مسز ڈانلی
نے معلمی ایبٹ اسکول ترک کی۔ مین واقف نہین کہ گرٹروڈ سنہ ۷۶ء مین کہان رہتی
تھی۔ مین خیال کرتا ہون کہ وہ سنہ ۱۸۷۱ء مین پنجاب مین تھی مجھے اوسکو خط لکھنے کی عادت

نہ تھی۔ عملاً درمیان ۱۸۶۴ء و ۱۸۶۵ء مین نے اوسکو نہین دیکھا ۱۸۶۵ء مین وہ کسی جگہ سول لین
مین رہتی تھی۔ قبل اوس کے اپنی مان کے ساتھ شملہ سے واپسی کے مین نے اوسکے
باپ کو دیکھا تھا۔ ۱۸۶۷ء کے وسط تک مین نے اوسکو نہین دیکھا تھا۔ جنوری ۱۸۶۸ء مین
مین لکھنؤ سے چلا گیا تھا۔ جب مین نے کہا کہ گرٹروڈ کا باپ انگلستان گیا تھا تو میرا مطلب
یہ تھا کہ وہ ہندوستان کے باہر چلا گیا تھا۔ میری اوس سے کوئی زیادہ محبت نہ تھی لوگون سے
وہ دلی دوستی پیدا کرنے کا عادی نہ تھا۔ ہم اکثر ایک دوسرے کے مکان پر کھانا کھاتے
اور کھیل مین شریک ہوتے تھے۔ ہم مہینہ مین ایک یا دو مرتبہ گفتگو کرنیکو ملتے تھے۔ وہ ہمارے
گھر پر مع اپنی لڑکی کے آتے تھے مین اون کے نجی عادات سے واقف نہین۔ وہ
محکمہ کمسریٹ یا توپخانہ مین وارنٹ افسر تھے۔ وہ بہت پڑھے لکھے آدمی تھے اور مختلف
مصنفین کی تحریرون پر گفتگو کر سکتے تھے۔ مین کہہ نہین سکتا کہ کون کتابین اونہون نے
پڑھی تھین یا کن مصنفین کی بابت گفتگو کر سکتے تھے اور نہ مین کوئی نمونہ اونکے علمی مذاق
کا پیش کر سکتا ہون مین ۱۸۶۴ء مین اونکی عمر سے واقف نہین تھا یا اونہون نے کون خدمات
انجام دیا کہان مرے۔ مین واقف نہین ہون کہ مسز ڈانلی کہان مرین یا قبل اونکے مرنے کے
گرٹروڈ کہان رہتی تھی۔ مین مسز ہاجسن سے اور لکھنؤ مین اونکی شہرت سے واقف نہین تھا
مین نے یہ نہین سُنا تھا کہ وہ عام طوائف تھی۔ مین حلف اوٹھاتا ہون کہ کبھی کسی معزز
ہندوستانی نے اپنی لڑکی سے لکھنؤ مین ملاقات نہین کرائی۔ باندہ مین میرا ایک بھائی تھا
وہ دفتر کلکٹری مین ہیڈ کلارک تھا۔ مین کسی ہندوستانی ڈپٹی کلکٹر سے واقف نہین
تھا جب مین لکھنؤ مین تھا۔ مین مرزا عنایت علی بیگ نامے کسی شخص سے واقف نہین تھا
مین مسٹر ٹیلر نامے ایک شخص سے واقف تھا جو میرے دفتر مین بمقام لکھنؤ کلارک تھا۔
مین ہنی نامے کسی شخص سے واقف نہین۔ مین نے گرٹروڈ کو کبھی ہندوستانی لباس
مین نہین دیکھا اور کبھی نہین سُنا کہ وہ ایسے لباس کے پہننے کی عادی تھی۔ مین فوٹو
حرف بی جو مجھے دکھلایا جاتا ہے نہین پہچانتا۔ مین گرٹروڈ ڈانلی کی اوس مین مشابہت
نہین دیکھتا۔ نہ اس دوسرے فوٹو حرف اے کو پہچانتا ہون جو اب مجھے دکھلایا
جاتا ہے میرے پاس گرٹروڈ ڈانلی کا کوئی خط لکھا ہوا نہین ہے۔ اوس نے مجھکو کوئی
خط مہدی حسن کا نہین دکھلایا۔ جب مین اونہون نے خواہش کی ہو کہ وہ اوس سے

شادی کرین گے- مین حلف نہین اوٹھا سکتا کہ مین نے اپنی بیوی سے کوئی تحقیقات کی یا نہین کی گرٹرووڈ کو لکھنؤ مین چھوڑکر جب وہ دہلی واپس آئے تھے تو گرٹرووڈ کہان رہی- مین نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ گرٹرووڈ کہان رہتی ہے- میری بیوی نے کہا کہ مین گرٹرووڈ کو اوسی مکان مین چھوڑ آئی ہون جہان سے مین اپنا اسباب لینے گئی تھی- مین واقف نہین کہ اوس مکان مین اور کوئی شخص رہتا تھا- مین واقف تھا کہ وہ لکھنؤ شادی کرنے جاتی ہے- مین خیال کرتا ہون کہ اوسکی عمر اوسوقت درمیان ۱۵ یا ۱۶ سال تھی- دہلی سے چلنے کے قبل وہ عیسائی تھی- کوئی تاریخ شادی کی مقرر نہین ہوئی تھی مجھے نہین معلوم کہ وہ کیونکر گذران کرتی تھی- کیونکہ مین نے تحقیقات نہین کی مجھے معلوم نہین کہ وہ ایک مہینہ تک مہدی حسن کی محافظت مین رہی- مین اپنی لڑکی کو اس طرح سے اجازت نہ دیتا کہ اپنی شادی جاکر کرے- میرے پاس کوئی خط گرٹرووڈ کا نہین ہے جس مین اوسنے اپنی شادی کا حال لکھا ہو- مین نے اوس سے دریافت نہین کیا کیونکر اور کس طریقہ سے اوسنے شادی کی- مین نے یہ نہین سُنا کہ وہ مسلمان ہوگئی ہے یا شادی کا ایک نکاحنامہ بھی موجود ہے- مین نے یہ نکاحنامہ نخود دیکھا اور نہ اسکی خبر سُنی- مین نے کل مہدی حسن سے ملاقات کی تھی- مین نے سجاد حسین کا اظہار نہ پڑھا نہ دیکھا ہے جب سے کہ مہدی حسن یہان آئے ہین- مین نے دو مرتبہ اونکو دیکھا قبل میرے اوس اظہار کے جو مسٹر ڈویلین نے لیا- مین مہدی حسن سے ملا تھا میرے پانچ لڑکے اور دو لڑکیان ہین- میری ایک لڑکی کا نام ایلس ہے اوسکی شادی مسٹر ولس سے ہوئی ہے- مجھے نہین معلوم کہ اب ولس کہان ہین اور کیا کرتے ہین میری لڑکی ایلس کبھی خراب نہین ہوئی وہ کبھی حیدر آباد مین نہین آئی-

تجواب سوالات مکرر بیان کیا گرٹرووڈ دانلی دہلی مین مجھ سے یون ہی ملنے آئی تھی- جہان سے وہ لکھنؤ چلی گئی اوسکے نگہبان علیحدہ تھے- مین نے دست اندازی نہین مناسب خیال کی میری بیوی اوس موقع پر ضرور لکھنؤ جاتی- دستخط ٹی ایوانس- دستخط جے ایس ہی ڈیوس جوائنٹ مجسٹریٹ الہ آباد ۷- نومبر ۱۸۹۲ع-

میری ایوانس نے باقرار صالح بیان کیا مین ٹامس ایوانس کی بیوی ہون- مین مسٹر مہدی حسن سے واقف ہون پہلی ملاقات اون سے ۱۸۶۲ع مین مقام لکھنؤ مین

ہوئی اوسوقت اونکا نام گرٹروڈ ڈانلی تھا بالکل بچہ ۶ یا ۷ سال کی تھی - مین ۱۸۶۸ء کے قبل لکھنؤ
سے آئی - ۱۸۶۹ء مین مس ڈانلی اور اوسکی ماں چند ماہ تک ہمارے ساتھ ٹھہرین اور بعد
اوسکے لکھنؤ سے چلی گیئن - مجھے نہین معلوم کہ کہان گیئن - مجھے نہین معلوم کہ کس مہینہ مین لکھنؤ
سے گیئن - ہم دہلی گئے تھے مجھے یاد نہین کہ کوئی خط کتابت ڈانلی خاندان سے دہلی مین ہوئی
گرٹروڈ ڈانلی میرے پاس دہلی مین آئی اور میرے پاس ٹھہری مین خیال کرتی ہون وہ پنجاب
سے آئی تھی - جہان اوسکا باپ مرگیا تھا - مین کہہ نہین سکتی کس قدر عرصہ تک وہ میرے
ساتھہ ٹھہری تھی - ممکن ہے کہ تین یا چار مہینہ تک ہو ۱۸۷۳ء مین لکھنؤ ستمبر کے قریب مین
گئی تھی - مین اپنا کچھ اسباب لینے گئی تھی جو وہان چھوڑ آئی تھی - مس ڈانلی میرے ساتھہ لکھنؤ گئی
تھی - مین کہہ نہین سکتی کہ کس قدر عرصہ تک مین لکھنؤ مین ٹھہری تھی - تین روز سے زیادہ نہین مین
اوسی بنگلہ مین ٹھہری تھی جس مین پہلے رہ چکی تھی مس ڈانلی میرے ساتھہ رہی تھی - اور قبل ہمارے
دہلی سے چلنے کے اوسنے مجھہ سے بیان کیا تہا کہ وہ مسٹر مہدی حسن سے شادی کرنے والی ہے -
وہ میرے ساتھہ لکھنؤ مسٹر مہدی حسن سے شادی کرنے کے ارادہ سے گئی تھی - بعد میری واپسی دہلی
کے مین کہہ نہین سکتی کس قدر عرصہ کے بعد بلاشک تین مہینہ کے اندر مین خیال کرتی ہون کہ ایک
اور تین مہینہ کے درمیان - اوسنے مجھے لکھا کہ اوسکی شادی مسٹر مہدی حسن سے ہوگئی ہے - مین نے
اوسکو ۱۸۸۰ء مین دیکھا جب وہ حیدرآباد جا رہی تھی - مین میرٹھہ مین تھی - وہ میرے ساتھہ تین
یا چار ماہ تک رہی وہ اپنے تئین مسز مہدی حسن کہتی تھی - اور ہم نے یون ہی اوس سے ملاقات
کی - مین ہرگز اوسکو مکان مین ٹھہرنے نہین دیتی اگر معلوم ہوتا کہ وہ مسٹر مہدی حسن کے ساتھہ
خراب زندگی گذران رہی ہے - مجھے اس مین کوئی شک نہین تھا کہ وہ واقعی مسز مہدی حسن
تھی - اسکول کے زمانہ مین جب تک کہ مین اوس سے واقف رہی مجھے اسکے شک کرنے کی
کوئی وجہ نہین پیدا ہوئی کہ وہ بدچلن تھی - مین یقین کرتی ہون کہ وہ ایک پاکدامن لڑکی اور
ایک پاکدامن منکوحہ عورت تھی - دستخط میری ایوانس - دستخط ایچ فریزر مجسٹریٹ
مورخہ ۶ - اکتوبر ۱۸۹۲ء -

میری ایوانس نے باقرار صالح بجواب سوالات مزید مسٹر لنکین بیان کیا - مین سجاد حسین
نامے کسی طالب علم کیننگ کالج سے واقف نہین ہون - کسی ہندوستانی سے مین لکھنؤ
مین واقف نہ تھی اور نہ کوئی میرے گھر پر آیا - مین لاکلن نامے کسی شخص سے واقف نہین ہون

اور نہ کبھی یہ سُنا کہ گرٹروڈ کی شادی کسی ایسے شخص سے ہونے والی تھی ۱۸۶۲ء مین گرٹروڈ کی
مان میرے ساتھہ رہنے لکھنؤ مین آئی تھی - ایک مرتبہ پہلے ملاقات ہوئی تھی یعنے جب مین شملہ سے اوتر رہی تھی
وہ میرے پاس اسباعث آئی کہ اوسنے میری صحبت پسند کی -

بجواب سوالات جج مسٹر نارٹن بیان کیا - مین ایک گھنٹہ تک شملہ سے اوترتے وقت اوسکے ساتھ
رہی میری اوسوقت شادی نہین ہوئی تھی - مین نے اوس وقت اونکی دعوت کی تھی کہ جب کبھی
ممکن ہو میرے گھر آنا - جہان کہین مین ہون - اتفاق سے ۱۸۶۲ء مین مین لکھنؤ مین آئی - کوئی
خاص احسان اون کا میرے اوپر نہ تھا - اول مرتبہ مین نے گرٹروڈ کو ۱۸۶۱ یا ۱۸۶۲ء مین دیکھا
جب اوسکی مان سے میری ملاقات ہوئی - مین ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوئی تھی - دوبارہ
خیال کرنے سے مجھے غلطی معلوم ہوتی ہے - مینے اول بار اوسکو دراصل ۱۸۶۴ء مین
دیکھا - وہ اور اوسکی مان دو یا تین ماہ تک ہمارے ساتھ رہی - مجھے نہین معلوم کہ وہ
کہان گئی - مگر خیال کرتی ہون کہ الہ آباد گئی - جہان والدہ ڈانلی کو کسی بیمار کی تیمارداری
کرنا تھی - مین نہین خیال کرتی کہ مین نے پھر ۱۸۶۲ء کے قبل اونکو دیکھا - گرٹروڈ کے ساتھہ
خط کتابت مین نے اب تک محفوظ نہین رکھی - جب ۱۸۷۳ء مین لکھنؤ گرٹروڈ کے ساتھہ
گئی - مین مہدی حسن سے نہین ملی - گرٹروڈ نے مجھہ سے بیان کیا کہ اوسکی فوراً ہی شادی
ہونے والی تھی - مگر مجھے تاریخ نہین معلوم - میرے علم مین اوسکے پاس روپیہ نہین تھا
مین نے اوسکو تنہا اوس مکان مین دیکھا جہان سے مین اپنا اسباب لینے گئی تھی - اوسنے
مجھہ سے کہا کہ ٹھہرو اور میری شادی مین شریک ہو مگر مین ٹھہر نہ سکی مجھے دہلی اپنے خاوند اور
لڑکون کے پاس واپس آنا تھا - دو لڑکے بیمار تھے - گرٹروڈ نے مجھہ سے کہا کہ مہدی حسن
نے انتظام کیا ہے کہ چند لوگ اوسکی خبرگیری کرین گے - مجھے اس طرح سے گرٹروڈ
کا چھوڑنا نازیبا نہین معلوم ہوا - مین اس طرح سے اپنی لڑکی کو نہ چھوڑتی - ۱۸۷۳ء و ۱۸۹۳ء
کے درمیان اوس سے ملاقات نہین ہوئی - دستخط میری ایوانس - دستخط
جے - ایس - سی - ڈیوس جوائنٹ مجسٹریٹ الہ آباد ۷ - نومبر ۱۸۹۲ء

فخرالدین حسن نے باقرار صالح محمد موسیٰ مختار مستغیث مہدی حسن کی موجودگی
مین بیان کیا - مین اپنے والد کے دستخط پہچان سکتا ہون - اونکا نام مرزا مہدی
ہے اور وہ زندہ ہین (نکاحنامہ دکھلایا گیا) دستخط مرزا مہدی جو اس دستاویز

پہنچا۔ وہ میرے والد کے ہین۔ یہ اونہین کی تحریر ہے میرے والد لکھنؤ مین ہین۔ اور عدالت مین حاضر نہین ہو سکتے۔

دستخط فخرالدین حسن

دستخط جے۔ پی ٹامسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

۱۲۔ نومبر ۱۸۹۲ء

بعدالت صاحب مجسٹریٹ رزیڈنسی بازار حیدرآباد

بعد ازاں پبلک کمیشن حیدرآباد میں ۱۴ نومبر سے کارروائی بعدالت مسٹر پاسنگٹ شروع ہوئی نواب مہدی حسن صاحب کی جانب سے مسٹر انورا ایڈوکیٹ کونسلی و مسٹر فاربس وکیل حیدرآباد و ملزم کی جانب سے مسٹر نارٹن بارسٹر و مسٹر اعلیٰ سالیسٹر پیروکار تھے مسٹر انورا ایڈوکیٹ نے خواہش کی کہ مقدمہ بلا تعیین تاریخ ملتوی کردیا جاوے کیونکہ مسٹر متر ملزم سخت علیل ہیں مسٹر نارٹن نے اس درخواست سے مخالفت کی اور کہا کہ مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ چاہے مسٹر متر کو حاضری سے بری کریں اور اظہار گواہان اونکی عدم موجودگی میں ہو۔ عدالت نے قرار دیا کہ قبل اظہار راسے ڈاکٹری شہادت لیجاوے کہ کب تک مسٹر متر احاضری عدالت کے قابل ہونگے۔

۱۵ نومبر ۱۸۹۲ء

ڈاکٹر سرجن لاری صاحب کا اظہار ہوا جنہوں نے بیان کیا کہ مسٹر متر کی حالت اب اچھی ہے اور ان کے خیال میں تین روز بعد وہ اس قابل ہوجاوینگے کہ عدالت میں لائے جاویں عدالت نے قرار دیا کہ مقدمہ ۱۸ نومبر ۱۸۹۲ء تک ملتوی کیا جاوے کہ جب مسٹر متر اعدالت میں حاضری کے قابل ہوجاویں۔

مسٹر نارٹن نے عدالت کی توجہ مبذول کی کہ اخبار دکن بجٹ میں جسکے اڈیٹر مسٹر فاربس وکیل نواب مہدی حسن ہیں کچھ راے مقدمہ کی نسبت ظاہر کی ہے جس سے ملزم کے خلاف تعصب پیدا ہو سکتا ہے اور شہادت کے جمع کرنے میں مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں اس سے عدالت کی وقعت برحرف آتا ہے گو عدالت کو کوئی اختیار مسٹر فاربس کے خلاف نہیں ہے مگر اس خیال سے کہ مسٹر فاربس اس مقدمہ میں وکیل ہیں عدالت اپنی راے ظاہر کرسکتی ہے کہ جب تک مقدمہ فیصل نہ ہو اوسوقت تک مسٹر فاربس اخبار میں اظہار راے سے باز رہیں۔

مسٹر فاربس سے یہ دریافت کرنے کی خواہش کی کہ کس نظر کے موافق مسٹر نارٹن اس قسم کی خواہش کرتے ہیں انہوں نے کبھی عدالت کی توہین یا خلاف اصول اخبار نویسی کوئی کارروائی ایسی نہیں کی جس سے ملزم کے راستہ میں مشکلات پیدا ہوں اگر عدالت کی راے میں اون سے کوئی [illegible] ہوا ہو تو [illegible] اب لیا جاسکتا ہے کہ جس جواب کے لئے وہ تیار ہونگے۔ مسٹر نارٹن نے بیان کیا اونکا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسٹر فاربس پر مقدمہ قائم ہو بلکہ یہ خواہش ہے کہ عدالت مقدمہ میں [illegible]

صاحب مجسٹریٹ نے بیان کیا کہ قبل اظہار ۔ آپ وہ مضامین ملاحظہ کرینگے۔

۱۹ - اکتوبر ۱۸۹۲ء

صاحب مجسٹریٹ نے قبل شروع کرنے کارروائی کے بیان کیا کہ عدالت نے مضامین دکن ہیرلڈ ملاحظہ کیے جو مسٹر نارٹن نے پیش کیے اور جنکی نسبت مسٹر نارٹن کا اعتراض ہے کہ ملزم کے مقدمہ کے خلاف تعصب پیدا کرتے ہین عدالت نے مضامین پڑھکر یہ راے قرار دی کہ یہ مضامین ضرور قابل اعتراض ہین جب تک کہ مسٹر فارلیس اڈیٹر اخبار معقول جواب نہ دین او سوقت تک یہ اخبارات شامل مسل رہینگے اس خیال سے نہین کہ مسٹر فارلیس کے خلاف کچھ کارروائی کیجاوے بلکہ ممکن ہے جب مسٹر فارلیس اپنا وکالت نامہ تبدیل کرائین او سوقت اونکی تحریر کا خیال کیا جاے مسٹر فارلیس نے بیان کیا کہ عدالت کی راے کے اظہار کے بعد وہ اب کچھ جواب نہ دینگے کیونکہ عدالت نے اپنی راے جواب مانگنے کے قبل ظاہر کردی ہے اونکا جواب کسی دوسرے موقع پر ہوگا۔

مسٹر فریدون جی جمسیٹ جی نے بحلف بجواب سوالات جرح مسٹر نارٹن بیان کیا - مین نے یہ کاغذات حسب الحکم حضور نظام پیش کیے ہین جنکے پیش کرنے کی مجھسے پہلے خواہش کی گئی تھی یہ مسل ٹھیک سرکاری محافظ خانہ سے آئی ہے - کرنیل لڈلو اوسوقت افسر محکمہ پولیس تھے اور حسب الہدایت مدار المہام منجانب گورنمنٹ تحقیقات کر رہے تھے اوسوقت نواب مشتاق حسین سکرٹری صیغہ مال تھے جو مہدی حسن کے بڑے دلی دوست تھے - مشتاق حسین کو بطور افسر گورنمنٹ ان کاغذات کے دیکھنے کا اختیار تھا - جب مدار المہام دورہ پر گئے مین ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا - کرنیل لڈلو مدار المہام کی گاڑی مین گئے اور اونسے گفتگو کی - مین حلفاً نہین اوٹھا سکتا کہ کرنیل لڈلو کے منصوبات نواب مہدی حسن کے سپرد ہوئی تھین - مین خیال کرتا ہون یہ مہدی حسن کے

[illegible] نے اعتراض کیا کہ یہ کاغذات شامل مسل نہ ہون - مسٹر نارٹن نے جواب دیا و نکو اختیار حاصل ہے کہ یہ کاغذات شامل مسل کرائین کیونکہ مستغیث انصاف نہین چاہتا ہے بلکہ کسی نہ کسی ترکیب سے [illegible] مقدمہ کے قائم رکھنے کی فکر مین ہے کہ جس کام مین ملازمین ریاست اوس کی امداد [illegible] ان سے جن کاغذات کی واقفیت سے انکار کیا جاے وہ سب اس مسل سے ثابت ہونگے اور ظاہر ہوگا کہ نواب مہدی حسن کا اظہار دروغ بیانیون سے پر تھا عدالت نے اجازت دی کہ کاغذات تحقیقات سرکاری شامل مسل ہون۔

ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور اسمین مہدی حسن مدار المہام سے اجازت چاہتے ہین کہ کرنیل لڈلو خفیہ تحقیقات
کے لیے انکو دیئے جاوین - بموجب اس درخواست کے کرنیل لڈلو نے خفیہ تحقیقات کی کرنیل لڈلو
سے المہام کے بارہ مین بھی مشورہ لیا گیا تھا - سرکاری تحقیقات کے روکنے کا بھی حکم دیا گیا تھا - مسٹر
ہرفرجی اس تحقیقات مین سرکاری وکیل کا کام کرتے تھے - جج کے طور پر وہ مہدی حسن کے دوست
تھے - مین نے خود اس پمفلٹ کے بارہ مین مسل تحقیقات مسٹر ہرفرجی کو دی - ہرفرجی نے
یہ مسل یکم مئی کو مجھ سے مانگی تھی - مین یہ تار نمبری ۱۳ دیکھتا ہون جو مسٹر گف کے حکم سے اسپیلی
بھیجا گیا تھا (تار شامل مسل ہو گو مسٹر فاربس کو اعتراض ہے) اسمین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے درخواست
کی گئی تھی کہ تحقیقات خفیہ ہو یہی ہدایت دوسرے مقامات مثلاً لکھنو وغیرہ مین ہوئی تھی - مسٹر گف
اسوقت بجائے کرنیل لڈلو سپرنٹنڈنٹ جنرل پولیس تھے ۶ - مئی ۱۸۹۲ء کو مین نے حسب الحکم خط نمبری ۲۴
مسٹر گف کو لکھا اور انکو حکم دیا کہ آپ مشتاق حسین سے تحقیقات نکرین - ۵ مئی ۱۸۹۲ء کو مین نے کرنیل لڈلو
کو خط نمبری ۵ الکھا جو مجھے مدار المہام کی اجازت سے بذریعہ مشتاق حسین ملا تھا - جب مین نے یہ خط
لکھا مشتاق حسین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہین - اوس خط کی تلاش نہین کر سکتا جو مہدی حسن
نے مدار المہام کو اپنی شادی کے متعلق لکھا اوسکو مسل مین ہونا چاہیئے تھا - مسل دیکھکر مین کہہ سکتا ہون
کہ مسٹر ہرفرجی نے چند گواہون سے شہادت لی ہے -

مین نے نواب مہدی حسن کی شادی کی نسبت مدار المہام سے سر ایچ رڈیورنڈ کے مراسلہ
کی وجہ سے گفتگو کی تھی - یقین کرتا ہون کہ وہ خط مدار المہام کے پاس ہے - ریاست کے اور
امور کی نسبت بھی اوس خط مین کچھ ذکر ہے - مین خیال کرتا ہون کہ وہ خط وجود مین ہے - اور
مدار المہام کے پاس ہے اوس مین خواہش کی گئی تھی کہ مسٹر مہدی حسن کے کچھ حالات لکھے جاوین
جنکی بدنامی کی افواہین فارن آفس کلکتہ کو پہونچی ہین - مین نے یہ تحریک کی کہ اس مضمون کا جواب
بھیجا جاوے یعنی ۱۸۸۸ء مین جب سر آسمانجاہ وزیر ہوئے تو اونہون نے مسٹر مہدی حسن کو
چیف جسٹس پایا اور دیکھا کہ سابق مدار المہام اور نیز افسران رزیڈنسی مسٹر مہدی حسن کو اونکی بیوی سمجھتے
تھے اور یہ کہ مہدی حسن کی شادی لکھنو مین ہوئی ہے گو مدار المہام کو ذاتی اطلاع نہین ہے مگر
سرسری تحقیقات جج کے طور پر جو کی گئی اوس سے ظاہر ہوا کہ شادی ہوئی ہے ۔ مین نے خط
[illegible] وہ اس طرح تیار کیا اور مدار المہام کو مشتاق حسین کی موجودگی مین دیا تاریخ تحریر سے مین نے
یہ خط نہین دیکھا - سرسری تحقیقات سے میرا مطلب یہ تھا کہ ہوشیاری کے ساتھ جج کی

تحقیقات ایسے لوگون سے ہوئی جو مہدی حسن سے واقف تھے۔ سر مارٹیمر ڈیورنڈ عام تحقیقات کے
خواہان نہین تھے۔ مین نے عام طور پر مدارالمہام سے تحقیقات کے واسطے رائے ظاہر کی۔ مین نے
اون لوگون کے نام نہین تبلائے جن سے تحقیقات ہونی چاہیئے تھی۔ مجھے مہدی حسن کے نجی
حالات سے بالکل واقفیت نہ تھی مین یقین کرتا ہون کہ میرا مسودہ جواب پسند نہین کیا گیا تھا۔ مین نے
سُنا ہے کہ سیجر گیٹ کی خدمت مین ایک درخواست دی گئی تھی مجھے معلوم ہے کہ آخر مین بجاے
میرے جواب کے دوسرا جواب بھیجا گیا۔ خود مشتاق حسین نے مجھ سے یہ بیان کیا۔ مین نے
یہ جواب نہین دیکھا ہے۔ مین نے سُنا ہے کہ یہ جواب آخر کار نواب عماد جنگ تک پہونچا۔
اس مسودہ کی نقل میجر گیٹ سے دیکھنا چاہیے۔ مین حلفت نہین اوٹھا سکتا کہ قبل روانگی
مدارالمہام براے شکار مہدی حسن اور کرنیل لڈلو سے آدہ گھنٹہ تک گفتگو رہی۔ مین نے مہدی حسن
کے نکاح نامہ کے وجود کی کبھی خبر نہین سُنی۔ مین نے ۱۸۹۰ء مین نکاح نامہ کا وجود نہین سُنا۔
اونہون نہ مدارالمہام نے مجھ سے کہا کہ مہدی حسن نے نکاح نامہ دکھایا۔ مین اقبال علی سے واقف ہون
اونہون نے مجھ سے یہ کبھی نہین کہا کہ حسب الحکم ڈیورنڈ صاحب جب تحقیقات ہوئی تھی اونہون نے
مہدی حسن کی اعانت کی تھی۔

بجواب سوالات مکرر جو خط کتابت مین نے پیش کی ہے اوسمین کوئی دفتر ہوم سکرٹری سے
ہو کر نہین گذری۔ میرے علم مین تحقیقات ہوم سکرٹری کے دفتر سے نہین ہوئی۔ جہان تک مجھے
علم ہے اوس خط سے مہدی حسن کو کوئی تعلق نہین جو کرنیل لڈلو کے خلاف نکلا۔ ایکے اسباب یہ ہین خود
مہدی حسن کو اس معاملہ سے تعلق تھا جہان تک کہ میرا علم ہے یہی جواب تحقیقات ۱۸۹۰ء پر حاوی ہے۔
مین نے مہدی حسن سے اس بارہ مین گفتگو نہین کی۔ مسٹر مہدی حسن نے خواہش کی تھی کہ پمفلٹ
مین جو الزامات اونکے خلاف عائد ہوے ہین اون مین تحقیقات کے لیے ایک غیر طرفدار عدالت قائم
ہو۔ (اظہار گواہ کو سُنایا گیا جو وہ قبول کرتا ہے کہ صحیح ہے) دستخط اڈوی بنکیٹ۔ دستخط
فریدین جی جمسیٹ جی۔

نواب مہدی حسن نے باقرار صالح بیان کیا اس عرصہ مین میرا ارادہ ہرگز نہین تھا کہ حدود اختیار
عدالت کے باہر چلا جاؤن[1]۔ مین نے کسی سے اسکی تحریک نہین کی کہ ایسا کچھ انتظام کیا جاے کہ مین

[1] قبل اظہار نواب مہدی حسن شہادت منجانب مستغیث جو بذریعہ کمیشن لی گئی تھی شامل مسل ہوئی مسٹر نارٹن نے
وکیل مستغیث سے پوچھا کیا نواب مہدی حسن حاضر ہین۔ مسٹر فاربس نے جواب دیا کہ وہ عدالت مین نہین ہین ۲۴

آج حدود عدالت کے باہر چلا جاؤن - میری ہمیشہ یہ خواہش رہی اور اب بھی خواہش ہے تا خاتمہ مقدمہ تک یہان قیام کرون یہی اب بھی خواہش ہے - مین خواہش ہنوز کہ مجھے کوئی ذریعہ ملے کہ اس مقدمہ سے دست بردار ہو جاؤن - اسکی تحریک کی گئی تھی کہ مین دست بردار ہو جاؤن - مگر مین نے یہ منظور نہین کیا - کل مہدی علی کے گہر مین میری موجودگی مین اسکا تذکرہ ہوا - کوئی تحریک مجھہ سے دست برداری کی نہین کی گئی مہدی علی نے مجھہ سے کہا جب تک مین اس مقدمہ سے دست بردار نہونگا مین اپنا تعلق گورنمنٹ سے منقطع نہین کرسکتا - مین چاہتا تہا کہ ملازمت ترک کرون اور اپنا تعلق ریاست سے منقطع کرون - مین نے یہ تحریک نہین کی کہ وہ مقدمہ واپس لون اور چلا جاؤن - مین نے مسٹر اکی معافی منظور کرنے پر رضامندی ظاہر کی تہی - بشرطیکہ وہ کافی ہو اور بعد اوسکے مین نے کہا کہ مین چلا جاؤنگا - مین اس مقدمہ سے دست برداری پر رضامند تہا اگر مسٹر اعافی مانگے - مین سمجہتا ہون کہ اگر معافی مانگ لی جاے تو اس سے میری عزت قائم رہیگی اور میری بیوی کے ساتھہ میری شادی مستحکم ہو جاویگی - مین نے یہ کہا کہ مین اس مقام سے اس کارروائی کے دوسرے دن چلا جا سکتا ہون یعنے بعد خاتمہ مقدمہ - مین نے یہ مسٹر اجلو یا کسی دوسرے صاحب متعلق مقدمہ سے نہین کہا کیونکہ مجھے ضابطہ کے طور پر کہنا منظور نظر نہ تہا مین نے یہ خط مہدی علی کو لکہا الفاظ "مایوسی" سے میرا مطلب اس مقدمہ سے متعلق نہ تہا -

بجواب سوالات مکرر - کوئی ضابطہ کی تحریک اس امر کی نہین ہوئی تہی کہ مین اس مقدمہ سے

بلکہ اونہون نے مجھہ سے خواہش کی ہے کہ مین اوس خط کے جس مضمون پر اعتراض کرون جو مسٹر اجلو کونسلی ملزم نے نواب مہدی حسن کے پاس بہیجا ہے اور جسکا مضمون یہ ہے "میرے پاس اس امر پر یقین کرنے کے اسباب موجود ہین کہ آپ کل جمعہ کو حیدرآباد چھوڑا چاہتے ہین مین آپ کو متنبہ کرتا ہون کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کو عدالت مین حاضر کرانیکے لئے مناسب تدابیر کیجاویگی" نواب مہدی حسن نے مجھہ سے خواہش کی ہے کہ بیان کرون کہ اونکا ہرگز حیدرآباد سے باہر جانے کا ارادہ نہین تہا اونکو اس تحریر پر اعتراض ہے کیونکہ کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ قبل اختتام مقدمہ حیدرآباد سے بہاگ جاوین - مسٹر نارٹن نے بیان کیا یہ امر اطمینان بخش ہے کہ نواب مہدی حسن بہاگنا نہین چاہتے لیکن سوال یہ ہے کہ کیون وہ عدالت مین حاضر نہین ہونے - خط کی اشاعت ملزم کی جانب سے نہین ہوئی بلکہ ہم لوگ ثابت کرنے کو تیار ہین کہ مہدی حسن مجہکو حیدرآباد سے جانا چاہتے تھے اور ... وقت آونگا ثابت کرینگے ہماری خواہش ہے کہ وہ کل یہان حاضر ہوں عدالت نے حکم دیا کہ مسٹر نارٹن دوسرے روز نواب مہدی حسن کو پیش کرین

دست بردار ہون میرا حیدرآباد سے جانا مجھے معافی ملنے پر منحصر تہا۔ میرا کوئی ارادہ اوسوقت تک حیدرآباد سے جانے کا نہ تہا جبتک کہ مجھے معافی یا حکم نہ ملجا رہے۔

بجواب سوالات جرح۔ مین نے اظہار مین لکہوایا ہے کہ میرے خسر قبل میری شادی کے مرگئے تھے جب میری بیوی نے میرا اظہار پڑہا تو مجھے بتلایا کہ واقعہ غلط ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ بعد شادی کے مرے۔ تاریخ وفات یاد نہین۔ مگر مین خیال کرتا ہون کہ یہ واقعہ شادی کے بعد کا ہے۔ مین یادداشت سے کہتا تہا کہ وہ قبل شادی کے مرگئے تھے۔ اس بارہ مین میری یادداشت کچھ ٹھیک نہین ہے۔ مین یہ اصلاح اس باعث کرتا ہون کہ میری بیوی سے مجھے اپنی غلطی معلوم ہوئی۔ مین اسنے مقدمہ کو یہ کہہ کر قوی نہین کرنا چاہتا تہا کہ میرے خسر نے شادی کے قبل انتقال کیا۔ اسکو مقدمہ سے کچھ تعلق نہ تہا مسٹر مہدی حسن یہان ہی ہین۔ وہ یہان یکشنبہ گذشتہ کو میرے ساتھ آئی نہین۔ وہ میرے ساتھ الہ آباد مین بھی نہین۔ گذشتہ سماعت مقدمہ اور موجودہ تاریخ کے درمیان وہ مسٹر کاظم حسین سے مقام بنارس ملنے گئین نہین۔ جسوقت کمیشن لکہنؤ مین تحقیقات کر رہا تہا وہ موجود نہین سوا اوس اصلاح کے جو مین نے آج کی ہے۔ مین عمر یا تاریخون کے متعلق کوئی اصلاح نہین کرنا چاہتا ہون۔ مین حلف اوٹہاتا ہون کہ اپنے خسر کی وفات کی نسبت میری غلط بیانی عمداً نہ تہی۔ مین نے اپنی کونسلی سے یہ ہدایت نہین کی تہی کہ وہ بیان کرین۔ مسٹر ڈانلی قبل ہماری شادی کے مرگئے تھے۔ "وہ یا گرٹروڈ اپنے باپ کے ساتھ پنجاب مین ۱۹۲۳ء مین اونکی وفات تک رہی" جسوقت مین نے یہ کہا "بعد وفات مسٹر ڈانلی مین نے اپنی بیوی کو لکہنؤ مین شروع یا آخر اگست ۱۹۲۳ء مین دیکہا" اور نیز جب مین نے کہا "بعد اونکی وفات کے مین نے اونکی لڑکی سے خط وکتابت کی یہ انتظام ہوا کہ مین باپ کے مرنے کے بعد اونسے شادی کرون"۔ مسٹر ڈانلی کا عیسائی نام میرے خیال مین میکل تہا۔ مین نہین جانتا کہ وفات کے وقت اونکی عمر ۴۶ سال کی تہی۔ (ملزم کی جانب سے سارٹیفکٹ نمبری ۷ متعلق وفات ڈانلی حسب ایکٹ پیش ہوتا ہے) سوا اپنی بیوی کے مشورہ کے مین نے صحیح تاریخ مسٹر ڈانلی کی وفات کے دریافت کرنے کی کوشش نہین کی۔ ۱۹۲۳ء مین جب میری شادی مس ڈانلی سے ہوئی باپ اون کا انبالہ مین میرے یقین مین موجود تہا۔ مسٹر ڈانلی خود مس ڈانلی کو لکہنؤ مین مجھسے شادی کرانے نہین آئے کیونکہ وہ بہت بیمار تہے۔ مجھے اسکی خود یاد نہین ہے مگر میری بیوی نے مجھسے یہ بیان کیا ہے۔ مجھے یاد نہین کہ کس قسم کی بیماری تہی اور نہ مین نے اپنی بیوی سے کچھ دریافت کیا۔ مین نے اپنی بیوی [illegible] مسٹر ڈانلی [illegible] ہماری شادی کے وقت سخت بیمار تھے جب مین یہان سے لکہنؤ

بذریعہ کمیشن اظہار لینے جاتا تھا اوسوقت یہ امر دریافت ہوا۔ مین مسٹر انور اریلی کے مشورہ سے اپنی بیوی
کو قبل اختتام اپنی شہادت کے طلب نہین کرتا ہون۔ آگے چلکر اونکی شہادت دلاؤنگا۔ مس گرٹروڈ ڈانلی
کی عمر جو نکاحنامہ مین درج ہے محض خیال کی ہوئی ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ مس ڈانلی نے جو اصلاح
اپنے قلم سے کی ہے وہ صحیح ہے۔ جب سے اس مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی ہے اونہون نے
اپنی عمر مین صحت نہین کی ہے۔ مجھے حیرت ہوگی اگر ثابت ہو کہ بوقت نکاح اونکی عمر ۱۹ یا ۲۰ سال کے
قریب تھی۔ سوائے اپنی بیوی کے بیان کے مین کوئی دوسرا ذریعہ بیان نہین کرسکتا جس سے اسکی
صداقت ہوسکے کہ اونکی عمر ۱۹۳۳ء مین ۱۵ سال تھی (ملزم کی جانب سے گرٹروڈ ڈانلی کی پیدائش کا
سارٹیفکٹ پیش ہوتا ہے) مین حلف اوٹھاتا ہون کہ مین نے عمداً ۱۹۳۳ء مین اپنی بیوی کی عمر ۱۵ سال
نہین بیان کی تھی اس غرض سے کہ یہ غیر ممکن ہوجائے کہ وہ اوس تاریخ کے قبل بلوالیف پیدا ہوئی۔
مجھے معلوم نہین کہ نکاحنامہ مین مین نے اصل مین کیا عمر لکھی تھی۔ مجھے یاد نہین کہ ۱۳ سال کی عمر لکھی
تھی۔ تغیرات دستاویز کی تحریر کے وقت میری موجودگی مین ہوئے تھے۔

مین حلف نہین اوٹھاؤنگا کہ کاغذ ثبوت ڈی یوسف الزمان کی تحریر نہین ہے۔ مین یقین
کرتا ہون کہ نہین ہے (مسٹر یوسف الزمان حسب طلب تین خطوط پیش کرتے ہین) دستخط میرے
معلوم ہوتے ہین دوسرا خط بھی میرا معلوم ہوتا ہے۔ مین حلف اوٹھا چکا ہون کہ کرنیل لڈلو کی خدمات
میرے سپرد نہین ہوئین تھین۔ مین حلف اوٹھا چکا ہون کہ مین نے اونکو ہدایت نہین کی ہے جن ہدایت کا
ان خطوط مین ذکر ہے اون ہدایات سے مطلب ہے جو مین نے مسٹر اسٹیونسن کو دین کرنیل لڈلو
سے میرا مطلب پولیس سے ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ الفاظ "بعد دو" کے کچھ چھپا ہوا ہے۔ مین
لکھنا چاہتا تھا "بعد ۲ سال شادی"۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے کیون یہ الفاظ کاٹ دیے۔ مین خط
نمبر ۲ ڈی پر اپنے دستخط پہچانتا ہون۔ مین انکار کرتا ہون کہ خط نمبری ۲ سی میرے پاس آیا۔ خط
نمبری ۲ ڈی ڈاک کے ذریعہ سے نہین بلکہ یوسف الزمان کے کوئی عزیز دستی لے گئے تھے۔ مین
خیال کرتا ہون کہ یہ خط برادر نظام الدین جج ہائی کورٹ حضور نظام لے گئے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ
اونکے بھائی باندہ کو جاتے تھے اور مجھ سے رخصت ہونے آئے تھے مجھے اونکا نام یاد نہین رہا ہے
اور مین اونسے بخوبی واقف نہین تھا۔ مین یقین کرتا ہون کہ وہ یوسف الزمان کے عزیز ہین اور
حیدرآبادی افسر ہین مین خیال کرتا ہون کہ بیرونجات مین نوکر ہین اس خط کا یون تذکرہ آیا۔
کہ اونہون نے کہا کہ وہ یوسف الزمان کے پاس جاتے ہین اونہون نے ایسا ہی بیان مجھے

دکھلایا مجھے یاد نہین کیونکر یوسف الزمان کا ذکر ہوا مجھے واقفیت نہین کہ اب نظام الدین کے برادر کہان ہین

۱۹-نومبر ۱۹۲۱ء جو شخص کہ خط میری اوسی - بیٹھے تھے اونکا نام علی الدین ہے مین نے اونکو اوس تاریخ کے قبل اکثر دیکھا تھا - مجھے یاد نہین کیونکر یوسف الزمان کے نام کا تذکرہ آیا یہ غلط ہوگا اگر یوسف الزمان بیان کرین کہ علی الدین نے میری جانب سے یہ کوشش کی کہ یوسف الزمان کو رضامند کرین کہ وہ میرے موافق شہادت دین - علی الدین نے مجھے اسکی اطلاع نہین دی کہ اونہون نے ایسی کوشش کی تھی اور نا کامیاب ہوے -

فخر الدین میرے چچازاد بھائی ہین - سماعت اظہار روبرو کمیشن کے وقت وہ لکھنؤ مین میرے ساتھ تھے وہ ڈاکٹر ہوپر کے اظہار کے وقت لکھنؤ مین تھے - مسٹر لنکین لکھنؤ مین میرے کونسلی تھے - مین نے اس باعث رائے بریلی مین فخر الدین کے اظہار کے لیئے درخواست دی کہ وہان ملزم نے ایک کمیشن کی خواہش کی تھی - قبل لکھنؤ سے چلنے کے بالکل آخر مین مجھے معلوم ہوا کہ ڈفنیس نے رائے بریلی کو کمیشن لیجانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے - مسٹر لنکین نے مجھسے کہا کہ کونسلی ڈفنیس مجھے اجازت دیتے ہین کہ فخر الدین حسن کا لکھنؤ مین اظہار ہوجاے - جب ایوانس پر سوالات جرح ۷- ماہ حال کو ہو رہے تھے مین الہ آباد مین تھا - مین لارے ہوٹل مین ٹھہرا ہوا تھا کہ جہان ارسٹر ملزم بھی مقیم تھے - ۷ ماہ حال کو مسٹر لنکین بھی الہ آباد آئے تھے مین نے اوس روز ایک خط بارسٹر ڈفنیس کو لکھا جسکو کہ اس مقدمہ کے واقعات سے کچھ تعلق نہ تھا - مین نے مسٹر لنکین و مسٹر نارٹن سے اسکا تذکرہ نہین کیا کہ فخر الدین کا اظہار الہ آباد مین ہوگا قبل اسکے مین نے فخر الدین کی طلبی کی درخواست دیدی تھی مین نے کونسلی ملزم کو اسکی اطلاع نہین دی مین فخر الدین کا اظہار مرزا مہدی کے دستخط نکاحنامہ کی نسبت چاہتا تھا مین نے اس باعث لکھنؤ مین اظہار نہین قلمبند کرایا کہ مجھے [illegible] تغفیت نہ تھی کس زمانہ تک وہان کمیشن رہیگا اور خوف تھا کہ اونکو خرچہ بھی [illegible] دینا پڑیگا مین [illegible] تھا کہ دوشنبہ کو کونسلی ملزم چلے جانے والے تھے - مین واقف تھا کہ مسٹر اجاجو الہ آباد مین [illegible] نہین [illegible] مین حلف اوٹھاتا ہون کہ مجھسے براہ راست یا کسی کے ذریعہ [illegible] مین [illegible] نہین کہا کہ بارسٹر ویونڈ کے حکم سے میرے مقدمہ کی تحقیقات کر رہے ہین [illegible] نہین معلوم ہوا کہ مسٹر [illegible] ان جی کا کوئی جواب مدار المہام نے خارج کیا مین نے یہ نہین سنا کہ [illegible] وہ مشتاق حسین سے [illegible] نہین گیے نے کبھی اوسکی کوئی خبر نہین سنی اور نہ اوسکو دیکھا - مین

واقف نہین ہون کہ بعد مین کوئی مسودہ میجر لیفٹ کے ذریعہ سے ہو کر لیا یہ واقعی نہین ہے کہ جہانتک
مین واقف ہون شجاعت علی اور اقبال علی نے میری شادی کے متعلق کچھ بیانات لکھوانے مین
خود ان لوگون کو پیش نہین کیا کہ یہ میری شادی کا حال بیان کر سکتے ہین۔ اقبال علی اوسوقت
اب بھی میرے دوست ہین۔ وہ یہان میرے زمانہ مین منصف مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۴ء مین وہ ایڈیشنل
جج اول مرتبہ مقرر ہوئے۔ وہ کبھی تیسرے تعلقدار نہین رہے۔ شجاعت علی میرے بڑے دوست
ہین وہ یہان میرے قبل آتے وہ میری سفارش سے تیسرے درجہ کے تعلقدار نہین ہوئے۔
مین نے اورنگ آباد کی منصفی پر اونکی سفارش کی۔ بعد مین اونکا تبادلہ کر
مگر جہان تک مجھے یاد ہے میری سفارش پر نہین۔ مین اپنی چیک بک کے ٹھنٹے لایا ہون۔ مین
کرتا ہون کہ یہ فوٹو حرف اے میری بیوی کا بعد شادی کے لیا گیا اور مین نے یہ قبول کیا ہے
کہ یہ تصویر ۲۸ ستمبر ۱۹۲۲ء و ۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے درمیان لی گئی یہ فوٹو حرف بی مین پہچان نہین
سکتا کہ میری بیوی کا ہے۔ مین نے اصغر جان کا اظہار پڑھا ہے جسمین وہ حلفیہ کہتے ہین کہ فوٹو
حرف بی میری بیوی کا فوٹو ہے۔ مین اب بھی حلف اوٹھاتا ہون کہ یہ فوٹو مسز مہدی حسن کا نہین
ہے۔ مجھے یاد نہین کہ ۲۸ ستمبر و ۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے درمیان مین نے ایک ہی روز مین دو بار
کپڑے بدلا کر فوٹو اوتروایا۔ مین نے اصغر جان کو حکم دیا تھا کہ فوٹو حرف الف کی پرتین چھاپ کر نگیٹو توڑ
ڈالا جائے۔ مجھے یاد ہے کہ مین نے اپنا اطمینان کر لیا تھا کہ نگیٹو فوٹو حرف اے توڑ ڈالا گیا تھا
مجھے یاد نہین کہ کیونکر مین نے اپنا اطمینان کیا تھا۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ نگیٹو توڑ ڈالا گیا تھا۔
مجھے یاد ہے کہ مین نے اصغر جان کا اظہار پڑھا کہ فوٹو نمبری ۱۹ اے ۱۹۲۲ء مین چھاپا گیا تھا یہ تین
فوٹو نمبری ۱۹ اے کے موافق ہین۔ یہ مسز مہدی حسن کے فوٹو ہین۔ مین یقین کرتا ہون کہ فوٹو نمبری ۱۹
۱۹۲۲ء مین چھاپا گیا تھا گو اوسکا کارڈ پورانا نہین ہے مین یقین کرتا ہون کہ فوٹو نمبری ۱۹ اے و بی و سی بہت
پرانے ہین۔ گو اونکے کارڈ پورانے نہین ہین۔ یہ ۱۹۲۲ء مین چھاپے گئے تھے۔
کہ کیونکر یہ ڈفینس کے قبضہ مین آئے۔ مین یقین کرتا ہون کہ فوٹو نمبری ۲۱ مسز باجر کا ہے۔
فوٹو نئے معلوم ہوتے ہین اور کاپیون کے فوٹو پورانے معلوم ہوتے ہین۔ مین یہ فوٹو نمبری
دیکھتا ہون یہ پانچ سال یا اسی قدر زمانہ کا پورانا معلوم ہوتا ہے۔ فوٹو نمبر ۲ الف پانچ سال
معلوم ہوتا ہے۔ اور فوٹو نمبری ۲۰ بی بھی پانچ سال کا معلوم ہوتا ہے۔ اگر مجھ سے یہ کہا جائے کہ
فوٹو نمبری ۱۹-اے بی سی جون یا جولائی ۱۹۲۲ء مین اصل نگیٹو سے چھاپے گئے تو مین یقین کرونگا

کہ یہ بیان غلط ہے - مین یقین نہین کرتا کہ اصغر جان ان کاپیون کو اصل نگیٹو سے بالنقل کے اوتار
سکتا تھا - مین کہ نہین سکتا کہ فوٹو ۱۹-۱ اے بی سی اصل نگیٹو بالنقل سے لیے گئے - مین یہ نہین کہتا
کہ یہ تینون فوٹو میری بیوی کے فوٹو کی نقل سے لیے گئے - مین اس بارہ مین کچھ نہین جانتا مین اصغر جان
سے یون ہی بطور فوٹو گرافر واقف ہون مین نے اونکو ایک یا دو بار قبل لکھنو سے چلنے کے دیکھا تھا -
مین روپیہ کا لین دین بینک بنگال سے رکھتا ہون میری تمام چکون پر نمبر پڑے ہوئے ہین - ستمبر سنہ ۹۲ء
کی چکون کے ٹھنے مجھکو نہین ملتے - مین اپنی پاس بک پیش کرتا ہون - اور ٹھنون کی تلاش کرونگا - آخری
چک جو مین نے بھنائی وہ نمبری ۹۵۰۸ تھی لکھنو مین میرے وکیل مسٹر علی عباس نامے تھے - مین نے
۴ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء کو ایک چک تعدادی الف ۱۲۰۰ مسٹر علی عباس کے نام نہین لکھی - بینک بنگال کی پاس بک
مین کوئی چک ایسی نہین ہے جو اکتوبر کے مہینہ مین بھنائی گئی ہو - مین یقین کرتا ہون کہ بینک بنگال کی
چکون کا رنگ سبز ہوتا ہے کننگ کننگ کمپنی سے میرا حساب کتاب ہے - میرے پاس اونکی چک بک مع
ٹھنون کے ہے مین بنگال بینک کی چک بک چھوڑ گیا تھا اور کننگ کننگ کمپنی کی اپنے ساتھ لے گیا
تھا - مین چک بک نمبری ۲۲ پیش کرتا ہون جسمین چک نمبری ۱۱۵۷۹۵۳ مورخہ ۴ - اکتوبر بنام
علی عباس تعدادی ایک ہزار ساٹھ الف ۱۰۶۰ ہے - اور او سپر میرے ہاتھ سے پنسل سے لکھا ہوا ہے -
"یہ چک کام مین نہین آئی" ۱۰۶۰ اعداد مین کوئی تبادلہ نہین معلوم ہوتا ہے - بہت ہوشیاری
سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اول صفر ایک سے مظہر بنا گیا ہے - چھ کا عدد تبدیل نہین ہوا ہے
یہ تبدیلی خود مین نے اپنے ہاتھ سے کی ہے - یہ واقعی امر نہین ہے کہ عدد ۱۲۰۰ سے تبدیل کرکے
ایک ہزار ساٹھ کیے گئے ہین مین نے ان مین تبدیلی نہین کی ہے - مجھے یاد نہین کہ مین نے
یہ عدد کیون تبدیل کیا ہے - چونکہ چک جاری نہین ہوئی ضائع کر دیگئی ہو گی - مین نے اوسروز
ضائع کی تھی مجھے یقین ہے کہ وہ بھنائی نہین گئی - جس روز چک جاری ہوئی تھی اوسی روز مین نے
ضائع کر دی تھی - کیونکہ مسٹر علی عباس نے چک لینے سے بدینوجہ انکار کیا تھا کہ اونکو بٹہ دینا پڑیگا - اس
باعث مین نے اونکو نقد روپیہ دیدیا - یہ چک مسٹر علی عباس کو بطور محنتانہ وکیل دی گئی تھی - مین خیال
کرتا ہون کہ مین نے اونکو نقد روپیہ دیا - مین نے کئی بار اونکو روپیہ دیا - شروع سے اخیر مقدمہ تک
مین نے اونکو ڈہائی ہزار روپیہ دیا - مین خیال کرتا ہون جو چک ضائع کی گئی وہ اسی حساب کے متعلق
تھی - مین مسٹر علی عباس کی رسید بابت ڈہائی ہزار مورخہ ۲۳ - اکتوبر کاغذ ثبوت نمبر ۲۳ پیش کرتا ہون -
مبلغ الف ۱۰۶۰ روپیہ رقم حساب مین نہین معلوم ہوتی ہے - گوکل چند میرے ایک اور وکیل اس

مقدمہ مین تھے - مین سنے اونکو دو سو روپیہ کی چک نمبری ۵۱۱ د ۵۶ ۷ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء دی تھی - گوکل چند نے چک کے لینے مین عذر نہین کیا - مین نے اونکو گیارہ سو روپیہ بذریعہ چک نمبری ۳۴۳۰ دیا - مسٹر حامد علیخان میرے دوسرے کونسلی تھے اونہون نے کننگ کننگ کمپنی کے نام سے چک لینے مین عذر نہین کیا - اور نہ مسٹر لنگین نے کہ وہ میرے کونسلی تھے - مین حلف اوٹھاتا ہون مین نے یہ چک تعدادی ۱۰۰۰ - رشوت دینے کی غرض سے نہین دی - چک علی عباس کے پاس گئی مگر اونہون نے اوسی روز واپس دی - مین یقین کرتا ہون کہ اونہون نے چند گھنٹہ بعد واپس دی - مین یقین کرتا ہون کہ وہ خود واپس لائے - علی عباس ایک بڑے متدین آدمی ہین - مین اونکا اعتبار کرتا ہون مین واقف ہون کہ اصغر جان سے اسی چک کے متعلق جرح ہوئی تھی اور ڈفینس کی جانب سے نمبر اور تاریخ کا ذکر ہوا تھا - اور نام بھی مسٹر علی عباس کا آیا تھا جرح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈفینس کا یہ بیان ہے کہ علی عباس نے اصغر جان کو یہ چک میری جانب سے بطور رشوت دی - دوسرے اصغر جان نے یہ چک جو منیک بنگال کی چک کے نام سے مشہور ہوئی تھی ساجد بیگ کو دکھلائی اور تیسرے روز اصغر جان نے وہ چک واپس دی مین اصغر جان کی جرح کے وقت جانتا تھا کہ مسٹر نارٹن کا خیال تھا کہ جس چک کی بابت وہ گفتگو کرتے تھے منیک بنگال کی چک تھی - نمبر و تاریخ جسکا مسٹر نارٹن نے ذکر کیا ہے وہ کننگ کننگ کمپنی سے ملتا ہے مین نے یہ امر مسل شہادت سے دریافت کیا مین نے مسٹر علی عباس سے یہ نہین خواہش کی کہ وہ اس قسم کے الزامات رشوت کی تردید کرین کیونکہ وہ میرے وکیل تھے اور اونکو اختیار رہتا جو چاہے کرین - مین بتلا نہین سکتا کہ کیونکر اوس چک کا نمبر اور نیز تاریخ تحریر ڈفینس کو معلوم ہوگئی - ممکن ہے کہ اونہون نے کسی سے کہا ہو کیونکہ یہ کوئی راز کی معاملہ نہ تھا - اشاعت بھی اسکی نسبت کچھ زیادہ نہ ہوئی تھی - شروع مین مسٹر جیکین کو پانسو روپیہ روزانہ پر دو روز کے واسطے وکیل کیا تھا - بعد اوسکے اونکی جگہ پر لنگین صاحب کو دو سو روپیہ روزانہ سے ہمارے یہان بھی میرے کونسلی ایک سو روپیہ روزانہ پر تھے علی عباس پچاس روپیہ روزانہ پر تھے - بلکہ یہ فیس ابتک شروع سے آخر تک رہی - قربان احمد نامے وکیل بارہ بنکی مین ۲۰ روزانہ پر تھے مسٹر ڈلن نے الہ آباد مین میری جانب سے پیروی کی اور فیس مین ۲۰۰ دیئے گئے کل اخراجات لکھنو کمیشن مین گیارہ ہزار ایک سو ہوئے - بنک بنگال مین کچھ اوپر ۱۰ ہزار کی میری ساکھ تھی - بقیہ چھ ہزار روپیہ مین نے اپنے چچا زاد بھائی سردار حسین کو قرض دیا تھا جنکا مقدمہ ہو رہا ہے مین نے اونکو دیئے ایک رسید اسٹامپ مورخہ ۴ ستمبر ۱۸۹۲ء لیکر دیا مین لکھنو مین ۱۲ - یا ۱۳ ستمبر ۱۸۹۲ء کو پہونچا - سردار حسین کو

راجہ مین اور اب بہٹوا مئو مین رہتے ہین۔ ود ۱۸۹۴ء۔ ستمبر لکہنو مین تھے اور قیصر باغ کے دوسری جانب
رہتے تھے۔ مجھے محلہ کا نام یاد نہین ہے وہان سردار حسین عرصہ سے رہتے ہین۔ مجھے یاد نہین کہ اور
کون شخص بیٹھا ہوا تہا۔ جب مین نے قرضہ دیا مجھے خیال نہین کہ کوئی شخص موجود تہا۔ مجھے خیال پڑتا ہے
کہ مین نے کچھہ روپیہ نوٹون مین اور کچھہ روپیہ نقد دیا۔ مین کاغذ ثبوت نمبر ۵۳ پر اپنے دستخط پہچانتا ہون۔
بنک بمبئی کا خط ساکہ میرے پاس موجود نہین ہے ۲۰۔ اکتوبر کو بنک بمبئی کا بنام بنک بنگال ایک خط
تہا۔ جب مین میری ساکہہ ۱۵ ہزار روپیہ کی قائم کی گئی تہی۔ یہ خط بنک بمبئی کو واپس دیدیا گیا ہے۔ اس
خط نمبری ۵۳ کے بہت عرصہ تیاری کے قبل قرضہ کی گفتگو طے پا چکی تہی۔ مین نے ہنڈی نمبر ۵۳ سردار حسین کی
بہنانے کی غرض سے اسوجہ سے نہین دی کہ وہ انگریزی سے ناواقف اور حساب کتاب بنک نہین جانتے
تھے۔ مین نے غیر شخصون کے نام سے بہی روپیہ بنک بنگال سے منگایا۔ مین جب بیمار پڑا حیدرآباد سے
لکہنو چلا گیا تہا سالا ۶ یا ۷ ستمبر تہی۔ اب مین بہت غریب شخص ہوگیا ہون قبل حیدرآباد سے چلنے کے مین نے
دس یا بارہ ہزار روپیہ مسٹر انورارینی کو دیا اونہون نے ایک ہزار روپیہ روزانہ حاضری اور دو ہزار روپیہ
سفر کے واسطے آمد و رفت حیدرآباد کے لیے جب مین لکہنو گیا تہا مین نے ۲۰ ہزار روپیہ قرض حیدرآباد بنک
کمپنی سے لیا۔ یہ روپیہ مجھے ہنڈی پر ملگیا بعد اوسکے مین نے حیدرآباد بنک کمپنی سے پہر پانچ ہزار روپیہ
لینے اور اپنا مکان رہن رکہا۔ مین لکہنو کو ۲۰ ہزار روپیہ نہین لے گیا تہا مین نے یہ قرضہ لکہنو جانے کے
قبل لیا تہا اور کبنگ کمنگ کمپنی کے قرضہ کی ادائی مین صرف کیا۔ سب سے پہلے مین نے پانچ ہزار کی
رقم مسٹر انورارینی کو دی۔ باقی کبنگ کمنگ کمپنی کو کچھہ حصہ پورانے قرضہ مین گیا اور باقی ۸ ہزار پانسو روپیہ
بنک بنگال الہ آباد مین میرے نام سے کبنگ کمنگ کمپنی نے منتقل کر دیا۔ بعد اوسکے مین نے
پہر پانچ ہزار روپیہ حیدرآباد بنک کمپنی سے لیے۔ مین نے یہ روپیہ قریب خاتمہ اکتوبر لکہنو ہو چکا لیا۔ مین
لکہنو بمبئی ہوکر نہین گیا۔ شروع مقدمہ سے مین اتبک بمبئی نہین گیا۔ مین نے یہ کوشش نہین کی کہ
کبنگ کمنگ کمپنی کے ہاتھہ اپنا مکان ۲۰ ہزار روپیہ پر رہن رکہون یہ گفتگو حیدرآباد بنک کمپنی سے معاملہ
کے قبل ہوئی تہی کبنگ کمنگ کمپنی نے میری تجویز نامنظور کی تہی میری ساکہہ ۱۵ ہزار روپیہ کی بنک بمبئی نے
اس طرح قائم کی تہی کہ مین نے کچھہ نوٹ پرامیسری جمع کر دیے تھے بنک بمبئی مین قبل لکہنو جانے کے میرا
۲۰ ہزار روپیہ پرامیسری نوٹون مین جمع تہا قبل لکہنو جانے کے مین نے بنک بمبئی سے ۱۵ ہزار روپیہ لیے تھے
بنک بمبئی مین پرامیسری نوٹ میری ذاتی جائداد سے ہین۔ یاد نہین کہ کب مین نے یہ نوٹ رکھے تھے۔ ان
کی رسید میرے پاس موجود ہے۔ مین نے یہ خط ساکہہ اسوجہ سے بنکون سے لیا تہا کہ اس مقدمہ کے

متعلق کمیشن مین خرچ کرون سواے ان دو ہنڈیات ۱۵ ہزار اور ۸ ہزار کے میرے پاس کوئی ذریعہ اور نہین
تھا کہ مین چکیین چکاؤن مین گورنمنٹ نظام کا قرضدار ہون گو کہ نہین سکتا کہ کسقدر رقم باقی ہے - ۱۰۰ ہزار قرض
لیے تھے مین نے یہ روپیہ ریاست راجہ رایان یا کسی ریاست ماتحت کورٹ آف وارڈس سے نہین لیے - یہ
اسکے واسطے ایک تمسک لکھدیا ہے روپیہ اکونٹنٹ جنرل نے مدار المہام کے حکم دیا - مدار المہام کا حکم میری درخواست
پر موجود ہے میرے پاس اپنی درخواست کی نقل موجود نہین ہے - مین کورٹ آف وارڈس کا سرکاری طور پر
افسر ہون جیسے کورٹ آف وارڈس میرے تحت مین ہے - مین نے نہین کہا کہ جب روپیہ لیا ہو اور اسکی
مدار المہام سے اجازت چاہی ہو - جسوقت مین نے روپیہ لیا تھا مجھے معلوم تھا کہ وہ محاصلات کورٹ آف وارڈس
سے نکلا تھا - مین خیال کرتا ہون کہ کورٹ آف وارڈس کے سرکاری محاصلات سے روپیہ اور لوگون کو بھی
قرض دیا گیا تھا - مگر کہ نہین سکتا کہ کسکو - یہ جدید طریقہ ہمین ہے کہ ۲۵ ہزار خرچ ہو گئے - مین نے پانچ ہزار
واپس بھی کردیے - پانسو روپیہ ماہوار کے حساب سے واپس کرتا تھا مین پانسو روپیہ ماہوار برابر دیتا تھا -
کیونکہ میری تنخواہ ۲۳ سو ماہوار تھی - گذشتہ دس یوم کے اندر مین نے ۲۵ سو کی رقم یا کچھ روپیہ اکونٹنٹ جنرل
کو قرضہ کی ادائی مین دیا - مین نے اس مقدمہ سے دست برداری کی خواہش کی بشرطیکہ مجھے اجازت ملے
مین استعفا دون اور ملزم معافی مانگے - مین نے کہا مین اس شرط پر حیدرآباد چھوڑنے پر راضی ہون -
اول مجھکو اجازت ملے کہ استعفا دون - دوسرے مین اپنا ۳۰۰ روپیہ ماہوار کا منصب قائم رکھون -
تیسرے نواب سرور جنگ اپنا تعلق اس مقدمہ سے اس طرح ہٹالین یا تو مسٹر اسے معافی منگوائین یا
مجھے مسٹر اسے لڑنے دین مین نے یہ بھی خواہش کی تھی کہ اگر ممکن ہو سرکاری قرضہ میرے اوپر معاف کیا جاے

سلہ مسٹر فارلیس نے اعتراض کیا کہ اس قسم کے سوالات نہ ہون کیونکہ غیر ضروری ہین - مسٹر نارٹن نے جواب دیا کہ اونکی
غرض اس امر کے ثابت کرنے کی ہے کہ رسید چہ ہزار روپیہ مہری سوار حسین جعلی ہے یا اس غرض سے تیار کی گئی ہے کہ روپیہ کا
سمجھوتا بتلایا جاوے حالانکہ یہ روپیہ شاہدون کو رشوت دینے مین صرف ہوا - مسٹر فارلیس نے کہا کہ مسٹر نارٹن کو اختیار
ہے کہ یہ ثابت کرین مگر اونکو کوئی اختیار اسکے پوچھنے کا نہین ہے کہ نواب مہدی حسن نے کورٹ آف وارڈس کا روپیہ
غبن کیا یا نہین مسٹر نارٹن نے جواب دیا کہ اونکی غرض یہ ہے کہ اگر وہ یہ ثابت کردین کہ نواب مہدی حسن نے سرکاری
روپیہ غبن کیا تو ظاہر ہوگا کہ مہدی حسن مین سچائی کا نام و نشان نہین ہے عدالت نے اجازت دی کہ اس قسم کے
سوالات ہون -

۲۵ - تاریخ کو مسٹر فارلیس وکیل مستغیث مقدمہ سے دست بردار ہوئے اور اونکی جگہ مسٹر [illegible]
[illegible]

مین اب بھی کہتا ہون کہ میری حالت اس قسم کی تھی کہ مین چھ ہزار روپیہ قرضہ مین ولسکون - مین نے
اپنی ذمہ داری بابت ادائی روپیہ کی سردار حسین کے نام منتقل کی - وہ سود کے ذمہ دار تھے اور جب مین
چاہتا روپیہ واپس دیتے - سردار حسین نے خود کوئی معاہدہ بنیک سے نہین کیا - بنیک کی نظر مین
مین ہی قرضہ کی ادائی کا ذمہ دار ہون - مین نے یہ نہین کیا کہ گورنمنٹ پیر امکان بطور ضمانت قرضہ
کے رکھے بغیر کہ مجھے مستعفی ہونے کی اجازت دیجاوے - رسید سردار حسین رجسٹری شدہ نہین ہے -
لکھنؤ مین حیدر حسین کی ضمانت پر مین نے روپیہ قرض نہین لیا - انگریزی ملازمت کی سروس بک
میرے پاس نہین ہے - مجھے خیال نہین کہ میرے پاس کبھی تھی - مین کوئی گزٹ یا سرکاری کاغذ نہین
پیش کرسکتا جس سے پرتابگڈھ مین میرے چارج لینے کی تاریخ معلوم ہو - یہ گزٹ مین درج ہوگی -
لکھنؤ مین زمانہ کمیشن مین زیادہ تر اطہر علی کے مکان مین رہا - مین پنڈت رتن ناتھ سے واقف ہون
وہ ہائی کورٹ الہ آباد مین افسر ہین - مترجم بالفعل لوپس کمیشن کے کچھ زمانہ قیام مین وہ لکھنؤ مین
تھے - مین نے اون سے یہ خدمت نہین لی کہ وہ گواہون کو رشوت دین - مین نامی حاتم ساکن
ڈاکخانہ لکھنؤ سے واقف نہین ہون - مین نے یہ نام سنا ہے مین نے اون سے لاکلن کو رشوت
دینے کو نہین کہا - مین ڈوہان سے واقف ہون مین نے لکھنؤ مین اونکو دیکھا تھا - مین نے
اونسے یہ کام نہین لیا کہ مسٹر راسٹن کو رشوت دین - مین نے مسٹر راسٹن کو ہزار روپیہ اس غرض
سے نہین دیا کہ وہ اپنے اوس بیان کی تردید کرین جو مسٹر اجلو کو لکھوا دیا تھا اور میرے موافق
شہادت دین مین نے اسکی ہدایت نہین کی کہ مسٹر برگنیزا میری جانب توڑے جاوین - مین نے
۳۰۰ روپیہ برگنیزا کو دینے کا وعدہ نہین کیا اور نہ رتن ناتھ کو اجازت دی کہ وہ میری جانب
سے دین - مین واقف نہین کہ میری جانب سے کسی وکیل نے برگنیزا سے یہ خواہش کی کہ
آکرڈ وڈ ڈانلی کی پارٹی کی اوس بیان کے خلاف جو وہ مسٹر اجلو کو لکھوا چکے ہین تصدیق کرین -
مین جانتا ہون کہ کاغذ ثبوت ایسی میری جانب سے پیش ہوا ہے - پنڈت رتن ناتھ نے یہ
برگنیزا سے لیا تھا … پنڈت رتن ناتھ کو لینے کی اجازت نہین دی تھی - جب وہ بیان لے
چکے تب مین … مین واقف تھا کہ برگنیزا فریق ثانی کو بیان لکھا چکا ہے مین نے یہ
بیان کو … نہین لیا تھا جو ان ملزم خود اپنے بیانات فروخت کرتے پھرتے تھے
… کہا کہ برگنیزا ونکے پاس آئے تھے اور اونھون نے بیان کیا کہ
مین ایک جھوٹا بیان پانسو روپیہ لیکر مسٹر مارٹن کو دے آیا ہون اور یہ کہ وہ دینے برگنیزا)

رضامند ہین کہ اس بیان کی تردید کرین۔ اگر فریق ثانی کی جانب سے پانسو روپیہ ملتے تھا تو ہیا
رتن ناتھ نے بیان کیا کہ برگنیزا اوسنے کہہ گئے ہین کہ اونہین پانسو روپیہ مسٹر نارٹن نے دیے
ہین۔ مین نے مسٹر لنکین سے یہ حال نہین بیان کیا۔ مین نے صرف رشوت کا قصہ لنکین
صاحب سے بیان کیا اور مسٹر نارٹن کا نام نہین لیا۔

آرچرسے بیان نمبری ایل ایک دوسرے شخص فانتم کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا۔ یہ آرچر
اپنے بیان کے فروخت کی کوشش مین گھومتا پھرتا تھا۔ رتن ناتھ نے مجھ سے بیان کیا کہ آرچر
اوسکے پاس آیا تھا اور اون سے بیان کیا کہ مسٹر بوائل کونسلی ملزم نے اس غرض سے روپیہ
دینے کا وعدہ کیا تھا کہ وہ میری بیوی کے چال چلن کے خلاف بیان کرے۔ مجھے رقم تو
یاد نہین ہے اوسے ملی مجھے یقین نہین تھا کہ مسٹر بوائل نے اس شخص کو رشوت دی ہوگی۔
مگر مین یقین کرتا ہون کہ کسی شخص نے ملزم کی جانب سے رشوت دی ہوگی جو خطوط بوائل
صاحب کے پیش ہوئے ہین اونسے یہ غرض نہین ہے کہ ثابت کیا جاے کہ مسٹر بوائل نے
گواہون کو رشوت دی ہو۔ جو قصہ رشوت رتن ناتھ نے مجھ سے بیان کیا اوسکو
کونسلی کے روبرو بیان کرتے وقت مین نے مسٹر بوائل کا نام ضرور لیا۔ مین نے
آرچر یا برگنیزا کے اظہارات کی بابت ایک کوڑی بھی نہین دی۔ ان دونون کو
یقین تھا کہ رتن ناتھ بیانات ایس اورٹی کے بابت روپیہ دین گے۔ یہ رتن ناتھ کی
چال تھی۔ آرچر ایک سابق کا ملازم پولس اور بد وضع شخص تھا۔ اوس شخص نے یہ بیان مجھکو
مفت لکھوایا کیونکہ خیال تھا کہ اوسکو روپیہ ملے گا۔ مین واقف ہون کہ ملزم کی جانب سے
مسز ہوا مسٹن گرفتار ہوئین تھین۔ مین نے سُنا تھا کہ مسز ہامسٹن اکثر ہوٹل مین کونسلی ملزم
سے ملاقات کے لیے جایا کرتی تھین۔ مین واقف ہون کہ اوس نے سب سے
پہلے لاکٹن کا ذکر کیا تھا۔ مین بیان نہین کرسکتا کہ کیون مسز ہامسٹن جو پہلے ملزم کی رازدار
تھی اکبارگی حدود عدالت کے باہر جانے کی خواہان ہوئی اور ملزم کی تحریک پر گرفتار
ہوئی۔ مین ۱۸۷۳ء مین مسز ہاجنز کے مکان مین جبکہ یوسف الزمان نے خط
نمبری ۳ مین لکھا تھا گیا تھا۔ مین نے اس بیان کا جواب نہین دیا۔" مین نے خیال
کیا ہو کہ آپکو اوس سے تعلق تھا۔"
مین مطبوعہ پرت نکاحنامہ کی بسٹر بلوڈون کو بعد اشاعت رسالہ مگر قبل دائر کرنے

دعوے کے دکھلائی - [illegible] دکھلایا
اونھون نے مجھسے اصل نہین مانگی - مطبوعہ کاپی سے نکاحنامہ کے تغیرات نہین
معلوم ہوئے - میرے پاس بہت سی مطبوعہ پرتین ہین - مگر عدالت مین نہین - میری
وجہ مسٹر لموچڈان کو اصل نکاحنامہ نہ دکھلانے کی یہ تھی کہ اوس وقت تک نکاح نامہ پر
وہ تمام دستخط جو اس وقت موجود ہین درج نہ تھے - مسٹر مہدی حسن نے اپنے دستخط
نکاح نامہ پر کشمیر مین نہین کیے یہ امر واقعی نہین ہے کہ جن لوگون کے دستخط ہوے
تھے اون کو اس دستاویز پر دستخط کرنے مین عذر تھا - یہ امر واقعی نہین ہے کہ مینے
مشتاق حسین اور اقبال علی سے ۱۸۹۹ء مین مشورہ لیا تھا کہ جعلی نکاحنامہ ۱۸۷۳ء کے
اسٹامپ پر تیار کیا جاوے -

نوٹ مستغیث کی جانب سے خواہش پر مین سوالات و جوابات ذیل لکھتا ہون -

(س) کیا یہ واقعہ نہین ہے کہ تم نے مشتاق حسین و اقبال علی سے ۱۸۹۹ء مین مشورہ کیا تھا کہ نکاحنامہ ۱۸۷۳ء کے اسٹامپ پر جعلی تیار کیا جاوے -

(ج) نہین -

(س) کیا یہ واقعہ نہین ہے کہ کچھ اختلاف ان لوگون کی جانب سے دستخط کرنے مین تھا جنھون نے دستاویز پر دستخط کیے ہین -

(ج) نہین -

مجھکو ان دو صاحبون نے یہ رائے نہین دی تھی کہ ایسا کرنا خوفناک ہے - اور انھین کے مشورہ کی وجہ سے یہ [illegible] نکاحنامہ تیار ہوا اطہر علی امتیاز علی کے چچازاد بھائی ہین جو [illegible] بھوپال مین اور [illegible] کے بھائی ہین -

جب [illegible] لکھنؤ مین تھا [illegible] ایک مطبوعہ رپٹ المنار قلمبند کردہ کمیشن لکھنؤ مسٹر میور کی کو بھیجی ہین نے اونکا [illegible] لکھا - [illegible] اون سے یہ نہین خواہش کہ رزیڈنٹ یا گورنمنٹ کو خوف دلا کر اس مقدمہ کے بند کرنے کی کوشش کرین - مین نے اون سے یہ خواہش نہین کی کہ سمری اعانت کرین بلکہ کہا کہ خاموش رہو - مین نے یہ ہدایت نہین کی کہ اس مقدمہ کو بند کردو - سالار جنگ اول نے خط طلب کیا تھا جو اونکے کسی سکرٹری نے لکھا تھا میرے پاس وہ خط نہین ہے -

مجھے بذریعہ [illegible] نے حکم چند کو لکھنؤ مین نہین دیکھا مسٹر مسعود علی اوسوقت لکھنؤ مین تھے

[illegible] تحقیقات کمیشن [illegible]

وہ معین المہام کے دفتر مین ہین مگر میرے کوئی رشتہ دار نہین ہین مسعود علی میرے لیے شہادت نہین بہم پہونچا سکتے تھے۔

(س) کیا جب تمنے جواب مندرجہ حاشیہ[5] دیا تھا تو تمھارا یہ منشا تھا کہ عدالت یہ سمجھے کہ تمنے گرٹروڈ ڈانلی سے بعد اونکے باپ کی وفات کے شادی کا ارادہ کیا تھا۔ کیونکہ باپ اپنی زندگی مین شادی کے لیے رضامند نہ تھا۔

(ع) نہین ڈانلی کو کبھی کثرت سے شراب خوار مین نے نہین دیکھا۔ وہ علمی مذاق آدمی تھے۔ مین نے اکثر اونکو لکھتے ہوئے نہین دیکھا تھا۔ وہ یونانی و لاطینی زبان سے واقف تھے۔ مین اون مین سے کسی زبان سے واقف نہین ہون میرے پاس کوئی وجہ اونکو علمی مذاق آدمی کہنے کی نہین ہے۔ مین نے اونہین کتابین پڑھتے دیکھا ہے۔ مسز ہاجز ایک بدنام عورت تھی۔ وہ عیاش ضرور تھی۔ گو ۱۸۹۳ء مین بالکل ہی خراب نہین۔ راجہ کپورتھلہ سے اونکے ایک چھوٹا لڑکا نہ تھا۔ مسز ہاجز مسز گرٹروڈ اور اپنے باپ کے ساتھ ایک ہی مکان مین رہتی تھی۔ مین ایوانس سے بخوبی واقف نہین ہون۔ مین اونکی لڑکی ایلس سے واقف ہون۔ مین واقف نہین کہ اب وہ کہان ہے۔ مین نے میان بیوی ایوانس کی جرح نہین پڑھی ہے۔ مجھے نہین معلوم کہ وہ اب کہان ہے۔ ایلس حیدرآباد مین نہین ہے۔ اگر وہ یہان ہوتی تو مین ضرور واقف ہوتا۔ ایوانس نے یہان مجھ سے ملاقات کی ہے۔ وہ یہان پچھلے لنگر پر بعد اشاعت رسالہ آئے تھے۔ مین نے اونسے تمام حالات مقدمہ بیان کیے تھے۔ مین نادر جنگ لفل علی بیگ اور نواب افسر جنگ سے واقف ہون وہ آپس مین رشتہ دار ہین۔ مجھے یاد نہین کہ دوران مقدمہ مین مین نے اونکو کوئی خط لکھا۔ نادر جنگ میرے گواہ تھے اس امر کے ثابت کرنے کو کہ سالار جنگ ثانی کو میری بیوی سے کوئی تعلق نہ تھا ممکن ہے کہ مین نے اونکو سرکاری حیثیت مین لکھا ہو۔ مجھے یاد نہین لفافہ نمبری ۳۵ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ نادر جنگ کے نام لفافہ نمبری ۳۶ میرا لکھا ہوا ہے اور نادر جنگ کے نام ہے۔ مین حلف اوٹھاتا ہون کہ مین نے اپنی شادی کے متعلق پہلی تحقیقات کا اپنے خط بنام نادر جنگ مین ذکر نہین کیا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے اسکا تذکرہ کیا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے نادر جنگ سے یہ خواہش کی کہ میرا خط حضور نظام کے روبرو پیش کرین خط نمبری ۳۶ الف میرا خط نادر جنگ کے نام ہے۔ نادر جنگ بھی اوس پارٹی مین تھے جو مدار المہام

---

[5] بعد اونکے (مسٹر ڈانلی) مین نے اونکی لڑکی سے خط کتابت کی یہ قرار پایا تھا کہ مین باپ کی وفات کے بعد گرٹروڈ سے نکاح کرونگا۔

مدار المہام سرکار کہیلنے گئے تھے۔ مسٹر اسٹیونسن بہی اوسمین تھے ناور جنگ اسٹیونسن اور مجہ مین اکثر اس
کے متعلق بحث ہوتی تہی۔ ناور جنگ مدار المہام کی پارٹی چہوڑکر حضور کی پارٹی مین بمقام سنا مو گو نڈ
محریٹ ہو گئے" ام" جسکا خط نمبری ۱ سے مین ذکر آیا ہے وہ یقینی پمفلٹ ہے۔ خط نمبری ۳
اسے دیکہکر مجہے یاد پڑتا ہے مین نے افسر جنگ یا ناور جنگ کو اس مقدمہ کے متعلق لکہا۔ مین نے
خواہش یہ کی تہی کہ سرور جنگ پر نالش کی اجازت ملے۔ جو خط ناور جنگ کو لکہے اونکی نقل اپنے
پاس نہین رکہی مجہے یاد نہین کہ مینے لکہا کہ ہاول کی رزیڈنسی مین میرے دشمنون نے میری بیوی اور مجہپر
حملہ کیا مین حلف اوٹہا سکتا ہون مجہے خیال نہین کہ مین نے یہ لکہا ناور جنگ نے یہ کبہی مجہسے بیان
نہین کیا کہ اونہون نے یہ خطوط حضور کو دکہلائے۔ مین نے اونہین پہر نہین دیکہا۔ مین نے ابہی تک
ناور جنگ کو عدالت مین بطور شاہد طلب نہین کیا کیونکہ مسٹر انورار یٹی نے مجہے راے دی تہی کہ مین اونکو
بطور شاہد کے رکہون مین اب انکو طلب نہین کرسکتا۔ سرور جنگ کی وجہسے مین اپنے گواہون سے یا کسی
شخص سے مل نہین سکتا۔ سرور جنگ نے ایک سرکاری حکم اس مضمون کا جاری کردیا ہے کہ" اگر
کوئی سرکاری ملازم نواب مہدی حسن فتح نواز جنگ سے ملتے ہوئے دیکہا گیا تو اوسکی سخت سزا ہوگی" یہ
حکم مسٹر شجاعت علی ودیگر افسران کورٹ آف وارڈس کی خدمت مین بہیجا گیا۔ مین نے یہ حکم خود نہین دیکہا
ملازمان کورٹ آف وارڈس مجہسے ملنے نہین آتے۔ واحد علی نے مجہے اس حکم کی اطلاع دی او
اسکی وجہسے مجہسے ملنے سے معذوری ظاہر کی اعجاز جنگ نے بہی کل رات کو مجہکو اسکی اطلاع دی اور

مسٹر وڈ نے عدالت کی توجہ ایک حکم کی جانب متوجہ کی جو نواب سرور جنگ نے عمال کورٹ آف وارڈس کے نام جاری کیا کہ
"کوئی شخص نواب مہدی حسن سے گفتگو نہ کرے" مسٹر وڈ نے کہا یہ حکم گواہون کو گویا دہمکی ہے اور غیر ممکن ہے کہ مستغیث کو
ملزم کے خلاف شہادت اسکے باعث مل سکے اس باعث عدالت کو اپنی راے اس حکم پر ظاہر کرنا چاہیئے مسٹر وڈ نے
یہ بہی شکایت کی جو کچہ مسٹر نارٹن نے الفاظ نواب مہدی حسن کے نسبت استعمال کیے ہین اونسے گواہونکو دہمکی ہوتی ہے۔
مسٹر نارٹن نے اس بیان سے انکار کیا اور حکم کی نسبت کہا کہ یہ بات نہین ہے کہ حضور نظام کا نام اوس کاغذ پر ہے
حکم فقط کورٹ آف وارڈس کے متعلق ہے اور مسٹر نارٹن کے خیال مین بالکل واجب کیونکہ صحیح یا غلط طور پر یہ کہا گیا ہے
کہ مہدی حسن نے ناواجبیت کے ساتہہ روپیہ کورٹ آف وارڈس سے لیا ہے پس اس سے بڑہکر کوئی مناسب
حکم نہین ہوسکتا کہ کورٹ کے ملازمین درحالیکہ یہ الزام صحیح ثابت ہو نواب مہدی حسن سے ملاقات نہ کرین کیونکہ
[illegible] کاغذات شائع کرین۔ جو ناواجب طور پر انکے پاس ہین اور جو وہ چاہتے ہین شامل

کہا اونہون نے سرور جنگ سے اس حکم کے اجراسے مخالفت ظاہر کی ہے۔ اور سرور جنگ نے بیان کیا چونکہ حکم جاری ہوچکا ہے اس باعث منسوخ نہین ہوسکتا۔ مین نے ضابطہ کے بموجب مدار المہام یا سرور جنگ سے گواہون کی شہادت کی درخواست نہین کی ہے اور نہ مجھے دینے سے انکار کیا گیا ہے۔

۲۱۔ نومبر ۲۰ ہزار روپیہ کے سرکاری نوٹ جو بنیک بمبی کے پاس جمع ہے۔ وہ ۲۵ ہزار روپیہ سے خرید کیے گئے تھے۔ جو روپیہ مین نے کورٹ آف وارڈس سے قرض لیا تھا سوا اسے ۲۵ [illegible] کے مین نے اور کوئی قرضہ گورنمنٹ سے نہین لیا۔ مجھے دس ہزار روپیہ بطور مزید قرضہ کے گورنمنٹ سے ملا یہ مزید قرضہ اس سال ملا گو کہہ نہین سکتا کہ اپریل مین یا بعد اشاعت [illegible] ملا۔ اکونٹنٹ جنرل بتلاسکین گے کب قرضہ ملا۔ مدار المہام نے مجھے دس ہزار دیے کہ نہین، کیا سرکاری خزانہ سے یا اپنی جیب خاص سے۔ مین خیال کرتا ہون روپیہ خزانہ سے آیا۔ مین خیال کرتا ہون روپیہ خزانہ [illegible] اکونٹنٹ جنرل مدار المہام کے حکم سے آیا۔ مین کہہ نہین سکتا کس ذریعہ سے آیا۔ [illegible] روپیہ کی بابت اکونٹنٹ جنرل کو تمسک لکھدیا مین نے یہ روپیہ اس مقدمہ کی غرض [illegible] سے لیا۔ مین نے یہ سب روپیہ مقدمہ مین خرچ کردیا۔ علاوہ ان رقوم ۲۵ ہزار و دس ہزار کے مین نے کوئی قرض کہین سے نہین لیا۔ علاوہ اسکے دو ہزار روپیہ کا کورٹ آف وارڈس کی جانب سے میرے اوپر رجوع ہے۔ کل میرے پاس بذریعہ مہدی علی سرور جنگ کا خط اس روپیہ کی ادائی کے بابت آیا تھا میری سماعت مین آیا ہے کوئی دعوی میرے اوپر کورٹ آف وارڈس کا نہین [illegible] لاکھون روپیہ لیا نہ ایسا کوئی دعوے مشترکہ میرے اور مشتاق حسین کے اوپر ہے [illegible] میرے چال چلن کی کورٹ آف وارڈس مین تحقیقات ہورہی ہے [illegible] کورٹ آف وارڈس مین میرے چال چلن کے متعلق کچھ [illegible]

---

۲۲ ملاقات نہ کرین نواب مہدی علی اور نواب عماد جنگ نے [illegible]

مسٹر [illegible] نے جواب دیا عدالت واقف ہے کہ کس قدر کارروائی بخص اشارہ [illegible]

ہے۔ اگر [illegible] دور ہوجاوے کہ نواب سرور جنگ [illegible]

[illegible] اس اشارہ کو کافی سمجھے نواب مہدی علی [illegible]

[illegible] نواب مہدی حسن سے ملنے گئے ہون مجسٹریٹ نے راے [illegible]

[illegible] جنگ کے حکم کی نسبت مسٹر [illegible] مدار المہام کی توجہ منعطف کرانا چاہتے [illegible]

ان مسز فاطمہ بیگم یون سے جنکا اوپر ذکر آیا ہے مسز مہدی حسن کی اس باعث ملاقات نہین کرائی کہ وہ ہندوستانی
طریقہ سے پردہ مین رکہی جاتی تھین۔ میرے علم مین ۲۰ سال اوس جانب انگریز لیڈیان پردہ دار ہندوستانی
عورتون سے نہین ملتی تھین حلف اوٹھاتا ہون ۲۰ سال اوس جانب ایسی رسم نہین تھی۔ مین باقر حسین
کو اپنی گواہی مین طلب کراتا ہون۔ مجھے یاد نہین کہ ۱۸۹۵ء مین مین نے اقبال علی کو وہ دستاویز دکھائی
جب مین نے اور میری بیوی نے کی اور جو عدالت مین پیش ہے۔ مین حلف نہین اوٹھا سکتا کہ مینے
اونکو نہین دکہلایا مین واقف نہین کہ ۱۸۹۲ء مین اقبال علی نے کوئی بیان میری شادی کے متعلق
لکھوایا۔ اب مین واقف ہون مجھے یاد نہین کب مجھے معلوم ہوا کہ اونہون نے ایسا بیان لکھوایا مجھے
اوسوقت معلوم ہوا جب کونسل ڈفینس نے اوسکے متعلق سوالات کیئے۔ مجھے علم نہین ۱۸۹۲ء مین اقبال علی
نے کیا بیان لکھوایا۔ مین واقف نہین محمد حسین شاہد نمبر ۷ کے تعلقات اونکی بیوی کے ساتھ کچھ شک کے
قابل تھے یا وہ بہی بد قسمت آدمی اس معاملہ مین ہے۔

سالار جنگ ثانی جہان تک مجھے علم ہے ۱۸۸۳ء مین علیل ہوئے تھے۔ مجھے یاد نہین کہ ۱۸۸۳ء
مین منیر الملک دورہ پر گئے تھے۔ مین خیال کرتا ہون مسز ہاگسن جنکا رسالہ مین ذکر ہے وہ مسز پامر ہو سکتی
ہین۔ مسز ہاگسن نامے کوئی بہن میری بیوی کی نہ تہین۔

مین نے مسٹر گریبل کو اجازت نہین دی کہ وہ ٹام پامر سے اس مقدمہ کے بند کرانے کی گفتگو کرین۔
مین واقف نہین شنبہ ۱۹ ماہ حال کو مسٹر گریبل نے مسٹر پامر سے ملاقات کی اور اونکی تحریک پیش کی۔
مسٹر گریبل نے مجھے اسکی اطلاع نہین دی۔

اگر سر آسمان جاہ حلف اوٹھائین کہ مجھے تحقیقات ڈیورنڈ کی اطلاع تھی تو صحیح ہوگا کیونکہ وہ
کبھی جھوٹ نہین بولتے۔

۲۲ نومبر ۱۸۹۲ء۔ مین ۱۸۹۲ء مین انگلستان سے واپس آیا نظام کالج مین میری دعوت کی گئی تھی
جسمین مین نے اسپیچ دی تھی جو اخبارات مین درج ہوئی اوس مین مینے یہ نہین کہا تھا کہ جو بُری
افواہین میری شادی کی نسبت شائع کی گئی ہین۔ بعد واپسی انگلستان مین نے مدار المہام سے ذکر
نہین کیا کہ یہ شرمناک افواہین میری بیوی سے تعلقات کے متعلق شائع کی گئی ہین۔ مین نے سابق
رزیڈنٹ یا مسٹر ہاول سے اپنے تعلقات شادی کے متعلق گفتگو نہین کی کبھی نہ مین نے اونسے
اور نہ اونہون نے مجھ سے گفتگو کی مین واقف ہون کہ میجر گف نے ایک خط پیش کیا ہے جو سر
آسمانجاہ نے بطور مدار المہام فارن آفس کو لکھا ہے مین اوس خط سے ذیل کا فقرہ سنتا ہون۔

"انگلستان سے واپسی کے وقت اونہون نے مجھ سے بیان کیا کہ چند شرمناک و شرارت آمیز افواہین اونکی اور اونکی بیوی کے تعلقات کی نسبت شائع کی گئی ہین" مین نے مدارالمہام سے اسکا ذکر کیا مین نے ایک گمنام خط کا ذکر کیا جو سکریٹری آف اسٹیٹ کی خدمت مین بھیجا گیا تھا- اور جسکے مشتہر کرنیکا ارادہ کیا اور جو کپتان صدر لنٹدنکی معرفت مین نے مدارالمہام کے پاس اس اطلاع کے ساتھہ بھیجا کہ یہ مسٹر سید علی بلگرامی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے مین نے مدارالمہام کو چٹھی مین لکھی- اب مین واقف ہون شجاعت علی و اقبال علی نے مدارالمہام کو اظہارات لکھوائے- اونہون نے کبھی اسکا مجھہ سے تذکرہ نہین کیا- مین حلف اوٹھاتا ہون مشتاق حسین نے کبھی مجھ سے ذکر نہین کیا- یہ جھوٹ ہے اگر مشتاق حسین نے اقبال علی سے بیان کیا- مین نے اس بارہ مین مشتاق حسین سے گفتگو کی- یہ صحیح نہین ہے یہ دونون وصیتین میری اور میری بیوی کی جانب سے اقبال علی کے مشورہ سے تیار ہوئین- مین مدارالمہام کے خط کا فقرہ جو فارن آفس کو لکھا گیا سنتا ہون- "اقبال علی اپنے ذاتی علم سے بیان کرتے اور تبلاتے ہین کہ اونکی رائے پر اونہون نے (مہدی حسن و گرٹروڈ ڈانلی) ۱۸۸۸ء مین ایک دوسرے کے نام بطور میان بیوی وصیت لکھی ہے" مجھے یاد نہین کہ مین نے اقبال علی سے مشورہ لیا- مین حلف اوٹھاتا ہون جسوقت شجاعت علی نے ۱۸۸۹ء مین اپنا بیان مدارالمہام کو لکھوایا نکاح نامہ وجود مین تھا- مین خیال کرتا ہون کہ شجاعت علی نے مدارالمہام کو اظہار لکھاتے وقت نکاحنامہ کا ذکر نہین کیا- کیونکہ نکاحنامہ کوئی ضروری شے نہ تھا- شادی بلا اوسکے موجودگی کے بھی جائز تھی- مین اب بھی نکاحنامہ غیر ضروری خیال کرتا ہون- مگر مین نے بطور مزید ثبوت اوسکو پیش کیا- اب نکاحنامہ اور ضروری چیز ہے کیونکہ شادی کا معاملہ زیر مباحثہ ہے (نکاحنامہ پر نگاہ ڈالکر) سیاہی جس سے میرے اور میری بیوی کے دستخط ہوئے ہین جداگانہ ہے- مجھے تفصیل یاد نہین کہ آیا شادی کے وقت دو دوات موجود تھین یا نہین- مگر مین خیال کرتا ہون مین نے اپنے دستخط بیوی کے دستخطون سے پہلے کیے- مین اپنے خاص اظہار مین قبول کرتا ہون کہ مین نے خواہش کی تھی عدالت یقین کرے کہ ہمارے دستخط ایک ہی دن ... ایک ہی وقت نہین مجھے یاد نہین کس قدر وقفہ ہمارے دونون کے دستخطون مین ہوا تھا ... دستخطون کے کچھہ بعد میری بیوی کے دستخط ہوئے- مجھے یاد ہے مین نے خود دستخط کیے مجھے یقین ہے مین نے نکاحنامہ اپنے گھر پر لکھی، اور بعد اوسکے اوس کے گھر لیگیا- اپنے گھر سے میرا مطلب اوس مکان سے ہے جہان مقام قیصر باغ مین رہتا تھا میرا یہ بیان نکاحنامہ مین اصلاح بعد ہمارے دستخطون کے ہوئی ... ضرور ... ہوگا قبل اوسپر دستخط کرنے کے

میں نے اونکو پڑھا تھا اور چند ضروری تغیرات بھی کیے تھے۔ کہہ نہیں سکتا جب میں نے اون تغیرات
کیے تھے تو کیوں نہیں یہ اصلاح کر دی تھی۔ میں یہ بھی فقرہ اپنے خاص اظہار سے سنتا ہوں۔ اس
دستاویز پر ہماری شادی کے وقت دستخط ہوئے تھے۔ یہ بیان ٹھیک ہے میری غرض یہ تھی کہ عدالت
یقین کرے بعد شادی کے میں اور میری بیوی نے اس کاغذ پر دستخط کیے یہ صحیح ہے کہ بعد مراسم ایجاب
اور قبول کے جو شرع محمدی کے رو سے انسان کو میاں بیوی بنانے کے لیے ضروری ہیں ہمنے دستخط
کیے یہ بھی اوسی طرح سے صحیح ہے جس طرح سے اوپر کا بیان میری یادداشت اس عرصہ میں خراب رہی مگر اس
نکتہ چینی کے بعد میں خیال کرتا ہوں میں نے سب سے پہلے دستخط کیے۔ یہ بھی ممکن ہے میں نے اپنے
خاص اظہار میں غلطی کی ہو۔ میں نے استغاثہ عدالت ہذا میں جولائی [illegible] میں دائر کیا۔ اور ایک حلفیہ
اظہار دیا۔ میرا مطلب یہ تھا مجسٹریٹ یقین کریں کہ ہم دونوں نے نکاحنامہ پر ایک وقت دستخط کیے میں
بینک بمبئی کی رسید مورخہ ۲۵ - مارچ پیش کرتا ہوں یہ میرے روپیہ کی ہے۔ یہ روپیہ پہلے بینک بنگال میں
تھا۔ بعد اوسکے میں نے بینک بمبئی کو منتقل کیا۔ یہ روپیہ کورٹ آف وارڈس کا نہیں ہے۔ میرے قبضہ
میں ۱۸ ہزار روپیہ کے نوٹ ملکیت نواب صاحب تھے۔ بینک بمبئی کی میرے پاس رسید موجود ہے۔ جسکے
پاس اب بھی روپیہ ہے۔ [illegible] ہزار روپیہ کے پرامیسری نوٹ [illegible] کے پاس ہیں۔ اب بینک بمبئی
سے ۱۸ ہزار روپیہ قرض لیے ہیں جو میں نے خرچ کیے ہیں۔ [illegible] اس شخص مسٹر لا [illegible] کو عدالت میں
دیکھا ہے۔ دوران تحقیقات کمیشن لکھنؤ وہ میرے پاس آیا تھا [illegible] رتن [illegible] اور ایک چھوٹا سا
یوریشین لڑکا تھا۔ میں آرام کرسی میں بیٹھا ہوا تھا پھر میں بائی کا [illegible] تھا۔ گرٹرڈ ڈانلی کے متعلق باہم
گفتگو ہوئی۔ اوسکی صورت اور شکل بیان کی گئی۔ مگر میں بھولتا ہوں کہ بالوں کے رنگ کا بھی ذکر آیا یا
نہیں۔ میری بیوی نے مجھ سے یہ کبھی نہیں کہا جب وہ خالی گرٹرڈ ڈانلی تھیں تو چھ ماہ تک وہ مسٹر
لاکلن سے شادی کے وعدہ پر کورٹ شپ میں تھیں۔ مسٹر مہدی حسن نے مجھ سے بیان کیا ہے کبھی وہ
اس شخص سے شادی کرنا نہیں چاہتی تھیں۔ یہ اونہوں نے مجھ سے اوس وقت بیان کیا تھا جب لکھنؤ کمیشن
کے چند اظہارات لیے تھے۔ میری بیوی اب بھی کہتی ہیں اونہوں نے کبھی لا کو نہیں دیکھا۔ اگر
مسٹر لاکلن میری بیوی کے جسم کے نشانات بیان کریں تو میں اونکی تردید کے لیے طبی معائنہ کراؤنگا
جب لاکلن میرے پاس لکھنؤ میں آئے تھے اونہوں نے کہا تھا مسٹر نارٹن نے ہوٹل میں اونکو بلایا
تھا۔ مسٹر اجلو مسٹر نارٹن اور مسٹر ہوایل وہاں موجود تھے۔ مسٹر اجلو کے پاس [illegible] کی وسکی شراب تھی

کیا مین معافی منظور کرلون - مہدی علی کو تمام ہم اتین سرکاری معاملات کی بابت بذریعہ سرور جنگ ملی ہین - قبل مہدی علی کو لکھنے کے اونسے مصالحت کی بابت گفتگو ہوئی تھی - اور یہ خط اوسکا نتیجہ ہے مین نے مجسٹریٹ ہذا کی خدمت مین بذریعہ مسٹر فاربس درخواست دی تھی کہ فخرالدین حسین کا اظہار الہ آباد مین لیا جاوے درخواست منظور ہوئی - یہ حال مجھے اپنے مختار سے اوسوقت معلوم ہوا جب تمام کارروائی ختم ہو چکی تھی مین یقین کرتا ہون کہ مجسٹریٹ الہ آباد نے فریق ثانی کو اطلاع دی تھی - مین نے خود اطلاع اسباعث نہ دی تھی کہ مسٹر نارٹن قبل منظوری مزید کمیشن کے الہ آباد سے چلے گئے تھے - مسٹر لکین واقف تھے مین فخرالدین حسین کے اظہار کے متعلق درخواست دینے والا تھا - مین فوٹو نمبری ۱۶ و ۱۷ دیکھتا ہون مین چند نشانات ونقطہ فوٹو نمبری ۱۶ اپر دیکھتا ہون یہی نشانات فوٹو نمبری ۱۹ - اے و بی و سی پر دیکھتا ہون اس سے یہ نتیجہ قائم کرتا ہون یہ فوٹو نقل . . فوٹو نمبر ۱۶ کے ہین کارروائی کمیشن لکھنؤ سے دیکھتا ہون فوٹو نمبری ۱۶ مسٹر اوابن نے پیش کیا - مین مسٹر اوابن سے واقف نہین ہون - انکو ڈفنیس نے طلب کیا تھا جسوقت ۱۸ ماہ حال کو میری جرح ہوئی تھی مین نے یہ تحریک نہین کی تھی کہ فوٹو ۱۹ - اے و بی و سی میری بیوی کے فوٹو کی نقول ہین میری توجہ فوٹو نمبری ۱۶/۱ کی طرف متوجہ کرائی گئی تھی - اب مین فوٹو ۲۲ بی کا مقابلہ ۱۶/۵ سے کرتا ہون ان مین ۱۶/۵ پورا اتا معلوم ہوتا ہے - مین کوئی فرق فوٹو ۲۰ - اے و ۲۰ - بی مین نہین دیکھتا - سواے اسکے کہ آخری کسیقدر پورا اتا ہے جو نشانات فوٹو نمبری ۱۶/۱ و ۱۹ و ۱۹ - اے و بی و سی پر ہین - وہ فوٹو نمبری ۱۷ اپر نہین دکھلائی دیتے -

مین نے مبلغ ایک ہزار ساٹھ ۱۰۶۰ کی چک ۴ - اکتوبر کو علی عباس کو دی تھی - مین نے اپنے مکان کے مہین دی تھی اونہون نے اوسی روز اوسی ملاقات مین چند گھنٹہ بعد واپس کی علی عباس میرے پاس ۹ بجے صبح آئے تھے - مین نے اونکو چک نمبری ۲۲ دی اور اونہون نے اپنے محرر کے حوالہ کی - بعد اوسکے وہ میرے پاس چند گھنٹہ تک مشورہ کرتے رہے اور جب چلنے لگے چک واپس دی - ایک ہزار ساٹھ کی رقم ممکن ہے کہ میرے ذمہ واجب الادا ہو - مینے مبلغ ۶۰ روپیہ بابت نقل وغیرہ کے ہون - مسٹر راسٹن کے لکھنؤ سے بھاگنے کی نسبت مسٹر اسٹن نے اپنا خود جواب لکھنؤ کمیشن کے روبرو دیا -

سرور جنگ کے حکم کے اجراے کے بعد مہدی علی میرے گھر سے چلے گئے - وہ میرے ساتھ رہتے تھے اور ہوم آفس مین نوکر ہین نہ کہ کورٹ آف وارڈس مین جیسے ہی کہ یہ حکم جاری ہوا وہ میرے یہان سے چلے گئے -

مکرر اظہار نواب مہدی حسن

نہ حضور نے اور نہ مدار المہام نے حکم دیا کہ کورٹ آف وارڈس مین میرے چال چلن سے متعلق تحقیقات ہو۔ سرور جنگ کو کوئی اختیار اس قسم کی تحقیقات کا بلا منظوری مدار المہام یا نظام نہین ہے لفظ "تحقیقات" ہے جو مین نے اپنی جرح ۱۲۔ ماہ حال مین استعمال کی ہے اوس تحقیقات سے مراد ہے جو سرور جنگ میرے خلاف الزام عائد کرنے کے خاطر کر رہے ہین۔ اونہون نے بلا پرشاد اکونٹنٹ کورٹ آف وارڈس کو موقوف کر دیا ہے۔ اور نواب مہدی علی کو لکھا ہے مجھسے ۲۰ ہزار روپیہ واپس لیے جاوین جو مین نے بطور قرض لیے ہین۔ دو ہزار دو سو روپیہ ہوم آفس مین جمع تھے اور جو سرور جنگ کے پاس سپرنٹنڈنٹ ہوم آفس شفیع الدین نے بھیجے تھے۔ سرور جنگ نے اونہین کو واپس کیے نہی روپیہ ہے جسکی نسبت مین نے ۲۷ تاریخ کی جرح مین بیان کیا ہے کہ "مین نے مدار المہام کو واپس کیا ہے" اس روپیہ کی بابت سرور جنگ نے مہدی علی کو لکھا ہے کہ مین نے یہ روپیہ غبن کیا ہے۔ اور مجھسے واپس ملنا چاہیے۔ جسوقت سرور جنگ نے یہ تحریر میرے پاس بھیجی وہ واقف تھے روپیہ ہوم آفس مین ہے۔ اگر وہ ناواقف بھی تھے تو پتہ چلا سکتے تھے کیونکہ اسوقت محکمہ کورٹ آف وارڈس مین ۲۰ ہزار روپیہ کا قرضہ بے سودی تھا۔ اس باعث سرور جنگ کو کوئی اختیار اس حکم دینے کا نہ تھا کہ وظیفہ ماہوار سے سود لیا جاوے جو خط کتابت درمیان میرے اور سرور جنگ مہدی علی کے ذریعہ سے ان رقمون کی نسبت ہوئی اوسکی اصل مدار المہام کے پاس ہے (استغاثہ کی خواہش ہے ان خطوط کی نقل شامل مسل ہو۔ ڈفینس کو عذر ہے کہ اول تو یہ متعلق مقدمہ نہین ہے اور دوسرے حکم دیا جاتا ہے کہ اصل پیش کیا جاسکے یا مدار المہام سے طلب ہو) کہ اصل پیش ہونا چاہیے اوسوقت یہ بحث کیجا سکتی ہے کہ آیا وہ متعلق مقدمہ ہین یا نہین۔

میرے بیان ۱۲۔ ماہ حال مین یہ بیان دو "اگر سر آسمانجاہ حلف اوٹھائین کہ مجھکو تحقیقات ڈیورنڈ سے واقفیت تھی تو صحیح ہوگا کیونکہ وہ کبھی جھوٹ نہین بولتے" اسکے معنے یہ ہین اس حالت مین ہم دونون مین سے کوئی شخص غلط فہمی مین ہوگا۔ مین حلف اوٹھاتا ہون کہ تحقیقات ڈیورنڈ کی بالکل اطلاع نہ تھی۔ فقرہ[1] مندرجہ حاشیہ مین الفاظ "ایک ہی وقت سے" جو مین نے ۲۲ ماہ حال کو بیان کیے میرا مطلب یہ تھا مجسٹریٹ یقین کرین کہ

---

[1] مین نے جولائی ۱۸۹۲ع مین استغاثہ دائر کیا اور ایک خفیہ اظہار دیا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ مجسٹریٹ صاحب یقین کرین کہ ہمنے دستاویز پر ایک ہی وقت مین دستخط کیے۔

ہینے شادی کے وقت دستخط کیے میری وجہ ایسکے کہنے کو کہ ڈفیلس کے گواہ اپنی شہادت فروخت
کرتے ہین یہ تہی اول مسٹر اسٹن کا اظہار روبرو کمیشن لکھنؤ دوسرے حلف نامہ مسٹر گوپاس جو شامل
مسل ہے (عدالت قرار دیتی ہے یہ حلف نامہ شامل مسل بطور ثبوت نہین ہو سکتا) مسٹر اسٹن
کے جن بیانات کا مین حوالہ دیتا ہون وہ صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱- اظہار مسٹر اسٹن مین درج ہین
مین سے کل یہ بیان کیا ہے کہ مین نے اصغر جان کو قبل لکھنؤ سے چلنے کے دیکھا- اس سے
مطلب ۲۰ سال اوس جانب سے تہا کہ جب مین لکھنؤ مین تہا-

میرے علم مین کبہی گرٹرود ڈانلی کا کوئی بہائی نہ تہا-

بجواب سوالات عدالت - چک مبلغ ایک ہزار ساٹہہ جو مین نے علی عباس کو دی اور
تب اونہون نے اپنے محرر کے حوالہ کی ممکن ہے کہ کمرہ سے باہر گئی ہو- مگر مکان سے باہر نہین

دستخط مہدی حسن

دستخط او دی لسنکٹ

اقبال علی نے بجواب سوالات جرح ۱۴ نومبر ۱۸۹۲ء کو بیان کیا مین واقف ہون ۱۸۹۱ء مین
مہدی حسن کے اونکی بیوی کے ساتھ تعلقات کی بابت تحقیقات ہوئی تھی۔ مین نے ایک
بیان لکھکر سر آسمان جاہ کو دستی دیا تھا۔ بیان اسی مضمون کا تھا کہ مین مہدی حسین
سے عرصہ سے واقف ہون اور سنا ہے انگریزی لیڈی سے اونھون نے شادی کی
ہے جسکے ساتھ وہ بطور میان بیوی رہتے ہین اور مہدی حسن نے ایک وصیت
نام سے بطور اوسکے خاوند کے لکھدی ہے۔ اب مجھے یاد نہین مین نے اور کچھ کہا۔
مین نے یہ نہین کہا مین اونکی شادی کیوقت موجود تھا۔ مین کسی ایسی رسم کے انجام پر
موجود نہ تھا۔ مین نے یہ نہین سنا تھا کہ کوئی نکاحنامہ تحریری درمیان مسٹر و مسیز مہدی حسین
ہوا۔ مین ایک دلی دوست مہدی حسن کا ہون جسوقت تک مین نے اپنا اظہار مدار المہام کو
دیا۔ مہدی حسن نے مجھسے یہ بیان نہین کیا کہ اوسکے پاس کوئی تحریری نکاحنامہ ہے
میرا بیان مدار المہام کے روبرو مولوی مشتاق حسین کی درخواست پر ہوا تھا مین نے
مہدی حسن سے اس درخواست کا ذکر نہین کیا کیونکہ یہ مجھسے بذریعہ شجاعت علی خفیہ لی گئی۔
مہدی حسن نے وصیتونکا ذکر پہلے بھی کیا تھا۔ مین یقین کرتا ہون کہ وصیت اونکی ولایت
جانے کے قبل تیار ہوئین اونھون نے وصیتین مجھکو نہین دکھلائی تھین مگر قبل تحریر اونھون
نے مجھسے بیان کیا تھا کہ وہ وصیت لکھ رہے ہین۔ اونکی وصیت سالیسٹر بمبئی
کے پاس ہے مہدی حسن نے مجھسے اپنی بیوی کی وصیت کا بھی ذکر کیا۔ مین نے ان
دونون مین سے کوئی وصیت نہین دیکھی۔ جب مین نے مدار المہام کو اظہار لکھایا تو مین واقف
تھا کہ مسیز مہدی حسن ملکہ معظمہ کی خدمت مین پیش ہوچکی ہین مین یہ بھی واقف تھا کہ
عام طور پر گفتگو ہورہی تھی کہ مسیز مہدی کی مہدی حسن سے شادی نہین ہوئی ہے مین واقف
تھا گورنمنٹ تحقیقات کررہی ہے۔ مین نے خیال کیا کہ بہت ٹھیک ہے کہ مین بیان دون
مجھسے یہ کہا گیا تھا کہ بلا مشورہ جو کچھ مین جانتا ہون وہ بیان کردون۔ کسی نے مجھسے یہ نہین کہا
کہ کسی غیر شخص سے مشورہ کرلو۔ مگر مشتاق حسین نے اسبارہ مین مجھسے خفیہ گفتگو کی
اوسوقت مجھے یقین تھا مہدی حسن کی اوسی طرح سے شادی ہوگئی ہے جسطرح سے کسی
ایسے شخص کی جسکی شادی مین مین خود موجود ہوا ہون۔ مین واقف نہین کہ شادی کے متعلق
کبھی مشتاق حسین سے گفتگو ہوئی مگر مین خیال کرتا ہون مشتاق حسین نے مجھسے کہا کہ مہدی حسین

سے گفتگو ہوئی ہے مجھ سے مہدی حسن نے ڈپوریٹ کی تحقیقات کے وقت نکاحنامہ کا ذکر نہین کیا
مگر اوس تحقیقات کے وقت اور اسی دعوے کے دائر کرنے کی تاریخ کی اندر اونھون نے
مجھ سے نکاحنامہ کا ذکر کیا - مین حلفیہ نہین کہسکتا اونھون نے کب پہلی مرتبہ ذکر کیا-
مگر یہ گفتگو گذشتہ سال یا دو سال کے اندر ہوئی - مین نے کبھی نکاحنامہ اپنی آنکھون سے نہین
دیکھا - مہدی حسن میرے پاس بعد میرے بیان کے نکاحنامہ نہین لائے - اور اونھون
نے مجھ سے یہ ذکر نہین کیا کہ آپ سے میرے نکاح کی نسبت سوالات ہوے ہین مجھے میرے
پاس یہ نکاحنامہ موجود ہے - مین نے مشتاق حسین یا کسی دوسرے شخص سے نکاحنامہ کی
خبر نہین سنی - بعد تحقیقات ڈپوریٹ مین نے اسکے متعلق مہدی حسن سے گفتگو کی - مین نے
اون سے یہ نہین کہا مین نے مدار المہام کو ایک بیان شادی کے متعلق دیا ہے - بلکہ یہ
کہا لوگون نے مجھے آپکی شادی کے متعلق گواہ قرار دیا تھا - مین نے یہ امر اول سے
ہمیشہ پوشیدہ رکھا کہ مین نے شادی کے متعلق کوئی بیان مدار المہام کو لکھایا ہے نہ مہدی حسین
نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمنے کوئی بیان لکھایا ہے - مین چاہتا ہون کہ اسپر عدالت یقین کرے
کہ مہدی حسن نے کبھی مجھ سے یہ دریافت نہین کیا کہ مین نے کبھی کوئی بیان دیا یا نہین
ہم گذشتہ تین سال سے آپس مین دوست ہین ان تینون برسون مین کچھ گفتگو اس بیان کے متعلق
ہوئی مین نے ۱۸۹۳ء کے قبل مہدی حسن سے سنا تھا کہ اونکے پاس ایک نکاحنامہ دستخطی
بالکل ٹھیک رکھا ہے - مین نے یہ خبر گذشتہ دو سالون مین سنی مین کہہ نہین سکتا کہ کہان وہ ایک
مہدی حسن نے اسکا ذکر کیا - مگر اونھون نے اسکا ذکر اوس گفتگو کے دوران مین کیا جو ڈپوریٹ
کی تحقیقات کے متعلق ہوئی مین نے نکاحنامہ کے دیکھنے کی خواہش کی اور نہ اونھون نے مجھکو
دکھلایا مین نے مشتاق حسین سے یہ نہین کہا کہ مہدی حسن کے پاس نکاحنامہ ہے شادی
کے متعلق تمام گفتگو ختم ہو چکی تھی مجھے نہین معلوم کہ یہ نکاحنامہ کبھی مدار المہام کو دکھلایا گیا -
مہدی حسن نے مجھسے نہین بیان کیا کہ اس نکاحنامہ پر دو آدمیون کے دستخط ہین اور نہ کبھی اونھون
نے اونکو اہون کے نام کا ذکر کیا جنکی گواہی درج ہے اونھون نے اس نکاحنامہ کا کچھ
تفصیلی حال نہین بیان کیا - مین خیال کرتا ہون یہ امر ضرور کسیقدر شک کے قابل تھا کہ یہ
نکاحنامہ ڈپوریٹ کی تحقیقات کی وقت پیش نہین ہوا - مین نے یہ کبھی نہین سنا کہ مہدی حسن ا
مجھ سے تذکرہ کیا کہ ۱۸۹۳ء کے اسٹامپ پر نکاحنامہ تیار کیا جاوے قبل استغاثہ کے دایر

کرینکیے مہدی حسن سنے مجھ سے شہادت دینے کی خواہش کی اونھون سنے کہا وہ چاہتے ہین جو کچھ مین
اونکی بیوی کے اونسے تعلقات کی بابت جانتا ہون بیان کرون - اسوقت ہمنے ڈیورنڈ کی تحقیقات کا
ذکر نہین کیا ڈیورنڈ کی تحقیقات مین شجاعت علی سنے اظہار دیا تھا - اونھون سنے بیان کہ وہ
شادی کے وقت کے گواہ تھے - مجھے نہین معلوم کہ اونکے بیان مین اور کیا لکھا ہے - مجھے
نہین یاد اونھون سنے اپنے اظہار مین یہ بیان کیا کہ اونھون سنے نکاحنامہ پر دستخط کیے ہین
ممکن ہے کہ ایسا کہا ہو - شجاعت علی اور مین سنے اپنے بیانات مدار المہام کو سنائے اپنی یاد
پھر مجھے یاد ہے کہ شجاعت علی نے نکاحنامہ پر دستخط کا کچھ ذکر نہین کیا یہ گفتگو مدار المہام کے مکان
واقعہ خانہ باغ مین ہوئی ممکن ہے مین سنے اپنے اظہار پر دستخط کیے ہون - مدار المہام سنے
مجھ سے یہ نہین کہا کہ دستخطی اظہار ونکو وہ کیا کرنے والے ہین - مجھے نہین معلوم اونکا
وہ کیا کرتے ہین - علاوہ مدار المہام کے صرف مشتاق حسین شجاعت علی اور مین تھا مہدی حسن
اوس کمرہ مین نہین تھے - مین کہہ نہین سکتا مہدی حسن اوس روز محل مین آئے یا نہین - اوس روز
بہت لوگ مدار المہام سے ملنے آئے - تحقیقات ڈیورنڈ کی متعلق جو مہدی حسن کی شادی کے
بارہ مین ہوئی - مین سنے میجر گف سے کبھی ملاقات نہین کی - مجھے معلوم نہین اسبارہ کبھی
میجر گف سے مشورہ لیا گیا - مجھے ذاتی علم نہین میجر گف کو تحقیقات ڈیورنڈ سے کچھ مطلب تھا -
مین سنہ ۸۳ء مین پرتاب گڈھ مین تھا معزز مسلمان منکوحہ مستورات کے نام نہین بتلا سکتا جو مسیز
مہدی حسن سے بطور مہدی حسن کی بیوی کے ملتی تھین -

بجواب سوالات مکرر - جو گفتگو میرے اور مہدی حسن کے درمیان ڈیورنڈ تحقیقات کے وقت
ہوئی وہ قبل دائر کرنے اس مقدمہ کے ہوئی - سنہ ۹۱ یا ۹۲ تھا مین نہین کہہ سکتا کہ کتنی بار گفتگو ہوئی
یہ گفتگو مہدی حسن سے مسیز مہدی حسن کی انگلستان سے واپسی کے بعد ہوئی - تحقیقات
قبل واپسی کے ہوئی تھی - مین کہہ نہین سکتا کسوقت مہدی حسن سنے نکاحنامہ کا ذکر کیا - مجھے
یاد نہین کوئی گفتگو مہدی حسن سے شادی کے متعلق انگلستان سے واپسی کے قبل ہوئی -
اونھون سنے دوسرے موقعہ پر شاہدان شادی کا ذکر کیا - جہانتک مجھے علم ہے مہدی حسن کو
کوئی علم تحقیقات ڈیورنڈ جس زمانہ مین کہ وہ ہو رہی تھی نہ تھا میرا مطلب اپنے جرح مین یہ
نہ تھا کہ یہ امر مشکوک ہے مہدی حسن سنے نکاحنامہ پیش نہین کیا - مین سنے عام طور پر
بیان کیا اور کہا کہ یہ امر مشکوک ہے نکاحنامہ تحقیقات کے وقت نہ پیش کرین بلکہ بعد تحقیقات

مین صاحبان ذیل کے نام بتلا سکتا ہون جو مہدی حسن کی شادی کے وقت موجود تھے کہ جب مین بھی
وہان تھا۔ میر محمد حسین و باقر حسین اور لوگون کے نام یاد نہین۔ مجھے یاد ہے باقر حسین کی
بیوی مہدی حسن کی بیوی سے ملتی تھین مجھے یاد نہین کہ مسز محمد حسین وہان تھین یا نہین۔ مین نے
ان لوگون کا ذکر اسوجہ سے بجواب سوالات جرح نہین کیا کہ اول تو یقین نہ تھا کہ محمد حسین
وہان تھے یا نہین۔ اور دوسرے خاصکر "لیڈیون" کا نام پوچھا گیا تھا۔ جب مین نے اپنا
بیان خانہ باغ مین مدار المہام کے روبرو پڑھا بہت سے افسران اور دیگر لوگ موجود تھے
کیونکہ وہ موقع نذر گذرانے کا تھا اسوجہ سے مین کہہ نہین سکتا مہدی حسن موجود تھے
یا نہین۔ مدار المہام کے کوٹھے پر یہ بیانات جج کے کمرہ مین پڑھے گئے مجھ کو بخوبی علم ہے کہ
مہدی حسن موجود نہ تھے۔

مین نے سنا ہے ایک سرکاری حکم محکمہ کورٹ آف وارڈس سے جاری ہوا ہے جسمین لوگونکو
ممانعت کردی گئی ہے کہ مہدی حسن سے ملاقات نکرین دستخط سید اقبال علی دستخط اودی پرسنگھ۔

شیخ شجاعت علی نے باقرار صالح ۲۲۔ نومبر کو بجواب سوالات جرح بیان کیا مین حیدرآباد
مین اول بار سنہ ۱۸۹۲ء مین آیا اپنے قصبہ مین مین زمیندار ہون۔ میرا وطن علیحدہ ہے۔ مین یہان
اول مرتبہ وکیل تھا۔ اوس زمانہ مین قواعد امتحان وکلاء جاری نہ تھے۔ مگر حسب الحکم نواب
مختار جنگ رجسٹرار نے میرا خاص امتحان لیا۔ ایک سال کے قریب وکالت کرتا رہا بعد اوسکے
بیمار پڑا اور گھر چلا گیا۔ سنہ ۱۲۹۴ ف مین منصفی اورنگ آباد مقرر ہوا۔ اوس زمانہ مین مہدی حسن
وہان تھے۔ مین کیننگ کالج مین متعلم تھا۔ بعد منصفی کے مین قایممقام جوڈیشل اسسٹنٹ
تعلقدار گلبرگہ مقرر ہوا۔ مین سنہ ۱۲۹۹ ف مین ریاست راجہ رایان زیر کورٹ آف وارڈس مین
مقرر ہوا۔ اسطرح سے مہدی حسن میرے افسر بالا تھے۔

مین شادی مہدی حسن کے وقت موجود تھا وہ ۱۰ یا ۱۱ بجے صبح مولوی گنج کے ایک مکان مین
ہوئی۔ یہ وہی مکان ہے جسمین قبل شادی کے ۲ ہفتہ یہ عورت رہی۔ مہدی حسن نے اوسکے
واسطے مکان بکرایہ لیا تھا مین اکثر اوس مکان مین جایا کرتا تھا۔ دوسرے یا تیسرے دن بعد اوسکے
تنہا جانے لگا۔ کبھی کبھی حمایت علی کے ساتھ اس زمانہ مین کبھی مین نے گرد و دسے مباشرت
نہین کی۔ عمر تخمیناً ۱۵ یا ۱۶ یا ۱۷ سال ہوگی۔ میرے خیال مین ۱۸ و ۱۹ یا ۲۰ سال کی تھی
سمجھنے سے نہ ہوگا اگر سنون کہ اوسکی عمر ۱۹ سے متجاوز اور ۲۰ سال سے کم تھی۔ سال یا دو سال کا

فرق کوئی امر باعث تعجب نہین ہے - مین نے ایکبار اونکو ۱۸۹۲ء مین دیکھا تھا - جب وہ لکھنو
صرف ۳ ہفتہ کے لیے آئین - مین نے اونکو اونکے باپ کے گھر دیکھا تھا - مین مہدی حسین
کے ساتھ گیا تھا - مجھے یاد نہین مہدی حسن نے مجھسے یہ بیان نہین کیا کہ وہ کس غرض
سے گرٹروڈ ڈانلی کے یہان جاتے تھے - جب ہم وہان جاتے تھے ملاقات کے کمرہ مین
گرٹروڈ ڈانلی کے باپ سے گفتگو کرتے تھے مین گرٹروڈ ڈانلی کو دو ایک لیڈیون کے
ساتھ دیکھا تھا مین نہین جانتا تھا کہ اون مین سے ایک مسیز باجز تھی - کیونکہ میری اون سے
ملاقات نہین کرائی گئی تھی - مین اوسوقت مسیز باجز کی شہرت سے بھی واقف نہین تھا
قبل ستمبر ۱۸۹۲ء کبھی گرٹروڈ ڈانلی سے مین نے ملاقات نہین کی ۳ ہفتہ جب گرٹروڈ
لکھنو مین تہا رہین تو مین اون سے ملنے جایا کرتا تھا - کیونکہ مہدی حسن میرے دوست تھے اور
جبل پور گئے تھے اونھون مجھسے اور حمایت علی سے خواہش کی تھی کہ مین اونکی عدم موجودگی مین
معہ اونکے ملازمین کے گرٹروڈ ڈانلی کی خبرگیری کرون - مجھے یاد نہین گرٹروڈ ڈانلی کو مین نے
نکاحنامہ پر خط بانوشت عمر تبدیل کرنے دیکھا تھا مگر کچھ لکھتے ضرور دیکھا لیکن مین نے کشمیر مین مجھے
یاد پڑتا ہے بعد مراسم شادی کے اونکو لکھتے دیکھا - یہی میرا یقین ہے مین کہہ نہین سکتا -
کہ نکاحنامہ قبل شادی یا بعد مین لکھا گیا - اسکو ۶ سال گذر گئے ہوا یہ رسم شادی ایک یا دو مرتبہ انگریزی
مین اور ایک مرتبہ اردو مین ادا ہوئی - کم سے کم یہ میرا خیال ہے - مین خیال کرتا ہون کہ پہلے
انگریزی زبان مین ادا ہوئی - مین اپنی یادداشت سے بیان کرتا ہون نہ کہ مہدی حسن کے اظہار
دیکھکر صرف مہدی حسن گرٹروڈ ڈانلی مین و حمایت علی شادی کے وقت موجود تھے مجھے
یاد نہین کوئی ملازم بھی موجود تھا - مہدی حسن نے شادی بلا قاضی کے اپنے مذہب کی
خیال سے کی مین سنی ہون اور وہ شیعہ شادی کے وقت دوسری وجہ خاموشی کی یہ تھی کہ مہدی حسین
سلے عزیز ناراض تھے - اعزا سے مطلب میرا اونکی مان و تجمل حسین تعلقدار ٹھیوا موسے ہے
وہ مہدی حسن کے چچا کے سالے تھے - اور اب مر گئے ہین - محمد حسین اونکے چچا ساکن بارہ بنکی
بھی اون سے خفا تھے - محمد حسین نے اپنی ناراضی خود نہین بیان کی - کسی نے مجھسے ناراضی کا
ذکر نہین کیا - بلکہ دوران گفتگو مین مہدی حسن نے مجھسے بیان کیا اونکے اعزا ناراض ہو گئے
یہ امر شادی کے دو ہفتہ قبل وقوع مین آیا - مین نے کسی اور عزیز کی ناراضگی کا حال نہین سنا
مہدی حسن کے اور عزیز نہین ہین - مہدی حسن کے چچا اور بھائی حیدر حسین ہین - مہدی حسن نے

حیدر حسین سے شادی اسباعث چھپائی گئیں حیدر حسین اونکی ماسے جاکر کہدین - مہدی حسن نے
سنہ ۱۸۷۲ء مین بیان کیا کہ وہ گرٹروڈ سے شادی کرنے والے ہین - گرٹروڈ ڈالی سنہ ۱۸۷۲ء مین
لکھنؤ کے باہر چلی گئی یہ مجھ سے مہدی حسن نے بیان کیا درمیان اوسوقت کے جب گرٹروڈ
لکھنؤ سے چلی گئی تھی اور ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء کے مین نے کبھی لکھنؤ مین نہین دیکھا تھا مہدی حسن نے
شادی سے چند روز قبل اپنی شادی کی تاریخ بیان کی اور مجھ سے کہا کہ تم آنا اوس وقت وہان
اور انگریزین تھا مجھے نہین معلوم حمایت علی وہان کیونکر آئے - یہ لوگ علیحدہ اوس گھر گئے مین نے
اس سے پہلے حمایت علی کو انگریزی لکھتے اکثر دیکھا ہے - وہ انگریزی کاغذات پر انگریزی مین
اور اردو کاغذات پر اردو مین دستخط کرتے تھے سوا نکاحنامہ کے مین نے اور کسی کاغذ پر
اونکے انگریزی دستخط نہین دیکھے ہین - مہدی حسن نے مجھے کوئی اور کاغذ ایسا نہین دکھلایا
جسپر حمایت علی کے انگریزی مین دستخط ہون نہ ذکی علی تیرھوین اور نہ امیر مرزا سولھوین گواہ نے
۲۸ - دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء سے آجکی تاریخ تک مین نے کوئی دوسرا کاغذ سوا نکاحنامہ کے ایسا
نہین دیکھا جسپر حمایت علی کے انگریزی دستخط ہون - قبل ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء کے مین نے اکثر
اونکو انگریزی کاغذات پر دستخط کرتے دیکھا - ہم دونون شخص ہمیشہ ایک جگہ رہتے تھے -
مین نے اونکو منی آرڈرون اور رسیدون پر دستخط کرتے دیکھا تھا مجھے کسی ایسے شخص کا نام
یاد نہین جسکو اونھون نے انگریزی مین خط لکھا ہو بعد اوسکے حمایت علی نائب ریاست مہاراجہ
مان سنگہ اودھ مین مقرر ہوئے - بعد دو یا تین سال شادی مہدی حسن کے ممکن ہے کہ زیادہ
عرصہ ہوا ہو تین یا چار سال تک مہاراجہ مان سنگہ کے لڑکے دو و صاحب کی ملازمت مین رہے -
یہ ریاست بہت بڑی ہے مین کسی ایسے شخص کا نام نہین بتلا سکتا جسکے پاس حمایت علی کے
دستخط یا اونکی انگریزی تحریر کا نمونہ ہو - مین اپنا نام انگریزی مین نہین لکھ سکتا سنہ ۱۸۷۳ء مین بھی
انگریزی نہین لکھ سکتا تھا گو کہ کسقدر سمجھتا ہون خود مین نے حمایت علی کے دستخط نکاحنامہ پر نہین
بناتے ہوئے [illegible] کا ہون جسکے امتیاز علی ہین - مجھے یاد نہین کیونکر انگریزی مین حمایت علی
اپنے دستخط لکھتے تھے - مہدی حسن نے مجھ سے شادی کے وقت یہ نہین بیان کیا کہ وہ
نکاحنامہ کا ناقابل اعتراض ثبوت چاہتے ہین اونھون نے مجھ سے یہ نہین کہا
کہ بعد [illegible] وفات کے بہت سے مشکلات اونکے بیوی کے نسبت پیدا ہونگی - معزز مسلمان
[illegible] تحریری نکاحنامہ کا [illegible] نہین ہے مین خیال کرتا ہون تحریری نکاحنامہ آجکل

شادی مین اسوجہ سے ہوا تھا کہ خود مسیز مہدی حسن نے بطور حفظ ماتقدم یہ دستاویز لکھائی کہ مہدی حسن دوسری شادی نہ کرین۔ مسلمان لوگ چار شادی تک کرسکتے ہین۔ مین خیال نہین کرتا اس قسم کی تحریر کبھی کسی مسلمان کو دوسرے نکاح کرنے مین مانع ہو سکتی ہے مین خود مسلمان ہون مگر دستور العمل مذہبی قانون سے واقف نہین ہون۔ مجھے کوئی یقین اسطرف یا خلاف اس تحریر کے اثر کی نسبت نہین ہے۔ سوا اسکی اور کوئی وجہ اس نکاحنامہ کے متعلق نہین بتلا سکتا۔ مین مسیز ایوانس سے ذاتی طور پر واقف نہین تھا۔ مین نے اونکو لکھنو گرڈوڈ کے ساتھ آتے نہین دیکھا۔ مین حیدرآباد مین ۱۸۹۰ء مین تھا۔ مجھے یاد ہے ۱۸۹۱ء مین مہدی حسن کی شادی کے نسبت مجھسے کچھ سوالات ہوئے تھے مشتاق حسین نے مجھسے کہا تھا کہ مدارالمہام خفیہ حالات جو کچھ کہ مجھے مہدی حسن کی شادی کے متعلق معلوم ہین تفتیش کرتے ہین۔ جو کچھ مین واقف تھا مشتاق حسین سے بیان کر دیا۔ مگر مہدی حسن سے اسکی نسبت کچھ گفتگو نہین کی قبل مشتاق حسین سے گفتگو کرنے کے مجھے معلوم نہین کہ مہدی حسن کو علم تھا کہ کچھ توہینی بیانات اونکی نسبت شایع کیے گئے ہین مین اوسوقت ذیگل مین تھا مین واقف تھا کہ مہدی حسن انگلستان کو گئے ہین اور اخبار مین دیکھا تھا کہ مسیز مہدی حسن ملکہ کے روبرو پیش ہوئی ہین اور اونکی ملاقات پر مدارالمہام نے تار مبارکباد دیا تھا۔ جبکہ مہدی حسن واپس آئے مین وادی تک اون سے ملنے گیا تھا۔ مین اونکا گہرا دوست تھا اونھون نے نہ اوسوقت اور نہ بعد مین مجھسے بیان کیا کہ چند توہینی بیانات اونکے اور اونکی بیوی کی نسبت شایع ہوئے ہین مین حلف اوٹھاتا ہون اونھون نے اسکا ذکر نہین کیا مجھے علم نہین اونھون مدارالمہام سے ذکر کیا۔ مین ضرور خیال کرتا ہون مدارالمہام ایک سچے آدمی ہین اور مین اونکا یقین کرونگا کہ اگر وہ بیان کرین مہدی حسن نے ان افواہونکا ذکر کیا تھا۔ مین نے ایک تحریری بیان مدارالمہام کو دیا تھا جسپر میرے دستخط ہین اور جو مین نے اقبال علی کے سامنے مدارالمہام کو سنایا۔ مجھے یاد ہے مین نے اپنے بیان مین ذکر نہین کیا کہ ایک نکاحنامہ شادی کے متعلق وجود مین ہے۔ اوسوقت نکاحنامہ موجود نہین تھا اور مہدی حسن کے پاس تھا۔ مین نے اسکا ذکر نہین کیا ممکن ہو کہ مجھے یاد نہ رہا ہو ایک اور وجہ میرے ذکر نہ کرنے کی یہ تھی کہ مجھسے صرف نکاح کا حال دریافت کیا گیا تھا۔ مدارالمہام نے مجھسے پوچھا تھا جو کچھ مین جانتا ہون بیان کر دون۔ جسوقت مین نے مدارالمہام کو اظہار

پڑھکر سنا یا اونھون نے مجھسے سوالات نہین کیئے - مین واقف تھا کہ اوسوقت نکاحنامہ
وجود مین تھا مگر مین کوئی اور وجہ سواے اسکے نہین بیان کرسکتا ممکن ہے میری یادداشت خطا
کرتی ہو - مین نے اپنا بیان اردو مین لکھا تھا مجھے یاد ہے مین نے اوسمین لکھا کہ گذشتہ ماہ
مین رسم شادی کے وقت لکھنؤ مین موجود تھا - مجھے یہ معلوم تھا کہ مجھسے یہ بیان مہدی حسن کی
شادی کے سچے یا جھوٹے ہونے کی نسبت لیا جاتا ہے مین واقف نہ تھا مہدی حسن کیلیے
یہ اہم اور ضروری امر ہے کہ اپنی شادی ثابت کرین - ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مین نے کیون
مدار المہام سے نکاحنامہ کا ذکر نہین کیا کیونکہ مین یہ نہ سمجھا تھا کہ مہدی حسن کے لیے یہ
ضروری امر ہے کہ اپنی شادی ثابت کرین میرے علم مین اوسوقت نکاحنامہ وجود مین تھا
جب مین اوسکا ذکر بھول گیا -

(س) کیا تمنے عمداً نکاحنامہ کا ذکر اپنے بیان روبرو مدار المہام مین نہین کیا -

جواب - مین نکاحنامہ سے واقف تھا مگر ذکر نا بھول گیا -

(س) جب تم نے مدار المہام سے یہ بیان کیا کہ تم شادی کے وقت بطور شاہد موجود تھے
تو کیا تم یہ بھول گئے تھے کہ تمنے نکاحنامہ پر دستخط کیے ہین -

(ج) مجھے یاد نہین رہا تھا کہ مین نے نکاحنامہ پر دستخط کیے تھے -
دو یا ے روز بعد بیان لکھانے اور اوسپر غور کرنے کے مجھے اس دستاویز کی یاد آئی
مین نے اس امر کا ضمیمہ بیان داخل نہین کیا - اور مجھے یاد نہین کہ مین نے اسکا ذکر
مشتاق حسین سے کیا - مین نے مہدی حسن سے بھی اسکا ذکر نہین کیا مجھے یاد نہین
کہ مین نے مدار المہام سے علی کے نام کا ذکر کیا مین علی الدین حسین برادر نظام الدین
جج ہائیکورٹ سے واقف ہون - وہ موضع بنونتی ضلع اوناو صوبہ اودھ مین رہتے ہین
وہ باندا مین نہین رہتے ہین - مین واقف نہین کہ علی الدین یوسف الدولہ خان کے پاس
مہدی حسن کا خط گذشتہ جولائی مین لیکر گئے - مین حلف اٹھاونگا کہ یہ صحیح نہین ہے
کہ نکاحنامہ اس سال رسالہ کی اشاعت کے بعد کشمیر مین جعلی تیار ہوا - مین واقف نہین
یہ دستاویز مسیز مہدی حسن کے پاس اس سال کشمیر مین جعلی بنانے کی غرض سے بھیجی گئی
مین نے یہ کبھی نہین سنا مہدی حسن کی مسٹر بلوڈن کو مطبوعہ پرت نکاحنامہ دکھلانے سے
یہ غرض تھی کہ دستخط اصل نکاحنامہ پر تیار نہ تھے -

بجواب سوالات مکرر جو حکم کاغذ ثبوت نمبری ۲۰ میرے پاس میری سرکاری حیثیت سے بذریعہ ملنٹ کورٹ آف وارڈز
مین آیا - مین نے اس کاغذ پر دستخط کیے اور پہچانتا ہون کہ یہ شامی ملازمین سرکار کے نام لکھا ہوا ہے
اور اسپر دستخط محمد علی کے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ملازمین کورٹ آف وارڈس کے نام
ہے پہلے یہ حکم حضور کے نام سے جاری ہوا تھا - اسحسب الحکم سکریٹری لیفٹیننٹ ڈائرکٹ جنگ
جب مین نے پہلے یہ حکم دیکھا اور دستخط کیے تو یہ حضور کے حکم سے جاری ہوا تھا - دستخط
شجاعت علی دستخط اوردی بسنکٹ -

ذکی علی نے ۲۲ - نومبر سنہ ۱۹۲۱ء کو باقرار صالح بجواب سوالات جرح بیان کیا - حمایت علی
نینی تال مین مرے تھے - اور اونکی لاش کاکوری آئی تھی - مین ٹھیک نہین بتلا سکتا کہ کسقدر
عرصہ ہوا - تین یا ۴ سال کا ہوا - میرے پاس حمایت علی کی کوئی تحریر نہین ہے - مین ۲۸ سال کا
ہون سنہ ۱۹۰۳ء مین کیننگ کالج لکھنؤ مین پڑھتا تھا - اکثر حمایت علی کو انگریزی مین دستخط کرتے
دیکھا - ہم ایک ہی مکان مین رہتے تھے حمایت علی اچھی طرح انگریزی نہین لکھ سکتے تھے -
مین نے کوئی انگریزی خط اونکا نہین دیکھا - مگر اونکے تار اور منی آڈر دیکھے جو انگریزی
مین لکھے جاتے تھے - مین نہین کہہ سکتا کہ کب منی آڈر کا طریقہ ہندوستان مین جاری ہوا -
مین حلف نہین اوٹھا سکتا کہ سنہ ۱۹۰۳ء مین منی آڈر کا سلسلہ جاری تھا - مین حلف نہین اوٹھا سکتا
کہ مین نے حمایت علی کے پاس منی آڈر سنہ ۱۹۰۳ء مین دیکھے - مجھے کسی شخص کا نام یاد نہین
جسکو حمایت علی تار بھیجتے تھے مین واقف نہین حمایت علی تارونکا [illegible] رکھتے تھے -
مین کوئی ذریعہ ایسا نہین بتلا سکتا جس سے حمایت علی کی تحریر کے نمونہ مل سکتے ہون مین واقف
نہین کہ درمیان سنہ ۱۹۰۳ء اور تاریخ وفات حمایت علی کوئی تبادلہ دستخطون مین ہوا حمایت علی
یون انگریزی مین اپنے نام کا املا کرتے تھے ایچ آئی (یا ای) - ایم - اے - وائی - اے
(یا ای) - ٹی (گواہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہین آئی استعمال کرتے تھے یا ای)
مین نے بہت مرتبہ اونکو دستخط کرتے دیکھا ہے - نکاحنامہ پر دستخط اونکے یون ہین -
ایچ - اے - ایم - اے - وائی - ٹی اور ایچ - مین مہدی حسن کا کوئی [illegible]
نہین ہون کبھی دلی دوست نہین رہا - مہدی حسن نے مجھ سے خواہش کی مین نکاحنامہ پر
حمایت علی کے دستخط دیکھون - پہلے اونھون نے مجھ سے اپنے مکان مین [illegible]
نکاحنامہ دکھلایا مگر کہہ نہین سکتا کہ مقدمہ کے دائر کرنے کے وقت پہلے یا بعد [illegible]

جولائی کو بیان اجرا ے رسالہ اور دعوی دائر کرنے کے درمیان مین نے مہدی حسن سے کہا کہ یہ حمایت علی کے دستخط ہین اونھون نے کہا ہان اور کچھ تعجب ظاہر نہین کیا۔ مین نے کچھ زیادہ نہین کہا مہدی حسن نے مجھسے کہا چونکہ مین دستخط پہچان سکتا ہون۔ یہ ہی مجھکو عدالت مین بیان کر دینا چاہیے۔ امتیاز علی زندہ ہین اور ریاست بھوپال کے دیوان اور حمایت علی کے بھائی۔ اطہر علی حمایت علی کے چچا زاد بھائی لکھنؤ مین رہتے ہین۔ مین واقف نہین کہ ان دونون مین سے کوئی شخص حمایت علی کے دستخط ثابت کرنے کو طلب ہوا۔ مین واقف نہین کیون مین اسبات کے لیئے منتخب کیا گیا ۱۸۹۵ء مین مہدی حسین کی شادی کے نسبت تحقیقات کا حال مین نے نہین سنا۔

بجواب سوالات مکرر۔ مین نے حمایت علی کو ۱۸۸۳ء مین اکثر دستخط کرتے دیکھا اور گو مجھے کسی خاص کاغذ کی یاد نہین جسپر اونکے دستخط ہون مین حمایت علی کا دوست تھا اور سید سے رشتہ دار بھی تھے۔

(س) جب اطہر علی و امتیاز علی حمایت علی کے دستخط ثابت کرنے کو نہین طلب ہوے تو تم کیون طلب ہوے۔

(ج) مین ابتدا سے مقدمہ ہذا سے حیدرآباد مین ہون مین حیدرآباد مین ایک سال چھ مہینہ سے ہون اور محکمہ کورٹ آف وارڈس مین ملازم ہون۔ مین نے کاغذ ۳ پر دستخط کیے ہین۔ جب مین نے کاغذ ۳ پر دستخط کیے تو وہ اوسی حالت مین نہ تھا جسمین کہ اب ہکر فرق یہ ہو پہلے لکھا تھا "سایہ ہمایون" اب لکھا ہے "حسب الحکم معتمد صاحب" جہانتک مین نے سنا ہے سرور جنگ معتمد ہین۔ دستخط اے وی لبکٹ۔

امیر مرزا شاہد نمبر ۵ نے باقرار صالح بجواب سوالات جرح بیان کیا۔ مین ملازمت مین نہین ہون کبھی ملازمت نہین ملی راجہ شعبان علیخان صاحب تعلقدار ضلع لکھنو اودہ میری پرورش کرتے ہین جنھے راجہ صاحب سے مقررہ تنخواہ نہین ملتی ہے۔ وہ مجھے کھانا اور کپڑا دیتے ہین قند ھاری بازار لکھنو مین میرا ایک مکان ہے۔ جو مجھے وراثت مین ملا ہے وہ مکان کرایہ پر نہین دیا گیا۔ میرے لڑکے اوسمین رہتے ہین۔ میرے لڑکو نکو بھی کھانا کپڑا راجہ شعبان علی خان دیتے ہین۔ مین راجہ صاحب کی کوئی خدمت نہین کرتا۔ مین اون کا مصاحب ہون۔ مہدی حسن سے مجھکو کچھ تعلق نہین گو مہدی حسین نے مجھسے کہا تھا کہ اون کی

شادی ہونے والی ہے مگر شادی کے وقت موجود نہیں تھا۔ میں شادی ہوجانے کے بعد
پہونچا۔ وقت پر پہونچ نہ سکا۔ یاد نہیں کس وجہ سے دیر ہوئی۔ ٹھیک نہیں کہہ سکتا مگر خیال
کرتا ہوں شادی کے دو تین گھنٹہ بعد میں پہونچا۔ جب میں پہونچا میں نے مہدی حسن
مسز مہدی حسن و حمایت علی کو دیکھا اوس کمرہ میں اور کوئی شخص نہ تھا۔ میں نے
کسی شخص کو گھر میں نہیں دیکھا۔ حمایت علی نے نکاحنامہ دکھلایا مہدی حسن بھی موجود تھے
اونھوں نے نہیں دکھلایا۔ جب اونھوں نے مجھے دکھلایا مجھسے کہا کہ شادی ہوگئی ہے
میں نے دستاویز پڑھی میں انگریزی پڑھ سکتا ہوں اچھی طرح سے نہیں مگر چند لفظیں پڑھ
سکتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اوس وقت کون لفظیں پڑہی تھیں۔ (شاہد نکاحنامہ
پڑھتا ہے) میں اسکو اچھی طرح سے پڑھ سکتا ہوں مگر ممکن ہے دوسرے سرکاری کاغذ کو
نہ پڑھ سکوں یہ صاف لکھا ہے اور میں مہدی حسن کے دستخط سے واقف ہوں ۔
(شاہد ایک جملہ یہاں پڑھتا ہے جو کونسل نے لکھا) میں نے شادی کے وقت
نکاحنامہ نہیں پڑھا۔ کیونکہ میں نے ضروری نہیں خیال کیا قبل ۲۸ ستمبر ۱۹۳۳ء کے میں نے
حمایت علی کو دستخط کرتے دیکھا۔ مجھے کسی ایسی جگہ کی یاد نہیں جہاں حمایت علی کے دستخط
انگریزی مل سکتے ہوں۔ میں حمایت علی سے بخوبی واقف تھا اونھوں نے مجھے کبھی کوئی
خط نہیں لکھا۔ میں نے اونکی تحریر دیکھی ہے۔ کیونکہ وہ مشق کی کاپیوں پر لکھنے کے بہت
شایق تھے۔ وہ کتابوں کی نقل کرنے کی عادی نہیں تھے۔ بلکہ جو چاہتے تھے لکھا کرتے تھے۔
مجھے نہیں معلوم کہ یہ تحریرات اونکی کہاں گئیں۔ وہ اکثر کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھا کرتے تھے۔
میں نے اونکو دستخط اوتارتے نہیں دیکھا۔ میں نے سوائے ان مشق کی کاپیوں کے
اور کسی کاغذ پر حمایت کو دستخط کرتے نہیں دیکھا۔ میں نے حمایت علی کو منی آرڈروں پر دستخط
کرتے نہیں دیکھا۔ میں نے حمایت علی کا کوئی خط کسی غیر شخص کے نام نہیں دیکھا۔ نہ میں نے
کوئی دستاویز دستخطی اونکی دیکھی۔ میں امتیاز علی صاحب سے واقف ہوں اور وہ زندہ ہیں اور
بھوپال میں رہتے ہیں بیگم بھوپال کے دیوان ہیں۔ جو ریل یہاں سے لکھنؤ جاتی ہے اوس
راستہ میں بھوپال واقع ہے۔ ابتدائے دعویٰ سے میں نے امتیاز علی کو نہیں دیکھا ہے
میں نے مدعیہ سے یہ تحریک نہیں کی تھی۔ کہ بہتر ہوگا امتیاز علی سے حمایت علی کے
دستخطوں کی شناخت کرائی جائے زمانہ کمیشن لکھنؤ میں اطہر علی کے مکان پر جایا کرتا تھا

خود اپنے مکان مین رہتا تھا - مین نے اس مقدمہ مین شہادت ستمبر گذشتہ مین دی - لکھنو سے مجھکو
مہدی حسن نے شہادت دینے کی غرض سے طلب کیا تھا - مین یہان جولائی سنہ ١٨٩٢ع مین آیا
مین اپنے خرچ سے آیا - مہدی حسن نے مجھے طلب کیا تھا - مین ایسا غریب نہین ہون
کہ میرے پاس کچھ بھی روپیہ نہو - کچھ روپیہ مجھکو اپنے بزرگون سے ورثہ مین ملا - شاید - سو روپیہ
مین اپنی جائداد اپنے گھر رکھتا تھا مین نے اول مرتبہ کل خرچ دیا میرے للعہ خرچ ہوئے
مہدی حسن نے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ مین پھیر دونگا جب مین لکھنو اگست مین واپس گیا
اونھون نے میرا خرچ دیدیا - یہان مین ستمبر مین آیا اوسکا خرچ مہدی حسن نے دیا -
مجھے اونھون نے ۰۰ روپیہ دیئے اور مین اونکے گھر مین رہا اول مرتبہ جب یہان آیا تھا -
مہدی حسن نے مجھے آنے کو لکھا تھا - مجھے یاد نہین کہ وہ خط موجود ہے یا نہین زمانہ
کیشن لکھنو مین میتے کوئی خاص امداد مہدی حسن کی نہین کی - مین نے اونکی ہنڈیان
بھنائین - مین ایک مرتبہ بنگال بنک کو گیا اور ایک ہنڈی اونکے لیے بھنالایا - مین
ہنڈی نمبر ۳۸ پر اپنے دستخط دیکھتا ہون - مین نے اور کوئی کام مہدی حسن کا نہین کیا -
حیدر حسین سے واقف ہون - مجھے یاد نہین اونھون نے چک مہدی حسن کی بھنائی
مین فارسی پڑھ سکتا ہون - ہنڈی نمبری ۳۸ پر حیدر حسین کے دستخط ہین - مہدی حسین نے
مجھسے کونسلی ڈیفنس کے جاسوس کا کام نہین لیا - مین اون دو دعوتون مین موجود تھا
جو حامد علی خان نے قیصر باغ مین کین پہلے دعوت مین شعبان علی خان نے مجھے بلایا تھا -
دوسرے مین مین بغیر بلائے گیا تھا - مجھکو وہان مہدی حسن نے اسی غرض سے
نہین بھیجا تھا کہ دیکھون کیا کونسلی ڈیفنس کرتے ہین - مین گرٹروڈ ڈانلی کو چھ
یا سات یا آٹھ ماہ قبل شادی کے جانتا تھا - وہ اوسوقت سنئے گا نون مین رہتی تھین
وہ اپنے باپ اور بہن مسیز ہامنڈ کی ساتھ رہتی تھین - مین نے یہ کبھی نہین سنا - کہ مسیز
ہامنڈ طوائف پیشہ تھین - مین اکثر اونکے گھر جایا کرتا تھا - مین کبھی تنہا نہین گیا - مین دو
یا تین مرتبہ مہدی حسین کے ساتھ گیا مہدی حسن اوس زمانہ مین انگریزی اچھی طرح نہین
جانتے تھے - گفتگو اردو اور انگریزی مین ہوا کرتی تھی - گرٹروڈ ڈانلی اردو بہت صاف
بولتی تھین - اونھون نے مجھے کبھی پان نہین دیا قبل شادی کے مین نے اونکو دیسی لباس
[illegible]

باپ ٹوائلی سے واقف تھا جب مین اوسکے گھر جاتا تھا اون سے ملتا تھا۔ واقف نہین
کہ گرٹروڈ کے کوئی بھائی تھا۔ مین نے یہ نہین سنا کہ اونکا ایک بھائی راجہ صاحب
کپورتھلہ کی ملازمت مین معزز عہدہ پر ہے۔ مین کسی معزز مسلمان شریف کا نام نہین بتلا سکتا
جسکی بیوی مسیز مہدی حسن سے بطور مہدی حسن کی بیوی کے ملی ہو۔ مین نے اپنے
اظہار مین بیان کیا ہے کہ مہدی حسن کے اعزا اور احباب اوس سے بطور بیوی مہدی حسن
ملتے تھے مین اوسکے احباب یا اعزا کا نام نہین بتلا سکتا جو مسیز مہدی حسن کو پرتاب گڈھ
مین مہدی حسن کی بیوی سمجھتے ہون۔ مین نے کوئی خاص ذکر پرتاب گڈھ کا نہین کیا تھا
بلکہ عام طور پر کہا تھا میرا اظہار پڑھکر سنایا گیا تھا اور مین نے اوسپر دستخط کیے تھے
مین مہدی حسن کے کسی عزیز کا نام نہین بیان کر سکتا جو مسیز مہدی حسن کو اونکی بیوی
سمجھتا ہو۔ شیخ محمد حسین ولد عنایت حسین ابن عم مہدی حسن البتہ سمجھتے تھے۔ مین کہہ نہین سکتا
کہ محمد حسین کی بیوی نے کبھی مسیز مہدی حسن سے بطور بیوی مہدی حسن ملاقات کی۔ مین
کسی معزز و شریف شخص کا نام نہین تبلا سکتا جسکی بیوی نے مسیز مہدی حسن کو بیوی
مہدی حسن سمجھا ہو۔ فوٹو نمبری ۲۰ یا مسیز مہدی حسن کا معلوم ہوتا ہے۔ فوٹو ۲۰ بھی
فوٹو ۲۰ بی دا سے بھی۔ مین فوٹو ۱۹۱ سے ۱۹۰ بی دا (ص) نہین کہسکتا کسکے ہین۔
جب مین شادی مین گیا مجھسے مہدی حسن نے یہ نہین کہا کہ تم نکاحنامہ پر دستخط کرو
بجواب سوالات مکرر بیان کیا مین۔ راجہ شعبان علیخان کا مصاحب ہون حمایت علی مشن کی
کاپیون پر لکھا کرتے تھے۔ مین نے اونکو خطوط لکھتے نہین دیکھا۔ اون کی تحریر پہچانتا ہون
مجھے یقین ہے نکاحنامہ پر حمایت کے دستخط ہین مین نے ہنڈی نمبر ۴۳ مہدی حسن کے
واسطے بھنائی تھی۔ مین نے صرف روپیہ لاکر اونکو دیدیا تھا۔ دوسری دعوت مین بمقام
قیصر باغ ہال کسی پیغام دعوت کھانے گیا تھا کیونکہ راجہ شعبان علیخان کی دعوت تھی اور مین اونکا
مصاحب ہون۔ اسباعث مین یون ہی گیا اول مرتبہ مین شعبان علیخان کے یہان گیا تھا جہان
مجھسے خواہش کی گئی تھی کہ وقت دعوت تک ٹھہرون۔ دوسری مرتبہ قبل کھانے کے مین چلا آیا تھا
قبل شادی کے مین دو یا تین بار گرٹروڈ ٹوائلی کو ملا تھا لفظ اکثر جو مین نے ملاقات کی نسبت استعمال کیا
اوسمین غلطی تھی مہدی حسین کی مان مسیز مہدی حسین سے میرے علم مین ملی تھین۔ مین نے یہ سنا تھا نہ عام طور پر
لوگون سے سننے مین آیا تھا۔ دستخط امیر مرزا۔ دستخط اودھ بہاری بسنگت۔

کاغذات ثبوت مدخلہ کاغذات ثبوت فریقین بمقام حیدرآباد

کاغذ ذیل ا تا ہ نمبری ۱۱ لغایتہ ۱۱ کیو مسٹر فریدون جی نے ۱۸- نومبر کو ڈیفنس کی خواہش پر پیش کیے

۱۱/الف - فہرست کاغذات مسل نمبر ۲ اظہارات جو شمالی ہند سے بجواب اطلاع تحقیقات موصول ہوئی۔

۱۱/بی تار منجانب کرنیل لڈلو بنام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنو مورخہ ۷- اپریل سنہ ۹۲ء - مہربانی سے تحقیقات کیجیے کیا مرزا باقر حسین نامے کوئی معزز شخص امین آباد لکھنو مین رہتا ہے جواب کے واسطے روپیہ بھیجا جاتا ہے۔

۱۱/سی منجانب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنو بنام انسپکٹر جنرل پولیس حیدرآباد مورخہ ۱۱- اپریل سنہ ۹۲ء "اس نام کے بہت شخص امین آباد مین موجود ہین جب تک ولدیت وحالات نہ معلوم ہون اطلاع دینا غیر ممکن ہے۔"

۱۱/ڈی تار کرنیل لڈلو بنام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنو "آپکے تار کا شکریہ ولدیت نامعلوم بیان ہے کہ مرزا باقر حسین سے مسٹر نثار حسین ملازم دفتر جوڈیشلی لکھنو واقف ہین مہربانی سے دریافت کیجیے کہ کیا یہ صحیح ہے اس واقفیت کی نہایت ہی ضرورت ہے۔

۱۱/ای تار منجانب سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنو بنام انسپکٹر جنرل پولیس حیدرآباد "مرزا نثار حسین مکہ کو گئے ہین۔

۱۱/الف بی خفیہ خط منجانب کرنیل لڈلو بنام ڈپٹی کمشنر باندہ مورخہ ۸- اپریل سنہ ۹۲ء صاحب من! مجھے آپ سے یہ درخواست کرنا ہے کہ مطلع فرمایئے کہ کیا کوئی پورانے زمیندار ضلع باندہ مین مسٹر یوسف الزمان نامے ہین چونکہ یہ ضروری ہے کہ یہ معلومات جلد مجھکو پہونچائی جاوے اور چونکہ مین ۱۹- ماہحال کو ولایت جانے والا ہون اسباعث ایک روپیہ کا اشٹامپ جوابی تار کے واسطے بھیجتا ہون۔

۱۱/جی تار منجانب کلکٹر باندہ بنام کرنیل لڈلو مورخہ ۱۲- اپریل "جس شخص کا نام آپ اپنے خط مین لکھتے ہین وہ اس ضلع مین زمیندار و انریری مجسٹریٹ ہین اور خاندان لکھنو سے اونکو تعلق ہے۔

۱۱/ایچ - تار منجانب کرنیل لڈلو حیدرآباد بنام کلکٹر باندہ مورخہ ۱۶- اپریل "آپکے تار

کا شکریہ مہربانی سے زمیندار سے دریافت کیجیے کیا وہ گرٹروڈ ڈانلی نامی عورت سے لکھنو مین واقف جو مرزا عباس بیگ کی کوٹھی کے قریب رہتی تھی اگر جانتے ہین تو اوسکا چال چلن کس قسم کا تھا اب وہ کہان ہے اور کس نام سے مشہور ہے۔ مہربانی سے یہ بھی زمیندار سے دریافت کیجیے کہ کیا وہ مہدی حسین ونغ نواز جنگ حال ہوم سکریٹری عملداری نظام سے واقف ہین - اس معلومات کی بہت ضرورت ہے۔

۱۱ جے — تار منجانب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنام کرنیل لڈلو مورخہ ۱۵- اپریل سنہ ۹۲ء "وہ دونون سے واقف ہین مگر ۲ سال سے گرٹروڈ ڈانلی کو نہین دیکھا ہین بالتفصیل لکھتا ہون"۔

۱۱ کے — خط کلکٹر باندہ بنام کرنیل لڈلو مورخہ ۱۵- اپریل سنہ ۱۸۹۲ء "بحوالہ آپکی خواہش مندرجہ تار مین نے یوسف الزمان کو طلب کیا اور اون سے سوالات کیے اونھون نے کہا کہ وہ گرٹروڈ ڈانلی سے لکھنو مین واقف تھے مگر ۴ سال سے اوسکو نہین دیکھا اور نہ اوسکے موجودہ نام اور پتہ سے واقف ہین وہ اوسوقت طوائف اور مہدی حسن کی آشنائی مین تھی - اوسکی ایک بہن مسیز ہاجینز بھی اوسی قسم کی تھی - اس مسیز ہاجینز کے ایک لڑکا تھا جسکو مہاراجہ کپورتھلہ سے بیان کرتی تھی - چونکہ یوسف الزمان باندہ مین رہتے ہین انگریزی سے واقف ہین آپ انہی سے مزید واقفیت براہ راست اون سے خط کتابت کرکے حاصل کرسکتے ہین۔

۱۱ ایل — تار کرنیل لڈلو بنام ڈسٹرکٹ جج [illegible] مورخہ ۱۵- اپریل "مہربانی سے کہ مرزا رفیع الدین بیگ ڈپٹی مندرم دفتر ڈسٹرکٹ جج سے دریافت کیجیے کیا وہ ایک پمفلٹ کی اشاعت سے واقف ہین جو نواب فتح نواز جنگ کی متعلق شائع ہوا ہے اگر وہ واقف ہین تو مہربانی سے دریافت کیجیے کہ کیا وہ پمفلٹ متذکرہ کے مصنف ہین اگر وہ نہین ہین تو کون شخص ہے اون سے مصنف کا نام دریافت کیجیے"۔

۱۱ ایم — تار منجانب ڈسٹرکٹ جج رائے بریلی بنام کرنیل لڈلو حیدرآباد "رفیع الدین پمفلٹ کے مصنفی اور اوسکے متعلق ہر ایک معلومات سے انکار کرتے ہین"۔

۱۱ این — خفیہ خط کرنیل لڈلو بنام صاحب جوڈیشل کمشنر لکھنو مورخہ ۹- اپریل سنہ ۹۲ء
"صاحب من - مین آپ سے اس مہربانی کا خواہان ہون کہ آپ براہ عنایت مطلع کرین

کیا آپ کے دفتر مین کوئی شخص مسٹر نثار حسین نامے ملازم ہین چونکہ یہ ضروری ہے
کہ یہ اطلاع مجھے جلد ملے کیونکہ مین ۱۹ - ماہ حال کو انگلستان جانے والا
ہون اسباعث جواب کے لیے ایک روپیہ کا اسٹامپ تار بھیجتا ہون -

۱۱ او - تار منجانب صاحب جوڈیشل کمشنر اودھ بنام کرنیل لڈلو حیدرآباد مورخہ ۱۲ اپریل
سنہ ۹۲ء "جس شخص کا آپ نے اپنے تار ۸ - ماہ حال مین ذکر کیا ہے وہ اس دفتر
مین ملازم ہین" -

۱۱ پی - تار منجانب کرنیل لڈلو بنام جوڈیشل کمشنر لکھنو مورخہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۹۲ء "آپکے
تار کا شکریہ مہربانی سے دریافت کیجئے کہ کیا نثار حسین گریڈوڈ ٹل سے واقف
تھے اگر واقف تھے تو کیا جانتے ہین کہ اب وہ کہان ہے اور اوسکا
کیا نام ہے" -

۱۱ کیو - تار منجانب جوڈیشل کمشنر اودھ بنام انسپکٹر جنرل پولیس حیدرآباد مورخہ
۱۴ - اپریل سنہ ۹۲ء "جس شخص کی نسبت آپ واقفیت چاہتے ہین وہ رخصت
پر ہے اور خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ بغداد یا کربلا مین ہے" -

نوٹ - کاغذات نمبری ۱۲ لغایت ۱۲ ڈی ڈفنس کی جانب سے پیش ہوے -

۱۲ - گذارش فتح نواز جنگ مورخہ ۷ - اپریل سنہ ۱۸۹۲ء (نام مکتوب الیہ درج نہین ہے)
ایک گمنام مطبوعہ پمفلٹ آجکل بیان تقسیم ہورہا ہے جسمین شرمناک حملہ میری نسبت
کیا گیا ہے یہ میری خواہش ہے تحقیقات خفیہ کی جاوے اور دیکھا جاوے اس پمفلٹ
کے کاتب طابع اور تقسیم کرنے والے کون لوگ ہین کرنیل لڈلو کو خفیہ تحقیقات
کا حکم دیا جاسکتا ہے -

۱۳ - تار قائمقام انسپکٹر جنرل پولیس حیدرآباد بنام ڈسٹرکٹ جج رائے بریلی مورخہ
۷ - مئی سنہ ۹۲ء مہربانی سے تمام خط کتابت جو اس عرصہ مین انسپکٹر جنرل
پولیس حیدرآباد اور آپ مین ہوئی ہے اوسکو خفیہ سمجھیے -

۱۴ - خط مسٹر فریدون جی بنام مسٹر گفت مورخہ ۹ - مئی - مائی ڈیر گفت - مہربانی سے
آپ اپنی شمل مطبوعہ متعلق پمفلٹ جو حال مین شایع ہوا ہے ملاحظہ فرمائیے آپ دیکھینگے
کرنیل لڈلو نے صاحب جوڈیشل کمشنر کو ایک تار دیا تھا - کہ ایک شخص نثار حسین نا

رشتہ دار سے جنکا ذکر پمفلٹ مین ہوا ہے پوچھین کہ وہ اس معاملہ مین کیا جانتے ہیں۔ میرا ارادہ یہ تھا
کہ نثار حسین رخصت پر تھے اب مین آپکو یہ درخواست کرونگا کہ مہربانی سے جوڈیشل رزیڈنٹ کو
تار دیجیے کہ جبتک مزید خط کتابت نہ ہو وہ نثار حسین سے ان معلومات کی جمع کرنے کی بابت
گوارا نہ کرین۔

۱۵- خفیہ خط مزید بھیجی بنام مسٹر گف مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۲ء۔ "مائی ڈیر گف۔ حضور مدار المہام
نے سول پولیس مطبوعہ پمفلٹ کے بارہ مین دیکھی جو حال مین شائع ہوا ہے۔ مدار المہام کا
یہ حکم تھا کہ مصنف یا مصنفین پمفلٹ کا پتہ لگایا جاوے اور فریق جنکو براہ راست یا کسی
طرح پر تعلق ہو انکا پتہ لگایا جاوے۔ یہ حکم سر آسمان جاہ نے ۱۰- اپریل کے صبح کو
خود کرنیل لڈلو کو ریلوے اسٹیشن پر دیا تھا۔ حضور افسوس کرتے ہین اس حکم سے تجاوز
کرکے تحقیقات کی گئی مثلاً کرنیل لڈلو نے انگریزی عملداری مین چند حکام کو تار دیا کہ
وہ گذشتہ حالات گرفتاری ڈانلی کی تحقیقات کرین۔ یہ امر غیر ضروری اور غیر مناسب تحقیقات
کی لئے تھا جو ان مضمون امور کی نسبت ہونی چاہیے تھی جو بیان کیے گئے تھے۔ اگر مدار المہام
کی ہدایت بالکل مکمل نہ تھی تب بھی کرنیل لڈلو کے ایسے تجربہ کار افسر کو امور ذیل کا
غور مناسب تھا (اول) کس قسم کے لوگون کا ذکر پمفلٹ مین ہے (دوسرے) کس قدر
بھاری سازش کا نتیجہ یہ پمفلٹ ہے اور کہان تک ان لوگون کا پمفلٹ مین ذکر آیا ہے۔
مناسب طور پر اشتباہ شرکت سازش کا ہو سکتا ہے۔ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جاوے
گذشتہ حالات لیڈی متذکرہ کے دریافت کرنے کی ضرورت تھی تو یہ تحقیقات راز سے
خطوط مین ہونا چاہیے تھی۔ اور وجہ لکھنا چاہیے تھی کیون اسس دریافت کی
ضرورت تھی۔ تارون کا مختصر ہونا ضروری ہے اس باعث اون سے ظاہر نہ ہوگا کہ
کیون اسس معلومات کی ضرورت ہے اور یہ امر قابل افسوس ہے کہ انکا ذکر راز سے
خطوط مین کیون نہین کیا گیا۔ مجھے اسکی ہدایت ہوی ہے کہ آپ سے درخواست کرون
کہ آپ مختلف حکام ہند کو مہربانی سے تار دین اور درخواست کرین کہ وہ مہربانی سے
ساتھ کرنیل لڈلو کے خطوط کیواز کو خطوط بھیجین آپکے دفتر مین تمام حالات متعلق تحقیقات
خفیہ فرا دیے جاوین"۔

۱۶ خط نواب مہدی حسن نام مکتوب الیہ نامعلوم "آج بھی مقدمہ ملتوی ہوگیا مسٹر انورارٹی

یہان ہین مین اونکو کلمہ تک روکونگا بشرطیکہ اس معاملہ کا کچھ تصفیہ ہوسکے - اگر مقدمہ کلمہ بطے پا جاے
تو مین یہ مقام چھوڑ دونگا اگر خدا کی مرضی ہوئی تو حضور کو حیدرآباد سے خیرباد کہونگا - مسٹر
انورا ریٹی کی راے ہے کہ معافی منظور نہ کرنا چاہیے مگر مجھکو اس مقام سے استعفا نارضی ہے کہ مین
معافی اپنی ذمہ داری پر منظور کر لونگا گو اوسکا مسودہ تیار کرنا ضروری ہوگا - اگر آپ مجھکو تک
مجھے جانے دینگے تو مین تمام عمر آپکا احسان مند رہونگا۔

۱۷- فرد نامہ مسٹر ڈالی والد گرٹرود ڈوالی تاریخ وفات ۱۴- مئی سنہ ۱۸۷۴ع - نام میکل ڈالی
عمر ۴۶ سال پیشہ گولندازی پنشنر محکمہ کمسریٹ تاریخ دفن ۱۴- مئی سنہ ۱۸۷۴ - بیماری بخار -
دستخط رایٹ ہنٹ اسسٹنٹ کیورٹیر مصدقہ نقل دستخطی سی ایچ ریلی رجسٹرار
دفتر آرچ ڈیکن کلکتہ -

۱۸- نقل سارٹیفکیٹ بپتسمہ گرٹرود ڈالی - تاریخ بپتسمہ ۲- ستمبر سنہ ۱۸۶۱ع تاریخ پیدایش
۳- جون سنہ ۱۸۶۱ع عیسائی نام گرٹرود والیزا میکل - لڑکی - میکل الیزا ڈالی ساکن سناور
قرب کسولی ممالک مغربی وشمالی پنشن یاب گولنداز محکمہ کمسریٹ ماں معلمہ درجہ اول
گرل اسکول - دستخط ڈبلو جے پارکر پرنسپل و پادری دستخطی سی ایچ ریلی بابت
تصدیق سارٹیفکیٹ -

۱۹ / اے ڈبلی وسی - فوٹو مسیز سد حسین ہندوستانی لباس -
۲۰ / واے ڈبلی - فوٹو مسیز سد حسین انگریزی لباس -
۲۱ / اے ڈبلی وسی - وڈی - وای - فوٹو مسیز باجز

۲۲- مثنے چک نمبری ۶۵۳ ۱۱۵ مورخہ ۴- اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع بنام کنگ کنگ کمپنی بمبئی
اسمی علی عباس بابت ایک ہزار ساٹھ -

۲۲ / اے - مثنے چک نمبری ۶۵۰ ۱۱۵ مورخہ ۱۰- اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع بنام کنگ کنگ کمپنی بمبئی
اسمی گوکل چند وکیل بابتہ دوسو -

۲۳ / بی - مثنے چک نمبری ۶۶۳ ۱۱۵ مورخہ ۲۰- اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع بنام کنگ کنگ کمپنی اسمی
گوکل چند وکیل کیا ۱۱۰۰ سو -

۲۴- رسید شیخ علی عباس وکیل مورخہ ۲۰- اکتوبر بابت محنتانہ یادداشت - مقدمہ متذکرہ
بالا مین مجھے مختلف اوقات مین مبلغ ۲۵۰۰ کہ نصف اوسکے ۱۲۵۰ ہوتے ہین بابت محنتانہ

وصول ہوسے۔ اسباعث یہ رسید لکھدی کہ یہ داؤپیچ کے طور پر ہے"۔

۲۴۔ رسید سردار حسین مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۲ء۔ یادداشت آج نواب فتح نواز جنگ سے شیخ مہدی حسن صاحب سے مبلغ ۶۰۰۰ کہ نصف اوسکے ۳۰۰۰ ہوتے ہین قرض لیے ہین اونکا روپیہ مجھپر دینا ہے یہ روپیہ نواب صاحب یا اون کی جانب سے کسی دوسرے کو عند الطلب دونگا۔

۲۵۔ لفافہ محررہ نواب مہدی حسن بنام نواب نادر جنگ بہادر اڈاڈی کیمپ حضور نظام۔

۲۶۔ لفافہ اسمی نواب نادر جنگ بہادر جسمین خط نمبری ۲۶ اسے تھا اور جسپر لفظ "ضروری" لکھا ہوا ہے۔

۲۶/اے خط نواب مہدی حسین بنام نواب نادر جنگ بہادر "میرے پیارے دوست۔ آج صبح سے آپ اسٹیشن پر کیون ہین مین افسر جنگ بہادر کے مکان پر گیا۔ اور وہان سنا کہ آپ دونون مکان مین نہین ہین مطلع فرمائیے کس وقت مین آپ سے ملسکتا ہون نہایت ہی ضروری کام ہے۔ یہ بھی مطلع فرمائیے کہ آیا میرے خطوط حضور عالی کو اپنے دکھلائے یا نہین کیا نتیجہ ہوا اور خطوط کی نسبت کیا رائے ہے"۔

۲۷۔ اطلاع حسب الحکم سکرٹری بنام ملازمین کورٹ آف وارڈس۔ یہ [illegible] ہے کہ اب بھی سرکاری ملازمین فتح نواز جنگ بہادر سے ملتے ہین۔ چونکہ یہ امر غیر مناسب ہے اسباعث آیندہ سے ہر ایک شخص جسکو سرکاری ملازمت سے تعلق ہے متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگر اوسنے ایسا کیا۔ تو سخت سزا ہوگی اپنے دستخط اسکے نیچے کرو جس سے ظاہر ہو کہ تمنے خط دیکھا۔ مورخہ ۱۰۔ دی ۲ سنہ ۱۳۰ف دستخط سید امیر الدین سپرنٹنڈنٹ و شجاعت علی مینجر ذکی علی و محمد علی منتظم ریاست۔ جنی لعل عبد اللہ خان ملازم [illegible] محمد عنایت حسین احمد محی الدین۔ امیدوار کورٹ آف وارڈس۔ محمد [illegible] محمد قادر محی الدین محمد رضا (مین نے کبھی ملاقات نہین کی اور نہ آیندہ کرونگا) مرزا [illegible] عباس سید غوث محمد علی و محمد حشمت اللہ خان۔ سید سردار حسین وکشن داس [illegible] جو پڑھے نہین جاتے)۔

۲۸۔ رسید خزانچی بنک بمبئی نمبری ۲۱۵"۔ نواب فتح نواز جنگ مہدی حسین خان سے باقی گیارہ پراسیسری نوٹ سودی ۴ فیصدی قیمتی بیس ہزار پانچ سو کے اور بنک بمبئی [illegible] امانتاً"

جمع ہو سکے +

(۱) پیج - خط آغا مرزا بیگ سرور جنگ بنام شیخ حامد حسین مورخہ ۸ - مئی ۱۹۰۲ء - یہ خط کارروائی مقدمہ کا صفحہ ۱۸ میں ملے گا عبارت ذیل بطور ذکر صاحب مرزا خداداد بیگ خط متذکرہ میں درج نہیں ہے وہ بیان درج کیا جاتی ہے "مگر آنکہ اپنا خط آپ بیرنگ بھیجے آغا مرزا آنکو بھول گئے تھے - مگر جب میں نے انکو آپکے بڑے دانتوں کی یاد دلائی اور آنکو بڑا دانت والا بیان کیا تو انکو فوراً آپکی یاد آگئی کہ ایک بڑے دانت والے حیدر بھی ہمارے ساتھ تھے کہ جو بہت ہی سادہ مزاج تھے گر انکا بھائی قرم ہے گر وہ (حامد حسین) اوس سے زیادہ شریف شخص ہیں"

(۲) خط نواب مہدی حسن بنام سید یوسف الزمان مورخہ ۲۲ - اپریل "مائی ڈیر یوسف میں حضور مدار المہام کے ساتھ شکار کشمیر پر ہوں اسباعث آپ کی چٹھی مورخہ ۱۵ - اپریل مجھے آج ملی - آپ خیال نہیں کر سکتے کہ کسقدر میں خوش ہوا یہ دریافت کر کے ہوا کہ ۱۳ سال سے زیادہ گذر گئے تاہم آپکو میری یاد ہے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی اکثر مجھے یاد پڑی - دردناک مضمون جسکا آپنے اپنے خط میں ذکر کیا ہے اور جسکی نسبت آپنے فرمایا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آپ سے کسی لیڈی کی نسبت جسکی آپکو بالکل ذہن حالات سنکر حیرت ہوئی مجھکو اس سے تعجب نہیں ہوا کشمیر میں میری غیر حاضری کے زمانہ میں چند مقامی سازش کرنے والے دشمنوں نے ایک نہایت ہی شرمناک اور زہر آلود رسالہ شائع کیا چونکہ نامرد تھے انہوں نے میری بیوی کی عزت کو صدمہ پہونچایا جسنے کسیکو نقصان نہیں پہونچایا تھا اور جس سے ۱۸۸۸ء میں میں نے شادی کی تھی مجھکو اس پمفلٹ میں آپکا نام چند شرمناک باتوں کے متعلق دیکھکر حیرت ہوئی ممکن ہے آپکا نام کر تعلق کی وجہ سے آپ پر سوال کیا گیا ہو مگر میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے مجھے آگاہ کیا جسکے لئے میں آپکا مشکور ہوں - پولیس مصنف کا پتہ لگا رہی ہے اور مجھے یقین ہے مقدمہ عنقریب عدالت کو جائیگا غیرہ سب باتیں بہت جلد ختم ہو جاوینگی گر آپکا خط دیکھکر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور مجھے امید ہے کہ کبھی آپ حیدرآباد آوینگے اور ہمارے ساتھ قیام کرینگے"

(۳) خط نواب مہدی حسن بنام سید یوسف الزمان مورخہ یکم مئی - مائی ڈیر یوسف - میں شکار کشمیر سے [illegible] آیا ہوں مجسٹریٹ [illegible] صاحب [illegible] کو تار کرنیل لڈلو

ہمارے انسپکٹر جنرل پولیس نے [illegible] تھا۔ کیونکہ آپکا اور نثار حسین کا نام
اس مقتولہ کے بارے میں آیا [illegible] کے خوش ہونگا کہ آپ نے تفصیل
کیا جواب مجسٹریٹ کو دیا۔ مہربانی سے مجھے لکھیے اور میری پولیس مصنف کی تلاش مین
مصروف تھے - اس بدنام کنندہ قوم و بدمعاش نے عورت پر حملہ کیا۔ مہربانی سے اس خط کا
جواب جلد دیجئے۔

نمبر ۲ - خط سید یوسف الزمان بنام مسٹر محمد حسین مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۲ء ہائی ڈی پیکیج
بیان یہ افواہ مشہور ہے کہ مسٹر ہیوڈن تمھارے رزیڈنٹ مشتاق علی اور تمھارے سخت
خلاف ہین کہانتک ریاست مین وہ تمکو نقصان پہونچا سکتے ہین یہ ایک مسئلہ ہے جسکا
ہم مشکل سے جواب دے سکتے ہین۔ آپکے تمام ملاقاتی اصحاب آپکی ملامت کرتے ہین
کہ اپنی عورت کو پردہ سے نکالا اب یہ شرمناک ماجرہ دور دور شہرت پکڑ گیا ہے - وہ ضرور
بڑی باجرات عورت ہوگی جو اب بھی اعلیٰ درجہ کی سوسائٹی مین رہنا پسند کریگی۔ کس بیوقوف
نے تمکو مشورہ دیا کہ بالکل تیار ہی سکے تم تحقیقات کی لیے کمیشن کی خواہش کرو۔ گرٹروڈ
ڈانل کا نان بارہ اور لکھنو کا حال نہ تو ہم سے اور نہ کسی دوسرے شخص سے پوشیدہ ہے
بہت سے لوگ ابھی تک زندہ ہین جو اوس سے اچھی طرح سے واقف ہین اور جیسے کہ
کہ تم نے سوسایٹی مین بلند مرتبہ حاصل کیا وہ بھی مشہور ہو لی - یقین ہے مین نے اوسکا
فوٹو ہندوستانی لباس مین دیکھا ہے - مگر کہہ نہین سکتا کہ کس شخص کے قبضہ مین اسوقت
وہ پوشیدہ خزانہ ہے - اگر وہ میرے قبضہ مین ہوتا مین یقیناً اوسے ظاہر کر دیتا۔ یہ صحیح
ہے ۱۰ سال زمانہ گذر گیا ہے۔ مگر اوسنے بھی تو یہ زمانہ تاریکی مین نہین گذارا ہے
اپنے دشمن جھاڑی مین پوشیدہ تھے کہ جب اسکو کم تیار دیکھین۔ اب پر حملہ کرین
مین نے سنا ہے رسالہ مین کچھ سابق سالارجنگ کی نسبت لکھا گیا ہے اگر اول قصہ
جو عام طور پر مشہور تھا جھٹلایا جاوے یا غلط ثابت کیا جاوے تو یہ بھی ممکن ہے کہ مصنوعی
یا غلط ظاہر کی جاوے مگر مین افسوس سے لکھتا ہون کہ حالت بالکل دگرگون ہے وہ
مضبوط بنیاد پر قایم ہے - مین خوف کرتا ہون تم اوسکو ہٹا نہین سکتے۔ بہت کچھ شہادت
آزاد اور قابل اعتبار تمھارے خلاف ہوگی شجاعت علی نے جو کچھ آپ سے بیان کیا ہوگا
اوسکی اسکے بیان نے رہنمائی کی ہوگی۔ ایسا ہی دوسرون نے بھی کہ جنہین کچھ بھی

ایمان کا اثر ہوگا کیا ہوگا چونکہ تم دونون اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہو۔ اسباعث تم اوس شخص کو
خو بغور کرکے پہچ پوسے گا ایماندار سچا اور شدین آدمی سمجھوگے اور دوسرونکو جھوٹا دروغگو
جو تکو نقصان پہونچایا چاہتے تھے۔ سمجھا نہ صحیح ہے اور مین اسپر یقین کرنے کی خواہش
کرونگا۔ غریب سید حسین صاحب شرمناک معاملہ سے اوسیسے زیادہ واقف نہ تھے
جسقدر کہ حضور پر نور نظام خود۔ مجھے حیرت ہے کہ کیون اوسکے اور اوسکے چھوٹے بھائی کا
پمفلٹ مین ذکر ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ اوسکے کانون مین اوسوقت بھنک پڑگئی ہو کہ
جب آپ اِن قیمتی مال کو حیدرآباد مین عام طور پر دکھلانے لے گئے تھے"

وی ۱/ - خط نواب مہدی حسن بنام سید یوسف الزمان مورخہ ۱۶ - مئی سنہ ۱۸۹۲ء مائی ڈیر
یوسف - آپکے مہربانی نامہ کا بہت بہت شکریہ آپ شکر ہون یہ کوئی جوڈیشل تحقیقات
نہین ہے - آپکو اسکے کہنے کا پورا اختیار ہے کہ آپ میری بیوی کو نہین جانتے
امید ہے کہ آپ بخیریت ہونگے - مین آپکے الفاظ مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہون

فرد قرار داد جرم ضابطہ فوجداری
مورخہ ۱۱ - نومبر سنہ ۱۸۹۲ء

مین اودی لبنکٹ سپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار تم سدہ موہن مترو ولد گنند متر پر الزام حسب
ذیل عائد کرتا ہون تمنے ۱۳ - مارچ سنہ ۹۲ء یا اوسکے قریب مین نواب مہدی حسن کی
حیدرآباد مین ایک رسالہ کی اشاعت سے جسکا عنوان یہ ہے "ایک شرمناک شوشل
معاملہ حیدرآباد کی لیڈیون کی خدمت مین اپیل" ہے توہین کی جس مین الفاظ ذیل
درج ہین . . .

انمین سے ایک موقع پر مجھے سخت تعجب اور غصہ معلوم ہوا کہ میری سابق کی اشنا باضابطہ مجھسے بطور
بیوی ایک اعلی افسر ملازمت حضور نظام لائی گئی اس عورت کی جرأت پر مجھے بہت حیرت معلوم ہوئی یہانتک
مجھے خود اپنی ہوش و حواس مین شک معلوم ہوا اور مین نے اپنے تئین اسطرح سے اطمینان دینا شروع کیا کہ
ممکن ہے کہ یہ اور کوئی عورت ہو۔
لیڈی صاحبات اگر آپ لوگون مین کچھ بھی اپنی عزت کا خیال ہو اگر آپکو کچھ بھی خیال اپنی معصوم لڑکیون
اور بہنون کا ہو اگر آپ اس دنیا اور آنے والی دنیا کی راحت کا خیال کرتی ہون مین آپ سے التجا کرتی ہون
اوسوقت تک آپ آرام نہ لین جبتک کہ معزز یورپین صاحبان کمیشن اغرض سے مقرر نہو کہ اس معاملہ کی تہ

تقریر مسٹر نارٹن منجانب ملزم

۲۵ نومبر کو مسٹر نارٹن نے ثبوت منجانب مستغاثہ پیش کرنے کے وقت بیان کیا مستغاثہ کی جانب سے جو کچھ شہادت پیش ہوئی اوسکی نسبت مجکو عدالت کی روبرو یہ بیان کرنا ہے کہ دو امر تنقیح طلب ہیں جنکا تصفیہ عدالت کو کرنا مناسب ہے اور دونون ہی اتفاقی مسایل ہیں اول یہ ہے کہ آیا ملزم نے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے رسالہ شایع کیا یا نہیں ؟ دوسرے یہ کہ کیا رسالہ اہانت آمیز ہے — اسوقت مین اوس الزام کے قانونی جواز پر جو قایم کیا گیا ہے اعتراض نہ کرونگا بلکہ صرف یہ بیان کرونگا کہ مجکو دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند کی ایک دوم اور نہم استثنات سے مستفید ہونے کا دعوی ہے اور مین اوس شہادت کے بعد جو کچھ اب تک گذر چکی ہے بیان کرونگا کہ بلحاظ اوس شہادت کے جو آیندہ پیش ہوگی ثابت ہوگیا ہے کہ رسالہ اصل مین بالکل صحیح ہے اور عام فایدہ کی غرض سے یہ بیانات شایع کیے گئے ہین — مین عرض کرونگا کہ بلا ڈیفنس کی جانب سے شہادت کے پیش کرنیکے اسکے واسطے عدالت کے روبرو کافی ثبوت خود مستغاثہ نے پیش کیا ہے کہ مین اس امر کے کہنے کا مستحق ہون کہ جو کچھ بیانات اس عورت کی نسبت جو اپنے تئین مسز مہدی حسین مشہور کرتی ہے صحیح ثابت ہوتے ہین اور یہ کہ قبل شادی کے وہ بدچلنی کی ملزم بہت لوگون کے ساتھ اور بعد شادی سردار جنگ ثانی کے ساتھ رہی اسکا قطعی ثبوت عدالت کے روبرو بلا خیال شہادت ڈیفنس موجود ہے اگر یہی حالت ہے تو بحث پیدا ہوتی ہے کہ کیا یہ پمفلٹ عام فائدہ کی لحاظ سے شایع کیا گیا ہے اشاعت کے قانونی ثبوت کے نسبت استغاثہ مین ایک بیان لکھا گیا ہے جسکی شہادت سے یہ ثابت نہین ہوتی کہ اس پمفلٹ کی اشاعت ہر ایک گروہ کے لوگون اور ہر ایک پرنٹر ممبر سوسایٹی میں ہوئی تھی — یہ مقدمہ بہت سنگین ہوتا اگر ملزم کو اسکا جواب دینا ہوتا مگر اونکو کچھ نہین کہنا ہے بغیر اسکے کہ اشاعت کا کوئی ثبوت نہین ہے اور واقعات کے لحاظ سے مین کہتا ہون کہ یہ ثابت نہین کیا گیا ہے کہ سوا نواب مہدی حسین کے کسی اور شخص کی سامنے اشاعت رسالہ ہوئی ہے — مین نے کل شہادت پر بہت ہوشیاری سے غور کیا ہے اور دیکھتا ہون کہ اشاعت کی نسبت اگر کسی گواہ نے کچھ ذکر کیا ہے تو وہ مہدی حسین ہین جنہون نے بیان کیا کہ ہم فلٹ ریزیڈنٹ — ایریل لیا اونھین ملا — اب ظاہر ہے کہ کوئی بیان کسی کی بیوی کی نسبت اگر خاوند سے کیا جاے تو اوسکی قانوناً اجازت ہے اور مین اس تحریک کی جرات کرتا ہون کہ قانوناً خاوند کو اوسکے بیوی کی پچھلی بدچلنی سے منع کرنا اور اوس سے کہنا کہ اوسکو کوئی حق ملکہ معظمہ سے اپنی عورت سے ملاقات کرانے کا تھا بجز ہے — کیونکہ اوسوقت وہ واقف تھا کہ عورت بدچلن تھی — اگر میری بحث ٹھیک ہے

تو وا قعات کروسی اشاعت کا ثبوت سواے مہدی حسن کے بیان کے نہین ہے اور اگر قانونی بحث اشاعت کی نسبت میری صحیح ہے تو مین گذارش کرتا ہون کہ کل مقدمہ میرے موکل کے خلاف ابتدائی اور ضروری بنیاد پر خارج ہوتا ہے جو کچھ کہ اشاعت کی نسبت شہادت قلمبند کی گئی ہے اوس سے کوئی الزام بدنیتی قایم نہین ہو سکتا مگر مجکو صرف اس بنا پر عدالت کا فیصلہ حاصل کرکے اطمینان نہ ہوگا۔ مین آگے چلکر یہ عرض کرونگا کہ بیانات مندرجہ پمفلٹ چاہے جس شخص نے کئے ہون صحیح ہین اور ایمانداری سے زیر استثنیات تعزیرات عام فائدہ کی خاطر لکھے گئے ہین۔ ہمکو پیچھے پھر کر دیکھنا چاہیے کہ قبل اشاعت رسالہ ہذا مہدی حسین کیا مرتبہ سوسایٹی مین رکھتے تھے۔ اپنے لایق کونسلی مسٹر انورار یٹی کے الفاظ مین وہ اعلی و با اثر گروہ مین رہتے تھے اور اس ملک مین اپنے اعلی سرنگی سے بہت بڑے شاہی اختیارات رکھتے تھے۔ اپنے مالک کا اون مین اعتبار تھا اور جب وہ انگلستان گئے وہان اونکی توقیر اور عزت اونکے اعلی رتبہ کے باعث ہوئی۔ ہم واقف ہین کہ انگلستان مین پہونچنے کے بعد اونھون نے کوشش کرکے اپنی طوایف کو ملکہ معظمہ کی خدمت مین پیش کیا۔ اگر یہ صحیح ہے اور اس پیشی سے انکار نہین کیا جاتا ہے اور اگر مہدی حسین کی طوایف وہی عورت ہے جسکو ہم ثابت کرنا چاہتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ مین بلا خیال اعتراض اطمینان سے کہہ سکتا ہون کہ ہمارے تمام خیالات نیکی اور برائی سے بڑھکر یہ بات ہوئی کہ اس مرتبہ کی عورت ولایت جاوے اور جھوٹے بیانات کی ساتھ ملکہ کے روبرو پیش ہو گر یٹرود ڈ ڈانلی بطور منکوحہ معزز بیوی ایک معزز افسر حیدرآباد کے پیش ہوئی تھی مگر مین ثابت کرونگا نہ تو مہدی حسین اور نہ اونکی زوجہ معزز ہین اور یہ سب سے پہلے شہادت استغاثہ سے ثابت کرونگا اگر شہادت صحیح ہے یعنی مسز مہدی حسین سخت بدچلن اور بدنام تہی تو یہ مشکل سے خیال کرسکتا ہون کہ یہ عام فائدہ کی غرض سے رسالہ شایع نہین کیا گیا کہ مہدی حسین متنبہ کیے جائین کہ ایک ایسی عورت سے سوسایٹی کو بدنام نکرین جو بدچلن تہی جب آگے ثابت کیا جاوےگا ان سخت الفاظ کے استعمال مین افسوس ہی مگر جب مہدی حسن نے بیچارہ جوئی قانونی کی ہمکو پورا اختیار ہے کہ یہ ثابت کرین کہ وہ ایسے شخص نہین ہین کہ اونکو شکایت کا اختیار ہو کیونکہ خود معزز یا نیک چلن نہین ہین جنکو نقصان پہونچا ہو اونکا کوئی چلن نہ تھا اور گریٹرود ڈ ڈانلی کا تو اور بھی کم مین چاہتا ہون کہ عدالت اس امر کو ذہن نشین رکھے کہ تحقیقات مین جو کچھ کہونگا واقعات سے قطعی ثابت کرونگا کہ مہدی حسن نے اس کل مقدمہ مین دو لفظین بھی راست نہین کہی ہین اور جب مین آپ سے یہ خواہش کرتا ہون کہ آپ اونکا ہر ایک بیان جھوٹا خیال کرین جو اونھون نے اس مقدمہ مین کہا ہے مین ایک یا دو واقعات کی نسبت کہونگا جس سے اون کی یادداشت نے اونکو دھوکا دیا ہو یا بیانات غلط اور

خیال دروغ ہون بلکہ مستحکم بنیاد سے کہون گا کہ اونھون نے مسلسل دروغ حلفی ہر ایک موقع پر کی کہ جب
غلط بیانون سے اونکو فایدہ ہوسکے یا عدالت دھوکے مین پڑسکے مین خیال کرتا ہون کہ مین ثابت کرسکونگا
کہ تیرہ مختلف صاف موقعون پر مہدیحسین نے دروغ حلفی کی ہے ہر ایک واقع پر مین آگے چلکر تفصیل
سے بحث کرون گا اون بیانات کا خیال کرکے جنپر میرا یہ بیان قایم ہے مین پہلے یہ عرض کرون گا کہ
کاغذات کے دیکھنے سے ثابت ہوگا کہ مہدیحسین نے دروغ حلفی اپنے اُن بیانات مین کی کہ گرٹروڈ کا باپ
ڈانلی قبل انکی شادی کے مرا مہدیحسین ڈانلی کو کپتان بتلاتے تھے گر وہ ہرگز کپتان نہ تھے ڈانلی کی وفات
کی نسبت جھوٹھا بیان اس غرض سے کیا گیا تھا کہ جب مسٹر ڈانلی کی وفات ۱۸۶۵ء مین بیان
کی گئی تو اونھون نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ گرٹروڈ یتیم تھی کوئی عزیز یا محافظ امداد کو نہ تھا جس سے
وہ مدد مانگ سکتی حتیٰ کہ وہ محض بخیال اعانت مسٹر ایوانس کے ساتھ لکھنؤ کو لاے اور وہ
اسقدر محتاج تھی کہ محض بخیال خیرات و رحم اونھون نے ایک مکان اوسکی رہائش کے لئے کرایہ پر لیا اور
ملازمین اور اسباب اوسکے گرد جمع کئے جہان بلا حفاظت شجاعت علی کی ایسے بدمعاش کے اوسکو چھوڑ
کیا ہم سمجھ سکتے ہین مہدیحسین کی کیا غرض اس بیان سے تھی کہ مسٹر ڈانلی ۱۸۶۵ء مین مرے اونھون
نے کوشش کی کہ اس عورت کے ساتھ اپنی برتاؤ کی کیفیت ظاہر کرین۔ حضور کو یاد ہوگا کہ آخر
امر پر جب مہدیحسین پر جرح کی گئی تو اونھون نے اظہار بدل دیا اول موقع پر قبل کمیشن کے
مہدیحسین نے یہ مناسب خیال کیا کہ ہوشیاری سے اپنے اظہار مین چار موقعون پر اصلاح کرین تاہم
اونھون نے ڈانلی کے وفات کی تاریخ کی صحت کمیشن کے بعد تک مناسب خیال نہین
کی جب لکھنؤ مین اون کو معلوم ہوا کہ ہم لوگ ڈانلی کے وفات کی تاریخ دریافت کر رہے ہین تو اونھون نے
مناسب خیال کیا کہ شروع مین بلا ہمارے دریافت کے وہ کہدین کہ اونھون نے اس بیان
مین غلطی کی کہ ۱۸۶۳ء مین ڈانلی مرا۔

دوسری دروغ حلفی وقت دستخط نکاحنامہ کے نسبت کی ہین عدالت کو اسکے بھی اسناد دیے
دون گا یعنی ... کی اظہار ماسبق سے ثابت ہوگا کہ جسمین اونکا ان کے بیان کی بابت
کہ انکا نکاحنامہ پر دستخط شجاعت علی اور حمایت علی کے موجود گی مین اور انکے الفاظ کے ادا کیے گئے
ہوئی جب مسٹر و مسیز مہدیحسین کو زیر مذہب اسلام میان بیوی بنایا گیا مین اس اظہار کی نسبت
اسے وہ بالکل بدل گئے کیونکہ اپنے اور اپنی بیوی کے دستخطوں مین سیاہی کا فرق نہین بتلا سکے
کہ کیونکر ہوا مین آپ سے خواہش کرون گا کہ میرے بیان اعتبار اور یقین کیجئے کہ مسیز مہدیحسین نے

اپنے دستخط اس دستاویز پر سنہ ۱۹ء میں بمقام لکھنؤ نہیں کئے بلکہ بحالت حال ۱۹۳۲ء میں بمقام کشمیر کئے
یہ ایک سخت الزام ہے اور اگر میں یہ ثابت کر سکا تو مجھے یہ دریافت کرنا اور ضروری ہوگا
کہ مدعیین نے دو بیانات کیوں ایسے لکھائے جو باہم ایک دوسرے سے ایسے مخالف تھے
تیسرا الزام جس پر شہادت بالکل غلطی ہوگی یہ ہے کہ مدعیین نے بیان کیا ہے کہ اصل گیرٹروڈ
گرٹروڈ سنہ ۱۹۲۸ء میں تلف کر دیا گیا تھا جب میں نے اول اون سے جرح کی تھی اونھون نے
تاریخ فوٹو میں درمیان ۸ و ۲ ستمبر و ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۲۸ء بیان کی تھی جب وہ انگریزی ملازمت میں
تحصیلدار تھے - بہت بڑی ذہانت و دانشمندی کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ سمجھا جاسکے کہ اونھون
نے کیوں نہیں یہ قبول کیا کہ قبل شادی گرٹروڈ ڈائل کہ عادتاً دیسی لباس میں تصویر کھچوانے کی
تھی اس طرح سے صاف طور پر قواعد اسلام کی رو سے قابل اعتراض و خلاف اخلاق عملدرآمد ثابت
ہوتا ہے کہ جس وقت یہ فوٹو اوتارا گیا گرٹروڈ ڈائل نیک چلن عورت نہ تھی -

چوتھا الزام دروغ بیانی بھی بالکل غلطی ہے وہ علی عباس کے چک کے متعلق ہے میں نے
اس چک کا فوٹو اوتروایا ہے مگر میرے پاس ابھی آیا نہیں ہے مجھے پورا اطمینان ہے
کہ چک کی اصلیت کی نسبت جو حلفیہ اظہار دیا گیا ہے وہ عمداً دروغ حلفی سے میرے
اس الزام کے جواب میں ہے کہ مدعیین لکھنؤ میں اپنے توڑے لیئے ہوئے میرے
گواہون کی خریداری اون سے دروغ بیانی کرانے کے لئے گھوم رہے تھے - و نیز یہ بیان کہ اونھون
نے پانچ ہزار روپیہ قرض دیا بالکل مصنوعی اور روپیہ کے فرق دکھلانے کو کیا گیا تھا جو
جائز طور پر اخراجات قانونی میں صرف ہوا یعنی گیارہ اور بیس ہزار کے درمیان کی رقم
کی نسبت جو حیدرآباد گورنمنٹ سے اونکو ملی تھی -

پانچوان الزام اوس رسید کی نسبت ہے جو سردار حسین نے ایک اصل ترجمہ کو دکھلا کر
لکھی ہے عدالت کے روبرو ثابت کرون گا کہ مدعیین نے عمداً دروغ حلفی عدالت کو گمراہ
کرنے کسی غرض سے کی -

چھٹا بیان کاغذ ثبوت میں صحیح ہے جس میں مدار المہام کو اونھون نے ابتدائی خط کتابت
کی موجودگی سے دھوکا دیا ہے یعنی جس وقت اونھون نے یہ خط لکھا اونکے پاس وہ خط
کتابت قبل و بعد شادی موجود تھی جس سے غلطی اونکے بیان کی تائید ہو کہ اونکی شادی
اونکی بیوی سے ہوئی مدعیین کو قبول کرنا پڑا کہ ایسی خط کتابت موجود نہیں ہے اور

دوسری یوسف العریان کا نہین آیا اس بیان کی مدعیین کے خطوط خود تردید کرتے ہین اور مین او نکو عمداً دروغ
بیانی کا ملزم ثابت کرونگا مین اسکا نتیجہ یہ قرار دونگا کہ آپ قرار دین کہ اگر ایک شخص اپنے اکثر بیانات
کی نسبت اپنے تئین سخت ذلیل ثابت کرے تو اور باتون مین بھی ایسا ہی ہوگا مین اس بیان کی نسبت
کہ اونکو وہ خط نہین ملا ثابت کرونگا کہ بالکل جھوٹ ہے۔

بارھوان الزام عمداً دروغ بیانی کا یہ ہے کہ اونھون نے لاعلمی ظاہر کی کہ کرنیل لڈلو کی خدمات اونکے
سپرد ہوئین۔

تیرھوان الزام مختصر معاملہ کی نسبت یہ ہے کہ نواب سرور جنگ نے تمام سرکاری ملازمین کو منع کردیا تھا
کہ اونکے پاس نہ جاوین اس باعث وہ اپنے گواہون سے نہ مل سکین یہ تیرہ الزام ہین جن سے
مین ثابت کرسکونگا کہ مدعیین بالکل ناقابل اعتبار ہین میری فہرست الزامات کی ختم نہین ہوئی مگر
مین مسٹر انورپٹی کے ایک بیان کی نسبت جو اونھون نے ابتدائی مقدمہ کی وقت کیا تھا کچھ
گذارش نکرونگا کہ جو محتاج جواب ہے۔ میرے قابل دوست نے بیان کیا تھا کہ یہ مقدمہ
پولیٹکل نہ خیال کیا جاوے یہ بہت ٹھیک ہے مگر اون معنون مین نہین جو کونسل مستغیث کے
تھے اصل مین مدعیین کو اسکی بہت کم پرواہ ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت کے الزام مین مسٹر اکو سزا ہو
یا نہو مگر اپنے خیال مین وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ ایک پولیٹکل سازش اونکو عہدہ سے علیحدہ
کرانے کے خاطر کی گئی تھی۔ سازش جو کہ درمیان سر خورشید جاہ و نواب مہدی علی و دیگر
لوگون کے تھی اور یہ کہ وہ دوران شہادت مین ایسے امور ثابت کرسکین گے کہ اونکے رقیب
مہدی علی اور سر خورشید جاہ ہمیشہ اختیارات سے خارج رہین ان معنون مین یہ مقدمہ البتہ پولیٹکل
تھا سرور جنگ کی نسبت ہمکو اخبارات مین طعنہ دیا گیا ہے کہ ایک وقت پر کونسل ڈفنس
کی خواہش تھی کہ وہ شہادت مین طلب ہون جب موقع آیا تب اوس سے فائدہ نہین اوٹھایا گیا
سرور جنگ کی شہادت مین طلب کرنے کی یہ غرض تھی کہ اونکے قبضہ مین چند کاغذات تھے
جو ہم چاہتے تھے کہ وہ عدالت مین آکر پیش کرین۔ مگر بعد مین یہ کاغذات اونکے قبضہ سے نکل گئے
اور عدالت مین کوئی حاضری کی ضرورت نہ رہی دوسری بات یہ ہے کہ سرور جنگ اس مقدمہ
مین نیم مدعا علیہ ہین اور قانوناً اور اخلاقاً ہر ایک تدبیر اختیار کرنیکے مستحق ہین جو وہ ڈفنس کے خاطر
اختیار کرین۔ اونکو پورا اختیار اس کوشش کا ہے کہ مسٹر اکی جنبہ داری سے واقعات پمفلٹ
کو صحیح ثابت کرین کیونکہ اس مقدمہ کی عمدہ طور پر خاتمہ ہی سے اونکی بریت دوسرے استغاثہ سے

ہوسکتی ہے کیون سرور جنگ اس پمفلٹ کے بیانات ثابت کرنے کو ہر ایک کوشش جو اونکے اختیار
مین ہے نکرین یہ امر واقعی ہے کہ اونھون نے اپنے بھائی ساجد بیگ کو لکھنؤ اس غرض سے بھیجا اور
اونھون نے بہت کچھ قابل اعتماد شہادت جمع کی جو کچھ کہ ساجد بیگ یا سرور جنگ نے کارروائی
کی ہے اوس مین کوئی بات ایسی نہین ہے کہ وہ شرم کھائین اگر سرور جنگ یا کسی شخص نے سرکاری
طور پر ملازمین ریاست کو حکم دیا ہے کہ وہ مہدی حسین سے کوئی تعلق نرکھین اور اونکے راستہ مین مشکلات
پیدا کرین تو مین پہلا شخص ہون گا کہ جو اس طریقہ کو سخت نامنصفانہ اور غیر واجبی بیان کرون گا مگر جہانتک
کہ مین واقف ہون سرور جنگ نے کوئی ایسا حکم نہین دیا اسقدر ایک یا دو ابتدائی امور کی نسبت
عرض کرکے مین خاص تنقیح مقدمہ کی نسبت توجہ کرتا ہون کہ آیا مہدی حسین نے اس عورت
گرٹروڈ ڈانلی سے شادی کی ہے یا نہین شروع مین حضور عرض کرونگا کہ بہت سے ابتدائی قابل
اعتبار باتین ہین جو ظاہر کرتی ہین کہ مہدی حسین نے کبھی اس عورت سے شادی نہین کی مین عرض
کرتا ہون کہ مسلمانون مین اوس وقت کا تو ذکر ہی کیا اس وقت مین بھی عیسائی عورتون سے شادی کرنیکا
رواج نہین ہے گرٹروڈ عیسائی تھی اور مہدی حسین مسلمان گرٹروڈ کے پاس اوسکے چار پیسے بھی نتھے
اور مہدی حسین کے پاس اس سے بھی کم مہدی حسین بیان کرتے ہین کہ قبل تقرری بطور تحصیلدار پرتاب گڈھ
اونھون نے شادی کی جرات نہین کی اور ممکن بھی اوس زمانہ مین نہ تھا کیونکہ دونون مفلس اور
قلاش تھے مہدی حسین تمکنت کے ساتھ بیان کرتے ہین کہ وہ کیننگ کالج کے طالب علم اور ایک
زمیندار کے بیٹے ۔۔ تھے اگر حضور اون لوگونکو ملاحظہ فرمائین جو لکھنؤ کے گلیون مین پھرتے اور اپنے
تئین زمیندار مشہور کرتے ہین تو آپ ان لوگون کے بیانات پر ذرا بھی توجہ نکرینگے اور یقین کرینگے کہ جس
قسم کے زمیندار ہمکو مدراس کی جانب ملتے ہین اونسے حیثیت مین بالکل جداگانہ لکھنؤ کی زمیندار
ہین لکھنؤ مین ہر ایک شخص زمیندار بن سکتا ہے اور جسقدر کم مسٹر مہدی حسین زمیندار کے بیٹے ہونکی
ڈینگ مارین اوسی قدر اونکے لیے اچھا ہے ۔ یہ قبول کیا گیا کہ گرٹروڈ ڈانلی اپنے طوائف پیشہ بہن
کے ساتھ رہتی تھی یہ نہین کہتا چونکہ ایک عورت خراب ہوئی یہ ضروری ہے کہ دوسری بھی ہو۔ مگر
ممکن ہے باہمی تعلق کا ایک دوسرے پر اثر ہوا اور وہ ابتدائی اثر جو گرٹروڈ کے گرد اوسکے گھر مین
تھا اس قسم کا نہ تھا کہ کوئی شخص یقین نہ کرے کہ وہ اپنی ہمشیرہ کی بری نظر سے بچ سکی کیونکہ یہ صحیح
ہے کہ اوسکا باپ شرابی تھا اور اپنے لڑکی کی آمدنی پیشہ پر گذران کرتا تھا ۔ اوسکی بہن ہر ایک شخص
تک پہونچ سکتی تھی جو اوسکو روپیہ دے سکتا تھا اور گرٹروڈ کی دوست الیس ایوانس کی نسبت

سکتاؤن کے موافق ایسا نا شہادت دے سکتی ہین تو شہادت سے انکار نکرین یہ حالات ہین جنھین عرض کرتا ہون کہ
یہ یقین نہین آتا کہ مہدی حسن نے شادی کی ہین اسی سلسلہ مین کہتا ہون جو کچھہ شہادت ابتک قلمبند ہو چکی ہی اوس سے
ثابت ہوتا ہے کہ گرٹروڈ صد درجہ ذلیل پیشہ عورت تہی اور اگر اسمین کچھہ باقی ہے تو مین لا کلن اور
یوسف الزمان کو شہادت مین طلب کرکے ثابت کر دون گا مین شہادت دو مدات مین تقسیم کرنا
چاہتا ہون۔ مین کہتا ہون جس قدر شہادت استغاثہ کی جانب سے گذر چکی ہے اوس سے بیانات مندرجہ
بیم فلٹ ثابت ہوتے ہین قبل اسکے کہ ہم ڈفنس پیش کرین مین عرض کرتا ہون کہ جرح بخوبی ثابت
کرتی ہے کہ گرٹروڈ ایک بد وضع عورت تہی مین عدالت سے گذارش کرتا ہون کہ مین واقعی کیفیت بیان
کرتا ہون جب عرض کرتا ہون کہ اس عورت کا برتاؤ قبل اور بعد شادی ایسا رہا کہ جس سے یہی نتیجہ قایم
کیا جا سکتا ہے کہ وہ سخت بد وضع عورت تہی اگر یہ نتیجہ صحیح نہو تو جو کچھہ ثبوت استغاثہ کی جانب سے بیان کیا
گیا ہے وہ ... قابل اعتبار نہوگا سوا‌ے شجاعت علی اور امیر مرزا اسی قسم کے لوگون کے کوئی شہادت نہین
ہے جسپر میرے دوست قابل یہ ثابت کرنے کو بہروسہ کر سکین کہ قبل یا بعد شادی کے عورت یا مرد عزیز مہدی حسن نے اوسکے
ساتھہ اوس طرح سے برتاؤ کیا جیسا جایز طور پر معزز منکوحہ عورتون کے ساتھہ ہونا چاہیے جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون۔
ہم واقف ہین کہ گرٹروڈ ڈانلی مسز ماجر ایک طوائف کے ساتھہ رہتی تھی اور الائس ایوانس ایک دوسری قسم
عورت کی دوست تہی۔ جب مسٹر ایوانس سے پوچھا گیا کہ کیا تمھاری لڑکی حیدرآباد مین ایک ہندوستانی کے
ساتھہ رہتی ہے اونھون نے جواب دیا کہ وہ ایک منکوحہ عورت اپنے خاوند کے ساتھہ رہتی ہے جسکا نام ولسن ہا
... جب مین نے پوچھا کہ کہان رہتے ہین اور اونکی شادی کہان ہوئی تو جواب ملا کہ وہ واقف نہین ہین اوس
محبت کا خیال کرکے جو باپ اور بیٹی مین ہونی چاہیئے اس حالت کا اندازہ کیجئے اور پھر باپ کون کہ بوشفقت
انسانی ہمدردی سے پر ہو کہ بلارک ڈانلی خاندان کے لئے دروازہ مہمانداری کہول دے جب الائس
... الات پوچھے گئے تو یہ عجیب بات ہے کہ باپ نے اپنی حالت کی نسبت یہ بیان کیا میرے پانچ لڑکے اور
دو لڑکیان ہین ایک کا نام الائس ہے جسنے ولسن نامے ایک شخص سے شادی کی وہ واقف نہین کہ دونون
کہان ہین مسٹر ایوانس نے مجھہ سے خواہش کی مین اونکی لڑکی کا چال چلن اونکی بیوی سے پوچھون کیونکہ
... دخش آجاتا ہے اس باعث مین نے دریافت نہین کیا مین کہتا ہون کہ یہ عجیب بات ہے کہ گرٹروڈ ڈانلی کی
... مین ہم جولیون اور ساتھیون مین الائس کی ایسی عورتین ہون کہ جنکی نسبت شہادت ناقابل
... حالت مین ہو کیا ہم یقین کر سکتے ہین کہ کسی کم سن شخص کو کچھہ بہی خیال اپنی بیوی کے چلن کا ہو
کہ جو اوس ... شجاعت علی حمایت علی اور امیر مرزا کی زیر نگرانی چھوڑی مہدی حسن گرٹروڈ کو ایک گھر مین رکھتے کہ

جسکا کرایہ خود وہ دیتے - اور اوسکے لطف کے لئے سامان مہیا کرتے تھے وہ مکان مین رکھکر حمایت علی
شجاعت علی و امیر مرزا کو اوسکے گرد چھوڑتے ہین جس طریقہ سے شجاعت علی نے اپنی شہادت دی ہے اوس
سے مین کہتا ہون ممکن نہین کہ وہ اس عورت سے فائدہ اوٹھانے مین ایمان کا خیال کرین - جس طرح سے
کہ اس عدالت سے اونسے فائدہ اوٹھانے کی کوشش کی یہان تو دماغی چال تھی اور وہان جسمانی وہ ہم سے
یقین کرنے کو کہتے ہین کہ اونکو بہوتیرے موقع تھے مگر اونھون نے اوس سے فائدہ نہین اوٹھایا یہ بہت بڑی
خواہش ہے جسپر ہم یقین نہین کر سکتے وہ اکثر جایا کرتے تھے مہدیجین کے خاص دوستون مین تھے اور مین خیال
کرتا ہون کہ یہ ہمارا دنیا کا تجربہ ہے کہ بہت اعتبار کئے ہوئے دوست ہی اکثر دہوکا دیتے ہین گرٹروڈ کے جسمانی متولیون
مین ایک شخص حمایت علی تھے کہ جو اپنی آخری حساب فہمی کرانے اس دنیا سے گذر گئے ہین اور مین کوئی بات اون کے
خلاف یہان کہنا نہین چاہتا کہ وہ اپنی محافظت نہین کر سکتے دوسرے دو شخصون کی نسبت مین خیال نہین
کرتا کہ وہ جائز طور پر ہمیشہ خواہش کر سکتے ہین کہ ہم اونکے بیانات پر یقین کرین یہ حالت گرٹروڈ کی زندگی کی تھی کہ جب
اوسکی شادی بیان کیجاتی ہے کہ ہوئی مگر مہدیجین کو اس قدر بھی خیال نہ تھا کہ منکوحہ عورتون کو شادی کے وقت
بلاتے بجاے اسکے کہ وہ حیرتناک سلسلہ دروغ بیانی سے دکھلانے کی کوشش کرتے ہین کہ اونکے دوستون کو شادی پر
اعتراض تھا مگر اونھین کے بیان کے بموجب ایک ہفتہ کے اندر اس قصور لغو رسم کو اونکی مان اور معزز دوستون نے
معاف کر دیا جب تک کچھ عمدہ شہادت اونکی اس نیت کے متعلق نہ معلوم ہو - جس سے اونھون نے مراسم شادی ادا
کرنیکو خفیہ طریقہ اختیار کیا ہم کو اس حصہ شہادت پر شک سے دیکھنا چاہیے کہ جو شادی کے متعلق ہے - بعد شادی کے
فوراً ہی کیا ہوا مہدیجین پھر چلے جاتے ہین اور گرٹروڈ کو انہی اشخاص متذکرہ بالا کی نگرانی مین چھوڑ
ہین اور آخر مین ایک تیسرے راستہ سے اوسکو اپنی مان کے پاس پہونچاتے ہین پہلے تو وہ کہتے ہین
کہ مان نے گرٹروڈ کو بہو نہ سمجھا بعد اوسکے آنے دیا اس مسئلہ پر بالکل ثبوت نہین ہے مین آگے چلکر شہادت
بارہ بنکی کا تذکرہ کرونگا - اسمین شک نہین کہ مہدیجین کے چچا اور بہنوئی نے کوشش کی کہ جسطرح سے
ممکن ہو شادی کی تائید کرین مگر اس امر کا اندازہ محض شہادت گواہان سے نہ کرنا چاہیے بلکہ تمام واقعات
نزدیکی سے ہونا چاہیے اگر مین یہ دکھلا سکون کہ نکاح نامہ جعلی اور فریبی ہے تو اونکی تمام رستی گم ہو جائیگی
بعد شادی گرٹروڈ انگریزی ملازمت مین ایک معزز عہدہ دار کی بیوی کی حیثیت مین تھی [illegible]
پرتاب گڈہ کی بیوی تھی اور اوسکے خاوند کے چند دوست وہان تھے جنکی شادی ہو گئی تھی [illegible]
سے چند کو ہم نے یہان دیکھا ہے ایک بھی گواہ نہین گذرا ہے کہ جس نے مہدیجین کے [illegible]
کی ہو کہ بعد شادی معزز مسلمان شرفا کی بیویون نے گرٹروڈ سے بطور اونکی بیوی کے ملاقات کی ہو - یا کوئی

شخص ایسا موجود ہے کہ جسنے دوستی پیدا کی ہو کیا کوئی ایک بھی گواہ اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ اوسکی
ملاقات یون ہوئی تھی مسل مین کیا ہے شجاعت کی شہادت کہ جو اگر تمام مہینے شہادت دین تو آپ یقین نہین کرسکتے
سر حلف پر اونھون نے ایک لفظ بھی سچا بیان کیا۔ بعد اوسکے ہمارے ہوشیار دوست امیر مرزا ہین جو کہتے ہین کہ وہ
کسی شخص کا نام نہین بتلاسکتے جو گرٹروڈ سے ملا ہو کیون پھر اونکی ملاقات کرنیل ہوٹ کرنل [illegible] ڈپٹی کمشنر
بارہ بنکی سے نہین کرائی گئی آپ کو یاد ہو گا کہ مہدی حسن سے جب مین نے اسکے بابت سوال کیا تھا تو اونھون
نے یہ جواب دیا تھا کہ اونکو یاد نہین ہے اوسکے بعد پوچھا کہ کرنیل گریگ اگر بیان کرتے [illegible] کہ تم نے اسکی جرأت
نہ کی کہ گرٹروڈ سے اونکی ملاقات کرائین تو کیا تم حلف اوٹھاؤ گے کہ وہ غلط بیان کرتے ہین" یہ سوال اونھون نے
پسند نہین کیا کہ بیس سال ہوئے یورپ مین اور ہندوستانیون کے تعلقات ایسے تھے کہ [illegible] ایک دوسرے سے
ملتے نہین تھے مین یقین کرتا ہون کہ واقعی تعلقات اوس زمانہ کے یورپینیون اور ہندوستانیون کے
[illegible] بمقابلہ زمانہ حال کے اچھے تھے اسکے بعد یہ بہانہ پیش کیا گیا کہ گرٹروڈ پردہ مین رہتی تھی یہ ضرور مہدی حسین
[illegible] کے لیے عمدہ وجہ اس کہنے کے لیے ہوسکتی ہے کہ گرٹروڈ کی ملاقات مردون سے نہین ہوسکتی تھی مگر لیڈی ایلن
سے کیون نہوئی ہم سے یہ خواہش کیجاتی ہے کہ گزشتہ بیس سال کی تمام مطبوعہ کتب غلط خیال کرین اور
یقین کرین کہ ۱۸۷۰ء مین یورپ مین اور ہندوستانیون مین باہم میل جول نہ تھا یہ بیان لغو ہے واقعات
مہدی حسن کو ایکے بعد دوسرا جھوٹ بیان کرنے کو راغب کرتے تھے اور اپنی بجز دروغ بیانی مین ایکے بعد دوسری
موقع دم مارنے کی مہلت نہ دیتی تھی گرٹروڈ ڈانلی بعد اوسکے حیدرآباد لائی گئی مگر بالکل پردہ مین نہ تھی
اوسنے ثابت کیا کہ اپنے سوشل خیالات اور مشکلات کو اوسی طرح نظرانداز کرسکتی ہے جس طرح جب اسکو کہ جب
[illegible] سے اپنا فوٹو باہر سینہ کھولکر اوتروایا وہ یہان آکر اوس مناسب وقت کا انتظار کرتی ہے کہ جب اوسکو
سوسائٹی مین آگے بڑھنے کا موقع ملے ہم واقف ہین چند سالون تک مہدی حسن کی طوائف سوسائٹی مین شامل
[illegible] مین واقعہ [illegible] کہ جیسے ہی پہلا جوش مسلمان ہونیکا اوسکے دل سے جاتا رہا کہ وہ انگریزی سوسائٹی
ہوئی [illegible] اوسکو جلد سر سالار جنگ کی تیمارداری کرتے دیکھا سر سالار جنگ کے ساتھ بعض [illegible] صاف
[illegible] مین شہادت پیش کرونگا جس سے ظاہر ہوگا کہ اکثر اتفاق ہوا جب سر سالار جنگ کو گرٹروڈ
[illegible] کے موقع ملے اب مین ایک خاص امر کا تذکرہ کرتا ہون کہ جسکے متعلق ہم کو نتیجہ کا اختیار ہے کہ
[illegible] نتیجہ [illegible] کی نسبت قائم کرین شہادت مین گرٹروڈ کا نہ پیش ہونا ایک سخت اعتراض کے قابل امر ہے۔
[illegible] پیش [illegible] کہ مسٹر انورارٹی نے تردیدی شہادت پیش کرنے کی ہم کو دھمکی دی ہے مگر شادی
[illegible] ہے نہایت مناسب گواہ خاوند اور بیوی ہین تو بھی تاہم اس مقدمہ مین شہادت نہ [illegible] علاوہ

رکھی گئی ہین۔ دوران تحقیقات مین شمالی ہند مین کشمیر کے جنگلون مین جنکا پتہ پایا اور دیکھا کہ زینگی بی بی
نری الہ آباد مین آرام سے ہی تھی اور جب تک کہ مقدمہ استغاثہ ختم نہین ہوا اور جب تک یہ امر قابل
شک کہ آیا وہ بطور تردیدی گواہ پیش ہونگی یا نہین وہ اپنے خاوند سے علیحدہ رہین - اور اب وہ اپنے
خاوند کے ساتھ حیدر آباد مین مقیم ہین۔

مہدی حسن کی بیوی کے متعلق کچھ اور لوگ کہتے ہین کوئی شخص مشکل سے سمجھ سکتا ہے کہ کیون گریز وڈ والی
شہادت دینے سے گریز کرتے ہین اگر شہادت … درست اور سچی ہوتی کیونکہ اوسوقت اوسکو خوف ہی کس کا
ہوتا کیون خاوند کی شہادت دینا حالانکہ … کشمیر مین اپنے پیرون کو ٹھوکر کھا جانے
اس قصہ کے قابل یقین ہونے کی نسبت … قایم کی جا سکتی ہین اور آج کہ مہدی حسن کا چال چلن
متعلق فوٹو نمبری ۱۹ اور دوسرے ہمارے گواہون کو رشوت دینے کی کوشش اور شہادت فوٹو نمبری ۱۹ کی
نسبت یہ ہی وہ قبول کرتے ہین کہ فوٹو دیسی لباس مین گریز وڈ کا ہے مگر انگریزی لباس مین فوٹو نمبری
دوسرا نہین ہے مجھے نہین معلوم کہ حضور نے مسز مہدی حسن کو ملاحظہ فرمایا ہے یا نہین مگر جس شخص نے
اونکو دیکھا ہے اوسکو یقین ہوگا کہ تصویر نمبری ۲ اونہین کی ہے - پس مہدی حسن اور بیٹے کیون
انکار کرتے ہین اونکی کوشش بیکار ہے کیونکہ اصغر جان اور امیر مرزا علاوہ اور بہت سے لکھنوی تاجران
کے کہتے ہین کہ یہ تصویر گریز وڈ کی ہے - امیر مرزا کے ہاتھ مین جب بہت سی تصاویر دی گئین تو پھر کیون انھون
نے فوٹو نمبری ۲ پسند کیا اور دیسی لباس کا فوٹو نہین پہچانا کیونکہ اونکو خیال ہوا کہ اونکے مقدمہ کو سخت
نقصان پہونچیگا اگر وہ قبول کرین کہ گریز وڈ دیسی لباس پہنے تھی - پس امیر مرزا نے وہ تصویر تو گریز وڈ کی
بتلائی جس سے اوسکے خاوند نے انکار کیا تھا اور وہ تصویر گریز وڈ کی نہین بتلائی جس سے خاوند کو اتفاق
تھا - اس طرح سے غیب کی جانب سے سچائی ظاہر ہوتی ہے - سجاد حسین اصغر جان و مسٹر گلبرٹ فوٹو
نمبری ۱۹ گریز وڈ کا بتلایا - فوٹو نمبری ۲ گریز وڈ بقول گرنٹ ہے - مہدی حسن اس امر کے ثابت کرنے کی
کوشش کرتے ہین کہ فوٹو نمبری ۱۹ - ۸ ستمبر اور ۸ اکتوبر ۱۸۹۲ء کے درمیان نگیٹو سے لیا گیا جو اوس
نے یا تو ضائع کر دیا یا اصغر جان نے اونکی خواہش سے ضائع کیا - یہ اصل بیان تھا اور جو انھون نے اسکا
دوہرایا تھا صفحہ ۲۲ ابتدائی شہادت مین بیان کرتے ہین - مین کہتا ہون کہ مسز مہدی حسن کے دیسی …
مین فوٹو لینے کے بعد اوسکا نگیٹو ضائع کر دیا گیا - مین نے فوٹوگرافر سے ضائع کرنے کی خواہش کی …
یہ کیفیت تھی اور نگیٹو ۲ ستمبر ۱۸۹۲ء مین ضائع کر دیا گیا تھا تو پھر ظاہر ہے کہ کسی ترکیب سے ضائع …
تصویر نہین اوتر سکتی تھی - اب مشکل ہمارے راستہ مین یہ پیش آتی ہے کیونکہ ہم کو فوٹو نمبری ۱۹ …

تیرہ پرتین نگلیٹون یشر طیکہ نگیٹو سنہ ۱۸۹۳ء مین ضایع ہوگیا تھا - یہ قبول کیا جاتا ہے کہ اصغر جان نے یہہ تصاویر اوتاری تھین جو ایک ایک قدم آگے بڑہکر یہ بھی کہتے ہین کہ ایک ہی نشست مین دیسی اور انگریزی لباس مین فوٹو لیے گئے - صرف اس قدر وقت گرینڈو کو دیا گیا کہ وہ دوسرے کمرے مین جاسے اور پوشاک بدلے یہ واقعہ وہ بیان کرتے ہین سنہ ۱۸۹۳ء کا ہے - ظاہرا سباب فوٹو نمبری ۱۹ اور نمبر ۲۰ مین ۴ یا ۵ سال عمر کا فرق ہے خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے پاس پرت فوٹو نیکنام مسٹر مہدی حسین کی موجود ہین اور مین اب دریافت کرنا چاہتا ہون کا اگر اصل نگیٹو سنہ ۱۸۹۳ء مین توٹ ڈالا گیا تو کیونکر یہ پرتین ہمارے قبضہ مین آئین - اصغر جان نے بحلف بیان کیا ہے کہ فوٹو (ا سے) اوسی زمانہ کا ہے کہ جب فوٹو نمبری ۱۹ سنہ ۱۸۹۳ء مین چھاپا گیا تھا - اب مین یہ ثابت کرونگا کہ فوٹو نمبری ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء مین طبع کیا گیا - پھر کیون اصغر جان نے ان فوٹوؤن کا باہم مقابلہ کرتے وقت ایک ایسا بیان لکھایا جو دروغ ثابت ہو - وہ کیون اس طرح سے سوائے کسی خاص اثر کے بیان کرتے ہین اور وہ اثر کیا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ہماری تعلیم یا خرچ پر ایک ایسا جھوٹ بولین جو ہمارے مقدمہ کے مضر ہو کیا وہ جاک اور نقد اعانت کے اثر سے مہدی حسن کی امداد نہ کر رہے تھے - اصغر جان کو ذاتی طور پر اس مقدمہ سے بالکل تعلق نہ تھا سوائے اسکے کہ اونھون نے سرور جنگ کو لکھکر ایک راے قایم کرلی تھی - سرور جنگ کو ہر ایک استحقاق ان فوٹوگرافون کے متعلق معلومات جمع کرنے کا تھا اور پورا اختیار حاصل تھا کہ چاہے جم ونکے نگیٹو کی خریداری مین روپیہ [illegible] معلوم ہوتے کہ سرور جنگ کو اصل نگیٹو سے تصویرین چھاپے مین [illegible] ظاہر کرکے یہ بتا دے کیونکہ اصغر جان مین ہوا یہ مہدی حسین کی رشوت کا نتیجہ [illegible] اور پر الزام عائد کرتا ہون کہ علی عباس نامی [illegible] کو رشوت دی گئی - مسٹر لنکن نے لکھنؤ مین یہ کہکر مجھے اس بیان پر مجبور کیا کہ یہ عدالت کے ایک [illegible] پر الزام عائد کرتا ہون اور مجسٹریٹ سے اونھون نے خواہش کی کہ میرے بیان کو قلمبند کرین - اوسوقت مین نے بیان کیا کہ علی عباس اوس گروہ سازش کرنے والون مین ہین جو [illegible] مہدی حسین کے مشورہ سے گواہون کو رشوت دیتے تھے - مین وہی بیان آج عدالت مین بھی کرتا ہون اور بہت زور کے ساتھ کہتا ہون کیونکہ مین ابھی ثابت کرونگا کہ کیسا صاف علی عباس کا تعلق اس معاملہ سے تھا اسکی شہادت مسل مین موجود ہے - اور کاغذ نمبری ۲۲ کا تذکرہ کرتے وقت دکھلاونگا [illegible] علی عباس کو جاک سے کیا تعلق تھا - مین کہونگا کہ اس ناپاک معاملہ مین علی عباس نے بہت شرمناک طریقہ سے کارروائی کی اور مجھے امید ہے کہ جو دلیشل کمشنر ضرور اون کے چال چلن کا نوٹس لین گے - شروع مین اصغر جان ہم کو فوٹو دینے کو راضی تھے اور مین ثابت کرونگا کہ [illegible]

اور اون سے مسلسل خط و کتابت رہی اور اون سے ان پرتون کی خواہش کی ساجد بیگ نے دیکھا کہ اصغرجان
مشکل میں پھنسے ہوئے ہین ایک جانب خواہش تھی کہ سرور جنگ کی اعانت کرین مگر دوسری جانب مہدیحسن
کے روپیہ کے لالچ سے بچ نہ سکے۔ سرور جنگ کے ساتھ اونھون نے بہ ظاہر دوستی نباہی کہ بھاگ نکیڈ سے پرتین
اوتار دین مگر اوسکے بعد اونھون نے نگینے مہدیحسن کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ مین اونپر دروغ حلفی کا
الزام عائد کرتا ہون جس جرم مین مہدیحسن اور علی عباس نے اعانت کی۔ ساجد بیگ میرے ایک شاہد ہونگے
اور یہ تمام حالات بیان کرینگے اور وہ دکھلا دینگے کہ اصغرجان نے کونسلی فنس سے گفتگو شروع کی اور یہ
خواہش کی کہ پانچ گواہ پیش کرینکو تیار ہین کہ جو اسکی شہادت دینگے کہ یہ پرتین اصل نگینے سے لی گئین اس
شرط پر کہ اصغرجان شہادت دینے سے بچائے جائین کیونکہ وہ نہین چاہتے تھے کہ غریب مہدیحسن کو صدمہ پہونچائین
اور نہ چاہتے تھے کہ یہ ظاہر ہو کہ اونکو مہدیحسن سے مالی تعلق تھا اس امر کے لئے ہم قابل تعریف ہین کہ ہم لوگون نے
اس شرط کی منظوری سے انکار کیا۔ ساجد بیگ نے اون سے بیان کیا کہ ہم انکو ثابت کرنے کے لئے جو اصغرجان
کے معاوضہ مین ۵ گواہ بھی منظور نہ کرینگے۔ ثابت کیا جائیگا کہ اصغرجان نے کو فنس سے کہلا بھیجا کہ وہ تمام خطوط
مین دوسرے معنے پہنا دینگے اونکو اطلاع دیگئی کہ عدالت مین اونکو اسکا پورا موقع دیا جائیگا۔ اصغرجان کی
شہادت مین سب سے اہم امر یہ ہے کہ یہ صاف طور سے ثابت ہے کہ ۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء کو ایک چک نمبری ۶۵۳
و ۱۱۵ اسمی علی عباس بابت مبلغ بارہ سو روپیہ مہدیحسن کی لکھی ہوئی انکو ملی۔ مین عرض کرتا ہون
کہ اگر مین ایک طور پر یہ ثابت کر دون کہ اصغرجان کے قبضہ مین وہ چک تھی تو مین قطعاً ثابت کر دونگا کہ مہدیحسن نے
اونکو رشوت دی چک کے قبضہ کی نسبت جو حالات درج مسل ہین اونپر غور کیجئے تاریخ تحریر چک سے اڑتالیس گھنٹہ
کے اندر ایک یادداشت ساجد بیگ نے تیار کر کے ہماری سپرد کی جسمین تمام حالات چک درج تھے اور ساجد بیگ
حلف اوٹھائینگے کہ اونھون نے چک اصغرجان کے ہاتھون مین دیکھی اور اونکی مرضی سے نقل کی یہ واقعات
مسٹر اکے مشیرون کو ساجد بیگ نے اصغرجان کے علم مین پہونچائے۔ لہذا اوسکے اصغرجان نے چک پھاڑ ڈالی ہم
جانتے ہین کہ چک بنک مین کبھی نقد کرنے کی غرض سے نہین گئی اور اس امر پر ہمکو مہدیحسن سے اتفاق ہے
مگر نقد نہونے کی یہ وجہ تھی جب اصغرجان کو یہ معلوم ہوا کہ اس چک کے حالات ہم لوگون کو معلوم ہو گئے
ہین تو اونکو خوف الزام دروغ حلفی عائد ہونے کا ہوا۔ ہم سمجھ سکتے ہین کہ اس طرح مشکل مین پھنسا ہوا
شخص اسکا خواستگار ہوگا کہ اپنی بدمعاشی کے ثبوت سے نجات پائے مین خیال کرتا ہون کہ ہم لوگون کی
جانب سے حماقت ہوئی کہ یہ حال بتلایا مگر اس سے ہماری ایمانداری ظاہر ہے اگر ہم لوگ انتظار کرتے تو
ضرور اصغرجان چک نقد کرتے یہ قصہ ہے جو سمجھ مین آسکتا ہے۔ چک کے معنی یہ ہین ۱۲۰۰ کی۔ تو بیگ

۱۰۶۰ اکی گئی - اب چک مین دیکھیے گا کہ عدد ایک کسی اور ہندسہ کی جگہہ بنا لیا گیا ہے اگر بارہ سو کی جگہہ کسی اور رقم کی بابت چک ہوتی تو ہم کو امید تھی کہ عدد تبدیل نہوتا مگر مہدی حسین اسکی اجازت نہ دے سکتے تھے کہ عدد اپنی جگہہ پر رہے اس باعث اونھون نے تبادلہ کیا تیسرے ہندسہ کو ملاحظہ فرمایئے بجاے صفر ۶ بنا لیا گیا ہے اس چک کی نسبت استغاثہ کا بیان کیا ہے یہ بیان ہے کہ یہ علی عباس کو بطور فیس کے دی گئی - مہدی حسن سے مین نے اسکی تحریک کی کہ ایک ہزار ساٹھہ کی رقم کسی قدر بے حساب معلوم ہوتی ہے - اول تو ساٹھہ روپیہ کی رقم کے واسطے جواب نہین دیا گیا مگر بعد مہلت تفن کے سوالات مکرر کے جواب مین بیان کیا گیا یہ رقم کورٹ فیس نقلون کے لئے دی گئی مگر اس بیان کی تائید مین حساب کہان ہے کوئی رقم مسل مین موجود نہین ہے جس سے ثابت ہو جاتا کہ مہدی حسین نے ساٹھہ روپیہ نقلون کے واسطے دئے جبتک کوئی شہادت اونکے بیان کی تصدیق نہ کرے مین آپ سے خواہش کرونگا جو کچھہ مہدی حسین بیان کرین اوسمین کسی امر پر آپ یقین نہ کرین - یہ بیان بعد پورے غور کے لکھا یا گیا تھا در ایمان داری سے نہ تھا ورنہ فوراً کہا جاتا - استغاثہ کی جانب سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ یہ چک اسوجہ سے کام مین نہین آئی کہ علی عباس کو بٹہ دینے مین عذر تھا اسواسطے اونکو نقد روپیہ دیا گیا - جسوقت چک لکھی گئی تھی کیون نہ علی عباس نے اوسیوقت عذر کر دیا کہ وہ چک منظور نہ کرینگے وہ یا تو تحریر چک کے وقت واقف تھے کہ بٹہ لگیگا یا نہین واقف تھے مہدی حسین نے حلف اوٹھائی ہے کہ چک کمرہ یا مکان سے نہین نکلی پس دو ہی ذریعہ سے بٹہ کا حال معلوم ہو سکتا تھا یا تو بنک جاکر گھر جاتی یا تحریر ہی کے وقت اونکو بٹہ کا خیال ہوتا - علی عباس کوئی بچے نہین ہین اونکو یا اون کے محرر کو ضرور بٹہ کا حال معلوم ہوتا اور اونھون نے مہدی حسین سے کہا ہوتا کہ مہربانی سے چک نہ لکھئے کیونکہ مین بٹہ کا متحمل نہین ہو سکتا - یقیناً کوئی ایسا مختصر عذر نکرتا یا راقم چک ایسے مختصر فرق کی نسبت تکرار نکرتا ایک اور شہادت ہے جس سے اس بیان کی لغویت ظاہر ہوتی ہے - گوکل چند ایک دوسرے وکیل مہدی حسین نے چک منظور کرلی اور بٹہ کے دینے مین عذر نہ کیا - کیا یہ خیال مین آسکتا ہے کہ گوکل چند بٹہ کے لحاظ سے چک کے قبول کرنے سے انکار کرتے اور علی عباس چک کے لینے مین عذر کرتے شروع سے آخر تک یہ قصہ بنا دی ہے مہدی حسین کو اسکے قبول کرنے کی ضرورت نہین ہوئی کہ یہ چک اطہر علی کے مکان سے باہر گئی کیونکہ اس سے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اصغر جان کے ہاتھ پہونچی نہو - ممکن ہے کہ علی عباس نے ہمکو چک ایکر اپنے موکل اصغر جان کو دہوکا دیا ہو مگر نہین مہدی حسین نے حلف اوٹھائی ہے کہ علی عباس ایک معزز اور قابل اعتبار شخص ہین - قابل اعتبار ضرور اس مہمل خیال و نظر کے موافق ہین جو مہدی حسین نے اعتبار اور [illegible] ... آخری امر جو اس تمثیل کو نا قابل اعتبار

قرار دیتا ہے کہ چک ۔ حالانکہ ابھی ایسا نہیں لکھی گئی تھی۔ مہدی حسین کہہ سکتے ہیں کہ ہمکو اسوقت کا علم ہوا میں حضور
سے پوچھتا ہوں کہ کیونکر ممکن تھا ایک ہی روز کے اندر تمام تفصیلی حالات چک ہمکو معلوم ہو جانے سوائے
اسکے کہ ہم یہ کہہ دیتا ہوں کہ لکھنؤ کمیٹی چیک کے بنک بنگال کی چاپیان کرین جب میں اصغر جان پر جرح کر رہا تھا
علی عباس عدالت میں موجود تھے جب میں نے اونپر سازشی ہونے اور رشوت دینے کا الزام عاید کیا اسوقت
بھی وہ عدالت میں موجود تھے اور جانتے تھے کہ سوائے ایک امر کے میرا بیان ہر ایک تفصیل چک کی بابت صحیح
تھا یہ عجیب امر ہے کہ لکھنؤ کمیشن بلا علی عباس کے اظہار لئے ہوئے ختم کر دیا گیا چک سوائے اس غرض کے کہ
وہ مبلغ دو ہزار کی ایک جزو تھی جو علی عباس کو دینے کا وعدہ کیا گیا تھا مہدی حسین کو اس رقم کے دینے سے
کیا غرض تھی جیسے ہی کہ ہم نے اس چک کا معاملہ سنا ہم نے اصغر جان اور اون کے پانچ گواہوں سے گفتگو کا ارادہ
کر دیا اگر آپ ہماری فہرست شاہدان پر نظر ڈالئے گا تو دیکھئے گا کہ اوسمین یہ گواہ شامل ہیں ممکن تھا کہ یہ
سچی شہادت دیتے ۔ ہمارا ارادہ انکی طلبی کا تھا مگر جسوقت ہمکو یہ معلوم ہوا کہ انکو رشوت دینے کی
کوشش کی گئی ہمنے ایسی حالت میں اعانت لینے سے انکار کیا ۔ اصغر جان نے ہم سے کہا کہ اگر ان پانچ
گواہوں کے لئے پانسو روپیہ دئے جاتیں تو یہ لوگ اونھین امور کی شہادت دینگے جنکی نسبت وہ خاموش
رہا چاہتے تھے میں عدالت سے درخواست کرونگا کہ اصغر جان پر دروغ حلفی کا مقدمہ قایم کرنے کی
اجازت دیجائے وہ متنبہ کئے گئے تھے اگر سچ نہ بولینگے تو اونپر دروغ حلفی میں مقدمہ قایم ہوگا۔
اس مسئلہ پر شہادت سے مہدی حسین کا پورا چال چلن نظر آتا ہے اگر اونکا بیان فوٹو کی نسبت سچا تھا
تو پھر اصغر جان کو خوف ہی کیوں تھا اور اونکو ضرورت ہی کیا تھی کہ اصغر جان یا اوسکے ملازمین پر
اثر ڈالیں صرف ایک جواب اسکا ہو سکتا ہے جو میں دے سکتا ہوں وہ یہ کہ مہدی حسین بخوبی واقف تھے
کہ اونکا بیان نگیٹو کے تلف ہونے کی نسبت غلط تھا وہ واقف تھے کہ اصغر جان کے پاس نگیٹو موجود
تھا اور اگر عدالت میں پیش ہوتا تو اون کے لئے سخت مشکل ہوتی اسکا دبانا ملحوظ تھا کہ اونھون نے
خفیہ خط و کتابت اصغر جان سے شروع کی میں آگے چلکر خاص پیشہ وروں کا ثبوت پیش کرونگا
جو مہدی حسین کے اس بیان کی تردید کرینگے کہ فوٹو نمبری ۱۹ و ۲۰ پر جو نشانات موجود ہیں وہ ۱۶-۱۵ ۔ ۱۸
میں موجود نہیں ہیں جسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ یہ نگیٹو سے نہیں لئے گئے ہیں یہ بیان شبہ کے قابل
نہیں ہے مسل میں اصغر جان کا حلفیہ اظہار موجود ہے جو بیان کرتے ہیں کہ ۱۹ و ۲۰ اصل نگیٹو
سے لئے گئے ہیں ۔ میں اس طرح سے ان صاحب کی شہادت [illegible] ہوں گا انہوں نے
حلفیہ اظہار دیا ہے کہ ۱۸۷۳ء میں یہ فوٹو اوتارے گئے ہیں نہ کہ بعد [illegible]

اور دیگر سازشی لوگون کے پھندون مین پھنسے تھے - کیون نہ اصغرجان سے دریافت کیا گیا تھا کہ آیا
فوٹو نمبری ۱۹ تصویر سے اوتارا گیا ہے یہ مہدیحسین کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا کہ جو میرے فوٹوگراف کے متعلق
سوالات کے جوابات مین کہہ چکے تھے کہ وہ کوئی جواب دے نہین سکتے کیونکہ وہ ماہر فن فوٹوگرافی نہین
ہین - تمام خیالات ایماندار جرح کے اندر تشریف لیجا گئے اور اونکو تجربہ [illegible] کہ ایک پرت فوٹو
مین داغ اس امر کا ثبوت ہے کہ فوٹو نمبری ۱۹ تصویر سے اوتارا گیا ہے ہم ایک شاہد پیش کرینگے جو
ثبوت دیگا کہ فوٹو ۱۹ اس طرح سے نہین لیا گیا اور اگر لیا جاتا تو اوسمین کاغذ کا رنگ بھی آجاتا -
ہم یہان کے فوٹوگرافون سے ثابت کرینگے کہ ممکن نہین ہے کہ سوائے اصل نگیٹو کے یہ کسی دوسری شے
سے لیا گیا ہو - مین ساجد بیگ کو طلب کرونگا جو حلف اوٹھائینگے کہ اصغرجان نے اونکی موجودگی
مین فوٹو اوتارا - اون سے ضرور یہ جرح کی جائے گی کہ وہ سرور جنگ کے چھوٹے بھائی ہین مگر اون کو
اس امر پر فخر کرنا چاہئے - ساجد بیگ یہ بیان کرینگے کہ فوٹو پلیٹ سے لیا گیا اور انھون نے خود طبع کرتے
دیکھا کیونکہ اصغرجان نے اونکو سیدھا نکالا اور دھوپ مین رکھدیا کیونکہ پلیٹ کو کافی روشنی نہین پائی تھی
اسکے بعد سازشی لوگ چاک بازار مین [illegible] باہم مشورہ رشوت دینے کا کیا اور مہدیحسین نے جس طرح سے
اپنی عزت اور آزادی خطرہ مین ڈالی اور [illegible] اسی طرح سے اور لوگون کی آزادی لاپرواہی
سے خطرہ مین ڈالی - صرف [illegible] اگر مین ثابت کردون اور میرے پاس دیگر شہادت نہو تو بھی کافی
ہوگا یعنے مہدیحسین کا اعتماد [illegible] کے متعلق [illegible] اور اصغرجان سے معاملت کافی ہونگے کہ استغاثہ کا مقدمہ
خراب کرین کیونکہ مہدیحسین کی غرض [illegible] پر [illegible] تھی کہ وہ اوس دروغ بیانی کی بوجہ
سے بچین جو اس امر کے ثابت ہونے سے [illegible] فوٹو نمبری ۱۹ - اوتارا گیا اسکے متعلق مین
آپ سے خواہش کرونگا کہ [illegible] مین گرٹروڈ کی [illegible] فوٹو نمبری ۱۰ یا ۱۱ کا مقابلہ کیا جائے [illegible]
مین مہدیحسین کے بیان کے مطابق [illegible] گرٹروڈ ڈرالی کی [illegible] ہے مین یہ کہدون کہ وہ بیان
کرتے ہین کہ اونکا بیان سہانی ہے وہ خود اپنی عمر نکاح نامہ مین [illegible] ہین مہدیحسین کہتے ہین کہ گرٹروڈ
۱۵ سال کی تھی اگر مین یہ ثابت کرسکون [illegible] مین فوٹو اوتارے گئے اور [illegible] اور سجادحسین کے
قبضہ مین یہ فوٹو تھے تو تمام [illegible] مین بعد شادی فوٹو لئے جانے کی غلط ثابت ہوجائیگا سجادحسین
کی بداخلاقی جس سے اونکا اعتبار نہ کیا جائے صرف یہ کہ یہ ثابت کرجاتی ہے کہ وہ مثل میرے پرجوش
کانگرس والے ہین - سجادحسین نے بیان کیا کہ تصویر گرٹروڈ ڈرالی کی [illegible] مہدیحسین کی بیوی بننے کے تھی
یعنی مہدیحسین [illegible] قبول کرونگا کہ گرٹروڈ کا فوٹو جب لیا گیا وہ یقیناً ۱۵ سال کی تھی مگر یہ واقعہ

سنہ ۶۶ یا ۶۹ء کا ہے نہ کہ ۱۸۶۳ء کا۔ تاریخ کی نسبت مجھے اونسے اختلاف ہے۔ مسیز گل کا بیان ہے کہ فوٹو اوسوقت کے سن سے ملتا ہے کہ جب گرٹروڈ کرنل ایبٹ اسکول مین ۱۸۶۶ء مین تھی گر مین یہ ثابت کرون کہ ۱۸۶۳ء مین گرٹروڈ ۱۵ سال کی تھی تو مین مہدیجین کے بیان کو بہت کچھ غلط ثابت کرونگا کہ فوٹو ۱۸۶۳ء مین لیا گیا تھا۔ دستاویز نمبری ۱۸۔ ایک بہت اہم کاغذ ہے اور اس سے گرٹروڈ کی عمر ثابت ہوگی یہ ایبٹ اسکول کی رپورٹ بابت ۱۸۶۶ء ہے جسکا مین ابھی ذکر کرونگا جو کچھ مین عرض کرنا چاہتا ہون یہ ہے کہ فوٹو نمبری ۲۰ و ۱۹ ۱۸۶۳ء مین لیا گیا کیونکہ اسمین گرٹروڈ ۱۹ سے ۲۱ سال تک کی معلوم ہوتی ہے حالانکہ فوٹو نمبری ۱۹ ۱۸۶۳ء کا نہین معلوم ہوتا ہے ۵ سال قبل۔ گرٹروڈ کی عمر کی نسبت دو قسم کا ثبوت ہے۔ سارٹیفکٹ بپتسما و رپورٹ اسکول۔

مسٹر رودرا پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ کاغذات مصدقہ ہین۔

مسٹر نارٹن۔ مسٹر رودرا پہلا اعتراض بعد وقت کرتے ہین کیونکہ آپکے قبل مسٹر فاربس نے اس شروعی اعتراض سے درگذر کرکے اجازت دی کہ یہ شامل مسل ہو۔ البتہ اگر عدالت کا کوئی شک اسکی نسبت ہو اور حضور قرار دین کہ اسکی تصدیق ہونی چاہیے اور اگر سارٹیفکٹ کے پیش کرنے سے مزید ثبوت پیش کرنے کا مجھے اختیار سلب نہین ہوتا تو آسانی سے اسکی تصدیق کلکتہ کو ایک کمیشن بھیجکر کیجا سکتی ہے۔ اس اثنا مین مجکو دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۹ قانون شہادت پر بھروسہ ہے اور اگر ان دفعات سے ثابت نہو تو مین عرض کرتا ہون کہ فریق ثانی نے اپنا حق اعتراض سلب کردیا۔ سارٹیفکٹ ثابت کرتا ہے کہ گرٹروڈ ڈانلی ۲۱ جون ۱۸۵۱ء کو پیدا ہوئین۔ پس جس وقت اونہونے دستخط نکاح نامہ پر کیے اونکی عمر ۲۰ سال کی تھی نہ کہ ۱۵ سال کی۔ اسکے علاوہ مسز گل اونکی ہمدم مکتب کرنل ایبٹ اسکول کی شہادت ہے۔ مسز گل کی شہادت تمام الزامات سے مبرا ہے کیونکہ مسٹر لنکن نے مسز گل یا اونکے قصہ کے خلاف جو اونہون نے عدالت مین بیان کیا کوئی بات نہین کہی۔ مین یہ قصہ حضور سے وقت پر کہونگا مین سب سے آخر مین مسٹر اجلو کو بطور شاہد طلب کرونگا۔ آخر مین سب کے بعد اسوجہ سے کہ اونکی شہادت کی اس باعث ضرورت ہے کہ وہ اون الزامات کی تردید کرین جو ڈفنس کی نسبت گواہون کے توڑنے کی بابت عائد کیے گئے تھے استغاثہ سے مجکو میل افترا ہے کہ گواہ بگاڑے گئے مگر ہم نے کسی طرح سے اپنے علم و یقین مین نہ تو خود اور نہ کسیکو اجازت دی کہ وہ گواہ بگاڑے اور اسی کی نسبت مسٹر اجلو شہادت دینگے وہ ہمارے مخالف کے ان الفاظ کی کہ ہم نے زر روپیہ مثل پانی کے صرف کیا تردید کرینگے مین یہ بھی چاہتا تھا [illegible] کے الفاظ ہم نے [illegible] طرح [illegible] صرف کیا ہوتا۔ [illegible]

روپیہ کی بابت پوچھا کہ "وہ آویگا یا نہین" تو شخص مذکور نے جواب دیا کہ "وہ آج شب کو آویگا" جہانتک کہ مجکو تعلق
ہے مین بیان کرونگا۔ اعتراض کیا گیا ہے کہ کونسلی کے فرائض مین داخل نہین مگر مین کہتا ہون
کہ کونسلی کا فرض ہے خصوص اوس حالت مین کہ جب کوئی اٹرنی یا وکیل امداد کو نہو کہ ہر ایک گواہ کا
جسکو پیش کرنا چاہتے ہون قبل سے اظہار لین اور اگر مین امداد کرتا تو ضرور اپنے فرض کے ادا
کرنے کا ملزم ہوتا۔ بجاے اسکے کہ مجکو اس کارروائی پر شرم اور افسوس ہو مین خوش ہون
کہ مین نے پہلے اسسے یہ احتیاط کر لی کہ کسی ایسے شخص کو طلب نہ کیا جو اپنے علم سے براہ راست بیان
نہ کرتے ہون مجھے اور اس بارہ مین کہنا ہے۔ زمانہ کمیشن لکھنؤ مین عرصہ تک میرے دوست مسٹر اینجلو
میرے ساتھ اسسٹنٹ موجود رہے اور قابلیت اور ایمانداری سے مسٹر اکے بیش قرار خدمت لینے کے وقت
آیا کہ جب اونکو لکھنؤ چھوڑنا پڑا اور اپنے ساتھ ہمارے اہم گواہ لاکلن کو مہدیحسن کی رشوت کی کوشش
اور لالچون سے ہٹایا جب مسٹر اینجلو چلے گئے دوہری ذمہداری مجھپر اور مسٹر لایل پر لاحق ہوئی۔
اور مین کہتا ہون کہ ہم لوگ سخت غفلت کے مجرم ہوتے۔ اگر ہر ایک جائز اور مناسب ہوشیاری
اون گواہون کی شہادت کی نسبت نکر لی ہوتی جنکو ہم طلب کرنے والے تھے۔ برگنز نے ہم کو اظہار لکھایا
اور اوسی کے دوسرے روز اوسنے فریق ثانی کو لکھوا دیا اوسکے پاس رشوت لیکر لوگ پہونچے اگر
ہم مہدیحسن کا یقین کرین تو اوسکو روپیہ نہین ملا کیونکہ مہدیحسن ایک ایسے شخص ہین جو اپنے گواہون
کو اونکے انعامات حاصل کرنے مین دخاد دیکر مسرت حاصل کرتے ہین ۔ اونھون نے ایک اظہار لکھایا
جسمین کوشش کی گئی ہے کہ اوس اظہار سے وہ ہٹ جاے جو اوسنے مسٹر اینجلو کو لکھایا تھا حالانکہ
درحقیقت اونکے اول اظہار پر اس بیان کا کوئی اثر نہین اگر ہو بھی تو فریق ثانی کی سمجھ مین نہین آتا
کہ اگر اول بیان برگنز اور ریچ اور مسٹر راسٹن کی مسل سے نکال دئے جاتے تب بھی یہ لوگ نہایت ہی
عمدہ نظیر ہین اوس راشی پن اور ... کی ہونگے جو مہدیحسن نے اونکی نسبت اختیار کیا۔ بجاے اسکے مقدمہ کو
قوی کر سکے اونھون نے اپنی عزت مٹائی بشرطیکہ اونکی عزت دھبہ لگنے کے لائق رہ گئی ہو مگر جو کچھ
باقی رہی تھی وہ بھی مٹائی کہ اونھون نے میرے خلاف میرے گواہون کو رشوت دی اونکا یہ برتاؤ
اس قسم کا ہوا کہ وہ ایماندار شریف نہین کہے جا سکتے اگر وہ اس ذلت کو پہونچ سکتے ہین تو اس قسم کے
آدمی ہین کہ جب کبھی حلف اوٹھائین کہ سفید ہے تو آپ کو ضرور شبہہ ہو سکتا ہے کہ وہ سیاہ ہوگا
وقت اسکا آویگا مجکو اپنی نسبت خیال نہین کہ مہدیحسن کیا کہتے ہین مگر مسٹر لوائل اور مسٹر اینجلو کی خاطر
مین اونکی جانب سے ایسی شہادت پیش کرونگا جو تمام الزامات کی تردید کریگا۔ مین مسٹر اینجلو

کو شہادت مین طلب کرونگا اور وہ تمام حالات بیان کرینگے مگر جو کچھ کہ مسل مین شہادت موجود ہے اوس سے بھی مسٹر لوائل اور مسٹر ایجلو پر حملہ نہین ہو سکتا جو کچھ عدالت مین ان لوگون کی نسبت بیان کیا گیا ہے وہ سخت غیر مناسب اور بے بنیاد ہے اب مین حضور سے جو بحیثیت مجسٹریٹ اس مقدمہ کے جارج مین ہین درخواست کرتا ہون کہ اپنے فیصلہ مین جو کچھ بے بنیاد الزامات بدنیتی سے مسٹر ایجلو اور مسٹر لوائل پر اونکی ذاتی عزت اور پیشہ کے متعلق کی گئی ہین خارج کرکے اونکو صاف کرین۔ آرچر کی نسبت صرف مین اسقدر کہونگا کہ اون تمام انسانی نمونجات حیوانات مین جو بدقسمتی سے ابتک مجھے کہین نظر آئے ہین یہ سب سے خراب اور ناقابل اعتبار ہے مین قبول کرتا ہون کہ وہ میرا گواہ تھا مگر یہ ایک سائنٹیفک اصول ہے کہ ایسے شخص کی شہادت پر غور کرتے وقت اسوجہ سے کہ وہ نہایت ذلیل درجہ کا تھا آپ اوسکے ہر ایک لفظ پر یقین نکرنے کی کوشش نہ کیجئے۔ محض اوسکے چال چلن کے اعتبار پر بلا اس یقین کے جو کچھ اوسنے کہا تھا غلط ہے آپ اوسپر بالکل بے اعتباری نہ کیجئے۔ آرچر بلا امید روپیہ کے ہمارے پاس آیا اوس سے کہا گیا اگر خوشی نہو تو شہادت نہ دو اوسنے اظہار لکھانا مناسب خیال کیا جو شامل مسل ہوا اگر یہ صحیح ہے تو اس سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ اس شخص کو گرٹروڈ ڈائلی سے تعلق ہوا تھا کیونکہ آرچر حلف اوٹھاتا ہے کہ ایک موقعہ پر ۶۹ یا ۷۰ء مین اوسنے گرٹروڈ کے پاس اپنی گاڑی بھیجی اور پچاس روپیہ دیے جسوقت کہ آرچر نے یہ اظہار لکھایا اوسکو کوئی امید موجودہ اور آئندہ نہ تھی وہ کیون ہمکو بیان لکھواتا اگر سچا نہوتا مگر یہ اظہار لکھا کہ وہ اسکا خواہان ہوا کہ اسکو واپس لے۔ کیونکہ مہدی حسن نے کچھ رقم اسکے حوالہ کی تھی اور خواہان تھا کہ شہادت اپنی محدود کرے اگر ہم یقین کرین کہ مسٹر ایجلو نے شہادت ٹھیک ٹھیک قلمبند کی تو مین نے ضرور اس امر کے یقین کرنے کی بنیاد ڈال دی ہے کہ اوسکو رشوت دی گئی مین جاننا چاہتا ہون کہ اوس شخص نے کیونکر اس قسم کا اظہار لکھوایا۔ اگر اسپر آپ حملہ کرنا چاہتے ہون تو کیجئے مگر اسکی تائید سے آپ اپنے تئین اطمینان نہین دے سکتے کہ آخری بیان کی وجہ سے وہ بالکل ناقابل اعتبار ہے مین آپ سے محض اسوجہ سے کہتا ہون کہ اسکے دوسرے بیان پر یقین کیجئے کہ ہم واقف ہین اس شخص کو کلکتہ مین بجرم رشوت سزا ہوئی ہے اسی قسم کے لوگون سے ابتدائی حالات گرٹروڈ کے متعلق ہم شہادت پاسکتے ہین کیونکہ معزز اور ایماندار رؤسا ہائیکورٹ کے جج عموماً دوسرون کی بیویون کے ساتھ زناکاری کا شغل نہین رکھتے خصوص اوس گروہ کی ذلیل عورات کے ساتھ جسمین گرٹروڈ تھی اور پھر جوانی مین جس عورت کے ساتھ وہ زنا کرین اوسکی نسبت وہ بے شرمی سے عدالت مین اظہار دین

اگر ہم کسی عورت کو عام چال ڈھال ثابت کرنا چاہین تو ضرور ہمکو ایسے گروہ کے لوگون سے شہادت
لینی ہوگی جو عام ذریعہ سے مسرت حاصل کرکے قناعت کرتے ہین آپ مشکل سے ایسے واقعہ
ثابت کرنے کو ڈیوک مارکوئس ارل یا پادری پا سکتے ہین اگرچہ خراب شخص تھا لوگرڈ کے مقابلہ
مین وہ صیقل کیا ہوا سونا تھا وہ ایک مسلح سپاہی ہے - پس اگرچہ برڈ ہیلا مارنے والے ہوشیار
رہین کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی نکل کر اوسکی آشنا اور خاوند بیچارہ بنانے لگے - اگر لاکلن اور یوسف زنا
کا اعتبار کیا جاسے تو مین ثابت کرونگا کہ گرٹروڈ ایسی چال چلن کی ملزم ثابت ہوئی ہے
کہ جیسے پیرس اور قاہرہ کے گلیمہ ان کی سبب سے خراب طوائف کو شرم معلوم ہوگی تاہم یہ عورت تھی
جسکو ان لوگون نے ملکہ کے روبرو پیش کیا اور جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ اگر مین اوسکی زندگی او
والدین کے صحیح حالات شایع کرونگا تو مجبور دعوی ازالہ حیثیت دائر ہوگا - مسز راسٹن معہ
بیٹی گواہ تھین جو ہمارے پاس لکھنؤ مین آئین - باوجود اس امر کے کہ وہ عمدہ عورات کے
اعلے مرتبہ سے جنکی ہم تعریف کرتے ہین گرچکی ہین تاہم بہت ہی اہم شاہد تھین اور کس قسم کی
عورات ہونگی جو گرٹروڈ کے چال چلن بیان کرسکیگی - کیا ایک ہی قسم کی چڑیان ایک ساتھ نہین
اڑتین اور کیا یہ خیال مین نہین آسکتا کہ اسی قسم کی عورتون کو اپنی خراب بہنون کے حالات معلوم ہے
پہلے آنے کے بعد یہ ہمارے خلاف ہوگئی اور یہ امر کسی قدر تعجب انگیز ہے - انکی نسبت جس امر کی بابت
مین گذارش کرنا چاہتا ہون یہ ہے - مجکو لاکلن کے بیان پر اعتبار ہے مسز راسٹن نے مجھسے اور
مسٹر ایجلو سے بیان کیا تھا کہ لکھنؤ مین لاکلن نامے ایک شخص ہے جسکی نسبت گرٹروڈ سے سنہ ۱۸۶۹ع مین
قایم ہوئی تھی - دیکھئے کیسا عجب طریقہ واقعات کا ہے کہ آخر مین لاکلن کا پتہ چلا مسٹر ایجلو آپسے
بیان کرینگے کہ ہم لوگ سرکاری گرجا گھر لکھنؤ مین مسٹر ڈانلی کی وفات کے حالات دریافت کرنے گئے -
پادری صاحب نے گرجا گھر کے کل کاغذات ہمکو دیکھنے کو دیئے - کاغذات ہمنے دیکھے مگر کوئی
نتیجہ نہ نکلا کیونکہ جیسا ہمکو بعد مین معلوم ہوا ڈانلی نے لکھنؤ مین وفات نہین پائی تھی - پادری صاحب
ہمکو مزید رجسٹر دکھلانے گرجا گھر لیگئے جہان پادری کلارک اور مسٹر ایجلو اور میرے درمیان بہت
گفتگو رہی ایک گھنٹہ تک ہم لوگ مصروف رہے جس زمانہ مین مسٹر کلارک پنشنر لوگون
کو پنشن دے رہے تھے اور ہر ایک شخص سے پوچھتے جاتے تھے کہ کیا ہم مین سے کسی کو ڈانلی
نامے شخص سے واقفیت تھی - مختلف جوابات دیئے گئے حتے کہ ایک شخص سیاہ پوشاک پہنے
گرجا گھر کے ایک کونے سے نکل آیا اور اوسنے کہا مین اب عرصہ تک خاموش نہین رہسکتا

مین تمام حال سے واقف ہون کیونکہ اگر ٹروڈ سے میری نسبت دریافت کی تھی یہ بیان مسٹر کلارک کی بابت
لاکلن نے کیا ہم انکو ہوٹل لے گئے جہان بقول مہدیحسن وہ قابل مضحکہ سامان جمع ہوئے کہ ہمنے لاکلن
کو بیکلا وسکی سے بدمست کیا اور شراب کے نشہ مین اون سے اظہار لکھایا مین خیال کرتا ہون کہ ہوٹل
کے بل سے اس قصہ کی تردید ہوسکیگی - بات یہ ہے کہ اس شخص نے صبح کھانے کے وقت ایک بوتل بیر
پئی تھی اس شخص کی شہادت کا آپ خود اندازہ کرینگے حالات مفصل اوسکے پتہ لگنے کی نسبت بیان
ہوئے اگر آپ اس شخص کے بیان پر اعتبار کیجئے اور یقین کیجیے کہ اسنے سچ کہا ہے اور ایک لفظ بھی
سچائی کے خلاف نہین کہا تو یہ ضرور ہی معلوم ہوتا ہے کہ اسکو مسٹر راسٹن کے متعلق کہا جائے کیونکہ
مسٹر راسٹن خود حلف اوٹھاتی ہین کہ ہم نے اوسکو لالچ نہین دی اگر مین ثابت کرسکا تو یہ سوال پیدا
ہوتا ہے کیون مسٹر راسٹن مسٹر ایجلو مسٹر پوائل میرے پاس تین کے بیان لکھائین اور آخر مین اوسکی تردید کرین
وہ سچے گواہ ہین کرا دنہین کے ذریعہ سے لاکلن کا پتہ لگا ضرور گرٹروڈ کے گذشتہ حالات سے واقف
ہون گی کہ لاکلن کا پتہ ہم کو بتلایا وہ کہتی ہین کہ بلا ہماری مرضی شہادت جمع کرنے کانپور گئی کیا
یہ حرکت اس قسم کی کسی عورت کی ہوسکتی ہے جو ایمانداری یا بدنیتی سے کارروائی کرتی تھی اون کے
گرفتاری کے حالات ڈفنس کی بہت قوی تائید کرتے ہین - ہم پیروکاران ڈفنس اپنے نہایت ہی
اہم گواہ کو گرفتار نہ کراتے جب تک کہ اسکے لئے معقول وجوہ نہوتے تاہم ہمکو مسٹر راسٹن کی
نسبت یہ مجبوری ہوئی - لاکلن کا حلف نامہ اسکی گرفتاری کی نسبت شامل مسل ہے - مسٹر پوائل
اور ایجلو اون کے گھر پر اس باعث گئے کہ وہ مسٹر ایجلو سے وقت مقررہ پر نہین آئین -
اوسوقت اخلاقی حالت ملکہ منو کی خراب تھی اور مین خیال کرتا ہون کہ مجکو اس سے زیادہ
بداخلاق جگہہ مین جانے کا اتفاق نہین ہوا جس باعث ہم نے خیال کیا اس زمانہ مین
متواتر اپنے گواہون سے ملتے رہین کہ وہ ہمارے ساتھ سچے بنے رہین کیونکہ مہدیحسن روپیہ کی تھیلیان
رہین یقین کرتا ہون کہ خزانہ حضور نظام سے لئے ہوئے ہمارے گواہون کو رشوت دینے کی
کوشش مین سرگرم تھے - مسٹر راسٹن نے ایک خاص وقت پر مسٹر ایجلو کے پاس آنے کا وعدہ کیا
تھا کہ ہمکو اسکا صریح ثبوت دکھلائین کہ مہدیحسن ہمارے گواہون کو رشوت دیے رہے تھے
یہ معلوم ہوگیا تھا مہدیحسن علی عباس کے ذریعہ سے مسٹر راسٹن کو رشوت دینے کی کوشش
کر رہے تھے - مسٹر راسٹن نے مسٹر ایجلو سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے گھر پر علی عباس ایجنٹ مہدیحسن
کو دکھلائینگی کہ ہمکو یقین ہوجائے کہ مہدیحسن مسٹر راسٹن اور لاکلن کو رشوت دینے کی

کوشش کر رہی ہین جو راسٹن نے وعدہ خلافی وقت معزرہ پر نہ آکر کی وقت گذر گیا مسز
راسٹن کے پاس پیغامات بھیجے گئے مگر وہ تمام شکایتون کی طرف سے بھری گئین مسٹر ایجلو کو فکر ہوئی
اور مسٹر لوائل کے ساتھ راسٹن کے گھر گئے دیکھا پھاٹک باہر کا بند ہے اور آدمی پہرہ پر موجود ہے مسٹر
لوائل اور مسٹر ایجلو ملازمین کو نظر آئے جنھون نے راسٹن کو اطلاع دی۔ لاکلن اوسوقت مسز
راسٹن کے پاس موجود تھے جنکے سامنے مسز راسٹن نے مسٹر لوائل اور ایجلو کے پاس غلط اطلاع بھیجی
کر وہ گھر مین موجود تھے۔ مسٹر لوائل اور ایجلو پیسنگ ہوٹل واپس آئے اور گاڑی مسز راسٹن
کے پاس بھیجی مگر مسز راسٹن نے آنے سے انکار کیا۔ مسٹر ایجلو نے خط لکھا مگر اوسکے لینے سے بھی راسٹن
نے انکار کیا جو خط اونکے صندوق مین پڑا ہوا ہے لاکلن بھی مسز راسٹن کے گھر مین موجود تھے اس
عورت سے خواہش ظاہر کی رشوت مین شریک ہو کیونکہ خود ہزار روپیہ لیکر دوسرے روز جانے والی تھی۔
ہمکو یہ حالات لاکلن کے ذریعہ سے معلوم ہوئے اور ہم نے شب کو وارنٹ حاصل کر کے اوسیوقت مکان پولیس
سے گھیرا اور گرفتار کر کے دوسرے روز راسٹن کو حراست پولس مین لائے۔ یہ طریقہ ہم نے اس باعث
اختیار کیا کہ وہ حدود عدالت سے نکل جاتی تھی مجھے اس عورت پر بہت افسوس معلوم ہوا کیونکہ اوس نے
اپنی زندگی مین ایک اور مصیبت حاصل کی اور مہدیجن سے تعلق کر کے اس بارہ مین راستی سے ہٹی
آپ دیکھین گے کہ ایسے ہی اشخاص مین گرنٹ نے بھی کوشش کی کہ اظہار خاص مین باتین چھپائین۔
مین مہدیجن کے دل کی مجرمانہ حالت کا یہ بہت بڑا ثبوت پاتا ہون کہ اونھون نے اس مقدمہ مین ہر ایک
ذریعہ سے کیسا ہی وہ شرمناک ذریعہ کیون نہو کوشش کامیابی کی ہو اور اس کوشش سے اونھون نے ہمیشہ
کے واسطے اپنا اور اپنی بیوی کا چال چلن خراب اور اپنے تئین بدنام کیا جسکا کوئی علاج نہین۔
مین حضور سے کسی قدر دیگر حالات کے ساتھ مسز راسٹن کا قصہ بیان کرنا چاہتا ہون مسز راسٹن
نے مسٹر ایجلو سے بیان کیا کہ مہدیجن اونکے پاس متواتر آئے اور اون سے خواہش کی کہ اپنے بیان سے
منحرف ہو کر دوسرا بیان لکھائین اور اوسکے صلہ مین روپیہ لے مسٹر ایجلو کے مشورہ سے اونھون نے بات
منظور کی کہ نہ تو کوئی بیان لکھائے اور نہ روپیہ معاوضہ مین لے مگر ایجلو نے کہا کہ وہ اسکا قطعی ثبوت دیکھنا
چاہتے ہین کہ مہدیجن نے رشوت دینے کی کوشش کی اس غرض کے لیے ایک تاریخ مقرر ہوئی
مگر وقت گذر گیا اور مسز راسٹن اپنے وعدہ پر نہین آئین مسٹر لوائل اور ایجلو دوسرے روز اونسے ملاقات
کرنے کو گئے اور جو کچھ کہ وہان ماجرا گذرا مین بیان کر چکا ہون۔
لاکلن جسوقت وعدہ مسز راسٹن کے گھر پر موجود تھے کہ اونکو خیال تھا کہ وہ سازش کے ظاہر کرنے مین کب

ہونے والے تھے جب تک یہ مسز راسٹن کے گھر سو گئے اونسے اپنا ارادہ تبدیل کردیا اور بجائے اصلی وعدہ
پر قایم رہنے کے کہ مسٹر ایجلو کو مدعیین رشوت دینے کا ثبوت دین مدعیین رشوت کے لالچ مین آگئے۔
اونسے لاکلن سے خواہش ظاہر کی کہ ایک کاغذ پر دستخط کرین اور کہا کہ وہ خود بھی دستخط کرنے کو
تیار ہے لاکلن نے یہ یقین کیا کہ وہ اوس سازش کے ظاہر کرنے مین امداد کر رہے ہین جو مسٹر ایجلو
دیکھنے والے تھے مگر دل مین خیال کیا ممکن ہے کہ مسز راسٹن اپنا کاغذ پھاڑ ڈالین اور اوسکو پیش کرین وہ دل مین یہ
سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کرین کہ مسٹر لوائل اور مسٹر ایجلو آئے اور جب لاکلن نے سنا کہ مسز راسٹن
ان صاحبون سے ملاقات بھی نہین کرنا چاہتی اونسے دستاویز پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ
وہ اس معاملہ پر دوسرے روز غور کرینگے یہ قصہ لاکلن کے اس معاملہ مین شرکت کا ہے اور اسی کے بعد
لاکلن نے حلف نامہ داخل کیا جس سے مسز راسٹن گرفتار ہوئین۔

اب مین ایک نہایت ہی اہم ٹکڑے ثبوت متعلق نکاحنامہ پر کچھہ بیان کرتا ہون مستغیث کے خلاف
ایک سے زیادہ مقدمات پر دروغ حلفی قایم کرنا مشکل نہین ہے۔ کسی وقت دشواری معلوم ہوئی تھی
کہ کیونکر مقدمہ جعل قایم ہو سکتا ہے مگر حضور مسل مین مکمل ثبوت نکاح نامہ کے جعلی ہونے کا پائینگے۔
اور مین آپ سے درخواست کرونگا کہ اس نکاح نامہ کو سراپا جعلی قرار دین جو بعد مارچ ۱۸۹۲ء
اس مقدمہ کی غرض سے ایک ایسے دعوے کے قایم کرنے کو تیار ہوا ہے۔ جو دعوی بے بنیاد ہے۔ یہہ
ایک عجیب نظیر اس امر کی ہے کہ کیونکر آخر مین راستی کامیاب ہوتی ہے زنجیر ثبوت کے مختلف کڑیون پر
اس بیان کے ساتھہ کہ یہ دستاویز اصلی ہے ہم کو خاتمہ تک پہونچنا اور ثابت کرنا چاہئے کہ وہ جعلی ہے
اول امر اس دستاویز کے جعلی ثابت کرنے کو عدالت کے روبرو بغرض غور مین یہ پیش کرونگا کہ کوئی مناسب
وجہ مدعیین نے اس امر کی پیش نہین کی ہے کہ کیون شادی کے وقت اوسکا عزا موجود نہ تھے اونکا یہ
کہنا کہ اون کے عزیز شادی کے خلاف تھے ایک بہت آسان بات ہے مگر واقعات مقدمہ مین عرض
کرتا ہون اس قسم کے ہین کہ قبل اسکے کہ ہم اس بیان کو راست سمجھین اسکی مزید شہادت چاہیے ہین
اگر گرٹروڈ ڈانلی اوس قسم کی عورت تھی جیسا ہم بتلاتے ہین تو ہم سمجھ سکتے ہین کہ شادی کے وقت
عزیز کیون موجود نہ تھے خصوص مستورات جو ہرگز ایک ایسی دولہن سے ملنے کو رضامند نہ ہوتین جس کو
پاکباز نہ سمجھتی تہین مگر مدعیین تو اسکا اقرار نہین کرتے وہ کہتے ہین کہ اونکی دولہن بالکل نیک چلن
نہین اس باعث سمجھہ مین آنا مشکل ہے کہ اس شادی کی نسبت کیا اعتراض اون کے اعزا کو ہو سکتا تھا
چاہے جو کچھہ مدعیین اسکی وجہ بتلائین شہادت یہ ہے کہ اونہون نے ایک بھی گواہ اس امر کی تصدیق کو

نہین پیش کیا ہے کہ جس وقت وہ شادی گرٹروڈ سے کرنا چاہتے تھے اون کے مرد یا عورت ممبر خاندان نے
کسی طرح سے مخالفت کی۔ اونھون نے اپنے ارادے سے بھی آگاہ نہین کیا۔ مجکو یہ استحقاق ہے کہ اونسے
اسکی تصدیق مین شہادت مانگین کہ اونکی شادی کے خلاف ناراضی تھی شادی کے وقت تک سواے
اونکے بیان کے اور کوئی ثبوت اسکا نہین ہے کہ کسی ممبر خاندان نے گرٹروڈ کو مہدی حسن کی بیوی بنانے سے
نارضامندی ظاہر کی مہدی حسن نے بیان کیا ہے کہ اس عورت کے باپ سے اور اونسے خط وکتابت ہوئی
تھی یہ دیکھکر۔ مہدی حسن نے یہ قبول کیا ہے کہ اونکے باپ کی وفات کی نسبت اونکا بیان غلط تھا اور وہ
خط وکتابت نہین پیش کر سکتے۔ مجکو یہ کہنے مین اور آپکے یقین کرانے مین تامل نہین کہ کبھی اس
قسم کی خط وکتابت موجود نہ تھی۔ اگر باہم دونون کے عشق کے باعث شادی ہوئی ہوتی تو یہ حیرت ناک امر
ہے کہ اس عدالت کے روبرو کسی خط وکتابت کا ایک ٹکڑا بھی پیش نہین کیا گیا کہ جو مہدی حسن اور گرٹروڈ کے درمیان
قبل شادی وقوع مین آئی ہو مین خیال کرتا ہون کہ یورپ مین حصہ دنیا مین ایسے خطوط کے ہمیشہ
رکھنے کی کوشش ہی نہین کیجاتی بلکہ مین خیال کرتا ہون کہ اگر یہ خط وکتابت دونون کے درمیان ہوئی
ہوتی تو ضرور باہمی محبت کے نمونہ کے طور پر مہدی حسن یا گرٹروڈ قایم رکھتے۔

دوسرا امر اس نکاح نامہ کے متعلق ہے۔ بیان ہے کہ ۵ آدمیون نے اسپر دستخط کئے دو نے عین
وقت شادی کے اور باقی تین آدمیون نے تحریر کے دو تین دن کے اندر دستخط کئے۔ اول گواہون مین
حمایت علی اور شجاعت علی ہین۔ حمایت علی مرگئے ہین اور اونکے دستخط ثابت نہین کئے گئے ہین اول تو وہ
زمانہ جب یہ شخص مرا عجب تاریکی مین ہے مہدی حسن کہتے ہین کہ اونکو مرے ہوئے بہت زمانہ ہوا اور شجاعت علی
کہتے ہین کہ تین یا چار سال گذرے اس فرق سے شاید اور کچھ زیادہ ثابت نہوتا ہو مگر ہم خیال کرتے اگر
مہدی حسن کو حمایت علی کے دستخطون کے ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی تو ضرور حمایت علی کی تاریخ وفات
کا علم ہوتا یہ غیر واقفیت اور ایک دوسرے سے اختلاف ثابت کرتا ہے کہ ان گواہون کو حمایت علی
کے حالات زندگی اور عادات سے زیادہ واقفیت نہ تھی شجاعت علی کہتے ہین نکاح نامہ پر حمایت علی
ہی کے دستخط ہین شجاعت علی اون گواہون مین ایک عجیب نظیر ہین۔ جن پر مہدی حسن نے نکاح نامہ
ثابت کرنے کے لئے اعتبار کیا۔ شجاعت علی نے بجواب سوالات مکرر بیان کیا "حمایت علی انگریزی
زبان مین انگریزی کاغذات اور اردو زبان مین اردو کاغذات پر دستخط کرتے تھے۔ مین نے سواے
اس نکاح نامہ کے انکو کسی دوسرے کاغذ پر دستخط کرتے نہین دیکھا" ایسے گواہ کی کیا وقعت ہو سکتی
ہے جو کہتا ہے کہ اونسے حمایت علی کو ایک ہی مرتبہ دستاویز زیر بحث پر دستخط کرتے دیکھا وہ آگے

چلکر بیان کرینگے مین کہ قبل ۔ ۲ ستمبر کے مین نے اکثر انگریزی دستاویزین منی آرڈرون اور رسیدون
پر دستخط کرتے دیکھا مجھے اون لوگون کے نام یاد نہین جنکو وہ خطوط بھیجے تھے + + + + + + +
ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے ۔ مین عرض کرتا ہون کسی شخص کے اس بیان پر اعتبار کرنا مشکل ہے
کہ جو دستخط ثابت کرنے کو پیش ہوا اور قبول کرے کہ اوسکے دوستانہ تعلقات تھے ۔ اکثر مرتبہ دستخط کرتے بھی
دیکھا تاہم وہ ایک شخص کا نام بھی نہ بتلا سکے کہ جسکو حمایت علی نے خط بھیجا ہو ۔ شجاعت علی مثل مہدی حسین
واقف ہین کہ حمایت علی نے کبھی اس دستاویز پر دستخط نہین کئے یہ جعل ہے کسی نے تیار کیا ہے لیکن انہون نے
نہین کہا مگر قانونی وقعت ان دستخطون کی نہین ہو سکتی جنکو کوئی عدالت منظور نہین کرسکتی تا وقتیکہ
ثبوت کے لئے کیا یہ مناسب ہے کہ ہم سے سادہ بیانات پر اعتبار کرنے کی خواہش کیجائے ۔ مین خیال نہین
کرتا عدالت ذرا بھی اعتبار ایسی بلا تصدیق شہادت پر ایسے اہم مسئلہ مین کریگی یہ واقعہ ہے کہ حمایت علی
مہاراجہ صاحب اجودھیا کی ملازمت مین تھے ریاست وسیع تھی اور یہ مہدی حسن کے اختیار مین تھا
کہ ریاست کے اون کاغذات کو پیش کراتے جن مین بہت سے دستخط حمایت علی کے مل سکتے تھے کہ اونکا
مقابلہ ہوتا شجاعت علی کسی کا نام نہین بتلا سکتے کہ جسکے قبضہ مین حمایت علی کے دستخطون کے نمونہ ہون
شجاعت علی خود انگریزی نہین لکھ سکتے تاہم انگریزی دستخطون کے ثابت کرنے کو تیار ہین ۔ مین
خیال کرتا ہون کہ یہ نہایت ہی خطرناک امر ہے کہ ایسے شخص کو ایک دوست کے انگریزی دستخط ثابت
کرنے کو پیش کیا جاوے ہر ایک حالت مین دستخطون کا ثابت کرنا مشکل ہے کیونکہ ہم واقف ہین کہ وقتاً
فوقتاً ہمارے دستخطون مین تبادلہ ہوا کرتا ہے شجاعت علی کی تصدیق دستخطون کے متعلق اسی قدر
کہنا کافی ہے ۔ اسکے بعد لوگ اس موٹے لڑکے زکی علی کو پیش کرتے ہین حضور کو کسی قدر یاد ہوگا
کہ اس مسئلہ پر کیا عجیب غلطی اس شخص نے کی اسنے صاف طور سے بیان کیا کہ حمایت علی کو اکثر
منی آرڈر اور تارون پر دستخط کرتے دیکھا ہے جسوقت اوسنے یہ بیان کیا مین نے یونہی بلا کسی
ذاتی وقفیت کے کہدیا کہ منی آرڈر ۱۸۷۲ء مین جاری نہ تھی جب اس مشکل سے سامنا پڑا تو یہ
سمجھا کہ مین اس معاملہ کے متعلق بخوبی واقف ہون اونہون نے گھبراہٹ ظاہر کی اور آخر مین
منی آرڈرون پر دستخط کرنے کے متعلق بیان واپس لیا ۔ یہ امر قابل غور اس شہادت مین
ہے مین نے اونسے پوچھا کیونکر حمایت علی نام طور پر اپنے دستخطون کے ہجے کرتے تھے اونہون نے
جواب دیا ۔ ایچ آئی یا اے ۔ ایم ۔ وائی ۔ اے ۔ ٹی یا اے ۔ دی اگر یہ کیفیت ہو تو ہم بخوبی واقف ہو سکتے
ہین کہ حمایت علی بیچارہ ہسگراہ واقف تھا اور جنکو منی آرڈرون اور تارون پر دستخط کرتے دیکھا

تیسرا امر یہ ہے کہ جن ادن گواہ ہین کہ جنہون نے تحریر نکاح نامہ کے تین یا چار روز کے اندر اسپر دستخط
ثبت کئے ہین اب یہ صاف ظاہر ہے کہ مرزا مہدی کو کچھ اپنے ایمان کا خیال ہے کہ وہ شہادت دینے
نہین آئے وہ زندہ ہین اور مہدی حسن نے اونکو حاضری سے علیحدہ رکھا اور مین خیال کرتا ہون کہ اونہون
نے عقلمندی کی۔ ڈاکٹر ہوپر اس امر کی شہادت دینے آئے تھے کہ مرزا مہدی اس قابل نہین ہین کہ اپنے دستخط
ثابت کرنے کو عدالت مین حاضر ہوسکین ڈاکٹر ہوپر نے مرزا مہدی کا امتحان لیا اور دیکھا کہ اونمین دماغی
اس قدر قوت نہ تھی کہ جیسی ہونی چاہئے اندرین صورت اونہون نے خیال کیا کہ مرزا مہدی کی
شہادت سے عدالت کی کچھ بھی کشود کاری نہوگی اوسکے ساتھ اونہون نے قبول کیا کہ مرزا مہدی
جسمانی طور پر عدالت مین حاضری کے قابل تھے اور بلاخوف عدالت مین طلب ہوسکتے تھے مین خود
مناسب خیال کرتا تھا کہ اس امر کا امتحان لیتا کہ مرزا مہدی بلاخوف عدالت مین آسکتے ہین یا نہین
اب ہم محمد حسین دوسرے گواہ تصدیق کی طرف رخ کرتے ہین اونہون نے اپنے اظہار خاص مین
بیان کیا کہ اونکے دستخط کیونکر نکاح نامہ پر ہوئے اونہون نے کہا کہ اوسوقت وہ کیننگ کالج لکھنؤ
مین تھے مگر کبھی مہدی حسن کی گرٹروڈ کے ساتھ نسبت کی خبر قبل شادی کے نہین سنی تھی اب مہدی حسن کا
وہ بیان کہان گیا کہ اونکے اعزا شادی کے مخالف تھے پھر اس عجیب رازداری کی کیا وجہ تھی کسی گواہ نے
ایک دوسرے کے سامنے نکاحنامہ پر دستخط نہین کئے بلکہ ہر ایک نے جداگانہ وقت اور جداگانہ مکان مین
اب مین حضور سے یہ عرض کرتا ہون کہ کیون مہدی حسن نے معمولی طریقہ ترک کیا اور کوئی عزیز تاہم مقام قانونی تکمیل
شادی کے وقت نہ بلایا اگر مہدی حسن کو ان کی جیسی کہ اونہون نے حلف اوٹھائی ہے کہ شادی کا ناقابل
انکار ثبوت ملے تو ضرور وہ ایسی [illegible] شجاعت علی کے ناقابل اعتبار صورتون کیسوا کچھ ضابطہ کی کارروائی
کرتے اگر محمد حسین کا یہ بیان سچ ہے کہ یہ پہلا نکاحنامہ تھا جسپر اونہون نے دستخط کئے تو کیا اونکو یہ نئی بات
اسکی خاطر ان نہ بتاتی کہ اسکے متعلق حالات اور اسکی مزید واقفیت حاصل کرین تاہم اونہون نے کوئی
بات اس تعجب کے مٹانے کو نہین کی کہ جو لازمی تھی یہ کیون ہوا اس باعث کہ اونسے قبل ۱۸۷۲ء کے دستخط
کرنے کی خواہش نہین کی گئی تھی یقیناً اونسے کہا گیا کہ اونکے بھتیجے کی عزت و آبرو خطرہ مین ہے اور
جبتک کوئی شخص حسب ضرورت واقعات آکر نہ پیش کریگا امید ہے کہ مہدی حسن تمام عمر کے واسطے تباہ
ہوجائینگے گرٹروڈ کے بناوٹی مذہب کے نسبت جب سوال کیا گیا اونہونے خاتمہ جرح پر بیان کیا کہ والدہ
مہدی حسن فتح پور مین اونکے پڑوس رہتی تھین یہ ایک گواہ تھے جو ثابت کرنا چاہتے تھے کہ
گرٹروڈ بیگم [illegible] مسلمان [illegible] مین ملتی تھی یہی صاحب ہین جو شہادت مین

تقریر مسٹر نارٹن

بیان کرتے ہین کہ اونہون نے گرٹروڈ کی پشت دیکھنے کے خاطر پانچ روپیہ دیے اور ہم سے کہا جاتا ہے
کہ ہم یقین کرین کہ گرٹروڈ محمدہ سوسائٹی مین ملتی تھی مین عدالت سے پوچھتا ہون کہ ایسی شہادت کی
وقعت کا اندازہ کیا جاے یہ امر کہ محمد حسین نے پانچ ہی روپیہ اس رعایت کے خاطر دیے کہ گرٹروڈ کی
پشت دیکھین میرے اس بیان کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ کسی امیر خاندان سے تھی اس بات کا ثبوت
نا ہونا دیکھا کہ غیر ممکن تھا کہ مہدی حسین گرٹروڈ کی سی غریب عورت کے ساتھ شادی کرتے لیکن فضل الٰہی
نامی ایک شخص ہین جو اس امر کی حلف اوٹھانے کو آئے تھے کہ مہدی حسین کی ماں ابھی زندہ ہین ان صاحب نے
مسز مہدی حسین کی نسبت یہ بیان کیا کہ اونہون نے پردہ کے اندر سے اونکا شکم دیکھا یہ شاہد اس غرض سے
پیش ہوا تھا کہ بیان کرے کہ وہ عدالت مین نہین آسکتی مین نے اون سے پوچھا کہ کیا تم نے اونکو دیکھا۔
اونہون نے جواب دیا کہ مین نے اونکا شکم دیکھا اب کیونکر ممکن ہے کہ یہ شکم اونہین کا تھا ممکن ہے کہ پردہ کے اندر
کسی اور عورت کا شکم دکھلایا گیا ہو اوس حصہ بدن کی شناخت کی ضرورت ہے یہ عجیب بات ہے کہ فضل الٰہی
بیان کرتے ہین کہ بعد شادی اونہون نے نکاحنامہ پر دستخط کیے مگر یاد نہین کہ کہان شادی ہوئی یا مہدی حسین
نے اس عورت کی کیفیت بیان کی یہ مہدی حسین کے ایک عزیز ہین کہ جنکی رضامندی گرٹروڈ کو بیوی بنانے کے
واسطے مہدی حسین حاصل کرنا چاہتے تھے منشی احسان علی تیسرے گواہ کی شہادت ناہم ہے اب مین حضور سے عرض
کرتا ہون کہ یہ شہادت بھی عجیب ہے اگر مہدی حسین کی والدہ کو معلوم تھا کہ مہدی حسین نے گرٹروڈ سے شادی کی
تو کیا اس شادی کے بعد وہ اونپر دباؤ ڈالتین کہ تم شادی کرو کیونکہ تمہاری عمر شادی کی آگئی مجھے
معلوم ہوتا ہے کہ تمام ثبوت جو مہدی حسین نے اس بارہ مین پیش کیا ہے وہ اس شہادت سے ضائع ہوتا ہے
اونکی ماں کیون اون سے شادی کی خواہش کرتین اگر اونکی شادی ہوگئی ہوتی یہ قطعی ثبوت اس امر کا
ہے کہ مہدی حسین کی شادی کا حال اونکو نہ معلوم تھا یہ عجیب بات ہے کہ حیدر حسین جو بارہ بنکی کمیشن کے وقت
مہدی حسین کے گواہون کے ساتھ شریک تھے طلب نہین ہوے بارہ بنکی مین یہ ثابت ہے کہ وہ مستغاثہ
کے گواہون کی اعانت کر رہے تھے اور مہدی حسین کے بیچ کے حالات سے واقف تھے تاہم مہدی حسین اونکو
اپنا شاہد قرار دیکر اونہین اعتبار ظاہر نہین کرتے ممکن ہے کہ وہ تردیدی گواہون کے ذخیرہ مین ہون
شادی کے مسئلہ پر مجھے خیال تھا کہ وہ پہلے اس گواہ کو پیش کرینگے مین عرض کرتا ہون اگر اس مقدمہ
مین کچھ بھی سچائی ہوتی یا شادی قابل ثبوت ہوتی تو تردیدی شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہوتی
شادی خاص شہادت سے ممکن تھا کہ ثابت کیجاتی وہ کہہ سکتے تھے جا ہے جس طرح سے آپ جحت کیجیے
ہم کو کوئی اعتراض نہین کوئی امر ایسا نہین ہے کہ جسکی نسبت تمام دنیا کی تحقیقات نہو سکتی ہو اور اگر

کوئی امر اس شے کے ثابت کرنے کو ہے کہ وہ میری بیوی نہین ہے تو تم کو ادس شہادت کے پیش کرنے کا
اختیار ہے لیکن بجائے اس طریقے کے اختیار کرنے کے یہ کہ خوف دلایا جاتا ہے کہ آگے چلکر ہر ایک قسم کا [illegible] دیدی جائیگی
دیا جائیگا مجھے شک ہے کہ کیا شادی اس قسم کی شہادت سے پھر ثابت کیجائیگی کہ فریقین زندہ موجود ہون
صرف خاوند عدالت مین پیش ہو اور لیڈی شہادت سے علیحدہ رکھی جاوے اور بطور زاید گواہ کے ہمارے
سامنے پیش ہونے کی غرض سے علیحدہ رکھی جاوے۔

خیال کیجیے کہ مہدی حسن کی کیا حالت ہوگی جب وہ انگلستان سے واپس آئے اونکے دشمنون نے اونکی اور ونکی
بیوی کے خلاف افواہین مشہور کردی تھین یہ امر ثابت ہے کیونکہ مہدی حسن نے قبول کیا ہے کہ سر سمیر جنگ
جرنلینڈ نے خط جو ہینی خبط اونکو دیئے اور اونھون نے مدار المہام کے پاس بھیجدیئے مین ارادہ کرتا ہون
کہ حضور ممدوح کو شہادت مین طلب کرون کیونکہ مہدی حسن کے بیانات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مدار المہام
اسکے متعلق شہادت دے سکتے ہین کہ ۱۸۸۶ء مین مہدی حسن اور اونکی طوائف کے متعلق تحقیقات
ہوئی یہ افواہ مشہور ہے کہ مدار المہام انکار کرینگے وہ اگر انکار کرینگے تو مین عرض کرونگا کہ اس
سے میرا مقصد تو اور بھی صاف ثابت ہوجاویگا مین صاف سمجھ سکتا ہون کہ کیونکر وہی مدار المہام
جنھون نے ہز ہائنس نظام کو مشورہ شہادت دیا باب اوس اعلے نظیر کی پیروی سے انکار کرسکتے
ہین جو اونھین کے ذمہ دار مشورہ کا نتیجہ ہے اگر وہ نہ آئے تو مین مجبور ہونگا کہ اونکے انکار سے
اپنے نتیجے قایم کرون جبکی ضرورت نہوگی اگر وہ یہان آکر بحلف اظہار دین مین خواہان
ہون کہ حضور ممدوح سے دریافت کرون کہ اونھون نے سر ہارٹی مرڈیورنڈ کے خط کے متعلق کیا تحقیقات
کی اور مین اون سے عام طور پر کہتا ہون کہ وہ اس کٹہرے مین آکر جو کچھہ تحقیقات ڈیورنڈ کے متعلق
جانتے ہون ہم کو اوس سے آگاہ کرین سر ہارٹی مرڈیورنڈ کے خط کے بعد اول اصلی کارروائی مناسب تحقیقات
مین یہ ہوئی کہ میجر گف نے مسودہ تیار کیا اور سر حضور سر آسمان جاہ نے دستخط کئے ایک خط آج ہم کو
میجر گف سے ملا ہے کہ صحیح خلاصہ سر ہارٹی مرڈیورنڈ کے خط کا مدار المہام کے پاس بھیجا گیا ہے میجر گف نے
اس خلاصے کے ہم کو بہم پہونچانے مین ہماری جواب مدار المہام کے روبرو پیش ہے مین اب مدار المہام
سے پوچھتا ہون کہ کیونکر اونھون نے سر ہارٹی مرڈیورنڈ کے خط کے جواب پر دستخط کئے ایک عجیب حالت ظاہر
ہوتی ہے یہ کہ میجر گف اوس خط مین جو مدار المہام نے منظور کیا ہے لکھتے ہین کہ مہدی حسن سے شادی
کے متعلق سوالات ہوئے ہین مین حضور ممدوح سے پوچھنا چاہتا ہون کہ کیونکر اونھون نے
حضور نظام و ملکہ معظمہ کے ساتھہ اپنا فرض بطور مدار المہام خیال کرکے فارن آفس کلکتہ کو اس طرح

لکھا فارن آفس نے حکم دیا کہ تحقیقات ہو گیا سر آسمان جاہ نے جیسا مناسب تھا تحقیقات اونھین لوگون سے
کی جو شہادت دینے کے قابل تھے یعنی مہدی حسن اور اونکی بیوی سے وہ اپنے تئین (غالباً یونہین دیکھنا
باقی ہے) ایک سازش مین شامل کرتے ہین جسکے مشتاق حسین سرغنہ تھے کہ فارن آفس اور رزیڈنسی کی
آنکھون مین دھول ڈالین اس معاملہ پر مین عالیجناب سے سوال کرتا اور اونکا جواب حاصل کرنا چاہتا ہون
جو جواب بیان دیا جاتا ہے اوسپر مجھکو خود حیرت ہے ہر ایک شخص خیال کریگا کہ اگر کوئی شخص اس امر کے
دریافت کرنے کا خواہان ہوگا کہ دو انسانون مین شادی ہوئی یا نہین مناسب ذریعہ اوس تحقیقات کا وہی
دو انسان ہون گے مگر یہان ایک اعتراض سے ہم کو سامنا پڑتا ہے جسمین فریق ثانی بہت توجہ
دیکھتے ہین یعنی خیال نزاکت اور تہذیب منجانب مشتاق حسین اسکا مانع ہوا یہ دونون اتفاق
حیرتناک اور بالکل بیکار ہین ہم سے خواہش کیجاتی ہے کہ ہم یہ کرین مشتاق حسین جو قبول کیا گیا ہے کہ
مہدی حسن کے دلی دوست تھے اور جو تحقیقات کے افسر تھے کہ دیکھین کہ کسقدر شہادت دینی اونکو کہان سے ہم
پہونچانی چاہئے۔ مہدی حسن کو تحقیقات کی کیفیت سے آگاہ نہین کیا اور یہی ہوشیاری سو
اوسی شخص سے جسکو سب سے زیادہ تعلق تھا اور جو قابل اطمینان جواب [illegible] فارن آفس کو
دے سکتا تھا حالات چھپائی مین خوش ہون کہ اس کارروائی مین ایک گواہ کا چال چلن کے ساتھ
باہر آتا ہے اور خیال کرتا ہون کہ کم سے کم ایک گواہ نے راست بیانی کی مسٹر فرنچ قابل تعریف ہین کیونکہ
وہ مشکل مین آکر بھی راست بیانی پر قایم رہے ہین ہم یہ یقین کر سکتے ہین کہ انھون نے مہدی حسن کو
تحقیقات دینے سے مطلع نہین کیا کیونکہ وہ ایک ایسے شریف ہین جنکو ایسے معاملہ مین ہر ایک
خیال ہو سکتا ہے جب چند سوالات کئے گئے وہ خاص حق کے دعویدار ہوئے مگر مین انکو اسکے لئے بدنام
نہین کرتا کیونکہ ایک سچے ہین وہ دو [illegible] دونکے درمیان تھے مگر مین خوش ہون کہ ایک غلط اور کوڑہ
کے ڈھیر مین ایک چمکدار دہیا دیکھتا ہون مین خیال نہین کر سکتا کہ مشتاق حسین شجاعت علی اقبال علی
نے اس معاملہ کا مہدی حسن سے ذکر نہین کیا یہ کہ خیال نزاکت مہدی حسن کے گہرے دوستون نکاحنامہ
[illegible] حاشیہ اور اوس شخص کو مانع ہوگا جسنے مہدی حسن اور گریٹ ووڈ کو وصیت کی ہدایت کی [illegible]
مین نہین آتا کہ کیون خیالات نزاکت ان لوگون کو ایک ایسی تحقیقات کے حالات سے واقف کرنے کو
باز رکھ سکتے تھے کہ جسمین اونکے دوست کے متعلق تحقیقات تھی جسکی وہ محافظت کیا چاہتے تھے کیونکہ جب
مشتاق حسین کو معلوم ہوا کہ شجاعت علی اور اقبال علی شادی سے واقف ہین جب [illegible] نے
اونھون نے اس بارہ مین گفتگو نہین کی یہ سب درج مسل ہے ہم واقف ہین کہ اقبال علی اور

شجاعت علی کے دو بیان مدار المہام کو لکھائے مجھے امید ہے کہ یہ دونون بیان مدار المہام سے مجھکو ملینگے اور ہم
دیکھینگے کہ انکے بیانات کا اصلی عمدہ حصہ وہ نہین ہے جو اونھون نے بیان کیا بلکہ وہ ہے جو اونھون نے
بیان نہین کیا اونکی خاموشی نکاحنامہ کے متعلق مہدی حسن کے حق مین مضر ہے نکاحنامہ تو موجود تہا مدار المہام
اسکے متعلق ذکر نہین ہوا شجاعت علی نے غلط بیانی سے بچنے کی کوشش کی مین نے اون سے پوچھا کہ
کیون اونھون نے اس دستاویز کا ذکر نہین کیا تہا اونھون نے دو جواب دیئے جو ایک دوسرے
کے مخالف اور سچائی سے بعید تھے پہلا بیان یہ تہا کہ وہ نکاحنامہ بالکل بھول گئے تھے کہ جو ذرا سنا گیا
میرے خیال مین یہ سخت توہین عدالت ہے توہین انسانی عقل تو ضرور ہے یہ بیان کیا جانا کیا ممکن ہے
اوسی شخص سے جسکا خاص دستخط بنا ایک قابل شک شادی کے متعلق حالات پوچھے گئے تھے اور
وہ شادی کا تو ذکر کرے اور نکاحنامہ کا ذکر بھول جائے خاصکر جب وہ حاشیہ کا گواہ ہو شجاعت علی
کا دوسرا بیان یہ ہے کہ اونھون نے نکاحنامہ کو کافی طور پر تحقیقات کے متعلق اہم نہین خیال کیا کہ اوسکا ذکر کرین
پہلے تو وہ بھول کی وجہ بتلاتے ہین جسکی وجہ کمی غور یا غیر موجودگی کوشش دماغ ہو سکتی ہے دوسرے بہانہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے ذہن نے کوشش کی اوسکی بابت اونکی ضرورت اور غیر ضرورت پر خیال کیا اور
آخر مین غلطی رائے قایم کی مگر حضور کوئی شخص سہو اور یاد رکھنا دونون باتین ایک ہی وقت مین نہین کر سکتا
یہ دو مختلف بیان شجاعت علی کے اظہار مین تین سطرون کے اندر آتے ہین اور ظاہر کرتے ہین کہ اس شاہد
کے بیان پر ہم لوگ کس قدر اعتبار کر سکتے ہین اقبال علی بمقابلہ میرے زیادہ جانتے ہین کہ وہ
مہدی حسن کے گہرے دوستون مین تھے مین آپ سے کہتا ہون کہ آپ بالکل یقین نہ کیجیے کہ نکاحنامہ
تحقیقات ڈیورنڈ کے وقت موجود تہا محض اسوجہ سے کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مہدی حسن کی اس دلیل پر اعتبار
کیا جاوے کہ مہدی حسن نے اقبال علی سے اسکا تذکرہ نہین کیا یہ باور کرکے کہ وہ باہم دوست تھے مین آپ
سے یہ بھی عرض کرتا ہون کہ اقبال علی کے اس بیان پر اعتبار نہ کرین کہ مہدی حسن کو تحقیقات ڈیورنڈ
سے اقبال علی نے آگاہ نہین کیا کیا ہم یقین کر سکتے ہین کہ نکاحنامہ موجود تہا جب ہم دیکھتے ہین کہ
سنہ ۱۸۶۹ء مین اوسکے پیش کرنے کا موقع آیا اور وہ پیش نہین ہوا کیون مہدی حسن اس قدر رنگ منہ مین
کردہ شدہ تحقیقات سے اپنی وضعیت پوشیدہ رکھین کیونکہ وہ بلا اس امر کی جواب دینے کے قبول
نہین کر سکتے کہ کیون اونھون نے نکاحنامہ پیش نہین کیا وہ اونھون نے دروغ بیانی اپنی شادی کی متعلق کی اور
مجبور ہوئے کہ اوسکی تصدیق مین ایک جھوٹ کے بعد دوسرا جھوٹ بیان کرین اس طرح سے کہ وہ
[illegible] تھا وہ [illegible] صحیح [illegible] مجھے یقین نہین کہ وہ اب یہ جانتے ہین

ذکر آتا اور اون سے معافی مانگ کر اونکی رضامندی حاصل کیجاتی مہدیحسین نے اپنی چچی کو بھی نکاحنامہ نہین دکھلایا ان لوگون کے علاوہ مہدیحسین کے ایک چچازاد بھائی حیدر حسین ہین جو محبت اُن دونون کے درمیان تھی اوس کا تذکرہ آچکا ہے وہ زمیندار بارہ بنکی ہین اور دوران کمیشن بارہ بنکی گواہان استغاثہ کی وہ ادا کرتے تھے مین عرض کرتا ہون کہ اسکی معقول وجہ تھی کہ کیون مہدیحسین نے نکاحنامہ اپنے بھائی کو دکھلاتے وہ اوسکا تذکرہ کرتے اونھون نے نکاحنامہ فریدیجی کو نہین دکھلایا جو بیان کرتے ہین کہ بی بی ناصرہ اونکو نہین دکھلایا گیا یہ امر حیرتناک تھا گو فریدبخش مہدیحسین کے خاص دوستون مین سے تھے مگر ایک جگہہ ملازمت کا باہمی اتفاق سے ضرور وہ براہ راست یا کسی دوسرے ذریعہ سے وہ سنتے اگر نکاحنامہ کا وجود ہوتا عجیب بات یہ ہے کہ اقبال علی نے بھی نکاحنامہ نہین دیکھا سال یا دو سال کے اندر اقبال علی نے مہدیحسین سے یا کسی دوسرے شخص سے نکاحنامہ کی خبر نہین سنی - آٹھوین وجہ کہ کیون مین نکاحنامہ کو جعلی بتلاتا ہون - لیکن ہمراہ جیسپر مین آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ اپنی رائے قائم کرین ہر دو نکاحنامہ مین سیاہی کا کیا فرق ہے خیال مین آسکتا ہے کہ گرنٹ ووڈ والی نے جس سیاہی سے نے دستخط کیے ہین وہ بیس یا دس یا آٹھ یا سات یا پانچ سال اوس جانب کی سیاہی ہے یہ سیاہی زیادہ روشن و شوخ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ حال ہی کی لکھی ہوئی ہے اور دیگر واقعات کے ساتھ غور کرنے سے اس دستاویز کی وقعت کم ہوتی ہے مین بیان کرتا ہون کہ یہ صاف ظاہر ہے کہ گرنٹ ووڈ نے اپنا نام دوسری سیاہی دوسرے قلم اور دوسرے وقت خلاف اوسکے لکھا جب مہدیحسین نے دستخط کیے تھے اسپر مین عدالت کی توجہ مہدیحسین کے اول بیان کی نسبت مبذول کرونگا جو اونھون نے سوالات جرح کے جواب مین لکھا ہے کیونکہ اونھون نے نکاحنامہ پر دستخط کیے ہین اور اپنے ابتدائی بیان سے ایک فقرہ چھوڑ دیا تھا کہ اونھون نے جب اظہار خاص مین فقرہ ذیل بیان کیے تھے تو اونکا کیا مطلب تھا اونھون نے بیان کیا تھا نکاحنامہ پر مین نے اور میری بیوی نے دستخط کیے تھے دستخط تاریخ کے وقت اس دستاویز پر ہوئے تھے جب حسب شرع محمدی ہم نے رسم ایجاب وقبول ادا کی اوسوقت دستخط ثبت کیے مہدیحسین کا صاف طور پر ان الفاظ سے یہ مطلب تھا کہ ہم یقین کرین - دونون نے ایک ہی وقت نکاحنامہ پر دستخط کیے تھے مگر اب اونکو مختلف سیاہی کی دشواری کا مقابلہ کرنا پڑیگا ہم نے اونہین کی زبان سے اظہار مکرر مین یہ سنا کہ یہ اونکا منشا تھا کہ ہم یقین کرین کہ دستاویز پر دستخط ایک ہی وقت ہوئے تھے نہ کہ ایک دوسرے کے بعد کسی اور وقت مین عرض کرتا ہون کہ یہ نتیجہ الفاظ جملہ سے نہین نکلتا دوسرا فقرہ مسٹر انڈریا کے لیے ہوئے اظہار مین مہدیحسین کے اس بیان کی تردید کرتا ہے مہدیحسین کا بیان تھا کہ ایجاب وقبول کے رسوم ادا ہونے کے قبل ہم نے دستخط کر دیے اور صحت دستاویز مین قبل دستخط کے ہوئی تھی اگر اوسکا سلا

پہلے ہوئی تھی تو پھر رونمائی کی مشکل وہ طے کرتے ہین اونھون نے سپاہی کی شکل طے کرنے کو یہ حلف اوٹھائی ہے کہ دستاویز نکاح کے وقت وہ دستخط شدہ لائے تھے اگر قبل ادائے رسوم دستخط ہوگئے تھے تو پھر کیونکر یہ ممکن تھا کہ تبادلہ قبل دستخطون کے ہوا تھا اگر قبل دستخطون کے اصلاح ہوئی تھی اور اسی کی مہدیحسن نے حلف اوٹھائی ہے تو کیونکر ممکن تھا کہ قبل اصلاح اور ادائے رسوم وہ دستاویز پر دستخط کرتے یہ صاف ظاہر ہے کہ مہدیحسن نے مسٹر الرسالہ کو ایک بیان لکھکر اپنے تئین مشکل مین پھنسا دیا ہے مین یقین کرتا ہون کہ اونھون نے دروغ حلفی کی کہ دستاویز پر دستخط بعد اصلاح ہوئے اور وہ دستاویز وقت شادی تیار دستخط شدہ لائے تھے شادی کے وقت کوئی نکاحنامہ موجود نہ تھا بلکہ وہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کے بعد وجود مین آیا مگر دونو بیان ایک دوسرے کے مخالف ہین دونون صحیح نہین ہوسکتے ہین اگر ایک صحیح ہے تو دوسرا غلط ہے اگر کوئی صحیح نہین ہے تو اس جواب سے ایک ایسے شخص کی دماغی چالاکی ظاہر ہوتی ہے کہ جو صد درجہ بے شرم ہو اور ایک صحیح بیان کی تائید یا نویسی سے دوسرا جھوٹ بولا کرتا ہو اگر آپ اس بیان کا مقابلہ اوس بیان سے کرین جو عدالت ابتدا مین استغاثہ کے دائر کرنے کے وقت قلمبند کیا گیا تھا تو پھر آپ کو اس شخص کی غلط بیانی کا ایک عجب ثبوت ملتا ہے اونکا بیان تھا ہمارے درمیان ... ایک تحریری نکاحنامہ ہوا تھا کوئی رسم سوائے ایجاب دو گواہون کے روبرو ادا نہین ہوئی بعد اسکے ہم لوگون نے نکاحنامہ ان دونون گواہان کی موجودگی مین لکھا اسکے معنے یہ ہین جس وقت مہدیحسن نکاح کرنے گئے تھے نکاحنامہ موجود نہ تھا اور وہ اوس مکان مین لکھا گیا جہان رسم ادا ہوئی تھی مین نے حسب شرع اسلام شادی کی ہمارے درمیان باہم نکاحنامہ ہوا سوائے ایجاب و قبول کے اور کوئی رسم ادا نہین ہوئی جو جدا اوسکے تحریر مین لائی گئی اسکے معنے یہ ہین کہ پہلے زبانی اقرار اور قبول ہوا اور بعد زبانی رسم کے نکاحنامہ لکھا گیا اور دونون نے دستخط کئے یہ بیان مہدیحسن کا اول بیان سے سخت مخالف ہے اوس ایک بیان پر مجھے پورا اختیار اونپر مقدمہ دروغ حلفی قایم کرنیکا ہوگا دوسرا یعنی ثانی سبب کہ کیون یہ دستاویز خارج کیجائے یہ ہے کہ مہدیحسن اور شجاعت علی اونکے گواہ نے قبول کیا ہے کہ تحریری نکاحنامہ ... غیر معمولی شے ہے اس قسم کے نکاحنامے معمولی قاعدہ کے خلاف ہین یہ اون لوگون کا فرض ہے جو بیان کرتے ہین کہ یہ خاص مستثنیات ... ہے ... کرین کیون عام قاعدہ سے گریز دو کے واسطے اختلاف کیا گیا۔ مہدیحسن کا جواب اونکو خوف ہوا کہ ممکن ہے کہ زمانہ آیندہ مین اونکی شادی کی نسبت اونکے اعزا اور احباب مین مناقشہ پیدا ہو اسواسطے اونھون نے تحریری نکاحنامہ ضروری خیال کیا یہی مہدیحسن کی وجہ ہے کہ کیون نکاحنامہ وجود مین آیا اس جواب مین کچھ یقین کرنے کے اسباب معلوم ہوتے ہین اور کسی شخص کو خیال ہوسکتا ہے کہ وہ ضرور

کیا ہم ایک ایسے شخص کے بیان کا خیال کر سکتے ہین جو کرنل لڈو کی نسبت یہ بیان کرے کہ مین حلفاً کہتا ہون
جہانتک مجھے معلوم ہے گورنمنٹ نے کوئی تحقیقات اس مقدمہ مین نہین کی قبل دائر کرنے استغاثہ کے
گورنمنٹ نے اجازت دی کہ مین افسران کی خدمات سے تحقیقات مین فائدہ اوٹھاؤن تحقیقات سوائے
المہامات گوا ان متعلق اشاعت کے قلمبند نہین ہوئی ہے میرے علم مین سوائے اسکے اور کچھ قلمبند نہین ہوا ہے
پولس کی خدمات میرے سپرد ہوئی تہین کرنل لڈو کی خدمات سپرد کیونکہ نہین یہ خط مین مہدی حسن کا شامل
مسل کرتا ہون جو مسٹر فریجی کو اونکی خدمات حاصل کرنے کے لئے اونہون نے لکہا مہدی حسن نے بیان
کیا تہا کہ وہ خط کی نقل اسوجہ سے پیش نہین کر سکتے کہ اون کے پاس نقل نہ تہی حالانکہ وجہ یہ تہی
جب اونہون نے کرنل لڈو کی خدمات حاصل کرنے کے بابت لکہا تہا اونہون نے دروغ حلفی کی تہی
ہم اپیل کو اپنی گورنمنٹ سے مہدی حسن نے کرنل لڈو کی خدمات مانگی نہین بعد اوسکے وہ بیان آکر حلف
اوٹہاتے ہین کہ ہم نے نہین مانگی تہین ہم آگے ثابت کرینگے کہ اونہون نے مانگی تہین اور ۱۲ اپریل
۱۸۹۲ء کا خط مہدی حسن کی تحریر سے پیش کرین گے اسکے متعلق ہم شہادت پیش کرین گے کہ مہدی حسن
نے بسم فلٹ کے بارہ مین کرنل لڈو سے ملاقات کی مہدی حسن نے اون سے بیان کیا کہ ایک سازش معلوم
ہوئی ہے اور گورنمنٹ کی جانب سے بہی تحقیقات ہو رہی ہے ۱۰ اپریل کو مدارالمہام کے ساتھ
مہدی حسن شکار کہیلنے گئے اور ۱۲ اپریل کو علاوہ اور باتون کے ایک خط لڈو کو لکہا مالی ذیہ لڈو
کے پاس کل درخواست بنام مدارالمہام رخصت کے بارہ مین آئی مین نے سفارش کردی ہے
گو وہ معمولی فارم مین نہین کیا آپ نے کوئی پتہ لگایا اگر پتہ چل جاے تو مین ایک ہزار روپیہ دونگا
مین سمجہتا ہون کہ مہدی علی بنیاد پر ہین مگر مین ٹہیک کہہ نہین سکتا یہ اون صاحب کی تحریر ہے
جنکو ولایتی ٹیمس مین انگریزی زبان کی واقفیت پر مبارکباد دی گئی کہ اس قدر عمدہ انگریزی سے
واقف ہین کہ بہت سے انگریز اون سے حسد کر سکتے ہین ۱۰ جولائی ۱۸۹۲ء کو کرنل لڈو مہدی حسن
فارلس و گرسل سے روپئے وصول کے وقت بمقام بمبئی ملے تہے ۱۰ جولائی کو کرنل
لڈو نے تحقیقات کے واسطے مہدی حسن سے ایک ہزار روپیہ مانگے اوسی روز کرنل لڈو سے مہدی حسن
نے پوچہا کہ کیون ان کو روپیہ کی ضرورت ہے کیونکہ وہ دوسرے روز استغاثہ دائر کرنے
والے تہے اور مزید تحقیقات کی کوئی ضرورت نہ تہی تاہم وہ حضور کے سامنے بیان
کرتے ہین کہ استغاثہ دائر کرنے کے قبل اونکو کوئی واسطہ کرنل لڈو سے نہ تہا ۲۰ جولائی
کو مسٹر اسٹیونسن کے نام ایک خط گیا کہ پانچ بجے کے قبل فارلس کو مدراس اور

یہ روپیہ علاوہ اوس روپیہ کے جو محمد حسین کی جیب خاص سے نکلا سرکاری خزانہ سے لسٹن کو
دیا گیا پس گورنمنٹ اور محمد حسین کے درمیان تعلق بطور ایک سرکاری رنج کے شخص کے قایم ہو گیا
چونکہ مین اسکے متعلق ایک براہ راست ثبوت اوسی طرح سے پیش کرنیوالا ہون جسطرح سے کہ گرٹروڈ ڈانلی
کے مختص حالات کا پیش کیا جائیگا اس باعث اسکا تذکرہ آئندہ مفصل ہوگا آپ نے اوس شہادت
کا خلاصہ سنلیا ہے جو لاکلن پیش کرنیوالا ہے وہ یہ بیان کریگا کہ گرٹروڈ ڈانلی کو اوسکے ساتھ عموما حسب
طور پر تعلق دوستانہ تھا اور گرٹروڈ کا باپ شرابی تھا جسکے ساتھ گرٹروڈ بھی شراب پیا کرتی تھی وہ ایسے
بیان کرینگے کہ اونکا ارادہ گرٹروڈ سے شادی کا تھا جسکی وجہ سے ناجایز تعلق اونکے درمیان پیدا
ہوگئے تھے اور سب سے بڑھکر جو الزام عورت کی ذات پر عاید ہو سکتا ہے وہ ہے جسکی وجہ سے
لاکلن نے اپنی نسبت اوس سے توڑدی یعنی اوسنے گرٹروڈ کو اپنے باپ سے وحشیانہ حرکت مین
دیکھا ایک غیر معمولی خوفناک بیان ہے اور اگر اسکی تصدیق حلفیہ اظہار سے مسز گل نکرتین کہ جنکے اظہار
لکھانے کی تاریخ مسٹر [illegible] بیان کرینگے تو یہ بیان بلا تصدیق نہ لکھایا جاتا مسز گل کی شہادت سے
یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انکے اور لاکلن کے درمیان کوئی خط کتابت نہین ہوئی مسز گل نے پندرہ
سال سے لاکلن کو نہین دیکھا ہے تصدیق کا اتفاق عجب ہے اور ہم تاریخون سے دکھلائینگے کہ کب ہمارے
ہاتھ آئی اول گواہ لاکلن ہمکو ملے جنہون نے دوران بیان مین ہمکو یہ واقعہ بتایا اور ایک امر اور بتلایا جسکے
اسکی تصدیق ہوئی اونہون نے کہا کہ گرٹروڈ ڈانلی سے نسبت کے بعد مسز ڈانلی کانپور چلی گئین جہان
وہ مرین گرٹروڈ ڈانلی اپنی ماں کے وفات کے وقت موجود نہ تھین اس باعث لاش دیکھنے کی خواہان
ہوئی جب لاکلن نے یہ بیان ہمکو لکھایا تو ہمکو سخت تعجب پیدا ہوا اگر اسکی تائید مسز گل نے کی انھون
بیان کیا کہ وہ موجود تھین گرٹروڈ نے لاش نکلوائی مسز گل کا قصہ عجیب ہے وہ ایٹ اسکول مین بطور
لڑکی تعلیم پاتی تھین مین خیال کرتا ہون کہ وہ گرٹروڈ ڈانلی سے کم سن ہے جسکی مسز سکیس تصدیق کرتی ہین
[illegible] مسٹر [illegible] بیان کرینگے کہ اس امر کے دریافت کرتے وقت ہم لوگ مسز سکیس کے پاس پہونچے
[illegible] سے اسکول مین اول شہادت کے بہم پہونچانے کی امید نہ تھی کیونکہ جس زمانہ تھا
[illegible] تھی انتظام لیڈیون کے سپرد تھا کہ جو مثل مردون کے کاغذات رکھنے مین ہوشیاری
نہین [illegible] مگر [illegible] دن کے بعد مسٹر سلیس نے لکھنو گرل اسکول کی رپورٹ بابت سنہ ١٨٦٢ [illegible]
میرے پاس بھیجی کہ جو ایک بہت اہم کاغذ تھا کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسز ڈانلی اوسوقت [illegible]
[illegible] تھین اور [illegible] کے واقعات کہ جنکو مسز گل نے بالتفصیل تمام حالات بیان کئے

مسز ورتن معلمہ اسکول کی عمدہ انتظام کے باعث تعریف کی گئی صفحہ ۹ مین فہرست اون لڑکیون کی ہے
جنہون نے انعام پایا تہا مسز جیمسن کے بیان کے بموجب گرٹروڈ کی عمر [illegible] مین پندرہ سال کی تہی جس حساب
سے [illegible] مین آٹھ سال ہونی چاہیے تاہم اس کم عمر مین ہم دیکھتے ہین کہ گرٹروڈ سب سے اعلے درجہ کا
انعام خصوص گرامر اور بایبل مین پاتی ہے دس لڑکیون مین اوسکا ساتوان نمبر تہا صفحہ دس مین ہم دیکھتے ہین [illegible]
گرٹروڈ نے کامیابی کے ساتھ انگریزی گرامر مین امتحان پاس کیا ضرور وہ عجیب لڑکی ہوگی کہ وہ انگریزی گرامر
اور بایبل مین آٹھوین سال انعام حاصل کرے مسز گل عجیب طرح سے ملین صفحہ ۱۱ رپورٹ مین [illegible]
طلبات اسکول پائینگے فہرست دیکھتے وقت ہم نے پوچھا کہ مختلف لڑکیون کا کیا ہوا آخرکار [illegible]
نام ملا اور یہ معلوم ہوا کہ اوس نے گل نامی شخص سے شادی کی اسطرح سے ہمنے گل کا پتا لگالیا اور مسٹر [illegible]
پہلے انکا اظہار لیا کہ جنہون نے ہمارے پاس واقعات بہیجے بعد اوسکے مسز گل کا ہمنے اظہار لیا اور
معلوم ہوا کہ وہ ایک اہم گواہ نکلین کیونکہ استغاثہ کی جانب سے کوئی کوشش اس امر کی نہین ہوئی کہ دکہلایا جاوے
میری گل ایک اس قسم کی عورت ہے جو زمانہ حال یا گذشتہ مین ذرا بہی راہ راست سے ہٹنے کی
ملزم ثابت ہوئی ہو جب کبہی وہ اظہار کرے [illegible] اوسکے ساتھ اوسکا [illegible] تہا میری لکسیڈ [illegible]
مین پیدا ہوئی اور گرٹروڈ سے ایک سال کم عمر تہی [illegible] دونو اسکول مین پڑہتی تہین گرٹروڈ کے نسبت
مسز گل کا بیان ہے کہ وہ کم سنی مین کسیقدر سن معلوم ہوتی تہی اور دلہین لباس کا شوق اوسیوقت سے [illegible]
ہوگیا تہا کیونکہ وہ اپنے کمرے مین پلنگ کی چادرین مثل ہندوستانیون کے [illegible] تہی معلوم ہوتا ہے
کہ تخم خرابی کا کم سنی مین ایک عمدہ زمین پر بودیا گیا تہا اور اسی وقت اوس مین پوشیدہ بدچلنی کی
خواہش تہی جو بعد مین اسقدر ترقی کرگئی کیونکہ ہم سنتے ہین کہ وہ اپنی عمر کے لڑکون سے ساتھ اوس زمانہ مین
عشقبازی کرتی تہی اور ایک ایسے کمرہ مین جاتے ہوئے دیکہی گئی جسمین اور کوئی نہ جاتا تہا [illegible]
اوس کمرہ مین گرٹروڈ افواہ تہا کہ بری غرض سے بڑے لڑکون کے ساتھ جاتی تہی مین اسکا تذکرہ یہ دکہلانیکو
کرتا ہون کہ جس زمانہ مین وہ تعلیم پاتی تہی اوسکی کیا شہرت اپنے ساتہیون مین تہی گرٹروڈ کے چال
چلن کی وجہ سے مسز گل کی ماں نے جو بہت مہربان تہی اپنی لڑکی کو منع کردیا کہ وہ آپس سے زیادہ [illegible]
بڑہکر کیا ثبوت کسی کم سن عورت کی شہرت کی نسبت آپ حاصل کرسکتے [illegible] اوسکی ساتہی اوسکے
ساتھ اسطرح سے برتاؤ کرین اسطرح سے زمانہ گذرا اور کچھہ عرصہ کیواسطے گرٹروڈ لکہتہ سے [illegible]
گرٹروڈ [illegible] پیغام ملاقات گل کی ماں کے پاس بہیجا جو معافی [illegible] کے [illegible] گہر [illegible]
گرٹروڈ [illegible] ہوئے لکسیڈ سے منت کی اور شکایت کی کہ اوسکے [illegible] باپ نے [illegible]

سکہلایا اور اسی حالت مین اوسکے ساتھ ناجایز آزادی لی یہ اقرار مسز گل کی مان سے گرٹروڈ نے خود اپنی
زبان سے کیا مسز گل کے الفاظ یہ ہین ہا گرٹروڈ نے بیان کیا کہ باپ نے اوسکے ساتھ وہ آزادی لی جو
مناسب نہ تھی اور میری مان سے اوس نے خواہش کی کہ وہ میرے گہر آے مگر میری مان نے اوس سے
انکار کیا باقی قصہ بہی اہم ہے گرٹروڈ نے گل کی مان سے اپنی مان کی کانپور مین لاش کہودی جانیکا حال
بیان کیا اور یہ کہ اوسکی مان کا چہرہ سیاہ تہا اور زبان باہر نکلی تہی اور یہ اوسکا خیال تہا کہ گرٹروڈ کی مان
زندہ دفن ہوئی اگر یہ بیانات صحیح ہین تو گرٹروڈ کا مجبوری سے فاحشہ ہونا اور لاش کی نسبت بیان غیر معمولی
اتفاق ہے جسکی تائید اکلن اسی بارہ مین اپنے بیان سے کرتا ہے جسکو اوس نے گذشتہ [illegible]
سے نہین دیکہا مسز گل نے بیان کیا گرٹروڈ سے میری مان نے اوسکے طریقہ بدوضع زندگی [illegible] کے لئے ملامت کی
اسوقت اوسکی عمر [illegible] تہی [illegible] یقیناً فوٹو سے ۱۰ سال معلوم ہوتی ہے
گذشتہ [illegible] مین نہین گرٹروڈ کے حالات ماسبق کی نسبت سب سے قوی شہادت مسز گل کی ہے جسمین
مسز گل اور اکلن پر اعتبار ہے اونکی شہادت ایک دوسرے کی تائید اور تصدیق کرتی ہے۔

ایک گواہ سید یوسف الزمان [illegible] بہت اہم گواہ ہین اور عدالت کسیکے ذریعہ سے نہین آسکے اگر کرنل
لڈلو ایک مناسب غلطی واقعات پمفلٹ کی راستی اور غلطی دریافت کرنے مین نکرتے تو ہم اسقدر سچا حال
دریافت نکر سکتے معلوم ہوا ہے کرنل لڈلو جیسا گورنمنٹ نے لکہا ہے اپنی ہدایت سے بڑہ گئے تہے
جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے قبضہ مین وہ واقعات ہین جو یوسف الزمان کے بیان مین درج پائے جاتے ہین
۱۰ اپریل کو [illegible] مسٹر فریدنجی مدار المہام نے کرنل لڈلو کو رموئی اسٹیشن پر شکار کے لئے
جاتے وقت ہدایت کی ۱۰ اپریل کو کرنل لڈلو نے ڈپٹی کمشنر باندہ کو خط لکہا اور ۱۳ کو بذریعہ تار جواب ملا
۱۴ کو لڈلو نے تار بہیجا کہ کیا یوسف الزمان گرٹروڈ سے واقف ہین ۱۵ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جواب بہیجا
اوس کے بعد کلکٹر نے لڈلو کو اور اوسکے ذریعہ سے گورنمنٹ و مہدی حسن کو یوسف کے علم کا پورا ثبوت
بہم پہونچایا اور گورنمنٹ ہند کیا کہا تحقیقات بند کی اور حکم دیا کہ مزید تحقیقات نکی جاے یہ خطوط درمیان
کرنل لڈلو و کلکٹر باندہ آگے اور بہیجے گئے ہے یہ بہت ہی ضروری امر ہے کہ یوسف الزمان سے ایک ایسے وقت
جبکہ ہم لوگ نہین پہونچے تہے اور واقف نہین تہے کہ اونکا کیا بیان ہوگا ایسے لوگون نے گفتگو کی
[illegible] تہی کہ یوسف الزمان
[illegible] سے بڑہکر اونکی

کی گئی اونہون نے وہی بیان لکھا یا کہ جسکی بعد مین تائید کی یہ نہین کہا جا سکتا کہ سر ورجاگب یا کسی اور مینگ نے کوئی اتراس نحفض یوسف پر اونکے جواب حاصل کر نیکو ڈالا کل اونکی شہادت قطعی طور پر ثابت کرتی ہر اونکا بیان بلا ہمارے علم کے لکھا گیا دوسرا اہم خط یوسف الزمان مورخہ ۱۵- اپریل بنام مہدیحسین ہے یہ ایک بہت اہم کاغذ ہے کہ اس سے پہلا ثبوت اس امر کا ملتا ہے کہ یوسف الزمان نے کوئی بیان لکھوایا—

خط سید یوسف الزمان مورخہ ۱۵- نومبر صفحہ ۲۹ مین ملاحظہ ہو—

اس خط کے کیا معنی ہین یہ خط مہدیحسن کے بڑے دوست کا تہا جنکو خیال تہا کہ تار کو مہدیحسین سے تعلق تہا وہ تکلیف گوارہ کر کے دوستانہ خیال سے مہدیحسن کو لکھتے ہین کہ تحقیقات ہو رہی ہے مگر خط مین کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے ظاہر ہو کہ وہ گریڈوڈ کے حالات ماسبق کے سچے واقعات سے واقف تہے قبل روانگی خط نمبری ۱۱ یوسف الزمان کا بیان کلکٹر باندہ قلمبند کر چکے تہے اور گورنمنٹ کے پاس بذریعہ تار و تحریر یوسف الزمان کا بیان پہونچ چکا تہا مہدیحسین حیدر آباد مین موجود نہ تہے جب یوسف الزمان کا خط آیا اونہون نے ۲۰ تاریخ کو جواب ذیل بہیجا—

خط نواب مہدی حسن بنام سید یوسف الزمان مورخہ ۲۰- اپریل ملاحظہ ہو کیسی لیڈی کے نسبت آپ سے سوال کیا گیا جسکی انکو بالکل یاد نہین“ مہدیحسین ایک خط بہی بلا دروغ بیانی نہین لکھ سکتے تہے مگر یہ تو تمام کارروائی مین ظاہر ہوتا ہے اونکی چال حماقتانہ ہے کیونکہ وہ زور تک نہین چل سکتے مہدیحسین کا خط کسقدر ہوشیاری سے لکہا گیا ہے سوائے اسکے کہ اونکی چالاکی معلوم ہو کہ وہ ایک خط بہی بلا بیہ واقعات کے ذکر کے نہین لکھ سکتے تہے جو بالکل جہوٹے تہے مہدی حسن لکہتے ہین کہ جسکی تمکو بالکل یاد نہین“ یوسف الزمان اس اشارہ کو سمجھ گئے اسکے معنی یہ تہے ہان تمہاری رائے گریڈوڈ ڈانلی کے متعلق بہت ٹہیک ہے اوسکی نسبت جاہے جو کچھ تم کہو مگر تمکو علم نہین کہ کس سنہ مین مین نے شادی کی تم نے میری بیوی کو نہین دیکہا ہے اور تم عدالت مین جا کر بیان کر سکتے ہو کہ میری بیوی کے حالات سے تم بالکل واقف نہین ہو اور اونکا چال وچلن ونام بہی محفوظ رکہہ سکتے ہو کیونکہ تم نے کبہی اونکو دیکہا نہین ہے گریڈوڈ ڈانلی اور میری بیوی مین بہت بڑا فرق ہے آپکو علم نہین کہ مین نے کس سنہ مین شادی کی یوسف کی مہربانی سے یہ اشارہ سمجھ لیا کہ یہ صاحب صرف یہ بیان کرین جو کچھ کہ اونکو مسز مہدی حسن کا علم تہا وہ یقینہ تہا کہ مسز موصوفہ نہایت پاک اور عمدہ ذاتی چلن کی تہین مہدی حسن نے بعد اسکے خط نمبری ۲ بی مورخہ ۲ مئی کو بہی لکہا—

خط نواب مہدی حسن صفحہ مین ملاحظہ ہو۔

اس خط مین لکھا ہے کہ کرنل لڈلو نے میری ہدایت سے تحقیقات کی اس فقرہ کے نسبت مہدی حسین کا بیان ہے کہ اونکا مطلب افسر محکمہ پولیس سے تھا نہ کہ اونکی ذات سے بلکہ اسٹیونسن کی ذات سے مطلب تھا اسٹیونسن اور لڈلو کا تو قافیہ بھی نہین ملتا یہ سمجھنا سخت مشکل ہے کہ کیون وہ ان دونو شخصونکو ایک مین ملاتے ہین سواے اس اصول سیاقی کے کہ بڑے مین چھوٹا بھی شامل ہے اسکا خیال کیجیے مہدی حسن نے حلف اوٹھائی ہے کہ لڈلو سے سرکاری حیثیت مین اونکو کوئی تعلق تھا اور یہ اونہین کے ہاتھ کا خط لکھا ہے جس سے اونکی دروغ بیانی ثابت ہوتی ہے یوسف الزمان اس خط کے جواب مین خط نمبری ۸۰ میں لکھتے ہین جسکے نسبت مہدی حسن حلف اوٹھاتے ہین کہ اونکو نہین ملا خط مین پڑہونگا اور بعد اسکے آپسے بیان کرونگا کہ کیون اس خط کی رسید سے اونکو انکار ہے خط مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۹۲ء صفحہ مین ملاحظہ ہو۔

اس خط کی ایک نقل سر درجنگ کو بھی بھیجی گئی تھی کہ جواب موقع پر آگئی تھی مہدی حسین نے کیونکہ اس خط کے ساتھ بہانہ کیا اونہون نے یہ بھی اقرار نہین کیا کہ وہ خط اونہین ملا کیونکہ خود ایک بڑے راست باز آدمی ہین مقولہ لاسامعین ہین مہدی حسین یوسف الزمان کا ذکر اپنے جرح مین یون کرتے ہین مین نے اوسے نہین پوچھا کہ کیا واقعات مقدمہ مین کوئی سچائی ہے بلاشک اونہون نے نہین پوچھا کیونکہ یوسف الزمان نے اوسکی سچائی کا ذکر کر دیا تھا اور اونسے اس قسم کا سوال فضول تھا آگے بڑہکر وہ کہتے ہین نہ تو گورنمنٹ اور نہ اوسکے کسی ممبر کو معلوم تھا کہ مین یوسف الزمان سے خط وکتابت مین تھا مین اونہین کے خط سے یہ بیان بڑہ جاتا ہے کہ کرنل لڈلو نار بھیجتے تھے مہدی حسین بیان کرتے ہین مجھے یقین ہے کوئی جواب نہین ملا مجھے یاد تو نہین رہا مگر خیال ہے کہ نہین ملا یوسف الزمان کے پاس سے ایک خط آیا اگر وہ جواب نہ تھا مجھے یاد ہے کہ وہ فضول خط تھا یاد نہین کہ مین نے خط رکھا ممکن ہے کہ رکھا ہوا اگر رکھا ہوگا تو میرے گہر پر ہوگا اور اگر ملے گا تو کل پیش کرونگا مین یوسف الزمان کے دستخط اور خط پہچانتا ہون شہادت سے ثابت کرونگا کہ مہدی حسین کو خط ملا اور جب اونہون نے بیان کیا کہ نہین ملا تو عمداً دروغ حلفی کی پہر یوسف الزمان کی نسبت یہ بیان کیا ہے کہ مین نے اون سے یہ نہین پوچھا کہ کیا اونکو پہر واجب تعلق مسٹر مہدی حسن سے تھا یہ ظاہر ہے کہ ۲۳ اپریل اور مئی کے خطوط خط نمبری ۲ کے جواب تھے مہدی حسین نے خط نمبری ۱ [illegible] بعد اسکے لکھا۔
خط نواب مہدی حسن [illegible] ملاحظہ ہو۔

کس چیز کا یہ جواب سوائے خط نمبری ۲ بھی محررہ یوسف الزمان مورخہ ۱۰ مئی کی ہے اگر اس خط کی رسید سے
اقرار کیا جاتا تو گویا اسکے واقعات سے اقرار کیا جاتا ان خطوط کی تاریخ کا خیال کیجئے مہدی حسن کا خط ۱۶ ار
مئی کا لکھا ہوا تھا جو یوسف الزمان کو ملا ہوگا اوسی روز وہ جواب لکھتے ہین اسکے علاوہ اپنے خط
پر یوسف الزمان نے ۲۰ مئی سنہ ۱۸۹۲ع تاریخ لکھدی تھی اس سے وہ خط معلوم ہوتا ہے کہ جو مہدی حسن کے جواب
مین تھا یوسف الزمان لکھتے ہین مین قطعی طور پر کہہ سکتا ہون کہ مین آپکی بیوی کے چال چلن کے خلاف کچھ نہین جانتا
بہت ٹھیک ہے وہ نہین جانتے کہ کون بیوی ہے کوئی امراونکی بیوی اور گرگرود کو ایک ہی تبلانے والا تھا
جسکی نسبت لاگلن سے ہوئی تھی یا جسکو ایک مہینے یا چھہ ہفتہ تک یوسف الزمان نے رکھا تھا مگر پھر ظاہر ہے
وہ کہتے ہین کہ آپ اوسکو میرے سامنے نہ پیش کیجئے ورنہ مین کہنے کو مجبور ہونگا کہ وہ کون ہے یہ نہایت ہی
خوبصورت ہوشیاری تھی کہ جسکے ساتھ یوسف الزمان نے دوستانہ اشارہ منظور کئے وہ لکھتے ہین

خط سید یوسف الزمان ۲۰ مئی ہو صفحہ ملاحظہ مین ہو۔

مہدی حسین نے اس خط کا جواب نہین دیا اور مین جاننا چاہتا ہون کہ کیون یہان یوسف کے
اس بیان سے اونکو سامنا کرنا پڑتا ہے کہ یوسف الزمان نے اونکو مسز ہاجز کے گھر جاتے دیکھا جس
سوال کے کرنے کی اونسے خواہش کی گئی اوسکے پیش کرنیکی اونکو ضرورت تھا بعد اوسکے وہ اگر یہان
بحلف بیان کرتے ہین خط نمبری ۲ کبھی نہین ملا مجھے امید ہے کہ وہ بیان کرسکین گے کیونکہ خط نمبری
ڈی بھیجا گیا ہم واقف ہین کہ ایک ہائی کورٹ جج کے برادر علے الدین کے معرفت دستی بھیجا گیا جب مین نے
اسکے متعلق سوال پوچھا تو بہت کچھہ مہدی حسن کو تامل معلوم ہوا پہلے تو نام ہی اونکو یاد نہین یا اصلا حالانکہ
بقول خود اونکو علے الدین سے اسقدر تعلق تھا کہ وہ اونسے رخصت ہونے آئے تھے مین نے خود علے الدین کا
نام تبلایا اس خط کی نسبت آپ واقف ہین کہ مہدی حسن نے ہم سے کیا قصہ تبلایا یہ کہ اونکے دوست
اتفاقیہ ملاک سفر پر شملہ جاتے تھے ہم واقف ہین علے الدین باندہ مین نہین رہتے جسکی ایک گواہ
نے صاف اوسکی سے علے الدین چاہتے تھے کہ ہم تقصیر کرین کہ اپنے گھر جاتے ہوئے لکھنؤ مین علے الدین باندہ
کو گئے حالانکہ یہ واقعہ نہین ہے علے الدین حسب ہدایت گئے مہدی حسن نے یوسف الزمان کو پاس خط اس بیجا
کے ساتھ بھیجا کہ وہ شوہت دیکر یوسف الزمان کو راضی کرین کہ وہ اپنے اوس بیان کو واپس لیوین جو وہ پہلے
تحریر لکھوایا تھا ہم اسکا ثبوت پیش کرینگے کہ علے الدین اس غرض سے گئے تھے کہ یوسف برائن ہو
انز ڈالین کہ وہ اپنے بیان اصلی ترمیم کہہ باتکہ بیجا ب خیال کرین واپس لیوین خوش قسمتی سے مجسٹریٹ نے
اظہار قلمبند کرلیا تھا اور ممکن نہ تھا کہ اوسپر لیاقت یوسف الزمان کی سچائی کی محافظت اس واقعہ نے کر دی ہے

سائل کی جگہ کرتے ہوئے یہان دیکھتے ہین اونہین اوس زمانہ کا خیال ہوا کہ جبکہ اوسکی بغل مین گرٹروڈ تھی اور
یوسف الزمان اوسکی محبت مین بازی لے گئے تھے رفیع الدین نے خط نمبری ۵ مورخہ ۹ مئی مین لکھتے
ہین آپ کہتے ہین کہ مقدمہ عدالت کو ضرور جائیگا مجھے خوف ہے کہ آپکو غلط مشورہ یا گیا واسے مین
کبھی آپکو اسکی رائے نہ دونگا اب بمقابلہ فائدہ کے نقصان زیادہ اوٹھائینگے اونہین خوف تھا کہ علامت
جسکے وہ خواہان تھے نملے گی آگے لکھتے ہین رقم انعام بہت زیادہ ہے جس سے ترغیب پیدا ہوتی ہے
یعنے پانچہزار مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور مصنف کا پتہ پائینگے اور اگر مجھے روپیہ کے ملنے کی امید ہو
تو مجھکو بھی اوسکے نام کے اظہار کی خواہش ہوتی ہے رفیع الدین مہدیحسن سے اوسی طرح سے واقف
تھے جسقدر ہم اونکو اونسے بے اعتباری تھی اس باعث پہلے روپیہ چاہا مہدیحسن کے لئے یہ مناسب
نتہا اور جیسا کبھی نہین ہوا ہے صرف دو خط شامل مسل ہین جو انکے درمیان گذرے ہین رفیع الدین
یہان آکر گرٹروڈ سے اپنی محبت کا حال بیان کرینگے اور وہ گفتگو جو درمیان مہدیحسن اور گرٹروڈ کے ہوئی
تھی اس عورت کی بدچلنی کا آخری ثبوت آر چیرڈے گاہن نے حضور سے بیان کیا ہے کہ کیا شہادت اس
شخص کی ہوگی مین عرض کرتا ہون کہ کسی عورت کی گذشتہ بدچلنی کی نسبت ثبوت بہم پونہچانے کیوقت ہمکو شہادت
ایسے گروہ کی جمع کرنی چاہئے جنمین وہ رہی ہو یہ ممکن نہین ہے کہ اعلے درجہ کے لوگ اس قسم کی شہادت
دین مین یہ نہین کہتا کہ اعلے درجہ کے لوگ اس قسم کے شکار کے عادی نہین ہین مگر اونکی زبانین بند
ہین یہ غلط اصول یقیناً ہو مگر ایک قوی اصول ہے اس شخص کے خلاف یہ کہنا کہ اسکا چال چلن خلاف
تھا کوئی دلیل نہین ہے یہ زیادہ یقین کے قابل ہے کہ دو بدوضع مرد اور عورتین باہم مباشرت کرین
بجاے اسکے کہ ایک نیک اور دوسرا بدچلن ہو۔ کثرت کے ساتھ اظہار قطعی طور پر ثابت کرتا ہے
کہ قبل مہدیحسن سے آشنائی کے گرٹروڈ ایک نہایت ہی خراب عورت تہی مجھے صاف صاف
بیان کرتے مین افسوس معلوم ہوتا ہے مگر مین عمداً ایسا بیان کرتا ہون کیونکہ اگر اکلن کی شہادت پر یقین کیا
جاے اور یہ غیر ممکن ہے کہ مسز گل کی شہادت سے بے اعتباری ظاہر کی جاے تو اسکی وجہ
کہ کیون گرٹروڈ سے اوس نے اپنی نسبت ترک کی یہ تہی گرٹروڈ کہاپ کے ساتہ ہم بستر دیکہا مین خیال کرتا ہون
کہ انگریزی زبان مین مشکل سے اسکے واسطے سخت الفاظ موجود ہین کہ جو ایسے خراب مقدمہ مین استعمال کیجاوین
آج مین مہدیحسن کے اوس بیان کی نسبت کچھ کہونگا جو متعلق اشاعت ہوا ہے اول تو اس غرض سے
کہ ابتدائی تقریر مین کونسلی فریق ثانی نے اس امر کے ظاہر کرنیکی کوشش کی تھی کہ پمفلٹ کی اشاعت
پولٹیکل غرض سے ... دوسرے ... نے عمداً اشاعت کے متعلق

دروغ بیانی کی مین مسٹر انورابی کی تقریر سے خلاصہ پیش کرونگا جسکو اونہون نے قبول کیا ہے کہ صحیح ہے انکا
بیان ہے کہ یہ فرض کرکے کہ راقم پمفلٹ کی نیک نیت تھی اوسکے لئے مناسب یہ تھا کہ اِس امر کی اطلاع
نظام مدارالمہام و رزیڈنٹ کو دیتا نہ کہ کثیر تعداد مین پمفلٹ بمبئی و حیدرآباد و ہندوستان کے دیگر
حصص کے ہر ایک کلب و جلسہ مین بہیجا جائے غرض راقم کی پولیٹیکل تھی کہ مہدیحسن کو تباہ کرکے انکے
ذریعہ سے وزارت تباہ کی جاے معلوم تھا کہ اوس زمانہ مین مہدیحسن حیدرآباد مین نہ تھے
اب ہم تمام لوگ واقف ہین اگر جھوٹ افواہ کو نصف گھنٹہ قبل چلنے کا موقع دیا جاتا ہے تو سچ اوس سے بیشقدمی
نہین کرسکتا اُس سے صاف ظاہر ہے کہ جسوقت مسٹر الوزاریٹی نے یہ بیان کیا تھا اونکا منشا یہ تھا کہ حیدرآباد
مین مہدیحسن بوقت اشاعت پمفلٹ نہ تھے اور حضور کی خدمت مین گذارش کی تھی کہ ظاہر ہو حملہ
نہایت نامردانہ ایسے شخص کی نسبت کیا گیا تھا جو اپنی حفاظت نہین کرسکتا تھا اور الزامات کا جواب بھی
نہین دیسکتا تھا مہدیحسن اپنے استغاثہ مین بیان کرتے ہین جسوقت مین اور میری بیوی کشمیر مین تھی
یہ رسالہ شائع کیا گیا تھا مین عرض کرتا ہون اس بیان سے یہ غرض تھی کہ ظاہر ہو جو شخص اشاعت
رسالہ کا ذمہ دار ہے اوس نے مہدیحسن کی عدم موجودگی سے فائدہ اوٹھا کر اونکی بیوی پر حملہ کیا تھا
جرح مین مہدیحسن نے یہ بیان کیا کہ یہ پمفلٹ اوسوقت قانونی طور پر شائع ہوا جب مین کشمیر مین تھا قانونی
اشاعت سے میرا مطلب یہ ہے کہ مسودہ اسپتال مین کانر کو بہیجا گیا تھا کہ جو کلمہ مجھے معلوم ہوا مہینہ
مارچ کا تھا جب مین کشمیر سے واپس آیا تھا یا اوسی روز جب کہ واپس آیا تقسیم کیا گیا یہ بیان اول
بیان کے خلاف ہے وہ پبلک سے اپیل کرتے ہین اور کوشش کرتے ہین کہ اونسے ہمدردی ہو اس نظیر کے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مہدیحسن کیونکر اوس حالت کو چھوڑنیکو طیار ہو جاتے ہین کہ جو انہون نے
اپنے کسی بیان سے اختیار کی ہو بشرطیکہ اونکو عمدہ موقع ملے اب اونکا خیال یہ ہے کہ جب پہلے بیان مین
اونہون نے اشاعت کا ذکر کیا تھا انکا مطلب قانونی اشاعت یعنی انطباع رسالہ سے تھا اور اصل
اشاعت یعنی تقسیم رسالہ سے جداگانہ ظاہر اسعلوم ہوتا ہے کہ مہدیحسن نے یہ تدبیر مشکل سے بچنے
کیواسطے اختیار کی ہے اگر قانونی اشاعت سے اونکا مطلب اوس تاریخ سے ہے کہ جب ۱۲ مارچ کو کانر
کو مسودہ بہیجا تو ظاہر ہے کہ ایسے اونکی عزت کو صدمہ نہین پہونچ سکتا کیونکہ مجھے یقین نہین کہ اونکو ایکسٹی بہر
بھی ایسے لوگون کی راے کی پرواہ ہوگی جیسے کانر ہینڈرک فرا اور اونکے گروہ کے لوگ۔
اسکے متعلق مین شہادت مندرجہ مثل کیطرف توجہ کرونگا مہدیحسن کو قطعی یقین تھا کہ گورنمنٹ یعنی مشتاق حسین
و دیگر لوگ جو اصل مین ذمہ دار انتظام سلطنت تھے تحقیقات کر رہے تھے اور واقف تھے کہ جب

پمفلٹ کی راستی ظاہر ہونے لگی گورنمنٹ نے جسکے وہ رکن تھے تحقیقات بند کردی اپنی شہادت کے صفحہ
۲ مین وہ بیان کرتے ہین کہ جہان تک مجھے علم ہے گورنمنٹ نے کوئی تحقیقات اسمقدمہ مین نہین کی"
آگے چلکر بیان کیا کہ کوئی تحقیقات اس بارہ مین میرے علم مین نہین ہوئی صفحہ ۳۲ مین ہے یہ لکھا ہے مجھے اوس
تحقیقات کا علم نہین جو گورنمنٹ نے اپنی جانب سے کی میرے دفتر سے اس تحقیقات کے متعلق کچھ نہین ہوا معمولی
طریقہ سے یہ خطوط میرے دفتر سے ہوکر گزرتے ہین انکے بیان کے نسبت ہماری عرض یہ ہے اول یہ کہ اونکا
یہ بیان کہ وہ سرکاری تحقیقات سے واقف نہین تھے غلط ہے اور یہ غلط بیانی عمداً کی گئی ہے دوسرے اگر شہادت
سے یہ بھی ثابت نہو کہ مہدی حسن کو اوس گورنمنٹ کی کارروائی سے آگاہی تھی جسکے وہ رکن تھے تاہم اگر شہادت سے
یہ ثابت نہو کہ اونکو اس تحقیقات سے علم ہے تو یہ اونکی ایک تدبیر کا خاص جزو تھا کہ خود تو گورنمنٹ کی کارروائی
سے علحدہ رہین مشتاق حسین و دیگر لوگ واقف ہونگے کہ گورنمنٹ کی حرکت بھونڈی معلوم ہوئی اگر
مہدی حسن کو عام طور پر تعلق ہوتا کیونکہ ممکن نہ تھا وہ تحقیقات ۱۸۸۹ء سے اپنا علم پوشیدہ رکھتے اونہون نے
حلف اوٹھائی ہے کہ پولیس کی خدمات اونکے سپرد نہین ہوئی ہے مجھے یہ دکھلانا ہے کہ مہدی حسن نے اپنی اردو
کی درخواست مین کرنل لڈلو کی خدمات طلب کی تھین اور اونکو لکھا تھا کہ وہ ایکہزار روپیہ کا انعام دینے کو طیار ہین
اگر کوئی پتہ چلے وہ بیان کرتے ہین کرنل لڈلو نے اسٹیولسن سے ہدایت کی مگر مین واقف نہین کہ تحقیقات
قلمبند کی گئی یا نہین مین شہادت پیش کرونگا جس سے معلوم ہوگا کہ مہدی حسن کو پورا علم سرکاری تحقیقات کا
تھا اور ہر ایک تار سے وقفیت تھی جو شمالی ہند کو بھیجا گیا اور اسٹیولسن نے مہدی حسن کے ساتھ اوسی طرح کا برتاؤ
کیا جو ایک با اثر ممبر گورنمنٹ سے ہونا چاہئے اور بذریعہ سرمرجی یا براہ راست مہدی حسین سے تعلق تھا اگر مین
یہ ثابت کردون تو بہت کچھ ثابت کردونگا اور ظاہر ہو جائیگا کہ جب مہدی حسن کسی شئے سے انکار کرتے ہین تو
انکا اعتبار نہونا چاہئے مہدی حسین بیان کرتے ہین کہ اونکو گورنمنٹ کی یوسف الزمان کے ساتھ خط کتابت
سے اطلاع نہ تھی یوسف الزمان کی تحریر سے تردید ہوتی ہے مہدی حسن صفحہ ۶ مین قبول کرتے ہین کہ انہون
نے کئی درخواستین گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجین اور مین عرض کرتا ہون کہ ۔ درخواستون کے مضامین دیکھکر
یہ غیر ممکن ہے کہ یہ رائے قرار دیجائے کہ وہ اس امر سے واقف نہ تھے کہ گورنمنٹ پمفلٹ کے متعلق کیا تحقیقات
کر رہی تھی اسی صفحہ مین وہ بیان کرتے ہین کہ اونکو نثار حسین کے متعلق کچھ واقفیت نہ تھی یہ خود اونکی درخواست
سے غلط ثابت ہوتا ہے صفحہ ۷ مین وہ بیان کرتے ہین کہ شجاعت علی فریدی سے اونکی علم مین خط کتابت تھی یہ بلا شک
اس معاملہ کے متعلق تھی وہ بیان کرتے ہین کہ مینے اس کارروائی مین دست اندازی سے انکار کیا جو گورنمنٹ غیرون کی نسبت کرتی
تھی اور اس بارہ مین فریدی سے گفتگو نہین کی کیونکہ شجاعت علی سے گفتگو راز مین ہوئی تھی اسکے بعد کیونکر ممکن ہے کہ ۱۸۹۰ء سے انکار

کرسکین گے گورنمنٹ تحقیقات نہین کرتی تھی اس امر پر اسقدر بیان کرنیسے میری یہ غرض تھی کہ مہدیحسن کو مقدمہ تحقیقات
کی نگرانی اور شہادت جمع کرنے کے غیر معمولی ذرایعہ تہے جن دونونسے اونہون نے فائدہ اوٹہایا اول تو تحقیقات
کرائی اور جب ناخوش گوار باتین ظاہر ہونے لگین تو اونہون نے تحقیقات بند کی ۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ خط
نمبری ۵ کی نسبت مہدیحسن کا یہ بیان ہے کہ مین واقف نہین رفیع الدین کہان ہین اونکی درخواست شامل
شمل ہے مین سید حسین بلگرامی کا خط پیش کرتا ہون جو کلمہ مشتاق حسین سے مجہے ملا کیا اس سے یہ صاف
ظاہر نہین ہوتا کہ مشتاق حسین ایک بہت بڑے رکن گورنمنٹ مہدیحسن سے تعلق رکہتے تہے اور
سرکاری طور پر جو خط کتابت سید حسین بلگرامی سے ہوئی وہ اون تک پہونچی صفحہ ۱۳ مین مہدیحسن نے حلف
اوٹہائی ہے کہ وہ اوس انعام کے حال سے واقف نہین ہین جسکے بابت کرنل لڈلو نے فریدنجیکو لکہا
ہے وہ قبول کرتے ہین کہ مدار المہام سے اونکے دوستانہ تعلقات ہین ہر طرح اونکی جانب سے اور
گورنمنٹ کی جانب سے سالسٹر ہین اور پہر اوسی صفحہ مین آگے چلکر بیان کرتے ہین مجہے یاد نہین کہ مین
اس بارہ مین کرنل لڈلو سے خط کتابت کرنیکی تکلیف گوارہ کی مین صفحہ ۱۴ کی طرف اون دوستانہ تعلقات
کی جانب آپکی توجہ مبذول کراتا ہون جو مہدیحسن اور افسران بالا مین تہی اس خیال سے کہ دستاویزات
کے پیش کرنے کے نسبت فریدنجی کو ہدایت کی گئی کہ وہ دعوی رازداری کرین یہ ہمارے ساتہ برتاؤ تہا
حالانکہ مہدیحسن کے ساتہ برتاؤ جداگانہ تہا اونکو سرکاری کاغذات تک پہونچ تہی کہ جو برتاؤ اگر ہمارے ساتہ
کیاجاتا تو ہمکو شکایت نہوتی مگر اونہون نے انکار کیا اگر اس بارہ مین آپ اوس خط کتابت کیطرف توجہ کرینگے
جو درخواستون کی حیثیت مین مدار المہام اور مہدیحسن کے درمیان ہوئی ہے تو مجہے امید ہے کہ یہ
امر ہر طرح سے صاف ظاہر ہوجائے گا درخواست نمبری سے جو مہدیحسن نے شامل مسل کی ہے
مدار المہام کے نام ہے اول فقرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب مدار المہام دورہ پر تہے مہدیحسن سے
خط کتابت ہوئی تہی وہ بیان کرتے ہین یہ امر کہ میری شادی بیس سال ہوئے ہوگئی تہی ہر ایک شخص کو معلوم ہے
مگر اس بیان کی شہادت سے تصدیق نہین ہوئی ہے اسکے بعد انکا بیان ہے کہ ہمارے اعزا اور دوستون نے
شادی قبول کی ہے جو شہادت سے ثابت نہین ہے وہ ابتدائی خط کتابت کا ذکر کرتے ہین جو شادی کے
قبل ہوئی مگر یہ پیش نہین کی گئی وصیت سے جو شامل مسل ہے کچہ ثابت نہین ہوتا ہے کیونکہ ممکن ہے کوئی شخص
جسکے نام چاہے وصیت لکہدے اور پہر یہ امر کہ سنہ ۸۷ء مین اونہون نے گرٹروڈ کے نام وصیت
لکہی کوئی ابتدائی ثبوت نہین ہے اگر صفحہ ۴۵ اظہارات ملاحظہ فرماوینگے تو ابتدائی خط کتابت کے نسبت
اونکا بیان ہم دیکہین گے حیرت ہے کہ مدار المہام کے نام اونکا خط پیش نہین ہوا یعنی یہی ایک دستاویز ہے

جو مدار المہام سے ہمکو نہین ملی ہے ہمارے پاس جواب ہے مگر مہدی حسن کا وہ خط نہین جسپر مدار المہام نے
اپنا اطمینان ظاہر کیا تھا اوس خط مین کچھ ایسے بیان لکھے ہونگے جو مقدمہ کے مضر ہونگے اس باعث شاید خط
نکال لیا گیا پہلے یہ حلف اوٹھا کر کہ اونہون نے مدار المہام سے کوئی خط کتابت نہین کی وہ آگے چلکر قبول کرتے
ہین "خط نمبری سی" سنکر مجھے یاد پڑتا ہے کہ مدار المہام سے مضامین پمفلٹ اور اپنی بیوی کے تعلقات کے
نسبت گفتگو آئی ہے مین حلف اوٹھاتا ہون کہ مدار المہام نے مجھسے یہ نہین کہا کہ وہ پہلے ہی اس قسم کی
افواہین سن چکے ہین جس قوی ثبوت کا خط نمبری ۲ مین ذکر کیا ہے وہ پیش نہین ہوا جب مین نے مدار المہام
کو وہ بیان لکھوایا مجھے یقین تھا کہ میرے پاس ابتدائی خط کتابت ہے جو مجھے بعد مین معلوم ہوا نہین ہے جسقدر
مجھے یقین تھا مین نے مدار المہام کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی خط کی موجودگی پر مجھے اسقدر یقین تھا کہ مین نے
قبل مدار المہام کو لکھنے کے یہ نہین دریافت کیا کہ آیا خط تھا یا نہین کیا حضور یقین کر سکتے ہین کہ ایک شخص
اپنے اور گرٹرود کے درمیان ابتدائی خط کتابت قبل یا بعد شادی رکھکر ۱۹ سال خاموش رہکر انکی نسبت
بلا ثبوت معتبر وقوعون کو پھر تلاش کئے کوئی بیان لکھائیگا مہدی حسن عمداً مدار المہام کو ایک غلط بیان سے دہوکھا
دینا چاہتے تھے۔ اونہون نے یہ بہی قبول کیا ہے کہ اصلی واقعات پیش کرین مگر اونہون نے کوشش نہین
کی ہے وہ مدار المہام کیجانب سے تحقیقات کا ذکر کرتے ہین جیسے کہ مہدی حسن کو گورنمنٹ کی
تحقیقات کا علم ہوا اونہون نے اوسکو یہ کہکر اوڑانا چاہا کہ اونکا مطلب اوس تحقیقات تھا کہ جو اونکے
سالسٹر نے کی تھی کار مین ہرفرجی سے میری خط کتابت نہ تھی مین خیال کرتا ہون دہرفرجی نے مجھسے یہ
نہین بیان کیا کہ اونکے پاس کوئی تار فریدنجی یا اونکے سر رشتہ دار محمد شکور کا آیا مین واقف تھا کہ ہرفرجی
نے اشاعت کے متعلق چند گواہون کی شہادت قلمبند کی تھی مین واقف نہین تھا کہ مسٹر ہرفرجی نے
یہ اظہارات مدار المہام کی خدمت مین پیش کئے تھے مین یقین کرتا ہون کہ اونہون نے نتیجہ سے آگاہ
کیا تھا خط نمبری ڈی کا فقرہ اول سنکر مین اب بہی شک کرتا ہون کہ ہرفرجی نے اظہارات مدار المہام
کی خدمت مین پیش کئے بار ثانی بیان کیا اسقدر اوس تعلق کی نسبت بیان کرونگا جو مہدی حسن کو
حکام ریاست سے تھا آخری شہادت مہدی حسین اور مدار المہام مین محبت کی بابت یہ ہے کہ اونکو ریاست و آنریری دفتر
سے روپیہ لینے کی اجازت دی گئی جو قرضہ بیان کیا گیا ہے اسکی شہادت صفحہ ۵۰۶ جدید اظہارات مین ہے
اس سے بالکل یقین آتا ہے کہ مہدی حسن کو ہر ایک موقع اس امر سے وقفیت کا تھا گورنمنٹ کیا کارروائی
کر رہی ہے اور مین ثابت کرونگا کہ بذریعہ اسٹیونسن ہر ایک کارروائی کا علم ہو گیا تھا اور یہان آکر متواتر
لاعلمی ظاہر کرنے سے وہ عمداً دروغ بیانی کرتے تھے۔

اسی کے تعلق مین اوس گمنام خط کا تذکرہ کرونگا جو مہدی حسن کو سر میزز فرنچ پڑ لڈسٹ ملا مہدی حسن کا بیان ہے
مین علت اوٹھاتا ہون کہ انگلستان سے واپسی کیوقت مین نے کوئی افواہ نہین سنی کہ میری شادی
میری بیوی سے نہین ہوئی تھی مین نے ایک گمنام خط کی حیدرآباد مین اشاعت کا حال سنا تھا جو قبل
شادی کے میری بیوی کی حالت کے نسبت شایع ہوا تھا کبھی یہ خط خود نہین دیکھا کسی سے حیدرآباد
مین اسکا ذکر نہین کیا مشتاق حسین سے شاید ذکر کیا ہو یہ خط لکھا گیا تھا مجھے خیال نہین کہ مدار المہام یا
فریدونجی سے ذکر آیا علت اوٹھاتا ہون کہ میجر گف یا کسی دوسرے مین خط کتابت ہونے نہین سنی
اور نہ کسی تحریر فا من آفس کا جسکے نسبت ظاہر کرنے مین مین نے براہ راست یا کسی طرح سے حصہ
نہین لیا اوس تحقیقات مین عمداً مہدی حسن پوشیدہ رکھے گئے تھے تا کہ جب کبھی موقع آئے وہ کہہ سکین
کہ تحقیقات اونکی لاعلمی مین ہوئی اور یہ کارروائی مشتاق حسین کی تھی ۲۵ جولائی ۱۸۹۱ع کو سر مارٹن مرڈیورنڈ نے لکھا ایک
اور امر ہے جسکے نسبت مین آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہون مین دیکھتا ہون کہ ۹ جون ۱۸۸۹ع کو آپ نے
مہدی حسن کو تار ذیل بھیجا میری مبارکباد آپ اور آپ کی بیوی اوس عزت افزائی پر قبول کرین جو ملاقات
ملکہ معظمہ سے ہوئی بہت سی افواہین انگلستان مین اسبارہ مین پھیلی ہوئی ہین وہ یہ کہ وہ لیڈی جو مسز
مہدی حسین مشہور ہین مہدی حسن کی اوسوقت بیوی نہ تہین جب ملکہ معظمہ کے حضور مین پیش ہوئی تہین بلکہ
اونکے ساتھ بطور طوائف رہتی تہین اپنے تجربہ انگلستان سے آپکو وقفیت ہوگی کہ جن لوگونکی حضور ملکہ معظمہ
سے ملاقات کرائی جاتی ہے سخت جانچ ہوتی ہے اور اگر ان افواہون مین کچھ بھی راستی ہوگی تو یہ بہت
ہی ناخوش گوار کارروائی ہوئی ہوگی اسکی وجہ صاف ظاہر ہے کہ کیون اسبارہ مین تحقیقات کا بوجھ
مسٹر پاول پر نہین ڈالا جاتا اس باعث مین آپکو براہ راست لکھتا ہون اس امید سے کہ آپ اس لیڈی
کے مرتبہ کے نسبت قابل اطمینان جواب دیسکین گے جس سے مجھکو بہت راحت ہوگی ورنہ مین مزید بیداری
کرنے کو مجبور ہونگا ۔"

اس خط سے سنجیدہ ذمہ داری حکمرانان ریاست پر ڈالی گئی تہی کہ وہ اون افواہون کی راستی مین تحقیقات کرین
جو کہ نزہ? اور مہدی حسن کے تعلق پھیلی ہوئی تہین مین کہتا ہون کہ اگر مدار المہام نے اپنے ایمان کو اسقدر
کارروائی سے اطمینان دیا کہ اپنا فرض ادا کر دیا کہ اونہون نے اونہین لوگون سے جواب نہین مانگا جو
قابل اطمینان جواب دے سکتے تھے بلکہ مشتاق حسین یا اونکے آدر دون پر اعتبار کیا تو مین کہتا
ہون کہ اونہون نے وہ کارروائی کی جو اونکو کرنی مناسب نہ تہی اور ایک اہم اور عظیم معاملہ مین اونہون
نے بڑا مدد کی جسے اپنا فرض [illegible] اسبارہ مین کچھ جواب چاہونگا میجر گف جنہون نے

مدار المہام کے جانب سے جواب لکھا ہے اپنا ٹھیک غرض ادا کیا کیونکہ وہ خط کتابت کے ذریعہ تھے
ممکن ہے کہ وہ کہین کہ مہدی حسن کو اس کارروائی سے تعلق نہ تھا مین عرض کرتا ہون کہ مہدی حسن اصل کارروائی
کرتے تھے جو مشتاق حسین کے ذریعہ سے ہوتی تھی سوائے اسکے اور کوئی جواب ان لوگون کی جانب
سے نہین ہو سکتا جنکے تحقیقات سپرد کی گئی تھی اور جنسے امید تھی کہ مناسب تحقیقات کرینگے مین اب بھی عرض
کرتا ہون کہ مہدی حسن کو تحقیقات سے علم تھا کیونکہ وہی مناسب ذریعہ تحقیقات تھے کہ شادی کے معاملہ
مین قطعی ثبوت دے سکتے تھے اور اگر مدار المہام اسکے بعد بھی بیان کرین کہ اونہون نے مناسب ذریعہ سے
تحقیقات نہین کی تو مین یہ بیان کرونگا کہ اونہون نے وہ کام کیا جو اونہین نہ کرنا چاہئے تھا بلکہ مین یہ بھی
بیان کرونگا کہ اونہون نے غلطی سخت اور عمداً کی مدار المہام ایک سخت مشکل مین ہین یا تو اونہون نے صحیح ذریعہ واقفیت
مین ہاتھ نہین لگایا جسحالت مین کہ وہ سخت غفلت کے مجرم ثابت ہوتے ہین یا اونہون نے اپنے تئین
چند خودغرض چالاکون کی چالاکی مین پھنسایا جسحالت مین کہ اونکی قابلیت وزارت کی مشکوک ہوتی ہے
مہدی حسن کا بیان ہے کہ اونہون نے کسی سے تحقیقات کا ذکر نہین کیا اگر ہم اونکے اس بیان کا عیدیہ
جرح سے مقابلہ کرین تو عدالت دیکھیگی کہ اونہون نے اس معاملہ مین ایک مختلف رنگ دیا ہے وہ بیان
کرتے ہین مین واقف ہون کہ میجر گف نے سر آسمان جاہ کا وہ خط پیش کیا ہے جو اونہون نے بحیثیت
مدار المہام فارن آفس کو لکھا مین ایک فقرہ سنتا ہون مہدی حسن نے انگلستان سے واپسی کے وقت
مجھ سے بیان کیا کہ چند شرمناک و شریر افواہین مسز مہدی حسن سے اونکے تعلقات کی بابت مشہور
کی گئی ہین مین نے مدار المہام سے اس افواہ کا ذکر کیا مین نے اوس گمنام خط کا حوالہ دیا جو انگلستان
مین سکریٹری آف اسٹیٹ کو لکھا گیا تھا اور جو سر جیمز فرجرلڈ نے مجھے دیا اور مین نے بذریعہ کپتان ہیج لینڈ
مدار المہام کے پاس بھیجا یہ کہکر کہ یہ خط سید علی بلگرامی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے مین نے خود مدار المہام
کو خط لکھا تھا مین شجاعت علی و اقبال علی کے بیان سے واقف ہون اونہون نے مجھسے کبھی نہین کہا
حلف اوٹھاتا ہون کہ مشتاق حسین نے کبھی ذکر نہین کیا اگر مشتاق حسین نے اقبال علی سے کہا کہ اونہون
نے مجھ سے ذکر کیا تو جھوٹ ہوگا یہ صحیح نہین ہے یہ دونو چٹھیان میری اور میری بیوی کی اقبال علی
کے مشورہ سے طیار ہوئین اس بیان مین مہدی حسن اپنی عزت کے تحفظ مین اپنے دوستون کی
آبروریزی کرتے ہین جسکا اونکو استحقاق ہے اس بیان کا گمنام خط سے مقابلہ کیجئے جب اس بیان سے
اونکا مقابلہ کیا گیا تو وہ اس مشکل سے بچ نہ سکے اور اس مضمون کے راست حالات بیان کرنے پر
مجبور ہوئے کہ اونہون نے مدار المہام کو سر فرجرلڈ کا خط دیا تھا اگر یہ صحیح ہے اور مہدی حسن واقف تھے کہ

شجاعت علی و اقبال علی او نکے دردوست اس قابل ہونگے تحقیقات سے واقف تھے تو وہ اس بارہ مین بہی
مثل او ر امور کے ظاہر ہوئے کہ وہ ایک ایسے آدمی ہین جو راست بیانی نہین کر سکتے اونہون نے
اپنے اظہار مین اپنی بیوی کے پیش ہونے کے نسبت بیان کیا یہ صحیح نہین ہے کہ میری بیوی کے ملکہ
معظمہ کے روبرو پیش ہونے سے کوئی شرمناک بات پیدا ہوئی یا اوسکے متعلق تحقیقات کی کوشش
کی گئی پمفلٹ کے شایع ہونے کے وقت تک مین نے اسکا ذکر نہین سنا صفحہ ۹ مین اسکے متعلق صاف
بیان ہے مجھے یاد ہے مدار المہام نے مجھے لکھا تھا کہ وہ میری شادی کے متعلق اطمینان حاصل کر کے
خوش ہوئے مجھے یاد نہین کہ ۷ جون کو مین نے ایک اور درخواست مدار المہام کی خدمت مین بہیجی
قبل اپریل ۱۸۹۲ء کے مجھے یاد نہین کہ اپنی شادی کے بارہ مین مین نے کچھ گفتگو کی یہ واقعہ ہے
کہ اس توہین کے قبل کسی نے شادی کے متعلق بحث نہین کی ہمارے پاس اقرار ہو گمنام خطوط کی
نسبت ہے ایک سر سپہر فرچر لڈ نے شایع کیا اور دوسرا مقامی اشاعت کا ہے صفحہ ۹ مین مہدیحسن کا بیان ہے
مین نے اسبارہ مین مسٹر ڈیورند کا خط بنام مدار المہام کبہی نہین دیکھا اور نہ رزیڈنٹ کے نام کسی ایسے
خط کی خبر سنی یا دیکھی مین واقف نہین کہ مشتاق حسین یا میجر گف نے کوئی جواب اسکے متعلق طیار کیا۔
صفحہ ۱۲ مین وہ پہر اس معاملہ کا ذکر کرتے ہین مین نے اوس شہادت کا مقابلہ کیا جو لکھنو کمیشن نے
قلمبند کی اور مین آپ کی توجہ جدید اظہار کے صفحہ ۹ کی نسبت مبذول کرونگا جسمین مہدیحسن لکھتے ہین
میرے اس بیان سے کہ اگر سر آسمان جاہ حلف اوٹھائین کہ مجھکو ڈیورنڈ کی تحقیقات سے علم تھا تو صحیح ہوگا
کیونکہ وہ کبہی غلط بیانی نہین کرتے اس سے مطلب یہ تھا کہ ہم مین سے ایک شخص ضرور غلطی مین ہوگا۔
مین ابہی حلف اوٹھاتا ہون کہ مجھکو تحقیقات ڈیورنڈ کا بالکل علم نتھا مین مہدیحسن کے اظہار کا اس بیان
پر خاتمہ کرنا چاہتا ہون یہ ایسے صاف و بلا تامل بیانات ہین کہ وہ کہہ نہین سکتے کہ انکی اونکی یادداشت
نے اونکو دہوکھا دیا واقعات کی پریشانی سے دیا یا جو کچھ کہ وہ لکھتے تھے اوسکے معنی نہ سمجھتے تھے اونہون
نے حلفیہ اظہار دیا ہے اور مثل مین کافی ثبوت اونکی عمداً دروغ بیانی کا موجود ہے ۔ ہمارے پاس
خط نمبری ۱۶ مہدیحسن کی جانب سے اقبال کا ہے جو مین کہتا ہون کہ ایک ضروری کاغذ ہے
اس سے مقدمہ کے نسبت مہدیحسن کی رائے معلوم ہوتی ہے وہ چاہتے تھے کہ حیدر آباد سے
چلے جائین جس سے اب اونکو انکار ہے اور کہتے ہین کہ وہ بغیر معافی نہ جاتے ہین عرض کرتا ہون کہ یہ خط
۱۲ مین نواب مہدی حسن کو لکھا ہے۔

خط مہدیحسن مورخہ ۱۰ نومبر ملاحظہ ہو۔

ایک بھی لفظ اس خط مین معافی کی نسبت نہین ہے جسکو حاصل کرنا قبل چلنے کے وہ ضروری خیال
کرتے تھے اونکو صرف دو شرطون کی ضرورت تھی ایک تو اونکا منصب قایم رہے اور دوسرے
گورنمنٹ قرضہ کے لئے اونہین معاف کرے اس شرط کے بعد وہ اپنی عزت سے ہاتھ دہونیکو
طیار تھے مگر اونکو عزت سے واسطہ ہی کیا تہا اونکو پنشن اور روپیہ کی ضرورت تہی اونکو عزت کی اوسقدر
کم پرواہ تہی جسقدر کہ عزت کو اونکی اونہون نے کورٹ آف وارڈس کے یتیمون کا روپیہ غبن کیا اور اوسکو
ساونتہ مین ایک اسٹامپ لگی ہوئی رسید گورنمنٹ کے حوالہ کی مہدی حسین کی کل کارروائی
سے ظاہر ہوگا کہ اونہون نے تحقیقات کا سامنا اوسطرح نہین کیا جسطرح سے کہ ایک معزز ایماندار
آدمی کو کرنا چاہیے بلکہ فارن آفس کی تحریر سے وہ مجبور ہوے ایسے وقت مین نالش کرین کہ جب اونکو
امید تہی کہ ہمکو صحیح حالات سے محروم رکھکر وہ کارروائی مقدمہ جلد ختم کردینگے اور اونکو امید تہی کہ مسٹر
کو صرف پچیس ہزار روپیہ دیکر ایک معافی نامہ شامل مسل کردینگے خود مہدی حسن اپنی شہادت سے
طیار تھے کہ چلے جائین بشرطیکہ مسٹر لکہدیتا کہ اوسکو اشاعت پمفلٹ پر افسوس ہے اور اسکے
بعد مہدی حسن چاہتے ہین کہ ہم یقین کرین کہ وہ روپیہ کے لالچ مین نہین بلکہ سوسائٹی کے تحفظ کی
غرض سے اس مقدمہ مین کوشش کرتے تھے اوس شخص کا خیال کیجئے جو ایسے سنگین حالات
مین معافی کے منظور کرنیکو طیار ہو کیونکہ مگر اوس تمام شہادت کو نکال ڈالتا جو گرٹرود کے
سابق حالات کے نسبت غیرون نے دی ہے جب مہدی حسن کی دروغ بیانی وجعلسازی
کے نسبت شہادت موجود ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ مسٹر کی معافی سے عزت دار آدمیون مین وہ
شامل ہوجاتے مہدی حسن کی رضامندی کہ وہ مقدمہ سے دست بردار ہونا چاہتے تھے قوی
ثبوت اس امر کا ہے کہ وہ اپنی بیعزتی اور اپنی طوائف کا قصور قبول کرنیکو طیار تھے اسکے علاوہ ایک
اور مختصر معاملہ ہے اسکی شہادت موجود ہے کہ مشکل سے کوئی انسانی ادراک مین طریقہ رہ گیا ہے
جسسے مہدی حسن نے اسمقدمہ کے تمام ہونیمین دست اندازی نکی ہو اونہون نے زمانہ کمیشن لکھنو مین
مسٹر سیمر کی سے خط کتابت کی اور اظہارات کمیشن لکھنو اونکے پاس بہیجتے رہے اونکی غرض یہ ہے
کہ سیمر کی رزیڈنٹ نظام اور آپکو ڈراکر کارروائی مقدمہ بند کرا دین مین ثابت کرونگا کہ سیمر کی نے لوگون
پر اثر ڈالنے کی کوشش کی اور مین اونپر تمام طور پر الزام عاید کرتا ہون کہ اونہون نے اپنے مرتبہ ممبری
پارلیمنٹ سے ناجایز فایدہ اوٹھا کر انصاف کے راستہ مین مشکل پیدا کرنیکی کوشش کی مین اسبارہ
مین مسٹر سیمر کی سے اور کچھ نکہونگا بلکہ اونکو وقت سے تنبیہ کرونگا اگر اونکی کارروائی یہی رہی تو وہ برے طور پر

اپنی انگلیان ملائین گے —
اسقدر تو مجھکو شہادت استغاثہ کے نسبت کہنا تھا اب مین ڈفنس کیطرف سے کچھ کہونگا اشاعت کی نسبت
مین ابھی عدالت کے روبرو کچھ نہین کہہ سکتا کیونکہ ابھی استغاثہ کے گواہون کی جرح اسبارہ مین نہین ہوئی
مگر مین ثابت کرونگا کہ حدود ریذیڈنٹی کے اندر زیر حد اختیار عدالت ہذا یہ پمفلٹ شائع نہین ہوا مجھے امید ہے
کہ اس پمفلٹ کی ابتدائی اشاعت کے متعلق مین پتہ کال دے سکونگا جو مجھے اپنے ہم نام نارٹن سے
ملا ہے قبضہ مین ایک کاغذ ہے کہ جو جرح شاہدان کیوقت میں کام مین لاونگا جس سے یہ امر ظاہر ہوگا استغاثہ
کے تعین اشاعت کی آٹھ گواہ تائید کرتے ہین مگر یہ قصور ہی نہین ہے جو ہم مرزا جی کو پہلے معلوم ہوا ان
آٹھ گواہون سے انتظام کیا گیا مگر جب معلوم ہوا کہ ایک ایجنٹ تکلیف دہ ہے تو وہ خاموشی سے نکال ڈالا
گیا اور اوسکی جگہ دوسرا گواہ بہم پہونچایا گیا — بارہ بنکی کمیشن کی نسبت کچھ کہنے کے وقت مین یہ شہادت
شامل مسل کرونگا —
مسٹر رودرا آپ اس شہادت سے اوسوقت تک فائدہ نہین اوٹھا سکتے جب تک کہ شامل
مسل نہو اور اوسوقت تک شامل مسل نہین کر سکتے جبتک مقدمہ بجانب ڈفنس ختم نہو —
مجسٹریٹ اگر آپ شہادت کا ذکر کرنا چاہتے ہین تو کہہ سکتے ہین کہ فلان فلان امور ثابت کرنیکو طیار ہین —
مسٹر رودرا — دوران تقریر مین آپ شہادت شامل مسل نہین کر سکتے —
مسٹر نارٹن تو مین صرف اپنے بریف سے کچھ پڑہونگا مین بارہ بنکی کمیشن کے نسبت کچھ زیادہ کہنا نہین
چاہتا لکھنوی شہادت کی نسبت مین صرف اسقدر عرض کرونگا کہ مسٹر ہوایٹ صرف ایک ضابطہ کے
گواہ اس امر کے ثابت کرنیکو ہین کہ ۱۸۷۳ء مین مرزا باقر حسین نامے کوئی طالب علم کیننگ کالج مین پڑہتے تھے واقعی امر یہ ہے کہ ہمنے کبھی نہین بیان کیا کہ وہ پڑہتے تھے صفحہ ۳ مین مسٹر ہوایٹ نے بجواب سوالات
جرح بیان کیا کہ وہ واقف ہین کہ ۱۸۸۱ء مین دو بہنین بطور طوایف لکھنو مین رہتی تہین مین اسکا اس باعث
تذکرہ کرتا ہون کہ ممکن ہے استغاثہ کیجانب سے یہ بیان کیا جاوے کہ یہ دو بہنین تہین جنکا سید حسین بلگرامی
نے اپنے خط مین تذکرہ کیا ہے مین ثابت کرونگا کہ یہ بالکل غیر ممکن ہے سید حسین لکھتے ہین —
خط مولوی سید حسین مورخہ ۷ ، ۱۰ اپریل ملاحظہ ہو —
سید حسین بلگرامی کہتے ہین کہ اونکو ذاتی علم لکھنو مین رہنے والی دو بہنون کا ہے کہ جنکے نام کا ذکر
اونکے بیان کے موافق اون لوگون کے سامنے ضروری نہین ہے جو بیس سال اوس جانب لکھنو کی
حالت سے واقف تھے کیون نہین سید حسین بلگرامی نے بیان کیا کہ کون یہ دو بہنین ہین جب مین نے

مسٹر ولایت کی جرح کی تو پہلے اونکو ان بہنونکا نام نہین یاد تھا مگر بعد مین انکے نام مسز مرڈو اور مس ٹیل یا
ممکن ہے کہ یہ کہا جاے سید حسن بلگرامی کو ان دو کا خیال تھا حالانکہ مین کہتا ہون اونکو مسز باجز
و گرٹروڈ کا خیال تھا صفحہ ۱ مین مہدی حسین حلف اوٹھاتے ہین مین سید حسین بلگرامی کا خط پیش کرتا ہون
جو کلکتہ کے لیے مجھے ملا مجھے یاد نہین کہ کب مین نے یہ خط مشتاق حسین کو دیا تھا مضمون خط سید حسین
کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہین ہے مگر دستخط اور پتہ اونہین کا لکھا ہے سید حسین اور مجھ مین دوستی ہے میرے
زمانہ طالبعلمی کیننگ کالج مین سید حسین پروفیسر عربی تھے وہان ہم ایک دوسرے سے واقف تھے
مین واقف نہین کہ بیس سال ہوئے وہان دو بہنین رہتی تھین جنسے لوگ واقف اوسوقت تھے
مین واقف نہین کہ سید حسین کا مطلب کن دو بہنون سے ہے اونکے مضمون خط سے مین سمجھتا ہون
کہ دو بہنین بیس سال اوس جانب لکھنؤ مین نہین جنسے اہل لکھنؤ واقف تھے مین ان بہنون کی قوم
اور نام نہین جانتا مین سمجھتا ہون کہ اونکا اشارہ یورپین بہنون سے ہے میری وجہ ایسے خیال
کی یہ ہے کہ پمفلٹ مین دو بہنونکا ذکر ہے یورپین مین یوریشین کو شامل کرتا ہون مین نہین جانتا
کہ سواے مسز باجز اور گرٹروڈ ڈانلی کوئی دو بہنین یورپین یا یوریشین لکھنؤ مین نہین مجھے نہین معلوم کہ
کن دو بہنون کا ذکر کرتے ہین دورہ سے واپسی کیوقت (کیونکہ یہ خط میرے عدم موجودگی مین آیا تھا)
مین نے اونسے پوچھا کہ وہ دو بہنین کون تھین اونہون نے جواب دیا کہ وہ بہنین اوس سڑک پر رہتی
تھین جو مرزا عباس بیگ کی کوٹھی سے گولہ گنج کو جاتی ہے اونہون نے بیان کیا ایک کو ہم نے
دیکھا تھا اونہون نے اسکے علاوہ کچھ نہین بیان کیا اونہون نے کہا کہ اونکے متعلق اونکے اخبار مین
کچھ شایع ہونیوالا تھا اوس زمانہ مین سید حسین لکھنؤ ٹیمس کے اڈیٹر تھے اور اسکے متعلق ان دونو بہنین
سے ایک بہن اونکے پاس آئی تھی اسکے علاوہ اونہون نے کچھ نہین بتلایا اونکا نام عمر مذہب نہین بتلایا
مین سمجھتا تھا کہ وہ یورپین یا یوریشین لڑکیان ہین گو اونہون نے مجھے آگاہ نہین کیا مین نے نام دریافت
کیا مگر اونہون نے کہا کہ یاد نہین مین نے اونسے یہ دریافت نہین کیا کہ کیونکر یہ وہان آئین اور انکے
باپ کا کیا نام ہے اونہون نے مجھسے کہا کہ باپ انکا موجود ہے کیونکہ اونکے پاس وہ مع اپنے
باپ مرلی یا کسی دوسرے عزیز کے آئین تھین سید حسین نے لفظ باپ کا نہین استعمال کیا تھا گو میرے
دل پر ایسا خیال ہوا مین نے اون سے یہ نہین پوچھا کہ آیا باپ پنشن یافتہ کپتان لفٹنٹ تھا یا اون
لڑکیون کا نام ڈانلی تھا مجھے معلوم تھا ڈانلی نام نہین ہو سکتا کیونکہ اوس گفتگو مین سید حسین نے یہ کہا
یہ لڑکیان بالکل جدا تمہاری بیوی سے ہین اونہون نے کہا مجھے بخوبی یاد ہے کہ جو لڑکی میری پاس

آئی تہی وہ تمہاری بیوی سے بالکل جداگانہ تہی اور بڈہا باپ بالکل جدا خاندان کا تھا اور تمہاری بیوی کے باپ سے بالکل علحدہ مجہے بالکل ٹہیک یاد نہین ہے کہ اونہون نے اوپر کے فقرہ مین لفظ بڈہا استعمال کیا اونہون نے اوس لیڈی کے نسبت کچہہ نہین کہا جو گہر پر تہی اور کسی سے ملاقات کرتے نہین آئی مین لکہنؤ مین ۲۰ سال ہوے گیا تہا قبل اسکے کہ کاغذ نمبر ۶ لکہا گیا مگر مین انکار کرتا ہون کہ مین اون لوگون مین آتا ہون جنکے نسبت یہ کہا جاے کہ وہ ۲۰ سال کے اوس جانب کی کیفیت سے واقف ہین ۱۸۵۹ء مین لکہنؤ کے وارڈ انسٹیٹیوشن مین تہا کہ جو مین چہوڑ ہی گیا تہا ۱۸۶۱ء مین وارڈ انسٹیٹیوشن چہوڑ دیا تہا اور گہر اپنے چلا گیا تہا مین لکہنؤ ۱۸۶۹ء مین واپس آیا اور بطور طالبعلم کیننگ کالج بہرتی ہوا مین نے ۱۸۷۰ء یا وسط ۱۸۷۱ء مین کالج چہوڑ دیا مین نہین بتلا سکتا ہون مین نے کب چہوڑا مین ۱۸۷۵ء مین لکہنؤ واپس آیا مین ۲۰ سال گذشتہ لکہنؤ کی حالت سے واقف نہین مین اب بہی کہتا ہون سید حسین نے مجہہ سے بیان کیا کہ ان دو لڑکیون کے نام معلوم نہین اونہون نے مجہہ سے یہ نہین کہا کہ کبہی اونکو ناجائز تعلق دونون بہنون مین سے کسی کیسا تہا اونہون نے یہ کہا تہا کہ اونکا خراب چال چلن تہا اونہون نے یہ نہین کہا کہ یہ بہت بدنام تہین مین نے اونسے یہ نہین پوچہا کہ یہ آپ کس بنیاد پر کہتے ہین اب مین جاننا چاہتا ہون کہ آیا سید حسین ڈانلی اور اوسکی لڑکیون سے واقف تہے یا نہین کیا اس بیان مہدی حسن مین کوئی بات ایسی ظاہر نہین ہوئی جس سے یہ بیان غلط معلوم ہو کیا سید حسین نے اپنے اس بیان مین مہدی حسین کو شامل نہین کیا تہا جسمین اونہون نے ۱۸۶۳ء کے واقفان حالت لکہنؤ کو شامل کیا تہا مگر مہدی حسین کو اس سے انکار ہے مین کہلاؤنگا کہ کیونکر مہدی حسین مسٹر سرے وانڈرسن کا ذکر نکرتے تہے مجہے افسوس ہے کہ ان لوگونکے نام کا ذکر آیا مگر یہ ذکر اتفاقیہ ہے اور مجہے ان دو عورتون کو اُن لوگون سے علاحدہ کرنا ہے جنکا پمفلٹ مین ذکر آیا ہے اگر یہ دو عورتین جادہ نیک چلنی سے ہٹ گئین تو انمین اور گرٹروڈ مین بہت بڑا فرق تہا ان تک سوا کرنیلون کے جنسے انکی آشنائی تہی اور کوئی نہین پہونچ سکتا تہا اونکو ہندوستانیون سے کوئی مطلب نہتہا گرٹروڈ اور مسٹر ہاجز تک ہر ایک شخص کی پہونچ تہی جو اونپر دلدادہ ہو مسٹر ہاجز راجہ کپورتہلہ کی آشنائی مین تہی اور گرٹروڈ کو اپنے عاشقان کے رنگ اور قومیت مین کوئی امتیاز نتہا یہ حالت مسز مرے و مسز انڈرسن کی نتہی جو ایک ایسی زندگی گذراتی تہین جسکو عام بازار کی خواہش نہین کہہ سکتے مین اس معاملہ کا ذکر نکرتا مگر خیال ہے مبادا کوشش کیجاے ان دونو کے نامون کو اون نامون سے نسبت دی جاے جنکا تذکرہ سید حسین کے خط مین ہے مین یہ منشی سجاد حسین کی شہادت سے ثابت کرنے کو طیار ہون کہ گرٹروڈ ڈانلی جب درمیان ۱۸۶۷ء لکہنؤ مین رہتی تہی تو اچہی زندگی نہ گذراتی تہی

اونکی شہادت قوی و مضبوط ہے وہ آزاد آدمی اس مقدمہ مین بلا کسی تعلق فریقین یا زیادہ تر سرچینگ
ہین اونکی شہادت اونکے خلاف یہ امر بیان کیا گیا ہے کہ وہ ممبر کانگریس ہین یعنی کانگریس والا جو لفظ اونکے
اور اونکے ہم خیالون کی ملامت مین استعمال ہوتا ہے مین یہان اصول کانگریس کی محافظت کو
نہین کھڑا ہوا ہون مگر مجھے اون اصولون کی تائید مین مطلق شرم نہین جنکی سجاد حسین حمایت کرتے ہین
اور مجھے مین خیال کرتا ہون کہ عام فائدہ ملحوظ ہے لکھنؤ مین سجاد حسین کی شہادت اسباعث ناقابل
اعتبار ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ مہدی حسن نے اوس کانگریس پر ٹیمس مین حملہ کیا تھا جسکے سجاد حسین
ایک اہم رکن ہین مین یہان مہدی حسن کے خط ٹیمس کے الفاظ کے نسبت کچھ بیان کرونگا بلکہ اسقدر
کہکر اطمینان کرونگا کہ مہدی حسین نے خود خط نہین لکھا کیونکہ وہ ایسے خط کے لکھنے کے بلکہ اوسکے مضامین
سمجھنے کے بھی قابل نہ تھے سجاد حسین پر وہ الزام ناقابلیت عاید نہین ہوسکتا جو مین مہدی حسن پر
عاید کرسکتا ہون کہ اونکو گلے گرپا گرسپل کے ایسے لوگونکو ملازم نہین رکھنا پڑا کہ اونکی محافظت کرین
کیا وہ سچ اور راست سمجھتے ہین اور ایسی خبرون پر حملہ اور ملامت کرین جسکو وہ خوفناک خیال کرتے
ہین ہم اہل کانگریس یہ دعوے کرتے ہین کہ ہم لوگ اسکی قوت رکھتے ہین کہ اپنے دماغ اور فہم سے
اپنی خواہشات کا اظہار کرین سجاد حسین کے اظہار مین امور قابل غور یہ تھے اونہون نے حلفیہ
بیان کیا کہ شیلانہ مین وہ ایوانس سے واقف تھے اور ایوانس ایک خاص مکان مین رہتے تھے
جسکا فوٹو شامل مسل ہے اس مکان کی نسبت ایوانس سے جرح کی گئی اور یہ ایک عجیب بات ہے
کہ اونہون نے اس امر سے بچنے کی کوشش کی کہ اونکو اس مکان مین رہنے کا اتفاق نہین ہوا
یہ ضروری تھا کہ اس بیان سے انکار کیا جاے کیونکہ سجاد حسین نے بیان کیا تھا کہ اونہون نے اونکو
اوس مکان مین دیکھا تھا انکی بیوی لڑکی اور بچون سے واقف تھے اور اوسی مکان مین اکثر گرودے
ملاقات ہوئی ہے سجاد حسین نے چند تفصیلی حالات ایوانس خاندان کے بیان کئے کہ جو ایام مین اس
خیال سے کہ بعض کی نسبت سجاد حسین نے اقرار کیا ہے اگر یہ صحیح ہو کہ سجاد حسین اس شخص کے خاندان
سے لکھنؤ مین واقف تھے اور یہ صحیح ہے کہ ایوانس قابل اطمینان طور پر سجاد حسین کی اپنے خاندان
کی نسبت واقفیت کی تردید نہین کرسکے اور چند واقعات قبول کرنا پڑے تو ہم سمجھ سکتے ہین کہ کیون
اسکی کوشش کی گئی کہ سجاد حسین کے بیان کی راستی سے انکار کیا جاوے مگر آخرکار مسٹر ملنکن
کی کوششون کا شکریہ سچائی ظاہر ہونے لگی ایوانس بیان کرتے ہین کہ وہ سجاد حسین سے واقف
نہین ایک ایسے شخص سے جو عملاً تین یا چار ماہ اونکے گھر مین رہا ایوانس کا بیان تھا مین اونسے

واقف نہین ہین کبھی کوئی شخص اس نام کا میرے گہر نہین آیا مین نے یہ کبھی نہین معلوم کیا کہ ہندوستانی
اوسکے گہر جاتے تھے ایوانس بیان کرتے ہین کہ اوس زمانہ مین وہ ایک سو روپیہ ماہوار پاتے
تھے اسوقت تین سو پاتے ہین نیل گیٹ کے قریب کوٹھے پر کبھی نہین رہتے تھے کبھی اونکو شوق حاضری
نہ تھا اور نہ اونکا کوئی بھائی سرکاری ملازمت مین تہا آگے چلکر وہ بیان کرتا ہے مین نے کسی سے یہ
نہین بیان کیا کہ گرٹروڈ ڈانلی میری بھتیجی تہی جب میری پہلی ملاقات اوس سے ہوئی وہ دسمبر ۱۸۶۲ء مین شملہ
سے لکھنو آئی قبل اوسکے مین ذاتی طور پر اوس سے واقف نہ تہا مگر میری بیوی شاید واقف
ہون جہانتک مجھے علم ہے وہ واقف نہین تہین وہ میرے گہر اس باعث آئین کہ للدنس اسلیم مین
وہ مسز ڈانلی ایک ساتھ رہتی تہین میری بیوی اسکول مین پڑہتی تہین اوس نے مجھ سے بیان کیا
کہ گرٹروڈ ڈانلی ہمارے ساتھ ٹھہرنے آئی ہین مین واقف تھا کہ یہ آتی ہین اپنی بیوی سے نہین پوچھا کہ یہ لوگ
کیون ہین یہ ہمین مکان کا کرایا اور قیمت نہ دینے والے تھے اونکے ٹھہرنے کا کوئی وقت مقرر نہین
کیا گیا تہا مین نے اونکو اس باعث اپنے گہر مین ٹھہرایا کہ مسز ڈانلی نے میری بیوی کے اوپر نارتس
اسلیم مین مہربانی بیماری مین تیمارداری سے ظاہر کی تہی مسز ایوانس کے بیماری کے بارہ مین اونکا بیان
یہ ہے کہ وہ مسز ڈانلی کے ساتھ صرف ایک گھنٹہ شملہ سے آتے وقت ٹھہری تہین اور بالکل اپنے
خاوند کے بیان کی تردید کرتے ہین کہ کبھی اونہون نے مسز ڈانلی کو اس باعث بلایا کہ اونکے اوپر بیماری
مین اونہون نے مہربانی کی تہی مسٹر ایوانس کہتے ہین میرے پانچ لڑکے اور دو لڑکیان ہین میری ایک
لڑکی کا نام الالیس ہے اوسکی شادی ولسن سے ہوئی ہے مین واقف نہین کہ اب وہ کہان اور
کیا کرتا ہے میری لڑکی الیس کبھی خراب نہین ہوئی اور نہ وہ کبھی حیدرآباد مین تہی وہ اپنی اس
لڑکی کا حال نہین بتلا سکتے آپ سجاد حسین کی شہادت سے خاندان الیس کے پورے حال سے
واقف ہونگے کہ جو ان لوگونکے نام بیان کرتے ہین کہ جو ایوانس کے گہر جایا کرتے تھے اور یہ قبول
کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ جاتے تھے یہ ایک عجیب قصہ ہے سجاد حسین کہتے ہین کہ اونکو کچھ گرٹروڈ سے
تعلق تہا مگر ایک روز باپ اور ماں کی عدم موجودگی مین ایک لڑکی نے ایک کمرہ کا پردہ اوٹھایا
جسمین سجاد حسین کو یون ہی سی جھلک اندر کمرے کے معلوم ہوئی اور اونہون نے ایک شخص کو گرٹروڈ
کے ساتھ ہمبستر دیکھا مسٹر لنکن اس شہادت کے متعلق کہتے ہین جب تک سجاد حسین نہ بیان کرین
کہ دونو برہنہ تھے یا کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اگر کپڑے پہنے ہوئے تھے تو کس قسم کے اگر وہ تفصیلی معلومات
ہم نہ پہونچا سکین تو انکا اعتبار نکرنا چاہیے مین کہتا ہون کہ یہ بیان مہمل ہے کیونکہ

ممکن ہے کہ ایک شخص کی نظرون سے پڑی ہو اور وہ جلدی مین یہ عہد لکھ سکا ہو کہ آیا وہ دونو ننگے تھے یا کُرتہ
پہنے تھے بوسہ لیتے تھے یا کیا کرتے تھے سجاد حسین نے گرٹروڈ کی شہرت نہی بیان کی مسٹر انگلس کا
بیان تھا کہ مین کسی شخص کی شہرت کی نسبت غیرون کی شہادت نہین پیش کر سکتا مین نہین جانتا کہ
کیونکر شہرت سوا سماعی اظہار کے ثابت کیجا سکتی ہے اور مین عرض کرتا ہون کہ شہادت ایسی بنا پر
منظور ہونا چاہیے ۔

دوسرے گواہ سید اصغر جان ہین مجھے ایک ضروری بیان ان صاحب کی نسبت کرنا ہے آپ نے
سُنا ہے کہ کیونکر اور کن حالتون مین اس شخص نے اپنے تئین مخالف گواہ ثابت کیا اور مین آپکی توجہ خطوط
۱۰۶ و ۱۰۷ اور اس شہادت کیطرف متوجہ کرونگا کہ جس سے ثابت ہوگا کہ اصغر جان نے اپنے تئین بالکل
مہدی حسن کے قبضہ مین کر دیا ساجد بیگ ہماری اعانت کرنے لکھنؤ بھیجے گئے تھے اور آپ واقف
ہین کہ ان فوٹوؤن کے متعلق اور لینے اور اصغر جان سے خط کتابت تھی جب ہم لوگ اصغر جان تک پہونچے
تو انہون نے کہا کیا ساجد بیگ چاہتے تھے کہ گرٹروڈ ڈانل کے وہ فوٹو اصغر جان سے حاصل کرین
جو مہدی حسن نے حلفیہ بیان کیا تھا سنہ ۷۳ء مین تلف ہوئے تھے مین بیان کرتا ہون کہ ہمارے
لئے نہ مناسب ہوتا اگر پانچ چار یا زیادہ روپیہ مہدی حسن کی سچائی کے خلاف ثبوت جمع کرنیکو دیا
جاتا کیونکہ ہماری غرض مہدی حسن سے اس بارہ مین بالکل مختلف تھی ہم چاہتے تھے کہ وہ سچ بولین
اور وہ جھوٹ کے خواہان تھے ہم چاہتے تھے کہ نگیٹو کو روشنی مین لاوین اور وہ دبانا چاہتے تھے
ہماری کوشش تھی کہ انصاف مین مدد ہو اور وہ دبانا چاہتے تھے جیسا کہ مین نے بیان کیا اصغر
دوہری مشکل مین پھنسے تھے ایک جانب تو خیال تھا کہ سرور جنگ کے ساتھ حق دوستی ادا کرین
دوسری جانب مہدی حسن کے تھیلیون کی لالچ تھی اور انہون نے اپنی دونو خواہشین پوری
کین ایکجانب تو اصل نگیٹو سے فوٹو نمبر ۱۹ و ۲۰ ہمکو دیا دوسری جانب پانچہزار روپیہ پر نگیٹو مہدی حسن
کے ہاتھ فروخت کر دیا جس معاملہ کا کچھ ثبوت علے عباس کے چیک سے ملتا ہے ان فوٹو کی نسبت
یہ نیم چالاک بڈھا بہت ہی فکر مند تھا کہ مہدی حسن کی جنبہ داری مین بحلف بیان کرے کہ انہون
نے ہمکو فوٹو نہین دئے اسکو ایک کمسن شخص ساجد بیگ سے واسطہ تھا جو خوش قسمتی سے سارے
جعلسازی اور دروغ حلفی کی عادتون سے مبرا تھے اور جنہون نے خط ۲۷ لکھ دیا بات یہ ہوئی کہ
ساجد بیگ نے فوٹو مانگے بہت سی تکلیف و خط کتابت کے بعد کیونکہ اصغر جان لکھنؤ مین نہ تھے
اصغر جان نے رضامندی ظاہر کی واپسی لکھنؤ کے وقت فوٹو نمبری ۱۹ ساجد بیگ کی موجودگی مین

وہ طبع کر دین گے جب کو پلیٹ سے ایک فوٹو آتارتے انہون نے دیکھا اور اسکی جگہ دوسرا رکھا۔ کیونکہ وہ ایک اچھی طرح نہ چھپا تھا اصغر جان نے ۱۹ و ۲۰ نمبر کے فوٹو چھپا کر ہمکو دیئے کہ جو فریق ثانی کا بیان ہے کہ فوٹو سے اوتارے گئے نہ اصل نگیٹو سے ہم خاص ماہران ہنر کو شہادت مین پیش کرینگے اور ثابت کرونگا کہ تصاویر اصل مین نگیٹو سے تیار کی گئین مسٹر ہوز ایک مشہور فوٹو گرافر ہند کو پیش کرونگا جو تبلاینگے کہ یہ فوٹو گراف نگیٹو سے لی گئی کیونکہ جو فوٹو گراف ایک دوسرے فوٹو گراف سے لیا جاتا ہے اسمین کاغذ کا رنگ بھی آجاتا ہے وہ آپ کے روبرو بیان کرینگے کہ کیونکہ یہ فوٹو گراف اصل سے لئے گئے ممکن ہے کہ بعض فوٹو پر سفید داغ ہوں اور دوسرون پر سیاہ یہ صرف صفائی کا پھیر ہے۔

مین خیال کرتا ہون مہدی حسن نے غلطی کی کہ یہان آکر بیان کیا کہ یہ فوٹو بجائے نگیٹو کے کاغذ سے اوٹھائے گئے۔ خیر ساجد بیگ اور اصغر جان کا پھر ذکر کرونگا کہ ساجد بیگ کو فوٹو دیتے وقت اصغر جان نے بیان کیا آپکو کہنا چاہئے کہ آپ بہت خفا ہین کیونکہ مین اسوقت تک آپکو فوٹو نہ دونگا جبتک آپ ایسا بیان نہین کرینگے اصغر جان چاہتے تھے کہ مہدی حسن کے کونسلی کو یہ دکھلائین کہ اونہون نے کسی شخص کو فوٹو نہین دئے مگر یہی مشکل تھی اور اونکی دغا بازی اونکے سر آن پڑی اصغر جان کو مہدی حسن کے پانچ ہزار روپیہ ایک ایسے نگیٹو کے معاوضہ مین ملے جسکی قیمت پانچ آنہ بھی نہ تھی ساجد بیگ نے خط نمبری ۲۷ جو بجنسہ مثل ۱۲ کے ہے سوائے اون تبادلات کے جو درج مسطور کئے گئے ہین ساجد بیگ نے پہلا خط سرخی سے لکھا تھا جو وہ اصغر جان کے پاس لے گئے مگر اونہون نے چند باتین خط کی ناپسند کین اور خود اپنے قلم وسیاہی سے لکھدیا اوسکا پلیٹ ٹوٹ گیا ہے یہ لکھکر اونہون نے ساجد بیگ سے کہا کہ اپنے گھر جاکر اس اصلاح کے ساتھہ خط صاف کر لاؤ اور اسوقت مین آپکو فوٹو دونگا ہم نے مرتضے حسین کو شہادت مین طلب کیا اور انہون نے بیان کیا کہ انہون نے خط نمبری ۲۷ جسکا مضمون مثل ۱۲ ہے ساجد بیگ کو لکھوایا گو انہون نے پورے طور پر اس خط کے مضمون کو نہین پہچانا کہ یہ وہی خط تھا جو اونہون نے لکھوایا لکھنوی شیعہ کا ایمان اس امر کے مانع ہوتا ہے کہ کسی شیعہ کے خلاف وبا پو کے موافق شہادت دے ساجد بیگ نے اپنے خط مین یہ بیان کیا تھا نہ اونکو اصغر جان کے اس رویہ پر افسوس ہے کہ اونہون نے گرٹرووڈ کے فوٹو نہین دئے کہ جس برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو اس پرانی ملاقات کا خیال نہین جو سرور جنگ سے تھی

صرف سر ہی نہیں ڈھکتے بلکہ سینہ بھی اگر آپ فوٹو نمبری ۱۹ ملاحظہ فرمائینگے تو دیکھینگے کہ بازوان سینہ
بالکل کھلا ہوا ہے اصغر جان سے اسکے بابت جرح کی گئی لیکن انکے اس اقرار سے کہ معزز مستورات
یہ صاف ہے کہ ان کا کبھی نہیں کھولتی ہیں نیز یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا کبھی گرورڈ ڈائل نے اپنا فوٹو اسطرح نہیں کھچوایا کہ معزز
سکھ عورتوں کو نفرت معلوم ہو بیان بھی حسب عادت گواہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی بیان کیا گیا کہ اس نے
اور بھی مسلمان لیڈیوں کی اسطرح سے فوٹو اوتارے ہیں ایک مسلمان عورت کی یاد بھی تھی مگر معلوم
نہیں تھا کہ وہ سکھ ہے یا غیر سکھ اسنے اپنا فوٹو دو پٹہ پیروں پر رکھکر اوتروایا تھا مگر مقابلہ فوٹو ہی گم ہو گیا
کیونکہ وہ کہ نہیں سکتے تھے کہ بیگم صاحبہ معزز سکھ عورت تھیں یا بازاری طوائف میں نے اصغر جان
سے پوچھا کہ کیا انکی ماں لڑکی بیوی اور بہن ہے اور کیا انکا اسطرح سے فوٹو لیا گیا اور جسنے فوٹو اتروایا
سے تحفظ آبرو کے لئے اپیل کی قصہ مختصر یہ ہے جسکو آپ ملاحظہ کیجئے سے متفق کر سکتے ہیں کہ
انہوں نے قبول کیا کہ فوٹو مثل عام طوائفوں کے کھچوایا گیا تھا اس سے ظاہر کون ثبوت ہو سکتا ہے
امر کا ہے کہ یہ فوٹو مثل شریف مسلمان یا سکھ عورتوں کے نہیں کھچوایا گیا کہ جسم کا ایک حصہ کھلا ہوا
اور مثل بازاری عورتوں کے ہے میں عرض کرتا ہوں کہ ہم نے اصغر جان کی غلط بیانی بخوبی ثابت
کر دی اور یہ بھی دکھلا دیا کہ مہدی حسین کی وجہ سے دروغ حلفی کی وجہ یہ تھی کہ مستغیث اصغر جان اس
طرح سے روپیہ کہاں گئے کہ ایک عمدہ ثبوت ہمارے موافق ضائع ہوا اور مہدی حسین کی امداد ایک جھوٹے
مقدمہ میں جھوٹا حلف سے کر رہے ہیں پھر اوس شرمناک کارروائی کا ذکر کرونگا جو مہدی حسین کے وکیل
علی عباس نے اس سازش میں کی عدالت نے خود ایک امر صاف کر لیا جو میں بھول گیا تھا
یعنی جسوقت علی عباس کو چک دی گئی وہ کبھی اونکے ہاتھوں سے سوائے محرر تک جانے
کے باہر نہیں گئی اور مکان کے باہر تو نہیں گئی جسمیں وہ لکھی گئی تھی میں نے اس بیان کے بعد
اگر ساجد بیگ نے تفصیلی حالات اس چک سے چوبیس گھنٹے کے اندر بہم پہونچائے تحقیقات
کی واقعات اصلی یہ معلوم ہوئے کہ ساجد بیگ دسویں اکتوبر کو ابتدائی کارروائی کمیشن
لکھنو کا خیال کر کے بیان کرینگے کہ اصغر جان مسٹر بدرالحسن کے بنگلہ میں گھوم رہے تھے انہوں
نے چک کے متعلق معلومات جمعرات کے قبل بہم پہونچائی اگر یہ صحیح ہے کہ ساجد بیگ نے
اصغر جان کو چک دکھلائی تو مہدی حسن کے اوس بیان کا کیا ہوا کہ اونکے علم میں چک
۴ اکتوبر کو ضائع ہوئی اور کبھی مکان کے باہر نہیں نکلی یہ ایک اور ثبوت مہدی حسن اور ان
سازشین کے اخلاق اور ایمان کا ہے

برگیتا کی شہادت کے متعلق ایک عجیب امر ہے کہ جو کسیقدر قابل غور ہے یعنی اسکا ثبوت
موجود ہے کہ مہدی حسن نے گواہوں کو رشوت دی برگیتا نے اپنے اظہار مکرر میں بیان کرتے ہیں
میں نے پہلی مرتبہ ۱۸۹۱ء میں گرٹروڈ ڈانلی کی مہدی حسن سے شادی کی افواہ سنی میں نہیں
کہہ سکتا کہ کس نے مجھ سے کہا میں نے دریافت کیا اور جواب ملا کہ اوسکی شادی ہوگئی ہے مجھے
یاد نہیں کہ کیوں میں نے یہ تحقیقات کی میں نے کسی پورے واقف کار سے دریافت نہیں کیا
کہ گرٹروڈ اور مسٹر ہاجر کا کیا حال ہے مجھے نام نہیں یاد ہے میں نے یہی بیان پولیس انسپکٹر
کارنیلس سے کیا تھا مجھ سے جس شخص نے کہا تہا اوسنے یہ بھی بیان کیا تہا کہ سنی سنائی بات
ہے میں قریب ۱۸۹۵ء کے کارنیلس سے بیان کیا تہا وہ گورنمنٹ کی جانب سے تحقیقات کرنے
آئے تہے اور جو کچھ میں نے سنا تہا میں نے بیان کردیا مجھے معلوم نہیں کہ کس گورنمنٹ کی جانب
سے تحقیقات ہورہی تھی میں واقف نہیں کہ یہ تحقیقات ۱۸۹۵ء میں نہیں ہوئی تھی میں حلف نہیں
اوٹھا سکتا یہ عجیب بات ہے کہ ہمکو یہ امر بلا سابق کی اطلاع کے معلوم ہوا کسی شخص کو معلوم تہا
کہ برگیتا یہ کہنے والے تہے یہ ان لوگوں میں ہیں جنکی نسبت مہدی حسن کو فخر ہے کہ انہوں نے روپیہ
کا وعدہ کر کے کو برگیتا اپنی شہادت میں ترمیم کرائے بعد اوسکو روپیہ دینے وقت دغا دی برگیتا
نے ایک عجیب بیان لکھواتے ہیں کہ ۱۸۹۵ء میں بمقام لکھنو تحقیقات ہوئی تھی مگر وہ کہتے ہیں کہ
معلوم نہیں کہ کس گورنمنٹ نے تحقیقات کی تھی میں جانتا ہوں کہ گورنمنٹ مشتاق حسین کا
بھی تو وہ اس معاملے میں سچائی دریافت کرنے کی کوشش کرتے تہے یقیناً اس غرض سے
جب حال معلوم ہو جائے تو مہدی حسن اپنے آبرو کے فائدہ کے خاطر اون حالات کو پوشیدہ
رکھیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ کارنیلس یہیں کا شخص ہے یا اسکا جوڑی وار بھائی گرینٹ کی
نسبت مجھے سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہنا ہے کہ یہ مثل میں موجود ہے کہ کیونکر یہ شخص ہمارے
ہاتھ آیا مسٹر لوایل کو شہر کے پرانے رہنے والوں کا تمام حال معلوم ہے مسٹر گرینٹ نے
آکر اپنا بیان مسٹر اینجلو کو لکھوا دیا پہلے تو وہ مسٹر لوایل سے ملنے کو گئے جنہوں نے انسے پوچھا
کہ شاید وہ حال ڈانلی سے واقف ہوں انہوں نے تمام حال صفائی سے بتلا دیا میں نہیں کہہ سکتا
کہ انکی نسبت بہی یہ کہا جاوے گا کہ ہم نے بمبئی کی وہسکی سے بدمست کیا مگر ممکن ہے کہ انکو ایک
گلاس ملا ہو کیونکہ گرمی کا موسم تہا اونہوں نے ایک بیان لکھوایا جسکو میں سچا بیان کہونگا اور انکو
کوئی لالچ نہیں دی گئی وہ مسل دیگر گواہوں کی اسی پوری معلومات کے ساتھ شہادت دینگے

ہو گئے کہ انکو امید و یاس مین چار پیسون کی بھی امید نہین مسٹر ہکجوت نے یہ ہر ایک گواہ سے کہدیا تھا
انھون نے انکا حکم دیا تھا کہ یہ ایک شرمناک مقدمہ ہے اور کوئی ضرورت نہین کہ وہ لوگ اس سے
کوئی واسطہ رکھین بشرطیکہ انکو کوئی اعتراض ہو جیسے ہی مسٹر گرانٹ کا اظہار عدالت مین شروع ہوا
اور گرٹروڈ کی عمر کی بابت سوال ہوا تسنے بدلنا شروع کیا ہے یک فریق نے اس بڑھے آدمی کو پکڑا اور
اوس سے یہ بیان کرایا کہ جب اسنے یہ لکھایا کہ گرٹروڈ ہندوستانی کے ساتھ خراب ہوئی تو اوسکا مطلب
احمد یحیی سے ہے مگر اس بیان کے بعد بھی یہ بات ظاہر ہوئی کہ گرٹروڈ گرانٹ کی رائے مین ایک خراب
عورت تھی اور جرح کی نسبت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہین مین نے بیان کر دیا ہے کہ یہ شخص بہت
ہی شرمناک قسم کا ہے جو نہایت ہی ذلیل سوسائٹی سے نکلا ہے مگر جیسا کہ مین نے ذکر کیا ہے کہ
علاوہ بریں اس لوگون کی اخلاقی حالت ثابت کرنے کو آپ اسکی ہم سے امید نہین کر سکتے کہ اون لوگون
کو شہادت مین لائین کہ جو اعلیٰ سوسائٹی مین ہین اور بیان کرین کہ ایک عورت سے غیر تعلقی اپنی پچھلی
تمنا کا دیولی سے انکار کرکے ظاہر کرین یہ صفائی صرف اعلیٰ درجہ کے مہذب لوگون مین ممکن ہے
جو بمقابلہ آرجرا اعلیٰ قسم کی تہذیب حاصل کئے ہوئے ہین صرف اسکی نسبت مین حضور کو متوجہ کرنا
چاہتا ہون کہ کیا حضور یقین کرتے ہین یا نہین کہ آرجرا اس قسم کا اظہار عدالت مین اگر دیتا بلا
ثبوت کسی انعام کے جو ملا ہو کر جسکے ملنے کی امید ہو اس قسم کی شہادت کی نسبت مین یہ کہنے کا
مستحق ہون کہ یہ ممکن نہ تھا کہ ہم اپنے روپیہ ایمان سے ہٹکر ایک ایسے شخص کو رشوت کی لالچ
دیتے راجہ رام پال کی نسبت یہ بیان کرنا ہے کہ شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک
ایسے شاہد ہین جو شہادت دینے مین تامل ظاہر کرتے تھے وہ ایک اعلیٰ درجہ کے شریف
ہین جیسا کہ اوس برتاؤ سے ظاہر ہوا جو مجسٹریٹ کی جانب سے کیا گیا اونکے خلاف کہا گیا
کہ وہ کانگرس کے ممبر ہین وہ بڑے امیر آدمی ہین اضلاع لکھنؤ و پرتابگڈھ کے آنریری مجسٹریٹ اور
۱۸۸۲ع مین وہ اس فرض کو ادا کرتے تھے اونکو سرکاری طور پر معلوم ہوا کہ ایک بدوضع عورت
گرٹروڈ انکی ملازمہ تھی راجہ صاحب اون لوگون مین ہین جو ہرگز اس گناہ کے مجرم نہین خیال کیجا سکتے
جسکی تحریک مسٹر لنکن نے کی میرا یہ فرض نہین ہے کہ بیان کرون" مسٹر لنکن کو وہ سوال بطور کوئی
کرنا چاہیے تھا یا نہین ۱۸۸۲ع مین راجہ رام پال سنگھ پرتابگڈھ مین مہدی حسن اور گرٹروڈ سے
ملے تھے مہدی حسن تحصیلدار تھے اور انہون نے راجہ رام پال سے خواہش کی کہ وہ اونکی سفارش
گورنمنٹ سے کرین گرٹروڈ سے راجہ صاحب کی ملاقات کرائی گئی اور اوس نے اونکا دل مفتوح

کرنا شروع کیا اور راجہ صاحب اس خوبصورت عورت کی توجہ اور باتون سے نہایت خوش ہوئے اور ایسے
ہی کہ یہ بہت ہی صاف صاف اردو بولتی ہے اسقدر صاف کہ اونکو خیال ہوا کہ یہ یورپ مین نہین آپ دیکھین
گے کیونکہ بعض باتین ثابت ہوتی ہین کیونکہ اس سے ایک دو بات ثابت ہوئی جبکا شہادت دیتے
وقت راجہ کا خیال بھی نہ تھا بات یہ ہے کہ مہدی حسین نے حلف اوٹھائی ہے کہ اونہون نے کاغذات
انگریزی مین اس باعث لکھا کہ انکی بیوی اردو نہ سمجھتی تھی اور شجاعت علی کو ترجمہ کرنا پڑا کہ وہ لفظ نکاح
اور قبول کے معنی نہ سمجھ سکی اور اب ہم اسکا ثبوت پاتے ہین کہ وہ اردو سے اسقدر واقف تھی کہ ایک لائق
شخص کو دھوکا ہوا کہ وہ مسلمان ہے اور یہ ایک نمونہ ان دروغ بیانیون کا ہے جنکا سلسلہ اس مقدمہ
مین شروع سے قایم رہا اب ایک ہمارے پاس اور ثبوت ہے جس سے تمام دنیا کو ثابت ہوگا کہ
کس قسم کا بدمعاش مہدی حسین ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہانتک ذلیل حرکات اوس سے ممکن ہین
رام پال سنگھ کی جرح یہ ہے تو اس امر کے ثابت کرنے کو ہوئی کہ اونکا باہم بہت دوستانہ تعلق تھے کیونکہ
آپ دیکھین گے کہ راجہ رام پال سنگھ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا ایک ٹینس کورٹ مین مہدی حسین سے اونکی بیوی
کی سوسائٹی مین شامل ہونے کے بابت گفتگو ہوئی تھی اور اوسسے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے مہدی حسین سے
نہین کہا کہ اپنی بیوی کو کیون نہین انگلستان سے ملنے کو وہ سوسائٹی مین پیش کیا جائے جب یہ کہا
گیا تو راجہ صاحب نے اپنے ہاتھ اوٹھالئے اور بیان کیا کہ اگر مینے ایسا بیان کیا ہو تو ضرور مدہوش ہونگا کیونکہ
اول تو یہ آسان نہین کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو سوسائٹی مین پیش کرے اور دوسرے وہ نفرت
سے کہ کس وضع کی یہ عورت تھی جب دیکھا کہ راجہ صاحب دلی وغیرہ مین اگرچہ بولے سے باز نہین آتے
تو انسے وہ شرمناک سوال کیا گیا جسمین راجہ رام پال سنگھ کو ایک ایسے جرم کا ملزم ٹھہرایا گیا کہ اگر سچ ہو تو
ہمیشہ ایماندار لوگون کی نظرون مین انکو قابل نفرت ثابت کرے جب مہدی حسین اس کوشش مین کامیاب
نہین ہوئے کہ راجہ صاحب گرٹروڈ ڈانلی کو بازاری طوائف نہ کہین اور ان سے ایسا سوال کرتے ہین
کہ کیا راجہ صاحب ایسے شرمناک اور ذلیل عادات کے شخص نہین ہین جنکو سنکر ہر ایک شخص کو گھبراہٹ
پیدا ہوتی ہے مہدی حسین کی اخلاقی ذلت کا یہ سب سے قوی ثبوت ہے اونکو ابھی تامل اپنے عالی طینت
کی محافظت مین بھی سیاہ گندہ ذریعہ کے استعمال مین نہین ہے نہ تو اونکو دوستی کی پرواہ نہ
خود اپنے اچھے نام و طوایف کی عزت کی پرواہ ہے سوشل مرتبہ اور ہونے کے لالچ مین یہ تمام باتین
ہیچ ہین جس شخص پر مہدی حسین نے ایسا شرارت آمیز الزام علیہ کیا وہ وہی شخص ہے جسکی وہ عالی
حمایت کے واسطے مرہون ہین مین کہتا ہون کہ ایسا سوال ہرگز نہ پوچھا جانا چاہیے تھا مین حضور سے

عدہ میں کہتا ہوں کہ قرار دین کہ یہ سوال غیر ضروری اور بدنیتی سے پوچھا گیا اور شہادت کے بموجب بال نگ
کے اخلاق پر کوئی دھبہ نہیں۔

مختصر آ یہ شہادت گریٹرووڈ ڈانلی کے چال چلن کی تنقیح کے بابت ہے مترا کے مقدمہ کا خیال کرکے
جہانتک ممکن تھا مین نے نرمی سے گریٹرووڈ کے ساتھ برتاؤ کیا مین نے کوشش کی کہ بلا ضرورت اس
عورت کے ساتھ سختی نہ ہو یہ مقدمہ شروع سے آخر تک دردناک تھا مین نے سختی نہ کرنے کی کوشش
اس وجہ سے کی کہ مین کیون اس عورت کی زندگی اور بھی تلخ کرون کہ جس حالت کو وہ پہنچ گئی ہے
کوئی ضرورت نہین ہے کہ مین اوسکی نسبت رائے دون اوس شخص کی حرکات کے باعث
جسنے عام طور پر اوسکی وفاداری اور نیک چلنی کا اعلان کردیا ہے اوسکا چال چلن اسطرح
سے بنیاد تک ہل گیا ہے کہ کوئی اظہار افسوس اوسکو قایم نہین رکھ سکتا مین گریٹرووڈ ڈانلی کو اوس سزا
کے لئے چھوڑتا ہون جو بمقابلہ اس کے کہین سخت ہوگی جسکی برداشت کی اسمین قوت ہے مین
اوسکو آسکے پھرانے گرے دوستون خصوصًا عورتون کے سپرد کرتا ہون جنسے وہ بیدردی کے ساتھ
اس قسم کا برتاؤ حاصل کریگی کبھی اس شخص سے اپنے تعلق پر افسوس کم نہ ہوگا جس نے اوسکو
مٹا دیا مین امید کرتا ہون کہ مہدی حسین کو عمدہ مشورہ دیا جائے گا اور وہ گریٹرووڈ کو شہادت مین
پیش نہ کرینگے مین یہ عام طور پر بیان کرنا چاہتا ہون اگر وہ عدالت کے روبرو آئین کوئی بیجا خیال
ہمدردی مانع نہ ہوگی مجھکو اوسی کی زبان سے ان امور کے ثابت کرنے کو بانہ رکھیگا کہ جو ہم نے
اوسکی زبان سے سنا ہے اور جنکی نسبت اس یقین کے وجوہ موجود ہین کہ وہ صحیح ہین۔

مسٹر رودرا - اپنے قابل دوست کے اس بیان کے متعلق جسمین وہ مسٹر گریبل کا نام تحریر خط لنڈن
ٹائمیس منجانب مہدی حسین شامل کرتے ہین مسٹر گریبل بیان کرنا چاہتے ہین کہ اونکو اوس خط سے کوئی
واسطہ نہین۔

مسٹر نارٹن۔ مجھے پورا اطمینان اس بیان سے حاصل ہوگیا۔

مسٹر رودرا - میرے قابل دوست نے سید حسن بلگرامی کا تذکرہ کیا ہے اور یہانتک بیان
کیا ہے کہ سید حسن بلگرامی نے گریٹرووڈ ڈانلی کو بطور طوائف رکھا

مسٹر نارٹن - مین خیال کرتا ہون کہ مین نے بیان کیا ہے کہ سید حسن کو تعلق رہا ہے
مسٹر گریٹرووڈ کو مین اس ترمیم شدہ صورت مین اس بیان کو قبول کرونگا مگر مین دریافت کرنا چاہتا
ہون کہ میرے قابل دوست اسکی تائید میں کس قسم کی شہادت پیش کرنا چاہتے ہین۔

مسٹر نارٹن - جس طریقے سے کہ میں اپنا مقدمہ چلایا چاہتا ہوں اوسکا میں ذمہ دار ہوں تفصیل حالات مقدمہ کی نسبت زیادہ کہنے سے میں اسوقت انکار کرونگا -

مسٹر ووڈ را - مگر ہم اسکے دریافت کرنے کے خواہان ہیں کہ کیا اس بیان کے ثابت کرنے کو شہادت موجود ہے -

مسٹر نارٹن - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میرے قابل دوست بیان مہدی حسن کی جانب سے کونسلی ہیں یا سید حسین بلگرامی کی جانب سے مسٹر سید حسین بلگرامی بخوبی واقف ہیں کہ میں کیا ثابت کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر ووڈ را - مجھے اس امر کے دریافت کرنے کا استحقاق ہے کہ کیا مسٹر نارٹن اس قسم کا الزام عاید کر سکتے ہیں درآنحالیکہ اونکے پاس کوئی ثبوت اسکے ثابت کرنے کے لیے موجود نہو مجسٹریٹ میری راے میں کونسلی ڈیفنس اسکے پابند نہیں ہیں کہ تما ہر کو ہو بتا کہ کس قسم کی شہادت وہ پیش کرنیوالے ہیں اگر اس بیان کی تائید میں کوئی شہادت نہ پیش کی گئی تو آپکو پھر ایک موقع رائزنی کا ہے -

آگے چلکر دوسرے روز مسٹر نارٹن نے بیان کیا آج مسٹر ڈی سوزا جو شہادت دینے کو موجود نہیں ہیں اور انکی غیر حاضری سے جو وقت ملا ہے آئین میں حضور کی اجازت سے ابتداء مدعا علیہ کرونگا اور ایک خط پیش کرونگا جو مہدی حسین نے سالار جنگ کو انکی تماعبکا اتفاقیہ میں اپنی تقرری کا ذکر نہ کریگا اور جسکی نسبت مسٹر ووڈ را کو استحقاق ہے کہ وہ ہماری رائے سنیں اور سنیں کہ ہم کیا شہادت تائید میں پیش کرنا چاہتے ہیں حضور خط نمبر آٹھ اس تحقیقات کے متعلق بہت اہم ہے ہماری نظر میں اس سے الزام مندرجہ ہیڈلٹ بخوبی ثابت ہوتا ہے اور اس بیان ہیڈلٹ کی تائید ہوتی ہے کہ جب سے گزٹ و ڈیلی حیدرآباد میں آئے ہیں وہ دوسی جرام کاری سے زندگی گذراتی ہیں جسطرح لکھنو اور دوسرے مقامات میں رہتی تھیں وہ بہ کہ سر سالار جنگ کے ساتھ وہ رہتی ہیں مہدی حسین نے عمداً اپنے افسر بالا کی خدمت میں انکو پیش کیا کہ وہ اپنی دلفریب اداؤن سے سرکاری عہدون میں ترقی دلائیں ہم واقف ہیں کہ گو خط پر تاریخ نہیں لکھی ہے مگر ۱۸۸۴ع کا لکھا ہوا خط ہے اور ہم یہ بھی واقف ہیں کہ ۱۸۸۵ع میں مہدی حسین چیف جسٹس حیدرآباد حسب الحکم سر سالار جنگ ثانی مقرر ہوئے ان دو تاریخوں میں عجیب اتفاق ہے اور میں یہ ثابت کرسکونگا یہ تعلق کا نتیجہ ہے حضور میری تقریر سنکر یقیناً مجھسے اتفاق کرینگے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی حسین سر سالار جنگ

تعمل میں جایا کرتے تھے اعداً صرف یہی ان دونوں کے درمیان صحبت قائم تھی ہم بڑے بڑے
اخلاقی غرباں کی معلوم ہوتی تھی۔ خط کے دوسرے فقرے میں لکھا ہے "ہمارا کمرۂ شب علیحدہ ہے میں نے
ہر ایک انتظام حضور کے آرام کے واسطے کیا ہے میرا پلنگ میری بیوی کے پلنگ سے علیحدہ ہے
مجھے امید ہے کہ حضور کو کوئی تکلیف نہ ہوگی" میں خاص کر آپکی توجہ لفظ انتظام کی جانب مبذول کرتا ہوں
کہ جسپر اسقدر توجہ دی گئی ہے اس لفظ پر خاص زور دینے کی کیا ضرورت تھی اگر مہدی حسن کا یہ بیان
صحیح ہے کہ سر سالار جنگ انکے مکان پر محض بہ سبب صحبت بلکر چار بار کھانا کھانے آتے تھے تو یہ بات کی
سمجھ میں نہیں آتا کہ سر سالار جنگ اپنی آرام کے لئے کس انتظام خاص کی ضرورت رکھتے
تھے اگر مہدی حسن کا بیان صحیح ہے کہ سر سالار جنگ ایسے آدمی ہیں جو یورپین لیڈیوں کی
صحبت پسند نہیں کرتے اور لفظ "انتظام" سے یہ مطلب تھا کہ ایک کمرہ سر سالار جنگ کے لئے علیحدہ
کیا جائے جس میں وہ لیڈیوں کی دلفریب سوسائٹی سے علیحدہ رہ سکیں میں اسپر بالتفصیل آگے
چلکر گفتگو کرونگا مگر کیا یہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ مہدی حسین اپنے خط میں لفظ انتظام پر زور دیتا اگر
صرف یہ منشا ہوتا کہ سر سالار جنگ کے آرام کے لئے ایک کمرہ علیحدہ کیا جائے کیونکہ سر سالار جنگ یہ
سمجھ سکتے تھے کہ انکے میزبان نے سوشل مرتبہ کے خاطر اپنا انتظام کیا ہوگا لفظ انتظام پر زور
دینے سے یہی مطلب نکل سکتا ہے کہ مہدی حسن نے سر سالار جنگ سے شروع میں انتظام کیا تھا
کیا اس عورت کو جسکو وہ اپنی بیوی کہتے ہیں ہم بستر کرائیں اور سر سالار جنگ کو مہدی حسین اپنے
گھر ایک پیالہ چاے کے لالچ میں بلائیں بلکہ گرٹروڈ کی تقبیل کی رشوت دیکر انکو بلائیں مہدی حسین
کمسن سر سالار جنگ کو اطلاع دیتے ہیں کہ انکا پلنگ انکی بیوی کے سونے کے کمرہ سے علیحدہ ہے
مہدی حسین کی کیا غرض ہو سکتی تھی کہ جب انھوں نے یہ خط لکھا سواے اسکے کہ اپنے مہمان تک یہ
اشارہ پہونچائیں کہ اگر وہ چاہینگے بلا اطلاع غیرے اور خوشی سے اپنی خواہشات نفسانی پوری کر سکینگے
ان الفاظ کے صاف معنے یہ ہیں کہ سر سالار جنگ بلا اطلاع کے گرٹروڈ کے پلنگ تک پہونچ سکیں گے
اور انتظام ایسا تھا کہ نہ مہدی حسن نہ انکے دوست نہ نوکر میں سر سالار جنگ کو کسی قسم کی تکلیف
دے سکتے تھے قبل اسکے کہ میں مہدی حسن کی زبانی شہادت کا تذکرہ کروں میں آپکی توجہ لفظ
لیڈیز کے استعمال کیطرف مبذول کرونگا حضور کو یاد ہوگا کہ جب مہدی حسین سے اول مرتبہ
میں نے جرح کی اور ان سے فقرہ نمبر ۷ لکھوایا میری غرض یہ تھی کہ مہدی حسن کے اصلی معنی لفظ
لیڈیز کی نسبت جو انھوں نے سر سالار جنگ کے خط میں استعمال کئے ہیں دریافت کروں ظاہر

اِس فقرہ کے معنی کہ "میرا ملنگ لیڈیز کے کمرے سے علیحدہ رہتا ہے" یہ سمجھے جا سکتے ہین مہدی حسن کے یہان ایک سے زیادہ لیڈیان تہین مگر مجھے خیال تھا کہ مہدی حسن کی تحریر مین ایک عجیب نحو کی غلطی تھی اور انہون نے لفظ لیڈیز جمع مین استعمال کیا حالانکہ واحد مین ہونا چاہئے ہر ایک حالت مین مہدی حسن ایک عجیب مشکل مین پڑین گے کیونکہ اونکے مکان مین اگر ایک سے زیادہ لیڈیان تحریر خط کے وقت موجود تھین تو پھر مہدی حسین پر یہ جرم صاف ثابت ہوتا ہے کہ انہون نے اپنا گھر طوائفون کا مسکن بنایا تھا کہ مدار المہام کی نفسانی خواہشات پوری ہون تاکہ اونکے اوپر عنایت ہو برعکس اسکے اگر گرٹروڈ ہی ایک لیڈی اونکے گھر مین موجود تھی تو مہدی حسن بڑا جرم کے مجرم معلوم ہوتے ہین کہ انہون نے اپنی بیوی سے مدار المہام سے زنا کرایا مجھے اِس سے مطلب نہین کہ کون بیان صحیح ہے مین بیدشوار یان کونسلی مہدی حسین کی خدمت مین پیش کرتا ہون کہ انمین جو چاہین پسند کرین ہر ایک حالت مین وہ سخت بے شرم اور ذلیل ثابت ہوتے ہین مگر اس خیال سے کہ مجھے پورا یقین ہو جائے کہ کیا مہدی حسین کے ارادے تھے مین نے اون سے یہ عبارت لکھوائی "رو آہستہ اور راونکی بیوی مین جھگڑا ہوا آہستہ کا فائدہ اونکی بیوی کے خلاف تھا" اس مین لفظ لیڈیز سے مطلب ایک بیوی سے تھا مگر مہدی حسن نے بجائے واحد کے جمع مین لفظ لیڈیز استعمال کیا ۱۰ سال کے بعد مہدی حسن کا صرف نحو اوسیقدر ناقص ہے جسقدر اونکا چال چلن ۱۸۸۴ء مین جسطرح سے وہ واحد جمع مین استعمال کرتے تھے اسیطرح سے ۱۸۹۲ء لکھتے تھے مجھے معلوم تھا کہ جب اِس فقرہ کی تحریر کی غرض معلوم ہوگی وہ ایک دروغ بیانی مین پناہ لینگے کیونکہ ابتداء مقدمہ سے کوئی موقع ایسا نہین ہوا کہ جب انہون نے موقع پا کر دروغ بیانی سے فائدہ نہین نکالا مین واقف تھا کہ خط نمبری ۵ پڑھکر مہدی حسن پہلے لفظ لیڈیز کے غلط املا سے فائدہ اوٹھاینگے ایسا بیان جیسا کہ مین اوپر کر چکا ہون مہدی حسن کو اوس دھبے سے محفوظ نہ رکھیگا جو اونپر . . . کی وجہ سے عاید ہوگا کہ انہون نے اپنی ترقی کے واسطے اپنی طوائف یا اپنے طوائف کے دوستون کو ایک افسر بالا کی خدمت مین پیش کیا مہدی حسین نے اوس مکان کو جسمین اب رہتے ہین وہی مکان قبول کرکے جسمین خط نمبری ۵ لکھا گیا تھا قبول کرتے ہین کہ خط نمبری ۵۔ انہین کا ہے اسبارہ مین اونکی شہادت اہم ہے جو مین پڑہکر سناؤن گا ــــ

جو مجھے دکھلایا جاتا ہے وہ میرا ہے "یور ایکسیلنسی" سے مطلب سر سالار جنگ سے تھا مین خیال کرتا ہون کہ الفاظ "ہر ایک شے یہان طیار ہے" سے میرا یہی مطلب تہا کہ اونکی راحت

سکے لئے ہر ایک سامان موجود تھا میں نہیں خیال کرتا کہ لفظ انتظام کے نیچے میں نے لکیر کھینچ دی تھی فقرہ متعلق "میرے کمرہ" سے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ میرے مکان میں ٹھہرتے اور تھک جاتے تو ایک کمرہ سونے کیواسطے تیار تھا اس فقرہ سے "میرا سونے کا کمرہ میری بیوی کے کمرہ سے علحدہ ہے" میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ میرا پلنگ میری بیوی سے علحدہ رہتا ہے اور یہ کہ میں بیوی کو سالارجنگ کیخدمت میں پیش کرتا ہوں "لیڈیز کے کمرہ سے" میرا مطلب میری بیوی کے کمرہ سے ہے ممکن ہے کہ لیڈیز کا لفظ اس غرض سے لکھا گیا ہو کہ اور بھی لیڈیاں ٹھہری ہوئی ہوں مگر میں قسم کہا سکتا ہوں کہ لیڈیز کے کمرہ سے میرا مطلب مسز مہدی حسن کے پلنگ سے تھا میں اس وقت مسز مہدی حسن کے پلنگ سے الگ نہیں رہتا تھا میں کہ سکتا ہوں ممکن ہے کہ اور کوئی لیڈی اسوقت وہاں ٹھہری ہوئی ہو لیڈیز کی علحدگی سے مطلب یہی تھا کہ سر سالارجنگ لیڈیوں کی صحبت سے جھجکتے تھے اور چاہتے تھے کہ علحدہ رہیں کیونکہ وہ پوشاک وغیرہ پہننے میں سست تھے میرا یہ مطلب نہیں تھا سالارجنگ اپنے پلنگ پر پڑے ہوئے اپنے تئیں دیکھا کرین بلکہ میں نے سونے کا کمرہ اونکے واسطے علحدہ کر دیا تھا سونے کا کمرہ جو میں نے اونکی خاطر علحدہ کر دیا تھا وہ زاید کمرہ تھا۔ جو میرے پاس ہمیشہ رہا میں حلف اوٹھاتا ہوں کہ میرے خط کا یہ منشا نہیں تھا کہ سر سالارجنگ کو اسکا موقعہ ملیگا کہ میری بیوی سے بلا روک ٹوک ملاقات کرین میں اسکے لئے پاک سے پاک چیز کی حلف اوٹھاتا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کاغذ نمبر ۸ کب لکھا گیا سر سالارجنگ میرے مکان پر دو مرتبہ آئے ایمین سے ایک مرتبہ اوسوقت جب مسٹر جان رئیڈ سیولین ممالک مغربی و شمالی میرے مہمان تھے اسوقت میں نے خط نمبر ۸۔ اونکی خدمت میں بیجا اور میں اپنے موجودہ گھر میں تھا سوا اراضی زمین زیر مکان اوسی حالت میں ہے جس حالت میں ہے کہ میں اوسمین گیا تھا ہم میاں بیوی مغرب جانب کمرہ ان میں تیرہتے تھے جو گول کمرہ کی دوسری جانب ہے سونے کا کمرہ جو میں نے سالارجنگ کو دینے کا وعدہ کیا تھا وہ مشرق جانب ہے ان دونوں سونے کے کمروں کے درمیان کہانے کا کمرہ ہے اور اوسکے قریب برآمدہ ہے جو بیٹھنے کا کام دیتا ہے مہدی حسین کا مطلب یہ ہے خط نمبر ۸۔ میں جس آرام گاہ کا انہوں نے تذکرہ کیا اوس سے مطلب یہ تھا کہ ایک خالی سونے کا کمرہ سر سالارجنگ کے لئے طیار کریں جسمین اگر اونکی مرضی ہو اپنے جوتے اوتار ڈالیں یا ہاتھ دہو ڈالیں مگر خالی کمرہ کا خط میں ذکر نہیں لکھا ہے "میرا سونے سونے کا کمرہ" اس سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک دشواری سے نکلنے کی کوشش کیجاتی ہے اور اصل مطلب تو یہ ہے کہ مہدی حسین نے سر سالارجنگ کو اسطرح سے لالچ دیا کہ اونکا کمرہ گرٹروڈ کے کمرہ سے علحدہ ہے جس باعث سر سالارجنگ مگر ٹروڈ کے ساتھ آرام سے رہ سکیں

بلا اس خوف کے کہ مہدی حسین اور اونکے ملازمین نعیمہ سکینہ مہدی حسین کی اس کوشش کی کہ خط کی وقعت کم ہو اس تحریک سے کہ سر سالار جنگ سوسائٹی سے نفرت کرتے تھے اور پوشاک پہننے کی تکلیف گوارا نہین کرتے تھے تردید خود اونکے گواہ مسٹر فریجی کرتے ہین جو اس بارہ مین بہت قابل وقعت شہادت دیتے ہین فریجی سر سالار جنگ سے بخوبی واقف تھے اونکے پرائیویٹ سکریٹری اور دوست بنے تھے اور بیشک مسٹر فریجی کے اونھون نے سر سالار جنگ کی دعوت کی اونکے عادات سے واقفیت مذاق سے آگاہ تھے۔

اپنے مالک کی طبیعت سے آگاہ تھے اور جو وہ کہتے ہین وہ ہر ایک شخص جو سر سالار جنگ سے آگاہ تھا جانتا تھا کہ صحیح ہے یعنی اونکو یورپین لیڈیون کی صحبت کا بہت شوق تھا اور بجائے اسکے کہ وہ سوسائٹی سے گریز کرین وہ ان لوگون کے ساتھ گفتگو اور صحبت مین بہت مسرت حاصل کرتے تھے اس سے مہدی حسن کے بیان کی پوری تردید ہوتی ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ کسقدر جلد وہ ہر ایک دروغ بیانی سے فائدہ اوٹھانے کی کوشش کرتے ہین جس سے وہ سمجھتے ہین کہ کچھ فائدہ ہو سکتا ہے مین حضور سے پوچھتا ہون کہ کیا یہ ممکن ہے کہ سر سالار جنگ کا ایسا متمول آدمی جو خود تمام آرام اور راحتون کے ساتھ ایک عالیشان محل مین رہتا ہو اور ہر ایک آسایش جو زر سے حاصل ہوتی ہے حاصل کر سکتے ہین مین پھر پوچھتا ہون کہ کیا وہ حیدر گھاٹ سے چلکر محض اسقدر مطلب تک مہدی حسین کے مکان پر آتے کہ اپنا کوٹ زمین پر ڈالین اور جوتے میز پر رکھین اگر اس قسم کی آرام سے کوئی دلچسپی سر سالار جنگ کی ایسے شخص کو ہو سکتی تھی تو ممکن ہے کہ وہ اس قسم کی معصوم راحت اپنے ہی محل مین تنہائی مین حاصل کرتے اس بیان کی غلط بیانی سے صرف مہدی حسین ہی کی غلط بیانی ثابت نہین ہوتی بلکہ اوس شہادت کی غلطی جو اس خاص شاخ مقدمہ کی بابت وہ دیتے ہین ثابت ہے کہ خط مین جو کمرہ اور ماسبق طیاری کا ذکر کیا گیا تو اس سے اور کوئی مطلب نتھا بلکہ صرف یہ کہ سر سالار جنگ ملالیح مین آکر اپنے محل حیدر گھاٹ سے مہدی حسین کے گھر پہونچین اور گھر والے کی خواہشات ہم بستری پوری کرین مہدی حسن حلفاً بیان کرتے ہین کہ سر سالار جنگ کو خط لکھنے سے اونکا مطلب یہ نہین تھا کہ سر سالار جنگ کو موقع ملے کہ بلا مزاحمت اونکی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہون مہدی حسن دنیا مین ہر ایک پاک شے کی حلف اوٹھاکر کہتے ہین کہ اونکا یہ منشا نہ تھا مگر مین پوچھتا ہون کہ اس دنیا مین کون شے مہدی حسین کی نظرون مین پاک ہے اونکی گندہ زبان کے روبرو کسی شے کو پاک کہنا سخت گناہ ہے خود اپنی شہادت سے مہدی حسن سخت شرمناک جعل دروغ بیانی اور سب سے بڑھکر شرمناک کارروائی رشوت ستانی کے مجرم ثابت ہوئے دوست یا دشمن جو اوس راستی کے اظہار پر مجبور ہو کہ حسب

مہدی حسن بالکل نامید ہین تو مہدی حسن نے مثل اپنے اونکے چال چلن کے غارت کرنے مین کوئی کوشش
اوٹھا نہ رکھی صرف اسوجہ سے کہ اونہون نے اس شخص کی بدکاریان دنیا کے روبرو ظاہر کردین
اپنی دوستی کا کوئی اثر نہین ہوا جس شخص کی بدولت کسی زمانہ مین وہ اس رعایت کے خواستگار تھے
کہ اپنی طوائف کو انگریزی سوسائٹی مین پیش کرین جو اونکی نظرون مین باوقعت تھا وہی شخص پر انہون
نے اپنے کونسل کے ذریعہ سے اس قسم کی تحریک سے حملہ کیا جو سنکے بدن کے رونگٹے کھڑے
ہوتے ہین ایسے شخص کو کون شے پاک ہے سواسطے دروغ بیانی اور اپنی نخ کی تھیلی کے کون شے پاک
ہے ایسے شخص کے لئے کون شے پاک ہو سکتی ہے کہ جس کے خیال عزت کا یون خلاصہ ہو سکتا ہے
مگر جب انہون نے دیکھا کہ حیدرآباد مین اونکی عزت پر ایسے بیانات سے حملہ ہوا کہ جو اگر صحیح ہین تو وہ کہین
کے نہین رہتے تو مہدی حسن اسپر قناعت کرتے ہین کہ بجائے ٹھہرنے اور انسانی دشمن پر حملہ کرنے کے
کہ جو اونکے اچھے نام کو مٹا سکتا تھا باہر جا کر غریب چوپائے جانورون کا شکار کرتے ہین مہدی حسن کا دل
تمام خیالات عزت اور توقیر کی نسبت مردہ ہے اور کل کارروائی مین ذرا بھی امید مردانگی اور عمدگی
کی اون تمام تحریرون و تقریرون اور کارروائی مین نہین ہے۔

مین اب خط نمبری ۵ کے تیسرے فقرے کی جانب متوجہ ہوتا ہون جسکا مضمون یہ ہے اگر آپ جاسکین
چھوٹے آغا صاحب کو بھی اپنے ساتھ لائین مجھے یقین ہے وہ یورپین سوسائٹی کے آدمی ہونگے مجھے مسٹر
مسٹر انورارٹی اسی فقرے پر بھروسا ہے وہ چھوٹے آغا صاحب کے تذکرہ سے کہتے ہین کہ میرے
موکل کی ایمانداری ظاہر ہے مین دکھلاتا ہون کہ اس کم سن کے نام کے اندراج سے قطعی ثبوت اسکا
ملتا ہے کہ راقم خط سرسالارجنگ کے لئے خلاف اخلاق طیاریان کرتا تھا ہم واقف ہین کہ لفظ [illegible]
سے مطلب گرٹروڈ ڈانلی سے ہے ہم واقف ہین کہ آغا صاحب سرسالارجنگ کے عزیز اور دلی دوست
ہے اور اونکے طریقہ زندگی سے واقف تھے اس سے یہ بھی شہادت ملتی ہے کہ شاید چھوٹے آغا صاحب
جو گرٹروڈ کی صحبت کے عادی تھے پس چھوٹے آغا صاحب کی موجودگی سے بجائے اس خیال
کے پیدا ہونے کے کہ گرٹروڈ کے ساتھ سرسالارجنگ کی ہمبستری مین کوئی خلل پیدا ہوگا مجھے معلوم
ہوتا ہے کہ ایک ایسے شخص کی موجودگی جو گرٹروڈ کی صحبت کا عادی ہو اسکی عادات حالات کا سبق کا
خیال کرکے دوسرے شخص کی جذبات نفسانی مین حارج ہوگا بلکہ برعکس اوسکے اپنی موجودگی سے مدد دیگا
اگر وہ خواہشات پوری ہون جو سرسالارجنگ اور مہدی حسن جیسے لوگ پورے کرنا چاہتے ہین چھوٹے آغا
صاحب سرسالارجنگ کے مصاحب تھے اور اگر میرے معنی خط نمبری ۵ کے صحیح نہون تو پھر چھوٹے آغا

صاحب کے نام کے ذکر ہی سے نیا مطلب لوگ گرٹروڈ کی سوسائٹی پسند کرینگے حالانکہ مہدی حسن اسی کو
ساتھ ہم سے خواہان ہین تاکہ ہم یقین کرین کہ سرسالار جنگ لیڈیون کی سوسائٹی کے مخالف تھے ممکن ہے
کہ مہدی حسن نے چھوٹے آغا صاحب کی گرٹروڈ سے واقفیت بطور ایک سفارش اپنی طوائف کی جو صوبہ کی
داداؤن وغیرہ کی ہو یعنی انہون نے کہا ہو حضور چھوٹے آغا صاحب سے پوچھ لیجیے کیسی عمدہ ساتھی گرٹروڈ ہو سکتی
ہین سوسائٹی کے عادی ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے یہ یقینی کہا جا سکتا ہے کہ یہ کم سن شخص جو سرسالار جنگ کے
ساتھ مسز مہدی حسن کے پلنگ تک سرسالار کی مصاحبت مین جانے والا تھا ممکن ہے کہ اسکی
تصدیق سرسالار جنگ سے کرتا کہ مہدی حسن کی طوائف کیسی عشق باز اور دلفریب ہے مین شہادت
پیش کرونگا کہ سرسالار جنگ اور گرٹروڈ ڈانلی کے درمیان حیدرآباد اور بولرم مین خراب تعلقات تھے
چونکہ مسٹر رووراَنے میرے گواہون کی جرح مین کوشش کی ہے کہ گرٹروڈ کی بدچلنی کی شہادت یہ
لوگ اپنے ذاتی علم سے دین اسی باعث یہ گواہ پیش کرونگا جو اسکی شہادت دینگے کہ انھون نے
سرسالار جنگ اور گرٹروڈ کو ایسی حالت مین دیکھا کہ اوس سے ایک ہی نتیجہ قایم ہو سکتا ہے کہ ان
لوگون کو اپنی خواہشات کے پورے کرنے کا موقع ملا اور مین خیال کرتا ہون کہ اوس کثیر شہادت کا
خیال کرکے جس سے موجودہ اور پچھلے زمانہ کی نفسانی جذبات گرٹروڈ کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے
اگر ہم اوسکو کسی ایسے شخص کے قریب دیکھین جس سے اوسکی ذاتی خواہشات پوری ہو سکتی ہین
تو اوسکی نسبت کوئی شبہ نہ ہونا چاہیے کہ بعد مین کیا ہوا حضور مین خیال کرتا ہون کہ اگر ہم کسی
بدوضع عورت کو کسی مرد کے ساتھ اصطبل مین جاتے اور دروازہ بند کرتے دیکھین تو ہم اطمینان
کر سکتے ہین کہ وہ دونون وہان اس غرض سے نہین گئی تھی کہ اپنی نماز پڑھین یہی جج مسٹر جسٹس ملوک
نے ایک جوری کے روبرو مقدمہ سیشن مین بیان لیا اس بارہ مین اور کچھ نہین کہنا ہے سر
سالار جنگ کے خط کے صاف معنی قوی تائید الزامات مندرجہ پمفلٹ کی کرتے ہین اور ان
لوگون کی تائید کرتے ہین جنھون نے مہدی حسن اور اوسکی طوائف سے واقف ہو کر اپنی واقفیت
اسی غرض سے عام کی کہ سوسائٹی کو ایسے بدوضع بدچلن لوگون سے محفوظ رکھے جیسے مہدی حسین
اور گرٹروڈ ڈانلی ہین —

شہادت منجانب ملزم

سید محمد اکبر خان ولد سید محمد عباس عمر [illegible] سال - قوم مسلمان پیشہ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہز ہائینس نظام ساکن بلگنڈہ نسبا قرار صالح ۲۹ - نومبر ۱۸۹۲ء کو بموجودگی ملزم بیان کیا میرے نام کا اس پمفلٹ مین ذکر آیا ہے جسکی وجہ سے مجکو کرنیل لڈلو سے خط وکتابت کرنا پڑی - یہ خط فردنجی نے میرے پاس بھیجا تھا اور اسکی پشت پر میری تحریر اردو مین ہے جسمین لکھا ہے ایک نقل اس خط کی بھیجی گئی یہ شامل مسل رہے اسکے معنے یہ ہین کہ مین نے خط نمبری ۳۰ کا جواب دیا - یہ میرے جواب نمبری ۲۱ کا مسودہ ہے اور یہ خط یعنے خط نمبری ۲۲ اے اصل مین بھیجا گیا - انگریزی خط نمبری ۲۲ بی بھی مسٹر فردنجی کو مین نے لکھا میرے پاس یہ خط کرنیل لڈلو کا نمبری ۲۳ معہ ایک خلاصہ پمفلٹ نمبری ۲۳ الف کے آیا - خط نمبری ۲۲ - الف اصلی سرکاری خط ہے - مین نے خط نمبری ۲۲ - اے اپنے پاس رکھ لیا اور شجاعت علی کو کبھی نہین دکھلایا شجاعت علی نے خط نمبری ۲۱ و ۲۲ - اے کبھی نہین دیکھا - مین نے بعد مین ایک خط کرنیل لڈلو کو نمبری ۲۴ بھیجا - یہ خط مسٹر اسٹی فنسن کے پاس گیا کیونکہ کرنیل لڈلو چلے گئے تھے مین نے یہ دوسرا مسودہ خط نمبری ۲۱ - اے کے بعد لکھا کوئی وجہ دوسرے خط لکھنے کی نہ تھی - گو خط نمبری ۲۱ - اے کی تحریر کے تیسرے روز شیخ شجاعت علی میرے پاس آئے - یہ کمسن آدمی محکمہ کورٹ آف وارڈس مین ملازم ہین مین نے انکو اسوقت بعدالت کے مکان مین نہین دیکھا شجاعت علی نے مجھسے کہا کہ یہ امر خلاف ہے کہ تمنے ادس ڈانلی کو جسکا اپنے خط مین ذکر کیا ہے اور ادس ڈانلی کو جسکا ذکر رسالہ مین آیا ہے ایک ہی بیان کیا ہے تم سے ایک خلاف حرکت سرزد ہوئی ہے جس سے مشتاق حسین تم سے ناراض ہوگئے ہین اور جسکا نتیجہ تمہارے لئے خراب ہوگا - بہتر ہوگا تم دوسری طرح ایک اور خط لکھو "خراب نتیجہ" سے شجاعت علی کا مطلب یہ تھا کہ تم اور تمہارا لڑکا ملازمت سے خارج ہوجائیگا - میرا ایک لڑکا ضلع مدک مقام جوگی پیٹ مین تحصیلدار ہے اس گفتگو کو ایک ہی مہینہ گذرا تھا کہ مین سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوا تھا - قبل اس ترقی کے مین پولیس امین تھا اپریل ۱۸۹۲ء مین میری تنخواہ ماہ [illegible] اور میرے لڑکے کی ماہ [illegible] ماہوار تھی جسوقت شجاعت علی نے مجھسے بیان کیا کہ مین موقوف کر دیا جاؤنگا اگر مین اپنا خط تبدیل نہ کرونگا - مین نے کہا کہ مین تبدیل نہین کر سکتا قبل تحریر دوسرے مسودہ خط نمبری ۲۴ کے شجاعت علی میرے پاس دس بارہ مرتبہ آئے مین نے ان سے کہا کہ مین مسودہ تبدیل نہین کر سکتا - شجاعت علی نے کہا کہ مین مسودہ دونگا تم کو کیا عبارت لکھنا چاہیے - اصل مین ادنھون نے مجھے مسودہ دیا - شجاعت علی میرے پاس مسودہ بزبان اردو [illegible] مین لکھا ہوا لائے - ادنھون نے کہا یہ مسودہ مشتاق حسین کا ہے

اور مجکو اوسی انداز سے لکھنا چاہتے ۔ مین نے شجاعت علی کے مسودہ کی نقل کی جو وہ اپنے ہمراہ لے گئے
خط نمبری ۴۲ عبارت مسودہ شجاعت علی کی ہے خط نمبری ۴۲ کی نقل اپنی آگاہی کے واسطے رکھی
مین چاہتا تھا کہ شجاعت علی ہی کا مسودہ رکھون مگر اونھون نے چھوڑنے سے انکار کیا اونھون نے اس مسودہ
کی بہت جلد بھیجنے کی ہدایت کی مین حلف اوٹھا سکتا ہون کہ خط نمبری ۴۲ شجاعت علی کے مسودہ کی صحیح نقل ہے ۔
خط نمبری ۴۲-اے خط نمبری ۴۲ کی صحیح نقل ہے جو مین نے تیار کی ہے مین نے دو نقلین اس خط کی تیار کرکے مسٹر فوربجی
اور کرنیل ڈاڈلو کی خدمت مین بھیجی ہین ۔ شجاعت علی پھر میری ملاقات کو نہین آئے مجھے اپنی جگہ پر جانے کو
فوراً حکم ملا ۔ قبل اسکے مین ضلع مدک مین نوکر تھا ۔ حکم تقرری محمد ظہیر الدین برادر نسبتی مشتاق حسین کے دستخطی تھے
میرا جواب اس بیان کے لئے کہ جو مین نے دوسرے خط مین لکھا کہ مجھسے غلطی ہوئی ۔ مین نے اپنے پہلے خط مین سالہ
کی ڈائلی اور لکھنؤ کی طوائف ڈائلی کو ایک ہی بیان کیا یہ ہے کہ مین نے یہ تبادلہ بوجہ دباؤ شجاعت علی لکھا ۔ ۲۰
یا ۲۲ برس ہوئے کہ مین لکھنؤ مین تھا ۔ بیکار تھا ۔ وہان یوسف الزمان سے واقف تھا ۔ رفیع الدین بیگ
سے واقف تھا ۔ شاہ حسین ۔ آغا مرزا بیگ ۔ سید حسین بلگرامی اور نیز تمام اون اشخاص سے واقف تھا جنکا
ذکر پمفلٹ مین آیا ہے مین لکھنؤ مین شجاعت علی سے بھی واقف تھا مین نے گرٹروڈ ڈائلی نام سے ایک کم شہرت
کا ذکر سنا تھا اوسی عرصہ مین اکثر یہ نام سننے مین آتا تھا (س) اوس زمانہ مین گرٹروڈ ڈائلی کی نیک چالی کی
نسبت کیسی شہرت تھی (ج) یوسف الزمان اور رفیع الدین اکثر اوسکے گھر جایا کرتے تھے بوجہ بدفعلی کی غرض سے
شب کو پہونچا کرتے تھے ۔ چونکہ یہ میرے دوست تھے مین واقف تھا یہ کیا کرتے تھے مجھے اوس دن کی خبر نہین
مین نے ان دونون آدمیون کو بوقت شب اوسکے گھر جاتے ہوئے دیکھا ۔ محلہ نیا گاؤن مین وہ ایک پرانے
مکان مین رہتی تھی مین نے اوسکو لکھنؤ مین دیکھا ۔ حیدرآباد مین بھی دو ایک مرتبہ دیکھا وہ مہدی حسن کے
ساتھ رہتی ہے اور اپنے تئین اونکی بیوی مشہور کرتی ہے مجھے اسمین مطلق شک نہین کہ مسز مہدی حسن اور گرٹروڈ
ڈائلی ایک ہی عورت ہے ۔

۳۰-نومبر ۱۸۹۲ء ۔ بجواب سوالات جرح ۔ میرا خاص مکان لکھنؤ مین ہے ۔ میرے باپ مرگئے ۔ چالیس سال
اونکو مرے ہوئے گذرے جب مین سال یا دو سال کا تھا ۔ میری پرورش میرے بھائی نے کی جنکو شاہ اودھ سے
وثیقہ ملتا تھا جو انگریزی گورنمنٹ نے قایم رکھا ۔ وثیقہ میرے بھائی کے نام تھا تعداد جسکی ۵۰۰ روپیہ ماہوار تھی
میرے بھائی کے پاس ۱۰ ہزار روپیہ کے پرامیسری نوٹ اور ایک باغ تھا جس سے اونکو دو سو پچاس روپیہ ماہواری
کی آمدنی تھی ۔ میرے بھائی تمام خرچہ اسکول کھانے اور کپڑے کا دیتے تھے ۔ میرا کوئی وظیفہ خاص نہ تھا میرے
صرف ایک بھائی ہے جو گورنمنٹ نظام مین عہدہ اول تعلقدار صرف خاص مین تعینات ہین وہ مجھسے بہت زیادہ بز

مین ہمیشہ اپنے بھائی کے ساتھ رہا جب تک کہ اسکول مین پڑہتا تھا - ہم دگمبر مین آباد کے قریب گنگنی ہوٹل کے تالاب پر رہتے تھے - ہمارا مکان اوس سڑک پر نہین تھا جو قیصر باغ سے اسٹیشن کو گئی ہے اسٹیشن جاتے وقت سڑک سے بائین جانب ہمارا مکان تھا - ہمارا مکان ڈانلی کے مکان سے پانسو قدم پر تھا اسٹیشن روڈ سے بائین جانب ایک سڑک پر مکان تھا - ہمارے گھر سے ڈانلی کے گھر جانے والے کو اسٹیشن کی سڑک پر جانے کی ضرورت نہ پڑا کرتی تھی - گلی ہو کر ڈانلی کے گھر پہونچ سکتے تھے - سیدہی سڑک گلیون ہو کر تھی - یوسف الزمان محلہ خانساماں مین کسی جگہ رہتے تھے - رفیع الدین سڑک امین آباد کے خاتمہ پر اپنے چچا کی کوٹھی مین رہا کرتے تھے یہ قیصر باغ سے دور تھی - رفیع الدین کا مکان اوس سڑک کے قریب تھا جو امین آباد سے اسٹیشن کو گئی ہے سڑک کے داہنی جانب یوسف الزمان کا مکان خاص سڑک سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا - رفیع الدین کا مکان سو یا سوا سو قدم ڈانلی کے مکان سے تھا - رفیع الدین اور ڈانلی اور نیز ہمارے اور ڈانلی کے گھر کے درمیان بہت سے مکانات تھے آغا مرزا بیگ سرور جنگ رفیع الدین کے مکان کے قریب رہتے تھے - شجاعت علی محلہ خانساماں مین رہتے تھے شجاعت علی اور ڈانلی کے مکانات کے درمیان بہت سے مکانات تھے - خانساماں محلہ ڈانلی کے مکان سے دو میل پر تھا - ڈانلی کے مکان کے قریب اور بھی یورپین رہتے تھے - مین ڈوبایس کے نام سے واقف نہین ہون - کسی یوروپین یا یوریشین خاندان سے واقف نہین جو ڈانلی کے قریب رہتا ہو یا لکھنو مین کہین رہتا ہو - یوسف الزمان اور رفیع الدین وارڈ انسٹیٹیوٹ مین رہتے اور پڑہتے تھے - کبھی کبھی یہ گھر پر آیا کرتے تھے - میرے علم مین عرصہ تک یہ اسکول مین رہے - مین نہین بتلا سکتا کہ کتنے سال مگر دو یا زیادہ سال تک رہے - رفیع الدین میرے چچا زاد بھائی ہین اور مین اون سے اوسوقت سے واقف ہون جب سے وہ دہلی سے لکھنو آئے وہ اوسوقت لڑکے تھے میری عمر ۱۹ یا ۲۰ سال کی تھی کہ جب میری ملاقات رفیع الدین سے ہوئی اور وہ ۱۶ یا ۱۷ سال کے تھے - مین یوسف الزمان کو اوسوقت سے جانتا ہون - میری ملاقات یوسف الزمان سے دس یا پندرہ روز بعد ملاقات رفیع الدین کے ہوئی مجھے یہ بخوبی یاد ہے وارڈ انسٹیٹیوٹ مین میری پہلی ملاقات ہوئی - مین اوسوقت کیننگ کالج مین پڑہتا تھا - مین دو یا چار مہینہ رہا - یہی زمانہ اسکول مین صرف کیا - بعدہ گھر پر پڑہا - اسکول چھوڑنے کے بعد میری ملاقات یوسف الزمان اور رفیع الدین سے ہوئی وہ اسکول مین بعد میرے چلے آنے کے پڑہتے رہے - جس گھر مین رفیع الدین یوسف الزمان وہین بیٹھا دکھایا کرتا تھا - رفیع الدین کا مکان وارڈ انسٹیٹیوٹ مین تھا - ان دونون کو اجازت تھی جب چاہین وارڈ انسٹیٹیوٹ کے باہر جاوین جس زمانہ مین یہ وارڈ انسٹیٹیوٹ کے طالب علم تھے گرینڈ ووڈ ڈانلی کے یہان جایا کرتے تھے انسٹیٹیوٹ کی چھٹی کے بعد

بھی مین نے انکو بلاتے دیکھا یوسف الزمان اور رفیع الدین عیاش تھے گو کہ میرے علم مین
شراب نہین پیتے تھے مگر روپیہ بہت خرچ کرتے تھے۔ دونون امیر تھے رفیع الدین کے باپ مر چکے تھے
اور چچا ڈپٹی عباس بیگ محافظ تھے جو خود اور اونکی مان روپیہ دیتی تھین۔ عباس بیگ سرور جنگ کے
کر چچا جنھون نے اونکی پرورش کی گو اونکو بیٹے نہین کیا یوسف الزمان کے باپ زندہ تھے باندہ مین جج
تھے اور یوسف الزمان لکھنؤ مین اپنی مان کے ساتھ تھے۔ یوسف الزمان کو ہزار یا دو ہزار روپیہ
ایکوقت مین اپنے باپ سے ملا کرتے تھے مین نے خود ایک مرتبہ روپیہ آتے دیکھا اونھون نے اپنے باپ کے مرسلہ
نوٹ دکھلائے تھے مین نے اونکے باپ کو کبھی نہین دیکھا گو اونھون نے اپنے باپ کے مرسلہ نوٹ دکھلائے تھے گو وہ کہا
کرتے تھے کہ روپیہ اونکو اونکے باپ سے ملتا ہے مین بھی مثل اون دونون ہمعمرون کی عیاش تھا مجھے میری بھائی روپیہ دیتے
تھے کہ جو میری عیاشی کی کیفیت سے واقف نہ تھے مین اول مرتبہ یوسف الزمان کو معہ تینون شخصونکی ایکساتھ سیر کو ناچ
جاتا نہین جاتے دیکھا گو کہہ نہین سکتا کہ کہان مین انگریزی سے اوسوقت واقف نہ تھا اور اب بھی واقف نہین ہون
مین قسم کہا سکتا ہون سے مین نے دونون صحبت ڈالی کو دیا تین مرتبہ تھا دیکھا انکی خاندان مین صرف یہ دونون اور
اور انکا باپ چچا مین نے انکی مان اور کسی عزیز کو نہین دیکھا مین نے ایک مرتبہ اونکی مکان نیا گاؤن مین دیکھا مین نے انکو
صحن کوٹھی مین بیٹھے ہوئے دیکھا جب مین سڑک پر انکی مکان سے ہو کر گذر رہا تھا بڈھا ڈالی اور ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی
مین دونون عورتون کے نام سے واقف نہین ہون رفیع الدین میری ساتھ اوسوقت تھے اونھون نے مجھی بتلایا کہ لڑکی گریٹروڈ
ڈالی ہے اور بڈھا اوسکا باپ ہے ڈالی ایک خوبصورت گندمی رنگ کی متوسط قد کی عورت تھی۔ بال سیاہ تھے باپ
ساٹھ یا ستر سال کا معلوم ہوتا تھا ہم لوگ ایک یا دو منٹ تک اس نگاہ ڈالنی کی غرض سے ٹھہرے گریٹروڈ اس طرحسے
بنگلہ کے کمرہ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ ہم ایکجانب سے اوسکی پیٹھ اور دوسری جانب سے اوسکا چہرہ دیکھ سکتے تھے ہم لوگ بلا گفتگو کے
چلے گئے اور نہ وہ ہمارے پاس گفتگو کرنے کو آئی مجھے نہین معلوم کہ اونھون نے ہم لوگون کی طرف دیکھا یا توجہ کی دوسری
مرتبہ مین نے اوسکو لکھنؤ سے ملیح آباد جاتے دیکھا جو بریلی کے راستہ پر لکھنؤ کے قریب ہے ہم لوگ ایک ہی گاڑی مین نہین
گئے وہ تنہا تھی اور کوئی یورپین اوس گاڑی مین نہین تھا مین نے خاصکر گاڑی نہین دیکھی مگر کوئی
شخص نہین دیکھا یہ دوسری مرتبہ دو ہفتہ یا مہینہ بھر بعد اول مرتبہ کے تھا مین یوسف الزمان
کے چچا کے پاس ملیح آباد جاتا تھا میرے دو خدمتگار اور ایک یوسف الزمان کا خدمتگار میرے
ساتھ تھا مجھے نہین معلوم یہ زندہ ہین جبسے مین حیدرآباد آیا ہون مین نے انکو نہین
دیکھا میرے آدمیون کا نام کلو اور قاسم علی تھا۔ یوسف الزمان کے ملازم کا نام بھول گیا۔
گریٹروڈ ڈالی کو ۲۰ دن بعد پھر اوس مکان مین دیکھا مین نے بعد اوسکے پھر لکھنؤ مین

نہین دیکھا کیونکہ حیدرآباد چلا آیا تیسری مرتبہ جب مین نے اوسکو دیکھا وہ اپنے دروازہ کے قریب پان کہا رہی تھی اوسوقت اوسکے ساتھ کوئی نتھا۔ باپ اور اوسکی بہن کچھ فاصلہ پر بیٹھی ہوئے تھے ڈانلی سڑک کی طرف دیکھ رہی تھی مین اوسوقت تنہا رفیع الدین کے گھر جاتا تھا۔ نہ تو دوسرے اور نہ تیسرے موقع پر مین نے اوس سے گفتگو کی اور نہ سلام کیا ہم ایک دوسرے سے واقف نہ تھے آخری مرتبہ اوسکی ملاقات کے دو تین ماہ بعد مین حیدرآباد آیا ایک ہی سال کے اندر مین حیدرآباد آیا میرے بھائی حیدرآباد آچکے تھے مین اون کے پاس کچھ تھوڑے عرصہ تک ٹھہرا بعد اوسکے لکھنؤ چلا گیا مین صرف تین ہی حیدرآباد آیا تھا قبل ملازمت کے اس طرح ۶ یا ۷ مرتبہ آیا قبل پہلی مرتبہ آنے کے میرے بھائی چھ ماہ یا سال بھر کا زمانہ گذرا تھا کہ یہان آچکے تھے مجھے یاد نہین حیدرآباد سے واپسی کے وقت یوسف الزمان اور رفیع الزمان اپنے پرانے مکانون مین رہتے تھے یا نہین۔ بعد اوسکے عرصہ تک مین ڈانلی کے گھر کی طرف ہو کر گذرا مگر وہ نظر نہ پڑی۔ مجھے نہین معلوم کہان وہ گئی تھی مین یوسف الزمان اور رفیع الدین کے گھر برابر جاتا تھا رفیع الدین اور یوسف الزمان اپنے مکانون مین رہتے تھے پرانے مکانون کی نسبت جو کہ مین نے بیان کیا اوس سے میرا مطلب یہ تھا کہ نہین معلوم وہ وارڈ انسٹیٹیوٹ مین تھے یا نہین۔ یوسف الزمان امتحان دینے کلکتہ گئے تھے یاد نہین میرے حیدرآباد آنے کے قبل یا بعد پندرہ روز یا مہینہ بھر وہ کلکتہ مین رہے رفیع الدین کلکتہ نہین گئے بعد واپسی لکھنؤ مین رفیع اور یوسف الزمان سے مثل سابق کے ملا۔ وہ میرے گھر آتے اور مین اون کے گھر پر گیا۔ ہر ایک شب کو ہم لوگ اکثر گپ اوڑاتے تھے ہم لوگ اپنے اپنے گھرون مین سوتے تھے۔ قبل گرڑوڈ ڈانلی کو تیسری مرتبہ دیکھنے کے مین نے رفیع الدین اور یوسف الزمان کو اوسکے گھر جاتے دیکھا تھا مجھے یاد نہین اول یا دوسری یا تیسری مرتبہ جب مین نے انکو جاتے دیکھا یہ ساتھ تھے یا تنہا مجھے یاد نہین کہ مین نے کی مرتبہ انکو جاتے دیکھا یہ اکثر جاتے تھے جب ہم لوگ سڑک سڑک جاتے تھے یوسف الزمان اور رفیع الدین اکثر ڈانلی کے گھر چلے جاتے تھے دروازہ ہو کر یا گلی مین دیوار سے کہ جو پھٹ گئی تھی۔ مین اپنے گھر چلا جاتا کا اکثر ہمارا ساتھ مکان ڈانلی کے قریب گلی سے علیحدہ ہوتا تھا۔ اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا۔ کبھی ۹ بجے کبھی ۱۰ بجے کبھی ۸ بجے رات کو میرے علم مین یہ ۹ بجے نہین جاتے تھے۔ سال بھر تک مین نے ان کو اس طرح سے مکان مین جاتے دیکھا۔ کل زمانہ جسکے اندر مین نے رفیع الدین اور یوسف الزمان کو ڈانلی کے گھر جاتے دیکھا مگر مین بتلا نہین سکتا کہ کس قدر زمانہ قبل اسکول چھوڑنے کے تھا گو کچھ حصہ سال ضرور اسکول چھوڑنے کے قبل تھا مجھے علم نہین کہ کوئی یوروپین یا یوریشین اوس مکان مین رہتا تھا مجھے علم نہین کہ اوسوقت ڈانلی کی بہنین اسکول جاتی تہین یا نہین۔

مسنز مہدی حسین عدالت مین آئی ہین۔ گواہ بجواب سوال مسٹر نارٹن بیان کرتا ہے یہ وہی لیڈی ہین گرٹرڈ ڈانلی جنکو مین نے لکھنؤ مین دیکھا۔

جب مین اول مرتبہ وارڈ انسٹیٹیوٹ مین گیا یوسف الزمان اور رفیع الدین وہان تھے مجھے نہین معلوم کس قدر عرصہ تک قبل میرے جانے کے رفیع الدین وہان رہتے تھے مجھے نہین معلوم کب کالج مین وہ شریک تھے اول مرتبہ میری ملاقات اون سے اوسوقت ہوئی جب مین ۱۹ یا ۲۰ سال کا تھا رفیع الدین ۱۵ یا ۱۶ سال کے ہون گے۔ یوسف الزمان کی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال کی ہوگی۔ قبل اسکے کہ وہ دہلی مین تھے مجھے علم نہین کہ وہ کالج مین دہلی سے لکھنؤ سے آئے ہی شامل ہوئے سرور جنگ وارڈ انسٹیٹیوٹ مین بھرتی ہوئے جہان رفیع الدین اور یوسف الزمان تھے اونکی عمر ۱۴ یا ۱۵ یا ۱۶ سال کی ہوگی مین کہہ نہین سکتا جس وقت رفیع الدین اور یوسف الزمان ڈانلی کے گھر جایا کرتے تھے سرور جنگ وارڈ انسٹیٹیوٹ مین تھے یا حیدرآباد گئے تھے جب سے کہ رفیع الدین و یوسف الزمان سے میری ملاقات ہوئی اوس سے درمیان سال ان لوگون نے ڈانلی کے گھر جانا شروع کیا مین نہین بتلا سکتا کہ ایک مہینہ یا زیادہ تک میری عمر اسوقت ۴۰ یا ۴۱ برس کی ہے مین یوسف الزمان اور رفیع الدین سے اونکے گھرون پر ملا۔ کوئی مجھے وارڈ انسٹیٹیوٹ لے نہین گیا بلکہ جیسے ہی رفیع الدین اور یوسف الزمان سے ملاقات ہوئی مین گیا۔ سرور جنگ بھی ہماری پارٹی مین تھے۔ یہ ہمارے ساتھ اوٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے تھے۔ مین نے سرور جنگ کو ڈانلی کے گھر کبھی جاتے نہین دیکھا۔ ڈانلی کے گھر کے گرد ایک لمبی کچی دیوار تھی جو جا بجا شکست تھی مکان سڑک کے کنارہ ۱۰ یا ۱۵ قدم پر تھا۔ پھاٹک سڑک پر تھا اور گاڑیان مکان تک پھاٹک کے اندر ہوکر جا سکتی تھین۔ صحن جہان مین نے ڈانلی کو دیکھا وہ درمیان پھاٹک اور مکان کے تھا اگر ڈانلی مکان کے اندر ہوتین اور دروازہ کھولے ہوتین تو باہر سے نظر پڑتی۔ اگر دروازہ بند ہوتے تو مین نہین کہہ سکتا۔ بعد حیدرآباد سے لکھنؤ کو واپسی کے مین نے سنا گرٹرڈ و مہدی حسین کے ساتھ چلی گئی ہے اوسوقت سے جب سے اول مرتبہ حیدرآباد سے لکھنؤ واپس گیا اور اوسوقت تک جب تک قطعاً حیدرآباد سے واپس نہین گیا مین نے نہین سنا کہ ڈانلی اوسی مکان مین رہتی تھین۔ مین نے رفیع الدین سے سنا تھا کہ گرٹرڈ ڈانلی مہدی حسین کے ساتھ چلی گئی۔ جس زمانہ مین کہ مین نے گرٹرڈ کو دیکھا یا اونکا حال سنا وہ نئے گانون مین رہتی تھی۔ مین نے سنا گرٹرڈ ڈانلی بعد اوسکے راجہ صاحب کپورتھلہ کے یہان چلی گئی۔ سوائے

نوٹ کونسل مستغیث عدالت سے درخواست کرتا ہے یہ امر قلمبند کر لینا چاہیے کہ مسنز مہدی حسین عدالت مین تنہا شناخت ہونیکے واسطے آئین اور ہر گواہ محمد اکبر خان جیمس لاکلن و عطا حسین اوسوقت عدالت مین شناخت کی غرض سے موجود تھے۔

نئے گانون کے مین نے ڈانلی کو کسی دوسرے مکان مین داخل ہوتے دیکھا اور نہ سنا - مین نہین کہہ
سکتا کیون رفیع الدین اور یوسف الزمان نے جانا ترک کیا - گرٹرووڈ ڈانلی اچانک مہدی حسن کے ساتھ
چلی گئی تھی اسواسطے وہ ہر ایک شخص سے علحدہ ہو گئی تھی - مہدی حسن قیصر باغ کی چار دیواری کے اندر
ایک بنگلہ مین رہتے تھے اور کیننگ کالج مین پڑھتے تھے وارڈ انسٹیٹیوٹ مین رہتے تھے جب گرٹرووڈ انکو
پاس رہتی تھی اونکا نام انسٹیٹیوٹ سے کٹ گیا تھا - یہ کالج مین پڑھتے رہے - مین کہہ نہین سکتا -
کس وقت گرٹرووڈ ڈانلی مہدی حسن کے پاس گئی یا مہدی حسن نے اپنے پاس بلایا مین واقف نہین گرٹرووڈ
ڈانلی مہدی حسن کے ساتھ قیصر باغ مین رہنے لگی یا نہین - جس وقت مین نے مہدی حسن کو دیکھا وہ قیصر باغ
مین رہتے تھے - بعد اوسکے نہین معلوم مہدی حسن کہان گئے - کہہ نہین سکتا مہدی حسن کس قدر عرصہ تک کالج
مین رہے - اوسوقت بھی مہدی حسن سے واقف تھا اور اکثر ملا کرتا تھا گو ہمارے درجہ مین نہ تھے - مین اونسے
بخوبی واقف تھا جسوقت یہ مشہور ہوا گرٹرووڈ ڈانلی اونکے ساتھ گئی ہے مین نے اونکو لکھنؤ مین نہین
دیکھا - پھر اونسے ملاقات حیدرآباد مین ہوئی جب تک کہ مین لکھنؤ مین رہا رفیع الدین و یوسف الزمان
برابر ڈانلی کے گھر جایا کرتے تھے - حیدرآباد سے واپسی کے بعد رفیع الدین نے مجھسے کہا کہ گرٹرووڈ ڈانلی چلی
گئی ہے کہہ نہین سکتا کہ کے مرتبہ حیدرآباد سے واپسی کے بعد مجھسے رفیع الدین نے یہ بیان کیا تھا - رفیع الدین
کے اس کہنے کے بعد کہ ڈانلی مہدی حسن کے ساتھ چلی گئی ہے مین نے اونکو اوسکے گھر جاتے نہین دیکھا مجھے
یاد نہین جب میرے بھائی حیدرآباد آئے ڈانلی نئے گانون مین رہتی تھی - عباس بیگ کی کوٹھی سو یا ڈیڑھ سو
قدم مکان نئے گانون سے ہے - جب ڈانلی نئے گانون مین رہتی تھی عباس بیگ خود اپنی کوٹھی مین تھے -
عباس بیگ کی کوٹھی کے آگے ایک مکان ہے جسمین مشکور الدولہ کا کارخانہ فوٹو گرافی ہے تصویر نمبری ۲۹ مجھے
مشکور الدولہ کے مکان کی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ پیپل کے درخت موجود ہین - تصویر ۲۹-آ مکان نمبری ۲۹ کے ایک حصہ
کی تصویر ہے - یہ مرزا عباس بیگ کی کوٹھی کے سامنے ہے - مجھے نہین معلوم کبھی مہدی حسن یا گرٹرووڈ عباس بیگ کی کوٹھی مین
یا مشکور الدولہ کے مکان مین رہی - سوائے نئے گانون کے مکان کے ڈانلی مجھے نہین معلوم کوٹھی عباس بیگ کے
قریب کسی مکان مین رہی ہین واقف نہین یوسف الزمان و رفیع الدین کلکتہ سے یوسف الزمان کی واپسی کے
بعد ڈانلی کے پاس آئے جسوقت تک یوسف الزمان امتحان کے واسطے کلکتہ گئے وہ اور رفیع الدین ایک ساتھ رہتے
تھے جب مین اسکول مین لکھنؤ مین تھا میری شادی ہو گئی تھی مگر رفیع الدین اور یوسف الزمان کی شادی نہین
ہوئی تھی رفیع الدین اور یوسف الزمان ڈانلی کے یہان قبل اسکے جایا کرتے تھے کہ مجھے رفیع الدین نے بتلایا کہ گرٹرووڈ
ڈانلی اسمین رہتی ہے - مین نے اونکو وہان جاتے دیکھا قبل اور بعد ڈانلی کی شناخت کے مگر مین کہہ نہین سکتا کہ کے مرتبہ

یہ رسالہ مین غلط لکھا ہے کہ در ۱۸۸۳ء مین ایک مشترکہ کمپنی قایم ہوئی تھی جسمین رفیع الدین یوسف الزمان محمد اکبر
ومین شریک تھا اور ہم لڑکون نے پیاری گرڈ روڈ کو رکھا"۔ مجھے یاد نہین کہ وہ سال کونسا تھا جب رفیع الدین یوسف الزمان
اور ہم دلی دوست تھے اسکو ۱۹ سال کا زمانہ ہوا۔ ممکن نہین کہ ۱۸۸۳ء مین جہان تک مجھکو تعلق ہے بہت محبت درمیان
ہمارے یوسف الزمان اور رفیع الدین کے قبل روانگی کلکتہ کے قایم تھی دو بہنون مین چھوٹی بہن یحییٰ کے ساتھ گئی۔
مجھے دونون بہنون مین عمر کا فرق یاد نہین کہ کیا تھا۔ مین دوسری بہن کو پہچان نہ سکا۔ مین نے صرف چھوٹی کو مسٹر ڈانلی
کے گھر مین بیٹھے دیکھا۔ مین نثار حسین سے واقف تھا وہ حضرت گنج مین قیصر باغ کے پھاٹک کے قریب رہتے تھے ممکن ہے کہ ان کا
مکان ایک میل کے فاصلہ پر پھاٹک قیصر باغ سے ہو۔ نثار حسین کیننگ کالج مین یوسف الزمان و دیگر لڑکون کے ساتھ
پڑھتے تھے مجھے نہین معلوم کہان ہین مین نے سنا ہے وہ ملازمت مین ہین حیدرآباد مین نہین ہین جب رفیع الدین اور یوسف الزمان
ڈانلی کے یہان جاتے تھے۔ نثار حسین کیننگ کالج مین پڑھتے تھے۔ نثار حسین ہمارے ساتھیون مین تھے مین واقف نہین
وہ ڈانلی کے یہان جاتے تھے مجھے نہین معلوم کہ یوسف الزمان کے ساتھ کلکتہ امتحان دینے گئے یا نہین۔ ہم مین سے کوئی
شخص کھانے کا خرچہ دیدیا کرتا تھا۔ ہر ایک شخص اپنا اپنا خرچہ دیدیا کرتا تھا۔ مین اپنا دیتا تھا۔ سید علی و سید حسین و
آغا مرزا بیگ و نثار حسین و یوسف الزمان اور ہم دوست تھے اور ایک جگہ کھاتے پیتے تھے۔ ہمارے بھائی بھی ہمارے جلسہ
مین شریک ہوتے تھے۔ بہت کم باہر کے لوگ تھے۔

یکم دسمبر ۱۸۹۲ء۔ بھائیون سے جنکا ذکر مین نے اوپر کیا ہے۔ میرا مطلب خداداد بیگ و محمود بیگ اور بہت سے دوسرون
سے ہے۔ خداداد بیگ سرور جنگ کے بھائی اور ہائی کورٹ حیدرآباد کے وکیل ہین محمود بیگ میرے اور سرور جنگ کے
بھائیون مین ہین۔ بھائی سے مطلب میرا چچازاد بھائی سے ہے۔ خداداد بیگ رفیع الدین کے حقیقی بھائی ہین
میرے بھائی مجھسے دو یا تین سال بڑے ہین۔ پہلی مرتبہ حیدرآباد مین ۴ یا ۵ ماہ تک بیکار بیٹھا رہا مجھے نہین معلوم
چندوسی ہوکر لکھنؤ تک راستہ کھلا تھا۔ مین کانپور اور جبل پور ہوکر حیدرآباد آیا۔ شجاعت علی ہمارے گروہ
مین نہین تھے۔ مین اکثر انکو دیکھا کرتا تھا گو ہم صحبت نہ تھا۔ مین واقف نہین ہون وہ کیننگ کالج مین تھے مجھے
سرسالار جنگ اول کی آمد لکھنؤ مین یاد ہے۔ مجھے یاد نہین اوسوقت مین اور میرے بھائی لکھنؤ مین تھے۔ میرے
بھائی اوسوقت حیدرآباد نہین گئے تھے۔ وہ بعد اوسکے حیدرآباد گئے تھے۔ کہہ نہین سکتا کس قدر عرصہ کے بعد
مگر سال بھر سے کم نہین مجھے بخوبی یاد ہے میرے بھائی سالار جنگ کے ساتھ حیدرآباد نہین آئے نہ مین تلاش روزگار
مین حیدرآباد آیا۔ جب مین یہان آیا مین جگہ کے لئے امیدوار ہوا اور حاصل کی۔ آخری مرتبہ حیدرآباد آنیکے
سال یا ڈیڑھ سال بعد مین ملازم ہوا پہلے مین ایلگنڈل مین امین مقرر ہوا۔ تاریخ و سنہ اول تقرری بھولتا
ہون۔ عرصہ تک ضلع ایلگنڈل مین مختلف مقامات مین رہا بعد اوسکے ضلع کے ہیڈ کوارٹر مین گیا۔ وہان سے

تعلقہ عدل آباد مین مقرر ہوا۔ عدل آباد مرشنڈہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہان مین ۵ سال تک رہا
عدل آباد سے ضلع مدک مین تبدیل ہوا۔ جہان مین نلگنڈہ مین ترقی پانے کے زمانہ تک رہا۔ ضلع مدک مین
ایک سال تک رہا۔ ۸۰ روپیہ کا محکمہ پولس مین ملازم ہوا۔ میری جدید ترقی گزشتہ رمضان [illegible] اپریل [illegible]
مین نے مہدی حسن سے بہ حیثیت ہوم سکرٹری جگہہ کے واسطے درخواست دی کہ خالی تھی۔ مین نے اپنے گزشتہ
وسیع اور عمدہ خدمات کا ذکر کیا۔ اور نیز اس امر کا کہ مین ۱۶ یا ۱۷ ماہ تک ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس رہا ہون
میری درخواست زبانی تھی۔ مجھے نہین معلوم کہ مہدی حسن نے کرنیل لڈلو سے میرے بارہ مین گفتگو کی یا نہین۔
مین نے کرنیل لڈلو سے درخواست نہین کی تھی بلکہ کرنیل لاکین سے کئی مرتبہ گفتگو کی تھی وہ انسپکٹر جنرل کے پرسنل
اسسٹنٹ تھے مجھے آخر مین عہدہ ملا میری ترقی قبل اشاعت رسالہ کے منظور ہوئی تھی مجھے پروانہ تقرری شعبان
(از یکم لغایتہ ۲۹ مارچ) مین ملا مگر مین قایم مقام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع مدک تھا۔ قبل اسکے ڈسٹرکٹ
سپرنٹنڈنٹ عدل آباد نے مجھے چارج لیا بعد اوسکے رمضان مین مین اپنی نئی جگہہ پر آیا۔ حیدر آباد ۲ رمضان
یعنے ۱۳ مارچ کو آیا اور اپنی نئی جگہہ پر ایک مہینہ کے بعد چلا گیا۔ شوال مین مین نے نلگنڈہ مین چارج لیا تاریخ
یاد نہین مگر ابتداے ماہ تھا کرنیل لڈلو نے مجھے حیدر آباد مین روک لیا تھا۔ ممکن ہے کہ حکم میرے گھر پر گیا ہو۔
جب مین یہان تھا کرنیل لڈلو ولایت گئے تھے جب کرنیل لڈلو جا رہے تھے اونہون نے مجھسے یہ کہا تھا مین
کس سے گفتگو کرون حیدر آباد مین اسی پمفلٹ کے متعلق سرکاری خدمات کے لئے روک لیا گیا مین حیدر آباد
سے نلگنڈہ جاتا تھا کہ جب مجھے خط نمبری ۳۰ و ۳۳ و ۳۳۔الف ملا اور مین نے ۳۲۔الف و ۳۴۔الف
لکھا قبل تحریر خط نمبری ۳۲۔الف کسی سے گفتگو نہین کی۔ خط نمبری ۳۱ میرے برادر زادہ شیخ حافظ کا
لکھا ہوا ہے وہ صرف خاص مین نوکر ہین جب مین حیدر آباد آیا مین اپنے بھائی کے ساتھ ٹھہرا حافظ اوسی
مقام پر رہتے ہین حافظ نے خطوط نمبری ۳۱ و ۳۳ و ۳۳۔الف نہین دیکھے مین نے اصل مسودہ
اپنے جواب کا لکھا اوسمین کئی جگہہ عبارت تبدیل ہوئی تھی۔ اس باعث حافظ نے خط نمبری ۳۱ کی نقل
کی بعد اوسکے خط نمبری ۳۲۔اے لکھا گیا مین نے اپنا اصلی مسودہ چاک کر ڈالا ہے خط نمبری ۳۴ میرے برادر زادہ
حافظ کی تحریر مین ہے اور ویسا ہی خط نمبری ۳۴۔اے ہے۔ خط نمبری ۳۲۔اے میرے بھائی کے کسی
برادر نسبتی کا لکھا ہوا ہے۔ نام یاد نہین ہے۔ حال ہی مین وہ دہلی سے آئے ہین قبل تحریر خط نمبری ۳۲
اے مین نے اپنے بھائی سے گفتگو کی اونھون نے کہا تم معاملہ سے واقف ہو اس باعث جواب دو اور
خط نمبری ۳۴۔اے شجاعت علی کے مسودہ سے لکھا گیا مین نے شجاعت علی کی تجویز کا اپنے بھائی سے
تذکرہ کیا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے شجاعت علی کا مسودہ اپنے بھائی کو دکھلایا۔

مین حلفاً وثوقاً کہہ سکتا ہون کہ سوا اپنے بھائی کے اگر مین نے خط نمبری ۲-۳۲-۱ کی نسبت کسی سے گفتگو کی تو وہ صاحب ہین جنھون نے وہ خط نقل کیا گھر کے لڑکے بھی اس سے واقف تھے۔ یعنی محمد امجد علیخان میرے بھتیجے اور جج ہائیکورٹ و محمد اسرار خان میرا لڑکا و محمد حفیظ بھتیجا ملازم صرف خاص جواب کی نسبت نہ مین نے ان لوگون سے مشورہ لیا اور نہ انھون نے مجھے کوئی رائے دی۔ اونھون نے صرف خط نمبری ۳۱ سُنا۔ خط نمبری ۳۰ کی عبارت سے وہ واقف تھے خط نمبری ۲-۳۲-۱ مین نے برضا مندی خود لکھا مین نے یہ خواہش کی تھی کہ گورنمنٹ میرے بیان پر یقین کرے جو کچھ خط نمبری ۲-۳۲-۱ مین لکھا ہے۔ صحیح ہے میرے علم و یقین مین یہ تمام بیانات صحیح ہین اگر شجاعت علی دست اندازی نکرتے تو مین خط نمبری ۴۲-۱ نہ لکھتا۔ شجاعت علی سے ملاقات میرے بھائی کے مکان پر ہوئی وہ دس یا بارہ مرتبہ آئے وہ میرے بھائی کے گھر پر بھی آئے۔ اور مجھے اپنے پاس بلایا۔ بعد روانگی خط نمبری ۲-۳۲-۱ شجاعت علی دو تین روز بعد آئے۔ اول ملاقات کے وقت میرے بھائی موجود نہ تھے۔ محمد امجد علی خان موجود تھے جب شجاعت علی نے مسودہ خط نمبری ۴-۳-۱ کا دیا۔ محمد اسرار خان میرا بیٹا بھی موجود تھا۔ شجاعت علی اور میرے درمیان صرف یہ گفتگو ہوئی اونھون نے کہا کہ مین مسودہ لایا ہون اسکو صاف کیجئے۔ مین نے جواب دیا یہ مناسب نہین ہے میرے بھتیجے نے بھی یہی کہا کیونکہ مین اصلی حالات مقدمہ لکھ چکا ہون۔ شجاعت علی نے کہا ہم کو اس سے کچھ واسطہ نہین ہے۔ تمکو لکھنا چاہئے۔ بعد اسکے بلا مزید عذر کے مسودہ نقل کیا گیا کیونکہ اس بارہ مین پہلے گفتگو ہو چکی تھی مین نے خط نمبری ۴۳-۱ تین دن تک نہ بھیجا۔ خط نمبری ۴۳ مین نے ۲۹۔ اپریل کو چراغ جلے لکھا تھا مین نے تین دن تک مضمون پر غور کیا جس عرصہ مین شجاعت علی تقاضا کرتے رہے۔ مین نے تیسرے روز قطعی رضا مندی ظاہر کی اور خط بھیجدیا خط پر تاریخ تحریر پڑی ہے یعنے ۲۴ خورداد اور دستخط اور تاریخ میرے قلم کے ہین مسودہ نمبری ۴۳ پر تاریخ حافظ کے قلم کی لکھی ہوئی ہے خط نمبری ۴۳ پر میرے دستخط ہین۔ جب شجاعت علی تین روز کے عرصہ مین مجھسے ملاقات کرنے نہین آئے میرے بھائی یا بھتیجے موجود نہ تھے۔ وہ مکان مین تھے ہماری ملاقات نجی کی تھی اور اوسوقت مین اور لوگ موجود نہ تھے۔ گو مجھے یاد نہین کہ کون کون لوگ بوقت ملاقات موجود تھے۔ میرے بھتیجے نے خط نمبری ۴۳ کی نقل شجاعت علی کے مسودہ سے کی کہ جب شجاعت علی اوسوقت وہان بیٹھے ہوئے تھے اور مسودے لے گئے تھے۔ شجاعت علی سے اونکے گھر پر ملاقات کے وقت اونکے نوکر موجود تھے اونکے ملازمین کے نام یاد نہین قبل اس ملاقات کے شجاعت علی سے ملاقات صحیح ریکارڈ مین نہین ہوئی تھی۔ مین اضلاع مین رہتا تھا اس باعث اونسے بہت کم ملتا تھا۔ لکھنؤ مین اون سے صاحب سلامت تھی گو گفتگو کی نوبت نہین آئی تھی اول ملاقات تھی جب میری اون سے گفتگو ہوئی بعد تحریر

خط نمبری ۴۴-۲۳-۱ کے بعد تو مین نے شجاعت علی کو دیکھا اور نہ اونکا کوئی خط پایا
۲ دسمبر ۱۹۲۴ء سے مین اپنی جگہ پر خط نمبری ۲-۳۲-۱ کی تحریر کے بعد فوراً نہین گیا کیونکہ مجھے اپنے افسران
بالا سے خطوط لینے تھے - کرنیل لڈلو اون کے ماتحت و نیز مہدی حسین میرے افسر تھے - افسر محکمہ کرنیل لڈلو تھے
جو تمام محکمہ کے احکام جاری کرتے تھے کرنیل لڈلو کے حکم پر مین حیدرآباد آیا تھا اس حکم کی نقل دفتر صدر مین
ہوگی - نلگنڈہ جانے کو مجھے ۵ شوال کو حکم ملا - حکم پر دستخط ظہیر الدین اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل کے ہین حکم
مورخہ ۲۲ خورداد کاغذ ثبوت نمبری ۵ سرکاری خط ہے جسمین مجھے ہدایت تھی کہ نلگنڈہ جاؤن خط نمبری
۴۴-۳۲-۱ مین مین یہ جملہ دیکھتا ہون پس گورنمنٹ نے مجھسے دریافت کیا ہے کس قسم کی معلومات اور
واقفیت کے ساتھ مین نے یہ دونون خط لکھے - مین نے خط نمبری ۳۲ پیش کر دیا ہے کہ جسمین مجھے ہدایت کیگئی
تھی کہ مین رپورٹ کرون اوسا الفاظ متذکرہ بالا شجاعت علی کے مسودہ سے لیئے گئے ہین میرے پاس
کوئی خط گورنمنٹ کا سوائے خط نمبری ۴۵ کے نہین ہے - درمیان تحریر خطوط نمبری ۲-۳۲-۱ اور ۴۴-۳۲-۱
میرے پاس کوئی اور خط نہین آیا قبل حیدرآباد مین شہادت دینے کو آنے کو میرے پاس کوئی خط سرور جنگ یا خداداد
یا ساجد بیگ کا نہین آیا - مین حلف اوٹھاتا ہون میرے پاس بجز کا کوئی خط ان لوگون کے پاس سے نہین آیا -
قیام حیدرآباد مین سرور جنگ یا اون کے بھائیون سے ملنے نہین گیا - مین ریلوے اسٹیشن کے قریب تھا -
جب مین نے سرور جنگ شجاعت علی و دیگر حکام کو مدار المہام کے استقبال کے لئے جاتے دیکھا - شروع زمانہ
ملازمت سے مین اب تک نلگنڈہ مین ہون جو یہان سے ۳۵ کوس ہے - سڑک اور بذریعہ ریل راستہ ہے
ریل پر جاتے وقت بھونگیر مین اوترنا پڑتا ہے جہان سے نلگنڈہ ۲۵ کوس ہے اس عرصہ مین مین حیدرآباد
نہین آیا اور نہ میرے پاس کوئی خط سرور جنگ یا اون کے بھائیون کا آیا مین نے یہ سنا تھا کہ مہدی حسین
نے سترا پر دعوی کیا ہے مگر ذاتی طور پر اس سے کچھ واسطہ نہین تھا - قبل سمن پانے کے مجھے خیال نہ تھا کہ
مجھے اس مقدمہ مین گواہی دینا پڑیگی - حیدرآباد آنے کے بعد مجھے سمن عدالت سے محمد صدیق کے ذریعہ
سے ملا - مین یہان ۶ یا ۸ دن کا زمانہ ہوا اپنے لڑکون کو دیکھنے دو روز کی تعطیل مین آیا تھا حیدرآباد
سرور جنگ خداداد بیگ یا ساجد بیگ کی تحریر پر نہین آیا - تعلقدار نے مجھے دو روز کی رخصت دی تھی
مین حلف اوٹھا سکتا ہون کہ خداداد بیگ مجھے اسٹیشن پر نہین ملے میرا بیٹا مجھے ملنے آیا تھا دوسرے روز
اپنے بھتیجے محمد امجد علی خان وکیل ہائی کورٹ کے ساتھ سرور جنگ کے مکان پر گیا تھا وہان رفیع الدین
و یوسف الزمان سے ملاقات ہوئی - مجھے صرف یوسف الزمان سے ملنا تھا - یوسف الزمان و رفیع الدین
سرور جنگ کے ساتھ رہتے تھے - ساجد بیگ اونکے بھائی بھی وہین رہتے ہین - خداداد بیگ علحدہ بیگم بازار

مین رہتے ہین - یوسف الزمان سرور جنگ رفیع الدین ساجد بیگ میرے عزیز نہین ہین بلکہ پرانے دوست ہین - مین اون سے ملاقات کرنے گیا کیونکہ ۱۲ یا ۱۴ سال سے اونسے ملاقات نہین ہوئی تھی - جب مین گیا سرور جنگ مکان پر تھے - رفیع الدین و یوسف الزمان سے ملاقات ہوئی مگر ساجد بیگ سے نہین ایک لفظ بھی مقدمہ کی نسبت نہین کہا یوسف الزمان اور رفیع الدین نے مجھسے کہا کہ آپ کی شہادت ہونی چاہیے کہ تم کو صحیح صحیح حال بیان کرنا چاہیے کیونکہ حلفیہ ہوگی - اسکے علاوہ مقدمہ کی نسبت کچھ نہین کہا گیا ملاقات کے وقت قریب ۲۰ - آدمیون کے موجود تھے مجھے نہین معلوم یہ کون تھے انمین بہت روسا اور دیگر لوگ تھے جو حضور نظام کے پرسنل سکرٹری آغا مرزا کو سلام کرنے آئے تھے مدار المہام سب سے اعلی افسر ہین بعد اون کے معین المہام اور سکرٹریان جنمین آغا مرزا اور سید حسین ہین - مین کہہ نہین سکتا کہ کون سب سے اعلی مرتبہ سکرٹری ہے جو سکرٹری کہ نظام کی نظر مین اعلے ہے وہی سب سے بڑھا ہوا ہے - مین کہہ نہین سکتا کہ مین آغا مرزا کو ریاست کا سب سے بڑا سکرٹری سمجھتا ہون مین عماد جنگ قایم مقام ہوم سکرٹری کی ملاقات کو گیا اور اونسے ملاقات کی مین نے کہا کہ مین یہان دو روز کی رخصت پہ آیا ہون اور سنتا ہون کہ میری شہادت اس مقدمہ مین لیجاویگی اونہون نے پوچھا کہ کیا کوئی تحریر تمہارے پاس پہونچی ہے - مین نے جواب دیا نہین یہ گفتگو تین یا چار بجے شام کو حیدرآباد سے چلتے وقت ہوئی - مین نے عماد جنگ کو اونکے بنج کے گھر پر دیکھا - رفیع الدین اور یوسف الزمان نے مجھسے کہا کہ شہادت تمہاری ضرور ہوگی - تیسرے روز مجھے سمن ملا - جب مین حیدرآباد سے جاتا تھا اول روز مین عماد جنگ سے ملنے گیا جب میرے ساتھ ایک آدمی تھا - نام یاد نہین میرے ساتھ آدمی اسلئے ہو لیا کہ جب مین سرور جنگ کے گھر سے چلا اونہون نے مجھسے کہلا بھیجا کہ تم صدیق حسن کے یہان میرے ملازم کو لیتے جاؤ - مجھے نہین معلوم کیون سرور جنگ نے مجھسے خواہش کی کہ مین جاؤن اور محمد صدیق سے ملون - جس وقت سے کہ مین لکھنؤ سے چلا اور عدالت مین گریٹ ووڈ ڈانلی کو دیکھا مین نے صرف ۴ مرتبہ دیکھا ۳۰ - نومبر کو پانچوین مرتبہ دیکھا - ۱۱ یا ۱۲ مہینہ ہوئے کہ مین نے اوسے آخری مرتبہ دیکھا - مہدی حسن کے بنگلہ سے نکل رہی تھی اور مین اوس طرف سے نکل رہا تھا پارسال آج ہی کل کے دن تھے چار بجے شام کو وہ سیر کرنے جارہی تھی اور مین مکان کے زینہ پر مہدی حسن کے انتظار مین تھا وہ باہر نکل چکی تھی وہ تنہا کھلی فٹن مین جاتی تھین اسکے پہلے مین نے اونکو حسن ساگر مین دیکھا تھا - ہم دونون گاڑی پر سوار تھے - ہم ادھر سے جاتے تھے اور وہ اودھر سے آتی تھین - شام کو ۵ بجے تھے اور وہ فٹن مین تنہا جاتی تھین ۵ یا ۶ مہینہ کا زمانہ

گذرا ہوگا کہ آخری ملاقات ہوئی مین اپنے بھائی کے گھر مین تہا جبکا ہوم سکرٹری کے دفتر سے شہر کی جانب
رخ تہا۔ شام کے چار بجے تہے اور مین نے اونکو کھلی ہوئی گاڑی مین سڑک پر جاتے ہوئے دیکہا میرے
سامنے سے ۲۰ قدم کے فاصلہ پر ہوکر گذرین۔ شہر سے وہ اپنے گہر جارہی تہین میرے ساتھ دو یا ۶
آدمی تہے مین نے اور نیز دوسرا نے کہا کہ "وہ دیکھو محمد حسین کی یوروپین میم جاتی ہے" مین نے اپنے
بھائی کے گھر سے دو مرتبہ مسز محمد حسین کو دیکہا اور چوتھی مرتبہ مین نے اونکو اپنے بہائی کے گہر سے دیکہا
پانچوین مرتبہ عدالت مین دیکہا اول مرتبہ مین نے ایک سال ہوا گہر پر دیکہا - ۶ ماہ بعد مین نے ساگر ہند پر دیکہا
۱۵ روز قبل اوسکے مین نے اپنے بہائی کے گہر سے دیکہا دومرتبہ وہان سے دیکہا جسکو اول مرتبہ سے ڈیڑہ
سال کا زمانہ گذرا ہوگا - مین حیدر آباد مین اوسوقت دورہ پر آیا تہا اور ضلع مدک مین نوکر تہا -
میرے روزنامچہ سے یہ ثابت ہوگا جو دفتر سپرنٹنڈنٹ ضلع مدک مین موجود ہے مجھے یاد نہین کہ اول
روز شہادت دینے کے بعد خدا داد بیگ کے ساتھ عدالت سے واپس گیا میرے ساتھ میرا لڑکا موجود
تہا۔ کل مین خدا داد بیگ کے ساتھ گیا - پرسون نہین مین اپنے گہر گیا اور خدا داد بیگ میرے ساتھ
تہوڑی دیر ٹہرے اس مقدمہ کے متعلق گفتگو نہین ہوئی - جب سے شہادت میری شروع ہوئی اوسوقت
سے مین نے سرور جنگ سے ملاقات نہین کی - مین نے ساجد بیگ کو اپنے دوسرے تیسرے روز اظہار کے بعد
دیکہا مین خیال کرتا ہون آج پانچوان یا چھٹا روز اظہار کا ہے - اول مرتبہ جب مین نے گریڈ وڈ انلی کو
لکھنؤ مین دیکہا تہا اوس زمانہ کو ۱۰ سال گذرے جب مین محمد صدیق کے گہر سرور جنگ کے آدمی کے ساتھ
جاتا تہا مین نے پوچہا کہ مجھے تم کیون وہان لیئے چلتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ سرور جنگ نے محمد صدیق کو لکہا ہے کہ
آپ دو روز کی رخصت لیکر یہان آئے ہین آپ یہان رہکے جاوین - سرور جنگ کا آدمی مجھے اعتماد جنگ کے
یہان لیگیا اور اوسنے سرور جنگ کا پیغام کہدیا محمد صدیق نے جوابدیا چونکہ میرے پاس گورنمنٹ کا کوئی حکم نہین
آیا ہے اس باعث ٹہرنے کا حکم نہین دے سکتا مین ایک روز اپنی رخصت سے زیادہ ٹہرا محمد صدیق
کے زبانی حکم پر کہ اونہون نے مجھے دوسرے روز ملاقات کے لیے بلایا مجھے نلگنڈہ سے چلنے کی تاریخ یاد نہین ہے۔
تیسری یا چوتھی دیہ کو مین بہونگیر پہونچا - آج ۱۱ جمادی الثانی ہے - نہین مین خیال کرتا ہون کہ جمادی الاول
ہے بہونگیر پہونچنے مین مجھے دو روز لگے مین اوسی روز شب کی گاڑی مین وہان سے چلا اور صبح کی گاڑی
مین یہان پہونچ گیا - مین نے اپنی دو روز کی رخصت اوس روز سے نہین لی تہی جب مین نلگنڈہ چلا آیا
بلکہ تعلقدار بہونگیر مین تہے اور اونہون نے مجھے پورے دو روز حیدر آباد مین گذارنے کی رخصت دی
مین یوسف الزمان سے اول روز مل گیا وہ ... ملی ایا محمد صدیق سے اوسی روز ملاقات ہوئی جب

مین دوسرے روز ایک یا دو بجے ملنے گیا میرے ساتھ میرے بھائی محمد انور خان بہی تھے مین نے محمد صدیق
سے کہا میری رخصت آج ختم ہوگئی ہے کیا کوئی حکم میرے لئے آیا ہے اونھون نے جواب دیا کہ میری پاس
کوئی حکم نہین آیا ہے مگر مین تم کو اجازت دیتا ہون کہ ایک روز اور ٹھہر جاؤ۔ صوبہ دار اور تعلقدار کو اطلاع
دیدیجاوے گی یہ زبانی حکم تہا جسکی وجہ سے مین ایک روز اور ٹھہر گیا دوسرے روز مین محمد صدیق سے اونکے
دفتر مین ملنے تنہا گیا تھا اونسے ملاقات کی اور کہا اونہون نے جواب دیا کہ میرے پاس ابتک کوئی حکم تمہاری بابت
نہین آیا ہے اس باعث بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ مین گھر چلا گیا اور اسٹیشن جا رہا تہا کہ محمد صدیق نے چپراسی بھیجکر
مجھے اپنے گھر بلایا مین نے اونکو چراغ علی صوبہ دار گلبرگہ و بشیر نواز جنگ صوبہ دار حلقہ مشرقی کو بیٹھے دیکھا
محمد صدیق نے مجھسے کہا تمہارے واسطے حکم آیا ہے کہ تم عدالت مین حاضر رہو اور بہتر ہے کہ اس کاغذ پر دستخط
کردو اونہون نے مجھے کاغذ کاٹنے دیا قبل آمد سمن اور اونکے گھر جانے کے یوسف الزمان اور رفیع الدین
سے ملاقات ہوئی ایک روز مین نے اونکو عدالت مین دیکھا اور ایک روز سرور جنگ کے مکان مین آخری
مرتبہ مین نے سرور جنگ خداداد بیگ صاحب بیگ سے ملاقات کی سید حسین بھی وہان تھے کوئی گفتگو
اس مقدمہ کے متعلق نہین ہوئی اور نہ رفیع الدین اور یوسف الزمان سے ذکر آیا تاریخ حصول سمن میں حیدرآباد میں
ہون تغیرات جو مین نے ڈائلی مین دیکھے یہ ہین کہ وہ دبلی بڈہی ہوگئی ہے اور کسی قدر رنگ جاتا رہا ہے
وہ لمبی نہین ہوئی ہے ۲۴ برس کی عمر تک آدمی لمبائی مین بڑہتا ہے وہ ۱۸ یا ۱۹ سال کی تھی کہ جب
مین نے لکھنؤ مین دیکھا تھا آلایاد نہین مجھپر کوئی رشوت کا مقدمہ قایم نہین ہوا تھا۔ تمام ملازمت
کے زمانہ مین مجھپر کبھی ایسا الزام عاید نہین ہوا کبھی میرے خلاف کسی قسم کا الزام عائد نہین ہوا کرنل
لڈلو نے میری ترقی ۶ و ۷ سال تک روکی تھی۔ مگر حکماً ترقی بند نہین ہوئی تہی۔ مین قایم مقام
مہتمم تھا اور اپنے تعلقدار سے نارضامندی کے باعث پھر اپنی جگہہ پر آگیا تھا کہ مین نے چند ملزمان کو
بنارضی اونکے سزایاب کرایا اسکی مسل ضلع الگنڈہ مین ہوگی انسپکٹر کے دفتر مین بھی اسکا کوئی ذکر ہوگا۔
بجواب سوالات مکرر۔ کبھی میرے خلاف کوئی الزام سرکار کی طرف سے بدچلنی کا عائد نہین ہوا۔ باوجود
صورت شکل مین تبادلہ کے مجھے شک نہین مسز مہدیحسن وہی گرٹروڈ ڈائلی ہے جسکو مین لکھنؤ مین جانتا تھا۔ جب
مین نے سید حسن کو سرور جنگ کے گھر پر دیکھا میز پر کھانے کی چیزین رکھی تہین اور دیگر لوگ بیٹھے ہوئے تھے مین نے
اور اونھون نے ملکر کھانا کھایا مین ملزم کی جانب اس مقدمہ مین اظہار دینے نہ آتا اگر مجھے سمن نہ بھیجا جاتا۔ اگر سمن عدالت
سے نہ ملتا تو مین چلا جاتا ظہیر الدین کو جنہون نے سرکاری خطوط لکھے ہین مہدیحسن سے کوئی تعلق نہین ہے۔ میرے
پاس خط نمبری ۴۳۰۷ کی رسید ہے کہ جسپر تاریخ روانگی درج ہے مجھے نہین معلوم کہ کس نے دستخط کئے ظہیر الدین

برادر نسبتی مشتاق حسین ہین مین نے خط اردو کا جواب لکھا گو بھیجا نہین - مین مہدیحسن کے پاس گیا اور اونسے
کہا کہ یہ خط مجھے ملا اور درخواست کی کہ بجاے نلگنڈہ کے مدک کو بھیجا جاؤن - مین نے مہدیحسن سے اس
معاملہ مین گفتگو کی کیونکہ اون کے ہاتھ مین قطعی حکم تھا اونھون نے کہا سُنی سنائی باتون پر اعتبار نہ کرو بلکہ فوراً
چلے جاؤ مجھہ مین اور مہدیحسن مین سرکاری تحقیقات کی بابت گفتگو ہوئی مہدیحسن نے کہا کہ مقدمہ ہم فلٹ کے بارہ مین
شاید تم کچھ نہین جانتے مین خاموش رہا اونھون نے کہا "آغا مرزا اس مقدمہ مین بڑی دلچسپی لے رہے ہین نہ معلوم اسکی
کیا وجہ ہے" بعد اوسکے کہا کہ "بہتر ہے تم فوراً چلے جاؤ" - مین نے مہدیحسن سے خط نمبری ۳۲-اے اور خط نمبری ۳۴-اے
کی نسبت گفتگو کی مین نے اونسے کہا کہ شجاعت علی نے مجھسے کہا ہے کہ خط نمبری ۳۴-اے بھیجا جاے مین نے اونکی راے
دریافت کی اونھون نے پوچھا "کیا شجاعت علی نے تم سے کہا" مین نے جواب دیا "ہان شجاعت علی کہتے ہین کہ
مشتاق حسین کی خواہش ہے" مہدیحسن نے کہا کہ اگر مشتاق حسین کی خواہش ہے تو بھیجدو اور گفتگو نہین ہوئی
مہدیحسن نے خط نمبری ۳۲-اے کی نسبت کچھہ نہین کہا اونھون نے مجھہ سے کہا جو کچھہ تم نے لکھا ہے ٹھیک ہے - جہانتک
مجکو تعلق ہے وہ خراب نہین ہے مجھے ملازمت حیدرآباد کا سن یاد نہین ہے - ۱۱ سال ہوے ہون گے قبل یہان
آنے کے مین ڈیڑہ سال شولاپور مین رہا - شاید ۱۸۷۳ء مین مین لکھنؤ مین تھا مین نے کبھی گرٹروڈ ڈانلی
اور مہدیحسن کو رفیع الدین اس کہنے کے بعد نہین دیکھا کہ وہ مہدیحسن کے ساتھ چلی گئی -

مکرر جرح - یہ گفتگو مہدیحسن سے اونکی حیدرآباد مین واپسی کے وقت ہوئی جہانتک مجھے یاد ہے خط نمبری
۳۴-اے کے ملنے کے چوتھے روز - دستخط محمد اکبر خان -

جیمس لاکلن ولد ہنری لاکلن، عمر [illegible] سال قوم انگریز - پیشہ چرچ کلرک نے ۳۰ نومبر کو بموجودگی ملزم
بیان کیا (مسز مہدیحسن عدالت مین آئی ہین) مین نے اس لیڈی کو پہلے بھی دیکھا ہے اول مرتبہ میمورئیل
گارڈن کانپور مین ۱۸۶۹ء مین ملاقات ہوئی اوسوقت یہ گرٹروڈ ڈانلی مشہور تھی - ۱۸۶۱ء مین میری شادی
اس سے ہونے والی تھی -

۲ دسمبر مین نے زمانہ بغاوت مین جنرل ہیولاک کے بریگیڈ کے ساتھ خدمت کی ہے - بہار اور شاہ آباد مین
یوروپین پولس مین بھی رہا ہون جسکا میرے پاس تمغا ہے - بعد اسکے ۱۸۵۹ء مین ریلوے مین نوکر ہوا
جسمین نیک چلنی کے بہت سارٹیفکٹ میرے پاس ہین - ۱۸۶۰ء مین بڑودہ کے مہراج کنڈہ راؤ سے جو نامی
پہلوان تھے کشتی سیکھنے گیا - یعنی کشتی کی مشق بڑہی - میرے پاس معقول آمدنی تھی اور اکثر عمدہ تحفہ ملا
کرتے تھے - شروع ۱۸۶۹ء مین خانگی ضروریات سے مین کانپور گیا اور وہان مسٹر ڈیسوزہ ٹیلی گراف
ماسٹر کانپور کے یہان ٹھہرا جو میرے برادر نسبتی ہوتے ہین - کانپور مین ایک کم سن عورت گرٹروڈ ڈانلی سے

پنشن یاب اپا تھی کری کڈنے ملاقات کرائی - اول مرتبہ مین نے موریل گارڈن مین دیکھا اوسی کے ذریعہ
سے اوسکے باپ اور مان کا پتہ معلوم ہوا تینون شخص کانپور مین رہتے تھے باپ یوروپین اور مان ہندوستانی
تھی سب شرابی تھے - کانپور مین میری شادی کی بات چیت ہوئی ڈانلی کپتان نہین تھا بلکہ محکمہ کمسریٹ
کا کنڈکٹر - بعد گفتگو شادی گرٹرود ڈانلی لکھنؤ سے کانپور چلی گئی - لکھنؤ مین نیا گیٹ کے قریب ایوانس کے
ساتھ رہی یہ فوٹو ایوانس کے مکان کا ہے جو دریا کے نزدیک واقع ہے - فوٹو نمبری ۳۶ مکان کے اوس
گوشہ کا ہے جسمین گرٹرود ڈانلی ۱۸۶۹ع مین رہا کرتی تھی - اگر ایوانس بیان کرین کہ وہ وہان نہین رہتی
تھی تو جھوٹ ہوگا - جسوقت میری نسبت گرٹرود ڈانلی سے قرار پائی تھی اوسکی عمر صرف ۱۹ سال کی تھی
وہ جوان تھی ۱۸۶۶ع مین پندرہ سال سے زیادہ اوسکا سن معلوم ہوتا تھا لکھنؤ مین مین نے اپنے اعزا سے
اوسکی ملاقات کرائی اور اوسوقت اسکی خاطرداری اس طرح سے ہوتی تھی کہ میری اس سے نسبت ہوگئی
ہے مین اپنے برادر نسبتی مسٹر گبنس کے ساتھ ایوانس کے مکان مین گیا مین کانپور مین رہتا تھا اور ان
دو ملاقاتون کی غرض سے لکھنؤ آیا تھا چند گھنٹہ صرف ہوئے تھے اور مین مع گبنس اوسکے بعد کانپور واپس گیا تھا
مین نے گرٹرود سے کہا کہ مکان کرایہ پر تو جو مین ادا کرونگا مکان ایک اوسکے واسطے لیا گیا دس روپیہ
ماہوار پر مین نے کمرہ مسٹر ڈو بایس کے مکان کے لئے - لکھنؤ مین مجکو اس خاندان کی شراب خواری کا حال معلوم ہوا
وقت اسکا آیا کہ قبل شادی کے مین اس سے مباشرت کرون - گرٹرود ڈانلی اور مجھہ مین کسی قدر جھگڑا
ہوا کیونکہ گرٹرود نے اپنی مان سے میری شکایت کی مین اسکی وجہ سے صبح کی گاڑی مین کانپور چلا گیا -
شام کی گاڑی مین گرٹرود کی مان آئین اور مجھسے تارگھر مین جہان مین مقیم تہا ملین جو گفتگو میری اون سے
ہوئی اوسکے بعد مین شب کی گاڑی مین لکھنؤ تنہا چلا آیا - مسز ڈانلی بیمار پڑ گئین اور کانپور مین ٹھہری رہین
مین سید ہا ڈو بائس کے مکان مین گیا گرٹرود سے مین نے میل کر لیا - دوسرے یا تیسرے روز مسٹر ڈلیسوزا
نے مجھہ سے کہا مسز ڈانلی سخت بیمار ہین اوسی روز ایک تار آیا کہ وہ مر گئین خبر وفات سنکر مس ڈانلی گرٹرود
اور مین ڈہائی بجے کی گاڑی مین کانپور واپس گیا - ڈانلی کے پاس روپیہ نہ تھا مین نے دو ... درجے کا
ٹکٹ لیا مین ڈانلی کے ملازمین کا خرچ دیتا تھا - ہم تینون ڈلیسوزا کے مکان کانپور گئے تجہیز اور تکفین ہو چکی تہی
مین نے خرچہ تجہیز اور تکفین کا دیا ہم گرٹرود اور جلڈرس نامے ایک دوست قبرستان کو گئے گرٹرود اپنی مان
کے چہرہ دیکھنے پر بضد ہوئی قلی گڈہا بند کر رہے تے اونکو روکا صندوق اوپر نکالا پیچ کہولے اور گرٹرود
کو منھ دکھلایا جب صندوق کہولا گرٹرود چاہتی تھی اپنی مان کا بوسہ لے مگر یہ دیکھکر لوٹ پڑی کہ اوسکی مان
کی زبان مونہہ سے نکلی ہوئی تہی جب ہم قبرستان سے واپس آئے مسٹر ڈانلی شراب مین مست تہے گرٹرود

اپنے باپکے پاس گئی مین نے پھر گرٹروڈ کو اونکے باپ کے ساتھ رات بھر بالکل بدفعلی کی حالت مین رہتے
دیکھا اوسی روز سے میری نسبت ٹوٹ گئی اور اس حرکت کے دیکھنے کے بعد مین نے ارادہ کرلیا کہ مین اس سے شادی
نہ کرونگا جو کچھہ کہ مین نے اوس روز دیکھا اوسکی کیفیت مین نے گرٹروڈ کو نہین بتلائی جب یہ لوگ شراب پیا کرتے
منر مالنکو باپ پر بدچلنی کا الزام عائد کرتے تھا گرٹروڈ نے کہا اوسکی طرف زیادہ تم توجہ نہ کرو وہ پیئے ہوئے ہے مسٹر
ڈیسوزا نے باپ کی بدچلنی کی شکایت کی اور کہا کہ وہ اوسکو سرکاری مکان مین زیادہ نہ ٹھہرنے دینگے خوش
قسمتی سے گرٹروڈ ڈانلی نے لکھنؤ جانے کی خواہش کی ۔ مین نے اوسکو اور اوسکے باپ کو بھیجدیا اور خود پیچھے رہا ۔
بعد اوسکے مین لکھنؤ گیا اور ڈو بائس کے مکان مین جہان یہ رہتی تھی گیا ۔ گرٹروڈ کی تمام عزت میرے دل سے
مٹ گئی اور اوسکے ساتھ شب باش رہا کرتا تھا اسی زمانہ مین مسٹر گبنس و اونکی بیوی یعنی میری بہن پرتابگڈہ
سے لکھنؤ تار ماسٹر ہوکر آئے مین اون کے ساتھ رہنے لگا مگر گرٹروڈ کے یہان برابر جاتا تھا ایک شام کو ذرا دیر
کرکے مین گرٹروڈ کے یہان گیا پہلے کہانے کے کمرہ مین گیا گرٹروڈ کا کمرہ دہنی جانب تھا مین نے کسی کی آواز سُنی
سونے کے کمرہ کا دروازہ کہلا دیکہا کہ ایک کمسن آدمی کے ساتھ بیٹھی ہے جسکا ہاتھ اسکی کمر مین اور گرٹروڈ
کا سر اوسکے کندہے پر تھا ۔ مین چلا گیا اور دوسرے روز اس بدچلنی کا جواب مانگا ۔ گرٹروڈ میرے پاس آئی ۔
اور کہا کہ وہ اور کمسن آدمی بھائی اور بہنون کی طرح شروع سے رہتے ہین اور اون کے اوس طرح سے بیٹھنے
مین کوئی بات قابل اعتراض نہ تھی ۔ گرٹروڈ نے اپنی بہن کا کچھہ بھی حال نہین بیان کیا بلکہ وہ میرے پاس
آئی اور اوسنے کہا کہ اوسکے پاس ایک خط مسز ہاجز کا آیا ہے جو کپورتھلہ مین سخت بیمار گرٹروڈ نے مجھسے کہا وہ راجہ کے ساتھ
رہتی ہے روپیہ مانگا کہ وہ کپورتھلہ جاکر اپنی بہن کی تیمارداری کرے روپیہ دیا دوسرے روز ریلوے اسٹیشن
پہونچانے گیا بلکہ دیکہا رات کو وہ چلی گئی مسٹر ڈانلی سے ملنے گیا اونہون نے کہا کہ ڈانلی ایک شب قبل [illegible] ۔
گرٹروڈ نے کوئی خط نہین لکہا ۔ بعد اوسکے مین نے اپنی نسبت مس ارمن سے قرار دی کہ گرٹروڈ کے ساتھ
نسبت کا خاتمہ ہو ۔ ۲۶ اگست سنہ ۱۸۸۹ع کو مین نے مس ارمن سے شادی کی میری بیوی ابھی زندہ ہے اور
لکھنؤ مین رہتی ہے ۔

۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ع ۔ گرٹروڈ کے کپورتھلہ کے جانے کے بعد مین نے ۲۵ یا ۲۶ ۔ اگست سنہ ۱۸۸۹ع کو دیکھا مین
یہ تاریخ اس باعث بتلاتا ہون کہ دو یا تین دن بعد میری شادی کے ملاقات ہوئی مین نے اوسکو لکھنؤ مین نور محمد
کے ہوٹل مین دیکھا ۔ علاوہ گرٹروڈ اور میرے مسز ہاجز موجود تھین مین نے مسز ہاجز کو دیکھا ہے ۔ وہ
ہندوستانی پنجابی پوشاک پہنے ہوئے تھین ۔ گرٹروڈ واقف تھی کہ مین مس ارمن سے شادی کرنیوالا
ہون وسنے مجھسے کہا اوسکے باپ نے کپورتھلہ مین اوسکو یہ خبر دی تھی گرٹروڈ نے خواہش کی کہ مین ارمن کے

پاس جاکر اوسکی توہین کردون - اور نسبت توڑ دون - مین نے کہا مین ۲۶ تاریخ کی شام کو جاؤنگا
اور مس ارمن سے شادی فسخ کردون گا مین اوسکو دہوکا دیتا تہا کیونکہ میری شادی ۲۶ تاریخ کو ہونیکو
ہونے والی تھی مین نے یہ انتظام اس باعث کیا کہ گرٹروڈ میری دولہن کے گہر پر فساد نہ کرے - مین نے
نہ تو یہ چاہتا تھا کہ گرٹروڈ ارمن کے گہر جاے اور نہ مین نے فسخ شادی کا ارادہ کیا شادی کے دن مین نے
گرٹروڈ ڈانلی اور مسز ہاجز کے ساتھ بہت کم وقت گذرانا - ۲ بجے ۲۶ تاریخ کو میری شادی ہوئی تین بجے
مین نے کہا کہ چلو ہم لوگ گہر کو جائین اور کپڑے بدلین - مین اپنے گہر ہوٹل کے سامنے گیا اور سیدہا وہان سے
گرجا گیا اور شادی کی ادا ے رسم کے بعد جیسے ہی کہ مین اپنی بیوی کو گاڑی مین سوار کراتا تہا احاطہ گرجا مین
ایک گاڑی آتے دیکہی جسمین گرٹروڈ اور ہاجز تھی گرٹروڈ پادری مسٹر ایلس کے پاس گئی جنہون نے شادی
کرائی تھی اور کہا کہ مجہسے نکاح ثانی کا جرم سرزد ہوا ہے مسٹر ایلس آئے مین مکان کو گئی اور مجہسے جواب مانگا
مسٹر ایلس کی اس گفتگو کے بعد مین نے گرٹروڈ کو پہر نہین دیکہا مگر شادی کے ایک روز بعد مسز ہاجز میرے
گہر پر آئین مین نے اونکا اور گرٹروڈ کا تمام خرچہ کپورتہلہ کے آنے جانے کے بابت دینے کا وعدہ کیا اس
باعث وعدہ کیا کہ مجکو مسز ہاجز نے بدعہدی کے الزام سے نالش کی دہمکی دی تھی مین اپنی بیوی سے دو
یا تین مہینہ بعد شادی سے علیحدہ رہتا ہوا ( ) - ہم لوگ علیحدہ ہین میری بیوی نے مجہسے علیحدگی اختیار کی ہے
اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک شام کو مین گرٹروڈ ڈانلی کے گہر کی جانب قیصر باغ جاتا تہا وہ اوپر کوٹھے پر کھڑی ہوئی
تھی اوسنے میری طرف اشارہ کیا مین گاڑی سے نکلا اور گرٹروڈ کے پاس چلا گیا اور ڈیڑہ گھنٹہ تک مثل
سابق کے گرٹروڈ سے سونے کے کمرہ مین گفتگو کرتا رہا - جب مین گہر واپس گیا بیوی نے پوچہا تم کہان
تھے مین نے یہ نہین بتلایا کہ مین کہان تہا مگر اوسنے کہا "مین واقف ہون کہ تم کہان تھے - گرٹروڈ کے ایک ملازم
میر صاحب نے مجہسے آکر بیان کیا کہ تم گرٹروڈ کے ساتھ گہر مین تھے" - اوسنے مجہپر گرٹروڈ سے بدفعلی کا الزام
عائد کیا مین نے انکار کیا اوس روز سے آج تک میری بیوی نے میرے ساتھ رہنے سے انکار کیا باوجودیکہ
تمام کوششین اوسکے رضامند کرنے کو کی گئین ہر ایک سال بعد اوسنے میرے اوپر دعوی نان نفقہ کی بابت
دائر کیا مین نے جوابدہی کی اور کامیاب ہوا - مسز لاکلن اب بہی میری بیوی ہے اوس روز سے کہ جب سے
مین نے گرٹروڈ کو اوس گہر مین دیکہا تہا جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے مین نے اوسکے بعد عدالت مین دیکہا
مسٹر اجلو سے پہلی ملاقات کرائسٹ چرچ لکہنو مین کی جہان میری شادی ہوئی تھی - ۶ / اکتوبر
کو درمیان ۷ اور ۸ بجے ملاقات ہوئی - کمیشن اظہار لے رہا تہا مسٹر کلارک کا اوس روز وعظ تہا وعظ
ہو چکا تہا - مسٹر کلارک نے مجہسے خواہش کی کہ مین مارٹن اور اجلو صاحب کو قبرستان کی کتابین

دکھلاؤن مین نے کتابین دکھلائین مگر نہین معلوم یہ لوگ کیا دیکھ رہے تھے - مین اور کسی کام
مین مصروف تھا مسٹر کلارک پنشنر لوگون کو روپیہ تقسیم کر رہے تھے ان سے اونھون نے بڈھے ڈانلی کی
وفات کا حال دریافت کیا مین نے نارٹن صاحب کو یہ کہتے سُنا کہ اوسکا پتہ اون کو لگانا مشکل ہے جسپر
مین نے کہا آپ پریشان نہوجئے مین آپ کو کچھ معلومات بہم پہونچا سکتا ہون - مین نے کہا کہ مین مسٹر ڈانلی
کے حالات سے تو کچھ واقف نہین ہون مگر ہان مسز ڈانلی کانپور کے تارگھر مین ۱۸۶۹ء مین مری ہین
مین نے مسٹر کلارک نارٹن اور اجلو صاحب کی موجودگی مین یہی بیان کیا کہ میری نسبت گرٹرڈ ڈانلی سے
قرار پائی تھی اسوقت تک ان لوگون نے مجھسے کوئی سوال نہین کیا تھا - مسٹر نارٹن نے میرا حال
دریافت کیا - مین نے نام جیمس لاکلن بیان کیا اور اون کے ساتھ رائل ہوٹل تک گیا وہان مسٹر اجلو کو ایک
بیان لکھوایا نہ تو مسٹر نارٹن نے اجلو اور نہ بوائل صاحب نے مجھے رشوت دی اور نہ وعدہ کیا ہے - ڈفنیس کی جانب سے رشوت دینے
کی کوشش نہین کی گئی -

مین مسز راسٹن سے واقف ہون ۲۰ اکتوبر تک اونھونے اس مقدمہ کے متعلق کچھ گفتگو نہین کی تھی
ہمارے تعلقات خراب تھے ۲۰ اکتوبر کو مجھے ایک بوتل بیر شراب کی دیگئی مسز گل سے ذاتی طور پر واقف نہین
گو مینے اونکا نام سنا ہے - تمام زندگی اون سے گفتگو نہین کی ستمبر ۱۸۹۲ء کے خاتمہ پر مین خانم نامی
سے ڈاک خانہ مین ملنے گیا وہ میرے دوست تھے - پنڈت رتن ناتھ وہان موجود تھے - حیدرآباد کے
مقدمہ کا ذکر شروع ہوا نامی خانم نے گرٹرڈ کی وضع اور شکل بیان کرنی شروع کی - خانم اور رتن ناتھ
گفتگو کر رہے تھے مین سنتا تھا وہ بحث کر رہے تھے کہ اوسکے بالون کا رنگ کیسا ہے - سیاہ ہے یا بھورا
اور اوسکا چال چلن کیسا تھا - رتن ناتھ نے کہا کہ وہ ایک کپتان میکل ڈانلی کی لڑکی ہے یہ دونون آپسمین
تیز ہوئے مین نے کہا لڑنے سے کیا فائدہ - مین گرٹرڈ کے حالات سے واقف ہون میری خود اوس
سے نسبت قرار پائی تھی اور وہ محکمہ کمسریٹ کے سرجنٹ کی لڑکی تھی -

مین نے بہت کچھ حالات گرٹرڈ ڈانلی کے بیان کئے - جب مین خانم کے یہان سے چلا تو رتن ناتھ
میرے ساتھ ہوئے اور اونھون نے کہا کہ مسٹر لاکلن اگر آپ کا بیان صحیح ہے تو ضرور آپ دولت
پیدا کرینگے جو کچھ آپ گرٹرڈ ڈانلی کی نسبت کہتے ہین اگر نہ کہین یا شہر سے باہر چلے جائین تو مین آپ کو
مہدی حسن سے ایک ہزار روپیہ دلا سکتا ہون - اسی بابت گفتگو ہوئی اونھون نے خواہش کی کہ مین
ایک تحریری بیان پر ہندوستانی مجسٹریٹ کے روبرو دستخط کرون کہ مین اس عورت سے
۱۸۷۹ء سے واقف تھا - میری اوس سے نسبت قرار پا چکی تھی مگر بوجہ خانگی شادی ٹوٹ گئی اور

میری ۔ ہے اوسکی نسبت بہت اچھی ہے - مین نے نہ تو ایسا بیان لکھا یا اور نہ کاغذ پر دستخط کیے میرا ارادہ
کسی جانب شہادت دینے کا نہ تھا نامی فاتم کا اسمین فائدہ تھا اور اوہنون نے مجھپر دباؤ ڈالا اپنی خوشدامن
مسز فلپس کے ذریعہ سے لکھا تم میرے پاس آؤ - مجھے یاد ہے مین مسٹر نارٹن کو ڈاک خانہ لکھنؤ مین لیگیا
اور وہان فاتم صاحب سے اونکی موجودگی مین گفتگو کی یہ ۲۶ اکتوبر کا واقعہ ہے جب میری پہلی ملاقات
مسٹر نارٹن سے ہوئی تھی - فاتم نے کہا رتن ناتھ روپیہ لیکر شام کو آوینگے اس باعث شام کو مجھے اپنے
گھر بلایا رتن ناتھ نے مجھسے کہا کہ الہ آباد جانا ہوگا اور گرئیوڈ کو لانا پڑیگا کیونکہ تم اوس سے واقف ہو -
اور وہ تمہارے ساتھ چلی آویگی یہ کچھ بھی نہین ہوا میرے پاس خط نمبری ۳۰ و ۳۹ مسز فلپس کے پاس
سے آیا یہ خط فاتم صاحب کے عزیز کا ہے خط نمبری ۳۰ و ۳۹ و ۴۰ ایک یا دو دن کے عرصہ مین ملے - یہ
خط نمبری ۴۱ فاتم صاحب کی تحریری ہے مین اپنے دستخط اس خط پر پہچانتا ہون - اس خط کے ساتھ
مین نے ایک حلف نامہ پر دستخط کیے جس کے باعث اوسی شب کو مسز راسٹن گرفتار ہوئین - کاغذ
نمبری ۴۲ میرا حلف نامہ ہے مین مسٹر اجلو سے روزمرہ حالات رشوت کے بیان کرتا تھا - دن مین
مین نے یہ بیان لکھا - مین مسز راسٹن کے گھر صبح گیا اونہون نے مجھ سے کہا "مجھے افسوس ہے - مین نے
تم کو اس ناپاک مقدمہ مین پھانسا - مہدی حسن کا ایک دوست ڈوہان نامے جو کیننگ کالج مین اون کے
ساتھ پڑہتا تھا بطور اون کے ایجنٹ کے آتا ہے کیونکہ رتن ناتھ مہدی حسن سے بڑی بڑی قمین وصول
کرتا ہے مجھے بہت کچھ تکلیف ان لوگون سے ہوئی ہے اور مین ان لوگون کی گرفتاری کے لیے جال
بچھاؤنگی" مین نے کہا کہ کیونکر اوسنے جواب دیا کہ مین ایک ملاقات کا انتظام کرونگی جسمین نارٹن پولیس
اور اجلو کی امداد کرینگے جب ڈوہان روپیہ اور کاغذ لیکر آویگا وہ لوگ باہر نکلکر گرفتار کرینگے - مین سمجھا
کہ مسز راسٹن مسٹر اجلو کی مدد کرنا چاہتی تھین اونکو اسمین بہت دلچسپی تھی - کمسن ولیمن برادر زادہ
راسٹن اوسی روز ۴ بجے شام کو میرے پاس آیا - مین اون کے ساتھ راسٹن کے گھر گیا - وہان پہنچ ڈوہان
کو راسٹن کے ساتھ دیکھا مسز راسٹن نے پردہ کی طرف اشارہ کیا ڈوہان نے کہا کوئی ضرورت نہین ہے
کہ تم ہی اپنے حالات کہو تو تمہاری اوس سزا کی ہونے والی تھی روپیہ لو اور یہان سے چلد و اونہون
نے مجھسے خواہش کی کہ مین کاغذ پر دستخط کرون اونھون نے کہا کہ کوئی ہرج نہین ہے یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ مسٹر لوائل کا کوچوان آیا اور کہا کہ مسٹر لوائل مسز راسٹن سے ملاقات کرنا چاہتے ہین یہ
پیغام ولسن نے راسٹن کو دیا ڈوہان چاہتے تھے کہ پردہ مین چھپ رہین - مسٹر راسٹن نے کہا
کہ یہ لوگ مجھکو سخت پریشان کر رہے ہین اور لوائل صاحب سے کہلا بھیجا کہ وہ گھر پر نہین ہے -

لوئل صاحب کے آمد کی خبر سنکر مجھے شبہہ ہوا کہ کوئی جال پھیلایا گیا ہے کیونکہ مین اوسوقت خیال کر رہا تھا
کہ کونسل ڈفنس پردہ کے اندر ہین اور جو کچھ کہ گفتگو ہوئی ہے اونھون نے سنی ہے - جب مسٹر لوئل
چلے گئے مجھے گفتگو شروع کی - مسز راسٹن نے مجھسے کہا تم اس کاغذ پر دستخط کرو مین نے دستخط کرنسے
انکار کیا مسز راسٹن نے کہا کہ شہر سے باہر چلو وہ جیپور ایک آزاد ریاست مین جاتی ہین - اوسنے کہا مین
آدہی رات کو چلی جاؤن گی" مین نے کہا کہ مین پادری کلارک کی بلامرضی کیونکر جا سکتا ہون لیکن اگر
ڈوان صاحب مسز راسٹن کے گھر روپیہ لیکر دوسرے روز ۸ بجے صبح آئین تو مین کاغذ پر دستخط کر دون گا
مین نے یہ وقت حاصل کرنے کی غرض سے کہا اور سیدہا مسٹر اجلو کے پاس گیا اور اونسے تمام حال کہا مین نے
مجسٹریٹ کے روبرو حلف نامہ پر دستخط کئے اور کونسل ڈفنس نے مسز راسٹن کے خلاف وارنٹ جاری کرایا
مسٹر لوئل صاحب کے جانے کے بعد مسز راسٹن نے اپنے پھاٹک مین قفل ڈلوا دیا - مجھے یاد نہین کہ آیا کوئی امر
مسٹر اجلو نے قبل اسکی گرفتاری کے کیا یہ صحیح نہین ہے کہ مین روپیہ کے لالچ مین شہادت دینے والا تھا
اپنے اظہار کے صفحہ ۹ مین جو کچھہ ٹلکشونگیشن کے روبرو مسز راسٹن نے بیان کیا بالکل غلط ہے - مجھے
رتن ناتھ مہد یحسن کے گہر لے گئے یہ قبل گرفتاری راسٹن وقوع مین آیا - چار یا پانچ ماہ سے مین
راسٹن سے واقف ہون - ایک روز اونھون نے مجھسے کہا کہ کئی بار مین نے آپ کو اپنے گھر بلایا مگر آپ
نہین آئے اور ضد کی کہ دوسرے روز ضرور آنا جب ایک تیوہار تھا - دوسرے روز اونھون نے مجھے
مامی فانتھم کے گھر سے بلایا اور مین رتن ناتھ کے گھر گیا - مشن اسکول کے سامنے جو ایک بڑے تالاب کے
نزدیک ہے مکان دو منزلہ ہے وہ مجھے کوٹھے پر ایک کمرہ مین لے گئے اور ایک اپنے دوست سے ملاقات
کرائی اونھون نے آنکو "پیارا دوست" بیان کیا گو نام نہین تبلایا یہ "پیارے دوست" بیٹھے یا لیٹے ہوئے
تھے اور پیرو نین ملائین کی ٹٹی بندہی ہوئی تھی جسمین اونھون نے بائی کا درد بیان کیا - گفتگو گرٹروڈ کے بالون
کی بابت شروع ہوئی رتن ناتھ نے کہا "آپ مسٹر فانتھم سے اتفاق کرتے ہین کہ اوسکے بال بھورے
تھے یہ صاحب بخوبی واقف ہین اور اس بحث کا تصفیہ کرینگے" مین نے کہا کہ اوسکے بال بھورے تھے
مگر وہ میری نسبت کے وقت اپنے بال نیل سے رنگا کرتی تھی - بیمار آدمی نے کہا "مین آپ کے قول کا
اعتبار نہین کر سکتا تھا قدرتاً اوسکے بال سیاہ تھے" مین نے کہا کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے
کیونکہ گرٹروڈ کے میدان عشق مین سب سے اول تھا اونکو کسی قدر غصہ معلوم ہوا چونکہ مین بھی غصہ ور
شخص ہون مین اوٹھہ کھڑا ہوا اور چل پڑا ایک لفظ بھی اوس بیمار شخص کی نسبت نہین کہے -
دو گھنٹے بعد رتن ناتھ میرے پاس آئے اور مین نے اسکی شکایت کی کہ اونہون نے اپنے دوست سے

لڑائی کرا دی اونھون نے کہا کہ تم نے کل معاملہ خراب کرا دیا مین نے کہا کہ کیونکر جواب دیا یہ مہدی حسین
کے بھائی تھے اور تم نے گریٹ وڈ ڈائلی کی نسبت آزادی سے گفتگو کرکے اونکو رنجیدہ کیا جب مین
شناخت کے واسطے یہان بلایا گیا تھا مین نے اس بیمار آدمی کو شہادت دیتے دیکھا مجھے ایک قطرہ
وہسکی کا بھی مسٹر اجلو نے نہین دیا مین نے مہدی حسین یعنی بیمار آدمی سے یہ نہین کہا کہ گریٹ وڈ ڈائلی کے
حالات سے واقف ہون نہ مین نے کہا کہ روپیہ کی بدولت دنیا بھر کی چیزون سے انسان واقف
ہوجاتا ہے مین نے یہ نہین کہا کہ اگر وہ مجھے ایک ہزار روپیہ دینگے تو مین ایسا اظہار لکھاؤن گا کہ گریٹ وڈ
کے رونگٹے کھڑے ہوجاوینگے مین نے اونسے یہ نہین کہا کہ مسٹر مارٹن اور مسٹر لوائل سرور جنگ کا
روپیہ مثل پانی کے بہا رہے ہین۔ مین نے اونکی ملامت اس لئے نہین کی کہ وہ اپنی آبرو کے
تحفظ مین ایک ہزار صرف نہین کرتے۔

بجواب سوالات جرح مین دیناپور مین پیدا ہوا اب ۴۵ سال کا ہون تاریخ پیدایش یاد نہین
گو ۱۸۴۶ء یاد ہے میرے والدین یورپین تھے باپ دیناپور مین تاجر تھا۔ ۱۸۵۷ء یا ۵۸ مین جنرل
ہیولاک کی برگیڈ کے ساتھ لکھنؤ گیا بطور پیادہ والنٹیر ہوا۔ قبل اسکے ایسٹ انڈین ریلوے مین گارڈ
تھا جہان ۱۰۰ ماہوار پر دو یا تین سال تک رہا پہلے غازی پور مین محکمہ افیون مین نوکر تھا۔
جہان بطور امیدوار کے ۱۰۰ ملتے تھے یاد نہین کہ کس قدر عرصہ تک رہا۔ میرے والدین مر گئے ہین
سات سال کا زمانہ ہوا کہ باپ نے آرہ مین انتقال کیا۔ ۴ سال ہوئے میری مان نے لکھنؤ مین انتقال کیا
میری مان بکسر مین دفن ہین۔ محکمہ افیون مین نوکری کے وقت مجھے اپنے باپ کی امداد پر بھروسہ تھا۔
وہ تجارت کرتے تھے اور بیکاری مین میری اعانت جیب خرچ کو وہ ہمیشہ روپیہ دیتے تھے جب مین
۱۰۰ روپیہ کا ایسٹ انڈیا ریلوے مین بطور گارڈ کے ملازم ہوا جیب خرچ بند ہوا۔ کیونکہ تنہا
میرے لئے ۱۰۰ کافی تھے۔ جیب خرچ کی تعداد یاد نہین ہیولاک کی فوج مین چونکہ مین والنٹیر
تھا اس باعث سوائے کھانے کے تنخواہ نہین پاتا تھا اول لڑائی فتح پور سیکری مین میرے ہاتھ
کچھ لوٹ آئی تھی تعداد یاد نہین طلائی زیورات تھے جنکی کبھی جانچ نہین کرائی اپنے عزیزون
مین تمام روپیہ تقسیم کردیا بعد ہیولاک کی فوج کے مین پولس ۵۸ء مین شریک ہوا مجھے کھانا
ملتا تھا مین اعلان ملکہ معظمہ کے وقت تک فوج مین ٹھہرا۔ جب امن ہوگیا آخر مین مجھے تنخواہ
دیدی گئی کل زمانہ کی بابت ملا جب مین فوج یا پولس مین تھا مجھے دیناپور مین ایک ہزار روپیہ
ملتے تھے چونکہ مجھے اپنی حالت اچھی کرنا تھی اس باعث ملازمت محکمہ افیون ترک کی۔ بلوہ کے

شروع ہونے وقت چونکہ مجھے والنٹیرون مین بھرتی ہونا تھا اس باعث ریلوے کی نوکری ترک کی درمیان سنہ ۵۹ء و ۶۰ء کے مین نے بہت سی نوکریان کین پہلے ایسٹ انڈیا ریلوے مال گودام مین ماہ ماہوار کا نوکر تھا میرے سارٹیفکٹ سے تاریخ تقرری معلوم ہوسکتی ہے مین اس جگہہ پانچ یا چار سال تک ٹھہرا بعد اوسکے جب کام ختم ہوگیا محکمہ پولس مین بمقام پٹنہ دو سو روپیہ ماہوار پر انسپکٹر ہوگیا بعد اوسکے مین نے مقدمات فوجداری مین بطور مختار وکالت شروع کی پولس کی ملازمت اس باعث ترک کی کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ سے لڑائی ہوگئی تھی نام یاد نہین مارنے کی دہمکی دی تھی دو یا تین سال تک میرے پاس کافی روپیہ میری پرورش کے لیے تھا ۔ پولس ملازمت مین مین ماہ بچاتا تھا ریلوے مین بھی مین نے کچھ بچایا تھا مگر یہ نہین کہہ سکتا کہ کس قدر قریب دو ہزار کے ہوگا بطور مختار کے مین نے روپیہ بچایا ہمیشہ اخراجات مین محتاط رہا روپیہ اپنی مان اور بہن کے پاس رکھا جو میرے ساتھ رہتی تھین ہم لوگ دیناپور مین رہتے تھے ۔

بعد وکالت کے مین متھرا گیا اور وہان کشتی سیکھنے کے سوا کوئی کام نہین کرتا تھا ۔ ایک سال تک متھرا مین رہا سنہ ۱۸۶۲ء مین متھرا سے بڑودہ مہراجہ کا مدیوا دکے پاس گیا وہان ایک سال تک ٹھہرا متھرا مین خود اپنا خرچہ دیتا تھا ۔ بڑودہ مین مہراجہ صاحب متحمل ہوتے تھے کہ میرے اوستاد نے بڑودہ مین میرے پاس بہت روپیہ تھا علاوہ اوس روپیہ کے جو مین نے بچایا تھا کانپور کو ۴ ہزار روپیہ لیکر آیا بہن کو دیدیا کہ جس طرح چاہین صرف کرین کبھی دعوی نہین کیا ۳ یا ۴ ہزار روپیہ کے نوٹ میرے قبضہ مین تھے ۔ مہراجہ صاحب نے ۳ ہزار روپیہ کے نوٹ اور ایک ہزار خرچہ سفر دیا تھا مہراجہ صاحب نے دو ہیرے کے کنٹھے اور ایک بازوبند و بالا دیا تھا جو وزنی سونے کے تھے ۴ سو روپیہ کو مین نے کنٹھہ فروخت کیا اور بالا بطور تحفہ شادی اپنی بہن کو دیدیا سنہ ۱۸۶۸ء مین مین نے کنٹھہ فروخت کیا نہین معلوم کس کے ہاتھ اس باعث کہ غیر ضروری ہندوستانی زیور تھا نہ تو میری بیوی اور نہ بہن کے کام آسکتا تھا درمیان سنہ ۶۴ء و ۶۹ء مین نے کوئی کام نہین کیا سنہ ۱۸۶۸ء مین پھر کشتی کی غرض سے بڑودہ گیا سنہ ۷۱ء یا ۷۲ء مین تاجر اسپ ہوگیا ۔ مین بڑودہ سے مہراجہ کی وفات پر چلا آیا اور جودہ پور جانے کے وقت تک سفر کرتا رہا ۔ بعد اوسکے پیشہ تجارت اسپ چھوڑ دیا سنہ ۱۸۷۷ء مین بطور پیشہ ور پہلوان کے جودہ پور مین رہا ۔ جودہ پور سے لکھنؤ آیا ۔ اوس وقت سے اور گھوڑے کی تجارت شروع کرنے کے وقت تک کوئی کام نہین کیا میرے

پاس روپیہ تھا اور کام کرنے کی سخت ضرورت نہ تھی گھوڑونکی تجارت ایک سال تک کی مگر آخر
مین بند کردی اوس سے منافع نہ تھا تجارت مین ۴ یا ۵ یا ۱۰ ہزار روپیہ کہہ نہین سکتا کس قدر
نقصان ہوا گھوڑے کی تجارت چھوڑکر مین نے چرچ آف انگلینڈ مین نوکری شروع کی بوقت
شروع ملازمت پادری پارس صاحب مشن کے اعلی افسر تھے مین نے مشن مین اوسوقت سے اب تک نوکری
کی بطور واعظ کے نوکر رہا بوقت شرکت مشن تنخواہ نہ ملتی تھی بلکہ تمام خرچہ دیا جاتا تھا تاہم مین آزاد تھا۔
کیونکہ میرے پاس کچھ روپیہ تھا گھوڑے کی تجارت مین بہت نقصان نہین اوٹھایا تھا گھوڑونکی خوراک
اور فروخت کا منافع کھا جاتے تھے جب مین مشن مین شریک ہوا میرے پاس ۴ یا ۵ ہزار روپیہ تھا اب بھی
۱۵سو کے قریب ہے۔ کسی بنک مین نہین کیونکہ مین نے بنک مین کبھی روپیہ ہی نہین رکھا ۲۱ روپیہ گرجا گھر
سے ملتے ہین۔ اسکے علاوہ بپتسما شادی اور تجہیز کی فیس ملتی ہے۔ بعض ماہ مین عہ اور بعض مین صہ روپیہ
گو اوسط نہین بتلا سکتا۔ مشن مین مین نے اوسواسطے شرکت کی کہ اپنا پرانا رویہ ترک کر دیا تھا۔
کبھی عیاش نہین رہا اور ہمیشہ باعزت زندگی گذارتا رہا اپنے بہنوئی مسٹر گنبس کی بیماری کی
خبر سنکر مین بڑودہ سے کانپور کو ۱۸۶۹ء مین آیا وہ فتح پور کے تار ماسٹر تھے۔ مین کانپور مین ٹھیر گیا
مجھے چیچک کا خوف تھا جسمین وہ خود مبتلا تھے کانپور مین ۱۸۷۱ء تک رہا بعد اوسکے بڑودہ واپس گیا
مین تاریخ کانپور آنے کی فروری یا جنوری ۱۸۶۹ء اس باعث کہتا ہون کہ ۱۸۶۹ء مین بڑا دن
کانپور مین کیا تھا۔

ڈلیسوزا خاندان مین ڈلیسوزا اور اونکی بیوی تھین۔ بعد اوسکے میری مان اور بہن میری آمد سنکر
مارچ یا اپریل ۱۸۶۹ء مین آئی تھین۔ مسز ڈلیسوزا مرگئی ہین۔ مسٹر زندہ ہین مسٹر اور مسز گنبس
دونون زندہ ہین۔ ڈانلی خاندان گھاٹ کے قریب اوس مقام پر رہتا تھا۔ جہان اب ہسپتال ہے
نزدیک مکان مسٹر جونس کانپور پہونچنے تک میرے خیال مین ڈلیسوزا سے ڈانلی خاندان سے ملاقات
نہ تھی مین واقف نہین کہ یہ خاندان کانپور مین کہان رہتا تھا مین میموریل گارڈ سے واقف
ہون جہان ڈانلی رہتی تھین مین باغ کے قریب رہنے کا سنہ بیان نہین کرسکتا۔ جب مین پہلے
کانپور گیا یہ وہان رہتی تھین میرے علم مین یہ کسی دوسرے مکان مین کانپور نہین ٹھہرین
کہہ نہین سکتا میرے پہونچنے کے کس قدر قبل وہ وہان رہتی تھین کانپور مین ایک مہینہ ٹھہرنے
کے بعد میری ملاقات ڈانلی خاندان سے ہوئی۔ مجھے نہین معلوم اوس زمانہ مین کون لیڈی ساتھ رہتی
ڈانلی کی نہین سنا۔ مین نے گریٹ ووڈ ڈانلی سے نسبت کرنے کے پندرہ روز قبل ملاقات کی تھی۔ مین گریٹ ووڈ

کو واپس جاتا تھا۔ اس باعث مین نے پیغام دینے مین جلدی کی مین اوسپر بدل عاشق تھا اور اوس
سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔ مین اب بھی اوسکو پسند کرتا ہون کہ میری پہلی معشوقہ تھی اوسکے باپ
اور مان سے بھی میری ملاقات کرائی گئی۔ جب گرٹرود ڈانلی نے نسبت منظور کرلی تو مین نے اوسکے
باپ کو خط لکھا اور اونکی منظوری حاصل کی گرٹرود کی منظوری کے ایک ہفتہ کے اندر مین نے یہ کیا
کہ بہت سے عاشقانہ خطوط ہم نے باہم ایک دوسرے کو لکھے۔ نسبت توڑنے کے وقت مین نے تمام خطوط
چاک کر ڈالے اوسنے اپنے تھوڑے سے بال اور ایک فوٹو مجھے دیا تھا۔ مین نے بھی اپنا فوٹو دیا تھا۔
گنجہ تھا اس باعث بال نہ دے سکا۔ خطوط کے ساتھ مین نے فوٹو بھی ضائع کردیے اسکی زناکاری معلوم
کرنے کے چند روز بعد مین نے نہین معلوم کہ فوٹو کہان رکھدیا۔ کانپور مین مین نے اپنے اعزا یا احباب
سے گرٹرود کی ملاقات نہین کرائی۔ کانپور مین میرے بہت سے دوست تھے۔ مثلاً کڈ جونس آرچر بیکر
ڈیسوزا و چنڈلیر اور بہت سے جنکے نام مجھے یاد نہین ہین مین نے گرٹرود کی ملاقات ان لوگون
سے نہین کرائی۔ بیکر جونس۔ کڈ آرچر و ڈیسوزا واقف تھے کہ میری نسبت اس سے قرار پائی ہے
مین نے گرٹرود ڈانلی سے نسبت کرتے وقت ایک انگوٹھی دی تھی یہ انگوٹھی مسٹر میکلوری کی دکان سے خریدی گئی جہان کہ ڈی سی لگی تھی۔
مین نے اپنے اعزا کو اپنی نسبت کی اطلاع دی میرے دوست واقف تھے اونہون نے مجھے اس کے متعلق مبارکباد
دی تھی میرا سن اوسوقت ۳۱ برس کا تھا۔ شاید کچھ کم و بیش ہو میرے احباب کڈ بیکر جونس ڈانلی
سے میرے علم مین نہین ملتے تھے بیکر زندہ ہین۔ گو کہہ نہین سکتا کہ کہان محکمہ تار مین نوکر ہین جونس
مرگیا ہے کسی میرے دوست نے یہ کوشش نہین کی کہ گرٹرود کے ساتھ میری نسبت ٹوٹ جائے۔ کڈ
البتہ اوسپر دانت لگائے تھے کہ جس سے مجکو حسد ہوا اور مین نے اونکو مارا اونھون نے کوئی بدفعلی
اوسکے ساتھ نہین کی سوائے کڈ کے کسی نے اوسکے ساتھ دست اندازی کانپور مین نہین کی۔ میرے
علم مین اوس زمانہ مین وہ نیک چلن تھی اوس زمانہ مین میری اچھی راے تھی جب مین نے اوسکو
خلاف قدرت حرکت کرتے دیکھا میرے علم مین کانپور مین گرٹرود شرابی نہین تھی۔ کوئی وجہ مجھے اس
امر کے فرض کرلینے کی نہین تھی کہ قبل میری نسبت کے ڈانلی کا خاندان بدنام تھا۔ اپنے باپ کے
ساتھ اوسکی حرکت دیکھنے کے بعد بھی لکھنؤ مین اوس سے صحبت ہوئی مین نے جو کچھ دیکھا تھا وہ
اپنے اعزا اور دوستون سے نہین کہا کیونکہ اول تو مین اس عورت کی بدچلنی مشہور نہین کرنا چاہتا
تھا دوسرے خوف قانون تھا کوئی شخص میری صداقت کرنے والا نہین تھا مین ہی تنہا شاہد
اوس وحشیانہ حرکت کا تھا [illegible] مین نے مسٹر اجلو سے لکھنؤ مین ذکر نہین کیا

بطور رہانے کے رہا قبل اسکے مین نے کسی سے نہین کہا مین کہہ نہین سکتا کہ ڈانلی کے خاندان مین اوس زمانہ
مین کانپور مین کون تھا ڈانلی کے یہان کانپور مین جاتے وقت مجھے کسی دوست سے ملاقات نہین ہوئی
عملاً مین نے شادی کرنیکے نسبت فسخ اپنی شادی سے کی مین باپ اور بیٹی مین ناشایستہ حرکت دیکھنے کے
بعد بھی بطور رہونے والے اونکے جاتا رہا ڈوبالیس کے مکان مین بمقام لکھنؤ اوس سے ہم صحبت
رہا قبل تعلق مین نے کبھی اوس سے ناجائز آزادی نہین لی وہ خود رضامند ہوئی مجھے کچھ بھی تکلیف اوسکے
رضامند کرنے مین نہین ہوئی کوئی جھگڑا نہین ہوا اوسنے مجھے اپنی طرف خود کھینچ لیا مین خود اوسکا
معشوق ہوا اوسی کے سونے کے کمرہ مین ہم صحبت ہوا - خاندان ڈوبالیس مین ایک بڈھی عورت ایک اوسکی
چھ سالہ لڑکی اور مین تھا - مسز کینسلی الگ ایک برابر رہتی تھین - مین نے بھی مکان کرایہ پر لیا تھا ڈوبالیس کا مکان
ایک منزلہ ہے - پھاٹک اور بازو کے مکانات دو منزلہ مین گرٹروڈ ڈانلی بازو کے ایک مکان مین رہتی تھی
مسز کینسلی دوسری جانب ڈوبالیس صحن مین رہتی تھی دوسری طرف مسٹر ڈوبالیس کے بلاک مین رہتا تھا - ڈانلی اور
مسز ڈانلی اور گرٹروڈ پھاٹک کے بائین جانب رہتے تھے - سامنے کے کمرہ مین جو صحن کے رخ پر ایک برآمدہ
تھا اپنے برآمدہ ہوکر کمرہ مین جانا پڑتا تھا ڈانلی کے پاس تین کمرہ اوپر منزل مین تھے - نیچے ہندوستانی
رہتے تھے گرٹروڈ ڈانلی آخر کے کمرہ مین رہتی تھی - بیچ مین کھانے کا کمرہ تھا اور ڈانلی تیسرے کمرہ مین رہتی
تھی ایک برآمدہ اوپر بھی تھا اور مین گرٹروڈ کے کمرہ مین برآمدہ ہوکر جاتا تھا ایک زینہ نیچے سے گرٹروڈ
کے کمرہ کو لگا تھا - ڈانلی کے چند ملازم تھے جو زینہ کے نیچے رہا کرتے تھے اول مرتبہ مباشرت گرٹروڈ سے
۱۰ اور ۱۱ بجے صبح کے درمیان ہوئی ملازم مین اوپر نہین تھے - مسز ڈانلی مسٹر ڈوبالیس کے ساتھ تھین
اور مسٹر ڈانلی بدمست پڑا ہوا تھا مین حسب معمول گرٹروڈ سے ملنے گیا مین اس کمرہ مین پہلے بھی اوس
سے ملا تھا اور بوسہ بازی کی تھی مین واقف تھا کہ مسز ڈانلی مسٹر ڈوبالیس کے پاس ہین مین نے خود
اوسکو وہان دیکھا تھا گرٹروڈ اپنے باپ کی عزت نہین کرتی تھی مین نے دروازہ بند کیا اور اوسکو
برہنہ نہین کیا اصل مین اوسنے مجھ سے خواہش کی خواہش دیکھکر مین نے موقع سے فائدہ اوٹھایا
اپنے علم مین مجھکو کسی نے نہین دیکھا کہ مین کیا کر رہا تھا مین نے قبل مسٹر اجلو سے گفتگو کے اس کا
کسی سے ذکر نہین کیا - بعد اسکے اکثر گرٹروڈ سے ڈوبالیس کے مکان مین تعلق ہوتا رہا قبل اسکے
کہ وہ کپورتھلہ گئی اس قدر مرتبہ اوس سے ہم صحبت رہا کہ مین تعداد نہین بتلا سکتا - جب کبھی مجھکو موقع
ملتا مین مزا اوڑاتا کبھی دن مین اور کبھی شب مین اول ہی مرتبہ صبح کا اتفاق ہوا ہمیشہ اوس مکان
اور اوسی کمرہ مین تعلق ہوا - قبل گرٹروڈ کی مان کے رکھنے کے اوس سے تعلق نہین ہوا ہمیشہ

بعد مین ہونا رہا جب دن مین ہم بستر ہوتا باپ اوسکا اپنے کمرہ مین پڑا رہتا۔ مجھے صرف دروازہ
بند کرنیکی ضرورت ہوتی وہ خود دست اندازی نہین کرتا تھا ملازمین علحدہ رہتے تھے مین
کہہ نہین سکتا جو کچھ ہوتا اونکے مشورہ سے کیا جاتا وہ واقف تھے کہ میری اوس سے نسبت
قرار پا چکی ہے میرے علم مین اسمین کوئی خرابی نہ تھی ہمیشہ اوسکی صفائی چلن کا خیال رہتا تھا
مین نے کوئی تدبیر ایسی نہین کی جس سے لوگ یہ نہ سمجھین کہ مجھ مین اور گرٹرووڈ مین ناجائز تعلق
نہ تھا گرٹرووڈ کی حرکت اپنے باپ کے ساتھ دیکھکر مین نے خیال کیا کہ مجکو بھی موقع سے فائدہ اوٹھانا چاہیے
نسبت نہ توڑنے کی وجہ یہ تھی کہ مین خواہشمند تھا کہ اوسکے ساتھ ہم بستر ہوتا رہون جیسے ہی کہ مین نے
یہ خواہش پوری کی مین نے اوسکو چھوڑ دیا اور مسز ارمن سے شادی کا ارادہ کیا۔

۴ دسمبر ۱۸۹۲ء گرٹرووڈ ڈانلی کی اپنی ماں سے شکایت کرنے کے بعد مین لکھنو
سکان پور اسوجہ سے چلا گیا کہ گرٹرووڈ نے اپنی ماں سے کہا کہ مین نامرد ہون اوسکی
ماں نے مجھ سے کہا کہ تم میری لڑکی سے زیادہ خلوص کیون نہین کرتے۔
مین پہلے نہین سمجھا کہ اوسکا کیا مطلب ہے اس باعث خاموش رہا اور صبح کی گاڑی مین کانپور
چلا گیا مین کہہ نہین سکتا کہ اوسکا مطلب گرٹرووڈ ڈانلی سے میرے تعلق سے تھا مجکو کوئی
تعلق اوسکی لڑکی سے اوسکے مرنے تک نہین ہوا تھا اور مین نے ہم بستری کی کوشش کی تھی
مین اوسکی بہت عزت کرتا تھا اکثر مجھے وہ ترغیب دیتی تھی کہ مجھے اپنی طرف کھینچ لیتی تھی یا چمٹ جاتی
تھی اور میری زبان چوستی تھی مگر مین نے ہمیشہ علحدہ رہنے کی کوشش کی۔ ہمیشہ وہ یہ حرکتین
تنہائی مین کرتی تھی جب مین اوسکے پلنگ پر تنہا اوسکے پاس بیٹھا کرتا تھا اوسکو کسی نے یہ حرکت
کرتے نہین دیکھا وہ الٹرگنج تار گھر کانپور سے ۲ گز فاصلہ پر اپنے مکان مین رہتے تھے۔ ساتھ مین دو
لڑکیان ۱۱ و ۶ برس سال کی تھین کہ میری عمر ون تھا جنسے ۴ سال کا پنشن یافتہ ڈاکٹر تھا۔
کہ اوسکے گھر مین سوا دو لڑکون کے اور کوئی نہین تھا مین کہہ نہین سکتا کہ وہ فضول خرچ تھے وہ
شرابی آدمی نہین تھے بلکہ ایک معزز عہدہ اور باعزت آدمی تھے کہ اوسکو پنشن ملتی تھی ڈلسوزا کو جانتے
تھے گو ارتباط نہین تھا مین واقف نہین کہ وہ زندہ ہین یا مر گئے۔ بعد مسز ڈانلی کی وفات کے
۱۸۹۶ء اونکو مین نے دیکھا تھا کہ وہ میرے پرانے دوست ہین دنیا پور مین اون سے ملاقات تھی
اونکو شوکنے تاہم باہم دوست رہے۔ کہ اوسنے گرٹرووڈ کی مجھ سے شکایت نہین کی نہ جونس بیگم
نے ہیڈ پیر نے البتہ یون ہی اشارہ دیا کہ جب میری نسبت قرار پائی اوسنے کہا "قبل کو وڈ کے سامنے

اچھی طرح دیکھو، مین نے اون سے پوچھا اس سے اونکا کیا مطلب ہے وہ صرف مسکرا دیے اور بات اوڑا دی
کوئی جواب ندیا جسوقت اونھون نے مجھ سے یہ کہا کوئی اور شخص موجود نہین تھا اور مجھے یاد
نہین کہ یہ کس جگہ کہا تھا۔ جب مین نے گرٹروڈ کی حرکت اپنے باپ کے ساتھ دیکھی تو سمجھا اسکے کیا
معنے ہین مین نے جینڈر سے جو کچھ ماجرا گذرا ذکر نہین کیا جینڈر ایک ہندوستانی عورت کے
ساتھ بازار مین رہتے تھے اونکو ڈانلی خاندان سے محبت تھی اور نہ کبھی میری اونکی ملاقات ہوئی
مین تارگھر مین اون سے ملا کرتا تھا وہ زندہ ہین معلوم نہین کہ کہان وہ محکمۂ تار مین نوکر ہین اور مین نے
آخری مرتبہ اونکو [illegible]ء مین بمقام لکھنؤ دیکھا جینڈر ہی ایک شخص ہین جنہون نے مجھے اون نوٹون مین اشارہ
دیا تھا۔ مسز ڈانلی کی وفات تک کسی شخص نے مجھے گرٹروڈ کی بدچلنی کی طرف اشارہ نہین کیا گرٹروڈ
سے اپنی نسبت کے قبل مین نے کسی عورت سے نسبت نہین قرار دی تھی مین نے کسی یوروپین لڑکی سے
اوس طرح سے برتاؤ نہین کیا تھا جس طرح سے گرٹروڈ ڈانلی سے ہوا وہ میری پہلی اور آخری معشوقہ
تھی مین اکثر ڈانلی کے مکان پر بیٹھتا تھا۔ گرٹروڈ کے ساتھ بیر پیتا تھا کسی قسم کی شراب کا عادی
نہ تھا گرٹروڈ البتہ بہت شراب کی عادی تھے اکثر کثرت شراب سے شب کو درد ہوا کرتا تھا اوسوقت
دوافروش کے یہان سے وہ افیون کی گولیان منگایا کرتی تہی کہ درد کم ہو اونہون درد کی شکایت کی تہی
گو یہ اپنا خیال ہو کہ یہ درد شراب نوشی کا نتیجہ ہو مسز گبنس میری بہن نے گرٹروڈ کو بمست دیکھا ہو دو بار
کے مکان پر ایک مرتبہ مسز ڈانلی کی وفات کے بعد ایسا موقع ہوا اسکے پہلے مین ہم بستر ہو چکا تہا میرے علم مین سوائے
مسز گبنس کے کسی نے گرٹروڈ کو بدمست نہین دیکھا ہے میرے علم مین گرٹروڈ عام طور پر شراب اپنے ہی پیسہ سے خریدا کرتی تہی [illegible]
دیا کرتا تھا اوس سے شراب خرید کرتی تہی مین مہینہ خرچ دیتا تھا۔ کسی مہینہ مین ۱۰۰ اور کسی مہینہ مین ۵۰ ابتدائے
نسبت وفات مسز ڈانلی تک مین نے چھ سو یا سات سو روپیہ خرچ کیا جسمین کپورتھلہ تک
آنے جانے کا خرچہ بھی شامل ہے۔ مین کل خرچہ ریل کا حساب اس قدر مدت کے لیے نہین بتلا سکتا
مین یقین کرتا ہون کہ ڈانلی کو پنشن ملتی تہی اور وہ اپنے معمولی طریقہ سے رہتے تھے خاندان گذرانہ
پنشن پر تھا اوس زمانہ مین مثل ہندوستانیون کے ایک خاندان ۵۰ روپیہ مین [illegible]
گو آرام کے ساتھ نہین میرے علم و یقین مین مین حلفیہ کہہ سکتا ہون مسز ڈانلی انگریزی کتابین [illegible]
تھے۔ مین ہمیشہ اونکو مسز ڈانلی لکھا کرتا تھا اونہون نے کبھی اعتراض نہین کیا [illegible]
یوروشین ہتین اور مجھے نہین معلوم کہ اوسکے والدین کون تھے۔ مجھے وہ مہینہ [illegible]
گرٹروڈ کانپور سے لکھنؤ گئی مارچ اور جون کے درمیان قبل بارش کے گرمی کا موسم تھا [illegible]

لکھا تمھارے واسطے ایک کرہ نور محمد کے ہوٹل مین لے لیا ہے اور خود ایوانس کے ساتھ نیلسگیٹ
مین رہتی تھی اوسنے مجھسے کہا مین لکھنؤ مین تبادلہ آب وہوا کے لیے آئی ہون مین نے اسکے قبل
ایوانس کو کبھی نہین دیکھا تھا ہماری نسبت کے ایک مہینہ بعد وہ کانپور سے لکھنؤ کو گئی ڈانلی خاندان
لکھنؤ مین بعد میرے اس کہنے کے رہا کہ مین نے اوسکے لیے ڈوبایس کے مکان مین کرہ لیے تھے۔
ڈانلی نے اپنا خرچہ لکھنؤ مین خود دیا جب تک کہ وہ ڈوبایس کے گھر مین نہین آئی۔ مین نے خرچہ
دینا نہین شروع کیا اوسوقت سے مین خرچہ اوس زمانہ تک دیتا رہا جب تک کہ گرٹروڈ ایک
مہینہ قبل میری شادی کے کپورتھلہ گئی میری شادی اگست مین ہوئی تھی اس لیے مین نے
خرچہ خاندان جون یا جولائی تک دیا۔ جب اول مرتبہ مین لکھنؤ گیا نور محمد کے ہوٹل مین
ٹھہرا دوسری مرتبہ ولسن ہوٹل مین بمقام قیصر باغ ایک سال رہا جب تک ولسن زندہ تھے
ولسن کے یہان چند ہی دن ٹھہرا بعد اوسکے کانپور واپس آیا اور ڈوبایس کے یہان رہا مین نے
ولسن سے گرٹروڈ کی ملاقات بطور اپنی دولہن کے کرائی ولسن کی عورت اور لڑکے تھے ایک لڑکا
بڑا تھا اور چھوٹے تھے۔ نام یاد نہین چار سال ہوے ولسن کو لکھنؤ مین دیکھا۔ نہین معلوم کہ کہان ہے
دو یا تین یا اوسکے لڑکیان تھین یاد نہین ولسن کے کسی دوست سے گرٹروڈ کی ملاقات کرائی۔ گرٹروڈ
نور محمد کے ہوٹل مین مجھسے ملنے نہین آئی میری مسٹر اور مسز ایوانس سے ملاقات ہوئی تھی اور وہ
واقف تھے کہ میری شادی گرٹروڈ سے ہونیوالی تھی گرٹروڈ نے اون سے کہا تھا ایوانس کے یہان
کسی شخص سے ملاقات نہین ہوئی جو سمجھتا ہو کہ ہم لوگون سے نسبت ہوئی ہے اس زمانہ مین گرٹروڈ
کو مین بطور اپنی دولہن کے بھیجا تھا۔ مین اوسے میڈم لینس کے یہان کپڑے بنوانے کی غرض سے لیگیا
واقف نہین کہ میڈم لینس زندہ ہین دکان موجود نہین ہے مین نے شادی کے جوڑے کے لیے حکم
دیا بعد اوسکے مسٹر گبنس نے انتظام کیا پوشاک کہاتہ مین میرے نام پڑی مجھے یاد نہین کہ گرٹروڈ کا نام
درج کیا ہو پوشاک بعد مین میری بیوی کی شادی مین کام آئی۔ مسٹر اور مسز ارمن زندہ ہین وہ لکھنؤ مین
بمقام صدر رہتے ہین وہ واقف نہین کہ قبل مسز ارمن سے نسبت کی گرٹروڈ ڈانلی سے نسبت تھی
مین نے اون سے ذکر نہین کیا تھا مگر وہ واقف تھے اور اونھون نے اسکا مجھسے ذکر کیا تھا بعد گرٹروڈ
کے کپورتھلہ چلے جانے کے مین مس ارمن سے ملا گرٹروڈ کے دنل یا بارہ روز جانے کے بعد ملا ارمن
سے واقف نہین تھا ایک ہفتہ تک یا اسیقدر کورٹشپ رہی بعد اوسکے شادی ہوئی مین نے
گرٹروڈ کے ساتھ نسبت کا ذکر نہین کیا کیونکہ یہ واقف تھے مین نے صرف یہ کہا کہ وہ مجھے پسند

نہین ہے مس ارمن کی کبھی ملاقات گرٹرووڈ سے نہین ہوئی نسبت کے بعد ایک مہینہ کے اندر
شادی ہوئی۔ ٹھیک تاریخین یاد نہین ہین مین نے اکثر ایسے لوگون سے ذکر کیا تہا جو گرٹرووڈ سے
واقف تھے کہ وہ میری دولہن ہے۔ مثلاً گبنس واسن چنڈ لیر۔ بلکر۔ ڈوبالیس اور ڈیسوزا اور بھی
بہت سے لوگ تھے جن سے مین واقف تھا مگر جنکے نام یاد نہین چند لوگ کانپور مین رہتے تھے اور چند لکھنؤ
مین علاوہ مسز گبنس میری بہن کے مسز میکلوڈ ۱۸۶۳ء مین بعد میری شادی کے لکھنؤ مین رہتے تھے۔
۱۸۶۹ء مین وہ اجمیر مین تھے لکھنؤ مین نہین مگر گرٹرووڈ کے ساتھ وہ میری نسبت سے واقف تہی میکلوڈ
پولس انسپکٹر تہا اب بھی زندہ ہے اور سیتا پور مین ہے۔ مسز میکلوڈ لکھنؤ مین ہے مسز میکلوڈ جب مجھے
۱۸۶۸ء مین ملین اونہون نے مجھسے کہا مین نے تمہاری گرٹرووڈ کے ساتھ نسبت کا حال سنا تہا کوئی تاریخ
میری شادی کی گرٹرووڈ کے ساتھ مقرر نہین ہوئی تہی مین نے ارادہ کر لیا تھا کہ کبھی اوس سے شادی کرونگا

(س) اگر جیسا کہ تم کہتے ہو تم نے ارادہ کر لیا تہا کہ تم شادی نہ کروگے تو پہر کیون تمنے پوشاک کا
خرچہ برداشت کرنیکا ارادہ کیا ہے۔

(ج) قبل اوسکی ماں کے مرنے کے یہ انتظام ہوگیا تھا۔

(س) کیا جوڑا شادی کا بلا لحاظ تاریخ شادی خرید کیا گیا تھا۔

(ج) وہ قبل تاریخ کے خرید کیا گیا تھا چونکہ میرا ارادہ گرٹرووڈ سے بذریعہ لیسنس شادی کا تھا اس
باعث کوئی تاریخ مقرر نہین کی تاریخ ضرور مقرر ہوتی اگر مین نے اوسکو اوسکے باپ کے ساتھ حالت
بد فعلی مین نہ دیکھا ہوتا۔ کہہ نہین سکتا کہ کس قدر عرصہ تک گرٹرووڈ ایوانس کے ہان رہی جب مین
دوسری مرتبہ لکھنؤ گیا وہ دو دن تک رہی۔ جب پھر لکھنؤ گیا تو ڈوبالیس کے گھر دیکھا مین ڈوبالیس
کے گھر ۱ روز سے زیادہ نہین ٹھہرا۔ جب مسٹر اور مسز گبنس آئے اور مین اون کے ساتھ رہنے لگا
تیسری مرتبہ اوسکی ماں کی وفات کے بعد مین گیا۔ اسوقت مین گرٹرووڈ ڈانلی کے ساتھ ہم صحبت
ہوا۔ مسٹر ایوانس کسی سرکاری دفتر مین نوکر تھے ایوانس معزز آدمی تھے اور مین نے کوئی
شکایت اونکے خلاف نہین سنی۔ یہان آنے کے قبل تک مین نے ایوانس کے اظہار کی خبر تک
نہین سنی تہی۔ جب اونکا اظہار ہوا تو میرا مقابلہ اون سے نہین کرایا گیا تہا۔ مین گرٹرووڈ کو ایوانس
کے گھر سے لے آیا کیونکہ وہ لوگ اجنبی تھے اور مین وہان آزادی سے گفتگو نہین کرسکتا تہا
مین نے گرٹرووڈ سے کہا کہ غیرون کی اعانت پر نہ ہو بلکہ اپنا گھر لے لو۔ مین نے اوسکے باپ اور
ماں سے گھر لینے کی بابت مشورہ نہین کیا اون سے کانپور مین یہ آکر کہدیا تہا مین نے کمرہ

مسز ڈوبالیس سے کرایہ پہ لیے تھے بڈہا ڈوبالیس مرچکا تہا کوئی مرد ڈوبالیس کے خاندان کا اوسوقت
ڈوبالیس کے ساتھ نہین تھا۔ مین مسٹر ڈی ار یو کو نہین جانتا۔ مین نہین جانتا مسز ڈوبالیس
کی لڑکی کہان ہے۔ مین مسز ہیاملٹن گرین کو نہین جانتا۔ میری ملاقات اونکی کسی لڑکی سے
نہین ہوئی مین برگنیرہ کو نہین جانتا اوس زمانہ مین آرچر کو نہین جانتا تہا بعد ۱۸۶۹ء کے اونسے
ملاقات ہوئی پہلے کانپور مین بعد اوسکے لکھنؤ مین نہین کہہ سکتا کہ آرچر لکھنؤ مین کہان رہتے تھے۔
کبھی اونکے گھر نہین گیا۔ کبھی ڈیسوزا یا ڈانلی کے گھر پہ ملاقات نہین ہوئی البتہ کڈ کے مکان پر
ملاقات ہوئی اپنے یقین مین اونکو شریف سمجھتا ہون۔ کہہ نہین سکتا کہ وہ ۱۸۷۰ء مین کانپور
مین تھے یا لکھنؤ مین مسز ڈانلی قبل کانپور جانے کے ڈوبالیس کے گھر مین بیمار نہین تہین مین اکثر
ڈوبالیس کے گھر پہ ملاقات کیا کرتا تہا اونکی بیماری یکبارگی ہوئی اور اونہون نے دروزہ کی شکایت
کانپور مین کی وہ ڈیسوزا کے مکان مین تھی۔ ان لوگون نے اس باعث رکھا تھا کہ وہ میری خوشدامن تہین
مین نے ذاتی بھی اپنا مکان کانپور مین چھوڑ دیا تھا مسز گنبس ڈیسوزا کے مکان مین تھین اور جب لوگ
تجہیز کو گئے ڈانلی گر پڑا اور مین تارگھر مین ٹھہرا مسز ڈانلی کی بیماری صرف دو یا تین روز تک رہی پہلے
اوسکی بیماری اور وفات کی خبر چند ہی گھنٹہ مین بذریعہ دو تارون کے سنی۔ اول تار ۸ یا ۷ بجے صبح
آیا اور دوسرا ایک بجے کانپور کو فوراً شام کو چلے ۱۰ یا ۱۱ بجے پہونچے اور سیدھے تارگھر وہان سے قبرستان
۸ یا ۹ بجے شام کو پہونچے سوائے چند لڑکون کے اور لوگ بھی تھے نام بھولتا ہون دو آدمی تھے آرچر
کڈ اور بیکر ہیورن نامے ایک تارگھر کا سگنلر تھا اور دون کے نام یاد نہین۔ سن ۱۶ یا ۱۷ سال کا
تہا کہہ نہین سکتا کہ بال سیاہ تھے یا بھورے جب ہم پہونچے دروازہ قبرستان بند نہین تہا نہین
معلوم کون شخص پادری تہا قلی موجود تھے جنہون نے صندوق اوٹھایا۔ تھوڑی مٹی پڑی تھی
یہ لوگ قبر پختہ بنواتے تھے قلیون کی مدد سے صندوق اوٹھایا مین نے بھی مسز ڈانلی کا چہرہ
دیکھا ہوگا مین واقف نہین کہ مین نے قبر [illegible] کی مسز ڈانلی ایک دبلی عورت تھی۔
تارگھر پہونچے مین اسٹیشن کانپور سے [illegible] صرف [illegible] ہین وہان دو تین منٹ ٹھہرا تارگھر
سے قبرستان ۱۰ یا ۱۲ منٹ کا راستہ ہے پیدل [illegible] ساتھ نہین تھی نعش
کھولنے کے [illegible] کی اجازت نہیں [illegible] نہین معلوم کس وقت مری تھی اور نہ مین نے دریافت
کیا اوسوقت مین گر [illegible] واسطے سبب کچھ [illegible] نہین معلوم کہ اونسے اجازت نعش کہنے
کی [illegible] پہلے لی یا نہین معلوم نہین [illegible] مین نے ڈیسوزا کو خرچہ تجہیز و تکفین دیا۔

کیونکہ اونھون نے سب برداشت کیا تھا مسٹر ڈانلی نے ایک خبر بھی نہین دیا تھا۔ مین نے کل خرچ دیا تھا
مگر کچھ نہین سکتا کس قدر ڈلیسوزا نے ضرور روپیہ کی تعداد بتلائی ہوگی گو مجھے یاد نہین گرٹروڈ کو اپنی مان
کی وفات کا زیادہ رنج تھا مگر مثل لڑکیون کے اوسکو غم نہ تھا۔ مان بیٹیون مین زیادہ محبت نہ تھی مین نے
دو یا تین مرتبہ اونکو لڑتے دیکھا گو اونھون نے مجھسے شکایت نہین کی کچھ نہین سکتا کہ کیون گرٹروڈ
مان کی وفات پر کانپور گئی گرٹروڈ نے مجھسے قبرستان کے راستہ مین کہا کہ وہ اپنی مان کا چہرہ دیکھنا چاہتی
ہے مجھے چلتے وقت اسکا خیال نہ تھا مین سمجھا کہ یہ معمولی بات ہے مین نے کسی سے قبر کے ماجرے کا ذکر
قبل مسٹر اجلو سے بیان کرنے کے نہین کیا کچھ نہین سکتا کہ بڈہا ڈانلی قبرستان کو کیون نہین گیا ہم لوگ
دو گھنٹہ مین واپس آ گئے گرٹروڈ میرے ساتھ پیدل آئی آدہ گھنٹہ صندوق کے رکھنے مین صرف ہوا۔
ڈلیسوزا کے مکان مین ۸ بجے پہونچا۔ ڈانلی اوس کمرہ مین تھا جو اوسنے گرٹروڈ کے واسطے تیار کرایا تھا
دو پلنگ لگا لیے گئے تھے تار کا کمرہ بڑا بھاری تھا جسمین بہت سے دروازے ہین داہنی جانب ڈلیسوزا
کا پلنگ تھا بعد اوسکے بیٹھنے کا کمرہ۔ ایک خالی کمرہ اور پھر ایک سونے کا کمرہ بائین جانب اسی طرحسے
جوڑ و دار سگنا ہونگے لیے کمرے تھے ڈانلی خالی کمرہ مین تنہا آدمی ڈلیسوزا کے کمرہ سے اور باہر سے بھی اوس
کمرہ مین جا سکتا تھا۔ مین باہر نیم کے درخت کے نیچے سویا ہوا تھا۔ مسز گبنس اور مین مسز ڈلیسوزا اور مسٹر
ڈلیسوزا کے ساتھ سوئی تہین سوائے مسٹر ڈانلی کے سب نے ایک ساتھ کھانا کھایا گرٹروڈ دلو بجے کے قریب
سونے گئے مین ایک بجے سویا اور لوگ ٹہل رہے تھے ڈلیسوزا دس بجے سونے گیا اور اوسوقت تک ہر ایک
شخص سو گیا ڈانلی کا کمرہ احاطہ کے سامنے تھا گرٹروڈ کے سونے کے ایک گھنٹہ بعد مین ڈانلی کے کمرہ مین
گیا گرمی تھی مگر یاد نہین کہ سب دروازے کھلے ہوئے تھے یا نہین ایک دروازہ اور کھڑکی بند تھی سٹکنی
چڑھی تھی مین گرٹروڈ کے کمرہ مین سمجھانے کی غرض سے گیا تھا مین نے اپنے آنے کی خبر نہین دی تھی مسٹر
ڈانلی کے کمرہ کے قریب کھانے کا کمرہ تھا جسمین روشنی تھی دروازہ بند تھا مگر ایک شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اور سوراخ
پردہ سے کافی روشنی اندر جاتی تھی کہ آدمی دیکھ سکے عدالت ہذا سے طول اور عرض مین نصف وہ کمرہ تھا
مین نے دروازہ پردہ ہٹا دیا مین ڈانلی سے ۵ قدم کے فاصلہ پر تھا۔ ایک چارپائی دروازہ کے قریب تھی
شب تھی اسوجہ سے بتلا نہین سکتا کس قدر فاصلہ کے قریب مسٹر ڈانلی اور اوسکی لڑکی ایکدوسرے کی
طرف رخ کیے ہوئے پڑے تھے دونون برہنہ تھے مگر گرٹروڈ کے بدن پر قمیص تھی اور مسٹر پائجامہ اور کورتہ
پہنے تھے سرہانہ کی طرف بڑہے ہوئے سوئے تھے کچھ نہین سکتا کہ اونھون نے مجھے دیکھا مین نے دروازہ
اونکا دیکھنے بھر کو کھولا گو اندر نہین گیا جب مین نے اونکو اوس حالت مین دیکھا مین نے دروازہ بند کر دیا۔

اور چلا گیا مین صرف ایک منٹ کے لئے ٹھہرا میری بہن کا پلنگ قلی مکان کے خاتمہ پر تھا مجھے امید نہ تھی۔ گرٹروڈ اوسوقت برہنہ ہوگی بلکہ خیال تہا کہ وہ اپنے باپ سے بات چیت کرتی ہوگی۔ لکھنؤ مین عرصہ تک شب کو وہ جگا کرتی تھی۔

۔۔ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ کہہ نہین سکتا کہ ڈانلی بدمست تھا گرٹروڈ میرے خیال مین بدمست نہ تھی۔ اوس نے ایک بیر کی بوتل پی تھی مسز ڈانلی نے اپنے خاوند سے لڑکی کے ساتھ بدوضعی کا حال میری موجودگی مین ڈونالس کے گھر لکھنؤ مین کہا اوسنے گرٹروڈ کی نسبت خاوند سے کہا تم میری تباہی اور تمام تکلیف کے باعث ہوئے برآمدہ مین آتے وقت باہر سے مین نے یہ آواز سنی وہ لوگ سونے لگے کمرہ مین تھے جیسے ہی مجکو دیکھا خاموش رہے صبح ۹ یا ۱۰ بجے ہون گے سوائے میرے اور کوئی نہ تھا دو یا تین دن کے بعد اوسکی ماں کانپور کو گئی۔ گرٹروڈ سے اس گفتگو کا ذکر کیا اور پوچھا کہ جھگڑا کسکی بابت تھا گرٹروڈ نے وہی جواب دیا جو مین اوپر کہہ چکا ہون مجھے خیال نہین تھا کہ باپ اور لڑکی مین کوئی ناشائستہ حرکت ہوئی تھی ڈونالس نے ڈانلی کی جس حرکت کی شکایت کی وہ یہ تھی کہ ڈانلی بدمست اور برہنہ نہانے کے کمرہ مین پڑا ہوا تھا اور گرٹروڈ بھی وہان تھی اس باعث مہترانی اندر نہ جا سکی یہ واقعہ تجہیز کے دوسرے اور تیسرے دن کا ہے ڈانلی معہ اپنی لڑکی کے تیسرے روز لکھنؤ گیا مین نے خود جا کر اس شکایت کی تصدیق نہین کی۔ مین نے گرٹروڈ سے اسکی بابت سوال نہین کیا اور نہ مین نے مہترانی سے دریافت کیا مسٹر اور مسز ڈانلی مین مین نے صرف ایکبار جھگڑا دیکھا جس کا اوپر ذکر کیا ڈیسوزا کے یہان گرٹروڈ برابر ہر ایک کھانے پر آتی تھی ڈانلی صرف دوپہر کو آتا تھا ڈانلی خاندان کی تمام عزت ہوتی تھی کہ جو مہمانون کی ہونا چاہئے ہم لوگ تین دن بہ آرام رہے گرٹروڈ میری بہنون سے اوس زمانہ مین ملا کرتی تھی۔ اون تین دنون مین میرے کوئی دوست ماتم پرسی کرنے نہین آئے۔ ۱۰ یا ۱۲ دن کے بعد مین بھی لکھنؤ گیا۔ مین مثل سابق کے گرٹروڈ کو ہوا کھلانے زمانہ قیام کانپور مین نہین لے گیا۔ اونھون نے یہ خواہش نہین کی کہ مین باہر لیجاؤن گنیس فتح پور چلے گئے تھے مین نے مسز ہاجز کو نہین دیکھا کہہ نہین سکتا کہ وہ کانپور مین تھے۔ مین ٹامس ڈانلی برادر میکل ڈانلی انجینیر اودہ روہیلکھنڈ ریلوے کو نہین جانتا جو نواب گنج بارہ بنکی مین مرے نہ مین جان میکلین ڈانلی دوسرے بھائی میکل ڈانلی کو جانتا ہون جو سرجن میڈیکل سروس مین رہے گرٹروڈ ڈانلی نے مجھسے کہا تھا کہ میرا ایک بھائی راجہ صاحب کپورتھلہ کی ملازمت مین ہے مین نے پوچھا کہ کیون نہین تم شادی مین بلاتین۔ جواب دیا کہ اوسنے مجھے ترک کر دیا ہے مین نے اسکی وجہ نہین پوچھی اوسوقت تک مین نے کوئی بات گرٹروڈ کے خلاف نہین سنی تھی اور نہ مین نے ڈانلی کے خانگی امور دریافت کرنے کی کوشش کی اسقدر احتیاط مجکو اوس عورت مین تہا کہ مین اوس کے

خلاف کسی بات کا یقین نہ کرتا تمام دنیا کیون نہ کہتی مین نے کونسلی ڈفنس سے حیدرآباد مین گرٹروڈ کے
بھائی کا ذکر کیا ۲۰ اکتوبر کو مین نے مسٹر اجلو کو نہین لکھا یا قبل اس بیان کے مسٹر متا سے کوئی خط وکتابت
نہین ہوئی تھی۔ پہلے میرا خیال تھا کہ مسٹر اجلو کوئی افسر مین قبل ہوٹل جانے کے مین نے دریافت کرلیا کہ وہ
سالیسٹر تھے۔

گرٹروڈ نے مجھسے کہا کہ اونکی دو بہنین تہین مسز ہاجز اور ایک بہن جسکی کشمیر مین شادی ہوگئی ہے اوس
سے ملاقات نہین ہوئی۔ مین نے کشمیر کی بہن کا نام سنا ہے مگر یاد نہین اگر مقدمہ نہ بھی ہوتا تب
بھی مسز ہاجز کا نام یاد رہتا کیونکہ اونکو دیکھا ہے گرٹروڈ نے مجھسے بوقت نسبت کہا تھا میری ایک بہن
کشمیر مین ہے۔ حیدرآباد مین آنیکے قبل وہان سنا ایک بہن ہے جب حیدرآباد مین سنا تب بھی نام نہین سنا۔
یاد نہین کہ گرٹروڈ نے مجھسے بیان کیا کہ کشمیر کی بہن اوس سے چھوٹی ہے یا بڑی ہے ڈوبایس کے مکان مین کمسن
آدمی کا برتاؤ دیکھکر مین نے گرٹروڈ سے جواب مانگا کہ مین نے اوسکا ہاتھ غیر شخص کی کمر مین دیکھا تھا۔
مین چاہتا تھا کہ اپنی نسبت توڑدون اس کمسن آدمی کا نام یاد نہین کبھی دریافت نہین کیا کبھی پھر نہین
دیکھا ایک ہی مرتبہ دیکھا نہین معلوم کہ کیا حشر ہوا کسی سے اسکا ذکر نہین کیا گرٹروڈ سے مباشرت کرنے کے بعد
یہ واقعہ ہوا کہہ نہین سکتا کہ پہلی مباشرت کے دو یا تین دن بعد ہوا گرٹروڈ نے مسٹر جنر کی بیماری کا مجھسے
ذکر کیا تھا شاید ۵ یا ۴ روز بعد کمسن شخص کے واقعہ کے اگر گرٹروڈ کپور تھلہ نہ جاتی تو بھی مین اوس سے اپنی نسبت
قایم نہ رکھتا۔ کمسن آدمی کا واقعہ کافی ہوتا کہ مین اوس سے نسبت توڑدیتا۔ مین نے نہ تو اس واقعہ کو نظرانداز
کیا اور نہ گرٹروڈ کی خطا معاف کی جوڑا شادی کا گرٹروڈ کے لئے تیار ہوا تھا سامان میڈم لانیس کے پاس
رہا بعد اوسکے مس ارمن کی ناپ دیگئی اور جوڑا تیار ہوا جیسے ہی کہ بدوضعی دیکھی مین نے جوڑے کا بنوانا بند
کردیا قبل وفات مسٹر ڈانلی کے مین نے جوڑے کا حکم دیا تھا مگر کپڑا مسز لائنس نے قطع نہین کیا پیشگی اونسے
اجرت مانگی کہہ نہین سکتا کہ کس قدر زمانہ قبل وفات مسٹر ڈانلی گرٹروڈ کے جوڑے کا حکم دیا۔ ممکن ہے کہ
تین و چار روز پیشتر دیا ہو مگر ایک ہفتہ سے زیادہ نہین مین کسی زندہ شخص کا نام نہین بتلا سکتا جسنے
نور محمد کے ہوٹل مین دیکھا ہو۔ مسٹر گبنس نے دیکھا کہ اونکا مکان سامنے سڑک پر تھا۔ مسٹر گبنس نے مجھی نور محمد
کے ہوٹل مین جاتے دیکھا۔ ڈانلی اوسوقت اپنے گھر مین تھی مین کہہ نہین سکتا کہ کیون مسز ہاجز و گرٹروڈ
ہوٹل مین تھی۔ مین نے دریافت نہین کیا جب تک کہ مین لکھنؤ مین رہا ڈانلی ڈوبایس کے گھر مین رہتا تھا۔
گرٹروڈ بھی اوسکے ساتھ تھی مسٹر ایلس پنشن لیکر ولایت گئے تھے مین نے گرٹروڈ کو خاموش رکھنے کے
لئے سو روپیہ دیئے مسٹر گبنس اسکی گواہ ہین۔ مسز ہاجز مسٹر گبنس کے گھر آئین اور اونکو روپیہ معاوضہ کا

اون کے سامنے دیا گیا صرف تین آدمی تھے مین مسٹر گبنس و ہاجز مین نے یہ سنو
سو پیاس باعث دیے کہ کوئی شخص مجکو اور میری نئی دولہن مس ارمن کو پبلک مین مطعون نہ کرے بدنامی
اسمین تھی کہ گرٹروڈ کی ایسی بدوضع عورت بہت سے قصہ بناکر بیان کر سکتی تھی اوسکو سو روپیہ مین اطمینان
ہوگیا اس باعث مین نے روپیہ دیدیا مجھے نہین معلوم نور محمد کے ہوٹل سے کب گرٹروڈ ڈوبایس کے گھر آئی -
مین نے کبھی اسکی نسبت اپنے تئین پریشان نہین کیا ۱۸۷۷ء مین لکھنؤ مین پھر مسٹر ہاجز کو نہین دیکھا -
اوسوقت ایک دو منزلہ مکان مین ۳۰۰ یا ۴۰۰ قدم کے فاصلہ پر ڈوبایس کے مکان سے رہتی تھی مگر اوسی
مین ڈوبایس کا مکان امین آباد کے پھاٹک سے نزدیک تھا مجھے نہین معلوم کہ اوسوقت میکل ڈانلی کہان تھا
مین نے گرٹروڈ کو نہین دیکھا تھا میرے علم مین وہ لکھنؤ مین تھین میری یہ بو توقع ہتی کہ مین مس ارمن
سے شادی کے بعد گرٹروڈ سے بچکر رہونگا مجھے نہین معلوم کہ گرٹروڈ کا ملازم میر صاحب کہان ہے - مین نے ۱۸۷۸ء
مین اوسکو ڈوبایس کے گھر مین دیکھا تھا مین گرٹروڈ کے پاس اوس ملاقات کے بعد ڈوبایس کے گھر
نہین گیا میر صاحب قبل میری شادی کے ملازم نہ تھا مین نے پہلا کرسمس بعد شادی کے صدر مین اپنے گھر پہان
صرف کیا وہ بازار سرجنٹ پنشن یافتہ اور مالدار شخص تھے جب سے مین اونسے واقف ہون کہ وہ مالدار ہین
مین اپنی نسبت کے قبل اون سے واقف نہ تھا میری ملاقات اپنی بیوی اور اوسکے باپ سے ایک ہی روز ہوئی
جب مسز لاکلن نے میرے اوپر دعوی کیا مسٹر جیکسن میرے وکیل تھے اور مقدمہ کرنیل اجنٹ کے روبرو ہوا -
تاریخ اور سن یاد نہین شادی کے ۴ سال بعد کا واقعہ ہے مین جودہپور اور نیپال وغیرہ کا سفر کرتا تھا مین نے
اپنی بیوی کو لکھنؤ مین چھوڑ دیا تھا وہ میرے ساتھ نہین گئی کہ ہمارے تعلقات عمدہ نہ تھے اوسوقت سے اور
پھر گرجا گھر مین شامل ہونے کے وقت تک خراب زندگی نہین گذرانی ہمیشہ مین قبل شرکت مشنریون کے اپنے
تئین مذہبی آدمی سمجھتا رہا گرٹروڈ سے جب ہم بستر ہوا تب بھی اپنے خیال مین پابند مذہب تھا مجھے افسوس
اپنی حرکت پر معلوم ہوا تھا مین نے اپنے تئین گنہگار خیال کیا کہ گرٹروڈ کے ساتھ مین نے بدفعلی کی مسز لاکلن
کا دعوی اس باعث خلاف میرے خارج ہوا کہ وہ یہ ثابت نہ کر سکی کہ مین نے اوسکی پرورش نہین کی باوجود
ناتفاقی کے کپڑے تحفہ برابر دیتا رہا جسکی میرے پاس رسید تھی وجہ دعوی کی اوسنے یہ بیان کی کہ مین ہمیشہ
وقت پر کرائے کو نہین دیتا تھا دوسرے گھر کے باہر رہتا تھا اوسنے میرے خلاف بدچلنی کا الزام عاید نہین کیا میرے
پاس نہ تو فیصلہ کی نقل ہے اور نہ کوئی عرضی دعوی کی -

جب [illegible] لکھنؤ مین [illegible] حیدرآباد [illegible] مسٹر [illegible] نے ایک فوٹوگراف دکھلایا تھا وہ دیسی لباس مین تھا اور
[illegible] مین چھاتیان کھلی ہوئی تہین فوٹو نمبر ۱۹ مین کھلی ہوئی تھین فوٹو نمبر ۱۹-اے و بی یا سی نہین

دکھلایا گیا تھا نہ فوٹو نمبر ۱۴-۱۴ بی دی ڈی وای دکھلایا گیا مین انکو نہین پہچانتا مجھے فوٹو نمبر ۲۰ و ۲۰
اے و ۲۰ بی نہین دکھلایا گیا مین انکو نہین پہچانتا - مین نہین کہہ سکتا کہ کسکا فوٹو ہے مجھے فوٹو اس سے
کسی قدر بڑا دکھلایا گیا تھا اور مین نے کہا کہ مین پہچان نہین سکتا مجھے فوٹو مسٹر اولٹ کے ہوٹل مین دکھلایا
گیا تھا اونکے خیمہ مین مین اور مسٹر اجلو موجود تھے حیدر آباد پہونچنے کے ایک ہفتہ بعد دکھلایا گیا تیسرے ہفتہ
نومبر مین دکھلایا گیا - اونھون نے صرف ایک فوٹو دکھلایا مین نے سوا اوسکے جو مجھے دکھلایا گیا تھا اور کوئی نمبر
دیکھا مسز راسٹن کو ۱۷ یا ۱۸ سال سے جانتا ہون پہلے آگرہ مین ملاقات ہوئی اوسکی پہلی شادی ایک ہوٹل والے
کے ساتھ ہوئی تھی بعد اوسکے بریلی مین ملاقات ہوئی جہان وہ گھوڑون کی تجارت کرتے تھے پھر میسٹر
یونین سے ملنے کے قبل لکھنؤ مین ملاقات ہوئی - مجھے نہین معلوم کہ اوسوقت جب میری نسبت گرٹروڈ سے ہوئی
تھی وہ لکھنؤ مین تھی جہان تک مین واقف ہون - وہ لکھنؤ مین نہین تھی مین نے مسز راسٹن سے کبھی
نہین کہا کہ میری نسبت گرٹروڈ سے ہوئی - مین نے ۱۶ اکتوبر کو مسٹر اجلو کو ایک بیان اسکے بالکل خلاف دیا تھا
(نوٹ) مسٹر رودرا خواہش کرتے ہین کہ یہ بیان پیش ہو مسٹر نارٹن پیش کرتے ہین اور استحقاق
راز ظاہر نہین کرتے -
مین اب بھی کہتا ہون کہ خاتمہ ستمبر پر مین نے گرٹروڈ کے متعلق وہ حالات تمامی فانشم سے بیان کیئے - جنکا
بیان ذکر آیا ہے مین نے یہ ذکر نہین کیا تھا کہ تار گھر کانپور مین کیا ہوا تھا نہ مین نے ڈوبایس کے گھر مین
اپنی مباشرت کا ذکر کیا کہ بعد اپنی شادی گرٹروڈ کے کمرہ مین جانے کا حال بیان کیا اور نہ اوس رقم کا جو
گرٹروڈ کو خاموش کرنے کے لیئے دی - اور قبرستان کے ماجرہ کا ذکر کیا مین نے کانپور مین مسز ڈانلی کے
دفات کا ذکر کیا مگر مین نے اوس کمسن شخص کا ذکر نہین کیا جسکو مین نے گرٹروڈ کے ساتھ دیکھا تھا اور نہ گرٹروڈ
کے کپور تھلہ جانے کا حال بیان کیا ایک ہزار روپیہ کی رقم کی نسبت گفتگو جو رتن ناتھ مجکو دیا چاہتے تھے
۱۵ اکتوبر تک قایم رہی مین نے اول ہی مرتبہ یعنی ستمبر کے رشوت لینے سے انکار کیا -
(س) پھر کیونکر خطوط رشوت تمہارے پاس آئے مثلاً خطوط نمبری ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ - ۹ -
(ج) کیونکہ وہ لوگ لکھتے رہے اور اپنے ارادہ پر قایم رہے -
(س) تم نے یہ خطوط کیون لیئے - ؟ -
(ج) اس باعث کہ مین نے خیال کیا کوئی جرم مجھسے سرزد نہین ہوتا تھا مجھے بخوبی یقین ہے کہ مین نے
کسی خط کا زبانی یا تحریری جواب نہین دیا -
(س) اگر تمنے رتن ناتھ اور فانشم ز رقم رشوت لینے سے شروع ہی انکار کر دیا تھا تو پھر کیون ۱۵ اکتوبر کے قبل رتن ناتھ

یے گھر گئے جب تم واقف تھے کہ وہ آرزو مند تھے کہ تم رشوت لو اور تم نے بھی ۲۶ اکتوبر کو اپنے بیان مین لکھوا دیا تھا۔

(ج) مین بطور دوست کے گیا تھا چونکہ خود اعتبار تھا اس باعث مین جانتا ہون کہ کوئی مجکو ترغیب دیگا کہ راستی سے ہٹون۔

مین نے مسٹر اجلو سے وعدہ بلا کسی لالچ کے کیا مین نے بیان مسٹر اجلو کو اپنی خوشی سے محض انصاف کے خاطر لکھوایا اس سے کوئی میرا ذاتی فائدہ نہین ہوا مہدی حسین یا گرٹروڈ کی مان اور باپ کی جانب کوئی شکایت نہ تھی مین ۲۰ اکتوبر کو لکھنؤ سے حیدرآباد گیا بمبئی مین تین روز ٹھہرا اور پونا مین ۷ یا ۱۰ دن اور بعد اوسکے سید ایہان آیا مین مسٹر اولٹ کے ہوٹل مین یہان آنے کے بعد ٹھہرا اور اوسوقت سے یہان ٹھہرا ہون مسٹر کلارک نے مجھے ایک مہینہ کی رخصت دی ہے اور اوس سے مین نے توسیع چاہی ہے۔ مسٹر اجلو نے زیادہ خرچ دیا اونھون نے ریلوے کا کرایہ اور ۵۰ خرچ جیب کو دیئے اونہون نے تمام واجبی اخراجات دیئے۔ آج تک مجکو ساٹھ روپیہ اس حساب سے ملے ہین۔ لکھنؤ سے بمبئی کو اول درجہ مین اور بمبئی سے حیدرآباد دوسرے درجہ مین آیا پہلے مین بیکلا ہوٹل بمبئی مین اور بعد اوسکے اپنے برادر نسبتی مسٹر ڈیلیسوزا تار ماسٹر پونا کے یہان ٹھہرا منجملہ ساٹھ روپیہ کی رقم کے مسٹر اجلو نے پونا اور بمبئی مین میرا خرچہ دیا مسٹر اجلو ہوٹل کا خرچہ دین گے یہ کپڑے مین اپنے پہنے ہوئے ہون۔ ڈفینس کی جانب سے کوئی جوڑا خرید کرکے مجھے نہین دیا گیا ہے۔ مسٹر راسٹن کا بیان کہ مین فقیری کی حالت مین ہون غلط ہے اور اوسکا بیان مسٹر راسٹن اور مسٹر گبنس کی نسبت بھی غلط ہے۔ مسٹر راسٹن سے ۳ و ۴ یا ۵ سال کا عرصہ ہوا کہ جوڑی کی نسبت جھگڑا ہوا تھا اب مٹ گیا ہے اب مجھے شکایت نہین ہے اونہون نے خود آکر میرے مکان پر مصالحت کرلی یہ ۶ یا ۹ یا ۲۰ اکتوبر کا واقعہ ہے یہ غلط ہے کہ ڈفش کی نسبت مجھسے اور رچرڈ گرینڈ سے کوئی مقدمہ ہوا جبمین مین نے اونکو دھوکہ دینے کی خاطر کی یہ غلط ہے کہ ڈوائلی خاندان کی آرچر سے ملاقات ستمبر ۱۸۹۹ء مین تھی۔ مجھے آرچر کی لڑکی کی موت یا نہیں ز مین حیدرآباد کو بجائے لکھنؤ مین اظہار دینے کے اسی باعث بلایا گیا کہ مین ان شرمناک معاملات کا اظہار نہین کرنا چاہتا تھا جو میری جوانی مین وقوع مین آئے۔ خصوص لکھنؤ مین جہان مین ایک گرجا گھر مین نوکر ہون یہ حالات بذریعہ اخبارات لکھنؤ پہونچین گے۔ سوا اسکے کوئی دوسری وجہ حیدرآباد آنے کی نہ تھی مین نے خود مسٹر اجلو سے خواہش کی تھی کہ حیدرآباد مین شہادت دون یہ صحیح نہین ہے کہ مجھے ایک بہت بڑی رقم ملنے والی تھی جو لکھنؤ مین ساجد بیگ آسانی سے نہین دے سکتے تھے مین عدالت فوجداری مین محض بطور شاہد پیش نہین ہوا ہون بعد بلوہ کے مین کبھی مجسٹریٹ نہین بنا اور نہ اسکے

باعث تکلیف مین پڑا۔ کبھی میرے خلاف کوئی الزام اس قسم کا عائد نہین ہوا اور نہ تحقیقات کی گئی
اپنے علم مین مین ہی ایک جیمس لاکلن ہون کبھی مین علت پر ہوکر جھوٹ نہین بولا بعض بیانات
آج عدالت کے روبرو غیر معمولی مین نے لکھائے ہین مثلاً گریٹروڈ اور اون کے باپ اور اونکے جنازہ
کے متعلق سوائے میرے کوئی شاہد اوس وحشیانہ حرکت کا نہ تھا جو مین نے گریٹروڈ اور اوسکے باپ کے درمیان
دیکھی مین قبول کرتا ہون کہ گریٹروڈ کے ساتھ میری مباشرت کا کوئی زندہ شاہد موجود نہین ہے۔
مین اب بھی لکھتا ہون کہ جو کچھ مین نے یہان بیان کیا ہے بالکل صحیح ہے اور اسمین کچھ بھی جھوٹ نہین ہے
بجواب سوالات مکرر مین اب شریف زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہون اور اپنی خواہش مین سرگرم
ہون کہ عدالت مین سچ بیان کرون مین نے بذریعہ تار لکھنؤ سے اپنی رخصت وسیع کرائی صاحبیگ
سے واقف نہین ہون کبھی اونکی صورت نہین دیکھی۔ نامی قاسم کو کچھ رشوت کا حصہ ملنے والا تھا جو
رٹن ماتھ مجکو دینا چاہتے تھے اور اونکی مان کو دو سو روپیہ ملتے ۔ مین برابر رائل ہوٹل مین مسٹر
راسٹن سے ملا کرتا تھا جہان کونسلی ڈنفیس ٹھہرے تھے۔ ہم لوگ ہمیشہ باہم عمدہ تعلقات رکھتے تھے جو
فوٹو ڈنفیس کی جانب سے مجکو دکھلایا گیا اوسمین داہنی جانب کھڑا او تہا ہوا تھا کتہ نہین سکتا کہ ہندوستانی
لباس مین فوٹو تھا مجکو اونکے اعزا کی فوٹو پہچاننے مین بہی مشکل پڑا کرتی تہی مجہے ٹھیک نہین معلوم کہ وہ لبڈیشی جو عدالت
مین دکھلائی گئی گریٹروڈ ڈانلی ہے جبکی سامنے مین لکھنؤ مین ہم بستر رہا ہون مجہے ضرور رنج ہوتا اگر بجای حیدرآباد مین
غیرون کے سامنے لکھنؤ مین میرے دوستون اور یاروں کے روبرو اظہار ہوتا۔ مین نے مسٹر ڈانلی کی قبر کھولنے کی اجازت ڈانلی سے نہین
لی کیونکہ قبرستان جانیکی وقت مجہے اسکا حال معلوم نہین تہا اور نہ گریٹروڈ کی خواہش کرنیکے وقت ڈانلی وہان تہا جن کم
سن آدمیون سے ہم نے خواہش کی کہ ہمارے ساتھ چلین وہی تہے جو جنازہ کے ساتھ گئے تہے اور ڈیسوزا کے مکان کے سامنے
کھڑی تہی چونکہ یہ میرے دوست تہے مین نے اون سے خواہش کی کہ آؤ اور قبر ہم کو دکھلا دو۔
(س) تم نے کہا کہ تم کو تیسرے آدمی کی یاد نہین جو تمہارے ساتھ قبرستان گیا تھا کیا تم ارون
نامے شخص سے واقف ہو۔

(ج) وہ تار گھر مین نوکر ہین ۔

(س) اگر ارون یہان آوین اور حلف اوٹھاوین کہ وہ قبرستان مین موجود تہے تو کیا وہ سچ بولینگے
(ج) وہ ضرور سچ بولین گے۔ مسٹر ڈانلی ممکن ہے کہ میرے بلا علم لکھنؤ مین بیمار ہون وہ بہت کم نظر
پڑتی تہین چہ یا سات سو روپیہ جو مین نے وقتاً فوقتاً گریٹروڈ کو دیا اوسمین اوسکے خاموش
کرنے کا خرچہ شامل نہین تہا۔ مین نے مسٹر جیکسن کو دو سو روپیہ بابت فیس اوس مقدمہ کے دیا جو میری

بیوی نے مجھپر ظاہر کیا تھا گرٹروڈ نے بیان کیا کہ اوسکا بھائی کپورتھلہ مین تھا جب مسٹر ناجز اور گرٹروڈ نور محمد کے ہوٹل مین تھین تو وہ سیدھی یہ خبر سنکر مجھے پکڑنے آئی تھین کہ مین شادی کیئے لیتا تھا۔ ڈانلی اور گرٹروڈ کی چارپائیان ڈیسوزا کے مکان مین ایک ہی کمرہ مین اس باعث رکھی گیئن کہ اور جگہہ نتھی پرانے زمانہ مین مین پیشہ ور پہلوان تھا اور اس باعث پوری تربیت کے لئے شراب اور عورت سے اپنے تیئن علحدہ رکھنا پڑتا تھا زندگی کے بڑے حصہ تک مین پیشہ ور پہلوان رہا۔ ۸ یا ۹ سال ہوئے جودہپور سے واپسی کے وقت مین نے یہ پیشہ اختیار کیا گرٹروڈ کی ماں کی زندگی مین کبھی اوس سے میری مباشرت نہین ہوئی جب میری ملاقات مسز ڈانلی کے گھر پر مسز ڈوبائیس سے ہوئی وہ موقع تھا کہ جب مین گرٹروڈ سے ملاقات کرنے جاتا تھا اور جب گرٹروڈ نے اپنی ماں سے کہا تھا کہ مین مرد نہین ہون۔ مسز ڈانلی میرے پاس آئی تھین اور اونھون نے مجھسے گفتگو کی تھی مین بعد اوسکے گرٹروڈ کے پاس گیا جس نے میری بڑی ملامت کی اور مین وہان سے اوٹھکر سیدھا کانپور گیا۔

ہیوگف ولد میجر گف اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولس ممالک حضور نظام حیدرگھاٹ نے باقرار صالح یکم دسمبر کو ملزم کے روبرو بیان کیا۔ بحیثیت اسسٹنٹ کرنیل لڈلو میرے چارج مین مسل مقدمہ ہم فلٹ تھی۔ مجھکو کوئی ذاتی علم معاملات مندرجہ ہم فلٹ کی راستی اور غلط بیانی کی نسبت نہین ہے۔ میرے خیال مین کرنیل لڈلو بمبئی سے انگلستان ۱۹ اپریل ۱۸۹۲ع کو گئے اونکی غیر حاضری مین مین قایم مقام تھا۔ فردنجی نے مجکو ہدایت کی تھی کہ ادن افسران ممالک مغربی و شمالی کو لکھون کہ جن سے کرنیل سے خط و کتابت تھی کہ وہ تمام خط و کتابت کو راز کی خط و کتابت خیال کرین اسی وجہ سے مین نے ہرمزجی سے قابل افسران کے نام دریافت کرنے کو منگائی مین نے یہ خط نمبری ۲۵ ہے ۔ رمئی کو فردنجی کو لکھا۔ مین نے ۲۵ ہی لکھا مجھے یاد ہے کہ کرنیل لڈلو نے ایک طولانی خط اس مقدمہ کے متعلق لکھوایا تھا جو نمبری ۲۵ ہے مین کبھی اس ہم فلٹ کے مقدمہ مین تحقیقات کے متعلق مہدیحسن سے نہین ملا کرنیل لڈلو ۱۲ جولائی کو رخصت سے واپس آئے اونکی واپسی کے بعد سوائے بطور راز کے کاغذات رکھنے کے تحقیقات سے مجکو کچھہ سروکار نہین رہا۔

بجواب سوالات جرح۔ خاتمہ اپریل مین مین مہابلیشر گیا تھا ایک ہفتہ تک باہر رہا اور ۵ رمئی کو پھر واپس آیا میری غیر حاضری مین مسٹر ظہیر الدین کو دفتر کا چارج تھا مگر اونکو خفیہ کاغذات سے کچھہ تعلق نہ تھا مینے یہ کاغذات فردنجی کو چلتے وقت بھیجدیئے تھے ۔ مہدیحسن اور کرنیل لڈلو سے کچھہ براہ راست خط و کتابت تھی مین نے چند کاغذات کا مسودہ تیار کیا اور فایل مین رکھدیا کاغذ نمبری ۲۲ ۔ اے دفتر مین آیا مین خیال کرتا ہون کہ اس قسم کا ایک خط دفتر مین محمد اکبر نے بھیجا تھا گو کہ نہین سکتا کہ یہ اول خط تھا مین نے کبھی خط نمبر ۲۴ نہین دیکھا

سٹر اسٹیونسن اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل صیغہ سراغ رسانی ہین اور اپنے محکمہ کے اعلیٰ افسر جب کرنیل لڈلو یہان
تھے۔ مجکو کوئی تعلق ان سے نہین تھا اور جب وہ رخصت پر گئے تو میرے خیال مین انکو ہدایت کی گئی کہ مسٹر
فرد بخی سے خط و کتابت کرین قبل تحریر خط ۲۲-اے اور سیکے کرنیل لڈلو یہان پہونچ گئے تھے - یہ مین اپنی
یاد سے بتلاتا ہون کہ کرنیل لڈلو تحریر تاریخ خط نمبری ۴۴ ہے ۲۹- اپریل ۱۸۹۲ء تک موجود نہین تھے مین
ادس روز باہر گیا تھا ایسی حالت مین مین کوئی وجہ نہین دیکھتا کہ کیون محمد اکبر نے اسٹیونسن کے پاس تحریر
نہین بھیجی محمد اکبر خاص اس تحقیقات کے لئے طلب ہوئے تھے جو خفیہ نہین تھی اور بذریعہ دفتر ہوئی تھی مین
واقف نہین ہون کہ کوئی ہدایت محمد اکبر کو براہ راست اسٹیونسن سے خط و کتابت کرنے کو دی گئی تھی مین
سرکاری حکم سے جسکا ذکر محمد اکبر نے خط نمبری ۴۲-اے مین کیا ہے واقف تھا - مین خیال کرتا ہون یہ حکم دفتر
انسپکٹر جنرل سے ہوکر گذرا مین نہین جانتا کہ کوئی مزید معلومات کی خواہش محمد اکبر سے بعد انکی تحریر اول خط کئے ظاہر
کیگئی محمد اکبر کو عہدہ امین سے سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ اوسی زمانہ مین ملا جب اونکو معلومات بہم پہونچانے کی ہدایت
کیگئی اگر مجھے صحیح یاد ہے تو وہ اس مقدمہ کی تحقیقات کے متعلق روک لئے گئے تھے قبل اسکے کہ وہ اپنی نئی جگہہ
پر جاوین وہ اول درجہ کے امین ضلع مدک مین تھے اور ضلع نلگنڈہ مین اونکی ترقی ہوگئی تھی - اونکی تاریخ
حکم ترقی اور رپورٹ کہ جس روز اونھون نے چارج لیا دفتر انسپکٹر جنرل مین ہوگی حالات اونکی ترقی کے
کاغذات دفتر سے معلوم ہوںگے مجھے نہین معلوم کہ کیونکر اونکو ترقی ہوئی مدک سے ضلع نلگنڈہ اسوجہ
سے ترقی و تبدیلی ہوئی کہ پہلے ضلع مین ایک سپرنٹنڈنٹ موجود تھا پس کوئی جگہہ خالی نہ تھی بعد تحریر
خط نمبری ۲۲-اے انکی کوئی ضرورت نہ تھی کہ محمد اکبر جہان ہون وہین رہین یہ فرض کرکے کہ احکام تبادلہ
جاری ہوگئے تھے اونکو معمولی طور پر اپنی نئی جگہہ پر جانا چاہئے تھا مین خیال کرتا ہون کہ محمد اکبر کے چال چلن کے
بابت کوئی مسل ہمارے دفتر مین ہوگی -

(نوٹ - جب یہ شہادت شاہد کو پڑھکر سنائی گئی اونھون نے بیان کیا - چونکہ مین انچارج تحقیقات
نہین تھا اس باعث کہہ نہین سکتا کہ محمد اکبر خان کو نئی جگہہ پر بعد تحریر خط نمبری ۲۲-اے بلاتوقف
جانا چاہئے تھا یا نہین) -

محمد یوسف الزمان ولد محمد شفیع الزمان عمر ۴۳ سال قوم مسلمان پیشہ زمینداری ساکن باندہ نے
باقرار صالح ۸ ر دسمبر کو ملزم کی موجودگی مین بیان کیا مین انریری مجسٹریٹ باندہ ہون امتحان
وکالت پاس کیا ہے سال بھر تک وکالت بھی کی ہے ۱۸۶۲ء سے ۶۳ تک کیننگ کالج مین رہا ۱۸۶۳ء
سے ۱۸۷۱ء تک وارڈ انسٹیٹیوٹ مین تھا - دسمبر ۱۸۷۱ء مین میرے والد نے ۴ ہزار روپیہ پر امیسری نوٹ

بھے دیئے جو مین نے نقد کیئے یہ دو نوٹ مجھے اسو جسے دیے گئے کہ مین راجہ رام پال سنگھ کے ساتھ ولایت
جانا چاہتا تھا ولایت نہین گیا مگر روپیہ اپنے پاس رکھا گرٹروڈ ڈالی نامی ایک عورت سے ۱۸۹۸ء سے مین
واقف تھا میری ملاقات اوس سے رفیع الدین بیگ نے کرائی وہ امین آباد کے قریب تے گانون مین
رہتی تھی باپ اور ماں و مسز راجز معہ اپنی لڑکی کے رہتی تھی مین اکثر اوس مکان مین آیا
کرتا تھا مگر سوتا نہین تھا۔ ڈالی میرے علم مین بدمست تھا اوس زمانہ مین گرٹروڈ کے ساتھ اوسکے اور اپنے
مکان پر مین نے مباشرت کی۔ میرا تعلق گرٹروڈ کے ساتھ تین ماہ تک رہا۔ جس درمیان مین مجکو مباشرت
کا بھی اتفاق ہوا۔ میرا مکان ریلوے اسٹیشن سیتا پور کے قریب مشاک گنج مین تھا۔ جب گرٹروڈ
میرے پاس تھی مین اوسکو اپنے گھر لاتا تھا اور دوسرے روز رفیع الدین کو اطلاع دیتا تھا
کہ وہ آئین اور میرے گھر پر گرٹروڈ کو دیکھین۔ مین یہ اس باعث کرتا تھا کہ رفیع الدین کو اعتبار
نہین آتا تھا کہ وہ میرے گھر آتی تھی مجھے اسکا اعتبار دلانا تھا۔ گرٹروڈ کی بابت مجھ مین اور رفیع الدین
مین ایک دوسرے سے رقابت تھی۔ میرا تعلق گرٹروڈ سے اوسی روز منقطع ہو گیا جب رفیع الدین
نے میرے گھر دیکھا۔ اپنے گھر پر گرٹروڈ انگریزی پوشاک پہنا کرتی تھی جب میرے گھر آئی دیسی
لباس پہنے تھی فوٹو نمبری ۱۹-اے و بی وسی دیکھتا ہون اور یہ کہہ سکتا ہون کہ مین نے
۱۸۹۸ء مین ایک اسی قسم کا فوٹو گرٹروڈ کے مکان پر دیکھا تھا بعد مین بھی رفیع الدین نے
ایک ایسا ہی فوٹو دکھلایا تھا۔ مین نے اپنے زمانہ تعلق مین گرٹروڈ کو روپیہ اکثر دیا ہے مہدی حسین سے
لکھنؤ مین اوس زمانہ مین واقف تھا میرے علم مین وہ گرٹروڈ کے گھر جایا کرتے تھے اور ایک روز
گرٹروڈ کے گھر ملے بھی تھے۔ مین واقف ہون کہ مہدی حسین پرتاب گڈھ کے تحصیلدار تھے اور گرٹروڈ
اونکی طوائف تھی۔ گرٹروڈ نے خود مجھ سے بیان کیا تھا کہ وہ نانپارہ مین لاڈلے صاحب کے
پاس تھی اوسکی شادی کے متعلق مجھ سے گفتگو ہوئی تھی مین نے اوس سے کہا کہ تم شادی
کیون نہین کر لیتین اوسنے جواب دیا کہ "مین دس خاوندون کی جگہہ ایک کو کیون پسند کردن" مین نے گرٹروڈ
اور راجز کو قبل واقعہ رفیع الدین ایک کتاب حارثیگا دی مسز راجز کو مورس پولیٹیکل ورک کی جلد دی
کیونکہ وہ لاارنج کی خواہان تھی مین نے یہ کتاب کتب خانہ سے لیکر دی تھی گرٹروڈ کو بیرن کی تصنیفات
کی جلد دی کیونکہ اوسمین ایک مضمون وہ سب سے زیادہ پسند کرتی تھی۔ گزشتہ اپریل مین مین بانڈہ
مین تھا اوس مہینہ مین ۱۴ تاریخ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا زبانی پیغام میرے پاس آیا کہ مجھ سے
دوسرے روز ملو ۱۵ اپریل کو ۸ بجے مین نے ملاقات کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا نام مسٹر ہولی تھا مجسٹریٹ نے

مجھسے پوچھا گیا تم گرٹروڈ ٹوانلی نامے ایک عورت سے واقف ہو انکے علاوہ اور کسی کے متعلق دریافت نہین کیا مجھے بیس سال کے بعد یہ نام سنکر حیرت ہوئی اور تامل معلوم ہوا مجسٹریٹ نے تار سے یہ الفاظ پڑھے فریب کوٹھی مرزا عباس بیگ مین نے جواب دیا مین بخوبی واقف ہون وہ مہدیحسن کی طوائف تھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجھے تار کا مضمون پڑھکر نہین سنایا جو کچھ کہ خط نمبری ۲ مین لکھا ہے وہ صحیح حال میری ملاقات کا گرٹروڈ سے ظاہر کرتا ہے۔ سوا اسکے کہ لفظ گرٹروڈ بجاے کیٹ کے استعمال ہوا تھا خط نمبری ۲ میرا لکھا ہوا ہے ۱۵ اپریل کو مہدیحسن کو لکھا اور بذریعہ ڈاک بھیجا خط نمبری ۱۔ اے مورخہ ۲۳ اپریل مہدیحسن نے رجسٹری خط مین بھیجا خط ۲ بی مہدیحسن نے لکھنؤ سے رجسٹری شدہ بھیجا یہ یکم مئی ۱۸۹۲ء کو لکھا ہے اور وہ تاریخ کو مجھے ملا مین خط نمبری ۲ سی دیکھتا ہون مین نے لکھا تھا۔ ۱ مئی کو مین نے بعد رسید خط نمبری ۲ بی لکھکر ڈاکٹکٹ لگا کے ذریعہ بھیجا ڈاک مین چٹھیان جس طرح معمولی طریقہ پر بھیجی جاتی ہین یہ بھی بھیجی گئے۔ لفافہ پر مہدیحسن کا پتہ حیدرآباد لکھا گیا میرے پاس کبھی یہ خط ڈیڈ لیٹر آفس ہوکر واپس نہین آیا مجھے کوئی وجہ یقین کرنے کی نہین ہے کہ مہدیحسن کو نہین پہونچا کیونکہ خط نمبری ۲ ڈی اوسکا جواب ہے خط نمبری ۲ سی اصل مین وہ خط نہین ہے جو مین نے مہدیحسن کو لکھا مین نے اوس خط کی ایک نقل رکھلی تھی اور دوسری نقل مین نے سروری جنگ کو بھیجدی تھی۔ جو نقل مینے سروری جنگ کو بھیجی ہے وہ خط کی اصل نقل تہی مین کہہ نہین سکتا کہ کون اصل تھا کیونکہ مین نے ۲ خطوط لکھے تہے مین نے خط نمبری ۲ ڈی پر تاریخ رسید ۲ مئی ۱۸۹۲ء لکھی تھی خط نمبری ۲ سی مین الفاظ اوس فقرہ سے جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے کہ آپکے تمام واقفکار سے آخر تک مین نے مہدیحسن کے متعلق اپنی فکر کا ذکر کیا تھا خط نمبری ۲ سی مین الفاظ "کس بیوقوفی" الفاظ "دینا ریکے وقت تک" جسکا مین نے ذکر کیا وہ فقرے ہین جنمین مین نے مہدیحسن کے مقدمہ دائر کرنے کا ذکر کیا ہے۔ خط نمبری ۲ سی اور ۲ ڈی کو ایکساتھ پڑھکر مجھے کوئی شک نہین معلوم ہوتا کہ دوسرا اول کا جواب ہے۔ قبل رسید ۲ ڈی کے مین نے مہدیحسن کو کوئی خط ۲ اے اور ۲ سی نہین لکھا بعد ۲ ڈی کے مین نے ۲ خطوط مہدیحسن کو ۲ مئی کو لکھے اور دستی بھیجے خط ۲ ڈی بھیجے دستی بذریعہ علی الدین برادر نظام الدین وکیل ہائیکورٹ ملا ہین مسٹر علی الدین کا ذکر کرنا نہین چاہتا تھا۔ اور مسٹر اجلوس تام کے بیان کرنے سے انکار کیا اسوجہ سے نام پوشیدہ رکھنا چاہتا تہا کہ وہ میرے سرپرست ہین اور چاہتے تھے کہ نام اونکا ظاہر نہو علی الدین نے اپنی جانب سے مجھسے خواہش کی کہ مین مہدیحسن کے خلاف کچھ شہادت ندون علی الدین گورنمنٹ حیدرآباد مین ملازم ہین اور ضلع اورنگ آباد مین مقام پاٹن منصف ہین سب مجھے نہین معلوم کہ اونکو کوئی ذاتی تعلق گرٹروڈ سے تھا اونکو کوئی ذاتی دلچسپی گرٹروڈ سے اس معاملہ مین نہین تہی سوا اسکے کہ مہدیحسن نے اونکو بھیجا تھا علی الدین کو مین نے ٹالنے کا

جواب دیا مین نے ایک خط اونکو لکھا جس کے علاوہ مین نے بیان کیا مین کچھ کہ نہین سکتا مین نے کہا خط سے میرا
مطلب نہین نکلیگا اس باعث پھاڑ ڈالا اوسی روز مین نے ایک خط اور لکھا علی الدین نے دونون خطوط پڑہے
اونھون نے اول خط پڑھا مگر کہہ نہین سکتا کہ دوسرا خط اونھون نے پڑھا خط نمبری ۳ دوسرا خط ہے جو
مین نے ۲۰ مئی کو لکھکر علی الدین کو دیا اول خط جو مین نے اوس روز لکھا ضائع ہو گیا اور مہدی محسن تک
نہین پہونچا ان الفاظ سے کہ آپ کا خط آیا خط نمبری ۳ مین مطلب خط نمبری ۲ ڈی سے ہے ان الفاظ سے
"بجواب آپکے مین کہہ سکتا ہون کہ مین کوئی امر آپ کی بیوی کے نیچ کے چال چلن کے نسبت نہین بیان کر سکتا
کہ جن سے ۱۸۷۳ء مین آپ کہتے ہین کہ آپ کی شادی ہوئی" اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ میرے علم و یقین مین کوئی
عورت ایسی نہین ہے جس سے اونھون نے ۱۸۷۳ء مین شادی کی ہو اپنے خطوط مین گرٹرڈ ڈانلی کو مسز مہدی محسن
نہین بیان کیا تھا عورت کے نام کا ذکر نہین تھا اپنے دل مین مین نے گرٹرڈ کو مسز مہدی محسن سمجھا تھا اسی وجہ
سے مین نے ہوشیاری کے ساتھ مہدی محسن کو لکھا کہ حال خط خوش ہو جائین اور بعد مین مین اسکی صفائی بھی
کر سکون جو مین نے آج یہان بیان کر دی۔ جب تک مہدی محسن نے خط نمبری ۲-۱ سے مجھے نہین لکھا مین نے کبھی نہین
سنا تھا کہ اونکی شادی کسی عورت سے ۱۸۷۳ء مین ہوئی تھی خط نمبری ۲ ڈی مین مہدی محسن لکھتے ہین "آپ
بہت ٹھیک بیان کرتے ہین آپ میری بیوی سے واقف نہین ہین" مین اپنے خطوط مین کوئی فقرہ نہین
دکھلا سکتا جسکا مہدی محسن نے اس طرح سے جواب دیا ہو۔ مین ان الفاظ سے یہ سمجھا کہ مجھسے مہدی محسن کی خواہش ہے
کہ مین ایسا بیان لکھاؤن۔ ایک ایسا بیان کہ مین مہدی محسن کی بیوی سے واقف نہین ہون۔ لفظی معنون مین
صحیح ہوگا خط نمبری ۳ کے ساتھ مین نے کوئی خط منسلک نہین کیا خط نمبری ۳-۱ ہے مین نے منسلک نہین کیا۔
(نوٹ) مسٹر رودرا عدالت سے خواہش کرتے ہین کہ قلمبند کیا جاوے کہ شاہد کو خط نمبری ۳-۱ نہین
دکھلایا گیا اور مسٹر نارٹن بیان کرتے ہین کہ بلاشک شاہد نے یہ کاغذات ہمارے ساتھ پڑھے ہین۔
مین نے خط نمبری ۳-۱ سے سنا مین نے یہ خط سرور جنگ کو لکھا مگر مہدی محسن کو اسکی نقل بھیجی۔ خط بنام
سرور جنگ کی نقل علی الدین نے اوتاری مین خیال کرتا ہون کہ خط نمبری ۳-۱ سے اونکا لکھا ہوا ہے اور اسکی
اونھون نے نقل لی ہے مین نے علی الدین کو خوش کرنے کے لیئے اجازت دی کہ سرور جنگ کے خط کی نقل
کرین ان الفاظ سے "مین نے ایک مرتبہ سے زیادہ تم سے کہدیا ہے کہ مین مسز مہدی محسن کو پہچان نہین سکتا"
میرا یہ مطلب تھا کہ مین مسز مہدی محسن کو گرٹرڈ ڈانلی نہین بتلا سکتا یہ الفاظ "مین کچھ اوسکے نیچ کے چال چلن
کے خلاف نہین جانتا عدالت مین تو کہہ ہی نہین سکتا" اصل مین ایمانداری سے نہین لکھے گئے تھے مین نے یہہ
علی الدین کے خوش کرنے کو لکھے تھے پردہ بہت ہی باریک رکھا گیا تھا مین نے مجسٹریٹ کے روبرو ایک بیان

لکھوا دیا تھا جسکا مین نے ذکر اس خط مین کیا ہی کہ صحیح ہے مین نے کبھی قبل تحریر خط نمبری ۲-۱ ے یہ نہین سُنا
کہ مسز مہدیحسن بیوی نہدی حسن ہین بلکہ وہ اونکی داشتہ ہین مین نے خود اپنے دل مین مہدیحسن کی بیوی اور
مہدیحسن کی داشتہ عورت مین فرق نکالا تھا۔ بعد میرے خط نمبری ۳ لکھنے کے مہدیحسن نے مجھے کوئی خط نہین
لکھا۔ جہان تک کہ مین واقف ہون ممکن ہے کہ مہدیحسن نے شادی بھی کی ہو اور داشتہ عورت بھی رکھی ہو
مین اوسوقت عدالت مین موجود نہ تھا جب مسز مہدیحسن پیش ہوئی تھین مین نے اونکو عدالت کے باہر نہین
دیکھا تھا ۱۹۰۲ء سے گرٹروڈ اپنا اور مسز مہدیحسن کو نہین دیکھا۔
پرانے زمانے مین گرٹروڈ سے اوسکا فوٹو مانگا تھا دکھلاتے وقت مجھسے کہا تم مشکور الدولہ کی دوکان سے خرید سکتے
ہو۔ مشکور الدولہ کی دوکان جنوبی پھاٹک قیصر باغ پر تھی مشکور الدولہ کے ایک بھائی تھے جنکو ہم بن صاحب کہتے تھ
اور اب اصغر جان کے نام سے مشہور ہین۔ مین نے فوٹو نہین خریدا نہ دوکان پر گیا کہ مجھے اوسکی ضرورت نہین تھی
خط نمبری دو سی مین یہ الفاظ لکھے ہین وہ شجاعت علی نے وہی کہا ہوگا جسکی اونکے ایمان نے اجازت دی ہوگی
اور ایسا ہی اور لوگون نے بھی کہا ہوگا کہ جنمین ایمان کا کچھ سا یہ باقی ہوگا چونکہ تم دونون خود عمدہ منصف ہو
اس باعث اوس شخص کو ایماندار سچا اور متدین خیال کروگے جس نے سچا بیان بعد غور کامل لکھا ہوگا اور دوسرونکو
دروغگو اور جھوٹا خیال کروگے جو چاہتے تھے تم کو گرائین" یہ الفاظ طنزاً لکھے تھے۔ مطلب انکے بالکل برعکس تھ
مین شجاعت علی سے ۱۸۷۶ء اور ۱۸۸۶ء مین واقف تھا۔ ہمارے دوستانہ تعلقات تھے گو بہت دوستی
نہ تھی مجھے گرٹروڈ اور شجاعت علی کے تعلق کی خبر نہ تھی شجاعت علی مہدیحسن کے بہت بڑے دوست تھے۔
مین امیر مرزا سے واقف تھا اونھون نے مجھے یقین دلایا تھا کہ گرٹروڈ مہدیحسن کی آشنائی مین تھی کئی بار ۱۹۰۲ء
مین ان سے ملا۔ امیر مرزا سے ۱۰ جون گزشتہ کو میدان لانفیس مین بمقام لکھنو ملاقات ہوئی مہدیحسن کے
رسالہ کے بابت گفتگو ہوئی مین نے اون سے کہا مجسٹریٹ باندہ نے مجھے طلب کیا تھا اونھون نے پوچھا کہ تم نے کیا
بیان کیا۔ مین نے جو کچھ مجسٹریٹ سے کہا تھا کہدیا۔ امیر مرزا کو اسپر تعجب ہوا کہ اونھون نے مجھسے کچھ کہا تھا
اس مقدمہ مین طلب کیا۔ اسوقت مین نے یہان یا لکھنو مین شہادت دینے سے انکار کیا جب مجھسے خواہش
کی گئی کہ لکھنو کمیشن کے روبرو اظہار دو۔ انکار کیا اور خطوط کے پیش کرنے سے انکار کیا جو میرے قبضہ مین
تھے جب تک کہ طلب نہ کیا جاؤن۔ مین راجہ رام پال سنگہ سے ذاتی طور پر واقف ہون وہ بہت معزز آدمی
ہین میرے علم مین گرٹروڈ ۱۸ یا ۱۹ سال کی عمر ۱۸۸۲ء مین جب میری ملاقات ہوئی تھی مین
حمایت سے واقف ہون گو اونکی تحریر نہین دیکھی۔
بجواب سوالات جرح۔ جب کیننگ کالج مین مین پڑھتا تھا میرے ساتھ (رفیع الدین بیگ عا مرزا بیگ

(سرورجنگ م) (خداداد بیگ م) برادر سرورجنگ مہدی حسین راجہ اودے پرتاب سنگھ بھنگہ۔
سردار حسین غلام حسین۔ راؤ مہیشر بخش اور بہت سے دوسرے ممکن ہے کہ سو سے زیادہ ہون میرے ساتھی
تھے یہ سب وارڈ انسٹیٹیوٹ مین تھے شہر مین وارڈ انسٹیٹیوٹ کے باہر اپنے مکان مین رہتا تھا۔ مشک گنج
اوس سڑک سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے جو ریلوے سے قیصر باغ کو گئی ہے جون سنہ ۱۸۷۲ء کے قریب مین
وارڈ انسٹیٹیوٹ سے باہر گیا۔ نیا گانون قیصر باغ سے مشرق ہے۔ میرا مکان نیے گانون سے ڈیڑھ میل
کے فاصلہ پر تھا۔ سرورجنگ سنہ ۱۸۷۱ء مین وارڈ انسٹیٹیوٹ مین رہتے تھے قبل میرے نکلنے کے چند ماہ
پیشتر وہ نکل گئے تھے اور قیصر باغ کے باہر اپنے مکان مین رہتے تھے۔ جنوبی پھاٹک قیصر باغ سے اونکا
مکان ایک ہزار گز پر ہے اور نیے گانون سے بھی اسیقدر ہے قیصر باغ سے نکلتے ہوئے اسٹیشن کی طرف جاتے وقت
بائین جانب مشرق سمت ہے اور داہنے جانب رفیع الدین کا مکان سرورجنگ کے قریب ہے۔ صرف ایک دیوار
درمیان مین حائل ہے عباس بیگ کی کوٹھی سرورجنگ کے مکان کے پیچھے ہے گو دوسری سڑک پر کئی گلیسان
مکان رفیع الدین و سرورجنگ و عباس بیگ کی کوٹھی سے نیے گانون کو گئی ہین کسی گلی سے گرڈ ووڈ کا مکان
نہین دکھلائی دیتا تھا کیونکہ بہت سے مکانات درمیان مین تھے۔ سنہ ۱۸۷۲ء مین محمد اکبر لکھنؤ مین تھے اونکا
مکان نیے گانون سے پانسو گز پر مشرق کی جانب تھا۔ سیکڑون مرتبہ وہان گیا گنگنی سوکل کا تالاب محلہ کا نام
ہے۔ سید حسین اوس زمانہ مین کیننگ کالج مین ہمارے پروفیسر عربی اور سید علی ہمارے ساتھی تھے
جو سرورجنگ کے مکان کے سامنے رہا کرتے تھے بعد اوسکے پشت پر اوٹھ آئے تھے۔ شجاعت علی میرے مکان
کے مغرب جانب تین سو گز پر رہتے تھے۔ مہدی حسین تجمل حسین خان کے مکان مین قیصر باغ مین تھے مہدی حسین
اور حیدر حسین سنہ ۱۸۷۱ء کے قبل ایک ساتھ وارڈ انسٹیٹیوٹ مین رہتے تھے۔ قبل میرے اونھون نے اسکول
چھوڑا قیصر باغ کے اندر وارڈ انسٹیٹیوٹ تھا اور کیننگ کالج باہر تھا میرا کوئی رشتہ رفیع الدین یا سرورجنگ
سے نہین ہے مین سید حسین اور سید علی بلگرامی سے واقف تھا۔ ایک دوسرے کے مکان پر جا کر کھانا
کھاتے تھے۔ محمد اکبر سرورجنگ اور [illegible] سے رسم تھی۔ محمد اکبر مثل رفیع الدین کے ہمارے دوست تھے خاص کر
محمد اکبر رفیع الدین و نثار حسین اور میری خاص پارٹی تھی نثار حسین عدالت جوڈیشل کمشنر لکھنؤ مین نوکر ہین
حضرت گنج کے شمال و مغرب جانب رہتے تھے بعد میرے اونھون نے کالج چھوڑا ہم چار دن روز ملتے ایک ساتھ
کھاتے پیتے اور باہر جاتے تھے۔ قریب قریب ایک ساتھ رہتے تھے ہم چارو گرڈ ووڈ کے یہان نہین جاتے
تھے میرے علم مین نثار حسین اور محمد اکبر گرڈ ووڈ کے یہان نہین جاتے تھے رفیع الدین میرے علم
مین جاتے تھے۔ مین نے دو مرتبہ جاتے دیکھا اونھون نے میری گرڈ ووڈ سے ملاقات کرائی اول مرتبہ

شروع موسم گرما ۱۸۷۱ء مین وہ مجھے گرٹر ووڈ کے یہان لے گئے مین نے باپ بہن اور لڑکی کو دیکھا مین نے گرٹر ووڈ کی
مان کو کبھی نہین دیکھا اور واقف نہین کہ زندہ ہے یا مردہ مجھے معلوم ہے کہ باپ ۱۸۷۲ء مین مرا گو واقعہ نہیز
کہان وفات کی خبر سُنی سُنا ہو کہ حال ہی مین مسز ہاجز اجمیر مین مری دوسری مرتبہ مین نے رفیع الدین
کو ڈانلی کے گھر پہلی ملاقات کے بعد دو تین دن بعد جاتے دیکھا مجھے خیال ہے کہ ہم دونون ساتھ ہی گئے تھے اول مرتبہ
جب ہم گئے تھے تو ۵ منٹ ٹھہرے تھے دوسری مرتبہ دو تین گھنٹہ ٹھہرے اول مرتبہ مسٹر ڈانلی مسز ہاجز
گرٹر ووڈ رفیع الدین اور مین موجود تھا دوسری مرتبہ جاتے وقت مجھے یاد نہین کہ سوائے انکے اور کون موجود
تھا۔ رفیع الدین اور گرٹر ووڈ مین اول یا دوسری مرتبہ جاتے وقت مباشرت نہین ہوئی مین نے اون کو
کبھی مباشرت کرتے نہین دیکھا اور نہ کسی دوسرے کو گرٹر ووڈ کے ساتھ ہم بستر ہوتے دیکھا۔ مین نے سنا تھا
اوس زمانہ مین مسز ہاجز بطور فاحشہ رہتی تھی۔ گرٹر ووڈ کے گھر پر دونون مرتبہ [illegible] کے ساتھ
۷۔ اور ۸ بجے کے درمیان گیا اول مرتبہ گرٹر ووڈ کے یہان جانے کے واسطے مین رفیع الدین کے گھر
گیا دوسری مرتبہ یاد نہین کہ کہان ملا۔ مین نے کسی کو ڈانلی کے گھر تک ان دونون مرتبہ جاتے نہین
دیکھا دو موقعون پر رفیع الدین اور مین ایک ساتھ گیا وارڈ انسٹیٹیوٹ کیننگ کالج کے ساتھ ایک بورڈنگ
تھا ۱۸۷۱ء مین مین خیال کرتا ہون بابو اننداللال [illegible] گورنر تھے۔ چھوڑنے کے وقت تک وہ چارج
مین تھے یہ انسٹیٹیوٹ متمول آدمیون کے لئے تھی کیننگ کالج کے دو صیغہ تھے اور نیٹل و انگلش [illegible]
چھوڑنے کے وقت تک مسٹر وائٹ پرنسپل تھے مین نے ۱۸۷۳ء مین چھوڑا سید حسین [illegible] نے
قبل میرے ترک کیا تھا ۲۰ دسمبر ۱۸۷۲ء کو امتحان بی اے کے بعد سید علی نے کالج چھوڑا سید [illegible] کالج مین ۶ ماہ
پروفیسر بعد سید علی کے رہے وہ ۱۸۷۳ء مین حیدرآباد کو گئے شجاعت علی اورنیٹل صیغہ کیننگ [illegible] مین پڑھتے
تھے۔ مجھے نہین معلوم کہ کب اونہون نے کالج چھوڑا مجھے نہین معلوم کہ کب تک مہدی حسین کالج مین رہے
ایک سال یا اسی قدر قبل میرے اونہون نے ترک کیا اول ملاقات میری مہدی حسین [illegible] ۱۸۶۸ء [illegible]
مین ہوئی کبھی محمد اکبر کو کالج مین نہین دیکھا دونون [illegible] احازت لیکر باہر جا سکتے تھے بلا اجازت
باہر شب باش نہین ہو سکتے تھے اول ملاقات محمد اکبر سے ۱۸۷۰ء [illegible] مین [illegible] رفیع الدین نے
اپنے مکان پر یا انسٹیٹیوٹ مین ملاقات کرائی وہ اکثر مجھسے رفیع الدین و مہدی حسین [illegible] ملنے آیا کرتے
تھے۔ ہم لوگ رفیع الدین و محمد اکبر و نثار حسین کے [illegible] عیاشی کی غرض سے سیر کو جاتے تھے۔
کسی اور یورپین عورت کے یہان ساتھ نہین گئے مجھے یاد [illegible] مین کبھی سرور جنگ کے ساتھ ایسے
مقامات پر گیا ممکن ہے کہ گیا ہون [illegible] مین محمد اکبر کو ڈانلی کے گھر کبھی نہین لے گیا میرے یقین مین وہ

کبھی ڈانی کے گھر نہین گیا۔ مجھ کسی اور یوریشین عورت کا نام سوائے گرٹروڈ ڈانی کے نہین یاد ہے کہ
جو اوس زمانہ مین لکھنؤ مین رہتی ہو مین نے مسز انڈرسن اور مرے کا کبھی نام نہین سنا مین خیال
کرتا ہون کہ مین نے کبھی نام پروسرمن کا نہین سنا مین سوائے ڈانی کے کسی دوسرے یوروپین کے گھر
لٹوش روڈ مین نہین گیا نثار حسین کبھی میرے ساتھ ڈانی کے گھر نہین گئے اول مرتبہ جب مین ڈانی کے
گھر گیا تو مجھے گفتگو بعد ملاقات کے ہوئی مین نے گرٹروڈ سے تنہا نہین بلکہ اوسکے باپ اور بہن کے روبرو
گفتگو کی اول مرتبہ اون کے ساتھ شراب نہین پی پہلی مرتبہ اونھون نے مثل معمولی شریف کے گفتگو
کی دوسری مرتبہ جب مین گیا تو بلا تعین وقت کے اپنی خوشی سے چلا گیا دوسری مرتبہ بھی مین نے شراب نہین
پی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکا باپ چلا گیا تھا مگر اوسکی بہن بیٹھی رہی تھی مین نے گرٹروڈ سے اور رفیع الدین
نے ہاجرہ سے گفتگو کی دوسری مرتبہ مجھے یاد نہین کہ کوئی خلاف حرکت سرزد ہوئی مجھے اوس مکان کی یاد ہے جس مین
وہ ٹھہری تھی وہ سڑک سے ساٹھ یا ستر گز پر تھا حال مین بھی مین نے وہ مکان دیکھا تھا کچی دیوار جو جانب
مغرب تھی توڑ کر پکی بنائی گئی ہے اور احاطہ کے اندر اوس طرف ایک پختہ مکان بنایا گیا ہے پہلے مکان وسط
احاطہ مین تھا اور اوسکے گرد دیوار تھی مکان مین راستہ جنوب جانب گلی سے تھا ایک کچی گلی جانب مغرب تھی اوسجانب
کوئی ٹھیک دروازہ نہ تھا دیوار ٹوٹی ہوئی تھی مگر جہان تک مجھے یاد ہے ہمیشہ ٹوٹی ہوئی دیوار سے اندر جایا کیا کچی سڑک
پکی سڑک سے جانب جنوب ڈانی کے گھر کے قریب ملتی تھی جانب شمال جہانتک مین جانتا ہون کوئی دروازہ نہ تھا
البتہ چند مکانات کو راستہ تھا مشرق جانب احاطہ ڈانی کی ایک چھوٹی سی گلی ہے نہین معلوم کدھر کو گئی ہے
مین کبھی اوس طرف نہین گیا۔ جانب جنوب پھاٹک سے پچاس یا ساٹھ قدم پر ڈانی کا مکان تھا اور وہان تک
گاڑی جاتی تھی۔ کچی سڑک سے مغرب جانب وہی حصہ مکان کا نظر پڑتا تھا جو مغرب جانب تھا اوس طرف
سے مکان کا سامنا نہین دکھلائی دیتا تھا دروازہ کوٹھی مین مغرب جانب تھے جنوبی پھاٹک سے صرف
مکان کی روکار دکھلائی دیتی تھی مجھے یاد نہین کہ دیوار مشرق جانب سے ٹوٹی ہوئی تھی مین نے اوسمین
کچھ ٹوٹا ہوا نہین دیکھا مجھے نہین معلوم کہ کیونکر مکان مین اسباب کا انتظام تھا مین نے صرف دو کمرے دیکھے
مغرب کے جانب مکان کے برآمدہ اور دو دروازہ تھے مین کبھی مکان کے نیچے منزل مین نہین گیا مین مغرب
جانب ایک دروازہ سے اندر جاتا تھا۔ نیچے منزل مکان مین بیٹھنے کا کمرہ تھا مجھے نہین معلوم کہ اس کمرے
کی پشت پر کون کمرے تھے۔ تیسری مرتبہ خیال گرٹروڈ سے مباشرت کا اتفاق ہوا اوس مرتبہ اپنے گھر
سے مین تنہا گیا شب کو آٹھ بجے تھے پہلے سے اطلاع نہ تھی اوس ملاقات مین مین نے باپ اور بہن کو نہین
دیکھا جب مین اول مرتبہ گیا زینہ سے دروازہ پر آیا یہی ملاقات تھی کہ جنھون نے اوپر جانے کی ہدایت کی زینہ

برآمدہ کے بائیں جانب ہے مین کوٹھے پر چلا گیا جہان کوئی کمرہ نہ تھا آیا یہ کہکر کہ انتظار کرو نیچے اوتر گئی گرٹروڈ
تین یا چار منٹ کے بعد آئی چھت کھلی ہوئی تھی اور کوئی پردہ نہ تھا سڑک سے چھت نظر نہ آتی تھی کیونکہ چھت
کے گرد دیوار پردہ سے بیٹھا ہوا آدمی اوسمین ڈھنک جاتا تھا شروع ماہ تھا اس باعث بہت کم روشنی تھی اوس
شب کے واقعات میرے ذہن پر جمے ہوئے ہین کیونکہ اول مرتبہ مین نے کسی یوروپین عورت سے مباشرت کی تھی
مین نے پہلے پوچھا کہ کیا شراب پی جیے گا گرٹروڈ نے منظور کیا نیچے آدمی بوتل لیے بیٹھا ہوا تھا خود گیا اور بوتل لایا
اوسنے آیا سے گلاس اور کانٹا ڈاٹ نکالنے کا منگوایا ہم دونون نے شراب پی اور دوسرے بھی کام کیے آدمی
اور آیا کا نام یاد نہیں بوتل برانڈی کی تھی اور اس وجہ سے لے گیا تھا کہ یوروپین لیڈیون کے پسند ہوتی ہے
قبل اسکے کسی یوروپین عورت سے مین نے ملاقات نہیں کی تھی اور نہ کسی کو شراب پیتے دیکھا تھا - مین ملاقات بھر
چھت ہی پر رہا اور اپنا کام خاموشی کے ساتھ کیا - جب مین نیچے آیا میرا آدمی نیچے منتظر کھڑا تھا اور آیا اپنا لڑکا
لئے ہوئے برآمدہ مین پڑی ہوئی تھی - میرا نوکر احاطہ مین درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا - آیا کاگ
کھولنے کا پیچ چھت پر لائی اور جیسے ہی ہم نے پینا شروع کیا وہ چلی گئی مین خیال کرتا ہون کہ زینہ مین ایک دروازہ
تھا مین نے بند نہیں کیا تھا آدمی اوپر چلا آسکتا تھا مگر مین واقف تھا کہ آیا پہرہ پر تھی اور کوئی شخص اوپر نہیں
آسکتا تھا - بعد اوسکے مین نے آیا کو دو روپیہ دیئے مین نے اپنے دوستون سے گرٹروڈ کے ساتھ مباشرت کا حال
بیان کیا - مین نے محمد اکبر اور رفیع الدین سے تیسرے یا چوتھے روز بیان کیا اول ملاقات کی دوسرے یا تیسرے - روز بعد
پھر مباشرت کی اور اوسی مقام پر اوسی طرح سے اپنے ملازمین کے ساتھ مثل سابق کے گیا تھا مین نے اول یا دوسری
مرتبہ خاص کر مباشرت کا ذکر نہیں کیا بلکہ عام طور پر کہدیا تھا اول مرتبہ ہم بستری کی تیسرے یا چوتھے روز بیان
کیا تھا یاد نہیں کہ دوسری مرتبہ ہم بستری بعد دوستون کے بیان کرنے کے ہوئی یا قبل اوسکے مجھے یاد نہیں
کہ کب تیسری مرتبہ ہم بستری کا اتفاق ہوا مجھے یاد نہیں کہ چوتھی مرتبہ کب اتفاق ہوا اور تیسری مرتبہ سے کتنے
روز بعد مین قسم کہا سکتا ہون کہ چار مرتبہ ہم بستری کا اتفاق ہوا - مین اپنے گھر سے اوسکے مکان پر گیا - مین [illegible]
ترک کر چکا تھا اور ہر ایک موقع پر خود اوسکے مکان پر گیا تھا - ہمیشہ خدمتگار ساتھ ہوتا تھا کوئی دوست
ساتھ نہوتا تھا ہم صحبتی پانچ مرتبہ ہوئی گو یہ نہیں کہہ سکتا کہ چوتھی مرتبہ سے کس قدر عرصہ کے بعد پانچوین مرتبہ
نوبت آئی - مین قسم کھا سکتا ہون کہ چودہ مرتبہ سے کم ہم صحبتی کا اتفاق ہوا گو یاد نہیں کہ کس قدر فرق ایک
دوسری ملاقات مین ہوتا تھا تین یا چار روز کا وقفہ ایک دوسرے مین پڑتا تھا سوا ایک مرتبہ کی جب میرے
گھر پر ملاقات ہوئی ہمیشہ ایک جگہ اور ایک ہی صورت سے صحبت ہوتی تھی آخری مرتبہ اپنے گھر پر ملاقات
ہوئی تھی - کہہ نہیں سکتا کہ کونسا مرتبہ تھا - مین حلف نہیں اوٹھا سکتا کہ سولھوان یا بیسوان موقع تھا مجھے

جج سید محمود سے اظہار

آخری ہم بستری کا مہینہ یاد نہیں ہے جبکہ برسات کے موسم گرما مین اتفاق ہوا تھا میرے گھر پہ جب گرشدہ ڈپانی تھی میری شادی نہین ہوئی تھی مان سندیلہ اور باپ باندہ مین ہے چھوٹا بھائی بھی سندیلہ مین تھا کوئی عزیز گھر مین نہین تھا۔ ایک مہری زنانہ مین اور میرے نوکر مردانہ مین علاوہ میرے تھے ایک خدمتگار مکان کے اندر دو باہر اور ایک سائیس تھا مجھے یاد نہین کہ پہلا نوکر راونڈی پی گیا تھا یا علاوہ میرے کوئی شخص مردانہ مین نہین تھا۔ ایک پالکی معہ ایک خدمتگار کے گرشدہ ڈ کے گھر لینے کی غرض سے بھیجی گئی تھی خود مین نے پالکی کرایہ کی تھی اڈا میرے دروازہ کے سامنے تھا وہ نو بجے آئی اور رات بھر سات بجے صبح تک میرے گھر پر رہی اوسی پالکی مین دوسرے روز واپس گئی سوا رفیع الدین کے کوئی شخص گرشدہ ڈ کی میرے یہان آنے کی تصدیق نہین کرسکتا۔ رفیع الدین میرے مکان پر چھ اور سات بجے کے درمیان مین آئے وہ سیدھے میرے کمرے مین گئے گرشدہ ڈ اوپر تھی اور مین نیچے کے منزل مین تھا رفیع الدین کو مین نے اوپر گرشدہ ڈ کی ملاقات کو بھیجا خود نہین گیا۔ وہ دونون ساتھی ساتھ نیچے نہین آئے رفیع الدین پہلے آئے اور مجھسے کہا کہ گرشدہ ڈ کو اونھون نے دیکھا وہ بہت ہنس رہی تھی دو یا تین منٹ اوپر ٹھہرے تھے گرشدہ ڈ اوپر کپڑے پہن چکی تھی جب مین نیچے اوترا رفیع الدین گرشدہ ڈ کے جانے کے قبل آدھ گھنٹہ اور بعد مین آدھ گھنٹہ ٹھہری ملازم جا چکے تھے میرے علم مین کسی ملازم نے گرشدہ ڈ کو نہین دیکھا کیونکہ کسی کو اوپر آنے کی اجازت نہ تھی رفیع الدین میرے گھر پیدل آئے تھے ۱۸۷۲ع مین ملیح آباد مین کوئی میرا عزیز نہ تھا ادھر ہوکر مین سندیلہ ۱۸۷۲ع مین گیا تھا مگر وہان ٹھہرا نہین چچا کے گھر جانا تھا سندیلہ مین تقریب تھی محمد اکبر خان اور کئی لوگ میرے ساتھ سندیلہ گئے ایک ہی گاڑی مین میرے ساتھ گرشدہ ڈانلی مین اپنے ساتھ ملیح آباد اور سندیلہ لے گیا گرشدہ ڈانلی میرے ساتھ اوس گاڑی مین نہ تھی۔

اور وہ مبر محمد اکبر سے ڈانلی کا مکان ایک ہزار گز کے قریب تھا سیدھی سڑک دونون کے درمیان مین ہے بلکہ درمیان مین گلی ہے کوئی سیدھی سڑک نہین گئی ہے۔ مین آباد سے ایک ڈانلی کے گھر کے نیچے ہو کر گئی تھی کہ جس سے محمد اکبر کے گھر کو سیدھا راستہ تھا۔ سوا رفیع الدین اور مہدی حسن کے تیسرا شخص زندہ موجود نہین ہے جو ڈانلی کے یہان میرے جانے کی تصدیق کرے کہ نہین سکتا کس موقع پر ڈانلی سے مہدی حسن کے یہان ملا اول دو موقعون پر ملاقات نہین ہوئی تھی مین نے مہدی حسن کو ایسے موقع پر دیکھا جب مین ڈانلی کی چھت پر گیا مہدی حسن نیچے بیٹھے تھے گر قبل میرے آنے کے چلے گئے مین کہہ نہین سکتا کہ میرے اونکے صاحب سلامت ہوئی ہم دونون نشست کے کمرہ مین تھے وہ مجھسے پہلے چلے گئے۔ کہہ نہین سکتا کہ آیا اول سوائے دو موقعون کے مین کبھی گرشدہ ڈ کے یہان گیا اور اوس سے ہم بستر نہین ہوا۔

کہہ نہیں سکتا کہ محمد یحییٰ سے ملاقات کے وقت ڈانلی مسٹر ہاجز موجود تھی یا نہیں محمد یحییٰ کے روبرو کوئی
خلاف حرکت درمیان میرے اور گرٹروڈ کے نہیں ہوئی۔ ہم دونوں نے باہم عہد بیتاؤ کیا محمد یحییٰ سے
آٹھ بجے شب کو ملاقات ہوئی تھی میں ڈانلی کے مکان میں حال ہی میں اجون کو گیا تھا میں برٹاوس
مکان میں گیا تھا ۱۸۹۱ء کے بعد ۱۸۹۱ء میں جب مرزا عرفان علی بیگ تحصیلدار اوسی میں رہتے تھے اجون
۱۸۹۲ء کو میں پنڈت رتن ناتھ سے ملا جو میرے پرانے ہم مکتب تھے اور جو ایک اپنے بالسٹر دوست کے ساتھ
مقیم تھے پمفلٹ شائع ہوچکا تھا اور میں پڑھ چکا تھا میرے پاس کوئی پرتہ نہیں آئی تھی میں نے سارنگ پوسٹ
میں خبر دیکھی تھی باندہ میں مسٹر ہوز فوٹوگرافر نے رسالہ دکھلایا تھا وہ اب حیدرآباد میں ہیں کلمہ
عدالت میں موجود تھے مجھے تاریخ یاد نہیں مگر آخر ماہ اپریل میں پمفلٹ پڑھنے کو دیا تھا وہ میرے
پاس اس پمفلٹ کے مطابق گفتگو کرنے آئے تھے اونھوں نے گرٹروڈ ڈانلی کا فوٹو جہاں تک مجھے یاد ہے
نہیں مانگا۔ اونھوں نے پوچھا کہ کہاں مل سکتا ہے میں نے کہا کہ مشکو والدو سے مل سکتا ہے اونھوں نے
یہ بھی کہا تھا کہ وہ رفیع الدین کے پاس گئے تھے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ فوٹو مانگا تھا مسٹر ایجلو قبول کرتے
ہیں کہ مسٹر ہوز اس مقدمہ کے متعلق فوٹو دیتے تھے مسٹر ہوز نے بیان کیا کہ وہ مسٹر وخنگ کے حکم سے سفر کرتے
ہیں کسی سے واقعات مندرجہ پمفلٹ کی بابت قبل اشاعت رسالہ مسٹر اسٹریاسر وخنگ سے گفتگو نہیں ہوئی
قبل ۱۵ اپریل کے جب کلکٹر بالا سے گفتگو آئی مجھے کچھ بھی معلوم نہ تھا ۲۰ یا ۲۱ اپریل کو ہوز میرے پاس گئے اور
اونھوں نے علاوہ فوٹو مانگنے کے مجھ سے پوچھا کہ واقعات مندرجہ صحیح ہیں یا نہیں میں نے جواب دینے سے
انکار کیا گرٹروڈ تنہا میری ہی آشنا نہ تھی میں اوسکے یہاں خاموشی سے جایا کرتا تھا میری ملاقات
کے وقت میرے ساتھ روپیہ تھا جو میں نے اوسکے نذر کیا رفیع الدین کو مجھ سے حسد تھا کہ میں زیادہ کامیاب
ہوا اور میرے پاس روپیہ بھی زیادہ تھا اور قبل اوسکی مباشرت کے موقع ملا تھا ہم میں سے کوئی یہ
پسند نہ کرتا تھا کہ ڈانلی کے یہاں ایک ساتھ ملاقات ہو۔ میں نے رفیع الدین کو اس باعث اپنے گھر
بلایا تھا کہ گرٹروڈ سے قطع تعلق کروں میں نے چاہا کہ رفیع الدین دیکھیں کہ گرٹروڈ میرے گھر
آئی تھی پہلے اونھوں نے شرط کی اس باعث میں نے خواہش کی کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو سوائے
اون دو موقعوں کے جب رفیع الدین میرے ساتھ گئے مجھے اونکی آمد کا اندراج معلوم نہیں رفیع الدین
کو جیب خرچ اپنے چچا سے ملتا تھا علاوہ اوسکے دس روپیہ وظیفہ کالج سے ملتا تھا میں خیال کرتا ہوں
کہ چچا کا وظیفہ کم تھا میرے پاس بہت روپیہ خرچ کرنیکو تھا میرے پاس چار ہزار روپیہ اپنے والد کے
مرسلہ تھے اور میں ڈیڑھ سو سے دو سو روپیہ تک ماہوار باپ سے پاتا تھا کہہ نہیں سکتا کہ اوس زمانہ میں

علاقہ کی کیا آمدنی تھی ۱۸۶۸ء مین باپ کی جائداد کا وارث ہوا یاد نہین کہ اوسوقت آمدنی ریاست کی کیا
تھی اسوقت بیس ہزار سے پچیس ہزار تک سالیانہ ہے دو حصون مین منقسم ہے تعلیم اور کرایہ مکان
جسمین رہتا تھا ساٹھ یا ستر روپیہ ماہوار صرف ہوتے تھے باقی سے مین مزے اڑاتا تھا کبھی بچانے
کی کوشش نہین کی باپنے کبھی روپیہ کا حساب نہین مانگا جتنا وہ دیتے تھے مین خرچ کرتا تھا قرضہ
سے بچا تھا باپ نے چار ہزار روپیہ کا حساب مانگا تھا مگر مین نے نہین دیا مین علاوہ گرٹروڈ کے اور
معشوقون کے یہان بھی جایا کرتا تھا یعنے دوسرے معنے مین رنڈی باز تھا شراب بھی پیا کرتا تھا مگر زیادہ نہین
س۔ کیا تمھین وہ موقع یاد ہے کہ جب حضرت گنج مین تم بدمست اور شراب مین چور دیکھے گئے تھے۔
ج۔ یہ جھوٹ ہے میرے والد واقف تھے کہ مین رنڈی باز اور شرابی ہون ان خراب عادات سے وہ مجھسے
ناراض تھے وارڈ انسٹیٹیوٹ کے سپرنٹنڈنٹ میری خراب عادات سے واقف نہ تھے ورنہ وہ مجھے چھوڑتے
کے وقت عمدہ سارٹیفکٹ نہ دیتے میرے کالج کے پرنسپل میری خراب عادات سے واقف نہ تھے ورنہ وہ
مجھے عمدہ سارٹیفکٹ نہ دیتے اپنی وضع داری کے واسطے خود روپیہ صرف کرتا تھا فقرہ مندرجہ حاشیہ
جہانتک مین واقف ہون بالکل غلط ہے یہ غلط ہے[1] کہ کوئی کمپنی مشترکہ سرمایہ کی قایم ہوئی تھی مین
نہین جانتا کہ روپیہ دینے والے شرکا سے کس سے مطلب ہے میرے علم مین کوئی ایسا آدمی نہ تھا
مین سب مین مالدار تھا رفیع الدین نہ محمد اکبر گرٹروڈ کو بطور طوائف رکھ سکتے تھے نہ رفیع الدین نہ
شاہ حسین نہ محمد اکبر نے بطور طوائف رکھا نہ میرے علم مین کوئی شخص گرٹروڈ کے پاس اس غرض سے
جاتا تھا۔ فقرہ[2] مندرجہ حاشیہ کے متعلق مین یہی کہہ سکتا ہون کہ مین گرٹروڈ سے تنگ آگیا۔ گو
کہہ نہین سکتا کہ اور بھی آئے یا نہین مجھے علم نہین کہ اور کن[3] لوگون پر اوسنے توجہ شروع کی مینے
سنا تھا کہ اوسکی حیدر حسین سے آشنائی ہے اگو اسوجہ سے مین نے ترک تعلق نہین کیا میرے
علم مین وہ شجاعت علی کے ساتھ نہین رہتی تھی یہ غلط ہے کہ گرٹروڈ کے ساتھ مین ۱۸۷۳ء
مین رہا سوائے حیدر حسین کے مین کسی گرٹروڈ کے آشنا کا نام نہین بیان کر سکتا۔ ایک مرتبہ حیدر حسین

---

[1] ۱۸۷۳ء مین ایک مشترکہ سرمایہ کی کمپنی قایم ہوئی جسمین مین روپیہ دینے والا ممبر اور تین دیگر شریک رفیع الدین۔ یوسف الزمان اور محمد اکبر تھے۔

[2] ہم لوگ بہت جلد اس بت سے تنگ آگئے یا وہ ہم سے اور وہ اپنی عنایتین دوسرے لوگون کے ساتھ کرنے لگی۔

[3] بعد ازان وہ بہت سے لوگون کے ساتھ رہی۔

بلکہ مت ہویا نہین کہ خود گواہ بننے کی تحریک کی ہو مین نے ممکن ہے کہ سرور جنگ یا شاید رفیع الدین سے اون
لوگون کے نام بیان کئے ہون جو گواہی مین طلب ہو سکتے ہین اسمین میرا نام بھی شامل تھا اجراے کمیشن لکھنو
کے بعد مین نے اسکی تحریک کی تھی مین نے رفیع الدین کو باندہ مین اظہار دینے کو لکھا جو بذریعہ کمیشن ہوا
مین نے یہ نہین لکھا کہ الہ آباد مین بذریعہ کمیشن میرا اظہار ہو راجہ رام پال سنگھ سے سنہ ۶۹ء و ۷۰ء مین واقف تھا
جب وہ لکھنو مین انریری مجسٹریٹ تھے سنہ ۷۲ء مین وہ پرتاب گڈھ مین تھے مین لکھنو مین تھا ذاتی علم
سے مین کہہ سکتا ہون کہ راجہ رام پال سنگھ ایک معتمد مین و راست باز آدمی ہین اونسے بہت دوستی تھی ۱۸۸۰ء
سے ۱۸۸۱ء تک وہ میرے دوست تھے ہمارے ساتھ کبھی وہ عیاشی کو نہین نکلتے تھے مین نے اونسے گرٹروڈ
کا حال مباشرت نہین بیان کیا تھا اونکی ملاقات سے واقف ہون ۱۸۸۲ء کو ایا ۱۹ سال کا مین اونکی جسمانی قوت کی وجہ سے بتلا سکتا ہون
دعوی مدعا الیہ ممکن ہے کہ وہ میرے خیال سے کم سن ہو فوٹو نمبری ۱۹ اے جو بھی گرٹروڈ کا معلوم ہوتا ہے مین حلف نہین اوٹھاؤن گا
کہ گرٹروڈ کی ہے یا اور کسی کی مین نے ممالک مغربی و شمالی مین یہ فوٹو نہین دیکھے کرنیل نوایل کے گھر پر
مسٹر ایجلو نے ایک فوٹو دکھلایا تھا جسکو ایک مہینہ گذرا ہوگا فوٹو نمبری ۱۹ - اے بلکہ ویسی مثل اسکے ہین
رفیع الدین علاوہ مسٹر ایجلو اور میرے موجود تھے کوئی اور نہین تھا گرٹروڈ کے گھر پر مین نے فوٹو اوسی کے
ہاتھ مین دیکھا تھا جو مثل ۱۹ اے کے تھا رفیع الدین کے ہان بھی ایسا ہی تھا رفیع الدین نے اپنا فوٹو اونکے گھر پر
یا میرے گھر پر دکھلایا تھا مین اصغر جان کی دکان پر دیکھنے نہین گیا تھا مین خیال کرتا ہون کہ اسکی ایک نقل
اودھ پنچ مین دیکھی تھی جو اس مقدمہ کے بعد شائع ہوئی تھی سجاد حسین اوسکے مالک ہین گرٹروڈ نے میرے
ساتھ مباشرت کے وقت اپنا تعلق لاٹوش صاحب کا ذکر کیا چھت پر تنہائی مین ذکر آیا خود لاٹوش صاحب کو
کبھی نہین دیکھا اور واقف نہین ہون کہ اونسے اوسکو ملایا نہین میرے ذاتی علم مین گرٹروڈ نے ایک مرتبہ
سے زیادہ لاٹوش صاحب سے اپنے تعلق کا ذکر کیا۔

آدھ سیر بعد اوسکے ساتھ مباشرت کے دوران تعلق مین گرٹروڈ نے مجھسے کہا کہ مین ایک خاوند کیون کرون جب
دس کر سکتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ اوسنے اپنی چھت پر کہا چھت بہت چوڑی تھی یا دو قالین بچھا کر اوس پر
تعلق ہوا تھا قالین مکان کے متعلق تھا اوسکی آیا اوپر لائی تھی بیرن کا کلام جو مین نے گرٹروڈ کو عاریتاً
دیا پھر لیتا جو کچھ ایک مہینہ کے بعد قبل قطع تعلق کے واپس دیا یا نہین کہ میرا نام اوس کتاب پر تھا ممکن ہے
کہ اور کسی کا ہو اگر میرا نام سے خرید کی ہو مین نے وہی کتاب سید علی بلگرامی کو دی تھی کہہ نہین سکتا
کہ پہلے گرٹروڈ سے یا بعد کہہ نہین سکتا کہ واپسی کے وقت سید علی کا نام لکھا تھا یا نہ تھا تنہائی مین گرٹروڈ نے [illegible] دن
کو ایک [illegible] پسند کرنے کو کہا تھا میری رائے مین ایک ہی مس ٹولی تھی [illegible] ہمیشہ مس [illegible] سے

نام سے مشہور تھے رفیع الدین مسٹر سرور جنگ نے ایک تھورنارڈ انسٹیٹیوٹ چھوڑا جس میں وہ لڑکے عزیز خداداد بیگ تھے خداداد بیگ کو میرے علم میں کبھی گرٹروڈ سے تعلق نہیں ہوا وہ انگلستان ۱۸۹۲ء میں گئے سرور جنگ کے خاص دوستوں میں گور پرشاد مسٹر دلاور حسین وردا حسین واجد حسین اندر بکرم شاہ اور ہم لوگ تھے گور پرشاد و اندر بکرم شاہ مر گئے مسٹر دلاور حسین و وردا حسین لکھنؤ میں ہیں واجد حسین ڈپٹی کلکٹر ہیں لیبی جنگ بھی سرور جنگ کے دوستوں میں تھے میرے علم میں انہیں کسی کو گرٹروڈ کے ساتھ تعلق نہیں ہوا۔ وہ اور میں ساتھ اسکول میں پڑھتے تھے میں اور رفیع الدین ایک ہی درجہ میں تھا سرور جنگ حیدرآباد میں ستمبر ۱۸۹۲ء کے قبل آگئے مجھے سالار جنگ کا لکھنؤ جانا یاد ہے مجھے خیال ہے کہ سرور جنگ کے لکھنؤ سے حیدرآباد آنے کے قبل پہلی بار گرٹروڈ سے تعلق ہوا ممکن ہے کہ بعد ہوا ہو میں نے سرور جنگ سے تعلق کا حال بیان نہیں کیا کہہ نہیں سکتا کیونکہ میرا نام پمفلٹ میں صحیح ہوا ممکن ہے کہ کسی شخص نے افواہ سنی ہو اور لکھ دیا ہو میں نے کسی سے درج کرنے کو نہیں کہا راقم پمفلٹ کی نسبت یہ مشہور ہے۔

س۔ کس کے نسبت شبہ ہے (یہ سوال غیر متعلق قرار دیا گیا)۔

ج۔ مجھے نہیں معلوم کس نے رسالہ لکھا چھاپا اور شائع کیا۔ رفیع الدین نے مجھے لکھا تھا کہ وہ کسی شخص پر شبہہ کرتے ہیں۔

س۔ رفیع الدین نے کیا لکھا۔ (یہ سوال ضروری قرار دیا گیا رفیع الدین کی شبہات غیر متعلق ہیں چونکہ یہ سوال رفیع الدین نے شاہد کو لکھا یا نہیں غیر متعلق مقدمہ ہے اور مسٹر رفیع الدین کا اظہار نہیں ہو سکتا اس باعث رفیع الدین سے بھی اس بارہ میں جرح نہیں ہو سکتی) کہہ نہیں سکتا کہ محمد اکبر لکھنؤ میں تمام سال ۱۸۹۲ء میں رہے میں حلف اوٹھا سکتا ہوں کہ وہ میرے زمانہ معاشرت میں لکھنؤ میں رہے عباس بیگ کا مکان سرور جنگ کے مکان کے جانب شمال دو سو گز فاصلہ پر ہے عباس بیگ کا مکان نئے گاؤں سے دور تھا درمیان مکان ڈانلی اور ان دو مکانات کے بڑی سڑک تھی عباس بیگ کی کوٹھی اور ڈانلی کے مکان کے درمیان بہت سے مکانات تھے ڈانلی کے مکان نئے گاؤں کی نسبت قول کا فقرہ عائد نہیں ہو سکتا کوٹھی مرزا عباس بیگ مرحوم کے قریب ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ جب ڈانلی بچی تھی میں اوس زمانہ میں مسز ماجز کو کمسن لڑکی نہ بیان کروں گا اوسکا سن درمیان تیس و چالیس سال کے تھا اس باعث دو کمسن عورتوں کا فقرہ مسز ماجز و گرٹروڈ پر میری رائے میں عائد نہیں ہو سکتا میرے علم میں ڈانلی خاندان میں دو کمسن عورتیں تھیں گرٹروڈ کے ساتھ کوٹھی عباس بیگ کے قریب میں نے کبھی معاشرت نہیں کی کوٹھی عباس بیگ کے قریب کوئی دو کمسن عورتیں ایسی نہ رہتی تھیں

پہلے کوئی تحریر بھیجی ہین۔ البتہ نواب مہدی حسن صاحب کا لکھا تھا جانتا تھا کہ نواب ہین گو واقف نہین
کہ فتح نواز جنگ کا خطاب بھی تھا واقف نہین کیونکہ وہ نواب ہوے کلکٹری سے نہین تھا حمید حسین کو ۵ اپریل
کو ایک خط لکھا جسمین بیان تھا کہ مین مہدی حسن کے پتہ سے واقف نہین کلکٹری یہان سے واپسی کے بعد چار
خط لکھا ایک ہی ساتھ روانہ کئے خط نمبری ۷ مین نے حمید حسین کو لکھا تھا نہین کہ مہدی حسن کے لکھنے کے قبل
یا بعد کلکٹر باندہ نے یہ نہین بتلایا تھا کہ وقت تجھسے کہا کیا اونہین اور سوالات پوچھنا ہین جب مین نے خط نمبری
۷ لکھا تو خیال تھا کہ مزید تحقیقات ہوگی کیونکہ خیال تھا کہ کلکٹر کے نام لکھنؤ سے آیا تھا اصل مین مین نے
خط نمبری ۷ اوسوقت لکھا جب مجسٹریٹ کو پوری وتنقیت پہونچا چکا تھا۔ با خط سرور جنگ رفیع الدین
مہدی حسن وحید حسین کے نام تک نیے مضمون ایک ہی تھا مین نے کلکٹر کے دریافت حال کرنے کے بابت لکھا
تھا مجسٹریٹ نے کہا تھا کہ ۱۲ اپریل کو آنا۔ مین نہین کہہ سکتا کہ خط نمبری ۷ ... ملاقات کے بعد یا
پہلے آیا بعد تحریر رفیع الدین کہہ آیا تھا مین نے خط نمبری ۷ مین ... مجسٹریٹ سے ذکر کیا وہ مہدی حسن کو نہین
لکھا کیونکہ اون سے چھپانا منظور تھا کہ وہ واقف تھا کہ یہہ ... ہوگا مین اونکو رنج ہوتا نہین جانتا
تھا واقف نہ تھا کہ مہدی حسن کو اس معاملے سے تعلق ہے مین نے مجسٹریٹ سے صرف گرسٹوڈ کا ذکر کیا ...
ذکر کرتے وقت مہدی حسن کا نام آگیا جسپر اونھون نے تار ... کیا اور کہا ... جس سے مجھے معلوم ہوا کہ مہدی حسن
کا تذکرہ آیا ہے کہہ نہین سکتا کہ رفیع الدین نے ہم فلٹ کا ذکر میرے خط مورخہ ۵ اپریل کے جواب مین لکھا
مین اس بیان پر قائم ہون کہ رفیع الدین سے مجھے معلوم ہوا کہ گرسٹوڈ بلیو مسٹر مہدی حسن حیدرآباد مین
ہے کہہ نہین سکتا کہ اونہون نے یہ مضمون ۵ اپریل کے جواب مین لکھا تھا مین نے
خیال کیا کہ خط نمبری ۱۲ سے مین میری یہ مطلب مہدی حسن کا گرسٹوڈ سے تھا تحریر خط نمبری
۷ مین مہدی حسن نے جو ڈیٹل تحقیقات کا ذکر نہین کیا۔ مین نے یا تو رفیع الدین یا سرور جنگ
سے سنا۔

۲۲۔ دسمبر مین عطا حسین سے واقف ہون عدالت کے باہر موجود ہین لکھنؤ مین ۱۸۶۹ یا ۱۸۷۰ عیسوی
اون کو جانتا تھا وہ کیننگ کالج کے طالب علم یا وارڈ انسٹیٹیوٹ کے ممبر تھے وہ خاص ہمارے گروہ
مین نہ تھے وہ گرسٹوڈ ڈانلی کے یہان ہماری اور رفیع الدین کی آمد و رفت سے واقف نہ تھے مجھے یاد نہین
کہ وہ اوسیوقت لکھنؤ مین تھے جب مین نے گرسٹوڈ سے مباشرت کی نہین معلوم وہ کہان تھے نہین جانتا کب
لکھنؤ سے وہ حیدرآباد آئے گرسٹوڈ کو بابت تعلقات بیس تیس ۲۵ روپیہ کی رقمون مین کل دیا

وقت علی الدین نے یہ مجھے نہیں کہا کہ وہ مہدی حسن کی خواہش سے لکھواتے ہیں میں نے کمرہ خط و کتابت راجہ
رامپال سنگھ سے اس مقدمہ کی بابت کی ہے میں نے ایک خط ۱۴ ستمبر کو لکھا جسکا خط نمبری جواب ہے
۱۴ ستمبر کا خط شامل مسل ہے جیسے میں نے خط نمبری ۲۶ لکھا جسکا نمبر ۲۴ جواب ہے راجہ رامپال سنگھ کے خطوط
نہیں ہیں کہ میں نے عمداً ضائع نہیں کئے مگر اب میرے پاس نہیں ہیں جب کمیشن کی کاروائی ہو رہی تھی میں
لکھنؤ میں تھا جیسا کہ خط نمبری ۲۴ کے آخر میں لکھا ہے لکھنؤ نہیں گیا اخبارات میں میں نے پڑھا تھا
کہ میلارام وس خیرخواہ گواہان میں ہے جسکا کمیشن اظہار لیگا میں یہاں بذریعہ سمن آیا اور کسی وجہ سے
نہیں میں نے مسٹر جنگ سے رضامندی ظاہر کی تھی کہ اگر طلب ہوا تو آؤنگا مسٹر جنگ نے مجھے خط
لکھا تھا جب آ کر میں مسٹر جنگ کے ساتھ رہتا ہوں رفیع الدین بھی وہاں رہتے ہیں فصیح الدین
امیر الدین بھی ساتھ تھے میں مسٹر مہدی حسن سے ملا ہوں نیز ان کے بیٹے اتحاد میاں سے بھی
ملا پایا ہوں میں نے مسٹر مہدی حسن کو نہیں دیکھا مہدی حسن کو ساحل پر دیکھا تھا اور ہند چھوڑنے کے بعد مجھ
معلوم ہوا کہ مسٹر مہدی حسن بھی میرے ساتھ ٹرین میں ہیں مہدی حسن کو کاٹھی ہیں کی گاڑی میں کرکی تھی
اگر نہیں تو ساجد بیگ کی گاڑی درمیان میں تھی میں درمیانی اسٹیشنوں پر اترا گاڑی میں جہاں کا
اونکا چہرہ نہیں دیکھا البتہ گون دیکھا تھی مرتبہ دیکھنے کی کوشش کی مگر کوئی کھڑکی ٹھیک جولی
ساجد بیگ اور میں اٹارسی سے ایک ہی گاڑی میں آیا ساجد بیگ کے ساتھ رفیع الدین امیر الدین اور
چند لیڈیاں تھیں امیر الدین ساجد بیگ کے برادر نسبتی اور بھتیجے ہیں اس مقدمہ کے متعلقین مجھے اور کوئی ہم
گاڑی میں نہ تھا اس مقدمہ کے حالات برابر اخبارات میں پڑھتا رہا اور جب سے یہاں آیا ہوں
کاروائی عدالت دیکھتا رہا اکثر مسٹر جنگ کے گھر پر مقدمہ کا ذکر آیا رفیع الدین اور ساجد بیگ و
خداداد بیگ گفتگو میں شریک رہے ہیں میں نے مسٹر اجلو کو ایک مرتبہ بیان لکھایا انھوں نے تصویروں
کا ایک پیکٹ دکھلایا اور پوچھا کہ کیا اسمیں سے گرشرود کا فوٹو نکال سکتے ہو پیکٹ میں یہ فوٹو شامل نمبری
۱۹ کے تھا جسکا میں نے ۲۸ ماہ حال کو اپنے اظہار میں ذکر کیا ہے یاد نہیں کہ میں نے مسٹر اجلو سے یہ کہا
کہ میں گرشرود کو پہچان سکتا ہوں اور نہ اب کہہ سکتا ہوں یہ فوٹو مسٹر اجلو نے رفیع الدین کی موجودگی
میں نہیں دکھلائے رفیع الدین دس یا بارہ فٹ فاصلہ پر کمرہ کے اندر تھے جب انہوں نے یہ فوٹو دکھلائے
فوٹو مختلف آدمیوں کے تھے میں نے انمیں سے کوئی نہیں پہچانا بہت سے دیسی لباس میں تھے۔
یاد نہیں کہ مسٹر اجلو نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں مسٹر راجر کو پہچان سکتا ہوں انہوں نے مسٹر راجر کا ذکر
نہیں کیا میرا وقت اظہار مسٹر اجلو نے لیا بجواب سوالات مگر جب سے میرے اوپر جرح کے سوالات

مکمل و مفصل کارروائی

مقدمہ

نواب مہندی حسین بنام مسٹر ایس ایم مترا

حصہ سیوم

اس مشہور و معروف دلچسپ مقدمہ کے متعلق تمام کاغذات اظہار
گواہان و دستاویزات وغیرہ جو فریقین نے بمقام حیدرآباد
لکھنؤ و بارہ بنکی پیش کئے عدالتی کاغذات سے ترجمہ ہوکر بابو
ایشری پرشاد ورما بی-اے کے اہتمام سے شائع ہوئے

لکھنؤ
منشی گنگا پرشاد ورما و برادران پریس واقع محلہ امین آباد میں چھپے

تصویر مسیز مہدی حسن صاحبہ

[illegible] ابن عمر [illegible] سال وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن نے بعد تو [illegible] کیا قرار صالح [illegible] مہدی حسن عدالت مین آئی ہین) مین نے اس لیڈی کو ۲۱۔سال ہوئے لکھنؤ مین دیکھا تھا [illegible] اوسوقت اسکو گرٹرڈ وڈ ڈانلی کے نام سے جانتا تھا۔

۱۳۔ دسمبر۔ ۲۱۔سال ہوئے مین لکھنؤ مین رہتا تھا۔ ٹھیک سال نہین بیان کر سکتا لکھنؤ مین دو یورو پین بہنون سے واقف تھا جو ایک ساتھ رہتی تھین اوس سڑک سے جو قیصر باغ سے اسٹیشن گئی ہے وہ ڈہائی سو گز پر رہتی تھین نام محلہ یاد نہین۔ مگر مکان مرزا عباس بیگ کے قریب ہے وہ دونو طوائف تھین ایک اون مین سے ڈانلی مشہور تھی جسکو مین نے عدالت مین پہچانا۔ سید حسین بلگرامی اپنے دوست کے ساتھ اونکے مکان پر گیا تھا۔ مین کبھی ان عورتون کے ساتھ ہم بستری کی غرض سے نہین گیا۔ سید حسین کمسن عورت کے ساتھ جو عدالت مین آئی تھی مباشرت کرتے تھے۔ مجھے سید حسین کی مباشرت سے واقفیت اس وجہ سے ہے کہ مین اونکے ساتھ گیا تھا۔ اول مرتبہ سید حسین نے اپنی امانت سے دس روپیہ لیے تھے۔ سید حسین نے اس لیڈی کو روپیہ دیئے اور ایک ساتھ دوسرے کمرے مین چلے گئے۔ مین سید حسین کے ساتھ چار مرتبہ گیا اول دو موقعون پر سید حسین نے عہ روپیہ دیئے تھے اور تیسری مرتبہ میرے سامنے کچھ نہین دیا چوتھی مرتبہ ایک نوٹ دیا۔ سید حسین ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم و سکریٹری حضور نظام ہین۔ ایک روز مین و سید حسین مع اس عورت کے سید حسین کے گھر پر شب کو گئے تھے سید حسین کے ساتھ دو مرتبہ مکان پر تمام شب رہی مین بھی اوسی مکان مین تمام شب رہا چار یا پانچ بجے صبح مین اسکو مرزا عباس بیگ کے مکان مین گاڑی پر سوار کر کے لے گیا۔ یہ چوتھا موقع تھا جسکا مین نے اوپر ذکر کیا ہے کہ جب گرٹرڈ کو نوٹ ملا تھا۔

بجواب سوالات جرح۔ مین رنڈیون کے خاندان سے نہین ہون۔ سید ہون رنڈیون سے مطلب نہین۔ میری ماں بچا نامے طوائف نہ تھی۔ میری خالا ممڈو نہین تھی۔ میری ماں مخدوم بخش ساکن اورنگ آباد اودہ کی لڑکی تھی۔ میرے باپ ہردوئی مین زمیندار شمشیر پور تھے بندوبست کے وقت میری ماں نے دعوی جائداد نہین کیا تھا اور نہ کسی زمیندار نے اونکو گانون یا گھر سے نکالا وہ حمیرا نون سے کبھی نہین نکالی گئین۔ مین نے اس نام کا گانون کبھی نہین سنا میری ماں ہمیشہ بلگرام مین رہین۔ جہان میرے بزرگ رہتے آئے ہین۔ میری ماں کے بزرگ اورنگ آباد مین رہتے تھے۔ وہ شادی کے وقت بلگرام مین رہین۔ مین پیارن نامے عورت سے واقف نہین ہون۔ وہ میری عزیز نہین ہین۔ بلکہ میرے سوتیلے بھائی کی بہن کی شادی سے انکار [illegible]

میری سوتیلی ماں سے ہے۔ میری سوتیلی ماں بچے پانچ نام کی تھی۔ انکا نام میں بھول گیا کیونکہ وہ علیحدہ مکان میں رہتی تھیں۔ پیارن میرے علم میں طوائف پیشہ نہ تھی۔ اور نہ وہ ایسی شہرت رکھتی تھی میرا دوسرا نام بچی ہے میں نے طوائف سے شادی نہیں کی۔ پیارن سے کوئی لڑکا کبھی نہیں ہوا یوسف بی نامے میری کوئی بیوی نہیں ہے اور نہ اس نام کی عورت کے ساتھ کبھی تعلق رہا اور نہ نام سنا ہے اپنے تئیں معزز خاندان کا معزز ممبر سمجھتا ہوں حیدرآباد ہائی کورٹ میں محمدی نامے عورت کی ساتھ زنا کا الزام مجھپر قایم ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ طوائف تھی شاید ہو مجھپر ایک شخص سے اعانت دروغ بیانی کا الزام عاید ہوا تھا مگر رہا ہو گیا نادر مرزا سے واقف ہوں کبھی اونکے ساتھ میرے اوپر مقدمہ زنا بالجبر قائم نہیں ہوا اون کے ساتھ اعانت دروغ بیانی کا الزام عاید ہوا تھا کبھی گورنمنٹ مغربی وشمالی واودھ کے روپیہ غبن کرنے کا الزام میرے اوپر عائد نہیں ہوا۔ مہدی گھاٹ اور راج گھاٹ میں ٹھیکہ دار تھا۔

مہدی گھاٹ آٹھ میل اور راج گھاٹ بلگرام سے چھ میل ہے پچیس یا چھبیس سال ہوے کہ سرکار سے ٹھیکہ لیا تھا کبھی میرے اوپر سرکاری روپیہ کا متعلق گھاٹ کے غبن کا الزام عاید نہیں ہوا۔ ٹھیکہ میرے پاس دو سال رہا جو اونیس[19] سو روپیہ کی گھٹی کی باعث میں نے چھوڑ دیا سیدھا گھاٹ سے حیدرآباد نہیں آیا للعہ سال ہوے بلگرام میں پیدا ہوا تھا اٹھائیس[28] برس تک وہاں رہا بعد اسکے ٹھیکہ گھاٹ کا لیا کچھ دن وہاں ٹھہرا کچھ دن بلگرام میں جب گھاٹ کا ٹھیکہ چھوڑا محکمہ تعمیرات میں بطور اورسیر نوکر ہوا۔ ۲۴ میل سڑک نگرانی میں ضلع فتحگڈھ میں ڈیڑھ سال تک ملازم رہا ٹھیکہ چونکہ ڈاکٹر صاحب کو ملگیا میں نے ملازمت چھوڑ دی بلگرام واپس آیا یہاں چار یا چھ مہینہ رہا بعد اوسکے کانپور تلاش معاش میں گیا کوئی ملازمت نملی چھ ماہ تک کانپور میں رہا کانپور سے لکھنو گیا سنہ یاد نہیں کہ قبل نمایش یا بعد ایک یا دو مہینہ قبل آمد سالار جنگ کے لکھنو پہونچا میں لکھنو میں تھا جب سالار جنگ پہونچے وہاں ڈیڑھ سال تک رہا پھر شمشادپور میں اپنی زمیداری پر گیا۔ وہاں ڈیڑھ یا پونے دو سال تک رہا پھر حیدرآباد آیا ہجری فصلی یا عیسائی کوئی سنہ یاد نہیں معہ سال گذرے ہونگے فدا حسین خان چیف جسٹس کے زمانہ میں سارٹیفکٹ وکالت مل گیا بعد آمد پانچ چھ ماہ کے وکیل ہوا چونکہ آتے ہی بیمار پڑ گیا اس باعث کچھ نہ کرسکا اوس وقت سے حیدرآباد میں ہوں

جہان گھر بنا لیا ہے گو اکثر وطن گیا ہون مین ۱۴ سال کا زمانہ قیام لکھنؤ باعث بتلاتا ہون
کہ یہان سو ۱۷ سال سے ہون شاہدپور مین دو برس رہا۔ اسکے پہلے لکھنؤ مین تھا کوئی پیشہ وہان
نہین کرتا تھا سید حسین بلگرامی سے بھی واقف تھا ہم اور وہ ایک ہی گلی مین رہتے تھے لکھنؤ مین
باہم دوست تھے سید حسین کے ساتھ انھین تعلقون پر طوائفون کے یہان گیا مین سید حسین
کے ساتھ مشتری نامے طوائف کے یہان گیا تھا یاد نہین کہ سید حسین کے ساتھ اور کسی طوائف
کی یہان گیا۔ مین سید حسین کو کسی اور طوائف کے یہان سوائے گریٹ وڈ ڈانلی کے نہین لے گیا
نہ کسی اور طوائف کو کسی شریف کے یہان لے گیا یاد نہین کہ کسی اور شخص کے ساتھ طوائف
کے یہان گیا۔ دوستون کے ساتھ گیا ہونگا۔ کیونکہ ایسی باتین اکثر ہوتی ہین مین کسی شریف کے
امانت پہونچانے کی غرض سے نہین لے جاتا تھا۔ کسی شخص کے ساتھ اوسطرح سے محبت نہین
کرتا تھا جسقدر کہ سید حسین کے ساتھ سید حسین مجھکو مثل اپنے ہم مرتبہ سمجھتے تھے وہ میرے
ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے تھے۔ مین اونکے برابر تھا اونکے خاندان مین شادی نہین کرسکتا
قصباتیون مین سید کی خاندان آپسمین شادی نہین کرسکتے ہین۔ سید حسین نے مجھے اپنا روپیہ
امانتاً دیا۔ کہ ہم دونو دوست تھے۔ یوسف مرزا و سید محمد طاہر بھی گھرے دوست تھے۔
یوسف مرزا و یوسف زمان ایک ہی شخص نہین ہین۔ جب یہ لوگ طوائفون کے یہان جاتے
تھے روپیہ میری امانت مین نہین رکھاتے تھے مین اکثر انکے ساتھ طوائفون کے گھر جایا کرتا
تھا کبھی بری حرکات کیواسطے نہین۔ بلکہ گانا سنکر چلے آتے تھے۔ باری باری خرچہ دیتے تھے
سید حسین کے ساتھ کبھی گانے مین نہین گیا۔ جن طوائفون کے یہان جاتے تھے نہ تو وہان
کچھ کرتے تھے نہ گانا سنتے تھے۔ سید حسین نظیر آباد مین اوس سڑک پر رہتے تھے جو قیصر باغ
سے ریلوے اسٹیشن کو گئی ہے۔ مرزا عباس بیگ کی کوٹھی سے تین یا چار سو قدم پر ہے
قیصر باغ سے جو سڑک ریلوے اسٹیشن کو گئی ہے اوسکی بائین جانب ڈانلی کا گھر تھا۔
مرزا عباس بیگ کی گھر سے دو سو قدم تھا۔ سید حسین کے گھر سے سرور جنگ کا گھر پچاس
ساٹھ قدم تھا۔ اور تین سو یا سوا تین سو قدم مرزا عباس بیگ کی گھر سے تھا۔ نہین معلوم
رفیع الدین کا کہان گھر تھا کبھی وہان نہین گیا واقف نہین کہ یوسف الزمان یا محمد اکبر کا کہان
گھر تھا۔ مین کبھی وہان نہین گیا۔ لکھنؤ مین محمد اکبر سے کبھی واقف نہ تھا مشکور الدولہ فوٹو
گرافر کا مکان مرزا عباس بیگ کی کوٹھی کی قریب سڑک ریلوے اسٹیشن سے بائین جانب تھا

سرور جنگ کا مکان گھنی آبادی مین تھا ڈالی کا علیحدہ مکان لطف یورپین اور نصف
ہندوستانی وضع کا تھا چارو طرف چہار دیواری تھی چھوٹا احاطہ تھا اور دروازہ لگا تھا۔ پھاٹک
تھا یا دروازہ یاد نہین کہہ نہین سکتا۔ دروازہ تک گاڑی جاتی تھی یا نہین۔ مجھے یاد نہین
کہ احاطہ کے گرد اور مکانات تھے یا نہین کہ احاطہ کی گرد گلیان تھین کیونکہ مین اونمین
ہو کر نہین گیا۔ مکان یک منزلہ تھا۔ مین احاطہ مین ٹھہرا کمرون کے اندر نہین گیا تھا کبھی دس
پندرہ منٹ سے زیادہ نہین ٹھہرا۔ ہمیشہ سامنے کے دروازہ سے گیا یاد نہین کہ کس رخ دروازہ
تھا۔ شاید جانب جنوب و مغرب تھا یاد نہین کہ پشت کا کمرہ کون تھا۔ سید حسین سامنے کے
دروازہ سے اندر جاتے تھے پردہ پڑا ہوا تھا کبھی مین احاطہ مین ٹہرتا اور کبھی گاڑی مین بیٹھا رہتا
سوائے سید حسین کے اور کسی کے ساتھ اوس مکان مین نہین گیا۔ سید حسین اور مین تنہا جاتا تھا۔ قبل
گرڈوڈ کی لیجانے کے مین سید حسین کے مکان مین اکثر ٹھہرا ہون۔ سید علی و سید محمد طاہر عرف
بدھو میان سید حسین کے گھر مین تھے۔ سید علی بلگرامی سید حسین کے سوتیلے بھائی ہین۔ سید
محمد طاہر سید حسین کے خالہ زاد بھائی تھے جو اب مرگئے ہین سید حسین اوسوقت پروفیسر تھے سید علی
طالب علم کننگ کالج تھے محمد طاہر بیکار تھے سرور جنگ بھی مین خیال کرتا ہون طالب علم تھے کو
ٹھیک کہہ نہین سکتا۔ مین سرور جنگ سے عرصہ سے واقف ہون۔ مین خیال کرتا ہون
اوسوقت وہ لکھنؤ مین تھے اور حیدر آباد نہین آئے تھے۔ یوسف الزمان سے واقف ہون۔
سید علی کے یہان آتے تھے کیننگ کالج کے طالب علم تھے نہین معلوم کہان رہتے تھے
واڈ انسٹیٹیوٹ سے واقف تھا مگر اندر نہین گیا رفیع الدین سے اندنون مین واقف تھا اونکا
پیشہ نہین جانتا کہ کیا تھا۔ ممکن ہے کہ وہ طالب علم ہون کبھی ڈالی کے یہان شب کو
نہین گیا۔ ایک مرتبہ سید حسین کے ساتھ گیا کہہ نہین سکتا کہ کونسی مرتبہ تھا۔ مین نے دو
بہنون کو ایک ہی گھر مین دیکھا وہ احاطہ سے گھر مین آئین تھین دونون کمرے مین کھڑی
تھین۔ اس دیوار عدالت سے جو پانچ قدم ہے دراصل فاصلہ پچاس قدم ہی پر تھا
آٹھ یا ساڑھے آٹھ صبح کے تھے کہہ نہین سکتا کہ تاریکی تھی یا چاندنی جہان یہ عورتین تھین
اون کمرون مین روشنی تھی اور مین اونکے چہرے دیکھ سکتا تھا مکان مین برآمدہ ہے اوسکے
بعد ایک کمرہ بعد اوسکے ایک کمرہ ہے جسمین پردے پڑے رہتے تھے۔ جس کمرہ مین ان
عورتون کو دیکھا کوئی چک یا پردہ نہین ہے ممکن ہے کہ ہون مگر اوپر چڑھے ہون عورتین

ہماری جانب کھڑی تھین کہہ نہین سکتا کتنے دروازے تھے برآمدہ کھلا ہوا تھا۔ اور سب
چھت مین لٹک رہا تھا چھت سیدھی تھی یاد نہین کہ کوئی چیز مین نے کمرہ مین جہان یہ عورتین
تھین دیکھین برآمدہ مین کوئی اسباب نظر نہین ایا۔ سید حسین میرے ساتھ تھے۔ مین نے دو
یا تین منٹ تک ان عورتون کو دیکھا عمر مین ان دونون کے دس یا گیارہ سال کا فرق ہوگا
پوشاک پہنے تھین برآمدہ مین اونکے ساتھ کوئی نہین تھا کم سن عورت کے پاؤن کا رنگ مین
بتلا نہین سکتا مین نے اوسکو عدالت مین پہچانا ہے بال سیاہ سرخی مایل رنگ کے تھے۔ قبل عدالت
آنے کے مین نے ہمیشہ اوسکے سر پر کچھ دیکھا جب وہ برآمدہ مین تھین تو ٹوپیان پہنے ہوئے تھین
بڑی چھوٹی سے قوی تھی میانہ قد اور زیادہ سفید رنگ تھا کم سن بھی میانہ قد تھی نہ تو
دوبلی نہ قوی تھی مین نے دونون بہنونکو پھر کبھی نہین دیکھا صرف ایکمرتبہ بڑی کو دیکھا مین نے
چھوٹی کو لکھنؤ اور حیدرآباد مین نواب منظہر کے گھر پر دیکھا۔

۲۱۔ دسمبر۔ میری مان کا نام مولا بیگم ہے وہ لونڈی بچہ نہین ہے۔ بلکہ منعم خان کی لڑکی ہے
میری خالہ کا نام بچو نہتا اور نہ اس نام کا میرا کوئی عزیز تھا۔ مین ضمیر حسین سٹی مجسٹریٹ حیدرآباد
سے واقف ہون اونکے طوایف کو نہین جانتا۔ اونکی بیوی کو جانتا ہون اونھون نے الہٰی بخش کی
بہن سے شادی کی جو میرے خسر ہین قبل شادی وہ بطور طوائف نہین رہین میرے بڑے
بھائی فدا حسین مر گئے ہین محمد امیر نامے میرے بھائی جو دوسری مان سے ہین زندہ ہین فدا حسین گھسیٹے
میان کہلاتے تھے جب مین لکھنؤ مین تھا۔ فدا حسین بلگرام مین تھے۔ شاید میرے بھائی
لکھنؤ مین تھے۔ گھسیٹے ہندو نام نہین ہے لفظ میان عزت کی طور پر صاحب کی طرح استعمال
ہوتا ہے اور کسی مسلمان سے واقف نہین جسکا نام گھسیٹے ہو۔ لکھنؤ مین میرے ساتھ میرے
بھائی نہین رہتے تھے۔ مین جھاؤلال کے پل پر ایک مکان مین رہتا تھا وہ جانب مغرب سڑک
ریلوے سے ہے اور اوسی سڑک پر عباس بیگ کی کوٹھی تھی ــــ میرے بھائی سید حسین
کے گھر مین رہتے تھے۔ سید حسین کے باپ یا مان اونکے ساتھ نہین رہتے تھے مان عرصہ ہوا
کہ مر چکی تھین اس زمانہ مین کوئی عورت قرابت دار اونکے ساتھ نہین رہتی تھی۔ سید حسین کی
شادی ہو گئی تھی مگر بیوی بلگرام مین تھین۔ میرے بھائی سید حسین کے مہمان تھے مین واقف نہین
کہ محمد میر سید حسین کا حساب رکھتے تھے خاندان سید حسین اور مجھ مین کوئی رشتہ داری نہین ہے
بھائی سید حسین کے ساتھ سال ڈیڑھ سال رہے۔ کوئی اونکی خدمت اس مہربانی کے

نہین کرتے تھے۔ جب سید حسین کے پاس مین جاتا اپنے بھائی سے ملتا۔ گر گنج کے امور پر ہم بھائیون
مین اختلاف تھا۔ اس باعث زیادہ محبت نہ تھی۔ سید حسین سے محبت تھی واقف نہین کہ
جب طوائفون کے یہان سید حسین جاتے تھے اوسکو لے جاتے تھے مین سید حسین کا تمام
حساب نہین رکھتا تھا۔ اکثر جب ہم دونون شخص بازار مین کوئی چیز خریدکرنے جاتے تو وہ رقم
دے دیا کرتے تھے۔ سید حسین نے وہ روپیہ قبل چلنے کے دیا تھا جو مس ڈانلی کو پھیر دیا۔ کہہ
نہین سکتا کہ اونھون نے اول موقع پر مجھے کسقدر روپیہ دیا تھا۔ حسین گرڈوڈ کو اونھون ز
دیا۔ دوسرے موقع کی یاد ہے۔ اول اور دوسرے موقع پر یاد نہین کہ کسقدر روپیہ
مین نے اونھین واپس دیا۔ تیسرے مرتبہ اونھون نے روپیہ قبل چلنے کے نہین دیا۔ چوتھی
مرتبہ نوٹ سید حسین نے گرڈوڈ کو میری موجودگی مین دیا۔ کیونکہ چلنے کے وقت نوٹ دیا تھا
جو پھر لے لیا تھا اونھون نے یہ نوٹ میرے سپرد کیا تھا۔ جب گرڈوڈ ڈانلی کے یہان جانے کے
وقت اونھون نے روپیہ رکھوایا تھا کوئی وجہ نہین جانتا چار روز ہوے حیدرآباد مین سید حسین کو
دیکھا جب سے حیدرآباد مین آیا ہون میرے اونکے وہ دوستانہ تعلقات نہین رہے جو لکھنو مین تھے
اختلاف اسوجہ سے ہوا کہ جب اول بار حیدرآباد مین اون سے ملاقات ہوئی تو اونھون نے
پورے احتیاط سے ملاقات نہین کی مین نے خیال کیا چونکہ وہ عالی مرتبہ ہین۔ مین بیکار اس
باعث مناسب نہین کہ مثل سابق کے اون سے جاکر ملون اوسوقت سے مین پھر کبھی نہین
گیا اور صرف دو یا تین مرتبہ خاص موقعون پر جیسے کہ اونکے باپ کے وفات پر گیا۔ ہمارے یہان
یہ رسم ہے کہ گو عزیزداری نہ بھی ہو تب بھی ملاقات کرین جب مین لکھنو سے چلا سید حسین کو میرے
ساتھ محبت تھی مین نے خیال کیا کہ یہان اونھون نے سرد مہری دکھلائی اور غرور ظاہر
کیا جس باعث مین نے جانا ترک کیا مجھے اون پر کوئی غصہ نہین کیونکہ اونکے بھائی اب بھی
ملتے ہین۔ لکھنو مین مسلمان عورتون مین سخت پردہ رکھا جاتا ہے۔ خود میری عزیز عورتین سخت
پردہ دار ہین۔ معزز مسلمان لیڈیان سوائے اپنے عزیز مردون کے کسی کے سامنے نہین آتی ہین
غیرون کے روبرو پردہ کرتی ہین اگر کوئی شخص کسی شریف عورت کا چہرہ دیکھے یا تو اوسکو
عزیز ہونا چاہیے یا ایک ساتھ کا کھیلا ہوا ہو مین اس عورت کو شریف کہونگا اگر خاص حالتون مین
عزیزون کے سامنے پردہ سے نکلے۔ اون خاندانون مین پردہ نہین رہتا کہ جنمین بہت محبت
ہو اور لڑکپن سے ایک دو . . . . . رہا نہ ہون معزز عورتین سواے ایسے لوگون کے کسی

اپنا چہرہ نہ کھلاوین کی ۔ معزز عورتون کی لکھنؤ مین پوشاک یہ ہوتی ہے پاجامہ نہ تو بہت کرا
اور نہ ڈھیلا کرتہ ناف تک لانبا ڈوپٹہ کرتی کے اوپر وحید جو ڈوپٹے سے موٹے کپڑے کی ہو
ڈوپٹہ سر سے داہنے جانب گرتا ہے اور بائین شانون پر ڈالا جاے اور اگر زیادہ لانبا ہوا تو
پھر داہنے شانے پر لایا جاتا ہے ۔ اسطرح سے ڈوپٹہ مین بائیان بازو سے لیکر چھپ
جاتی ہے ۔ طوائفین بہت لانبا پایجامہ پہنتی ہین اور پیرون سے کئی فٹ لانبا کہ اوسکے کناری
سمیٹ کر سامنے کمر مین لگالین کہ وہ سامنے اوٹھا ہوا نظر آے اور پشت شل گلے کے چھپی
معلوم ہو جب وہ چلتی ہین سامنے کی ٹانگ چھپی رہتی ہین سامنے کا محرم اسقدر چھوٹا چار پانچ
انگل کا ہوتا ہے کہ محرم اور پایجامہ کے نیفے کی درمیان جسم نظر آوے محرم اسقدر چھوٹا ہوتا ہے
کہ سینہ صاف نظر آوے اور اسپر انگیا پہنی جاتی ہے انگیا ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے جو کڑا کر کے
پشت سے سینہ پر باندھا جاتا ہے بازو کھلے رہتے ہین ڈوپٹہ گردن کے گرد رہتا ہے ۔ مگر
کچھ سر پر نہین داہنا کنارہ ڈوپٹہ کا بائین کندھے پر ڈالا جاتا ہے اور اوسکا بائیان کونہ اونکا
کندھے پر لایا جاتا ہے کہ جس سے بائیان بازو اور جانب بدن کا کھلا رہتا ہے اگر عورت
بایان ہاتھ اوٹھاے داہنے جانب سینہ نظر آتا ہے بائیان کونہ ڈوپٹہ کا بجاے کندھے
ڈالنے کے کبھی سر پر بھی ڈال لیا جاتا ہے یہ اس غرض سے کہ بدن کا خاص حصہ نظر آے
مین نے سید حسین کو مس ڈانلی کے ساتھ مباشرت کرتے نہین دیکھا ۔ مگر میری راے
مین وہ اوسکی بہن کے پاس جاتے تھے ۔ کیونکہ وہ اوسی کو روپیہ دیتے تھے اور اوسی کا
ہاتھ پکڑ کر وہ اندر جاتے تھے اول مرتبہ مین سید حسین کے ساتھ ڈانلی کے مکان مین گاڑی پر
گیا ۔ گاڑی سڑک پر چھوڑ دی تھی چار دو مرتبہ گاڑی مین گیا سید حسین کے ساتھ ڈانلی کے
گھر تک پیدل گیا پھاٹک کھلا پایا کہہ نہین سکتا دروازہ بند تھے یا کھلے پردے سامنے تھے
سید حسین برآمدہ مین گئے مین زینہ پر کھڑا رہا ۔ مس ڈانلی اندر سے نکلی برآمدہ مین اون سے
گفتگو کی یاد نہین ۔ کہ وہ اول موقع بلائی گئی نہین ۔ وہ تنہا آئی تھین کہہ نہین سکتا کہ بڑی
بہن تھی ۔ یا چھوٹی سید حسین نے اونکے سامنے روپیہ مانگا مجھسے لیا اور میرے سامنے دیا
اور دونون اندر گئے ۔ روپیہ میرے جیب مین تھا دس یا پندرہ منٹ مین احاطہ مین سیر کر
کر واپسی تک ٹہلا کیا وہ دس یا پندرہ منٹ مین اسے اور ہم دونو گھر واپس گئے پھاٹک سے دروازہ
دس یا گیارہ قدم پر ہے ڈانلی کی گلی تک گاڑی جاسکتی ہے مگر گلی اسقدر تنگ ہے کہ آگے

مڑ کر پھر نہین سکتی ڈانلی کا مکان سڑک کے داہنی جانب ہے اور دروازہ سڑک کی جانب
ہرگز نہین سکتا کہ سڑک سے ڈانلی کا مکان نظر آتا ہے - شاید نظر آئے مین نے نہین
دیکھا کیونکہ شب کو گیا تھا شاید مین گیا اور سید حسین کا گاڑی مین انتظار کیا - مین گھر تک اونکے
ساتھ گیا اور گاڑی مین واپس آیا - چار مرتبہ اونکے ساتھ گیا ہمیشہ پھاٹک کھلا پایا - کہہ نہین
سکتا کہ برآمدہ مین دروازہ کھلے تھے یا بند ہمیشہ پردہ پڑے رہتے تھے - ہر ایک موقع پر برآمدہ مین
روشنی ہوتی تھی اور ہمیشہ سید حسین برآمدہ مین ان لڑکیون سے ملتے تھے ایک موقع پر دو لڑکیا
لڑکیان ساتھ نکلین اور تین موقعون پر کمسن باہر آئی ہر ایک موقع پر چھوٹی بہن کے سر پر
ٹوپی تھی - ہمیشہ اوسکو اور اوسکے بہن کو یورپین پوشاک مین دیکھا مین نے دوسرے تا تیسرے
مرتبہ انکو ساتھ دیکھا - واقف نہین کہ ٹوپیان کیون دی تھین میرا خیال تھا کہ وہ انگریزی پوشاک
کی پہروین - دوسرے موقع پر سید حسین نے مثل اول موقع کے مجھ سے روپیہ مانگا اور
مس ڈانلی کو دیا - سید حسین کی پالکی گاڑی مین ہم لوگ جاتے تھے یاد نہین کہ جب ہم سید حسین
کے گھر مس ڈانلی کو لے گئے تو کھڑکیان گاڑی کی بند تھین یا نہین سید حسین کے ملازمین نے
ضرور اونکو آتے دیکھا ہوگا مگر اعزازی مین سید علی کوٹھی پر رہتے تھے جہان وہ ہمیشہ کام کرتے تھے -
سید حسین کو ملنے پر یعنی جنوب جانب اپنے مکان پر رہتے تھے سید علی سید حسین کے کمرہ مین آ سکتے تھے سید حسین
اور سید علی کے کمرون کی درمیان بہت کھلی ہوئی جگہہ تھی - مین تنہا گاڑی کے اندر بیٹھ کر گرٹروڈ
کو لے گیا - راستہ مین نہ تو مین نے اوس سے مباشرت کی کوشش کی نہ بوسہ لیا نہ اور کسی
طرح سے آزادی برتی اور نہ اوسنے میرے ساتھ آزادی برتی تین یا چار منٹ مین جو وقت
سید حسین کے گھر سے گرٹروڈ کے گھر جانے مین صرف ہوا اوسمین گفتگو نہین ہوئی علی الصباح
اندھیرے مین اوسکو واپس لے گیا کوچوان کا نام یاد نہین وہ ہندو تھا ڈیڑھ مہینہ کے
اندر جاڑے کے شروع یا خاتمہ پر اتفاق ہوا بہت سردی نہ پڑتی تھی ملاقاتون کے درمیان
وقفہ نہین بتلا سکتا - سید حسین نے مجھ سے ڈانلی کو گھر لے جانے کو واسطے کہا کہ وہ
معاملہ کو پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے واقف نہین ہون کہ ملازمین نے دیکھا یا نہین - مین
سید حسین کو اور عورتین کبھی بہم پہونچاتا تھا - مین کٹنا پا نہین کرتا تھا مین نے ڈانلی کو اونکے
گھر پر ساقی سے نہین پہونچایا - بلکہ وہ خود مجکو ڈانلی کے گھر لے گئے سواے ان دو بہنونکے
مین نے ڈانلی کی گھر کسی اور یورپین کو نہین دیکھا جب اوسکو سید حسین کے گھر لایا مین نے

پھاٹک پر اسے لیا اور سلام لیا۔ ملازمین ڈائلی کے گھر مین دیکھے کہ اونکی طرف توجہ نہین کی۔ واقف نہین
کہ وہ مرد تھی یا عورت گھر پر جاتے وقت مین نے غل نہین سنا قیصر باغ کی سڑک اور ڈائلی کی گھر
کے درمیان بہت سے مکانات تھے۔ پل پچاس یا ساٹھ قدم کی فاصلہ پر تھا سڑک سے پل کے قریب ہو کر
ڈائلی کے مکان کو گلی گئی مجھے ڈائلی کا عیسائی نام نہین معلوم لکھنو مین اوس زمانہ مین بھی۔ مجھے
نہین معلوم تھا اوسکے بہن کا نام نہین سنا تھا۔ لیکن چار یا چھ مرتبہ نام سنا ہے۔ یاد نہین کہ مین نے
سید حسین سے نام سنا مین واقف نہین کہ ڈائلی کے پروس ایک اور یورپین رہتے تھے مین
انگریز باشندگان لکھنو کے نام نہین جانتا یورپین حکام کے نام جانتا تھا۔
سوا سید حسین کے مین کسی شخص کو نہین جانتا جو ڈائلی کے مکان پر جاتا تھا۔ مین نے
مس ڈائلی کو منجھو صاحب کے مکان پر دیکھا تھا اوسی زمانہ مین جب سید حسین وہان تھے۔ مگر
مجھے یاد نہین کہ قبل یا بعد ڈائلی کی جانے کے ملاقات ہوئی تھی منجھو صاحب نواب امیر مرزا صاحب
کے صاحبزادہ تھے اور اپنے باپ کے گھر مین رہتے تھے مس ڈائلی کو وہان اپنے معمولی
آمد و رفت کے وقت دیکھا کوئی جلسہ تھا شب کو مردانہ مین ملاقات ہوئی تھی ڈائلی اون سے
گفتگو کر رہی تھی مین اوسی کمرے مین تھا۔ متھرا پرشاد بھی وہان تھے جو عدالت خفیفہ لکھنو
مین محافظ دفتر تھے اور کوئی نہ تھا اوسکی آنے کے بعد پندرہ یا بیس منٹ مین ٹھیرا مین وہان اوسکو
چھوڑ کر چلا گیا۔ شاید ساڑھے آٹھ رات کو بجے تھے میری موجودگی مین نواب صاحب نے مباشرت
نہین کی صرف بیٹھے ہوے دیکھا۔ منجھو صاحب کا دوسرا نام معلوم نہین۔ سلیمان قدر اونکا نام نہین
مین واقف نہین کہ منجھو صاحب سید حسین کے دوستی تھی ایک مرتبہ مس ڈائلی کو مین نے اونکے گھر پر دیکھا
تھا بعد اوسکے سڑک پر دیکھا ہوگا بعد اوسکے یہان آنے تک مین نے نہین دیکھا۔ مین انگریز
عورتون کے مجمع مین اوسکو پہچان سکتا ہون اب موٹی ہو گئی ہے رنگ اور خوبصورتی مین
تبادلہ ہو گیا۔ منجھو صاحب کے مکان مین وہ ٹوپی دیے ہوے تھی۔ مگر مین نے اوتارتے نہین
دیکھا چار مرتبہ سید حسین کے ساتھ مین ڈائلی کے مکان پر گیا جب تک کہ گھر نہ پہونچا مجھے نہین معلوم
کہ وہ کہان جاتے ہین مجھے نہین معلوم کہ کیون سید حسین ڈائلی کے گھر لے جانے کو مجکو پسند کرتے
تھے اونھون نے مجھے وجہ نہین بتلائی مگر ممکن ہے کہ دوستی کی باعث ایسا کیا ہو مجھے نہین معلوم
کہ سرور جنگ نے گورنمنٹ کو اس بارہ مین خط لکھا ہے۔ سرور جنگ کے یہان جب کبھی
خوشی ہوتی ہے آٹھوین اور دسوین جاتا ہون اس مقدمہ کے دائر ہونے کی بعد مین نے اون سے

ملاقات کی ہے مگر کہہ نہین سکتا کہ کتنی مرتبہ۔ سرور جنگ نے مجکو کسی حالت مین نوکر نہین
رکھا۔ مین اون کے یہان دوستانہ جاتا تھا۔ حیدرآباد اور لکھنؤ مین ہمیشہ مجھ سے دوستانہ تعلقات
رہے ہے کبھی اون سے پرسون تک اس مقدمہ کی بابت اوس گفتگو نہین ہوئی پرسون اون سے ٹکا پر
مین نے ایک آدمی کی ملازمت کے لیے سفارش کی۔ اونھون نے کہا کہ آپ گواہ مین اس باعث
نہ تو آپ کی سفارش منظور کر سکتا ہون نہ انکار۔ سرور جنگ کے بھائی ساجد بیگ و خدا داد بیگ
سے واقف ہون اور اکثر ملتا ہون اس مقدمہ و اظہار کی بابت ہمنے باہم گفتگو کی ہے
کبھی اظہار کی نسبت گفتگو نہین ہوئی۔ مین نے اون سے نہین کہا کہ کیا مین اظہار دونگا
اور نہ مجھ سے مسٹر مترا سے ذکر آیا۔ جنسے ذاتی طور پر واقف ہون۔ مسٹر اجلو کو اوس
زمانہ مین جب گورنر جنرل یہان تھے اظہار لکھایا ہے مین تنہا اپنی خوشی سے
اجلو کے گھر گیا۔ اور جو کچھ جانتا تھا لکھوا دیا قبل مسٹر اجلو سے گفتگو کے بعد عبدالعلی سے ذکر آیا
جو سر سالار جنگ ثانی کے سکریٹری تھے اور اب بیکار ہین۔ مجھے نہین معلوم کہ وہ سرور جنگ
کے دوست ہین مسٹر اجلو کے پاس ایک صاحب اور تھے جنکا نام یاد نہین نہ صورت بتلا
سکتا ہون نصف گھنٹہ تک مسٹر اجلو کے ساتھ ٹھہرا دوسرے صاحب نے مجھے دو
تین فوٹو دکھلائے جسمین سے مین نے دو نکال لیے اور کہا کہ ڈالی کے
معلوم ہوتی ہین ان صاحب نے تین چار ہندوستانی و یورپین لیڈیون کے فوٹو دکھلا کر
کہہ نہین سکتا کہ کون انگریزی لباس مین تھے یا ہندوستانی ایک انگریزی لباس مین دوسرا
. . نہین کسمین تھا اردو مین اظہار لکھوایا تھا ایک شخص نے ترجمہ کیا تھا اس سے پہلے کبھی
دیکھنے نہین دیکھا تھا۔ کہہ نہین سکتا کہ کون تھا مسٹر مترا او اس مقدمہ کے متعلق اظہار
نہین لکھوایا جو کچھ عدالت مین بیان کیا اون سے نہین کہا تھا پمفلٹ نہین دیکھا تھا انگریزی
. . . سنا ہے قبل اشاعت پمفلٹ کے کسی شخص نے گرڈ وڈ و ڈالی کے حالات
. . مجھ سے کچھ دریافت نہین کیا رفیع الدین نے مجھ سے کہا آپ اس مقدمہ سے
. . باعث صاف کہنا پڑے گا۔ اگر سید حسین کا نام . . . چاہتے
. . . . . . کا ذکر کرو ورنہ اونکا نام ضروری آئے گا۔ رفیع الدین سے جو کچھ گفتگو
. . . . بیان کیے۔ جہانتک یاد ہے . . . اس مقدمہ کی بابت
. . . . صاحب اجلو کے ساتھ تمام وقت

موجود نہین تھے یا د نہین کہ کسنے ترجمہ کیا - حیدرآباد آنے کے بعد ہالڈو والی کو سیٹھ جی کی دوکان کے قریب سڑک پر اور ریلوے اسٹیشن پر جاتے اور سیر کرتے دیکھا ساڑھے سات یا آٹھ برس ہوئے ہونگے کہ اول مرتبہ حیدرآباد مین دیکھا تھا سیٹھ جی کے دوکان مین جب مین سید حسین کے بھائی محمد طاہر کے ساتھ تھا ملاقات ہوئی اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ وہ یہان مسیز مہدی حسن کے نام سے مشہور ہے کسی افسر سے مین نے اوسکی حالات نہین بیان کیے محمد طاہر سے ذکر آیا وہ اوسوقت سے مسیز مہدی حسین کے نام سے مشہور ہے -

بجواب سوالات مکرر - جبکہ سیٹھ جی کے یہان دیکھا محمد طاہر اور مجھ مین آنکھ کا اشارہ کہ ہم دونوا س سے لکھنو مین واقف تھے - ساحد بیگ یا سرور جنگ نے مجھ سے کہا کیا عدالت مین کہو مین بیان اسباعث اظہار نہین دیتا کہ سید حسین کے خلاف مجھے غصہ ہے کہ اونھون نے حیدرآباد مین میرا اچھی طرح سے استقبال نہین کیا منجھو صاحب کے گھر پر مسیز ڈانلی سے ملاقات کی وہ تنہا تھی منجھو صاحب کے یہان مین تھا کہ ہم دونو دوست اور پڑوسی تھے جس مکان مین ڈانلی سے ملنے جایا کرتے تھے وہ ... ہے اور اوپر کوئی کمرہ نہین ہے - گرد چھوٹی پردہ کی دیوار ہے جو فوٹو مین نے چنکر او ... مثل فوٹو نمبری ۲۰ بی تھا مین نے کسی معزز مسلمان عورت کو اس طرح دوپٹہ پہنتے نہین دیکھا کہ اوسکا سینہ کھلا ہوا ہو اور نہ کسی معزز عورت کو مثل فوٹو نمبری ۹ اوڑھنی پہنتے دیکھا طوائفین البتہ اسطرح پہنتی ہین جرح مین جس الزام کی بابت دریافت کیا گیا تھی وہ یہ تھا کہ میرے اوپر الزام تھا کہ مین نے ایک شخص کی منکوحہ عورت سے ... مین بری الذمہ ہوا اور مجھے بیوی دلا دی گئی تھی - مین وکیل ہائی کورٹ ہون سند وکالت میرے پاس ہے جو ہر سال تبدیل ہوتا ہے جب ڈانلی کے گھر سید حسین کے ساتھ گیا ... نے برآمدہ کے زینہ پر روپیہ دے دیا -

ٹامس ولیم ڈی سوزا ولد میجر ڈی عمر ۴۹ سال مورشین تار ماسٹر پونا نے ۱۵ - دسمبر ۹۲ کو ملزم کی موجودگی مین بیان کیا کچھ اوپر ... سال سے تار گھر مین نوکر ہون پونا آفس کے چارج مین ہون ڈھائی سو روپیہ تنخواہ پاتا ہون ۱۸۶۹ء مین جمیس ... لاڈن کی ایک بہن سے جسکا نام آلو یہ تھا شادی کی لاکلن کی دوسری بہن مسیز گنس جسکا نام لوئیسا تھا ۱۸۶۹ء مین مین تار ماسٹر کانپور تھا اوسوقت مسیز گنس میرے گھر پر رہتی تھین اور اونکا خاوند

فتحگڈہ گیا تھا سال بھر تک میرے گھر میں ہی سنہ ۶۹ میں لاکلن بڑودہ سے میرے گہر کانپور لائے
تھے فروری سنہ ۶۹ میں جہانتک کہ مجھے یاد ہے رخصت لیکر بڑودہ سے آکے جہان کندورائے
ملی ملازمت میں وہ پہلوان تھے - کانپور میں قبل آمد مسٹر گبنس دو تین ہفتہ وہ ٹھہرے بعد اوسکے
وہ آئین کیونکہ اونکا خاوند فتحگڈہ میں علیل تھا سنہ ۶۹ میں جب کانپور میں میں مقیم تھا گرٹروڈ ڈانلی
سے ملاقات ہوئی ۱۹- جون سنہ ۶۹ کو اوسکے ماں کی وفات پر ملاقات ہوئی - لکھنو سے اپنے
باپ لاکلن کے ساتھ ائی تھی - دو مرتبہ لاکلن کو تار دیا تھا پہلے یہ کہ مسیز ڈانلی سخت علیل ہر
اور بعد اوسکے اونکی موت کی خبر دی مسیز ڈانلی ۱۹- جون سنہ ۶۹ کو مری تھی اوسی روز تار دیا تھا
میرے گھر ایک روز قبل وہ آئین تھین - خاصکر میری ملاقات کو نہین آئی تھین - بلکہ میرے پاس
آکر اونھون نے یہ بیان کیا تھا - کہ کہین اور جاتی تھین کہ گاڑی مین بیمار ہوئین اور کانپور مین ایک
روز قیام کرکے دوسرے روز جانے کا ارادہ ظاہر کیا - شب کو حالت خراب ہوئی قبل اسکے
اونکو کہین نہین دیکھا تھا - لاکلن کی وجہ سے وہ میرے گھر آئین اوسوقت گرٹروڈ ڈانلی سے
لاکلن نسبت کی گفتگو کر رہا تھا اونھون نے مجھسے خود بیان کیا مسیز ڈانلی کے آمد کے بعد
لاکلن لکھنو واپس گیا اور دوسرے روز مع مسٹر ڈانلی و گرٹروڈ ڈانلی کے واپس آیا قبل آمد کے تجہیز
و تکفین ہوگئی تھی آنے ہی گرٹروڈ و لاکلن فوراً قبرستان گئے مسٹر جنیڈلر اور دو تین آدمی اونکے
ساتھ گئے - جسمین شاید مسٹر ہارن بھی تھے یہ لوگ جنازہ سے واپس آئے تھے قبرستان سے
واپسی کے وقت انھون نے کہا کہ صندوق کھولا گیا تھا اور گرٹروڈ نے اپنی ماں کی لاش دیکھی تھی
شب کو گرٹروڈ اور اوسکا باپ داہنی جانب مکان کے ایک ہی کمرہ مین سوئے تھے - میری بیوی
مسیز گبنس اور لڑکی دوسرے کمرے مین تھی - دوسرے روز مین نے لاکلن سے شکایت کی تھی
کہ میری جورو نے شکایت کی تھی کہ مہترانی غسلخانہ مین نجاسکی تھی کہ وہان ڈانلی ننگا پڑا تھا - مین نے لاکلن
سے کہا کہ ڈانلی اب میرے گھر رہ نہین سکتا اس باعث آپ لوگون کو لکھنو واپس جانا چاہیے - یہ
۲۰- جون سنہ ۶۹ کا واقعہ ہے باپ و بیٹی ۲۰ جون شام کو لکھنو واپس گئے لاکلن ٹھہر گیا قد اور
اونچائی سے گرٹروڈ اوسوقت سولہ سال سے زیادہ معلوم ہوتی تہی ممکن تھا گیارہ برس کی ہو اوسوقت سے
اسکے بعد گرٹروڈ کو نہین دیکھا مسیز ڈانلی کے تجہیز کا حکم مین نے اور خرچہ لاکلن نے دیا صندوق
بہت کم قیمت کا سادہ تھا تجہیز کا حکم دیتے وقت خرچہ کی لیے ڈانلی سے ملنے کی امید تھی تجہیز از ران
باعث دی کہ میرا خیال تھا کہ ڈانلی زیادہ مدت سے سکیگا اور جب مین نے اوسکو اوسکی موت کا تار دیا

اونھون نے مجھ سے کچھ خواہش نہین کی۔ سنہ ۶۹ء مین جب لاکلن آیا اوسکا ساتھ روپیہ اور جواہرات
تھے جنکی قیمت چار ہزار سے کم نہین ہو سکتی۔ مجھے خیال نہین کہ کسقدر روپیہ لاکلن نے اپنے
پیشہ سے پیدا کیا اوس زمانہ مین وہ مشہور پہلوان تھا کانپور مین کڈ سے واقف تھا تھوڑے
عرصہ تک سنہ ۶۹ء مین وہ وہان آیا وہ ٹھیکری تھا اوسکی بیوی سنہ ۶۹ء مین مرگئی تھی۔ لاکلن کانپور
مین تھا میرے علم مین لاکلن کے کچھ زیورات کڈ نے مول لے لئے۔

بجواب سوالات جرح۔ گذشتہ اکتوبر سے بمقام پونا مجھے اخبارات سے کارروائی اس مقدمہ
کی معلوم ہوتی رہی۔ قبل میری توجہ اس مقدمہ کی طرف مبذول نہین ہوئی۔ جب سے لاکلن
یہان آیا ہے اون سے خط کتابت شروع ہوئی ہے۔ میرے پاس کوئی خط اونکا یہان اور
پونا مین نہین ہے عموماً غیر ضروری خطوط جواب دیکر ضایع کر دیتا ہون۔ چونکہ یہ خطوط غیر ضروری
ہوتے ہین جواب دیکر ضایع کر دیا لاکلن پونا ہوکر یہان آئے تھے اور کم و بیش پندرہ روز خاتمہ اکتوبر سے
شروع نومبر تک ٹھہرے تھے اونکے آنے کی قبل کارروائی مقدمہ شروع کی تھی۔ لاکلن نے
کہا کہ اس مقدمہ مین مین گواہی مین طلب ہون گا۔ اونھون نے قطعی یہ نہین کہا کہ اونکی گواہی طلب
ہوگی۔ جہان تک مجھے یاد ہے واقعات سنہ ۶۹ء کی نسبت ہمارے درمیان کچھ گفتگو ہوئی تھی۔ وہ واقعات
مجھے مثل آج کے تازہ یاد ہین۔ نہ مین نے لاکلن سے اور نہ اوسنے مجھ سے کسی واقعہ کی نسبت
گفتگو کی اوسنے کہا کہ مین سچ سچ بیان کرونگا۔ اونکے یہان آمد کے وقت سے مین نے لاکلن کو
تین خطوط لکھے ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ اونھون نے مجھے دو مرتبہ کارروائی مقدمہ کی بابت
لکھا مختصراً اونھون نے لکھا کہ اپنی شہادت ہوگی چونکہ مین نے دکھن بجٹ مین اونکی شہادت
دیکھی تھی مین نے یہ لکھا تھا کہ دریافت کرین میری شہادت ہوگی یا نہین کیونکہ مین چاہتا ہون
کہ مین تکلیف سے بچون بعد اوسکے مین نے لکھا کہ سمن آگیا سمن دوشنبہ گذشتہ کو ملا تھا قبل
اسکے بالکل مجھے خیال نہ تھا کہ میری شہادت ہوگی قبل شہادت لینے کے کرنیل ڈالن ۱۰ دسمبر کو
مجھ سے میرے دفتر مین ملے تھے مین نے لاکلن کا اظہار نہ اوس وقت دیکھا اور نہ سنا تھا
کرنل ڈالن نے دو دفعہ ملاقات کی دوسرے موقع پر اونھون نے کہا کہ میری گواہی ضرور
ہوگی اوس وقت ہمارے درمیان کچھ گفتگو نہین ہوئی تھی اول موقع پر اونھون نے سنہ ۶۹ء کے
واقعات مجھ سے دریافت کئے جو کچھ مجھے معلوم تھے مین نے بیان کر دئے اونھون نے
میرا اظہار نہین لکھا بلکہ مین نے زبانی اظہار دیا اونھون نے مجھ سے یہ نہین کہا کہ مین کسکے طرف

جب وہ لکھنو گئے مسیز گبنس سے ملاقات ہوئی قبل وفات مسیز ڈانلی
مین ذاتی طور پر کانپور مین اون سے واقف نتھا تاختم سنہ ۶۹ء یا شروع سنہ ۷۰ء مین کانپور پہونچا تھا
ممکن ہے کہ مئی جنوری یا شروع فروری ہو ہر دو صورت سے واپسی کے بہت عرصہ قبل تک
مین کانپور نہین آیا تھا اول مرتبہ کانپور آنے پر مجھے وہان ڈانلی کی خبر ہوئی تھی - فروری
مین لاکلن کے آنے کی بعد یہ خبر معلوم ہوئی نہ تو مین کبھی ان سے ملا نہ وہ میرے پاس آئے
اول مرتبہ سنہ ۶۹ء مین معلوم ہوا کہ لاکلن کی گرٹروڈ سے محبت تھی بعد اوسکے یہ لوگ کانپور گئے
لاکلن لکھنو سے آیا کرتا تھا اوسنے خود مجھ سے بیان کیا کہ اوسکا ارادہ شادی کا ہے مسیز گبنس
کی ساتھ لکھنو مین رہتے تھے وہ اکثر کانپور آتے تھے جہانتک مجھے یاد ہے قبل مئی کے لاکلن
نے مجھ سے اپنی نسبت کا ذکر کیا اور مئی مین یہ بیان کیا کہ قطعی طور پر اونکی نسبت ہوگئی ہے
ممکن ہے کہ ماہ جون ہو مجھے کانپور سے انکے چلے جانے کا ٹھیک حال نہین معلوم ہوا تھا-
مین نے مسیز ڈانلی کے بیماری کا تار لاکلن کو اسوجہ سے دیا تھا کہ مجھے مسٹر ڈانلی کا پتہ نہین معلوم تھا
اور خیال تھا کہ لاکلن انکو اطلاع دے گا اور یہ بھی خیال تھا- چونکہ لاکلن تارگھر مین رہتا تھا
اس باعث انکو جلدی خبر مل جاویگی- مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ لاکلن کو ان لوگون مین دلچسپی تھی
لیکن مین نے کانپور مین گرٹروڈ کا گھر نہین دیکھا- جب مسیز ڈانلی مری تو گھر مین کوئی نہ تھی میرے
یہان میری بیوی میری لڑکی اور مسیز گبنس تھین علاوہ انکے چھ یا آٹھ ملازمین پیشہ خدمتگار
وہوپرن مجھے بخوبی یاد ہے کہ تاریخ وفات پر یہ لوگ محکمہ تار مین ملازم تھے اور اون کا نام یاد
نہین ہے کیونکہ جلد جلد تبدیل ہوتے تھے ہوپرن نامے کسی شخص کی یاد نہین- اگر اس نام کا
کوئی شخص تجہیز کے وقت موجود ہوتا تو مجھے نام ضرور یاد ہوتا اوسدن یا رات کو کوئی شخص
اس نام کا میرے یہان مقیم نہین تھا جب کانپور مین تھا کوئی ایسے نام کا شخص ملازم نہین تھا
صرف ایک ہی سرکاری تارگھر کانپور مین تھا جس مین مین ملازم تھا ریلوے کا تارگھر
کانپور مین تھا جسکے افسر اعلی سے ملاقات تھی اور ماتحتین سے نہین- میرے علم مین اون کا
کوئی شخص اوس دفتر مین موجود نہ تھا مسیز ڈانلی ۹ بجے صبح مری تھین اور ۵ بجے دفن
ہوئین جب مسیز ڈانلی کانپور پہونچین لاکلن میرے پاس ٹھہرا ہوا تھا- اوسی صبح کو وہان
پہونچا کہہ نہین سکتا کہ کس غرض سے وہ لکھنو واپس گیا- جب مسیز ڈانلی پہونچی تھین موجود تھا
مگر میری بیوی نے استقبال کیا بعد کئی گھنٹے کے [illegible] ملاقات کی [illegible] کیونکہ وہ بیمار تھین

لاکلن اسٹیشن پر اون سے ملنے نہین گیا- بلا بلا ئی وہ میرے گھر آئین قبل اسکے اون سے ملاقات
نہین ہوئی تھی اوسنے میرے بیوی سے کہا کہ اوسکی کلیجے مین جلن ہے مینے سرجن مدلیٹن کو
طلب کیا- جو آخر وقت تک موجود رہے - مین نے مسیز ڈانلی کو بعد موت دیکھا قبل اسکے
کہ وہ صندوق مین رکھی گیئن زبان نکلی ہوئی نہ تھی- اگر نکلی ہوتی تو مجھے نظر آتی مجھے یاد
نہین کہ مسیز ڈانلی کے آمد کی وقت لاکلن نے میری بیوی سے کہا کہ تم اونکو اپنے مکان میر
ٹہراؤ نہ اونھون نے مجھ سے کہا نہ میری بیوی نے مجھ سے پوچھا- ۱۸ جون کو شام کی گاڑی
مین لکھنو واپس گیا تھا او سکے روانگی کے بعد مسیز ڈانلی کی طبیعت خراب ہوگئی تھی یاد نہین
کہ قبل چلنے کے اونھون نے مجھ سے کہا تھا واقف نہین کہ کیون وہ واپس گئے اور اونھون
نے میری بیوی سے کچھ کہا نہین-

۱۶- دسمبر- کرنیل ڈاب سے دوسری ملاقات کی وقت اول موقع کی گفتگو دوہرائی گئی کہ شملہ مین
گواہی مین طلب ہون اونھون نے تاریخ بیان کی اور مجھ سے کہا کہ سمن کے انتظار مین رخصت
حاصل کرو کرنیل ڈوابس نے مجھ سے بیان کیا کہ مسٹر اجلو کی جانب سے وہ آئی ہین جسوقت
لکھنو کمیشن مین اظہار ہو رہا تھا مجھ سے کسی شخص سے لکھنو مین خط کتابت نہین ہوئی اور نہ بعد
اوسکے - سوا سے لاکلن کی حیدر آباد مین کسی سے خط کتابت نہین ہوئی- مین نے کسی گواہ
کا نام اپنی طرف سے نہین بتلایا- مین چاہتا تھا جہانتک ممکن ہو اس مقدمہ سے تعلق نہ ہو
کیونکہ مجکو تکلیف ہوگی مجھے نہین معلوم کہ کس شخص نے میرا نام گواہی مین لکھوایا - یہان اولڈ
صاحب کے ہوٹل مین ٹہرا ہون جہان لاکلن ٹہرا ہے - کلہ شب یا آج صبح اس مقدمہ کی
متعلق کچھ گفتگو نہین ہوئی نہ تو لاکلن اور نہ کسی شخص سے اظہار کی متعلق بحث ہوئی- البتہ
مین پریشان تھا کہ کسقدر عرصہ تک یہان روکا جاون گا اور مکان پر کی چند تکلیفات کا مین نے
ذکر کیا تھا مین نے کلہ یا آج ڈفنس کی طرف سے کسی شخص سے ملاقات نہین کی ہے اور نہ
مینے اور نہ کسی شخص نے لاکلن کا اظہار پڑھکر سنایا لاکلن برودھا سے کانپور رخصت پر آیا
کیونکہ تار برودہ سے دیا گیا تھا کہ اوسکے برادر نسبتی مسٹر گیبنس فتحگڈہ مین بیمار ہین جو کانپور سے
متصل ہے اور جہان ریلوے اوسوقت نہ تھی- لاکلن برودہ مین واپس نہین گیا- مجھے یاد
ہے اوسنے بیان کیا تھا کہ اوسکے پاس ایک ہزار روپیہ کی نوٹ اور نقد یات تھے اوسنے اپنی
مان کو زیورات رکھنے کی لیئے دیئے مجھے یاد نہین کہ زیورات کا کیا ہوا- زیورات مان کو دیتے ہوئے

نہیں دیکھا۔ بلکہ ماں کے پاس ایک روز دیکھا لاکلن کی ماں شروع جون میں کانپور آئیں تھیں۔ اور بعد
اوسکے لکھنؤ واپس گئیں یاد نہیں کہ کسقدر عرصہ تک کانپور میں ٹھہریں یاد نہیں کہ کہاں لکھنؤ میں
رہتی تھیں۔ وہ لکھنؤ لاکلن کے ساتھ گئیں۔ لاکلن کانپور میں جون میں آیا تھا۔ لاکلن اور
اوس کی ماں جب لکھنؤ گئیں گبنس وہاں تھا مسز گبنس کانپور میں تھیں جو روپیہ بروو سے
لاکلن لایا رفتہ رفتہ صرف کیا اخراجات کم تھے عمر اوسکی ۲۲ سال ہوگی مجھے یاد نہیں کہ کانپور
سے جانے کے بعد کسقدر عرصہ تک وہ لکھنؤ میں ٹھہرا یا سنہ میں کہاں تھا یاد نہیں کہ سنہ ۸۲ء
میں کہاں تھا خاص مقام اوسکا لکھنؤ تھا اور چکر لگاتا تھا میری پہلی بیوی لاکلن کی بہن کانپور میں
سنہ ۹۰ء میں مری سنہ ۶۹ء میں کانپور سے لاکلن کے چلے جانیکے بعد بہت کم میری بیوی اون سے
خط کتابت کرتی تھی اپنی بیوی کے وفات کے بعد لاکلن سے کچھ خط کتابت ہوئی ۲ یا ۳
سال کے بعد لاکلن کو چند دن ہوئے پونا میں دیکھا تھا۔ آخری دفعہ کانپور میں دیکھا تھا کیونکہ
مجھکو مشکل سے لکھنؤ تک کے جانے کی رخصت ملی۔ تھی ہمیشہ لاکلن سے دوستانہ تعلقات
رہے واقف نہیں کہ کب وہ مسزیون سے ملا اور نہ ذاتی طور پر واقف ہوں کہ کانپور سے جانے کے
وقت تک اونھوں نے کیا کیا وہ غریب آدمی ہیں اور واقف نہیں کہ اونکی کیا تنخواہ ہے۔
بعد ڈانلی و گرگڑو ڈکی چلے جانے کی لاکلن کانپور میں رہا۔ یاد نہیں کہ کسقدر بعد وہ لکھنؤ سے
واپس آئی جب میں نے لاکلن سے بیان کیا کہ ڈانلی بدمست کمرہ میں پڑا ہوا ہے وہ سے لکھنؤ
واپس لے جانا چاہیئے کہا بہت اچھا۔ تجہیز و تکفین کے اخراجات دینے کو وہ ٹھہرا یا حلف نہیں
اوٹھا سکتا کہ لاکلن کو وہ خرچہ ڈانلی یا گرگڑو دے نہیں لاکھ نہیں سکتا کہ کسقدر رقم تھی شاید
۲۰ روپیہ سے کم تھی۔ سینارام جنازہ بردار کا نام تھا۔ یاد نہیں کہ اب بھی اوسکا کارخانہ
موجود ہے یا نہیں سنہ ۸۱ء میں وہ کانپور میں تھا۔ پادری کا نام یاد نہیں میں مع چند دفتر کے ملازمین
کے جنازہ کے ساتھ گیا۔ ڈاکٹر نے مسز ڈانلی کی وفات کی وجہ لکھی سارٹیفکٹ دیا پادری نے
خواہش کی تھی۔ میں نے سارٹیفکٹ نہیں دیکھا مزید حالات عمر وغیرہ کی بابت میں نے بہم
پہونچائے جو بذریعہ لاکلن ملے یاد نہیں کہ میں نے اور حالات دریافت کئے بذریعہ تار
خرچہ جنازہ نہیں مانگا۔ یاد نہیں کہ اور حالات میں نے دریافت کئے یاد نہیں کہ سنہ ۶۹ء میں
کیونکر لفظ ڈانلی کا املا لکھا تھا۔ یاد نہیں کہ کیونکر صحیح املا نام کا لکھتا تھا ممکن ہے کہ اوسکے چہرہ پر
نام لکھا ہوا دیکھا ہو۔ یاد نہیں کہ مسز ڈانلی کا عیسائی نام کیا تھا ممکن ہے کہ جی ہو مجھے عیسائی

نام یاد نہین تھا اور سارٹیفکٹ کے لیے مین نے عیسائی نام نہین بتلایا مسیز ڈانلی کی وفات
کے بعد مجھے بڈھی ڈانلی کا پیشہ نہین معلوم ہوا نہین معلوم کب سنا مین خیال کرتا ہون کہ تفصیلی
حالات لوگون سے پوچھکر لکھین - مجھے یاد نہین کہ سارٹیفکٹ نمبری ۴۰ کے تمام حالات
بعد دفن مسیز ڈانلی مین نے بہم پہونچائی ڈاکٹر نے وجہ وفات پادری کو سارٹیفکٹ دیتے وقت
بیان کئے ہونگے -

مجھے یاد ہے کہ مسٹر ہل پاوڑی ۱۸۹۰ء مین کانپور کے قبرستان کی چارج مین تھے - جو چرچ آف انگلینڈ
ہے اب مجھے یاد آیا کہ مسٹر ہل پاوڑی نے مسیز ڈانلی کو دفن کیا تھا - اسوقت نہین معلوم
تھا کہ مسیز ڈانلی کس فرقہ عیسوی مذہب کی تھین پراٹسٹنٹ یا رومن کیتھلک - مین نے
مسٹر ہل سے تجہیز کے لیے کہا ہوگا - مسٹر ہل قبرستان کے چارج مین نہین تھے بلکہ پادری
کنٹونمنٹ جنکا نام یاد نہین تھین بتلا سکتا کہ کیون مسٹر ہل سے تجہیز کی خواہش کی گئی ممکن ہے کہ پادری
کنٹونمنٹ شہر کے باہر ہون مین نے لاکلن یا کسی اور شخص سے یہ نہین پوچھا کہ قبل تجہیز تکفین
مسیز ڈانلی کس فرقہ مین تھین ضرور خرچہ پادری کو دیا گیا ہوگا - چنڈلر وہورن ملازمین
دفتر سے تجہیز کے وقت آئے تھے -

مجھے یاد نہین کہ کبھی مسیز ہاجز سے ملاقات ہوئی اس نام کی عورت مسیز ڈانلی کے موت کے بعد
کانپور مین نہین دیکھی حلف نہین اوٹھا سکتا کہ اس نام کی عورت نے سارٹیفکٹ مین جات الغرض اندراج
بہم پہونچائے حلف اوٹھاؤنگا کہ مسیز ہاجز تجہیز کے وقت موجود نہ تھین یاد نہین کہ سوا اکر ہم تینونکا
اور کون تھا ۵ بجے یا چھ بجے قبرستان سے واپس آئے تھے جو تارگھر سے آٹھ یا دس منٹ
کی راستہ پر ہے اسٹیشن کو دس یا پندرہ منٹ کا راستہ ہے ہم لوگ ایک جگہ جمع ہوئے تھے
مس ڈانلی و لاکلن قبرستان کو پیدل چل کھڑے ہوئے تھے قبرستان کو واپس آنے کے
ایک گھنٹہ کے اندر وہ لوگ تارگھر واپس آئے ۷ بجے وہ لوگ پہونچے بڈھا ڈانلی قبرستان
نہین گیا تھا بلکہ اپنے کمرہ مین سو رہا دوسرے روز ۶ بجے قبرستان گیا اور ۷ بجے واپس آئی
کانپور پانچ یا چھ بجے کی گاڑی مین آئے تھے - یاد نہین کہ کیونکر قبرستان سے واپس آئے
گرٹروڈ اور لاکلن ایک ساتھ واپس آئے تھے اوس سے اور چنڈلر سے ملاقات ہوئی تھی - یاد
نہین کہ وہ گرٹروڈ کے ساتھ واپس آیا تھا یا بعد یاد نہین کہ اپنی مان کی وفات سے گرٹروڈ کو
بہت صدمہ ہوا تھا - جب وہ مع لاکلن کے قبرستان کو گئی اوسنے مجھ سے یہ نہین کہا کہ صندو

لاش نکالا جاوے گا میری علم مین ڈانلی سے بھی نہین پوچھا اور نہ کوئی اوزار پیچ نکالنے کا لیگئے تھے
معمولی طور پر لاش کا مونھہ اوپر تھا غیر معمولی ہوتا اگر خلاف جنوب رکھی جاتی۔ مجھے خیال نہین کہ بڑھی
ڈانلی نے اوس روز ہمارے ساتھ کھانا کھایا ممکن ہے کہ گرٹروڈ نے کھایا ہو قبرستان سے
چلنے کے وقت قبر بند نہین ہوئی تھی تکیہ دار سے بند کرنے کو کہدیا تھا میرے چلنے کے وقت
بعد خاتمہ نماز قبر بند ہونا شروع ہوئی تھی۔ کہہ نہین سکتا کہ کسقدر عرصہ کاریگرون کو لگا ایک منٹ
سے زیادہ قبر بند ہوچکی تھی۔ یاد نہین کہ رات کو کسی کاریگر نے قبرستان کے ماجرا کی میرے
پاس آکر رپورٹ کی کوئی سرکاری تحقیقات اس عجیب کارروائی کی نسبت نہین ہوئی۔ پادری
کے کانون تک خبر نہین پہونچی۔ خوف تھا کہ پہونچے گی معاملہ خاموش رکھنے کی لیے مین نے
لاکلن کی امداد نہین کی لاکلن یا چینڈلر نے قبرستان کا ماجرا مجھ سے بیان کیا کہ کیونکر صندوق
اوٹھایا اور کھولا کہہ نہین سکتا کہ کیون ڈانلی قبرستان نہین گیا مسز ڈانلی درمیان نو
دس بجے کے مری اور چھ بجے شام کو دفن ہوی جلدی اسباعث ہوئی کہ وہ سرکاری
مکان مین مری تھی اور گرمی کا موسم تھا ڈاکٹر نے جلد دفن کرنے کی ہدایت کی تھی گرٹروڈ اور لاکلن
باوجود خاتمہ تجہیز و تکفین قبرستان مین قبر دیکھنے گئے تھے یاد نہین کہ گرٹروڈ واپسی کے وقت
بہت رنجیدہ تھی۔

لاکلن یا چینڈلر نے قبرستان سے واپسی کیوقت بیان کیا کہ صندوق اوٹھایا گیا لاش کھولی گئی
اور گرٹروڈ نے اپنی مان کا چہرہ دیکھا جہان تک یاد ہے اور کچھ نہین کہا لاش کی نسبت
جہان تک یاد ہے نہین کہا۔ یاد نہین کہ گرٹروڈ نے اپنا اسباب اسٹیشن پر میرے گھر آنے کے
قبل چھوڑ دیا تھا یاد نہین کہ وہ اپنے ساتھ لائی تھی مجھے بخوبی یاد ہے کہ اوسی شب کو واپس نہین گئی
گرٹروڈ اور مسٹر ڈانلی ایک ہی کمرہ مین سوئے کیونکہ اور کمرہ خالی نہ تھا خالی کمرہ راستہ کا
تھا جسمین علیحدگی نہ ہوسکتی تھی ایک جگہہ سونے مین کوئی خلاف امر نہ تھا گرٹروڈ شب کو جلد سوئی
مین نقشہ تار گھر کا پنور کا یاد سے بنا کر پیش کرتا ہون مکان کی روکار جانب شمال ہے جسکے روبرو
سڑک ہے وسط مین دفتر ہے داہنے جانب میرا مکان اور بائین جانب ماتحتین کے کمرہ تھے
سوائے دو کمرون کے داہنی جانب کے تمام کمرے میرے قبضہ مین تھے ایک خالی کمرہ مسز
ڈانلی ٹھہری تھی جسکے اندر جانے کو یا تو جنوب جانب برآمدہ سے آنا ہوتا تھا یا خالی کمرے کی
یا جانب مغرب غسلخانہ و یا کھانے کی کمرہ سے ڈانلی کے کمرہ مین دو کھڑکیان جنوبی جانب

احاطہ کی طرف تھین مغرب کی جانب میرے خیال مین کوئی کمرہ نتھا کمرہ کے دو دروازہ تھے ایک
جانب غسل خانہ اور دوسرا راستہ کی طرف مین نے بچھونے و کرسیان اور کچھ فاضل اسباب
ڈانلی کی کمرہ مین بھیجدیا تھا اوس کمرے مین دو پلنگ تھے کہہ نہین سکتا کہ کیونکر رکھے تھے
کمرے مین ایک چھوٹا پنکھا رہتا تھا مین کہہ نہین سکتا کہ اوس روز پنکھے کا استعمال ہوا - مین نے
پنکھے کا انتظام کیا تھا میرے کمرے مین تمام موسم گرما پنکھا چلا کرتا تھا اور مغرب کی جانب سے
کھینچا جاتا تھا اگر ڈانلی کے کمرہ مین ہوتا جنوب جانب سے کھینچا جاتا کھانے کے کمرے مین ایک
لمپ تھا مگر برآمدہ یا راستہ مین نہین تھا کھانے کی کمرہ کا دروازہ اور راستہ کا دروازہ جانب
جنوب برآمدہ سے سیدھا نہین تھا کوئی شخص راستہ کے کمرہ مین نہین سوتا تھا اور مین خیال کرتا ہون
مسز ڈانلی کی وفات کیوقت بارش شروع نہین ہوئی تھی ممالک مغربی و شمالی مین بارش
وسط جولائی سے شروع ہو جاتی ہے - یاد نہین اوس خاص شب کو مین و لاکلن کہان
سویا موسم گرما مین عموماً ہم باہر سویا کرتے تھے - مسز گیبنس میری بیوی کے کمرہ مین سوتی تھین
ڈانلی کا کمرہ تنگ ۹ فٹ چوڑا اور ۱۵ فٹ لمبا تھا اسباعث چارپایان دیوار سے لگا کر بچھائی گئی
ہونگی اور درمیان مین راستہ چھوڑا گیا ہوگا ڈانلی کے کمرہ اور راستہ کے کمرہ کے درمیان پردہ
پڑا ہوا تھا کوئی پردہ کھانے اور راستہ کی کمرہ مین نہین پڑا تھا ٹھیک یاد نہین کہ دروازہ مین
سٹکنیان تھین یا نہین - مکان کے تمام دروازون مین سٹکنیان تھین اور چونکہ سرکاری
عمارت تھی اسباعث ہمیشہ مرمت ہوجاتی تھی - مجھے ذاتی علم نہین کہ اوس روز گررٹووڈ اور
دینے باپ نے شراب پی تھی یاد نہین کہ کسوقت دوسرے روز میری بیوی نے ڈانلی کی
شکایت کی صبح شاید ۹ و ۹ کے درمیان میری بیوی نے کہا کہ مہترانی جب ڈانلی کے کمرے مین
گئی تو دیکھا کہ ڈانلی ننگا پڑا ہے اسباعث وہ کمرہ صاف نکر سکی مین نے خود اس شکایت کی
صحت نہین کی یاد نہین کہ کسقدر عرصہ کے بعد لاکلن سے مین نے ذکر کیا صبح مین خیال کرتا ہون
کھانے کے وقت معلوم نہین کہ مہترانی زندہ ہے یا مرگئی یاد نہین کہ اوس روز لاکلن نے
ہمارے ساتھ کھانا کھایا کثرت کام کی سبب سے مین اکثر علاحدہ کھانا کھاتا تھا یاد نہین
کہ ۱۹ - جون کو گررٹووڈ اور اپنے خاندان کے ساتھ کھانا کھایا یا نہین کا پنور ریلوے اسٹیشن پر ڈانلی
کو پہونچانے نہین گیا لاکلن گیا تھا چند آٹھ مہینہ کا عرصہ ہوا محکمہ الہ اباد مین تھا سنا ہو رن
. نیو زینہ گیا ہے یاد نہین کہ علاوہ مسز گیبنس کے اور کوئی بھی مہمان ۱۹ - جون کو میرے یہان تھے

وہ اوسوقت تک میرے ساتھ ٹھہری جب تک اوسکا خاوند لکھنؤ مین نہین آیا فتحگڈھ سے لکھنؤ
جاتے وقت اوسکا خاوند میرے یہان ایک روز ٹھہرا تھا بعد وفات مسیز ڈانلی وہ لکھنؤ
گیا تھا کہہ نہین سکتا کہ کے سال بعد لکھنؤ مین آیا وہ لکھنؤ گیا تین یا چار سال ٹھہرا وہان
سے زیادہ ہی ٹھہرا مسیز گیبس کسولی مین مسٹر گیبس لکھنؤ مین ہین جسکو اونھون نے
اپنا وطن کرلیا ہے حلف اوٹھا سکتا ہون کہ جس عورت سے لاکلن نے مسٹر ڈانلی کے
ساتھ میری ملاقات کرائی وہ گرٹرود ڈانلی نہ کہ کیٹ ڈانلی تھی اوسوقت دو یا تین مرتبہ
اوسکو گرٹرود پکارتے سنا مسیز ہا جز کو کبھی نہین دیکھا اور نہ کبھی وہ کانپور مین آئی کہ میرے
گھر سے با و میل سے کم فاصلہ پر رہتا تھا یاد نہین کہ کہ مسیز ڈانلی کی وفات کیوقت کانپور مین تھا
وہ دفن کرنے نہین آئے تھے اور نہ جنازہ کے وقت قبل کانپور آنے کے اون کی بیوی مر چکی
تھی سنہ ۶۹ء مین کہ کی عمر ۔۔۔ یا ۔۔۔ سال تھی اوسکی چال چلن سے واقف نہین بہت کم ملاقات
ہوئی تھی مسٹر کہ نے صندوق زیورات مین جو لاکلن نے خریدا انگوٹھیان بالیان اور طوق تھی
اونھون نے اپر انڈیا بنک کانپور سے یہ مال فکر مین کرایا تھا میری موجودگی مین نہین خریدا تھا
اور نہ کسکتا ہون کہ کسقدر رقم دی معلوم نہین صندوق زیورات کیا ہوا حلف اوٹھا سکتا ہون کہ
قبل وفات مسیز ڈانلی لاکلن نے گرٹرود کی نسبت کا اپنے ساتھ میرے سامنے ذکر کیا
کانپور مین ذکر ہوا ڈانلی کا خاندان لکھنؤ مین تھا یاد نہین کہ مسیز گبنس مری تھین یا نہین لاکلن
لکھنؤ جا چکا تھا اور میری یہان ملاقات کرنے آیا تھا بعد ۲۰۔ جون کے لاکلن اور گرٹرود کو
ایک جا نہین دیکھا لاکلن کی ساتھ گرٹرود نے اپنی نسبت کا ذکر نہین کیا علاوہ لاکلن کے اوسکی
مان اور بہنین نسبت کا ذکر کرتی تھین خیال کرتا ہون کہ قبل وفات مان کے مگر بعد بیان لاکلن
کے ذکر ہوا لاکلن کی مان اور بہنین اسطرح نسبت کا ذکر کرتی تھین کہ گویا بالکل قرار پا گئی مسٹر
ڈانلی کے یہان لاکلن کی آمدرفت سے وہ ایسا سمجھین تھین میری بیوی لاکلن کے ساتھ
نہین گئین مگر ایک موقع پر لاکلن کی مان ڈانلی کے یہان گئی مسیز گیبنس کی یاد نہین مسٹر
لاکلن کو ڈانلی کی یہان نہین دیکھا مین کبھی ڈانلی کے یہان نہین گیا میری بیوی کو لاکلن نے
کبھی زیور نہین دیا اور نہ میری علم مین دوسری دو بہنون کو سنہ ۶۹ء مین لاکلن کے دونون میت
صرف کہ کا نام یاد ہے کہ میری علم مین ڈانلی کے یہان نہین جاتے تھے ایک یا دو مرتبہ کہ
سے گفتگو ہوئی تھی قبل ڈاکٹر کی طبی کے لاکلن لکھنؤ گیا تھا وہ بیماری سے واقف تھا کو جانا

کہ سخت بیمار نہین ہے جولائی یا اگست سنہ ۶۱ مین مس ارمن سے لاکلن نے شادی کی جو چرچ
آف انگلینڈ لکھنؤ مین پادری ایلس صاحب کی موجودگی مین ہوئی شادی کیوقت مین موجود تھا
وقت شادی گرٹروڈ یا اوسکے کسی عزیز کو گرجا کے دروازہ پر نہین دیکھا واقف نہین کہ کیون
لاکلن اپنی بیوی سے علاحدہ ہوا اب بھی علیحدگی ہے جب لاکلن کی شادی ارمن سے ہوئی
مسیز گینس تارگھر مین رہتے تھی جو قیصر باغ کے باہر تھا مین لکھنؤ سے بخوبی واقف ہون
شادی کے وقت لاکلن کا باپ مرچکا تھا کہہ نہین سکتا کہ اوسکی مان یا مسیز میکلوڈ شادی کیوقت
موجود تھین بعد شادی ہم لوگ مسٹر آرمن دولھن کی باپ کے یہان گئے میرے علم مین ڈانلی کی
لڑکیان وہان نہین آئین اور نہ مجھے کسی جھگڑے کی یاد ہے جو درمیان ڈانلی کے اور مسٹر
ارمن کے ہوا۔

بجواب سوالات مکرر۔ لاکلن کی شادی کے وقت ایک جھگڑا ہوا جسمین گرٹروڈ کو تعلق تھا
نقشہ ایس کی اسکیل پر طیار نہین ہوا ہے بلکہ یادداشت سے ۱۲ سال ہوئے مین نے یہ
مکان دیکھا تھا خاص کمرہ ٹھیک بنائے ہین ٹھیک نہین یاد رہ سکتا کہ سنہ ۶۹ مین کسی دروازہ پر
پردہ تھے یا نہین مجھے یقین ہے کہ ڈانلی کی کمرہ اور راستہ کے کمرہ مین پردہ تھا مجھے یقین ہے
کہ جنوب کی دیوار مین کوئی دروازہ نہ تھا جنوب سے ڈانلی کے کمرہ مین جانے کے لئے اس کی ضرورت
تھی کہ جانے والا برآمدہ ہوکر راستہ کے کمرہ مین جاے جو ۱۲ فٹ چوڑا اور ۱۸ لمبا تھا کھانے
کے کمرہ سے روشنی برآمدہ ہوکر خالی کمرہ مین پہونچ سکتی تھی لاکلن کی نسبت کچھ عرصہ تک
اعزا مین ٹھیک سمجھی جاتی تھی کبھی لاکلن کے باپ کو نہین دیکھا سنا تھا کہ وہ دینا پور مین پولیس
انسپکٹر تھا یہ بھی سنا تھا کہ اوسکو بنارس کی تاجران اسمتھ کمپنی سے تعلق تھا لاکلن نے اپنا
تعلق ریورے سے بیان کیا تھا قبل شہادت مین طلب ہونے کے واقف تھا کہ لاکلن منجانب
ڈیفنس گواہی دے گا اوسکی شہادت اخبارات مین پڑھی تھی مین اوسکی تصدیق کرنے والا تھا
مین مسیز ڈانلی کا عیسائی نام نہ اوسکے خاوند کا پیشہ جانتا تھا ممکن ہے کہ کاغذ ثبوت ہوے کی
حالات اور کسی جگہہ سے معلوم ہوے ہون قبل چلنے کے مین نے پیمایش نہین کی تھی کہ
کسقدر صندوق پرمٹی ڈال گئی تھی ممکن ہے کہ ایک فٹ سے زیادہ ہو مین اسکو غیر مناسب
نہین خیال کرتا کہ وقت ضرورت باپ اور بیٹی ایک ہی کمرہ مین سوئین ڈانلی کے کمرہ مین اتنی
چارپائیان تھین جو آسانی سے ہٹ سکتی تھین یاد نہین کہ مسیز گینس یا میری بیوی مسیز ڈانلی

کے جنازہ مین گیئین۔
سوال۔جب مسیز ڈانلی تمھارے گھر آئین تو کیا اونھون نے تمھاری موجودگی مین لاکلن اور گرٹروڈ کی نسبت لاکلن سے کچھ کہا (ج) نہین خطوط لُڈنی ادم مین نے لاکلن کو لکھی تھی
کرنل اے ایس لڈلو انسپکٹر پولس ریاست نظام ساکن سکندرآباد نے باقرار صالح ۲۸۔
تاریخ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ملزم کے روبرو بیان کیا۔ یہ خط نمبری ۴۴ مورخہ ۷۔ اپریل بنام اسٹیونسن میرا لکھا ہوا ہے خط نمبری ۴۴ کے لکھنے کی ایک دن قبل یعنی چھٹی اپریل کو مین نے مسٹر مہدیحسین سے اونکے مکان پر ملاقات کی۔مین نے بیان کیا کہ یہ فلسفہ عوام مین شایع ہوگیا ہے جانتک کہ مجکو خیال ہے اونھون نے مجھ سے کہا کہ کسی بزدل کا ظالمانہ حملہ اور بیجا حرکت ہے مین خیال نہین کرتا کہ اونھون نے کچھ سرکاری طور پر مجھ سے ذکر کیا مین اسکی حلف اوٹھا نہین سکتا کہ اونھون نے مجھ سے میری خدمات کے مانگنے کی درخواست کا ذکر کیا مین ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا۔جب مدار المہام حیدرآباد سے شکار کو روانہ ہوے تھے وہ صبح کی گاڑی پر گئے تھے خیال کرتا ہون کہ بذریعہ چھٹی ماہ اپریل کو مہدیحسن کے مکان پر طلب کیا گیا تھا یاد نہین کہ آیا مہدیحسین نے مجھکو طلب کیا تھا یا نہین کہ کوئی اور شخص میرے ساتھ تھا ۷۔ اپریل کو علی الصباح مدار المہام سے ریلوے گاڑی مین اسٹیشن پر اس مقدمہ کی بارہ مین گفتگو ہوئی اونھون نے مجھ سے خواہش کی کہ مین مصنف پمفلٹ کا پتہ لگاؤن۔ مدار المہام نے مجھ سے خود گفتگو کی گاڑی مین لوگون کا اژدہام تھا مین بھولتا ہون آیا اونھون نے یہ کہا یا نہین اون سے مہدیحسین پہلے گفتگو ہوئی تھی۔ مین خیال کرتا ہون کہ اونھون نے ذکر کیا۔مین نہین خیال کرتا کہ اونھون نے کسی عرضی کا مجھ سے تذکرہ کیا جو مہدیحسین نے اسبارہ مین اونکو دی تھین یاد نہین اونھون نے مصنف کا پتا لگانے کی نسبت مہدیحسین کی ذاتی پریشانی کا ذکر کیا۔ جہانتک مجھکو یاد ہے مدار المہام نے امید ظاہر کی کہ مین حتی الامکان مصنف کے پتہ لگانے مین کوشش کرونگا گفتگو صرف چند ہی منٹ تک رہی کیونکہ مین سمجھ گیا کہ مدار المہام کی کیا خواہش ہے۔ مین سمجھ گیا کہ مجھے ہدایت ہے کہ اس پمفلٹ کے مصنف اور شایع کرنے والے کا پتہ لگاؤن تحقیقات کا یہ ضروری حصہ تھا کہ اس پمفلٹ کے واقعات کو دریافت کرون تاکہ مجھکو مصنف اور شائع کرنے والون کا پتہ لگ سکے ۷۔ اپریل کو مجھکو مہدیحسین سے اسٹیشن پر ملاقات اور اون سے بات چیت کرنے کا خیال نہین ہے خط نمبری ۷ پہلی ہدایت اسٹیونسن کے نام تھی اس بارہ مین کارروائی کرین۔

سٹیفنس میرا ماتحت چیف سراغ رسان ہی وہ محکمہ سراغ رسانی کا میری ... ی مین ا ...
اسٹیشن پر مدار المہام کے آنے کے بعد پہونچا اور سیدھا اونکی گاڑی کے پاس گیا مین پاو گھنٹہ تک
اونکی گاڑی مین رہا - مین کہہ نہین سکتا کہ آیا مین نے اسٹیونس سے متعلق خط نمبری ۴۴ کے
آٹھوین اپریل کو ملاقات کی یقینا ملاقات ہوئی مین نے اسٹیونس کو ضرور ہدایت
سارہ مین کی ہوگی - نہین جانتا ہون کہ اسٹیونس کی خدمات ذاتی اور نج کے کامون
کے واسطے بخلاف حیثیت ہوم سکریٹری مہدیحسین کے سپرد کردیے گیے تھے اسٹیونس نے
بطور ایک افسر کے حسب الحکم میرے منجانب گورنمنٹ کارروائی کی مین اپریل سنہ ۹۲ء
مین انگلستان رخصت پر گیا ۱۷- اپریل کو مین نے حیدرآباد چھوڑا ا اور ۱۹- اپریل کو
بمبئی سے ولایت روانہ ہوا - ۷- اور ۱۷- اپریل سنہ ۹۲ء کے درمیان مین نے مہدیحسین
سے ملاقات نہین کی -

حیدرآباد مین میری عدم موجودگی مین مسٹر گف نے میری قایمقامی کی حیدراباد سے قبل
میری روانگی کے شالی ہند مین مین نے کئی تار بھیجے تھے مین نے یہ تار (نمبری ۱۱/بی)
بھیجا جو اوس تحقیقات کی ایک کارروائی تہی جسکا مجھکو حکم دیا گیا تھا - مین نے تار نمبری
۱۱/سی پایا - مین نے تار نمبری (ڈی) پایا - تار نمبری ۱۱/ای مسٹر ایچ گف نے میری غیر حاضری
مین پایا ہوگا - میری مسل مقدمہ ہذا کی میرے دفتر سے میری غیر حاضری مین منگا لی گئی تھی اور
پھر مین نے وہ نہین دیکھی گورنمنٹ نے مسل طلب کی تہی مین واقف ہون کہ وہ کیون
واپس نہین کی گئی - مسٹر فرڈیجی نے مجھکو سا نہ مین اسکی وجہ بیان کردی ہے اونہون
نے مجھسے کہا کہ مسل گورنمنٹ کی یہان نہین ہے مین نے کاغذ ثبوت نمبری ۱۱/اف بھیجا اور
کاغذ ثبوت نمبری ۱۱/جی پایا مین نے کاغذ ثبوت نمبری ۱۱/ایچ بھیجا اور ۱۱/جے پایا - کل کاغذات
مذکرہ بالا سواے کاغذ ثبوت نمبری ۱۱/ای میرے دستخط موجود ہین مین نے یہ مسل
پہلے نہین دیکھی - تب جو کاغذات مین پاتا تھا مسٹر ایچ گف کو دیدیتا تھا جو رکھتے تھے
اور اس مسل کے وہی خاص ذمہ دار تھے - مین کاغذ ثبوت نمبری ۱۱/کے سے واقف نہین
ہون لیکن اگر یہ میرے دفتر کی مسل ہے مین تصور کرلونگا کہ کاغذ ثبوت نمبری ۱۱/کے میرے
دفتر مین آیا تھا - مین نے کاغذ ثبوت ۱۱/ایل بھیجا اور کاغذ ثبوت نمبری ۱۱/ام پایا - مین نے
کاغذات ثبوت نمبری ۱۱/این بھیجا اور کاغذ ثبوت ۱۱/او پایا - مین نے ۱۱/پی کاغذ ثبوت بھیجا

[illegible]

اور کاغذ ثبوت نمبری ۱۱ کیو پایا میں نے صاف نقل کاغذ ثبوت پندرہ دیکھی ہے متذکرہ بالا
تار صاحب کے بھیجنے سے میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا فرض منصبی ادا کر رہا تھا تاکہ میں دریافت
کروں کہ کون پمفلٹ کا مصنف تھا - مدار المہام کی ہدایات ضرور تاً مختصر تھیں -
میں نے ولایت سے بمبئی واپس آنے پر وہاں مہدی حسین کو دیکھا - میں نے اونکو مسٹر
راوش سالسٹر کے مکان پر دیکھا - میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے اوسی ٹرین میں جسمیں مہدی حسن
بھی تھے حیدرآباد تک سفر کیا - مسٹر راوش کے مکان پر میں نے پمفلٹ کا ذکر کیا لیکن یوں
ہی تھا انگلستان سے واپسی پر اون سے گفتگو نہیں ہوئی مہدی حسین کو معلوم تھا . گورنمنٹ تحقیقات
کر رہی ہے مجھکو یاد نہیں ہے کہ میں نے مہدی حسین سے دریافت کیا کہ میرے دفتر کی مسل مقدمہ
پمفلٹ . کہاں تھی اور نہ مجھکو خیال ہے اونھوں نے کچھ ذکر کیا حیدرآباد میں واپسی کے بعد مہدی حسین
سے اکثر ملاقات ہوئی اور اون سے ذکر آیا کیونکر مقدمہ چل رہا ہے مجھے اس بیان کا خیال
ہے کاغذ ثبوت نمبری پندرہ میرے دفتر میں میری عدم موجودگی میں آیا - اپنے علم و یقین
میں مہدی حسن کے اس خط کی تحریر سے ناواقف تھا - ایسا خیال اونھوں نے میرے
دل پر چھوڑا -

سوال کیا تم واقف تھے مہدی حسین نے لفافہ کی مہر توڑ ڈالی جس میں مسل مقدمہ بحالت
قبضہ گورنمنٹ بند تھی اور ہر ایک خط پڑھ لیا؟

جواب - میں اس سے واقف نہ تھا -
یہ خیال کر کے کہ وہ کاغذ ثبوت نمبری پندرہ سے بالکل واقف نہ تھے میں نے اوس پر
گفتگو نہ کی لیکن اگر میں خیال کرتا کہ وہ جانتے تھے میں یقیناً اونکو اس معاملہ پر گفتگو کرنے کو
مجبور کرتا قبل میری روانگی ولایت کے میں واقف تھا کہ گورنمنٹ کا مقدمہ چلانے
انعام دینے کا ارادہ تھا - مجھکو یاد نہیں کہ مہدی حسن نے مجھ سے اسکا ذکر کیا لیکن یقیناً
اونھوں نے اسبارہ میں خط لکھا تھا مجھکو خیال تھا کہ انعام کی زیادہ تر مقدار خزانہ گورنمنٹ
سے آئے ہوگی -
میں ۱۰ - جولائی کو بمبئی میں تھا - مسٹر ایچ گف کے دستخطی خط بنام مسٹر فریدونجی ...
موجود ہیں -
خط نمبری ۴۶ فریدونجی کے نام مسٹر گف کی تحریر میں ہے اور اوسکا جواب پشت پر مسٹر گف کی تحریر میں ... کاغذ

اظہار کرنل لڈلو

ثبوت نمبری ۴۷ ا ی یہ خط میرے حکم سے مہدی حسین کو ۱۴- جولائی ۹۲ء کو بھیجا گیا تھا
نمبری ۴۸ یہ خط نمبری ۴۹ مورخہ ۱۹- جولائی ۹۲ء بنام مسٹر مہدی حسین میری تحریر مین
... مین بھول گیا جس نوٹ کا اوسمین ذکر ہے کیا مطلب تھا اس مسودہ پر مسٹر گف
... دستخط ہین اور مجھکو ہر ایک وجہ یقین کی ہے میرے دفتر سے بھیجا گیا تھا (نمبری ۵۰) خط نمبری
... حسین کا مجھے ملا- مین نے اسکی پشت پر دستخط کر دیے مین نے اس خط کو نمبری
... مہدی حسین کی تحریر مین پایا اور مین نے یہ خط نمبری ۵۳ فریدنجی کو بھیجا تھا اور جواب
مین یہ خط نمبری ۵۴ پایا مین نے مسٹر گف کو ہدایت کی کہ وہ خط مہدی حسین کو لکھین خط نمبری
۵۵ مسٹر گف کی تحریر مین ہے خط نمبری ۵۶ بھی میری ہدایت سے مہدی حسین کی بھیجا گیا تھا
اور مسٹر گف کے اوسپر دستخط موجود ہین خط نمبری ۵۷ مین نے فریدنجی کو لکھا معمولی طور سے
صاف اور دستخط کراکے اون شخصون کو بھیجے گئے جنکے نام وہ تحریر کیے گئے ہین- مسودہ نمبری
۵۸ مسٹر گف کا دستخطی ہے اور مین نے اسکی صاف نقل نمبری ۵۹ بھجوا دی خط نمبری ۶۰
فریدنجی سے مین نے پایا اور پشت پر سیاہی مین میرے دستخط موجود ہین بعدازین مین نے
مسٹر گف کو ہدایت کی میری دستخطی احکام کی تعمیل نہ کرین اور اونھون نے پنسل سے
اس مضمون کا ایک نوٹ کاغذ ثبوت نمبری ۶۰ پر لکھا ہے-

مین نے یہ خط نمبری ۶۱ مورخہ ۱۰- اپریل مہدی حسین سے پایا- اور اوسپر میرے دستخط موجود ہین-
یاد نہین ہے کہ مین نے مہدی حسین سے اون تارون کا ذکر کیا جو پمفلٹ کی بابت شمالی ہند کو
بھیجے گئے ہین اپنے علم سے کہہ نہین سکتا کہ مہدی حسن خاص تار سے واقف تھے جو شمالی
ہند کو بھیجا گیا مین واقف ہون کہ مہدی حسین واقف تھے تحقیقات حیدرآباد یا شمالی ہند مین ہو رہی ہے
چونکہ تمام وہ اشخاص جنکا ذکر پمفلٹ مین ہے شمالی ہند مین رہتے تھے-

مین جانتا تھا کہ مسٹر اسٹیونسن اور مہدی حسین سے خط کتابت تھی اسٹیونسن جانتے تھے کہ
تحقیقات شمالی ہند مین ہو رہی تھی- یاد نہین کہ مسٹر اسٹیونسن نے مجھسے کبھی کہا کہ اونھون
نے مہدی حسین سے اسکا ذکر کیا مجھکو خیال نہین ہے کہ اسٹیونسن کو مین نے کہتے ہوے سنا
مہدی حسین شمالی ہند کی تحقیقات سے واقف تھے قبل ولایت روانہ ہونے کے کچھ تحقیقات
بلدہ کے منصف کا پتہ لگانے کی بابت کی گئی تھی- تحقیقات دربارہ محمد اکبر خان چیف

جسکا ذکر [illegible]

متعلقین وفتر فریدیجی ہوئی تھی۔ خیال نہین ہے کہ کچھ نتیجہ اس تحقیقات سے نکلا زیادہ حصہ
تحقیقات کا شمالی ہندمین ہوا۔ مجھکو کوئی سبب یقین کرنے کا نہین ہے کہ جب مہدیحسین جانتے تھے
کہ تحقیقات ہورہی ہے اونھون نے شمالی وجنوبی ہند کی تحقیقات مین تفریق کی۔
مہدیحسین نے مجھسے پمفلٹ کے بارہ مین ۶- اپریل کی شب کو نہ کہ ۷-اپریل کو سنا۔ مین کہہ
نہین سکتا ہون کہ مجھسے اور اون سے گنگوا اسٹیشن پر ۷- اپریل کو ہوئی ہو قبل سے ولایت
کی روانگی کہ مین نے مقامی تحقیقات کی۔ مین نے محمد اکبرخان سے ملاقات کی اور اٹیونسن کے
پاس جانے کی ہدایت کی۔ محمد اکبرخان ایک پولس مین وہ اون اشخاص سے ہے
جسکا تذکرہ پمفلٹ مین بطور شریک کے آیا ہے جب مین نے اکبرخان کا اظہار لیا واقف
نہ تھا کہ اوسنے دو خط گورنمنٹ کو لکھے ہین۔
مین یقین کرتا ہون کہ مہدیحسین کو درمیان اپریل وجولائی کے معلوم تھا کہ مین نے محمد اکبرخان سے
گفتگو کی ہے مجھکو یاد نہین کہ محمد شکور سے ملاقات کی۔ مجھکو یاد نہین کہ مین نے گورنمنٹ کو
مشورہ دیا ہو کہ مین بغیر وارنٹ اور سوا ے حلف نامہ یا اطلاع کے کوئی کارروائی نہین کرسکتا
مہدیحسین کا بیان ۱۲-۱ اگست سنہ ۱۸۹۲ء مین مضمون قبل کرنل لڈلو نے روانگی ولایت نہ تو
مین نے کرنل لڈلو سے خط کتابت کی اور نہ کرنل لڈلو نے مجھسے کی بالکل غلط ہے علاوہ
ہماری گفتگو ۶- اپریل مہدیحسین کا خط مورخہ ۱۱- اپریل بنام میرے (کاغذ ثبوت نمبری ۱۲ موجود ہے)
مہدیحسین کا باقرار صالح یہ بیان کہ مدار المہام نے کرنل لڈلو سے فہمایش نہین کی مصنف
یا مصنفین پمفلٹ کا پتہ لگا دین غلط ہے۔
مہدیحسین کا بیان کہ مجھکو گورنمنٹ کی جانب سے تحقیقات کا علم نہین بلاشک غلط ہے مجھے
یاد ہے کہ مسیز مہدیحسین اور مسٹر مہدیحسین کے تعلقات کی نسبت افواہین مشہور تھین یاد ہر
مسیز مہدیحسین کی عفت کی نسبت مین نے ایک افواہ سنی کہہ نہین سکتا کہ مہدیحسین کے ولایت
سے واپسی کے بعد یہ افواہ سنی یاد نہین کہ کرنل ہنڈرسن سے مسٹر اور مسیز مہدیحسین کے تعلقات
کی نسبت گفتگو ہوئی یاد نہین کہ مین نے متذکرہ بالا افواہین مسیز مہدیحسین کی ملکہ معظمہ سے ملاقات
کے بعد سنی مین نے پولنڈ صاحب کی تحقیقات کا ذکر تا حال نہین سنا تھا۔
بجواب سوالات جرح میری تحقیقات ان امور کی نسبت تھی (۱) پمفلٹ کے مصنف کا
پتہ لگانا اور گرہٹوڈ ذاتی کا جانچنا اور حال دریافت کرنا تحقیقات ضرورتاً ان دو شاخون کی سمت

اور مین یقین کرتا ہون کہ مسٹر مہدیحسین کو معلوم تھا مجھکو گرٹ وڈ دانلی کی متعلق الزامات متذکرہ بعنوان
کی بابت تحقیقات کرنا تھی مجھکو ذاتی علم نہین کہ مسٹر مہدیحسین ہرایک کارروائی سے
واقف تھے مین ذاتی طور پر واقف نہین ہون کہہ نہین سکتا کہ کاغذ ثبوت نمبری ۱۱ لی
سے وہ واقف تھے مین یقین کرتا ہون کہ وہ جانتے تھے۔ کیونکہ مین بعد واپسی انگلستان مختلف
اوقات پر اون کو کارروائی مقدمہ سے اور جو کچھ مقدمہ کے بارہ مین ہوتا تھا آگاہ کرتا رہا مجھکو
ایک خاص گفتگو یاد ہے جو کہ مین نے دربارہ کاغذات نمبری ۱۵ اون سے کی اور مین نے
اپنا تعجب کارروائی پر ظاہر کیا اور اپنی راے ظاہر کی اگر اوس موقع پر تحقیقات روکی
جاے گی تو عوام کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ گورنمنٹ کی طرف سے تحقیقات بند کرنے مین کوشش
ہوئی ہے مہدیحسن ایسی کارروائی سے متعجب ہوے تھے۔

مجھکو تاریخ یاد نہین کہ جب گفتگو ہوئی۔ مقدمہ دائر کرنے کے چند دنون پہلے یا بعد یہ گفتگو ہوئی
تھی یاد نہین ہے کہ مین نے اون سے گفتگو کرنے کے وقت کاغذ ثبوت نمبری ۱۱ بی کا ذکر
کیا ہو۔ یاد نہین ہے کہ مین نے مہدیحسین سے گفتگو کرتے ہوے کسی خاص وقت پر کسی خاص شمالی
ہند کے تار پر گفتگو کی تھی یہ جواب اون سب کاغذات ثبوت سواے نمبر ۱۵ کے جو کہ
مجھکو آج دکھلائے گئے ہین صادق ہو۔ مین نے بمبئی مین پہونچکر خبر پائی کہ مترا اس پمفلٹ کا
شائع کرنے والا ہے اور نہ مین نے خط (نمبری ایو) اسٹیونسن کو لکھا۔ کاغذ ثبوت نمبری ۴۸
مسٹر مترا پر دعویٰ کے متعلق ہے کاغذات ثبوت نمبری ۴۹ بھی اوسی کے متعلق ہے۔
کاغذ ثبوت نمبری ۵۰ بھی مترا کے مقدمہ سے تعلق رکھتا ہے اور اسی طرح سے کاغذات ثبوت
نمبری ۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰ بھی ہین۔

مجھکو ٹھیک تاریخ یاد نہین کہ کب مین انگلستان سے حیدرآباد واپس آیا خیال کرتا ہون گیارہ
یا بارہ جولائی ۱۸۹۲ء تھی۔ مین ہمیشہ خیال کرتا رہا کہ یہ کل کاغذات ثبوت مجھکو مہدیحسین
سے بحیثیت ہوم سکرٹری کے ملے تھے ثبوت ۶۱ ظاہرا میری رخصت کے بارہ مین ہے اور کاغذ
ثبوت نمبری ۶۲ اوسی کے متعلق ہے۔ مبلغ عار بابت انعام جسکا ذکر ہے مین سرکاری روپیہ
خیال کرتا ہون۔ مجھکو یاد نہین کہ مجھ سے اور مہدیحسین سے سواے کاغذ ثبوت نمبری ۶۱ کے
اور کوئی نیم سرکاری خط کتابت ہوئی اگر کوئی ہوتی تو ضرور مسل مین منسلک ہوتی۔ مین واقف
نہین کہ کچھ نیا کتاب ہے۔ دفتر اور مسٹر فریدونجی سے براہ راست ہے کہ مسٹر مہدیحسین کے دفتر کے

ذریعہ سے بدلی ہے۔ مین کہہ سکتا ہون کاغذ ثبوت نمبری ۲۳ محمد اکبر کو براہ راست میری دفتر سے
بھیجا گیا تھا۔ کوئی ضرورت نہ تھی خط مہدی حسین کے ذریعہ سے جاسے کیونکہ محمد اکبر میری ماتحت
تھے کاغذ ثبوت نمبری ۲۴ مسٹر فرید نجی کے بیان سے محمد اکبر کو براہ راست بھیجا گیا تھا۔ اوپر
کوئی نشان موجود نہین ہے کہ میرے دفتر سے گذرا۔ مناسب اور عام طریقہ یہ ہوتا کہ خط بذریعہ
میرے دفتر کے بھیجا جاتا۔ اس قسم کی خط کتابت درمیان ہوم سکرٹری یا پرائیوٹ سکرٹری
مدار المہام اور میرے ماتحتان سے میرے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی مدار المہام کے خطوط بنام میرے
عموماً ہوم سکرٹری یا پرائیوٹ سکرٹری مدار المہام کے ذریعہ سے آیا کرتے ہین کثرت سے
خط کتابت ہوم سکرٹری کے دفتر سے گذرتی ہے۔ خاص کاغذات پرائیوٹ سکرٹری کے
ذریعہ سے کبھی کبھی آتے ہین۔ مین یقین کرتا ہون کہ ہدایت تھی کہ اس مقدمہ کے متعلق
کل کاغذات پرائیوٹ سکرٹری اور نہ کہ ہوم سکرٹری کے سے میرے دفتر مین آیا کرین
مجھکو یاد نہین ہے کہ مین نے ایسی ہدایات دیکھی۔ رشوت ستانی کے مقدمہ مین مین نے
تحریری ہدایات اس قسم کی جاری کی تھین شاید یہ ہدایات زبانی ہون مین نے اس مقدمہ مین
گورنمنٹ کی ہدایات کے رو سے نہ کہ مہدی حسین کے ذاتی کہنے پر انعام کا اشتہار دیا۔
ہدایات مجھکو بذریعہ مسٹر فرید نجی کے زبانی۔ مہدی حسین مجھے کیونکر کہہ سکتے تھے وہ موجود
نہ تھے (جب اظہار گواہ دوبارہ پڑھکر سنایا گیا اوسنے بیان کیا انعام کا اعلان اصل مین جاری
ہوا۔ اشتہار لکھا گیا لیکن شایع نہین ہوا) مہدی حسین جب مدار المہام کے ساتھ باہر گئے تب بھی
اپنے عہدہ کا کام کرتے تھے۔ مہدی حسین نے بھی انعام دینے کا اشتہار دیا اونھون نے
ایک ہزار روپیہ اپنی ذاتی جیب (کاغذ ثبوت نمبری ۱۹) سے دینا چاہا مجھکو یقین ہے
کہ مہدی حسین کو سرکاری انعام کی خبر ضرور معلوم ہو گی میری ولایت سے واپسی کے بعد
واقعات سے مجھکو اس امر کا یقین ہے کیونکہ ایک موقع پر مجھسے اور اون سے سرکاری
انعام کے اشتہار کے بارہ مین گفتگو ہوی جو کہ عنقریب شایع ہونے والا تھا جسکا مسودہ مین نے
خود تحریر کیا اور جو کہ دوسرے دن نے صحیح کیا اور تحریر کرنے کے بعد کل شایع نہ ہوا۔ مجھکو خیال
نہین کہ مقدمہ دایر کرنے کے پہلے یا بعد گفتگو ہوئی مین خیال کرتا ہون کہ یہ سرکاری ملازمت کی حیثیت
مین گفتگو ہوئی۔ صرف ایک ملاقات پنج کی ہوئی تھی پہلی اپریل کی ملاقات کو مین پنج خیال
کرتا ہون اور پمفلٹ کو پنج د معاملہ خیال کیا۔ جب تک مین حیدر آباد سے دو ۱۲

مین نے پمفلٹ کو بہت ہی پوشیدہ اور ان کا معاملہ خیال کیا مسٹر گف اور اسٹیونسن کو معلوم تھا
جب مین حیدرآباد سے روانہ ہوا کہ تحقیقات پمفلٹ کی پوشیدگی سے ہو رہی ہے مجھکو یاد
نہین کہ مین نے مہدی حسین کو جب وہ مدار المہام کے ساتھ تھے پمفلٹ کے بارہ مین لکھا۔ اگر
پاس نقل ہوتی تو وہ مسل مین ضرور ہوتی مین مدار المہام اور نہ مہدی حسین سے جبکہ وہ کیمپ
مین تھے ملاقات کرنے گیا۔ مجھکو یاد نہین کہ مین نے اس مقدمہ کے بارہ مین جبکہ
وہ شکار پر تھے مدار المہام کو لکھا اگر لکھا ہوگا تو وہ مسل مین ضرور درج ہوگا مجھکو مہدی حسین
سے پلیٹ فارم یا مدار المہام کی گاڑی مین ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء مین ملاقات کی یاد نہین
جب مدار المہام سے ملاقات کرتا تھا کہہ نہین سکتا کہ مہدی حسین موجود تھے یا نہین مدار المہام نے
مجھکو آہستہ سے ہدایت دی تھی کہ اور دیگر لوگ نہ سنین مین بحلف نہین کہہ سکتا مہدی حسین
نے مدار المہام کی ہدایات سنی یا نہین سنی اگر وہ ہمارے نزدیک کھڑے ہونگے ضرور سنا ہوگا
مہدی حسین کا بیان کہ مدار المہام نے میرے سامنے کرنل لڈلو کو ہدایات ۷۔ اپریل کو ریلوے
اشٹیشن پر نہین دی شاید ٹھیک ہو۔
مجھکو خیال نہین کہ مین نے اس شخص کو مقدمہ کے معافی دینے کا وعدہ کیا یا معافی کی راے
دی (جبکہ اظہار پڑھا گیا گواہ نے بیان کیا جہانتک مجھکو یاد ہے اشتہار مین معافی
کا ذکر تھا عبارت بڑھائی جاے۔
کاغذ ثبوت نمبری ۴۵ میری پہلی ہدایت اسٹیونسن کے نام تھی جب تک میری ملاقات مدار المہام سے
۷۔ اپریل کو اسٹیشن پر نہین ہوئی مین نے اونکو کوئی ہدایت نہین دی تحریر خط نمبری ۴۴ اور
ملاقات مدار المہام کے درمیان اسٹیونس سے ملاقات کی یاد نہین ۱۸۹۲ء مین جو افواہ مین نے سنی
وہ مسز مہدی حسین کی نسبت تھی نہ کہ اونکی پمفلٹ کی نسبت۔
بجواب سوالات مکرر جو گفتگو انعام کی بابت مہدی حسین سے ہوئی وہ بعد واپسی انگلستان عمل مین
آئی انعام زیر بحث دینے کی تجویز تھی۔

رفیع الدین بیگ ولد مرزا عشر بیگ کلرک عدالت سشن جج رائے بریلی نے باقرار صالح ۱۹- دسمبر ۹۲ سنہ کو
بیان کیا میری تعلیم کیننگ کالج لکھنؤ مین ہوئی تھی بچپن سے وہان واقف تھا ۶۲ سنہ سے ۷۱ تک کالج
مین تھا اس زمانہ ملاقات مہدیحسین مین باہم محبت تھی مین گرٹروڈ ڈانلی نامی ایک چھوکری سے لکھنؤ مین
واقف تھا اول ملاقات ۶۹ سنہ ۷۰ مین ہوئی کہ میرے چچا کے یہان وہ آیا کرتی تھی میرے چچا مرزا
عباس بیگ تھے اور گرٹروڈ ڈانلی مسیز ڈوبائیس کے گھر مین رہتی تھی مکان فوٹو نمبری ۲۹ و ۲۹
اے سے واقف ہون یہ مسیز ڈوبائس کا گھر ہے اوسوقت گرٹروڈ کے خلاف کچھ نہ جانتا
عورتین میرے چچا کے یہان کی اردو زبان مین، گفتگو کرتی تھین انگریزی سے واقف نہین تھین
اوس زمانہ مین گرٹروڈ کا باپ میرے خیال مین اوسکے ساتھ ڈوبائیس کے گھر مین رہتا تھا اوسوقت
اوسکے باپ سے واقف نہین تھا جب ڈانلی سے ملاقات ہوئی اوسکو بدمست پایا دو برس تک
پھر ملاقات نہین ہوئی تھی - مین لاڈلی صاحب سے واقف تھا جو مالدار ہین اور راجہ نان پارہ کے عزیز
میرے اعزا نے مجھسے گرٹروڈ کی تعلق ... لاڈلی صاحب کا تذکرہ کیا دو سال کے بعد مین نے
گرٹروڈ کو پھر دیکھا گلمن نامی پنشن یافتہ کے یہان ملاقات ہوئی جو قیصر باغ مین رہتا تھا
مہدیحسین اور گرٹروڈ سے یکے بادیگرے ملاقات ہوئی گفتگو کے بعد معلوم ہوا کہ گرٹروڈ کی میرے
چچا کے اعزا سے ملاقات تھی بعد اوسکے نئے گانون مین مین اونسے ملنے گیا اوسکی بڑی بہن مسیز
ہاجز سے ملاقات ہوئی باپ بھی وہان رہتا تھا کہ جب اوس سے ملاقات ہوئی اول مرتبہ مہدیحسین کی
گرٹروڈ سے ملاقات گلمن کے مکان پر ہوئی تھی کوئی شادی کا موقع تھا نئے گانون مین ملاقات کے بعد
مجھے معلوم ہوا کہ گرٹروڈ اور مسیز ہاجز عام طوائف پیشہ ہین یوسف الزمان سے کیننگ کالج مین
واقف تھا اونکی ملاقات گرٹروڈ سے مین نے کرائی اوسوقت مجکو اکثر گرٹروڈ ڈانلی سے مباشرت
کا اتفاق ہوا جب ۶۹ سنہ ۷۰ مین اول مرتبہ گرٹروڈ کو دیکھا تھا اسکی عمر قریب سولہ سال کی معلوم ہوتی
تھی ان ملاقاتون مین مجکو اوس سے محبت ہوگئی وہ اوسوقت بہت خوبصورت عورت معلوم ہوتی
تھی مجکو شک ہوا تھا کہ یوسف الزمان کی بھی اوسی پر نظر ہے ایک مرتبہ مین نے اسکی شکایت
کی اور اوسنے قبول کیا میرے شکوک یوسف الزمان کے مکان پر گرٹروڈ کو دیکھ کر بالکل صحیح ہوگئے
اونکے اور میرے درمیان ان شکوک کی وجہ سے کسی قدر ناراضی پیدا ہوئی تھی کہ اونھون نے
مجکو موقع اپنے گھر پر ملاقات کا دیا مین نے دریچہ سے ... انگریزی لباس مین اونکے مکان کی چھت پر
دیکھا مین نے اوسوقت اپنا اطمینان کر لیا کہ گرٹروڈ نے تمام شب وہان گذرانی مہدیحسین میرے علم مین

یعنی ملاقات کی زمانہ مین گرٹروڈ کے یہان جایا کرتے ہے کہ نہین سکتا کہ اون مین سے مباشرت
کرتے تھے یوسف الزمان کی ملاقات دو یا تین مہینہ تک رہی گرٹروڈ اور یوسف الزمان و میرے
تعلقات سے مہدی حسین واقف ہین جب یوسف الزمان کا تعلق گرٹروڈ سے منقطع ہوا تو گرٹروڈ
مہدی حسین کے بھائی حیدر حسین کے ہاتھ آئی. گرٹروڈ سے اونکے باپ کے مکان پر رہنے کا نون مین
ہے تھے مین سیٹی سپرنٹنڈنٹ پولس مسٹر ہاٹن سے واقف تھا۔ ہاٹن صاحب جو کارروائی گرٹروڈ
کی خلاف کرنے والے تھے اوسکی بابت مہدی حسین نے مجھ سے مشورہ لیا مسٹر ہاٹن چاہتے تھے
کہ ان دو لڑکیون کو بطور طوائف لیسنس دین اور مہدی حسین چاہتے تھے کہ گرٹروڈ کو چھپا کر
بچالین یہ ماجرا میرے کالج چھوڑنے کے بعد ہوا۔

مین نے امیر مرزا کی مہدی حسین سے اسی غرض سے ملاقات کرائی امیر مرزا پندرھوین گواہ مستغیث ہین
اونھون نے مجھ سے کہا کہ اونھین گرٹروڈ سے تعلق ہے مین کپتان نوبل سیٹی مجسٹریٹ لکھنؤ سے
واقف تھا جنھون نے مسز ہاجز اور گرٹروڈ کو نوٹس دیا تھا کہ ۲۴ گھنٹہ مین شہر چھوڑ دین یہ دونون
لڑکیان آخر مین میرٹھ چلی گئین۔

اوس زمانہ مین مہدی حسین پرتاب گڈھ اور رائے بریلی مین تحصیلدار تھے گرٹروڈ اونکی محافظت مین
تھی جب لکھنؤ مین وہ تحصیلدار تھے مہدی حسین مرزا عباس بیگ کی کوٹھی کے سامنے کلکٹر کے مکان مین
مجکو لے گئے جنمین وہ دو نو ٹھہرے ہوئے تھی مین فوٹو نمبری ۶۰ دیکھتا ہون جس مکان مین مہدی حسین
کے ساتھ گیا تھا فوٹو نمبری ۲۵ اوس سڑک کا ہے جو قیصر باغ سے گولا گنج کو گئی ہے مین مرزا
عباس بیگ کی کوٹھی کو فوٹو نمبری ۶۲ اسے بتلاتا ہون جس مین گرٹروڈ کو دیکھا اور ٹی کلکٹر کا مکان
ہے جب اوس مکان مین گیا گرٹروڈ کو مین نے دیکھا اور پہچانا کہ یہ وہی عورت ہے جسکو سنہ ۶۹ مین
مین نے لکھنؤ مین دیکھا تھا اور سنہ ۷۲ تک جسسے محبت رہی اوس موقع پر گرٹروڈ سے گفتگو ہوئی۔ مین
نے پوچھا کہ اب کس نام سے لوگ تم سے مخاطب ہوتے ہین اونھون نے جواب دیا مس
ڈالی کہتے ہین مہدی حسین نے مجھ سے یہ بیان نہین کیا کہ اون کی گرٹروڈ سے شادی ہوئی تھی
مہدی حسین کی پرانی محبت کا خیال کرکے مجھے امید تھی کہ وہ ضرور ذکر کرتے اگر گرٹروڈ سے
شادی ہوئی ہوتی سنہ ۷۲ مین جب گرٹروڈ سے محبت تھی مین کنوارا تھا اسکے قبل مہدی حسین سے
اونکے مکان مین ایک سال پہلے ملاقات ہوئی تھی اوسوقت گرٹروڈ کو نہین دیکھا مین خیال
کرتا ہون کہ حیدرآباد کے باہر تھی مہدی حسن نے پرسال مجھ سے اپنی شادی کا ذکر نہین کیا

پتہ لگانے کی بابت وعدہ کیا گیا ہے خط کے خاتمہ پر لکھا گیا تھا کہ یہ تمام تحریر راز کی ہے مین نے
لکھا ہے مجھے خوف ہے کہ آپ کو غلط مشورہ دیا گیا ہے کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ مقدمہ ضرور ہارینگے
اور اپنی بیوی کا چال چلن پھر سے نہ قایم کر سکین گے بلکہ ممکن ہے کہ اوسکی عصمت مین اور کچھ دہبا
لگے گا فقرہ الف خط نمبری ۵ مین میری جانب سے خوف ظاہر کیا گیا تھا ہے مجھے خوف تھا کہ اگر مہدحسین
عدالت کو بھاگئے تو مجھے گواہی مین جانا ہوگا وہ مقدمہ ہارینگے اور میرے ہاتھ سے ملازمت جاتی
جسوقت مین نے خط نمبری ۵ لکھا ہے مجھے معلوم تھا کہ علاوہ میرے اور بھی لوگ گریٹ وڈ کی
بدچلنی کی شہادت دے سکتے تھے مجھے خیال تھا کہ انکی شہادت مہدحسین کو تباہ کریگی فقرہ ۲ خط نمبری ۵ مین میرا خیال
مصنف کی نسبت شبہہ پر قایم تھا مین نے لکھا تھا کہ تحریر راز کی ہے کیونکہ مہدحسین نے بھی مجھے یہی لکھا تھا مین نے
آخری فقرہ خط نمبری ۴ محض بخیال رعایت لکھا حالانکہ اوس سے میرا مطلب یہہ تھا کہ گریٹ وڈ اونکی
منکوحہ بیوی تھی بعد روانگی خط نمبری ۴ میرے پاس ایک تار سمو جنگ کا آیا جو گم ہو گیا ہے
اوسکا مطلب یہ تھا کہ سچ سچ بیان کر دو دو یا تین دن بعد تحریر خط نمبری ۴ تار آیا تھا مین قادر بخش
نامے ایک شخص سے واقف ہون وہ فیض آباد مین ٹھیکہ وارڈک اور انریری مجسٹریٹ ہین
اس سال شروع جون مین پمفلٹ کے بارہ مین راے بریلی مین اون سے گفتگو ہوئی اونہون
نے بیان کیا تھا وہ مہدحسین کی جانب سے آئے ہین اور دس ہزار روپیہ رشوت دینے کو طیار
ہین کہ مین مہدحسین کے خلاف شہادت نہ دون مین نے شیخ قادر بخش کے آمد کا ذکر مولوی سمیع اللہ
خان صاحب سشن جج سے کیا اور کسی سے نہین ہان مرزا محمود بیگ ڈپٹی کلکٹر سے بھی جو حیدرآباد
آئے مین ملنے کی قادر بخش کی ہدایت کی خط نمبری ۵ کے جواب مین خط نمبری ۲۳ مہدحسین نے
بھیجا تھا مین نے [illegible] نہین دیا کہ میرا خیال مصنف پمفلٹ کی نسبت صحیح نہین
نکلا زمانہ کمیشن ہی مین بمقام لکھنؤ صاحب بیگ بھی وہان تھے ہم ایک ساتھ رہتے تھے مین
اصغر جان سے واقف ہون جس روز اونکو ہمین ملا اوسکے دوسرے دن حسب الطلب اون کے مین گیا
اور اون سے اس بابت گفتگو ہوئی کہ اونکو ڈفنس نے گواہ طلب کیا ہے مین نے اون کو
بتلایا کہ کیا امور ڈفنس اونکی شہادت سے ثابت کرنا چاہتی ہے مین نے اون سے کہا کہ
اونکے چند اصلی خطوط بنام سمو جنگ اور صاحب بیگ موجود ہین مین اصغر جان سے بارٹن اور
اجیو کے نام بھی ایک پیغام لایا کہ وہ گواہی مین طلب نہون ڈفنس نے کہا کہ پیغام اصغر جان کو پہونچا دو
کہ وہ ضرور شہادت مین طلب ہونگے اصغر جان کی دھمکی ڈفنس تک پہونچائی کہ اگر وہ

شہادت مین طلب ہوے تو بالکل جھوٹا حال بیان کرینگے ڈفنس کی خواہش پر مین نے اصغر جان کو
دروغ حلفی کے نتایج کو متنبہ کرایا اور اصغر جان سے کہا کہ وہ کونسل ڈفنس سے ملین اصغر جان نے
میرے سامنے اپنے بزرگون سے مشورہ کیا کہ جنھون نے آنیکے ممانعت کی اور وہ نہین آئے بعد اوسکے
اصغر جان میرے احاطہ مین آئے اور ملاقات کے وقت مین نے اون سے پوچھا کہ کیون رہت
ال وہ نہ بیان کرینگے اونھون نے جواب دیا کہ مین نے وکلا سے مشورہ کیا ہے کہ جنھون نے
راے دی ہے۔ اگر تم نے اقرار کیا کہ روپیہ مہدی حسین نے فوٹو کے لینے کو واسطے دیا ہے تو جو
روپیہ وصول کرنے کی الزام مین جیلخانہ بھیجے جاؤ گے۔ فوٹو سیز ا جز دگر ہو ڈ ڈ نلی کے تھو
اصغر جان نے اوس رقم کی تعداد نہین تبلائی جو مہدی حسن نے ... تھی میری دریافت
کرنے پر تبلانے سے انکار کیا کسی وکیل کا نام نہین تبلایا مگر مین واقف تھا کہ علی عباس مہدی حسین کے
خاص وکیل تھے بعد اوسکے میرے ذریعہ سے مسٹر بلو اور نارٹن سے اصغر جان نے کہلایا کہ اگر وہ
عدالت مین شہادت دینے سے باز رکھے جاوین تو ہمارے گواہ ... مجھے یاد نہین کہ ان گواہون سے کسی نفع
روپیہ کی شرط تھی یا نہین مین نے پیغام کونسل ڈفنس کو پہونچایا مگر اونھون نے اصغر جان کی
طلبی پر ضد کی مجھے یاد ہے کہ ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۹۲ کو لکھنو کمیشن کی کاروائی شروع ہوئی کہ جب ہم ...
صاحب کے بنگلہ مین جمع ہوے اصغر جان باغ مین حاضر تھے یہ گفتگو ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۹۲ کے قبل
اصغر جان سے ہوئی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ ساجد بیگ کونسل ڈفنس کے پاس ایک چک کی نقل ...
تھے جو اونھون نے بیان کیا کہ اصغر جان کے ہاتھ مین تھی ساجد بیگ نے نقل او ... رکرسٹ ...
کے حوالے کی مجھے رقم یاد نہین یہ واقعہ ۱۰۔ اکتوبر سے دو تین روز کے بعد کا ہے اس چک کی بابت
اصغر جان سے میری بالکل گفتگو نہین ہوئی زمانہ کمیشن لکھنو مین کچھ عرصہ کے واسطے مین باہر چلا گیا تھا
واپسی کے بعد اصغر جان سے ملاقات نہین ہوئی اور ساجد بیگ اور اصغر جان کی ملاقات کے وقت
موجود نہین تھا کہ مجھے یاد ہو مین نے کوئی گفتگو ... بیانات یا ملاقات کی بابت کونسل ڈفنس سے
نہین کی۔

بجواب سوالات جرح تاریخ کے حساب سے کالج کے پرنسپل پہلے ... بعد اوسکے مسٹر ... بعد
اوسکے مسٹر ... ہوے مسٹر سیوٹ سنہ ... مین پرنسپل تھے سنہ ... مین ... ملازم محکمہ جو ڈیشل کمشنر
لکھنو مدہو سودن مکرجی و سید علی بلگرامی طالب علم تھے سنہ ... مین گرد و وقت سے ... کا تعلق
شروع ہوا چھ یا ساتھ مہینہ تک برابر تعلق ... سنہ ... مین یقینا ختم ہوا ہوگا اس

بسوال رفیع الدین بیگ

زمانہ مین تین طالب علم متذکرہ بالا میرے ساتھ تھے اول مرتبہ ملازمین گرٹروڈ نے مجھ سے بیان کیا تھا
کہ وہ عام طوائف ہے بعد اوسکے مین نے خود ملازمین سے دریافت کیا اوسوقت وہ نئے گانون مین بیچتی تھی
ایک مسو اور عورت نوکر تھے کہ جنمین سے ایک نے مجھ سے اوسکا طوائف ہونا بیان کیا مگر کہہ نہین سکتا کہ کس نے مین نے ملازمین

بالخاص جو الگ گرٹروڈ پوچھا کہ یہ قسم کے [illegible] مین جواب ملا کہ وہ نوبہنین طوائفین مین جس کی مین نے
سمجھا تھا جو کوئی شخص اونکے پاس جاوے اوس سے ہم بستر ہوتی ہین قبل ان تحقیقات کی مین
کسی شخص سے واقف نہ تھا جسکو گرٹروڈ سے مباشرت کا اتفاق ہوا ہو جب مین نے یہ تحقیقات
کی مین اون لڑکیون سے ان کے گھر ملتا تھا اول مرتبہ صبح آٹھ یا نو بجے گیا ملازمین سے پہلے ملاقات
کی اور اپنا نام بتلایا گرٹروڈ نے مجھے اندر بلالیا اور نشست گاہ مین ملاقات کی اوسکی بہن
مسیز ڈانی او مسیز ہاجز سے ملاقات ہوئی گو آخر کی نسبت مجھے ٹھیک خیال نہین مین نے
گرٹروڈ سے اوسکے باپ کی موجودگی مین پوچھا کہ کیا وہ میرے ساتھ ہم بستر ہونے کو راضی ہے
باپ اور بہن کی موجودگی مین گرٹروڈ سے بطور طوائف مین نے برتاو نہین کیا مین نے بطور شریف اور اونکا
بطور لیڈی برتاو کیا کوئی بیہودہ [illegible] ڈانی یا میرے اور مسیز ہاجز کے درمیان اوسوقت بوقوع نہین
ہوئی میری گفتگو اوس سے اور مسیز ہاجز کے ساتھ ٹھیک ٹھیک ہوئی یاد نہین کہ ڈانی اور اوس کی
لڑکیون کے ساتھ مین نے اوس موقع پر شراب پی ممکن ہے کہ پی ہو یاد نہین کہ اوس موقع پر
مین مدہوش ہو گیا اندنون مین شراب کا بہت عادی تھا گو تنہا تھا ایک آدھا گلاس برانڈی کا
اندنون مین پی لیا کرتا تھا یاد نہین کہ اوس موقع پر مجھے شراب پیش کی گئی تھی اوسوقت کی
مجھ سی ڈانی کی [illegible] سال کی تھے پنشن پاتی تھی آمدنی اونکی یقیناً کم تھی گو
مین نے دریافت نہین کیا گفتگو مین [illegible] آدمی تھے مین اونکی تعلیم کا حال بیان نہین کرسکتا ہون
وہ لکھ پڑھ سکتی تھی مین اپنے تئین تعلیم یافتہ کہتا ہون بی اے تک تعلیم انگریزی مین پائی ہے
ڈگری حاصل نہین کی مین واقف نہین کہ بڈھا ڈانی لاٹن زبان سے ماہر تھا مین خود بھی ماہر نہین
نہین کہہ سکتا ہون کہ کے مرتبہ گرٹروڈ سے ساتھ مباشرت کرنے اوسکے گھر گیا کبھی وقت مقررہ
نہین گیا اول مرتبہ مین نصف یا پاؤ گھنٹہ ٹھہرا اوسی کیوقت ملازمین سے اونکے چال چلن کی نسبت دریافت کیا انکا حال مجھے معلوم نہین تھا
مین اول ملاقات کے وقت یقیناً کالج مین تھا جون ۱۸۹۲ء مین کالج چھوڑا گرٹروڈ سے کالج چھوڑنے
کے بعد تعلق قائم رہا گو کہہ نہین سکتا کہ کسقدر عرصہ تک ۔

۲۰ دسمبر ۱۸۹۲ء یاد نہین کہ کالج چھوڑنے سے کسقدر عرصہ قبل مین گرٹروڈ کے بیان

اول مرتبہ گیا مجھے یاد نہین کہ قبل اسکول چھوڑنے کے یا بعد مین نے یوسف الزمان اور گریڑوڈ سے
ملاقات کرائی یاد نہین کہ اول ملاقات سے کسقدر عرصہ بعد گرٹرود سے مباشرت کے غرض سے ملا
شروع مین ملاقات گرٹرود سے بری اغراض سے نہ کرتا تھا مین ہمیشہ اچھی غرض سے جاتا
تھا گو نتیجہ اونکا خراب نکلا مین یہ بھی نہین کہتا ہون کہ گرٹروڈ نے مجکو خراب کیا اور نہ مین نے اوس کو میرا
مطلب یہ ہے کہ گرٹروڈ سے رفتہ رفتہ محبت بڑہ گئی اور آخر مین مباشرت ہوئی کئی مرتبہ مین یوہین
گرٹرود سے ملا گرٹروڈ پر مین عاشق نہین ہوگیا بلکہ مین اوسکو اور وہ مجکو پسند کرتی تھی باہمی ایک دوسرے کو
پسند کرنے کا نتیجہ مباشرت ہوا اول مرتبہ اوسکی سونے کے کمرہ مین شب کو بمقام بیناگانون مباشرت
کا اتفاق ہوا پہلے اوس شب کو اوسکے باپ اور بہن کے ملاقات ہوئی مین پہلے چلا گیا ایک دروازہ سے
نکلا اور دوسرے دروازہ ہوکر گرٹروڈ کی کمرہ مین خاموشی سے داخل ہوا کہہ نہین سکتا کہ گرٹروڈ بھی
خاموشی سے اپنے باپ اور بہن کے پاس سے اوٹھ آئی یاد نہین کہ کیون مین اوسکے کمرہ مین داخل ہوا
میری یہ عادت نہین ہے یورپین عورتون سے مباشرت کرون سنہ ... مین اور یورپین عورتون سے مباشرت
نہین ہوئی گرٹروڈ سے تعلق گویا پہلی مباشرت یورپین عورت سے تھی بعد اوسکے دو یا تین یورپین عورتون سے لکھنو
مین اتفاق ہوا مین اب بھی کہتا ہون کہ یاد نہین کس امر کی تحریک ہوئی کہ مین گرٹروڈ کی سونے کی کمرہ مین
داخل ہوا جہان تک مین واقف ہون کسی نے مجھے کمرہ کے اندر جاتے آتے نہین دیکھا یاد نہین کہ مین
تمام شب اوس کمرہ مین نہین رہا کہہ نہین سکتا کہ یہ مباشرت گرٹروڈ اور یوسف الزمان کی ملاقات کے بعد
یا گرٹروڈ کو یوسف کے گھر پر دیکھنے کی پہلے ہوئی گرٹروڈ سے تعلق اوسکے حیدر حسین کی یہان کے چلے
جانے کے بعد شروع ہوا کہہ نہین سکتا کہ کسقدر ماہ قبل ہلیشہ گرٹروڈ سے مباشرت اوسکے سونے کی کمرہ مین ہوئی
گو اوسی سامان سے نہین جسطرح سے کہ پہلی ہوئی تھی کہہ نہین سکتا کہ کیا فرق پہلے سے تھا، یا، مینے
کے تعلق مین کسی نے مجکو اوسکی ساتھ مباشرت کرتے نہین دیکھ پایا یاد نہین کہ گرٹروڈ کے یہان مباشرت
کی لیئے جاتے وقت مین کبھی ملازم اپنے ساتھ نہین لے جاتا تھا سوائے یوسف الزمان و مہدی حسین کے مین
حلفیہ نہین کہہ سکتا کہ اور کسی شخص نے مجھے نیئے گانون مین ڈائل کے یہان جاتے دیکھا محمد اکبر خان نے
شاید دیکھا ہو گو مین حلف نہ اوٹھاونگا کہ اونھون نے دیکھا تھا حیدر آباد مین محمد اکبر خان سے اکثر ملاقات
ہوئی اونکی شہادت پڑھی ہے جب گرٹروڈ سے میرا تعلق تھا مین نے بہت کچھ روپیہ اوسپر صرف نہین کیا۔
میرے ذرایع محدود تھے مین مباشرت کی معاوضہ مین روپیہ نہین دیتا تھا بلکہ یہ ایک دوسرے کی
محبت کا نتیجہ تھا مسیز باجرز سے بھی مجکو مباشرت کا اتفاق ہوا اور بھی یورپین اور دوسری عورتون سے

تعلق رہا مسز ہاجز سے مباشرت کے بعد تعلق گرڈوڈ کا بند ہوگئے تھے مسز ہاجز سے مباشرت روپیہ کی وجہ
سے ہوئی اوسوقت میرے پاس کافی روپیہ تھا مباشرت عرصہ تک قایم نہین رہی بلکہ سنہ ۷۱ یا ۷۲ مین ایک
یا دو مرتبہ اتفاق ہوا ہے مجھے اور یورپین عورتون کے نام یاد نہین جنسے تعلق رہا ایک نخاس مین اور دوسری
امین آباد مین رہتی تھی یہ تعلق کہہ نہین سکتا کب ہوا درمیان سنہ ۷۲ و ۸۲ کے ہوا ہوگا مجھے یاد نہین کہ کب ہوا مباشرت
روپیہ کی خاطر ہوئی یاد نہین کسقدر مرتبہ ڈانلی کے گھر پر یوسف سے ملاقات ہوئی ایک مرتبہ اون سے
ملاقات کرانے ساتھ گیا تھا حلف نہ اوٹھاونگا کہ بعد ملاقات کرانے کی میری کبھی ملاقات ڈانلی کے
گھر یوسف سے ہوئی اول مرتبہ جب یوسف کو ڈانلی کے گھر لیگیا گرڈوڈ و مسز ہاجز اور اونکا باپ
موجود تھا قیصر باغ سے جو سڑک ریلوے اسٹیشن کو گئی ہے اوسکی بائین جانب ایک احاطہ مین ڈانلی کا
مکان تھا سڑک سے ایک گلی بائین جانب گئی ہے اوسی پر واقع تھا مکان یک منزلہ تھا گرد دیوار
تھی جہان تک مجھے یاد ہے احاطہ کی گرد دو جانب گلیان تھین ایک گلی پر پھاٹک قایم تھا دوسری
احاطہ سے بائین جانب تھی دونون اوسوقت کچی تھین جس گلی مین سڑک واقع تھی اوسکو میرے
سڑک سے تعلق تھا مکان کی پشت جانب قیصر باغ ہے جو اصل سڑک سے دو منٹ کے راستہ پر واقع
تھی خاص سڑک سے مکان نظر نہین آتا تھا مگر ایک جگہ سے جہان سیڑھیان نکلی ہین احاطہ کی دیوار
نظر آتی تھی مکان قیصر باغ کی پھاٹک سے تین منٹ کے راستہ پر تھا اوسی گلی مین اوس جانب کوئی
مکان نتھا دوسرے جانب بہت سے مکانات واقع تھے ڈانلی کے احاطہ مین پھاٹک تھا جہان سے
گاڑی مکان تک جاسکتی تھی پھاٹک سے برآمدہ سامنے نظر آتا تھا برآمدہ سے سونے کا کمرہ
اور [illegible] کمرہ سے کھانے کا کمرہ اسکی ضرورت نہ تھی نشست کی کمرہ کو سونے کے کمرہ سے ہوکر
کوئی جاوے نشست کے کمرہ کا ایک دروازہ برآمدہ مین تھا جسکا رخ پھاٹک کی طرف تھا سونے کا
کمرہ جسکا ذکر مین نے کیا ہے گرڈوڈ کا تھا احاطہ مین چند درخت تھے دیوار چھوٹی میری خیال
مین کمر تک تھی بعض اوقات پھاٹک سے اور بعض اوقات بائین جانب دیوار ہوکر احاطہ مین جاتا
تھا یاد نہین یوسف کی ساتھ جب ڈانلی کے یہان گیا تو کدھر سے گیا اول انکو نشست کا کمرہ
دکھلایا گیا جو میرے علم مین ایک ہی تھا یوسف الزمان کی شہادت مین نے پڑھی ہے نشست کے
کمرہ کا رخ برآمدہ کیجانب تھا سونے کا کمرہ بائین جانب تھا کہہ نہین سکتا کہ دوسری جانب جواب مین
اور کمرہ تھا مین نے مکان کی صرف دو کمرہ دیکھے ہین کبھی چھت پر نہین گیا میرے علم مین چھت کا راستہ تھا
مگر کہہ نہین سکتا کہ کسطرف راستہ سے اسوجہ سے واقف ہون کہ ایک مرتبہ ملازم نے بیان کیا تھا

کہ مس اور یوسف چھت پر بیٹھے ہین ممکن ہے کہ یہی قصہ ہو جسکا یوسف نے ذکر کیا ہے کیونکہ اس پر جھگڑا ہونا نزاع رہی ہے کہہ نہین سکتا کہ یہ واقعہ گرٹروڈ سے میری تعلق کے پہلے ہوا یا بعد خود مین نے اوپر نہین دیکھا مجھے معلوم نہین کہ کس عورت نے مجھسے حال بیان کیا تھا ایک ہی عورت نوکر تھی با ئین جانب برآمدہ مین مین نیچے ملا تھا مین مس ڈانلی سے ملنے گیا تھا دیوار ہو کر داخل ہوا اور پہلے ہی برآمدہ مین آیا آیا کو دیکھا اوس سے پوچھا کہ کیا مس ڈانلی اندر ہین اور مجھسے ملین گی اوسنے جواب دیا کہ یوسف کے ساتھ چھت پر ہین شب تھی کہہ نہین سکتا اوسوقت مین نہین ٹھہرا آیا سے کہا کہ میری اطلاع دو مگر وہ جواب لائی کہ ابھی ملاقات نہین ہو سکتی مین چلا آیا کہہ نہین سکتا کہ اسکے کسقدر عرصہ کے بعد گرٹروڈ کو یوسف کے گھر دیکھا یا یوسف سے پہلی ملاقات کے بعد اوسکو گھر پر دیکھا مین گرٹروڈ کے یہان اسکے بعد بہی جایا کیا اور او سے اطلاع نہین دی کہ کیا ماجرا اوسکے گھر پر دیکھا یوسف سے اسکے بعد دوستی نرہی باہم جھگڑا ہو گیا مین نے شکایت کی مگر یاد نہین کہ اونھون نے قبول کیا کہ وہ گرٹروڈ کے ساتھ چھت پر رہے یوسف سے کچھ کہا نہین بلکہ مثل سابق اونسے ملتا رہا کئی مہینہ تک یوسف سے خراب تعلقات رہے جس زمانہ مین کہ لڑائی تہی مین نے وقت مقرر کر کے گرٹروڈ کو یوسف کے یہان دیکھا وقت اسباعث مقرر کیا کہ ہم لوگ باہم صلح کرنا چاہتے تھے مجھے یوسف گرٹروڈ کو اپنے گھر مین دکھلا کر باہمی رنجش مٹانا چاہتے تھے مین نے اونکی خواہش کی کہ گرٹروڈ کی بیوفائی کی شکایت کرون اور ایک پرانے دوست سے صلح کر لون اوسوقت یہ ارادہ نہ کیا تھا کہ آیندہ مین کیا برتاو کرونگا مجھے اوسکے یوسف کے گھر آنے مین شک تہا معلوم تھا کہ اوسکو یوسف سے تعلق ہے مگر اوسکو ایسا ذلیل نہ خیال کرتا تھا کہ اونکے گھر جائیگی جب ملاقات کرائی تو سوا اوسکے مین نے دونو کو کبھی اکیجا نہین دیکھا مجھے شبہہ تھا کہ دونون مین کچھ میل ہے مین حلف نہ اوٹھاونگا کہ ۱۸۷۲ء مین یوسف نے مجھسے بیان کیا کہ اونکو گرٹروڈ سے تعلق رہا جہان تک کہ مجھے یاد ہے مین نے بھی یوسف سے اپنا تعلق ظاہر نہین کیا - مین نے اپنے تعلق کو خفیہ رکھا اور حال مین ممکن ہے کہ لوگون سے ذکر کیا ہو اور قبل اشاعت پمفلٹ گفتگو آئی ہو۔

۱۸۷۲ء مین میرے دلی دوست یوسف الزمان محمد اکبر خان و نثار حسین تھے باہم بہت محبت تھی مین نے گرٹروڈ تعلق کا ضرور ذکر کیا ہوگا گو یاد نہین مین نے اور ونکے ساتھ بطور مشترکہ سرمایہ کمپنی کے گرٹروڈ کو نہین رکھا کسی شخص نے میرے جانب سے روپیہ نہین دیا محمد اکبر بیکار تھے واقف نہین کہ کیونکر

حیدرآباد آئے سنہ ۸۳ء مین یوسف الزمان نے کالج چھوڑا مین وارڈ انسٹیوٹ مین یوسف الزمان سرورجنگ
خداداد بیگ راجہ امیر حسن خان راد صاحب ملاپور حیدر حسین مہد حسین امداد حسین وغیرہ کے ساتھ تھا
سرورجنگ نے انسٹیوٹ میرے ساتھ چھوڑا گو میرے کالج چھوڑنے کی قبل سنہ ۱۸۸۱ء مین مین نے وارڈ انسٹیوٹ
چھوڑا سنہ ۸۲ء مین سرورجنگ لکھنؤ مین تھے سید علی کالج چھوڑ چکے تھے جب گرڑ وڈ سے مباشرت
کی اوسوقت نہ مین نہ یوسف نہ مہد حسین نہ حیدر حسین انسٹیوٹ مین تھے ہم لوگ انسٹیوٹ مین سوتے اور
ہر ایک روز کالج مین جانے تھے جب شب کو وارڈ انسٹیوٹ سے نکلنے گورنر سے اجازت لیتے ورنہ چھپ
کرانے تھے جب انسٹیوٹ مین تہا گوربرشاد وشاہ یوسف الزمان بھوپتی سنگہ میرے دوستون مین تھے
اوس زمانہ مین کبھی کسی یورپین طوائف کے یہان انکے ساتھ نہین گیا حلف نہ اوٹھاون گا کہ مجکو تعلق
نہین ہوا کثرت کے ساتھ یورپین طوائفین لکھنؤ مین اوس زمانہ مین تھین انسٹیوٹ کے طالب علمون
کے واسطے نہ تھین کیونکہ یہ لوگ کم سن تھے بلکہ میری ویوسف الزمان کی سے جوان لڑکون کیلیے
تھین جب انسٹیوٹ مین تھا گرڑ وڈ سے میرے بات چیت نہ تھی سرورجنگ اوس سڑک کے
داہنے جانب رہتے تھے جو قیصر باغ سے ریلوے گئی ہے پانچ یا چھ منٹ کے راستہ پر
منٹ کے کانون سے نصف میل پر اوسی سڑک کی داہنی جانب رہتے تھے سید حسین
کا گھر اوسطرف سے کانون سے پانچ یا چھ منٹ کے راستہ پر تھا محمد اکبر کا گھر سات یا آٹھ
منٹ کے فاصلہ پر سنہ ۸۲ء مین حیدر حسین قیصر باغ مین رہتے تھے۔
سرورجنگ اور میرے گھر کے درمیان صرف ایک دیوار تھی واقف نہین کسجگہہ عطا حسین کا مکان
تھا سنہ ۸۲ء مین اون سے لکھنؤ مین واقف تھا بہت دوستی نہ تھی بلکہ یون ہی روشناسائی تھی ہم ایک
دوسرے کے یہان نہین جاتے تھے وہ معزز اور سوسائٹی مین ہمارے ہم مرتبہ تھے واقف نہین کہ کیا وہ اس
زمانہ مین کرتے تھے خیال نہین کہ اونکے ساتھ کبھی کھانا کھایا یا کسی جلسہ مین ملاقات کی اونکی ولدیت سے
واقف نہین عطا حسین کے بھائی میرن سے واقف ہوا کہہ نہین سکتا اوس زمانہ مین وہ لکھنؤ مین تھے
پہلے سید حسین کے گھر جایا کرتے تھے چندماہ ٹھہر کر کہین اور چلے گئے مین نے اون سے سید حسین کے گھر پر
ملاقات کی تھی سید حسین اور میرے یہان کی مستورات باہم ملا کرتی تھین جہانتک واقف ہون ہمارے
لوگون کو عطا حسین کے اعزا سے ملنے مین عار نہ تھا میرے اعزا سے مطلب میرے بھائی محمود بیگ خداداد بیگ
و میرے چچا مرزا عباس بیگ و سرورجنگ و دیگر لوگون سے تھا سرورجنگ میرے بڑے چچازاد بھائی
ہین میرے بھائی محمود بیگ سنہ ۸۲ء مین تحصیلدار موہان تھے مین خیال کرتا ہون کہ لکھنؤ مین نہین تھے

ماجد بیگ لکھنؤ مین تھے خداداد بیگ اوسوقت [illegible] ولایت مین تھے مین خیال کرتا ہون
کہ لکھنو مین نہ تھے عباس کی کوٹھی پھاٹک قیصر باغ سے باہر اوس
سڑک سے داہنی جانب ہے جو ریلوے کو گئی ہے نئے گانون سے تین یا چار منٹ کے راستہ پر
مشکور الدولہ و اصغرجان سے واقف تھا یاد نہین کہ ۱۸۷۰؁ مین مشکور الدولہ زندہ تھے مشکور الدولہ
اصغرجان فوٹوگرافر تھے وہ نئے گانون مین ڈالی کے مکان کے سامنے رہتے ہین اوسی گلی مین
بطرف ڈالی کے مکان کا پھاٹک تھا دروازہ دونو مکانون کا ایک دوسرے کے مقابل نہ تھے
اور کسی اہل خاندان کا نام بتا نہین سکتا جو اوس زمانہ مین وہان رہتے تھے اصغرجان ۱۸۷۲؁ مین ۲۵ برس
کے تھے یاد نہین کہ اوس زمانہ مین وہ کام کرتے تھے یا نہین واقف نہین کہ اصغرجان کس خاندان سے ہین علاوہ
اسکے اور بھی اونکے پاس ذرایعہ موجود تھی وہ اتبک ایسی ہی شہرت قائم کیے ہوئی ہین۔
۱۸۶۹؁ مین جب گرٹروڈ میرے چچا کے خاندان مین ملنے گئی تو میرے چچا اور اونکی بھتیجیان تھین میری
شادی اوسوقت نہین ہوئی تھی یاد نہین کہ میری شادی اوسوقت ہوئی تھی یا نہین شاید ۱۸۷۶؁ مین
ہوئی تھی مہدی حسین نے نہ تو اپنی شادی کا مجھ سے اور نہ مین نے اون سے ذکر کیا میرے چچا کے
اعزا اور گرٹروڈ مین جب ملاقات ہوئی مین کبھی موجود نہ تھا مین نے اوسکو گھر کے اندر جاتے اور باہر
آتے دیکھا یاد نہین کہ وہ تنہا آتی اور جاتی تھی واقف نہین کہ کیونکر میرے چچا کے خاندان سے اور
اوس سے ملاقات ہوئی واقف نہین کہ ۱۸۶۹؁ مین کس نام سے گرٹروڈ پکاری جاتی تھی مین واقف
تھا کہ وہ گرٹروڈ پکاری جاتی تھی ڈوبائش کی کوٹھی اور میرے چچا کے مکان کے درمیان صرف ایک
سڑک تھی محلہ خیالی گنج کہلاتا ہے مسز ڈوبائس اپنا مکان کرایہ پر دیتی تھین ڈوبائس کا مکان
ہشت پہل تھا دومنزلہ اور پھاٹک سڑک کیجانب ڈوبائس کے گھر مین بہت جاتا تھی واقف [illegible]
کہ اوس زمانہ مین مسز ڈالی وہان رہتی تھین یا نہین ۱۸۶۹؁ مین مین واقف ہوا [illegible]
تھے مین واقف نہین کہ مسز ڈالی اوس زمانہ مین وہان رہتی تھین۔ نہ تو مجھے [illegible] باپ [illegible]
مسز [illegible] یاد تھی۔ اوس زمانہ مین ڈوبائش کے گھر مین نہین گیا۔ بعد [illegible] ۱۸۸۲؁ [illegible]
قریب ڈوبائس کا گھر مین نے دیکھا تھا۔ سڑک پر [illegible]
ہوا یہان آتے وقت نئے گانون مین گیا تھا۔ اپنی یاد داشت تازہ کرنے کو نہین گیا تھا [illegible]
[illegible] ان فوٹوگرافر کو دکھلانے گیا تھا اونھون نے میرے سامنے فوٹو نہین لیا میرے ساتھ [illegible]
نہ تھا۔ ہم دونون اوس مکان مین ایک بار مسز [illegible] سے ملنے گئے تھے [illegible]

ملاقات کی کمرہ مین گئے - قابض مکان نے کل گھر دیکھنے کی اجازت نہین دی - مین نے اون سے خواہش نہین کی - مین نے گرٹروڈ کے پرانے کمرہ مین جانے کی اجازت نہین مانگی مسٹر ایجلوز مکان نمبر ۲ گا نون مین زنانہ کمیشن لکھنؤ مین مجھے جانے کو کہا تھا - مین نے فوٹو نمبری ۱۹و۲۹ اسے لکھنؤ مین بوقت اجلاس کمیشن دیکھے تھے - مسٹر براہن نے مجھے نہ دکھلائے تھے اور نہ مین نے رایل ہوٹل مین دیکھے تھے - ڈفنس کے آدمیون کے ساتھ مین نے نمبر ۲ گا نون مین صرف یہی مکان دیکھا - مین نے نہ کبھی مسز میری اور مسٹر اینڈرسن کو دیکھا یا جانا - زنانہ کمیشن لکھنؤ مین انکے نام سنے ۱۹۲۸ء مین نہین سنے - بڑھی ڈانلی کو اوسکی گھر پر کثرت سے مین نے شراب پیتے دیکھا - مین نے اکثر بدمست دیکھا خود اوسکی ساتھ شراب پی مگر کثرت سے نہین گھر کے باہر پیتے نہین دیکھا - میرے علم مین اونھون نے یہی مہدی حسین کو بدمست دیکھا گو کسی اور نے نہین - مین نے مہدی حسین گرٹروڈ - مسز ہاجز کی صحبت مین بیٹھکر ڈانلی کے ساتھ شراب پی معمولاً وسکی یا برانڈی پیتے تھے مگر زیادہ نہین ۱۹۲۸ء مین اکثر ڈانلی کو دیکھا - جب کبھی صبح کو یا شام کو گرٹروڈ سے ملنے جاتا ڈانلی سے ملاقات ہوتی ہمیشہ اونکو بدمست نہین پاتا جب وہ ہمارے ساتھ پینے بیٹھتے تو وہ بوتل سے دیر تک بیٹھے رہتے اور ہم لوگ اونکو چھوڑ دیتے مین نے اونکو کبھی سڑک پر غل مچاتے یا بدمست نہین پایا میرے علم مین کسی شخص کو گرٹروڈ سے تعلق کا اتفاق نہین ہوا سوائے یوسف الزمان مہدی حسین و حیدر حسین کے ڈانلی کے گھر پر مین کسی سے نہین ملا - میرے علم مین حیدر حسین یا مہدی حسین کو گرٹروڈ سے مباشرت کا اتفاق نہین ہوا -

۱۳ دسمبر ۱۹۲۸ء - مجھے گرٹروڈ و مسز ہاجز کی بخوبی یاد ہے ۱۹۲۸ء مین گرٹروڈ کسیقدر گدگدائی ہوئی تھی و مسز ہاجز فربہ تھی دونون بہنین گوری رنگ کی میانہ قد تھین گرٹروڈ کے بال سیاہی مایل و ہاجز کی زیادہ سیاہ تھے آخری مرتبہ گرٹروڈ سے اوسوقت ملاقات ہوئی جب وہ لکھنؤ مین مہدی حسین کے ساتھ کالکڑ والے مکان مین ٹھہری تھی - مہدی حسین پرتاب گڈھ یا رائے بریلی کے تحصیلدار تھے اوسوقت سے مین نے اوسکو نہین دیکھا - نہ تو اول مرتبہ امسال مین حیدرآباد آکر مین نے اوسے دیکھا - حیدرآباد کو لکھنؤ سے آنے وقت راستہ مین [illegible] دیکھا اوسکی شبیہ کا سایہ نظر آیا مگر چہرہ نہین دیکھا - جسم سے پہچانا [illegible] یوسف الزمان اور دیگر لوگ اس موقعہ پر میرے ساتھ تھے - یہ کیفیت وادی اسٹیشن [illegible] کی خاص گاڑی مین تھی کسی نے مجھے پہچانا نہین - مین نے خود خیال کیا [illegible] کیونکہ مہدی حسین کی ساتھ تنہا بھی اور

ممکن نہ تھا کہ کوئی اور ہوتی ٹرین میں اوسکی موجودگی کا نہین معلوم کہاں خیال پیدا ہوا۔ ڈیڑہ مہینہ لکھنو
چھوڑے ہوے گذرا۔ تاریخ روانگی لکھنو یا حیدرآباد یاد نہین۔ ڈیڑہ مہینہ گذرا ہوگا۔
۱۹۰۱ء مین گرٹروڈ دو سال تک معہ اپنی بہن اور ڈالی کے نظر مین نائی مین خیال کرتا ہون وہ
ڈوبائس کی گھر سے چلی گئی ۱۹۰۲ء مین یا جنکو نہین دیکھا۔ ڈوبائس کے گھر مین جانا تک مجھے یاد ہے کبھی
نہین دیکھا۔ دو سال تک گرٹروڈ سے ملاقات نہ ہونے کے بعد اول مرتبہ گلمن کے گھر مین ۱۹۰۲ء مین ملاقات
ہوئی مجھے مہینہ اور موسم یاد نہین کہ کب دیکھا۔ گلمن کے یہان ایک مرتبہ ملاقات کو گیا تھا۔ رنلی
گلمن سنکو جہتی اور اوسکے جوان لڑکیان تھین ایک اون مین گرٹروڈ کے ساتھ تھی گرٹروڈ کسیقدر بڑی
معلوم ہوتی تھی۔ اسکا عیسائی نام ایلین تھا گلمن کی بیوی نے مس ڈالی سے ملاقات کرائی مسٹر
گلمن یورپین وضع رکھتے تھے اور نیٹو سنرہ اوس زمانہ مین سواے گلمن اور کسی یورپین خاندان
سے نہین ملتا تھا اور یہی لڑکے کیننگ کالج کے گلمن کے یہان جاتے تھے۔ و مدکین جانتے
اور لوگ بھی۔ جنہون نے میری ملاقات گلمن سے کرائی تھی تحقیقات سے معلوم ہوا گلمن خاندان
لکھنو سے چلا گیا ہے واقف نہین کہ انمین کوئی ہے یا مر گئے دیوار قیصرباغ کے قریب یہ لوگ
رہتے تھے کہہ نہین سکتا کہ مکان کس رخ ہے مگر کوٹھی روشن الدولہ کے کنارے والے
مکان مین رہتے تھے۔ کہہ نہین سکتا کہ کون عدالت اوسمین ہے وہ عدالت فوجداری کے نام
سے مشہور عمارت ہے۔ کہہ نہین سکتا کہ قیصر باغ کے کس سمت ہے۔ ہزارون مرتبہ اس
مکان کو دیکھا ہے کہ ہمارے مکان کی قریب ہے جب گلمن سے میری ملاقات کرائی تھی کیننگ
کالج کے طالب علم موجود نہ تھے مسٹر ہولی ایک بڑے بھورے آدمی اوس مکان مین رہتے تھے
اور وہان موجود تھے بنگہ تھے اور ایک مسٹر گرے جو اوس مکان مین رہتے تھے موجود تھے۔ مین واقف
نہین کہ گرے کیا کام کرتے تھے مین نے اون لوگون کی نسبت تحقیقات کی مگر پتہ نہین چلا ممکن ہے
کہ زندہ ہون۔ گلمن جہانتک کہ مین واقف ہون ڈالی کے یہان نہین جاتے تھے۔ سال اول ملاقات
کے بعد مین اکثر گلمن کے یہان گیا۔ ایک مرتبہ وہان گرٹروڈ سے اور کئی مرتبہ مہدی حسین سے ملاقات
ہوئی جہانتک کہ مین واقف ہون سید علی بلگرامی یوسف الزمان محمد اکبر نثار حسین وحید حسین
یا ساجد بیگ میرے علم مین جانتے تھے گلمن کا مکان معمولی ایک واقع قیصر باغ کی
لین مین تھا۔ یہ مکانات کرایہ پر دیجاتی ہین ۱۹۰۲ء مین قیصر باغ مین یہی یورپین خاندان رہتا تھا
گلمن جس مکان مین رہتے تھے دکھا نہ سکنگا ... کے نام سے مشہور تھا۔ ڈالی مثل یورپین کے رہتا تھا

اور اوسکی لڑکیان یورپین وضع رکہتی تہی - گرٹروڈ سے یہ گفتگو کہ وہ میرے چچا کے خاندان سے واقف
ہے گلمن کے مکان مین نہین ہوئی بلکہ ایک دوسری جگہہ بعد مین ملاقات ہوئی کہہ نہین سکتا
کسقدر عرصہ کے بعد نئے گانون مین اونہین کے گہر کا ماجرا ہے - جسوقت تک کہ اوسنے مجہسے
یہ بیان نہین کیا کہ وہ میرے چچا کے خاندان سے واقف ہے مین جو نہ جانتا تہا چچا سے مطلب
مرزا عباس بیگ سے ہے - ۱۸۶۹ع مین اوسکو چچا کے گہر جاتے دیکہا تہا اوسوقت مین نے
اوس سے گفتگو نہین کی اور نہ اوسکا نام دریافت کیا - جب ۱۸۷۲ع مین گلمن کے مکان پر ملاقات
کی - مین نے اوسکو نہین پہچانا - مین صرف یہی سمجہا کہ یہ وہی عورت ہے کہ جسکو مین نے پہلے
دیکہا تہا - بعد مین معلوم ہوا کہ گرٹروڈ ڈانلی میرے چچا کے یہان آیا جایا کرتی تہی ۱۸۷۲ع
مین اسقدر اوسکی صورت و شکل مین تبادلہ ہو گیا کہ مین نے اوسے پہچانا نہین اور ۱۸۶۹ع مین سرسری
طور پر نگاہ پڑی تہی - ۱۸۷۲ع مین وہ کسی قدر موٹی ہو گئی تہی اب ممکن ہے کہ مین اوسکو پہچان سکون
یا نہ پہچان سکون - اظہار خارجی مین میرا مطلب یہ تہا کہ میرے چچا کے خاندان کی عورتون نے
گرٹروڈ سے اردو مین گفتگو کی ہوگی اوس زمانہ مین بمقابلہ حال کے مین کسیقدر انگریزی اچہی بولتا تہا
کیونکہ زیادہ مہارت تہی - کہہ نہین سکتا کہ مین گلمن کے یہان انگریزی بولنے مین مہارت حاصل
کرنے جاتا تہا اور نہ یاد ہے کہ دیگر کننگ کالج کے طالب علم اس غرض سے جاتے تہے -
جانتک کہ مین واقف ہون کوئی ڈانلی کے یہان اس غرض سے نہین جاتا تہا مین گلمن کے
یہان ڈانلی لڑکی سے محبت پیدا کرنے نہین جاتا تہا ممکن ہے کہ گیا ہون مین نے مس سوئی
سے عشق ظاہر کیا مگر مس گلمن سے ظاہر نہین کیا - مجہے مس ہوی کا عیسائی نام یاد نہین مجہے اوسی سے
عشق بازی مین کامیابی نہین ہوئی -

جب گلمن کے گہر پر ڈانلی سے ملاقات ہوئی اوسکے دوسرے روز گرٹروڈ سے باز گیا - مین نے
گرٹروڈ پر الزام غیر وفاداری کا عاید کیا کہ وہ یوسف الزمان کے ساتھ مکان کی چہت پر تہی
جب مین اوس سے ملنے گیا تہا - مین نے اوسوقت اوسکی ملامت نہین کی جب آپ نے مجہسے
بیان کہ وہ اپنے ہی مکان مین یوسف کے ساتھ چہت پر ہے مجہے یاد نہین کہ اوس زمانہ کہ بیان
کہ جب آپ نے مجہسے بیان کیا - مین نے گرٹروڈ سے یوسف کی چہت پر ہونے کا ذکر کیا گرٹروڈ کو
تعلق ہوا یا نہین جہولتا ہان کہ اسی زمانہ مین تعلق ہوا یا نہین - گرٹروڈ کے ملامت کرتے وقت
مین نے اون سے کہا مین اسقدر خراب اوسکو نہ سمجہتا تہا کہ وہ یوسف الزمان کے مکان مین

مثل ہندوستانی طوائفون کی دیسی لباس پہنکر جاتیگی مین کہ نہین سکتا کہ یہی الفاظ استعمال کیے تھے
یاد نہین کہ اوسنے کیا جواب دیا۔ وہ خاموش رہی یا خوش مین یوسف کی چھت پر اوسے ملنے
گیا تھا صبح تھا یہ دو خیال سا ہے یا آٹھ مگر نو نہین بجے تھے یوسف کے چھت پر ملنے گیا اوس وقت لوگ
چلتے پھرتے تھے ملازمین بھی ٹھہرے تھے سید یوسف الزمان کا پلنگ نیچے رہتا تھا لیٹے پر جہانتک
مین واقف ہون کوئی نہین رہتا تھا جس چھت پر گرٹروڈ کو دیکھا وہ کھلی تھی سڑک کی جانب
دیوار تھی مگر اندر کی سمت پردہ تھا جب مین نے دیکھا گرٹروڈ کچھ نہ کرتی تھی۔ ہاندان اوسکے قریب
رکھا تھا۔ جہانتک کہ مجھے علم ہے۔ گرٹروڈ کی اس ملاقات کا کوئی گواہ نہین ہے مین گھنٹہ بھر
اوسکے قریب چھت پر ٹھہرا میری ملاقات کے کچھ عرصہ بعد گرٹروڈ چلی گئی مین نے جاتے دیکھا پالکی مین
گئی تھی سید یوسف الزمان کا بیان اس بارہ مین دیکھا گیا لیکن اونھون نے پالکی مین جانا بیان کیا
دو یا چھ روز گذرے ہین کہ مین نے بیان دیکھا بعض امور مین میری یادداشت کمزور اور دیگر امور مین
معمولی ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے میری یادداشت جاتی رہی ۲۸ برس کی عمر مجھکو یہ عارضہ ہوا جبوقت سے شروع ہوا ہے
۲ سال کا تھا۔ واقعات کی نسبت میری یادداشت معمولی ہے۔ مجھے پالکی کی نسبت یوسف الزمان
کا بیان یاد نہین رہا کیونکہ بہت طولانی تھا اور محض یاد کرنے کی کوشش کی جاتی تو یاد رہتا۔ اوسکے
متعلق کوئی خیال پیدا کرنے کی رائے موجود نہ تھی۔ مجھے چھت پر گرٹروڈ کی ملاقات کرنے اور اوس
روز کے تمام واقعات کی یاد ہین گو اوسکو ۲ سال کا زمانہ گذرا عرصہ ہوا مین محکمہ پولس مین تھا
۱۹۰۲ء مین ملازمت ترک کی۔

شروع جو دو سال ملازمت ہوئی یہ پہلے سرکاری ملازمت تھی سال گذشتہ مین ملازمت پولس سے علحدہ
ہوا اور سیان بلین نظام کی ملازمت مین تھا۔ پہلے ایک سال کے قریب سر سالار جنگ اول کے صاحبزادگان
کی تعلیم پر بعہدہ اسسٹنٹ معلم معین تھا ۱۸۸۳ء مین حیدرآباد آیا خاتمہ سال تک سر سالار جنگ کے
ساتھ رہا مین کہہ نہین سکتا کہ حیدرآباد ریاست کی ملازمت ہے یا نہ کی کیونکہ تنخواہ سرکاری خزانہ سے
ملتی تھی۔ سر سالار جنگ کی ملازمت ترک کرنے کے بعد مین کچھ عرصہ کے لیے لکھنو واپس گیا اور
وہان سے کپتان کلارک کی ماتحتی مین بطور اسسٹنٹ معلم حضور نظام مقرر ہوکر آیا سر سعود جنگ اوسوقت
حضور نظام کے معلم تھے۔ ڈیڑھ سال تک ملازمت مین رہا یاد نہین کہ اسی زمانہ مین ایک رسالہ
نامی خلاصہ ... ولکشن شایع ہوا مین نے کبھی اس رسالہ کو نہین دیکھا مین واقف نہین کہ یہ رسالہ سید حسین
اور کپتان کلارک کے بابت تھا واقف نہین کہ سرور جنگ اس رسالہ کی اشاعت کا شبہ کیا گیا تھا مین حلف اوٹھاتا

ہون کہ اس رسالہ کی اشاعت میں میں نے سرور جنگ کی مدد نہیں کی تھی اور نہ میں نے لیے مشورہ کیا
تھا۔ یاد نہیں کہ کس سال میں نے ملازمت گورنمنٹ نظام ترک کی قبل وفات سر سالار جنگ ترک
ملازمت کی میں لکھنؤ واپس گیا جہاں اوس زمانہ سے ہون جب تک پر سال ملازم نہیں ہو
میں بیکار تھا سرور جنگ نے حضور نظام کی اپیل سفارش کی حلف اوٹھاتا ہون کہ پمفلٹ سے تعلق ہونے کے
باعث میں معزول نہیں ہوا بلکہ اپنی خوشی سے استعفا دیا نہ تو سرور جنگ نے اور نہ کسی اونکے
دوست نے استعفا کا مشورہ دیا جہانتک کہ میں واقف ہون مجھپر اس رسالہ کی اشاعت کا بابت سرور جنگ
کے ساتھ شبہہ نہیں کیا گیا میں حلف اوٹھاتا ہون کہ نہ تو میں نے پمفلٹ پڑھا اور نہ اصل سنا
اور نہ اوسکا ترجمہ دیسی زبان میں دیکھا۔ آغا مرزا نے سالار جنگ کے ہان مجھے ملازم کرایا۔ سالار جنگ
کی ملازمت اس باعث ترک کی کہ ہیڈ ماسٹر و مسٹر کرومین سے تکرار ہو گئی تھی اوس وقت
پر میں مجبور نہیں ہوا تھا بلکہ میں خود گھر بیٹھ رہا تھا۔ سالار جنگ نے مجھے ایک سال تنخواہ کے لینے کی
اجازت دی۔ جب میں لکھنؤ چلا تنخواہ ملنی بند ہو گئی جب میں حضور نظام کا معلم تھا محمد حسین شمالی ہند
میں تھے جب ملازمت نظام سے شمالی ہند کو واپس گیا محمد حسین وہین تھے پولس کی ملازمت سے
۔۔۔ آباد میں ملازمت حاصل کرنے کے بعد ملازمت نظام کی ملازمت اس باعث ترک کی کہ آب و ہوا
میری موافق نہ تھی پولس میں متعلق ملازمت میں کوئی مقدمہ میری نسبت نہیں ہوا اور جو بیان کہ
کہ وہ وہ محض جھوٹا ہے میں ملازمت حیدرآباد کا خواہاں نہیں ہون اس باعث افسر اعلی سے
مجھ سے تکرار ہو گئی تھی۔ ملازمت پولس میں نے نیک چلنی سے ترک کی ہے۔ کوئی سارٹیفکٹ حاصل
نہیں کیا۔ کپتان ہٹن و میگنارڈ میرے افسر اعلی تھے۔ جواب سپرنٹنڈنٹ سوجہ اول ہین۔
جب گرٹروڈ جانتک مجھکو علم ہے کسی نے اسکو سوائے میرے اور یوسف کے جاتے نہیں دیکھا
جب میں یوسف کے گھر پر پہنچا وہ نیچے تھے مجھے یاد نہیں وہ کیا کرتے تھے۔ گرٹروڈ دیسی لباس
پہنے تھی۔ ایک انگیا۔ ایک کرتی۔ دوپٹہ اور ڈھیلا پاجامہ تھا۔ ڈھیلا پاجامہ ایسے کہلاتے
ہین کہ ان سے ہون نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے انچ یا دو انچ پیرون سے لمبا ہوتا ہے سوا اس پوشاک کا اور کچھ نہ
دالی ہے یہ طوائف کی پوشاک ہے اوس زمانہ میں واقف تھا معزز منکوحہ مسلمان لیڈیون کی پوشاک
اور وضع میں طوائفون کی پوشاک سے اختلاف ہوتا ہے ظاہرا دونون یکسان معلوم ہوتے
ہین مگر تجربہ کار لوگ فوراً پہچان جاتے ہین۔ میں نے گرٹروڈ کو یوسف والان کے مکان میں
نہیں دیکھا اور کسی دوسرے مکان میں سوائے اپنے چچا اور گلمن کے دیکھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ لوگ

کہان سے گئے تھے کیننگ کالج یا انسٹیٹیوٹ سے جب مین یوسف الزمان کے یہان ڈالی کی یہان
گیا تھا ہم دونون تنہا گئے تھے یا نہین یوسف الزمان کے گھر کی لیڈیان اوس زمانہ مین کہان
تھین - یوسف الزمان کی اوسوقت شادی نہین ہوئی تھی - زنانہ اوسکے مکان کے پشت تھا
اور ایک دیوار حائل تھی مین نے گریٹ وڈ کو پردہ مین دیکھا تھا یوسف الزمان انسٹیٹیوٹ سے نکلکر
اوس مکان مین ٹھیرے تھے جہان گریٹ وڈ سے مین ملا تھا - گریٹ وڈ کو یوسف الزمان کے گھر دیکھ
مین نے اونکے یہان آنا جانا بند نہین کیا - اوسنے یوسف کو چھوڑا نہین یوسف بعد اوسکے
گریٹ وڈ کی یہان گئے اور اپنے علم مین مین نے اونکو نہین دیکھا بعد اوس واقعہ کے گریٹ وڈ سے
مجھکو تعلق ہوا تھا جب مین شرکت پولیس کی غرض سے اوناو گیا گریٹ وڈ بالکل ترک کیا
مجھے نہین معلوم کہ کسقدر عرصہ قبل یہ لڑکیان میرٹھ گئین مین نے مسعد نجیب سے امیر مرزا
کی ملاقات کرائی مین واقف نہین کب گریٹ وڈ میرٹھ سے واپس آئی ذاتی علم سے کہ نہین سکتا
کہ وہ میرٹھ گئی تھی یا نہین میرٹھ جانے کی خبر سننے کے بعد مین ٹیپو ڈالی سے ملنے نہین گیا
مین نے سنہ ۷۲ یا ۱۸۷۳ء مین مسیز باجز کو دیکھا باقی خاندان نہین دیکھا وہ مرزا عباس بیگ کی
کوٹھی کے قریب کلکٹر والے مکان کی ائین مین رہتی تھی وہ اسی مکان مین تھی جس مین گریٹ وڈ تھی
بعد تک کو سنہ ۸۹ء مین دیکھا تھا ان دونون کو ایک ساتھ کبھی رہتے نہین دیکھا سنے کلکٹر والا
مکان سے یہ مکان چھوٹا تھا پہلا مکان ہندوستانی تھا یہ یورپین وضع کا تھا کوئی چھوٹا مکان قریب کوٹھی
مرزا عباس بیگ کے نام سے مشہور نہین بہت سے مکانات علاوہ کوٹھی عباس بیگ کی وہان
موجود ہین -

۲۲ - دسمبر سنہ ۹۲ء - مین نے کلکٹر والے مکان کے قریب گریٹ وڈ کو سرسالارجنگ مدار المہام نظام
کی ملازمت ترک کرنے کے بعد دیکھا مین نے دو تین یا چار سال قبل مسیز باجز سے تعلق پیدا کیا تھا
سنہ ۷۲ یا ۷۱ مین جب تعلق ہوا تھا تو اوسکا سن ۱۶ سال کا تھا مین نے صرف ایک مرتبہ گریٹ وڈ کو کلکٹر
والے مکان کے قریب دیکھا کیونکہ وہ بالکل مہدحسین کے ساتھ رہتی تھی جہانتک مجھے علم
ہے اوس مکان مین گریٹ وڈ سے تعلق نہین ہوا جب مین نے اوسکو دیکھا وہ انگریزی لباس
پہنے ہوئی تہی اور شریف زندگی گذراتی تھی مہدحسین مجھکو اوسکے پاس لے گئے اوس کی پھر
ملاقات نہین کرائی اوسنے کہا کہ وہ مجھے نہین پہچانتی مگر مین فوراً پہچان گیا چھ سال تک مین نے
اوسکو نہ دیکھا تھا چہرہ مین اوسکے کسی قدر تغیر آگیا تھا شاید جسم سابق سے موٹا ہوگیا تھا

جب مین نے اوس سے گفتگو کی مہدی حسین موجود تھے اور کوئی نہین تھا جہانتک مجھے علم ہے مہدی حسین
نے ایک طوائف کی طور پر گر ٹروڈ رکھی تھی مجھے ذاتی علم شادی کا نہ تھا اور نہ مین نے دریافت
کیا تھا کہ شادی ہوئی یا نہین - مجھے شک نہین کہ وہ اونکی طوائف تھی مین نے اوس سے
پوچھا کہ کیونکر مین تم سے خطاب کرون مجھے خیال ہوا شاید مجھ سے پوشیدہ شادی کی ہو اوسوقت
مین نے کوئی افواہ نہین سنی تھی مہدی حسین نے اوس سے شادی کی اونکی پرانی تعلق سے مجھے
خیال ہوا شاید مہدی حسین نے شادی کی ہو مین نے اون مین سے کسی سے یہ دریافت نہین کیا
کہ آیا اونھون نے شادی کی ہے یا نہین افواہ تھی کہ وہ عرصہ سے یک جگہ رہتے ہین مین واقف
نہین کہ وہ ظاہر اسباب بطور میان بیوی کے رہتے تھے یا نہین میری موجودگی مین مثل [illegible]
اونھون نے برتاؤ کیا کہہ نہین سکتا کہ اور دوستون کے ساتھ اونھون نے کیونکر برتاو کیا -
۹۱ء مین مہدی حسین سے حیدرآباد مین ملا واقف تھا مسیز مہدی حسین جو اونکے ساتھ تھین گر ٹروڈ
ڈالی تھین جنکو مین عرصہ سے جانتا تھا مین اوسوقت واقف نہ تھا کہ گر ٹروڈ نے تین یہان
مسیز مہدی حسین کے نام سے مشہور کر لی ہے اشاعت پمفلٹ تک مین نے کسی کو اوسے مسیز
مہدی حسین کہتے نہین سنا مین واقف نہین کہ یہان وہ مسیز مہدی حسین کے نام سے مشہور تھین جب
مین ۹۱ء مین مہدی حسین سے ملا تو مین نے گر ٹروڈ کا حال میم صاحب کہکر پوچھا مین واقف نہین کہ
یورپین سوسائٹی مین لفظ میم صاحب استعمال ہوتا تھا یا نہین مین واقف نہین کہ یوروپین سوسائٹی مین
لفظ میم صاحب بی بی کے واسطے استعمال ہوتا ہے میم صاحب ہندوستانی سوسائٹی مین تمسخر
کی غرض سے بھی استعمال کیا جاتا ہے مسلمانون کی بیوی مین بی بی میم صاحب کہلاسکی کی وہ تمسخر
مین بھی اور دوسری طرح میم صاحب کہلائے گی مین سنجیدگی سے بھی میم صاحب کہونگا جہانتک
مین واقف ہون جب مہدی حسین سے ۹۰ء مین ملا مسیز مہدی حسین پہاڑ پر تھین اوسوقت سے پھر
مسیز مہدی حسین سے ملنے نہین گیا مین نے ۸۹ء سے گر ٹروڈ کو نہین دیکھا ہے یا نہین کس
سنہ مین مہدی حسین حیدرآباد آئے تھے اوسی زمانے سے میرے تعلق پیدا ہوئے اور ملازمت حیدرآباد ترک کرنی
پڑی تھی مین ہمیشہ مہدی حسین سے دوستانہ تعلقات رکھتا تھا ایک دوسرے سے باہم خط و
کتابت رہتی تھی جب مہدی حسین حیدرآباد آئے تھے اونھون نے مجھکو اور بیٹے اونکو خط لکھا پہلا
خط مین نے دہلی سے ۸۹ء مین لکھا تھا دوستانہ خط تھا کسی کام کے متعلق نہ تھا مجھے جب
ملا تھا ہے مجھے یاد نہین کیونکہ دونون مین سے کس "گر ٹروڈ" کا نام استعمال کیا تھا مین نے ۹۱ء

مین نے محمد حسین کو پھر خط لکھا جس مین ملازمت کی خواہش کی میرے پاس اونھون نے جواب
بھیجا کہ جسکو مین نے محفوظ نہین رکھا سنہ ۹۴ مین پھر اور ایک خط لکھا جسکا جواب میرے پاس
نہین ہے پمفلٹ کے بارہ مین مین نے اور خطوط لکھے اور محمد حسین نے دونون کے جواب
دیے دوسرا جواب خط نمبری ۹۴ پیش کرتا ہون ۱۲ - اپریل کا خط کھو گیا ہے کہ مجھے یاد
نہین کہ سرور جنگ سے اس تار کے ملنے پر کہ سچا حال بیان کرو وہ خط ضائع ہوا - خط
تلف نہین کیا الا کہ کھو گیا سرور جنگ کا تار بھی کھو گیا جب حیدرآباد مین خطوط کی تلاش کی
تو معلوم ہوا کہ گم ہو گیا ہے - خطوط کے رکھنے کی نسبت مین لاپرواہ ہون لیکن مین نے انکے
لیے صندوق تلاش کر ڈالے جب مین لندن سے یہان آیا تو مین نے تمام خطوط اوٹھا کر جو نہین
لیے وہان یہان خطوط کی تلاش نہین کی قبل تار سرور جنگ کے ساجد بیگ یا سرور جنگ کا
کوئی تار مجھے نہین ملا پہلی اطلاع علاوہ اوس تار کے جو میرے دفتر مین آیا تھا یہی تھی سرور جنگ
نے اپنی مرضی سے تار دیا تھا نہ کہ میرے تار کے جواب مین بعد اس تار کے سرور جنگ کا میرے
پاس خط آیا چھ یا سات کے قریب خطوط آئے ہونگے مین نے کہین رکھ دیے ہین جو ملتے نہین
مین نے انکے جواب دیے خداداد بیگ - ساجد بیگ محمد بیگ یا محمد اکبر نے مجھے خطوط نہین لکھے
یوسف الزمان نے چھ خطوط لکھے ہونگے جو یہان موجود نہین ہین مین نے پھینک دیے کہ
غیر ضروری تھے اور خطوط میرے پاس نہین ہین مسٹر ہونر فوٹوگرافر سرور جنگ کا خط لیکر
میرے پاس آئے تھے یہ سرور جنگ کے تار اور اشاعت رسالہ کے بعد آئے تھے مین واقف
تھا کہ مسٹر ہونر یوسف الزمان کے پاس مجھ سے ملنے کے قبل گئے تھے مجھے نہین معلوم
کہ وہ خط کہان گیا جو ہونر لائے تھے نہ تو مین نے اوسے پھاڑا نہ پھینکدیا بلکہ ردی مین ڈالدیا
جہان ممکن ہے کہ پڑا ہو سرور جنگ نے مجھکو شہر کے واقعات اون لوگون سے پوچھکر لکھو
کیا جو اون سے واقف ہون تین رضامند ہوا مگر مین نے تحقیقات نہین کی اور نہ شہادت جمع
کی سرور جنگ کو نام خط لکھکر نہین بھیجے مگر اونکے بھائی ساجد بیگ آئے اور مین نے اونکے
ساتھ اظہارات جمع کیے مین لکھنؤ رخصت پر آیا اظہارات دو بھائی بانگن - ہوران - حیدر حسین نجم
منجو صاحب اور دیگر لوگون کی جنکی تعداد تیرہ کے قریب تھے سے لیے جو ساجد بیگ حیدرآباد لیکر
گئے یہ کمیشن کے قبل کا واقعہ ہے سرور جنگ کے ایک خط مین ہز ہائینس نظام کا حوالہ ہے
مجھے یاد نہین کہ ہز ہائینس چاہتے تھے کہ تحقیقات کیجائے ممکن ہے لکھا ہو کہ پہلے حضور سے

منظوری لیجیے میں نے خط نمبری ۵ سرور جنگ کو دسوین مئی کو لکھا اونھون نے حضور سے مشورہ نہین لیا اور مجھے ہدایت کی مجھے یاد نہین کہ اونھون نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ اونھون نے حضور نظام سے مشورہ لیا تھا سرور جنگ کے خطوط مین نے ضائع نہین کیے کہین رکھے ہین ۔

خط نمبری ۵ مین جس کاغذ کا ذکر ہے وہ اردو مین سوال تھا کہ جس مین مجھ سے خواہش کی گئی تھی کہ حالات سابق گرڈوڈ لکھون مین نے اوس کا جواب نہین دیا کیونکہ مین نے سمجھے خلاف ایمان سمجھا کہ فوٹو بھیجنے کا بہانہ کرون خط کے ساتھ فوٹو گرڈوڈ کا نیم یوروپین اور ہندوستانی وضع مین آیا تھا یہ خط مجھے ملا تھا مین نے مرزا ساجد بیگ کو جب وہ دہلی آئے تھے دیدیا تھا سرور جنگ کا سوال کا کاغذ بھی ردی مین پھینکدیا اس مین مجھ سے خواہش کی گئی تھی کہ اس عورت کے حالات سابق بیان کرون کہ جس کا فوٹو خط کے ساتھ تھا جن اچھے صاحب کا خط نمبری ۵ مین ذکر ہے وہ لاڈلی صاحب کی جگہ پر نہین جا سکتے کیونکہ بھائی تھے اچھے صاحب سے واقف ہون سنہ ۸۲ء مین لکھنؤ میں پیدا کیا تھا مین نے اونکو گرڈوڈ کے مکان پر اور نہ دوسری جگہ پر دیکھا لاڈلی صاحب سے واقف ہون وہ کالج مین میرے ساتھ پڑھتے تھے بلکہ سنہ ۸۲ء مین لکھنؤ مین رہتے تھے مین الفضل صاحب کو گرڈوڈ کے گھر اور نہ گرڈوڈ کو اونکے گھر پر یا کہین اور دیکھا نہین دیکھا جن لیپ صاحب کا خط نمبری ۵ مین ذکر ہے وہ اوس زمانہ مین کمشنر تھے جب مہدی حسین تحصیلدار تھے یاد نہین کون ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ کمشنر جج یا سب جج تھا۔ مین نے سنا ہے کہ مسٹر لین نے پنشن لے لی ہے جب مہدی حسین دہلی مین تھے وہان نہ تھا ذاتی طور پر مین واقف نہ تھا کہ مسٹر لین کو کچھ مسز گرڈوڈ کا حال معلوم تھا سنہ ۸۲ء مین سید علی بلگرامی سے واقف تھا اور اونکا رازدار تھا ہم دونون ایک ساتھ تماشہ بینی یا شراب ... پینے باہر نہین جاتے تھے ہم اکثر ایک ساتھ کھانا کھاتے تھے ہم دوست تھے لیکن ... کے نہین وہ گرڈوڈ سے واقف تھے مین نے کبھی اونکو اوسکے گھر پر نہین دیکھا اور نہ ... گے ... کے قریب دیکھا ہم یوسف الزمان کے ساتھ تماشہ بینی کے غرض سے نہین ... جہانتک مجھے علم ہے سید علی کو گرڈوڈ کی گذشتہ حالات سے واقفیت نہ تھی سید علی بلگرامی کی اوس عام ملامت مین شامل نہین ہین جو خط نمبری چار مین درج ہے مین مجبور ہو کر ... نہ کرون گا عطا حسین کو اس ... سے علیحدہ

رکھونگا جو مین نے اوپر ظاہر کی ہے مین عطا حسین کی ولدیت سے واقف نہین ہون وہ میرے
ملاقاتی تھے اکثر مین اون سے ملا کرتا تھا شاید مین نے ایک یا دو مرتبہ کھانا کھایا ہے مین اونکے
ساتھ کبھی شہر مین گھومنے نہین گیا یاد نہین کہ کس سال مین اونکے ساتھ لکھنو مین رہا ہماری ملاقات
مختصر تھی مجھے یاد نہین کہ قبل تعلق گرٹ وڈ یا بعد اور قبل ملازمت پولس اونا تکے واقفیت
تھی جو خط [illegible] سرور جنگ کا ہونگے ذریعہ سے علاوہ ویسی زبان مین تھا اور مجھسے خواہش
کی گئی تھی اور جو کچھ ہوز زبانی چاہین اونکی مدد کیجائے مسٹر ہوز نے مجھے پمفلٹ دکھلایا اور
گرٹ وڈ انی کے متعلق حالات دریافت کیے پہلا اول مرتبہ مین نے پمفلٹ دیکھا تھا ہوز نے
مجھے پمفلٹ دکھلایا کہ سرور جنگ کے پاس سے آیا تھا مین نے ہوز کو اس باعث بیان نہین
لکھوایا کہ میرے دل مین شک پیدا ہوا کہ آیا وہ سرور جنگ کے پاس سے آئے تھے یا نہین
یاد مجھے وہ دو خط کے جو ہوز میرے پاس لائے تھے اونکی غرض کو ناکامیابی ہوئی تھی سرور
جنگ کے تار [illegible] ہفتہ یا ایک مہینہ کے بعد ہوز آئے تھے خط نمبری [illegible] مین جس تنخواہ کی
مین نے ضرورت ظاہر کی تھی وہ مجھے ملا تھا [illegible] روپیہ سرور جنگ نے بذریعہ منی آرڈر بھیجے
تھے بعد اونکے پھر تین سو یا چار سو اگست ستمبر مین یہان آیا اور پھر لکھنو واپس گیا اسکے بعد تو
اون سے [illegible] اونکے بھائی سے وصول ہوا مین جب سے یہان آیا ہون یا وہان سے چلا ہون
مجھے اور کچھ [illegible] حیدرآباد سے نہین ملا آٹھ سو یا نو سو جو سرور جنگ نے آمد و رفت وغیرہ
کے لیے دیا علاوہ اون لیورپین اور لیورشین کے جنکے بیان ساجد بیگ کے ساتھ قلمبند کیے
گئے مین نے کسی اور کو نہین لکھایا اگر کوئی کہے کہ مین نے کیا تو وہ جھوٹ بولے گا مولوی
سمیع اللہ خان سے اس بارہ مین گفتگو آئی ہے مگر کوئی بیان ایسا نہین لکھایا جو قلمبند ہوا
جو کچھ مین نے عدالت مین بیان کیا ہے وہ سب نہین لکھایا ہے مجھے یاد نہین کہ مین نے
اونکو تفصیل کیا لکھایا تھا مین نے سب جج کو ایک بیان اوس وقت لکھوایا جب اسکے پاس تار آیا
میرا بیان قلمبند نہین ہوا تھا مجھ سے دو سوال کیے گئے تھے اونکے جواب دیے تھے اصل
کہ آیا مین پمفلٹ کا مصنف تھا دوسرے کیا مین مصنف سے واقف تھا مین نے سب جج
سے [illegible] مین گرٹ وڈ سے محبت کا حال بیان نہین کیا مین نے ہوز سے کسقدر [illegible] بیان
کیا اور اوسقدر نہین جسقدر عدالت مین ذکر ہوا مسٹر انجیلو کو بیان لکھانے کے قبل کسی کو
بیان نہین لکھوایا یہ بیان حیدرآباد مین اگست یا ستمبر مین قبل کمیشن کے چلنے کے لکھوایا

اظہار خاص مین جو ذکر آیا ہے اوس طرح سے بیان کیا ہے مین نے لاڈلی صاحب کا حال
بیان کیا مگر اچھے صاحب کا نہین مین نے لین صاحب کا ذکر نہین کیا مگر یوسف الزمان کا
ذکر کیا اور اوس واقعہ کا تذکرہ ہوا کہ جوڈانلی کے گھر مین چھت پر اور یوسف الزمان کے
گھر پر وقوع مین آیا مین نے مہدی حسن سے امیر مرزا کی ملاقات کرانے کا ماجرا بیان کیے
یا نہین پاٹے نالے کے مکان کا ذکر کیا یا نہین مین نے بیان ستمبر کے مہینہ مین لکھوایا تھا
مین نے ہٹن و کپتان نوبل اور کوٹھی مرزا عباس کی قریب والے مکان کا تذکرہ کیا جس مین
گرڈوڈ اور مہدی حسین یک ساتھ سنہ ۸۰ مین رہتے تھے مین واقف ہون کہ سرور جنگ سے
گورنمنٹ نے خواہش کی تھی کہ جو کچھ پمفلٹ کے بارے مین جانتے ہون بیان کرین اونھون نے جواب
دیا درجنون خطوط سرور جنگ کے مجھے ملے مگر کہہ نہین سکتا کہ مین اونکے دستخط پہچان لونگا
مین پہچانتا ہون مین خط نمبری اے پر اونکی دستخط پہچانتا ہون مین نے سرور جنگ کو مسٹر
ہٹن کے متعلق کوئی واقفیت بہم نہین پہونچائی مین خیال نہین کرتا کہ قبل علیم سئی اونھون
نے مجھ سے خط کتابت کی سنہ ۸۲ مین جب سرور جنگ لکھنو مین تھے کیننگ کالج
مین اونکا عزیز تھا مین حلف نہ اوٹھاؤنگا کہ مین نے کبھی اون سے گرڈوڈ سے
رشتہ بیان کیا معلوم نہین کہ سنہ ۸۲ مین کون لوگ سرور جنگ کے ساتھیون مین تھے
سرور جنگ لکھنو مین تھے وہ میرے مکان کے قریب رہتے تھے درمیان مین صرف
دیوار حائل تھی۔

۲۳ - دسمبر سنہ ۹۲ء مجھے نہین معلوم کہ دسوین مئی سنہ ۹۲ء کو مہدی حسین نے سرور جنگ پر
نالش کرنے کی اجازت چاہی مین واقف تھا سرکاری تحقیقات ہو رہی تھی میرا خیال
تھا کہ سید حسین حلف پر راست حال بیان کرینگے جب مین نے خط نمبری پانچ لکھا
مین بلا خیال فوٹو اٹا [illegible] کھوانے کو طیار تھا مگر بعد مزید غور یہ قرار دیا کہ نہ لکھون جسوقت
خط نمبری پانچ لکھا مجھے یہ یقین نہ تھا کہ شہادت کی ضرورت حضور نظام کو ہے بلکہ اونکی
گورنمنٹ کو خط نمبر ۵ مین ہز ہائینس نظام سے مطلب اونکی گورنمنٹ سے ہے
مین اسوقت حیدرآباد سے واقف نہ تھا اور نہین جانتا تھا کہ گورنمنٹ سے کس کا
مطلب ہے مین واقف نہ تھا کہ مئی اور اسکے قرب مین سرور جنگ کو مدار المہام حضور
سے ذاتی تعلق تھا سرور جنگ نے اپنے خط مورخہ ۴ مئی مین حضور کے ذات کا ذکر کیا تھا

مگر انھون سنے مجھ سے یہ نہین کہا کہ حضور نظام کو شہادت کی ضرورت ہے مین نے
۴ مئی کے خط کی تلاش کی مگر نہین ملا سرور جنگ نے مجھے یہ کہا کہ حضور یا حضور کی گورنمنٹ
شہادت چاہتی ہے مین حلف نہ اوٹھاونگا کہ انہون نے یہ لکھا تھا خط نمبری ۵ مین
ہز ہائینس کا کئی بار ذکر آیا ہے مگر مین کہہ نہین سکتا کہ یہ میرا خیال تھا یا سرور جنگ نے اسکا
ذکر کیا تھا مین نے ان تار ون کا ذکر سنا کہ کئی تار یوسف الزمان اور دیگر لوگون کو بھیجے
گئے مگر واقف نہین کہ حضور نظام یا اونکی گورنمنٹ کی اجازت سے بھیجے گئی تار کرنل لڈلو
کی اجازت سے بھیجی گئی تھی جن کی نسبت ہر قسم کی افواہین مشہور تھین مولوی سمیع اللہ
سے مجھکو یہ مدد ملنے والی تھی کہ مین فرادن سے یہ بیان کیا کہ بہت سے لوگ انکی حالت سے
واقف ہین اور گو یہ لوگ مجھے یہ بیان نہ لکھائینگے اونکو لکھائینگے مین نے
پوچھا کیا وہ ان بیانات کو قلمبند کرینگے انھون نے بیانات کی قلمبند کرنے سے اوسوقت
انکار کیا جب تک سرکاری طریقہ پر انسے گفتگو نہ ہو انہون نے کچھ نہین کیا مین نے
ہمیشہ سرور جنگ سے سمیع اللہ خان کی تعریف کی مین واقف نہین کہ سرور جنگ کی
سفارش پر حضور نظام نے سمیع اللہ کو بعہدہ چیف جسٹس حیدر اباد نامزد کیا ہے خط
نمبری ۵ مین جن خطوط بنام مہدی حسن کا تذکرہ کیا ہے وہ خطوط چار پانچ ہین جو محض
دھوکہ دینے کو نہین لکھے گئے تھے اور حلف اوٹھاتا ہون کہ جہانتک مہدی حسین کو تعلق
ہے سچے ہین تمام بیانات راست ہین سوائے اسکے کہ بعض حالتون مین مبالغہ سے
کام لیا گیا ہے وہ مبالغہ شاعری ہے مبالغہ کے الفاظ یہ ہین اظہار عزت - اظہار دوستی
مہدی حسن - و اظہار تکلیفات خود خط نمبری چار مین جو یہ لکھا ہے کہ مسز مہدی حسین
کو میرا بہت بہت سلام پہونچے یہ محض خاطراً لکھا گیا مبالغہ جات متذکرہ عموماً صحیح
نہین ہین تاہم غلط بھی نہین تحریر اور تقریر دونون مین مجھے مبالغہ کی عادت ہے یہ
مبالغہ بعض اوقات ارادہ سے اور بعض اوقات یون ہی بلا ارادہ لکھی جاتی ہین
خطوط نمبری چار اور پانچ مین مبالغہ بلا ارادہ ہے خط نمبری پانچ مین یہ فقرہ کہ بلگرامیون
کی سچائی کا اعتبار نہین مبالغہ ہے اوسی طرح سے یہ الفاظ کہ خوفناک گرمی
پڑ رہی ہے اور آپ واقف ہین کہ وہ سخت چالاک ہین مبالغہ ہے خط نمبری پانچ مین
اور مبالغہ نہین ہے جب سرور جنگ نے مجھسے شہادت جمع کرنے کی خواہش کی مجھے اس قدر تمیز

دلچسپی ہوئی بعد تحریر خط نمبری ۵ انھون نے مجھ سے شہادت جمع کرنے کی خواہش کی کہ
کیا ہو مگر انھون نے قطعی خواہش ظاہر نہین کی تھی مجھے یاد نہین قبل اونکی خط مورخہ ۴
مئی کے کسقدر سرور جنگ سے ملے ممکن ہے یک درجن یا اوسکے قریب ملے ہون مین نے
جب ان خطوط کی تلاش کی ہے مجھے آج ملے خط نمبری ڈبلو ۵ کا غذ سوال ہے جو کہ
سرور جنگ نے بھیجا تھا۔ (فوٹو دکھلایا گیا) خط ڈبلو کے ساتھ جو فوٹو تھا مین اوسکو
پہچان نہ سکا کہ کسکا فوٹو کا تھا چہرہ بدل گیا تھا پوشاک فوٹو نئی ہے اور اب موٹی بھی ہے
اس فوٹو سے کسی اور کی فوٹو کی یاد نہین آئی نہ کسی اور شخص کی کہ جسے مین واقف تھا
مین نے ساجد بیگ کو فوٹو واپس دیا اور آج پھر واپس پایا کاغذ اور فوٹو ساجد بیگ
کے کاغذات کے ساتھ تھے خط نمبری ڈبلو ایک و ڈبلو دو بھی میری کوٹ کے جیب مین دیگر
کاغذات کے ساتھ ملے مین نے بہت ہوشیاری سے آج دیکھے تھے خط نمبری دس
محمد محسن کا ہے کہ جو صندوقون مین تلاش سے مل گیا خط نمبری چار کے فقرے مین اسی
خط کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اور بھی خط محمد محسن یا سرور جنگ یا کسی اور نے بھیجے ہون
اور میرے گھر پر ہون بعد تعطیل اون کی تلاش اور پیش کرنے کا وعدہ کرتا ہون واقف
ہون کہ سرور جنگ کو اس مقدمہ مین دلچسپی ہے مجکو متر اسے کوئی تعلق نہین اور نہ
ذاتی طور پر واقف ہون یہان آنے کی قبل کبھی نہین دیکھا اور نہ اوسکا خط دیکھا نہ تو متر اور
نہ اونکی جانب کسی نے بیانات مندرجہ پمفلٹ کی راستی مجھ سے دریافت کی جو کچھ کارروائی
مین نے کی ہے وہ سرور جنگ کی خواہش پر ہوئی ہے کیونکہ وہ میرے چچازاد بھائی ہین
اور اونھون نے حیدرآباد مین دو بار مجھے ملازم رکھا کر احسان کیا تھا مین واقف نہین کہ
سرور جنگ نے سید حسین بلگرامی سے کہا تھا کہ میری جنبہ داری مین مسٹر کورہن سے
مقابلہ کرین اور نہ سید حسین اور سرور جنگ مین اسکی وجہ سے کوئی لڑائی ہوئی جب سرور جنگ
نظام کے مولوی مقرر ہوئے مین اونکی جگہ سالار جنگ کے یہان مقرر ہو گیا۔ سرور جنگ کو
مشکل سے بچانے کے لیے مین حتی الامکان کوشش کرونگا مین یہ دیکھکر خوش ہونگا کہ مقد
مین سرور جنگ کو کامیابی ہو دیسی لباس مین فوٹو کر شروڈ کا میرے پاس موجود نہین ہے
جسکی مین نے تلاش کی مگر پتہ نہین چلا مین نے خط نمبری ۵ کی لکھنے کے بعد مگر قبل اجرا
کمیشن لکھنو اور وہان جانے کے پتہ لگایا مین نے سرور جنگ کو فوٹو دیسی لباس کیواسطے

اور نہ کسی شخص کو لکھا میں نے انھیں لوگوں میں برہنہ تصویر کی تلاش کی مگر کوئی پتہ نہیں
چلا - ساجد بیگ نے بھی اسی تلاش میں میری امداد کی محمد سجاد حسین سے اس بارہ
مین گفتگو نہیں کی مین اون کی دوکان پر گیا گر وہ ملے نہیں مین نے سجاد حسین اور شاید
علی عباس سے اس فوٹو کے بارہ مین گفتگو کی ٹھیک یاد نہیں کیونکہ مین اور صاحب بیگ ایک
جگہہ ٹھہرا تھا یاد نہیں کہ ہم مین سے کون گیا کہہ نہیں سکتا کیا سجاد حسین عباس علی نے
کہا مگر فوٹو نہیں ملا تلاش جولائی ۹۲ء مین ہوئی تھی خط نمبری ڈبلو ڈ این سرور جنگ
کی اس بیان سے کہ حضور واپس نہین آئے ہین مطلب میری تحریک مندرجہ خط نمبری پانچ
کے جواب سے تھا آدمی سے مطلب جونسے شپ بھوز میرے پاس بھیجے تھے مسٹر رڈا
چاہتے ہین کہ گواہ سے جرح اوسکے خط بنام سرور جنگ پر کرین خط پر نشان حرف اے
ہے عدالت اجازت نہین دیتی کہ خط متعلق مقدمہ نہین اور نہ شامل مثل ہے -
ایک خط دکھلایا گیا مین اس دستخط کو نہین پہچانتا کہ سید علی بلگرامی کا ہے مین اس دوسرے
خط پر سید حسین کے دستخط پہچان سکتا ہون جب ۹۱ء مین حیدرآباد آیا مین نے کسی
سے یہ نہین کہا کہ مسز محمد حسین گرٹروڈ ڈانلی ہین جنسے مین لکھنو مین واقف ہون اور
مہدی حسن جنسے و نہ شجاعت علی نے شادی کا ذکر کیا مین لکھنو مین پروس نامی دو عورتون
سے واقف نہین اور نہ یہ کہ وہ طوائفین اس نام کی وہان موجود ہین ممکن ہے اس
نام کی دو عورتین ۸۴ء مین ہون لکھنو سے ملیح آباد دوسرا اشٹیشن ہے اور بعد اسکے
سنڈیلہ آتا ہے مجھے یاد نہین کہ مین لکھنو مین تھا کہ جب ریلوے سنڈیلہ کو کھولی گئی اور
نہ مجھے کھولنے کا سال یاد ہے ممکن ہے کہ یکم فروری ۸۹ء تک کھلی ہو مین کہہ نہین سکتا کہ
ریلوے ۸۹ء کو کھلی تھی محمد اکبر اکن کے نام سے مشہور تھی اور دوستون اور عزیزون
مین اسی نام سے پکارے جاتے تھے وہ ماکے رشتہ سے دور کے بھائی تھے -
تاریخ آمد مقام حیدرآباد سے سرور جنگ کے گھر پر ہون یہان محمد اکبر کو سرور جنگ
کے مکان پر دیکھا سرور جنگ کے مکان پر جب سے مین یہان آیا ہون مین نے مجید حسین
سید علی بلگرامی صاحب بیگ - عطا حسین و محمد اکبر خان وچند دیگر لوگون کو دیکھا ہے جنکے
نام مین بھول گیا ہون مین برابر اس مقدمہ کا ذکر نہین کرتا ہون بلکہ کبھی کبھی کسی نے
کوئی اشارہ اسکے متعلق نہین کیا اور نہ مین ذکسی کو کرنے کی اجازت دی جب سے میری

میری شہادت شروع ہوئی مین نے اوسپر کسی سے بحث نہین کی سرور جنگ نے مجھسے میری شہادت کی نسبت سوال کیا اور جو کچھ مجھے اس کارروائی مین عجب بات معلوم ہوئی اون سے بیان کردی۔

مجھکو پمفلٹ سے تعلق نہین اور خیال نہین کہ کیونکر میرے نام کا اسمین ذکر ہوا جب مین نے پمفلٹ پڑھا وہ کسی قدر صحیح اور کسی قدر غلط اپنی نسبت معلوم ہوا یہ فقرہ کہ ۱۸۷۳ سے ایک مشنر کہ کمپنی گریڑ ووڈ کے رکھنے کو قائم ہوئی غلط ہے یہ الفاظ کہ ہمارے جانب سے اوسکی پرستش ختم ہوئی صحیح نہین سواے اسکے پمفلٹ مین کوئی بیان غلط نہین دیکھا۔

مسٹر رسورا خواہش کرتے ہین کہ خط نمبری اے سرور جنگ بنام گورنمنٹ پر جرح کرین اس خیال سے استغاثہ کی جانب سے سرور جنگ تردیدی ثبوت مین بطور شاہد پیش ہونگے مسٹر نارٹن اعتراض کرتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ وہ درخواست تردیدی شہادت کی مخالفت کرینگے مگر تردیدی شہادت اگر منظور ہووے تو وہ رفیع الدین کو مزید جرح کی لیے پیش کرینگے۔

قادر بخش جب مجھے رشوت دینے آئے کوئی خط مہدی حسن کا پیش نہین کیا انھون نے زبانی پیغام دیا اور بیان کیا کہ وہ راے بریلی محض مجھسے ملنے آے ہین قادر بخش کو پہلے بھی جانتا تھا نا مگر اتحاد نہ تھا لکھنؤ مین ۱۸۸۲ مین وہ میرے دوست نہ تھے میری ملاقات ان سے ۱۸۸۶ و ۱۸۸۷ کے درمیان ہوئی جب مین فیض اباد مین تھا پہلی ملاقات محمود بیگ کے مکان فیض اباد مین ہوئی وہ راے بریلی مین رشوت کے بارہ مین گفتگو کرنے میرے مکان پر آئے تھے سواے ہمارے دونون کے اور کوئی شخص موجود نہ تھا اس باعث اسکا کوئی گواہ نہین خط نمبری ۴ و پانچ کے لکھنے کے بعد رشوت دینے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ملاقات کی شام کو مین نے قادر بخش سے کہا کہ وہ میرے بھائی سے ملین وہ میرے گھر پر شام کو آئے تھے دوسری مرتبہ ملاقات کے وقت میرے مکان پر کوئی نہ تھا محمود بیگ مرزاپور مین تھے اگر بھائی راے بھی دیتے توبھی رشوت نہ لیتا میرے بھائی نے بیان کیا کہ قادر بخش مجھے فیض اباد مین ملے تھے اور اونھون نے بیان کیا کہ مہدی حسن کی خلاف شہادت نہ دو کہ جو مجھے خوش کرنے کو طیار ہین میرے بھائی نے کہا کہ تم اپنے ایمان کے خلاف شہادت نہ دو میرے بھائی نے یہ نہین بیان کیا کہ کیونکر قادر بخش رشوت دینا چاہتے تھے یہ کیونکر وہ مجھکو خوش کرسکتے تھے کہ مین شہادت

نہ دون خاتمہ جولائی یا شروع اگست مین ایک مہینہ کے بعد سیتاپور مین اسکا ذکر ہوا مین نے
سمیع اللہ خان سے اوسی روز دوپہر کو قبل قادربخش کو جواب دینے کے اس رشوت کا ذکر کیا
مین اکثر سمیع اللہ خان سے سرکاری کام پر ملنے گیا تھا اور وہان دس ہزار کی رشوت کا
ذکر کیا تھا مین نے یہ نہین کہا کہ مین نے جواب نہین دیا ہے مجھے وقت نہ تھا قادربخش نے
رشوت دیتے وقت مجھے مہدحسین کا کوئی خط نہین دکھلایا جس سے معلوم ہوا کہ وہ مہدحسین
کی جانب سے رشوت دیتے ہون جہانتک مجھے علم ہے قادربخش مہدحسین کے کوئی عزیز
نہ تھے مگر اونکے بڑے دوست ہین جسوقت مہدحسین پرتاب گڈھ مین تھے کہ وہ قادربخش کی
ذریعہ سے رشوت دیتے تھے قادربخش فیض آباد مین تھے پرتابگڈھ فیض اباد کا ضلع نہین؟
اوس زمانہ مین پرتاب گڈھ مین نہ تھا مہدحسین اور قادربخش کو یک ساتھ نہین دیکھا جب مہدحسین
پرتاب گڈھ مین تھے مین لکھنؤ مین تھا ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء کے درمیان مین نے یہ افواہ فیض اباد مین سنی
مہدحسین فیض آباد مین نہین رہے کسی شخص کا نام نہین تبلا سکتا پرتابگڈھ مین تھے بارای بڑی
مین حلف نہ اوٹھاونگا کہ ذکر کیا گیا تھا کہ رشوت پرتاب گڈھ مین دی گئی تھی۔ ساجد بیگ وہانپر
تنہا موجود تھے جب اصغرجان نے مجھسے بیان کیا کہ نگیٹو کے بابت مہدحسین نے روپیہ
دیا انھون نے یہ خود بخود نہین کہا بلکہ میرے اس کہنے پر کہ آپ سچی شہادت دین مجھے خیال
نہین کہ انھون نے بڑی یا چھوٹی رقم کا ذکر کیا یہ گفتگو دن کو صبح کے وقت پھاٹک کے قریب
ہوئی اصغرجان میرے پاس اس غرض سے آئے تھے کہ فہرست شاہدان سے مین اونکا نام
نکال دیا جاوے یہ گفتگو پہلی گفتگو کے چار روز بعد ہوئی جب اصغرجان نے بیان کیا کہ وہ نئی جگہپر
چار یا پانچ گواہ دے سکتے ہین کہہ نہین سکتا کہ یہ گفتگو دوپہر مین ہوئی یا صبح انھون نے منجو صاحب
الا ڈلی دو دیگر گواہون کے نام کا ذکر کیا جو مجھے یاد نہین ایک ان مین منجو صاحب ہ ان کے
دوکان پر [illegible] تھے مین خیال کرتا ہون کہ جسوقت گفتگو ہوئی یہ دوکان پر [illegible] تھے مین نے
اس [illegible] نے تب بھی سنا تھا ایک منجو صاحب کو س مقدمہ سے تعلق [illegible] نے انکا نام
فہرست گواہان ڈیفینس مین دیکھا تھا مگر کہہ نہین سکتا کہ یہ وہی شخص تھے [illegible] ایک
منجو صاحب کو جانتا ہون جب اصغرجان نے چار گواہون کی بابت گفتگو کی ساجد بیگ موجود تھے مین نے
علی حسین حامد خان غلام نبی [illegible] حسن کے نام سنے ہین جو اصغرجان نے بیان کئے تھے مین خیال
کرتا ہون کمیشن کی کارروائی شروع ہو گئی تھی جب اصغرجان نے ان نامونکو ذکر کیا تھا کہہ نہین سکتا

کر کسکا اظہار ہو رہا تھا جب مین نے اصغر جان کا آخری پیغام مسٹر نارٹن اور اجلو کو پہونچایا
صرف ساجد بیگ موجود تھے مین اپنے کل کے اس بیان پر قائم ہون کہ مین نے سواے اون
یوروپین کے اور کسی کو نہین لکھا جنہون نے ساجد بیگ کو بیان لکھایا مینے ڈوہان کو لکھا خط
وائی میرا ہے ڈوہان نے مجھے بیان نہین لکھایا مین نے اوپر کے بیان مین جو یہ نہین کہا ڈوہان
نے بیان دینے کا وعدہ کیا تھا اور مین خط وائی ساجد بیگ کے پاس اس غرض سے چھوڑ
آیا تھا کہ وہ اسکا جواب لین جب مین نے کل بیان لکھایا تھا مجھے معلوم نہ تھا کہ ساجد بیگ
نے خط وائی بھیجا اور ڈوہان کا جواب لیا یا نہین پانچ یا چھ لوگون مین جنکا ذکر اوپر آیا ہے
ڈوہان بھی شامل تھا مجھے اسوقت تک ڈوہان کے بیان کا حال معلوم نہ تھا ابھی تک ایک منٹ کا عرصہ
ہوا کونسل ڈیفینس نے خط وائی پیش نہین کیا خط وائی کے ساتھ جو سوالات تھے مجھے
نہین معلوم اونکا جواب ڈوہان نے لکھا یا نہین مجھے جواب نہین ملے مجھے نہین معلوم کہ ساجد بیگ
یا اور کسی نے ڈوہان کا بیان لکھا مین خط وائی ساجد بیگ کے پاس چھوڑ کر دہلی چلا گیا تھا
اور اسوقت سے اب آکر یہان ملا ہون مین نے خط وائی جولائی مین ساجد بیگ کو دیا تھا کہ جس سے
ستمبر تک ملاقات نہین ہوئی فوٹو زڈ و زڈ لمکیب لغایت ہے مین - مین مس گلمن پاس ہوکا
فوٹو نہین دیکھتا ہون سواے ان دونون کے تمام طوائفین معلوم ہوتی ہین زڈ وزڈ
وزڈ طوائفون کے پوشاک مین ہین جنکا کل مین نے ذکر کیا فوٹو زڈ و لیا نہین ہے جہانتک
مجھے یاد ہے تفصیلی حالات اور چک کے جو ساجد بیگ نے مسٹر نارٹن کو قبل ازین
پہونچاے وہی ہین جنکا مسٹر نارٹن نے ذکر کیا ہے یعنی چک بابت بارہ سو تھی اور
نمبر او سیریز ۳ ۶۵ ۱۱۱۱ و تاریخ ۳۰ اکتوبر تھی مین نے ساجد بیگ کو یہ تفصیل دیتے نہین سنا
مین مسٹر نارٹن کے قریب موجود تھا ساجد بیگ نے ایک کاغذ پر تفصیلی حالات لکھے مسٹر
نارٹن کو دیے کہ جب وہ میری نظر سے گذری مجھے یاد نہین کہ ساجد بیگ نے دستخط کئے
افتتاح کمیشن کے دو تین روز بعد کی بات ہے جب یہ تفصیلی حالات دیے گئے سواے مسٹر
نارٹن اجلو - ساجد بیگ میرے اور کوئی شخص موجود نہ تھا حیدر حسین بحم نے ان گواہون کے
نام مجھ سے بیان کئے ہمین اظہار لینا چاہیے انکے بیانات سرور جنگ کے پاس ہین
مینے اونہین کے سپرد کیے تھے سجاد حسین - اصغر جان و عباس علی اس فہرست مین
تھے مین نے مہدی حسن کا خط مورخہ ۲۲ - اپریل سرور جنگ کو اطلاع کی غرض سے نہین

بھیجا نہ ساجد بیگ اور نہ مین نے کسی کو بیان لکھاتے وقت رشوت دی مین نے حیدر حسین کو
جو ہمارے ایجنٹ تھے روپیہ دیا مگر کہہ نہین سکتا کہ انھون نے کسی گواہ کو دیا حید رحسین نجم کو دو ہزار
دیئے گئے یہ وہی حیدر حسین نجم بلگرامی ہین جنکا نام فہرست گواہان وثیقہ مین ہے مین نے
کوئی لالچ مارگن یا ہورن کو نہین دی واقف نہین کہ ساجد بیگ نے مارگن کو دی مگر ہورن کو
دوران زمانہ کمیشن لکھنؤ روپیہ دیا انھون نے اوین کو دیا ہورن کو دو سو اور اوین کو چار سو دیئے
یہ روپیہ سرور جنگ نے ساجد بیگ کو بھیجا جنکو پانچ ہزار بنک بنگال سے ملا کچھ حصہ
روپیہ کا اسوقت ملا جب امیر مرزا بنک مین تھے مسٹر نارٹن وانجلو لکھنؤ مین تھے واقف
نہین کہ ساجد بیگ یا حیدر حسین نے کسی شخص کے ذریعہ سے رشوت دی ساجد بیگ روپیہ
بقایا واپس لائے اور انھون نے اپنے بھائی کو واپس دیا میرے سامنے نوٹون کا شمار ہوا
اور دیے گئے بقایا پینتیس یا سینتیس تھے سوائے اون کے جنکا ذکر آیا ہے مجھے اور لوگون کا
نام یاد نہین جنسے گرٹروڈ کے متعلق سوال کیا گیا۔
بجواب سوالات مکرر۔ جو روپیہ ساجد بیگ کو لکھنؤ مین دیا گیا وہ اسغرض سے تھا کہ ایک کونسلی لکھنؤ
مین کیا جاسے اور بعد اوسکی تحقیقات کا خرچہ دیا جاسے اصل مین کچھ بھی روپیہ مسٹر انجلو کے
انھون سے نہین گیا ساجد بیگ نے ہورن واوین کو روپیہ اس طرح سے دیا۔ مین
اور ساجد بیگ ہورن و اوین کے یہان گئے اور خواہش کی کہ مسٹر انجلو کے پاس آکر بیان لکھوائین
مین نے مسٹر انجلو سے انکے نامون کا ذکر یہ کہکر کیا تھا کہ یہ قابل اعتبار شہادت دے سکتے ہین
قبل میرے اس خواہش کے کہ یہ لوگ انجلو سے ملین انھون نے گرٹروڈ اور اوسکی حالات
ماسبق کے متعلق کچھ حال بیان کیا تھا انجلو سے انکا ذکر کرنے وقت مجھے یقین تھا یہ لوگ سچے
گواہ ہین اسی خیال سے مین نے ان سے خواہش کی کہ مسٹر انجلو کے پاس آئین جب مین نے
ان سے کہا کہ چلیئے انھون نے جانے سے انکار کیا جبتک کہ تکلیف کا انکو معاوضہ نہ ملے
ایسی حالات مین ساجد بیگ نے انکو روپیہ دیا مجھے و ساجد بیگ کو اسوقت یقین تھا کہ ان
لوگون کی شہادت ضروری تھی بعد اوسکے مسٹر انجلو کو ان دونوم کی اطلاع دی گئی اور شہادت
مین طلب نہین ہوسے جسوقت مسٹر انجلو کو انھون نے بیان لکھا یا مین موجود تھا جنکو اسوقت
معلوم نہ تھا کہ انکو روپیہ دیا گیا ہے یہ کاغذ نمبر ۲۶ ساجد بیگ کا لکھا ہوا ہے جو انھون نے میرے
سامنے رائل ہوٹل مین مسٹر نارٹن کو دیا۔

جس وقت سے یہ مقدمہ شروع ہوا اکثر ساجد بیگ سے گفتگو ہوئی مگر کہہ نہیں سکتا کہ کس دن کون
خاص گفتگو ہوئی مین عام طور پر کہہ نہیں سکتا ہون کہ فلان فلان امور کا ذکر ہوا ڈو ہان نے
گر ٹروڈ کی بدچلنی کی بابت ذکر کیا اور اسکے بعد مین نے خط نمبری وائی لکھا۔

(س) فوٹو ۱۹ او $\frac{19}{اے}$ و $\frac{19}{بی}$ و $\frac{19}{سی}$ جو قبول کی گئی ہین کہ گر ٹروڈ ڈانلی کی ہین اور یہ فرض کر کر
کہ فوٹو نمبری ڈبلو گر ٹروڈ کا موجودہ زنانہ کا ہے تو کیا فوٹو ۱۹ اور ڈبلو مین بہت فرق معلوم ہوتا ہے

(ج) ہان مین فوٹو ۱۹ پہچانتا ہون کہ گر ٹروڈ کا ہے۔

ان افواہون کی راستی کی نسبت مین حلف نہین اوٹھا سکتا جو قادر بخش و مہدی حسین کے متعلق مشہور
تھی مگر جب مین نے بیان کیا کہ قادر بخش مہدی حسین کے بہت بڑے دوست تھے مجھے ان افواہون کا
خیال تھا جب مین نے قادر بخش سے یہ کہا کہ وہ میرے بھائی سے گفتگو کرین تو مجھے یہ امید تھی
کہ وہ رشوت لینے کی مجھے راے دین مجھے معلوم ہے کہ آجکل سید حسین و سرور جنگ مین سرد مہری ہر
میری نظر مین سرور جنگ عام طور پر سچے و معزز شخص ہین مین نے گر ٹروڈ کی ایک برہنہ تصویر
دیکھی ہے مین نے اس کی یاد کرنے کی کوشش کی کہ کہان دیکھے اور اوسکی حاصل کرنے مین بھی
کی مگر ناکامیاب ہوا خط نمبری ۱۰ مہدی حسین نے مجھے ۱۸۹۲ء مین بھیجا تھا میرے اس بیان کی کہ میرا
یقین ہے کہ مہدی حسین کو گر ٹروڈ کے ساتھ ہم بستری کا اتفاق نہین ہوا گو کہ ٹروڈ اون کی طوائف
تھی یہ وجہ تھی کہ مین یقین کرتا ہون کہ مہدی حسین نامرد ہین ایسی اہی انکی نسبت شہرت اسکول مین تھی
جب سے کہ مین نے شہادت دینی شروع کی ہے مین نے برابر سچ بولنے کی کوشش کی جب
مین نے خط نمبری پانچ لکھا میرا یہ منشا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر سید حسین کو حضور نظام کے روبرو
حلف دیے جائین گے تو وہ سچ بولینگے سرور جنگ کو جواب دیتے وقت میرا مطلب یہ تھا
کہ مین سید حسین کی راست بیانی پر عدالت مین یا اور کہین راے دینا نہین چاہتا جب مین نے
عام طور پر بلگرامیون کی دروغ بیانی کے لیے ملامت کی تو مین نے جرح مین سید علی کو مستثنے
کیا کیونکہ ذاتی تجربہ ان کی راست بیانی کا تھا مین نے عطا حسین کو مستثنے نہین کیا کیونکہ کوئی خلاف
یا موافق تجربہ تھا۔

میم صاحب کا لفظ یورپین لوگون کی بی بی اور طوائف کی نسبت بھی استعمال ہوتا ہے مجھے اس
صبح کا جب مین نے گر ٹروڈ کو یوسف کے گھر پر دیکھا تمام واقعات اس باعث یاد ہین کہ وہ اول
اور آخری جھگڑا ایک پڑھانے دوست سے ہوا تھا میرے یہ یاد کہ گر ٹروڈ ایک پالکی مین یوسف

کے گھر سے گئی تھی کسی نے تازہ نہین کیا رزنا بچہ۔ واقعین کی اشاعت کی متعلق مین نے اپنے
جرح کی بعد تحقیقات کی معلوم ہوا کہ وہ سر سالار جنگ ثانی کی وزارت کے دوسرے سال مین شایع ہوا
حالانکہ مین سر سالار جنگ اول کی زندگی مین حیدرآباد سے چلا گیا تھا۔
طوائفون کے ساتھ اپنے موجودگی مین کسی شخص کو واہیات برتاؤ کرنے نہین دیکھا جہانتک عام
برتاؤ ہے طوائف اور شریف عورت کے ساتھ یکسان برتاؤ ہوتا ہے دوران تحقیقات مین اکثر حیدرآباد
سے گفتگو ہوئی اور مین نے ڈیفینس کو مشورہ دیا کہ وہ شہادت مین طلب ہون انھون نے ہمیشہ راست
بیانی کا وعدہ کیا چاہے جس فریق کی جانب سے طلب ہون گر شہادت دینے مین انھون نے
تعمل بھی ظاہر کیا اس بیان سے کہ مین کبھی تیرے ارادے سے نہین گیا میرا مطلب یہ تھا
کہ مین کبھی پہلے سے یہ سوچکر نہین گیا کہ ہم بستری کا اتفاق ہوگا حضور نظام کا نام خط نمبری
پانچ مین مین نے اپنی جانب سے لکھا نہ کہ کسی نے ہدایت کی۔
بجواب سوالات جرح۔ مین فوٹو کی ڈھیر سے فوٹو نمبری ۱۹ و ۱۹ بی گرٹروڈ ڈونلی کا پسند کرتا ہون
گو ۱۴ سال اوسکو دیکھے ہوئے گذرے مگر مجھکو کوئی مشکل پہچاننے مین نہین ہوئی گلن کے مکان پر
سنہ مین دیکھنے مین مشکل ہوئی تھی مین نے یہ فوٹو زمانہ کمیشن لکھنؤ مین دیکھے تھے گو انکے لینے
کی وقت موجود نہ تھا یہ میرے لکھنؤ سے چلنے کے بعد اگست مین لی گئی تھی ساجد بیگ نے مجھ سے
ذکر کیا تھا پہلے مین نے ساجد بیگ کے پاس حیدرآباد مین دیکھی اور بعد اسکے مسٹر ایجلو کے پاس
لکھنؤ مین دوران کمیشن مین حلف نہ اوٹھاؤنگا کہ مین نے اسوقت سے یہ فوٹو کب دیکھے مین نے
شروع سے یہ تصویر گرٹروڈ کی پہچانی تھی مسٹر ایجلو نے ممکن ہے کہ اور بھی فوٹو دکھلائے
ہون مین انسے کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہ فوٹو مس گرٹروڈ کی ہین۔
اپنے جانب سے گواہ نے بیان کیا جسوقت مین نے سمیع اللہ خان سے قادر بخش کا پیام رشوت کا
بیان کیا وہ مجھ سے بہت ناراض ہوئے ۔
محمد علی الدین حسن ولد مولوی محمد حسن خان سن ۵۰ سال مسلمان منصف پاٹھن ساکن پاٹھن باقرار
صالح ۴۔ جنوری کو بیان کیا۔
مین منصف پاٹھن ہون مہدی حسین کو جب سے وہ حیدرآباد مین ہین جانتا ہون اکثر ان سے
ملاقات کرتا ہون یعنی عرصہ ایک سال مین ۶ مرتبہ سے زیادہ ملا اون سے مین نے ونکے مکان پر
ماہ مئی سنہ ۱۸۹۲ء کو ملاقات کی کسی خاص کام کے واسطے نہین گیا تھا مہدی حسین نے مجھ سے

یوسف الزمان کی بابت گفتگو ہوئی تھی - مہدی حسین نے مجھ سے فرمایش کی کہ مین ایک خط
یوسف الزمان کو دون اونھون خط مجھکو دیا لیکن مین نے ا پڑھا نہین - کسی وقت مین
مین نے اوسکو نہین پڑھا - یاد نہین آیا کاغذ ثبوت نمبری ۳ ڈی اوسکا لفافہ ہے -
اونھون نے مجھے ایک لفافہ بنام یوسف دیا - اونھون نے خط میری موجودگی مین لکھا
مین مہدی حسین کا خط نہین پہچانتا ہون - بلا شک تاریخ ۱۶ - مئی تھی جبکہ مین مہدی حسین سے ملاقات
کی جب اوس روز مہدی حسن سے ملنے گیا میرا کوئی ارادہ نہ تھا کہ مین یوسف الزمان سے
ملاقات کرون - میرا ارادہ تھا مین اپنے مکان مقام ندولی قریب لکھنؤ کے جاون - مہدی حسین
سے مین نے یہ ارادہ ظاہر کیا اور اونھون نے کہا کہ یوسف الزمان کے پاس جاکر خط دو - مہدی حسین نے
یہ بھی کہا یوسف سے پمفلٹ کا کل قصہ بیان کرکے اون سے فرمایش کرنا کہ وہ میرے (یعنے
مہدی حسین کے) خلاف سازش مین شریک نہ ہووین - یہ بھی مجھ سے کہا گیا تھا کہ مین یوسف سے
کہون کہ وہ سرور جنگ کو خط لکھین یوسف کو بطور شاہد کے نہ طلب کرین اور نیز انگریزی
سوسایٹی پمفلٹ کو حقارت سے دیکھتی ہے اور جو کچھ ۱۸۹۵ع مین کارروائی ہوئی تھی ان لوگون
کی تھی اونھون نے یہ بھی کہا کہ مین یوسف سے خط اس مضمون کے لکھنے کی فمایش کرون کہ
وہ گریرڈ و ڈانل کو نہین جانتے - مین باندہ کو گیا اور بعد ازان مسٹر کو یوسف سے ملاقات
کی اور مہدی حسین کا پیغام اونکو دیا یوسف نے معاملہ پر گفتگو کی اور ایک خط لکھکر مجھکو
دکھلایا جو مین نے پڑھا -

خط مین چند سخت الفاظ مہدی حسین کی نسبت استعمال کئے گئے تھے جو مین نے پسند نہ کیے اور یوسف
سے اونکے نہ لکھنے کی خواہش کی - یوسف نے دوسرا خط لکھا - خط (نمبری ۳) مثل اوس
خط کے ہے - بلا شک وہی خط ہے - جب مین نے پیغام یوسف کو دیا تب اونھون نے کہا کہ وہ
گریرڈ و ڈ کو جانتے ہین کاغذ ثبوت نمبری ۳ ای میری تحریر ہے - مین نے یوسف کے خط بنام
آغا مرزا (سرور جنگ) سے نقل اوتاری - یاد نہین کہ کاغذ ثبوت نمبری ۳ اے ایک ہی
لفافہ مین بند تھا جسمین کاغذ ثبوت نمبری ۳ تھا - مین نے یوسف کا خط بدست خود مہدی حسین کو
دیا - محض مہدی حسین کی خاطر سے مین نے یہ کارروائی کی -

بجواب ... ثبوت - مہدی حسن کے پاس جو خط باندہ سے یوسف الزمان کا مین لایا تھا مہدی حسین نے
... لکھا جب مہدی حسین نے لفافہ کھولا خط نمبری ۳ اے اوسمین تھا - ٹھیک

یاد نہین کہ کون سے سخت الفاظ یوسف الزمان نے اپنے پہلے خط بنام مہدیحسین مین استعمال کیے
لیکن اونھون نے کہا کیسی ہی محبت یا دولت ملے مین اپنے علم کے خلاف کچھ نہ لکھونگا اس
قسم کے اور بھی الفاظ تھے مین نے یوسف کا دوسرا خط بنام مہدیحسین پڑھا تھا۔ کہہ نہین سکتا
کہ آیا دوسرے خط کا مطلب وہی ہے جوکہ پہلے خط کا تھا۔ سخت الفاظ اور چند بیکار فقرے
چھوڑکر دونون خطوط کا ایک ہی مطلب تھا اور نہین جانتا کہ پہلا خط کیا ہوا - یاد نہین کہ وہ منع
کیا گیا ہو مہدیحسین کی خواہش کہ مین اونکا پیغام یوسف کے پاس پہونچادون اس استدعا کے
ساتھ نہ تھا کہ مین یوسف الزمان کو غیر واجب دباؤن سے اوسکا جنبہ دار بناون مین یہ
نہ سمجھا تھا کہ مہدیحسن مجھسے چاہتے تھے کہ یوسف الزمان سے اپنی موافقت مین ہر ایک قسم
کا جھوٹ بلواؤن مین نہین سمجھا کہ مہدیحسین کا مطلب یہ تھا کہ مین یوسف سے پمفلٹ کی
کی پولیٹکل حالت بیان کرون - مین مہدیحسین کا مطلب یہ سمجھا کہ یوسف سرور جنگ کی سازشون
مین شریک نہ ہون اور پمفلٹ مین سراسر جھوٹ ہے قبل . مہدیحسین سے ملاقات
کرنے کے مین نے ایک تار یوسف الزمان سے پایا جسمین اونھون نے ذکر کیا تھا کہ اونھون نے
ایک تار سرور جنگ سے پایا - اونھون نے خط مین پوچھا تھا پہلے جواب مین مین نے لکھا
کہ سرور جنگ مدار المہام کے ایڈیڈی کیمپ ہین - بعد ازان مجھکو معلوم ہوا کہ مین غلطی پر تھا
ا پس جب مین نے یوسف سے باندہ مین ملاقات کی اون سے کہدیا کہ سرور جنگ آغا مرزا
(انتظام کے معلم ہین) پہلے خط کے ملنے اور میری اون سے باندہ مین ملاقات کرنے کی
درمیان مجھسے خط کتابت نہین ہوئی۔ اگر یوسف نے خط مجھکو نہ لکھا ہوتا تو مہدیحسین کا
اشارہ بابت سازش کے جوکہ سرور جنگ کی پارٹی سے متعلق ہے مین نہ سمجھتا۔
مین نے خط نمبری ۴ یوسف الزمان کو نہین لکھوایا۔ جب مین نے اول مرتبہ اون سے گفتگو کی
اونھون نے مجھسے کہا کہ وہ گرٹروڈ ڈانلی کو جانتے ہین لیکن مسیز مہدیحسین سے واقف نہین
پس مین نے اونسے کہا کہ مناسب ہوگا۔
اگرچہ وہ ہی لکھیں ہین اوسکا نام نہین جانتا ہون مین اونکا یہ مطلب سمجھا کہ وہ نہین جانتے ہین
کہ آیا مسیز مہدیحسین اور گرٹروڈ ایک ہی ہین مین نے یوسف سے یہ کہا کہ مہدیحسین نے
مجھسے کہا تھا کہ اونھون نے گرٹرود سے سنہ ۱۸۸۲ء مین شادی کرلی۔ میری روانگی باندہ
کی قبل مہدیحسین نے مجھسے یہ کہا تھا کہ مسیز مہدیحسین گرٹروڈ ڈانلی ہین۔

مین نے یوسف الزمان سے نہین پوچھا کہ آیا مہدحسین کا مسیز ہاجز سے تعلق تھا۔ مین نے پوچھا
کہ مہدحسین کا کیٹ ڈانلی سے تعلق تھا یا نہین میرا مطلب گرٹروڈ ڈانلی کی بہن سے تھا مین
سمجھا کہ گرٹروڈ کی ایک بہن بنام کیٹ تھی یوسف نے مجھ سے کہا کہ مہدحسین وہان جایا کرتی تھی
اور شاید اون سے دوستی بھی تھی یعنی کیٹ ڈانلی سے یوسف نے یہ کہا کہ مہدحسین گرٹروڈ ڈانلی
وکیٹ دونون سے واقف تھی اونھون نے صرف کیٹ کا ذکر کیا اونکے نامون سے مین
سمجھا کہ گرٹروڈ اور کیٹ دونون بہنین ہین یوسف نے کہا تھا کہ وہ دونون ساتھ رہتی تھین
خیال نہین کہ آیا اون سے کہا تھا کہ وہ بہنین تھین۔ ممکن ہے یوسف نے کیٹ ڈانلی کا بطور
مسیز ہاجز کے ذکر کیا ہو۔ مین باقرار صالح نہ بیان کرونگا کہ اونھون نے نہین کہا مہدحسین
سے کیٹ ڈانلی کا نام سنا۔ مہدحسین نے مجھ سے کہا کہ یوسف کیٹ ڈانلی سے واقف تھا
اور نہ کہ گرٹروڈ ڈانلی سے اور جو کچھ یوسف نے مجسٹریٹ سے کہا تھا کیٹ ڈانلی سے دلالت کرتا تھا کہ گرٹروڈ ڈانلی کو
پس یوسف کو ضرور لکھنا چاہیے گرٹروڈ ڈانلی سے واقف نہین تھے جب باندہ گیا تھا مجھے معلوم تھا کہ یوسف نے
مجسٹریٹ ضلع سے گفتگو کی تھی جب مین نے یوسف سے پوچھا کہ آیا وہ کیٹ ڈانلی سے
واقف تھے اونھون نے کہا ہان اونھون نے مجھ سے نہین کہا کہ اون سے اور کیٹ سے
کہان ملاقات ہوئی تھی اونھون نے کہا کہ مین نے مہدحسین کو اوسکے مکان پر ملاقات کرتے دیکھا
لیکن نہین کہا کہ مکان کہان تھا اونھون نے کہا گرٹروڈ اور کیٹ ساتھ ہی رہتی تھین۔ اونھون
کہا کہ مین گرٹروڈ اور کیٹ سے ذاتی طور سے واقف ہون اور مین اون سے ۱۸۸۲ء مین
واقف تھا وہ نہ [illegible] کیا کہ اون سے کہان ملاقات ہوئی تھی اونھون نے اون وقت
کا ذکر نہین کیا جبکہ وہ اونکو جانتے ہین۔ یاد نہین کہ آیا یوسف نے لفافہ جسمین خط نمبری
۳ تھا کھولا یا بند دیا اونکا بیان اس بات پر ٹھیک ہوا یوسف نے خط نمبری ۳ اتی میرے
موجودگی مین لکھا۔ مین نے خط کی نقل لی تاکہ مین مہدحسین کو دکھلاؤن۔ یوسف نے میرے
نقل لینے پر اعتراض نہ کیا۔ مین نے نقل یوسف کی رضامندی سے لی صحیح نہین کہ خط نمبری
میرے خوش کرنے کی غرض سے لکھا گیا۔ جب مین نے یوسف سے خطوط نمبری ۳ و ۱۲ اگر
پر بحث کی اور کوئی موجود نہ تھا باندہ سے میری واپسی اور حیدرآباد مین یوسف کی آمد تک
مجھ سے اور اون سے خط کتابت تھی صحیح ہے کہ میرا پہلا خط بنام یوسف بدین مضمون تھا
کہ سرور جنگ سے خط کتابت اور بنام [illegible] یوسف الزمان سے خط نمبری ۳ کے لکھنے کی فرمایش

کرتے وقت مین نے اون سے اون الفاظ کے لکھنے کو نہین کہا جو مہدی حسین چاہتے تھے کہ وہ لکھین۔
مین نے سرور جنگ کو ایک ہی مرتبہ دیکھا ہے یعنے جب وہ میرے والد سے ۱۵ برس قبل
ملاقات کرنے آئے تھے۔ مین نے اونکو راستہ پر دیکھا لیکن گفتگو نہ کی۔ آپسمین دوستی نہین ہے۔
خیال نہین کہ یوسف جانتے تھے کہ آغا مرزا سرور جنگ ہین۔ جبکہ مین نے یوسف سے باندہ مین
ملاقات کی اونھون نے کہا کہ وہ آغا مرزا کو جانتے ہین۔ جب مین باندہ گیا یوسف نے خط
کتابت درمیان اپنے اور آغا مرزا یا رفیع الدین یا اور کسی شخص سے بابت پمفلٹ نہین دکھلائی
یوسف نے نہین کہا کہ ہوز اون سے ملاقات کرنے آئے تھے یوسف کا بیان اس عدالت مین
کہ مین اوسکی ذاتی چال چلن کی نسبت کچھ کہہ نہین سکتا ہون اور نہ کہ عدالت مین بیان کرون
ایمانداری سے نہین لکھا گیا اور مین نے علی الدین کے خوش کرنے کو لکھا تھا ایک معنی مین
ٹھیک ہے۔ مین نے اون سے خواہش کی کہ وہ اسطور سے لکھین کہ عدالت مین وہ بطور گواہ
طلب نہ کیے جاوین۔ مین نے یوسف کا بیان عدالت مین کہ "مین نے خط نمبری ۲ دباؤ مین
لکھا ہوا کیا ہے۔ مین نے کسی قسم کا دباؤ نہین ڈالا۔ مین نے یوسف سے خواہش ظاہر کی
کہ وہ کچھ غلط واقعات سرور جنگ یا مہدی حسین کو لکھین۔ یوسف الزمان نے میری بھتیجی سے شادی
کی ہے۔

بجواب سوالات مکرر۔ ناجائز دباؤ سے میرا مطلب رشوت دینے یا اوس قسم کی چیز دینے کا
ہے مین ذاتی طور سے اوس عورت کی گذشتہ زندگانی سے واقف نہین ہون جو مہدی حسین
کے ساتھ رہتی ہے۔ یاد نہین کبھی مین نے مہدی حسین کی شادی کے بابت سنا جبکہ مہدی حسین
نے یوسف کے نام پیغام دیا مین نے اون سے نہین پوچھا اونکا گریڈ وڈ سے کیا کام ہے۔
مین نے مہدی حسین سے سوال نہ کیا کہ کیون مین یوسف سے کہون کہ وہ کہین گریڈ وڈ سے
واقف نہین ہین۔ قبل میرے روانگی کے مہدی حسین اور میرے درمیان اور گفتگو نہین ہوئی تھی
مہدی حسین سے دریافت نہ کیا کیونکر یوسف نے کیٹ ڈائلی کی بابت مجسٹریٹ باندہ سے
بیان کیا۔ مہدی حسین میری رشتہ داری کو جانتے تھے جبکہ اونھون نے مجھسے باندہ جانیکی
خواہش کی۔ یوسف نے مجھسے یہ بیان نہین کیا کہ کن خیالات کے ساتھ اونھون نے خط
نمبری ۲ لکھا اونکو خوش کرنے کو یا کسی دوسرے کو۔

روبرو ملزم ۳- جنوری کو بیان کیا مین سرور جنگ کا چھوٹا بھائی ہون خاتمہ مئی یا ابتدا جون
مین اپنے بھائی کی جانب سے لکھنؤ گیا اوسوقت مہدیحسین کی جانب سے سرور جنگ کے
خلاف لائبل کی بابت ایک درخواست تھی اسی درخواست کی متعلق میرے بھائی نے مجکو
لکھنؤ بھیجا میری غرض شہادت جمع کرنے سے تھی میرے بھائی نے گریڑووانلی کے
فوٹوگراف اصغرجان سے جمع کرنے کو لکھا جب مین لکھنؤ پہونچا اصغرجان اپنی جاگیر پر گئے
تھے مین نے گریڑوو کی فوٹوا اون سے بذریعہ تحریر مانگی مین حیدرحسین نجم ملازم محکمہ کمشنری
سے واقف ہون وہ اصغرجان کے بہت بڑے دوست اور اُنہی کی دوکان مین بمقام
قیصرباغ رہتے ہین مین نے حیدرحسین نجم سے اصغرجان کو ان فوٹو کے حاصل کرنے کی
بابت کوشش کرنے کو کہا حیدرحسین نجم کو خط اس غرض سے دیا کہ وہ اصغرجان کو
دیدین جواب مین خط نمبری ۹ اصغرجان سے ملا۔ جس تصویر کا اوسمین ذکر ہے وہ گریڑووانلی
کی ہے خط نمبری ۹ مین خیال کرتا ہون پہلا ہے اوسکے مضمون کے پڑھنے سے اوسکے
پہلے ہونے کی نسبت شک گذرتا تھا گو تاریخ ۴- جون سے ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ
پہونچنے کے چندروز بعد مجھے ملا تھا حسب ہدایت اپنے بھائی کے مین نے اصغرجان سے
گریڑووانلی کی تصویر مانگی ہوگی جسکا جواب آخری فقرہ خط نمبر ۹ مین اصغرجان دیتے ہین مین
خط نمبری ۸ دیکھتا ہون یہ اصغرجان کا لکھا ہوا ہے جس فوٹو اور پلیٹ کا اسمین ذکر ہے وہ گریڑوو
کی ہے مین رفیع الدین کے ساتھ اس خط اصغرجان کو پاکر میر احمدحسین کے یہان گیا میر احمدحسین
اوسوقت اصغرجان کے کارخانہ کے مہتمم تھے پہلے مین نے خط دکھلایا اور مین نے اون سے
کہا چونکہ اصغرجان نے اونکو حکم دیا ہے کہ فوٹو دیدین اس باعث اونکو دیدینا چاہئے مین
تمام خطوط جو اس مقدمہ کے متعلق اصغرجان سے ملے تھے پیش کردیے ہین مین کہہ
نہین سکتا یہ خاص خط کہان لکھنؤ مین شامل مثل کردیا تھا مجھے اب نہین ملتا میر احمدحسین
نے جواب دیا تھا کہ اصغرجان کا ایک خط اس مضمون سے اونکے پاس آیا تھا چونکہ ہر
فوٹو کی عام فروخت بند ہوگئی ہے اس باعث بلا اجازت اصغرجان نہین دیا جا سکتا گو
نیگیٹو موجود ہے مین نے اصغرجان کو لکھا کہ میر احمدحسین کے فوٹو کے دینے سے انکار کرتے
ہین اور خط نمبری ۶ جواب مین اصغرجان سے ملا اصغرجان ۱۵- جولائی سے ۴ یا ۵ روز کے
اندر لکھنؤ واپس آئے مین نے خط نمبری ۲۳ اصغرجان کو لکھا جو میرا پہلا خط ہے اصغرجان

نے مجھے جواب لکھا کہ جو یا تو کھو گیا یا کونسلی ڈیفنس کو دیدیا گیا اور مجھ سے کہا کہ میر احمد حسین کے
پاس جاؤ میں میر احمد حسین کے پاس گیا جنہوں نے فوٹو دینے سے انکار کیا اصغر جان نے جن کی
مین نے شکایت کی اس باعث انھون نے خط نمبری ۹ لکھا اصغر جان سے مین نے شکایت کی
پر مین اونکے گھر گیا اور زبانی گرڈ وڈ کا فوٹو مانگا جواب مین بیان کیا اگرچہ ان فوٹو کا نیگیٹو
میرے پاس موجود ہے اور اسکی پرتین چھاپ سکتا ہون تاہم مسز ہجین نے ان پرتون کی
فروخت بند کردی ہے گو مسز ہجین نے پوری قیمت نیگیٹو نہین دی ہے تاہم چونکہ مسز ہجین
نے ان پرتون کی اشاعت بند کردی ہے مین فروخت کرنا نہین چاہتا اور پرانی پرتین
بہم پہونچا سکتا ہون ۲ یا ۳ روز کے بعد اصغر جان نے مجھے ایک پرانا فوٹو گراف گرڈ وڈ و
ہاجز کا دکھلایا گرڈ وڈ کا فوٹو مثل فوٹو نمبری ۱۹ کے تھا گو وہ پرانا تھا اور فوٹو نمبری ۱۹ بنا کر
جو فوٹو مجھے اصغر جان نے دکھلایا اوسپر مشکور الدولہ کے دستخط تھے یہ اصغر جان کے بڑے بھائی
تھے مسز ہاجز کا فوٹو مثل ۲۱ کے تھا مین نے اصغر جان سے اجازت چاہی یہ فوٹو مین لے
لون مگر انھون نے دینے سے انکار کیا کیونکہ اسپر مشکور الدولہ کی مہر تھی بعد اوسکے کہا کہ یا تو
مجکو وہ نئی پرتین دینگے یا ان پرانی پرتون پر کارڈ جما دینگے اصغر جان نے یہ پورا نے فوٹو
رکھ لیئے اور مجھے میرے بھائی کا رجسٹری شدہ خط دیا جو مین نے پڑھا خط نمبری ۲۱ میرے
بھائی کا ہے اور اوسی کا مین نے اوپر ذکر کیا اصغر جان نے سرور جنگ کی متعلق مجھ سے گفتگو
کی اور کہا پہلے خیال تھا سرور جنگ نے مسز ہجین پر حملہ کیا اب معلوم ہوا کہ مسز ہجین نے سرور جنگ
پر حملہ کیا ہے مجھے سرور جنگ کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اور جسقدر پرتین گرڈ وڈ کی فوٹو کی
چاہینگے دونگا۔ میرے پاس مسز ہجین کے خطوط بھی موجود ہین مین کئی بار اصغر جان کے
مکان پر ان فوٹو کو حاصل کرنے کو گیا ایک مرتبہ اصغر جان نے مجھے انکی پرتین چھاپ کر دین
انھون نے میری موجودگی مین ایک پرت نیگیٹو سے اوتاری اور دوسری چھاپنا شروع
کی مین نے یہ پرت دیکھی تھی جو مثل فوٹو نمبری ۱۹ تھی مین نے گرڈ وڈ کا نیگیٹو دیکھا
یہ گلاس پر تھا مین نے مسز ہاجز کا نیگٹو بھی دیکھا تھا یہ سب کارروائی اصغر جان کے گھر
کوٹھی پر عمل مین آئی تھی آخر کار مجھے بہت سے فوٹو گراف گرڈ وڈ کی اصغر جان سے ملے
اوکھنین سے فوٹو ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ نمبر کے ملے ۹ روپیہ فی درجن کے حساب سے قیمت دی
یہ پرتین اخر جولائی یا شروع اگست مین مجھے ملین اصغر جان نے خود اپنے ہاتھون دین

فوٹو نمبری ۲۲ دکھلانے کے بعد انھون نے فوٹو دینے کے قبل مجھ سے کہا خط لکھدو مین نے اونکے کہنے کے موافق لکھ دیا یہ خط نمبری ۲۷ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۰ء ہے انھون فوٹو بعد ۲۰ جولائی سنہ ۹۲ء کے دیے فوٹو حاصل کرنے کے بعد مین حیدرآباد واپس آیا اور اپنے بھائی کو حوالہ کر دیا اس اثنا مین فوٹو میرے قبضہ سے باہر نہین ہوے اپنے بھائی کے فوٹو سپرد کر دینے کی بعد مجھ سے ان سے کوئی واسطہ نہین رہا ہے۔ حلف اوٹھا سکتا ہون کہ فوٹو نمبری ۱۹ و ۱۹/اے و ۱۹/بی و ۱۹/سی و ۲۰/اے و ۲۰/بی و ۲۱/ڈی و ۲۱/اے وہی فوٹو ہین جو اصغر جان نے مجھے بمقام لکھنو دیئے مین نے حیدر حسین نجم کو لکھا ہے کہ اوس مقدمہ مین شہادت دین مگر کوئی جواب ابتک نہین ملا ہے میری تحریر خط کے وقت وہ لکھنو مین موجود تھے مین نے خط نمبری ۲۷ اصغر جان کو دکھلایا جو انھون نے اوٹھا کر رکھ لیا یہ ۲۰ جولائی کے بعد ۴ یا ۵ دن تک اونکے پاس رہا جس روز انھون نے مجھے فوٹو دیا ہے خط نمبری ۲۷ واپس دیا اور بیان کیا کہ مضمون خط یون تو اچھا ہے مگر کچھ اصلاح کی ایک یا دو مقامات پر ضرورت ہے انھون نے قلم اوٹھا کر سیاہی سے خود دو سطرین کاٹ دین اور مجھ سے کہا کہ ایک صاف پرت اس کی طیار کر کے مجھکو دیدو مین خط اور فوٹو لیکر چلا آیا کٹے ہوے الفاظ کی جگہہ پر خط نمبر ۲۷ مین اصغر جان نے میری موجودگی مین یہ الفاظ بڑھائے کہ "اوسکا پلیٹ ٹوٹ گیا" مین نے خط نمبری ۱۲ اوسی روز لکھا جب فوٹو ملا خط خورشید حسین کے یہان لکھا گیا مین مرتضی حسین کے روبرو بولتا جاتا تھا انھون نے خط نمبری ۲۷ سے پڑھکر سنایا۔ مرتضی حسین کی شہادت لکھنو کمیشن کے روبرو گذر چکی ہے خط نمبری ۱۲ کی تحریر کے بعد مجھے فوٹو لے جانے کی اجازت اصغر جان سے ملی ـــــــ مین نے اونسے کہا کہ فوٹو کے پشت پر گرٹروڈ کی عمر و تاریخ فوٹو لکھدین اصغر جان نے کہا کہ وہ ایسا کر نہین سکتے مگر وجہ نہین تبلائی مین نے خطوط مہدی حسین بھی اصغر جان سے مانگے مگر اونھون نے جواب دیا کہ ضرورت اسوقت خطوط دینے کی ہے جب آپ بذریعہ کمیشن مجھے عدالت مین طلب کرینگے اوس وقت مین اور میرا سامان فوٹو گرافی اور خطوط آپ کی خدمت مین موجود ہونگے خط نمبری ۱۲ اس باعث اصغر جان کو بھیجا گو مجھے فوٹو مل چکا تھا کہ انھون نے مجھ سے کہا تھا مین مہدی حسین سے وعدہ کر چکا ہون کہ یہ فوٹو نہ بیچون گا اور باعث فروخت نہین کر سکتا۔ مگر آپ اس مضمون کا خط دیدین کہ آپکو فوٹو نہین ملا تو مین دے سکتا ہون اگر مہدی حسین

نے میرے اوپر کوئی الزام عاید کیا تو تردید مین یہہ خط پیش کرون گا اصغرجان نے یہ بھی کہا کہ اگر
مین خط نہ لکھونگا تو مجھے فوٹو نہ ملینگے اسی وجہ سے مین نے خط لکھا - مین نے کوشش کی کہ تو جیہیز
کو جنکے گھر پر خط نمبری ۲۱ لکھا تھا شہادت دین مگر اونھون نے شہادت دینے سے انکار کیا خط نمبری
۲۱ کے تحریر کے ۵ روز کے اندر مین حیدر آباد چلا گیا مین خط نمبری ۱۰ پر دستخط پہچانتا ہون مین لکھنو
کمیشن کی غرض سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو پہونچا رفیع الدین کے ساتھ سفر کیا لکھنو پہونچنے کے بعد مین نے
اصغرجان سے ملاقات کی افواہین سنی تھین کہ مہدیحسین نے ان فوٹو کے متعلق اصغرجان کو
رشوت دی تھی مین نے اون سے کہا کہ مہدیحسین کے ہاتھ نگیٹو فروخت کرکے آپ نے دس ہزار کا
منافع پیدا کیا اصغرجان مسکرائے اور گردن جھکا کر بیان کیا بلاشک مین نے کہا آپ نے
پانچ ہزار روپیہ پائے اور درمیانیون نے پانچ ہزار پائے درمیانیون کا نام مجھے نہین بتلایا
اصغرجان نے کہا اونھین بہت بڑا حصہ ملا اور یہ دنیا کا دستور ہے کہ درمیانی بہت کچھ پاتے ہین
اصغرجان نے علی عباس وکیل کا ذکر دو ہزار روپیہ کی بابت کیا جو مہدیحسین کی جانب سے اصغرجان
کے ملازمین کو مہدیحسین کی مرضی سے دیا گیا اصغرجان لکھنو سے جانے والے تھے مین نے اون سے
ملاقات کی اور اونکو ترغیب دی کہ نہ جائین وہ اس باعث جانا چاہتے تھے کہ شہادت سے
بچ جائین مین نے کہا کہ کہین نہ جائیے مین کونسل ڈیفنس سے انتظام کرون گا کہ آپ شہادت
مین طلب نہون اصغرجان نے ان شرطون پر ٹھرنا منظور کیا اونھون نے مجھ سے پانچسو روپیہ
اپنے ملازمین کی شہادت کے واسطے طلب کئے مین نے کہا مجھے مشورہ کے واسطے وقت کی
ضرورت ہے دوسرے روز اونھون نے کہا چھ بجے جواب لیکر آئیے ۱۴ سعدہ صبح وقت اسواسطے
مقرر کیا کہ اونھون نے کہا علی عباس سات بجے دو ہزار روپیہ کی چک لیکر آوینگے اس باعث مناسب
ہے مین ایک گھنٹہ قبل اون سے ملون اصغرجان کی اس خواہش کا مین نے کونسل ڈیفنس سے
تذکرہ کیا کہ وہ شہادت نہین دینا چاہتے اور اپنی جگہہ پر اپنے ملازمین پیش کرنا چاہتے ہین مین نے
اصغرجان کو یہ بھی اطلاع دی کہ اون کی درخواست کونسل منظور نہین کرتے اور اطلاع دی
کہ وہ ضرور طلب ہونگے اسکے بعد قبل افتتاح کمیشن لکھنو اصغرجان نے وکلاء ڈیفنس کے پاس
ایک دوسرے پیغام کو پہونچائے آخر مین اصغرجان نے بیان کیا کہ اگر وہ شہادت کو طلب ہوے
تو ڈیفنس کے برخلاف شہادت دینگے مین نے اصغرجان سے یہ بھی کہہ دیا کہ ڈیفنس کے
پاس اونکے چند خطوط موجود ہین جو اونھون نے مجھکو اور سرور جنگ کو لکھے تھے اصغرجان نے

کہ وہ ان مین دوسرے معنی پہنا سکتے ہین آخر مین اصغرجان کو مین نے پیغام پہونچایا کہ اگر وہ راست
بیانی نہ کرینگے تو جزیرہ انڈمن کو بھجدیے جاوینگے۔
۱۰۔ اکتوبر کو افتتاح کمیشن کے وقت اصغرجان ریڈس صاحب کے احاطہ مین موجود تھے
مین نے مسٹر نارٹن سے اور ان کی ملاقات کرائی اور نارٹن صاحب کے سامنے کہا کہ اگر وہ
راست بیانی نہ کرینگے تو نتیجہ کے برداشت کرنے کو طیار رہین اصغرجان نے مجھ سے یہ بیان
نہین کیا کہ علی عباس نے ان بنگیٹو کے بارہ مین کیا کارروائی کی مین اصغرجان کے پاس پیغام
لے گیا کہ کونسلی ڈیفنس قبل کمیشن کے روبرو شہادت لینے کی اون سے ملا چاہتے ہین انھون
نے ہوٹل مین یا اپنے گھر پر کونسلی ڈیفنس سے ملنے سے انکار کیا مین نے مہدی حسین کی دستخطی ایک چک
اصغرجان کے ہاتھون مین ۱۰۔ اکتوبر کو قبل افتتاح کمیشن دیکھی چک مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء
تھی اوسی روز مین نے حالات چک قلم بند کر لئے رقعہ نمبری ۴ ۶ میرا لکھا ہوا ہے اصغرجان
نے خود مجھے چک دکھلائی اور کہا علی عباس یہ چک آج لائے ہین یہ میرے ملازمین کو دیجاویگی
کہ وہ مہدی حسین کے خلاف شہادت ندین بلکہ اونکے موافق دین۔
مین نے چک ۵ یا ۶ اکتوبر کو دیکھی فوراً رائل ہوٹل کو گیا اور مسٹر نارٹن کو رقعہ حوالہ کیا
مین نے بیان کیا کہ چک اسی بنک بنگال پر ہے حالات چک بالکل رقعہ ۴ ۶ کے موافق
تھی مین حلف اوٹھاتا ہون چک بابت بارہ سو روپیہ تھی اگر حلف اوٹھائے کہ وہ بابت ایک
ہزار ساٹھ تھی غلط ہوگا لاڈلی صاحب نے چک لائے اور مجھے دی مین نے کہا چک تو
بارہ سو کی بابت ہے حالانکہ اونھون نے کہا تھا کہ اور دو ہزار ملنے والے تھے اصغرجان نے لکھا
کہ بقیہ آٹھ سو کی چک جلد آئیگی۔
کاغذات لکھنو کمیشن سے دیکھتا ہون کمیشن اصغرجان کے نام ۶۔ اکتوبر کو جاری ہوا مین نے اوسی
روز اصغرجان کے پاس چک دیکھی مین اونکے پاس گیا اور اون سے کہا کہ کمیشن کے روبرو
حاضری کے واسطے سمن اونکے نام جاری ہوا ہے مین نے یہ اطلاع اس بات کی دی کہ وعدہ
تھا دو روز پیشتر آگاہ کرون جب اصغرجان کا اظہار لکھنو مین ختم ہوا ایک پیغام میرے
ذریعہ سے اونھون نے کونسلی ڈیفنس کو بھیجا کہ وہ طیار ہین کہ گرٹروڈ ڈانلی کا ایک فوٹو اس
قسم کا دین کہ اوسکا سینہ کھلا ہوا نظر آتا ہو اس شرط پر کہ اون پر دروغ حلفی کا مقدمہ قائم نہ ہو
مین نے اونکو اطلاع دی کہ کونسلی ڈیفنس اون کی درخواست منظور نہین کرسکتے اور یہ کہ اون پر

ضرور مقدمہ بہروع جعلی قایم کرینگے اصغرجان نے کہا کہ اونکے وکیلون نے مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ ایک لفظ بھی راست بیان کرینگے تو اونپر استحصال بالجبر کا مقدمہ قائم ہوگا۔

مین لاڈلی صاحب انپارہ سے بذاتی طور سے واقف ہون انھون نے سمن کی تعمیل سے بچنے کی کوشش اسلیے کی وقت ہم اون پر سمن جاری نہ کراسکے کہ وہ لکھنؤ مین تھے مین ہورن اور آدین سے واقف ہون جو رزیڈنسی مین رہتے ہین مین نے دریافت کیا تھا کہ وہ اس مقدمہ مین شہادت دینے سکتے ہین اونھون نے مجھسے بیان لکھوایا مین نے ایجلو کو اطلاع دی مسٹر ایجلو نے مجبور کہا کہ مین اونکو لاؤن کہ وہ انکا اظہار قلمبند کرین اوسوقت تک ہورن یا اوین کو مین نے کچھ نہین دیا تھا مین نے ان سے مسٹر ایجلو کی خواہش کا تذکرہ کیا انھون نے جانے سے اوسوقت تک انکار کیا جب تک اون کو روپیہ نہ ملے کیونکہ انکا وقت ضائع جائے گا مین نے اونکا بیان کو صحیح اور ضروری خیال کیا اس باعث ہورن کو دوسو اور آوین کو چارسو دیے بعد اوسکے یہ لوگ مسٹر ایجلو کے پاس گئے اور اونھون نے اپنے بیان بلا مسٹر ایجلو کے اس علم کے لکھوائے کہ انکو کچھ دیا گیا ہے بعد اوسکے مین نے مسٹر ایجلو سے روپیہ دینے کا معاملہ بیان کیا اور شہادت مین طلب نہین ہوئے مین نے اس مقدمہ مین کسی گواہ کو کچھ نہین دیا مین نے سپرنٹنڈنٹ کو روپیہ نہ تو دینے کا وعدہ کیا اور نہ کسی شخص جگنا تھ نامی سے کہا کہ وہ اس کو ہنوت دی مجھے پانچ ہزار روپیہ سرور جنگ سے لکھنؤ مین ملے تھے اسی رقم سے اپنا رفیع الدین اور اپنے خاندان کی لیڈیون کا خرچہ مجھے دینا پڑا چنانچہ سوا پانچ بھائی کو واپس کیے اس باعث صرف چودہ سو خرچ کیے انھین چودہ سو سے مین نے ہورن اور آوین کو روپیہ دیا مقدمہ شروع ہونے کے چندہی روز قبل مین حیدرآباد واپس آیا۔

۵- جنوری ۱۸۹۳ء خط جو مجھے دکھلایا گیا اصغرجان کی تحریر سے ہے اور اونکے اوپر دستخط ہین ۲۴- جون ۱۸۹۳ء کا ہے گو کوئی امر تحریر خط سے ثابت نہین ہوتا کہ کیسلئے نام لکھا ہوا ہے مگر اس لفافہ مین یہ خط مجھے ملا اسپر مین نے ایک یادداشت بنادی خط نمبری ۲۶ نامکمل جا لکھا ہوا ہے اور درمیانی عبارت خط نمبری ۲۷- انھین کی لکھی ہوئی ہے میری رائے مین دونو ایک ہی خط کے ہین درمیانی سطور خط نمبری ۲۷ اصغرجان نے میرے روبرو لکھی۔

بجواب سوالات جرح- خط نمبری ۲۳ مین نے حیدرحسین کو اصغرجان کے پاس بھیجنے کی غرض سے دیا خط نمبری ۲۴ بھی اسی اصغرجان سے ہے جسکا مین نے اپنے اظہار خاص مین

تذکرہ کیا ہے خط نمبر ی ۶۵ خط نمبری ۶۴ کا جواب نہے اس جواب کی نوبت پر
فوٹو کی بابت مین نے میر احمد حسین سے درخواست کی مجھے بہت پرتون کی ضرورت
تھی مین خط نمبری ۶۵ میر احمد حسین کے پاس سیدھا لے گیا اور اونکو دکھلایا اونھون
نے میرے موجودگی مین پڑھا خط نمبری ۶۵ کے پہونچنے پر اوس تاریخ کو میر
احمد حسن کے پاس گیا لفافہ پر ۲۵ - جون سنہ ۹۲ ع کی مہر ہے مجھے یاد نہین کہ کب
میرے انھون سے گئے مین نے یہ سترا کے وکلا کے حوالہ کئے مجھے یقین ہے کہ مین نے
اونکو حیدرآباد مین دیئے گو کہہ نہین سکتا کہ قبل کمیشن کے جانے یا بعد واپسی کے
جہانتک مجھے یاد ہے مین نے اصغر جان کے تمام خطوط ڈیفینس کو دیدئے کہہ نہین سکتا
کہ یکبارگی دیئے یا جسطرح سے وہ آتے گئے دیتا گیا میری معمولی یادداشت ہے یاد رکھنے
مین کچھ دشواری معلوم ہوتی ہے دس برس گذشتہ کے واقعات مجھے یاد ہین ان واقعات
کی نوعیت معلوم نہین جب مین میر احمد حسین کے یہان گیا رضی الدین لاڈلی صاحب
اصغر جان موجود تھی کہہ نہین سکتا کہ اور کوئی بھی موجود تھا ٹھیک یاد ہے کہ خط
نمبری ۶۵ پہلا خط ہے جو بعد مجھے اصغر جان سے ملا اونکی جاگیر سے واپسی کے بعد مین نے
تین یا چار خط لکھے شاید انھون نے سب کا جواب نہین دیا انھون نے دوسرے یا
تیسرے کا جواب دیا خط نمبری ۸ یا ۶۵ اونکے جواب مین میرے پاس اونکا اور کوئی
خط نہین ہے حلف نہین اوٹھا سکتا کہ سوا ہے اونکے مین نے اور کوئی خط کونسلی ڈیفنس
کو دیا لکھنو مین اپنے چچا کی کوٹھی مین ٹھہرا تھا میرے بھتیجے میرزا فیاض بیگ اوس کوٹھی
مین رہتے تھے رفیع الدین او میں نہ تھے اور نہ علاوہ انکے اور کوئی آدمی دوسرے مرتبہ لکھنو
جانے وقت میرے ساتھ سرور جنگ کی بیوی اور بہن تھین دوسرے موقع پر رفیع الدین
میرے ساتھ تھے -

جب مین میر احمد حسین کے پاس خط لیکر گیا رفیع الدین میرے چچا کے مکان پر ٹھہری
ہوئی تھی جب اصغر جان سے ان فوٹو کے بابت خط کتابت ہو رہی تھی رفیع الدین بھی
ٹھہرے ہوے تھے مجھے ٹھیک یاد نہین کہ جب مین نے اول خط اصغر جان کو لکھا وہ وہان
موجود تھے فیض حسین بیگ وہان تھے مجھے یقین ہے کہ مین نے رفیع الدین کو اپنے
اسمی اصغر جان اور اونکے جوابات دکھلائے فیض حسین بیگ کی عمر صرف ۱۰ سال کی

سواے اپنے پہلے خط کے ممکن ہے کہ مین نے رفیع الدین سے ان خطوط کے بابت مشورہ لیا ہو جو
اصغرجان کو لکھے تھے سواے خط نمبری ۲۷ کے میرے پاس کسی خط کا مسودہ نہین ہے لکھنو جانے
کے علاوہ فوٹو حاصل کرنے کی کوشش کی مین نے دریافت کیا کہ کون لوگ گرٹروڈ کے
چال چلن سے واقف ہین مین نے اوس لائسنس کے متعلق بھی حال دریافت کرنے کی کوشش
کی جو مسٹر ہٹن کو گرٹروڈ کو طوائف کے طور پر نوٹس دینے والے تھے مین نے کوشش کی کہ حیدرآباد کے
آنے کے قبل جو کچھ مدوضعی گرٹروڈ سے ہوئی ہے اونکے حالات دریافت کرون اسی غرض
سے رفیع الدین کے ساتھ بریلی گیا اور کہین نہین گیا گرٹرود کی فوٹو سواے اصغرجان کے
اور کسی سے نہین مانگے قائم خان سے تلاش کرنے کو کہا قائم خان کوئی پیشہ ور نہین بلکہ میرے
احاطہ مین رہتے ہین بعد مجھے نہین معلوم وہ کہان گئے مگر مجھے کوئی فوٹو لا کر نہین دیا
ایک فوٹو کی بابت کچھ واقفیت اُنھون نے بہم پہونچائے اونھون نے کہا کہ حیدرجان
طوائف کے یہان ایک فوٹو اویزان ہے جو کچھ کہ قائم خان نے بیان کیا مین نے اوپر
بیان کیا گو حاصل کرنے کی کوشش نہین کی کیونکہ واقف تھا کہ اصغرجان سے فوٹو ملجائیگا
مجھے یقین ہے کہ حیدرخان کے یہان فوٹو کا ذکر مین نے اصغرجان سے نہین کیا مین نے
نہ تو اسکا ذکر اپنے بھائی سے کیا اور نہ مسٹر متر اسکے کونسلی سے کہا اس فوٹو کے متعلق مین نے
کسی سے نہین کہا گرٹروڈ کے اور فوٹو کا حال مجھے لکھنو مین معلوم ہوا خورشید حسین یا رضا حسین
نے مجھ سے ذکر کیا رضا حسین خان راجہ شعبان علیخان کے مختار ہین راجہ شعبان علی خان ہین.
خورشید حسین کے بھائی ہین بیان تھا کہ فوٹو پرنس سلیمان قدر کے پاس ہے مین نے رضا حسین خان
کے ذریعہ سے حاصل کرنے کی کوشش کی مجھے فوٹو نہین ملا پرنس سلیمان قدر خورشید یا
رضا حسین کی شہادت نہین گذری مین نے مسٹر ایجلو یا اپنے بھائی سے اس فوٹو کا ذکر نہین کیا
مین نے ایک اور فوٹو کا حال سنا یاد نہین کس نے مجھ سے کہا مین نے سنا تھا کہ ایک فوٹو منشی
سجاد حسین اڈیٹر اودھ پنچ ساتوین گواہ لکھنو کمیشن کے پاس موجود ہے خود یہ فوٹو مین نے
نہین دیکھا اور نہ دیکھنے کی کوشش کی شاید رفیع الدین کے سواے کسی سے اس کا
تذکرہ نہین کیا مین کارروائی کمیشن کے وقت موجود تھا اور مجھے یاد ہے کہ سجاد حسین
سے اس فوٹو کی بابت سوال ہوا تھا۔ مین واقف ہون کہ سجاد حسین نے فوٹو پیش کیا
مگر واقف نہین کہ کیونکر اونکو یہ حال معلوم ہوا قبل عدالت مین پیش ہونے کے مین نے وہ

نہین دیکھا تھا مجھے یاد نہین کہ مین نے لکھنؤ اور فوٹو کا حال سنا۔
مین نے گریڑووڈ کے بدچلنی چودھری محمد حسین چودھری مرتضیٰ حسین چودھری کاظم حسین میر احمد
منتظم کارخانہ فوٹوگرافی اصغر جان لاڈلی صاحب ملازم اصغر جان یعقوب ملازمان محمد میان
اور دوسرے لوگون سے سنی جنکے نام یاد نہین محمد حسین نے بیان کیا کہ اونھون نے ولیسی
لباس مین گریڑووڈ کو ایک جلسہ مین دیکھا کہ پان طیار کر رہے تھے مجھے معلوم نہین کسکا جلسہ تھا
محمد حسین نے یہ بھی کہا کہ وہ واقف ہین اونکے بھائیون سے گریڑووڈ سے رسم تھی اور اوس نے
کوشش کی کہ ان لوگون کو اوسی کے ہاتھ سے بچائین مین نے مرتضیٰ حسین اور کاظم حسین سے
مگر مجھے یاد نہین پوچھا کہ کیا محمد حسن کا بیان صحیح ہے اونھون نے اسکی تصدیق کی مین نے کوئی
تحریری یادداشت طیار نہین کی مین نے اوس مقام کا نام دریافت نہین کیا جہان گریڑووڈ
اور انمین محبت ہوئی مجھے یاد نہین کہ مین نے اون سے دریافت کیا کہ کیونکر گریڑووڈ اور اونکے
درمیان محبت قائم ہوئی جو کچھ اونھون نے مجھ سے کہا اوسکا مین نے تذکرہ
سرور جنگ سے کر دیا گو مسٹر اجلو سے نہین مجھے یاد پڑتا ہے کہ لکھنؤ سے واپسی کے وقت
سرور جنگ سے مین نے تذکرہ کیا ممکن ہے کہ مین نے اونکو بھی لکھا ہو سیر احمد حسین اور
لاڈلی صاحب نے بھی گریڑووڈ کی بدچلنی کا حال مجھ سے بیان کیا اونھون نے بھی بیان کیا
کہ وہ اصغر جان کے گھر بدچلنی کی غرض سے آیا کرتی تھی مجھے یاد نہین کہ اونھون نے یہ کہا
کہ وہ اصغر جان کے پاس آتی تھی یا مشکور الدولہ کے پاس اونھون نے فوٹو کا ذکر کیا یاد
نہین کہ اور بھی کچھ اونھون نے کہا اونھون نے مجھ سے بیان کیا کہ گریڑووڈ کو اونکے گھر
جاتے ہوے انھون نے دیکھا یہ نہین کہا کہ گریڑووڈ اصغر جان کے درمیان کوئی بدفعلی کی
حرکت اونھون نے دیکھی نہ اونھون نے یہ کہا کہ نہین دیکھی جو کچھ الفاظ اونھون نے استعمال
کئے اونسے یہ راے قائم کی کہ بدفعلی ضرور ہوئی مجھے یاد نہین کہ کون الفاظ استعمال ہوے تھے جو کچھ لاڈلی صاحب
گفتگو ہوئی تھی اوسکا تذکرہ اپنے بھائی سے ضرور کیا گو کہہ نہین سکتا کہ بذریعہ خط ہوا یا حیدرآباد
واپس آنکر کہا مین نے کونسلی ڈیفنس سے اسکا تذکرہ نہین کیا اور نہ ان لوگون کے حالات
قلمبند کئے یہ چودھری جنکا مین نے اوپر ذکر کیا ہے معزز آدمی ہین اور زمیندار ہین
دوسرے دو آدمی ملازم ہین یہ معلومات مجھے بلا روپیہ کے صرف کرنے کے معلوم ہوئی
مین لاڈلی صاحب و میر احمد حسن سے پہلے واقف تھا میر احمد حسین کو سولہ یا سترہ سال سے

جانتا ہون مجھے ٹھیک ٹھیک جانتا ہون وہ میرے ہم مکتب نہین تھے لاڈلی صاحب کو اسی وقت سے جانتا ہون
قبل انکے دہلی مین رہا تھا قبل حیدر اباد آنے کے دو برس یا سات سال کا زمانہ حیدر آباد آگئے ہوا
معزز صاحب میر احمد حسین و صاحب لاڈلی تھی پائی تعلیم نے مین جہان تھا لکھنؤ مین
آدمی ہین معمولی نوکر نہین میر احمد حسین چونکہ اصغر جان کے عزیز ہین اس باعث ہمارے ہمرتبہ ہین
اور لاڈلی صاحب نہین ہین یعقوب الزمان نے بیان کیا وہ گریٹ وڈ سے واقف ہین نہ تو اونھون
نے مفصل حال تبلایا اور نہ مین نے دریافت کیا محمد میان نے بیان کیا کہ دعوتون مین وہ اونکے
شریک رہے اور بخوبی اونکی چال چلن سے واقف ہین اونھون نے کوئی مفصل حال تبلایا اور نہ
مین نے دریافت کیا نہ مین مسٹر اجلو سے اور نہ اپنے بھائی سے جو کچھ حال یعقوب اور محمد میان
نے بیان کیا بیان کسی نے اون لوگون نے نام نہین بیان کیے بلکہ دوران تحقیقات مین انکا
پتہ چلا مین نے مسٹر ہن کی کیفیت یہان ہی سنی تھی یاد نہین کسنے بیان کی تھی مین نے لکھنؤ جانے
سے قبل کبھی نہین دیکھا نہ لکھنؤ جانے کے قبل میرے بھائی نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ
ذاتی طور سے اس سے واقف تھے رفیع الدین نے مجھ سے اسبارہ مین تذکرہ کیا واقف
نہین کہ کسی اور شخص نے تذکرہ کیا ممکن ہے کہ مین نے رجسٹر پولس کی پھر نظر ثانی کرائی ہو
مگر مجھے یاد نہین مسٹر ہن کی کارروائی کے متعلق مین نے دفتر پولس مین تحقیقات نہین کرائی
بلکہ باہر تحقیقات ہوئی تحقیقات کا کوئی نتیجہ نہین نکلا مین نے یہان سے لکھنؤ جانے کے قبل
کارروائی مسٹر نوبل کا حال نہین سنا تھا اصغر جان سے لکھنؤ مین سنا کہہ نہین سکتا کہ پہلے مرتبہ
سننے کا اتفاق ہوا تھا جہانتک مجھے یاد ہے پہلا مرتبہ تھا شاید مین نے کپتان نوبل کی کارروائی
کے متعلق کچھ کارروائی نہین کی بلکہ کچھ عرصہ کے لئے معاملہ چھوڑ دیا تھا مگر بانو بذریعہ تحریر
یا واپس آنکر اپنے بھائی کو اسکی اطلاع دیدی تھی ٹھیک نہین کہہ سکتا کہ اونکو تحریری
اطلاع دی تھی اول مرتبہ چند یورپین لوگون سے تحقیقات کی تھی ڈو ہان نام نہین تھا
مسٹر مارگن نے بیان کیا کہ والدین گریٹ وڈ اونکے چال چلن کے متعلق وہ بہت کچھ حال سے
واقف ہین اونھون نے بہت سے حالات کہے جو مجھے یاد نہین اونھون نے بہت سے
گھر دکھلائے جن مین گریٹ وڈ رہتی تھی اونھون نے بیان کیا پرنس سلیمان قدر اور بہت
سے یوروپین اور اور یوریشین اونکے ساتھ تھے ہین انمین اون کا نام بھی بیان کیا میرا
خیال کرتا ہون کہ انھون نے بیان کیا کہ اونکا چھوٹا بھائی بھی تعلق رکھتا تھا شاید اور لوگونکا

بھی ذکر کیا مین نے پرنس سلیمان قدر سے مارگن کے بیان کی تصدیق نہین کی آوین سے کی
جنھون نے اقرار کیا مین نے ان سے دوسری مرتبہ ملاقات کی وقت دریافت کیا مین نے
مارگن کے چھوٹے بھائی سے دریافت نہین کیا مارگن کا بیان مین نے نہین لکھا بڑے
مارگن ایک ممتاز عہدہ پر کشنری مین نوکر ہین اپنے بھائی سے بذریعہ خط ان باتون کا
تذکرہ کیا جب دوسری مرتبہ لکھنو گیا وکلاے سرکار سے اسکا تذکرہ کیا واقف نہین کہ مارگن
نے کوئی تحریری بیان کونسلی سرکار کو لکھوایا جہانتک مین واقف ہون اونکا اظہار نہین ہوا
اس تحقیقات مین اول مرتبہ لکھنو جانے پر رفیع الدین نے حیدر حسین کی امداد سے مدد کی
مجھے نہین معلوم کہ کونسلی ڈیفنس کو اسکی اطلاع تھی حیدر حسین نجم کا بیان مین نے لکھا اگر
کونسلی ڈیفنس کے حوالے نہین کیا واپسی پر یہ اپنے بھائی کے حوالے کیا نہین معلوم اب
کہان ہے نہین معلوم کہ وہ کیون نہین طلب ہوے نہین معلوم سمن اونکے نام جاری
ہوا یا نہین دوسری مرتبہ لکھنو جا کر مین نے اونکے پتہ لگانے کی کوشش کی ملاقات نہین ہوئی
وہ کچہری مین تھے کچہری لکھنو سے ۶ میل پرہے مین نے کونسلی سرکار کو اطلاع دی کہ نجم کچہری
ہین جہانتک کہ مین واقف ہون اونھون نے کچہری سے ان کی طلب کرنے کی کوئی خاص
کوشش نہین کی نہ تو اول مرتبہ اور نہ دوسری مرتبہ لکھنو جانے کے وقت کوئی ذاتی
تعلق ڈوہان سے ہوا رفیع الدین نے مجھے ایک خط ڈوہان کے نام لکھکر دیا کہ مین اون کو
پہونچا دون یہ اول مرتبہ ہوا ڈوہان لکھنو مین تھے کوئی جواب میرے پاس نہین آیا مین نے
رفیع الدین کو اطلاع نہین دی جواب نہین ملا اور نہ اونھون نے پوچھا جواب کے واسطے
ایک بار دو پیام ڈوہان کے پاس بھیجے بعد اوسکے معلوم ہوا کہ وہ لکھنو مین نہین ہین اسکے بعد
مین نے اس معاملہ کو نظر انداز کیا اول مرتبہ لکھنو جانے کو میرے بھائی نے پانچ سو روپیہ
میرے خرچ کو دیا اور بعد مین تین سو بھیجے ڈیڑہ سو روپیہ آخر مین میرے پاس تھے جو مین نے
واپس نہین کیے کیونکہ میرے بھائی نے مجھے دیدیئے تھے یہ مجھے ذاتی خرچ کو دیے گئے تھے
شہادت کی جمع کرنے مین کچھ صرف نہین ہوا حیدر آباد جب مین واپس آیا یہ مقدمہ شروع
ہو گیا تھا مین لکھنو کمیشن کے اجرا تک وقتاً فوقتاً اس مقدمہ مین آیا کرتا تھا بعد کمیشن کے
بھی ایک یا دو مرتبہ مین یہان آیا فہرست شاہدان کی طیاری مین مین نے کسی قسم کی مدد نہین
کی میرے بھائی نے کسی قسم کا مجھ سے مشورہ نہین لیا سواے حیدر حسین کے اور کسی کا اظہار

مین نے نہین لکھا مین نے تحریری اظہار مہورن یا ادین کا نہین لکھا رفیع الدین نے صرف ڈرہان کے
نام خط لکھنے کو کہا اور درخواست کی کہ اونکے پاس ڈرہان کا جواب بھیجدیا جائے اول مرتبہ لکھنو
جاتے وقت یوسف الزمان سے کوئی خط وکتابت نہین ہوئی مگر وہان اون سے ملاقات
ہوئی میری اول مرتبہ وہان جانے پر وہ چار یا پانچ روز لکھنو مین رہے اونھون نے سوائے
محمد میان اور ڈرہان کی ذکر کے مجھے کوئی اعانت نہین دی یوسف الزمان سے گفتگو کی وجہ سے
مین نے محمد میان سے ملاقات کی یعقوب الزمان کا کسی نے مجھسے ذکر نہین کیا وہ میرے
دوست تھے اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ گریڈوڈ سے واقف تھے چودھری صاحب بھی میرے دوست
تھے اور اتفاقیہ یہ دریافت ہوا کہ وہ بھی گریڈوڈ سے واقف تھے اول مرتبہ لکھنو جاتے وقت مین نے
ہوز کو نہین دیکھا ہوز سے واقف ہون میرے بھائی نے اوس مقدمہ کی متعلق ہوز کو رفیع الدین
کے پاس بمقام رائے بریلی بھیجا مین واقف نہین کہ کیون بھیجا تھا واقف ہون کہ ہوز یوسف الزمان
کے پاس باندہ مین گئے تھے اول مرتبہ جب لکھنو مین یوسف سے ملاقات ہوئی اونھون نے
تذکرہ کیا تھا یا نہین یوسف نے مجھسے بیان کیا کہ ہوز نے گریڈوڈ ڈانلی کا فوٹو اونکو دکھلایا
واقف نہین کہ ہوز نے گریڈوڈ کے فوٹو کی کچھ پرتین لی گئی تھین واقف نہین کہ ہوز میرے بھائی کے
خرچہ پر سفر کرتے تھے حال مین اونھون نے کارخانہ فوٹوگرافی حیدرآباد مین کھولا ہے مگر میرے
بھائی کے سرپرستی مین نہین لکھنو دوسری مرتبہ جاتے وقت میرے ساتھ سرور جنگ کی صاحبزادی
تھین وہ بخوبی تعلیم یافتہ ہین دوسرے مرتبہ جاتے وقت لکھنو مین جو روپیہ صرف ہوا اوس کا
اونھون نے حساب نہین رکھا لکھنو مین مسٹر راہن نے اونکا فوٹو لیا تھا جب ہم دوسری بار
لکھنو گئے تھے اونکا فوٹو دیسی لباس مین لیا گیا تھا مس سرور جنگ اور گریڈوڈ کی فوٹو مین بہت
بڑا فرق ہے گریڈوڈ کے فوٹو کی پوشاک طوائفون کیسی ہے مس سرور جنگ کی فوٹو مین دوپٹہ کا
فرق ہے گریڈوڈ کے فوٹو مین کھلا ہوا ہے اور پاجامہ بری طور چڑہا ہوا ہے مس سرور جنگ کا
فوٹو ابھی چھپا نہین ہے مین فوٹو . لیتے وقت موجود تھا فوٹو لکھنو مین میرے چچا کا کوٹھی مین
لیا گیا ابھی تک اس باعث فوٹو چھپا یا نہین گیا کہ کوئی لیڈی چھاپنے کو موجود نہین تھی مسز
راہن موجود تھین مگر چھاپنے سے واقف نہین تھین مین نے اون سے چھاپنے کی کوشش کی
مگر اونھون نے اپنی مجبوری بیان کی مین نے اونکے آنے اور فوٹو اوتارنے کے واسطے خاص انتظام
کیا اب بھی میرے پاس نگیٹو موجود ہے مین نے تلف نہین کیا ہے واقف نہین کہ وہ چھاپے

کے واسطے طیار ہوا ہے اب بھی وہ صندوق مین رکھا ہوا ہے کہ جسمین وہ اوتارا گیا تھا۔
سوال۔ کیا آپ نگیٹو اوس صندوق سے نہ نکالین گے۔ (مسٹر ایلیو نے بیان کیا مین شاہد کو
رائے دیتا ہون کہ کسی قسم کا وعدہ نہ کرین)
جواب۔ مین جواب دینے سے انکار کرتا ہون مس سرور جنگ کا جب فوٹو اوتارا گیا وہ ڈوپٹہ
پایجامہ کرتا اور شاید کوٹ پہنے تھین اگر کوٹ نہین پہنے تھین تو اوسکی جگہہ پر کوئی دوسری چیز
نہ تھی یاد نہین کہ کیونکر مس سرور جنگ ڈوپٹہ اوڑھے ہوئے تھین وہ پایجامہ اوٹھائے ہوئے
نہین تھین مگر معمولی طور پر پہنے ہوئے تھین لیڈیان پایجامہ اوٹھا لیتی نہین بلکہ اوسکو لٹکنے دیتی ہین
مین کہہ نہین سکتا مس سرور جنگ کی پوشاک لمبی یا مختصر ڈھیلی یا چست تھی جہانتک مجھے
یاد ہے ڈوپٹہ سر پر نہ تھا بلکہ کندھے پر تھا مس سرور جنگ کا فوٹو اسطرح سے لیا گیا کہ وہ
کرسی پر بیٹھی تھین فوٹو پورا تھا ایک مرتبہ مس سرور جنگ کا پہلے بھی فوٹو لیا گیا ہے
کہہ نہین سکتا کسقدر زمانہ ہوا فوٹو حیدرآباد مین لیا گیا تھا واقف نہین کہ کسنے فوٹو لیا یہ
کیونکر فوٹو لیا گیا مین نے فوٹو جو اول مرتبہ حیدرآباد آیا سرور جنگ کے یہان دیکھا مین نے فوٹو کا
نگیٹو نہین دیکھا بلکہ محض ایک مطبوعہ تصویر قبل میرے آنے کے ایک فوٹو لیا گیا تھا اوسوقت عمر
بہت کم تھی فوٹو کی عدالت مین پیش کرنے مین مجھے کچھ عذر نہین ہے میرے قبضہ مین فوٹو نہین
اور کہہ نہین سکتا اب موجود ہے یا نہین واقف نہین کہ اب مس سرور جنگ کی عمر کیا ہے مین
تخمیناً بھی نہین بتلا سکتا جب مین لکھنو مین پڑھتا تھا وہ لکھنو مین پیدا ہوئی تھی یاد نہین کہ کب کالج
چھوڑا یاد نہین کہ کب اوسکی پیدایش کے بعد یہان آیا اوس کی عمر درمیان دس یا بیس سال کی
ہے ممکن ہے کہ پندرہ یا سولہ ہو اس سے زیادہ نہین یاد نہین کہ کس خاص پوشاک مین اول بار
اوسکا فوٹو اوتارا گیا وہ معمولی ہندوستانی پوشاک پہنے ہوئے تھی معمولی پوشاک ایسی لڑکیونکی
مثل بڑی عورتون کے ہوتی ہے میری خاندان کی اور لیڈیون کی فوٹو بھی اوترے ہین میری
بیوی کا فوٹو اوتارا گیا ہے دوسری مرتبہ لکھنو جاتے وقت فوٹو اوتارا گیا مگر قبل اس کے نہین
وہ میرے و مس سرور جنگ کے ساتھ لکھنو گئین تھین ایک ہی روز ایک ہی مقام پر ایک ہی
شخص نے میری بیوی کے و مس سرور جنگ کا فوٹو اوتارا ممکن ہے کہ میری بیوی اور مس سرور جنگ کی
پوشاک مین فرق ہو فرق مس سرور جنگ سے پایجامہ مین ہوگا ممکن ہے ایک ڈھیلا اور
دوسرے چست پہنے ہو میری بیوی کا فوٹو ابھی چھپا یا نہین گیا ہے میرے پاس نگیٹو ہے۔

حیدرآباد مین میرے پاس موجود ہے مگر مین پیش کرنے سے انکار کرتا ہون خداداد بیگ کی بہن کا
بھی فوٹو اوتار اگیا ہے اونکا بھی ایک ہی وقت ایک ہی جگہہ پر ایک ہی عورت سنے اوتارا کوئی
پرت اس کی تیار نہین ہوئی ہے یہان مکان پر میرے پاس پلیٹ ہے تین لیڈیون کا فوٹو ایک
گروپ مین لیا گیا ہے جسمین میری دو چھوٹی لڑکیان اور چھوٹے بھائی واحد بیگ کی بیوی بھی شامل
ہین مین سنے نگیٹو نہین دیکھا ہے اور نہ کسی کو دکھلایا ہے واقف نہین کسی نے دیکھا خاندان کا
گروپ جو مین سنے مرتضی حسین کو دکھلایا وہ میرے خاندان کے ممبران کے گروپ کا تھا وہ فوٹو
گھر پر موجود ہے جو پیش کرونگا ہمارے خاندان کے لوگون کا فوٹو حال مین ہونے لیا واقف نہین
کہ جب مسز کینی ڈرک لالہ دینیدیال کی جانب سے فوٹو زنانہ مین لے رہی تھین اونھون نے
ہماری خاندان کی عورتون کا بھی لیا یاد نہین کہ مین سنے ہونکو اول مرتبہ لکھنو جانے کی قبل اپنے
بھائی کے مکان پر دیکھا وہ اکثر میرے بھائی کے یہان آیا کرتے تھے ممکن ہے کہ مین نے قبل
اسکے دیکھا ہو وہ یوسف الزمان اور رفیع الدین کے پاس بھی گیا ہو نکا کام میرے بھائی سے اس
مقدمہ کی بابت نہ تھا بلکہ وہ ہندوستانہ آیا کرتے تھے واقف نہین کہ ہونٹ وہ ممالک مغربی
شمالی مین واقف تھے فوٹو نمبر ۳ طوائف کے لباس مین ہے شکم اور کچھ حصہ سینہ کا کھلا ہوا ہے
محض یہ امر کہ عدالت کی قبضہ مین اسقدر جلد فوٹو آگیا ثابت کرتا ہے کہ یہ کسی لیڈی کا فوٹو
نہین ہے یہ کسی ہندوستانی کا معلوم ہوتا ہے اگر یوروپین کا بھی ہو جب بھی مین اس پوشاک
کو فحش بیان کرونگا جن باتون کا مین سنے تذکرہ کیا ہے اونھین امور مین یہ فوٹو فحش ہے گو
پوشاک خراب نہین ہے فوٹو نمبر ۳ مین کچھ حصہ سینہ کا کھلا ہوا ہے گو کھال نہین دکھلائی دیتی ہے
طوائفین بھی کھال نظر آنے نہین دیتین شریف عورتین بالکل سینہ ڈھک لیتی اور اجازت نہین دیتین
کہ کسی طرف سے سینہ کھلے فوٹو ۱۹- مین کھال سینہ کی نظر نہین آتی فوٹو نمبر ۳ ہندوستانی کا
معلوم ہوتا ہے پوشاک لیڈی کی ہے طوائف کی نہین فوٹو نمبر ۲۱/۲ مثل ہندوستانی عورت کے فوٹو
معلوم ہوتا ہے وہ عورت کا فوٹو ہے فوٹو نمبر ۲۲/۲ بھی مثل ہندوستانی کے معلوم ہوتا ہے
پوشاک طوائفون کی ایسی ہے پوشاک مردانہ ہے جو اکثر طوائفین اختیار کر لیتی ہین نمبر ۲۳/۲
مردانہ پوشاک مین ایک عورت کی پوشاک ہے یاد نہین کہ کبھی اوسکو لکھنو مین دیکھا تھا
شاید دیکھا ہو مین یوروپین یا ہندوستانی طوائف لکھنو سے واقف نہین ہون جب اسکول مین
تعلیم پاتا تھا مجھکو عیاشی کا شوق نہ تھا ہندوستانی طوائفین مین نے باہر ناچون مین دیکھی ہین مین نے

کسی طوائف کو شل نمبر ۲ کی پوشاک پہنے نہیں دیکھا گو زرد وز ٹیمپن مین بہتون کو دیکھا۔

بجواب سوالات عدالت۔ ہمارے خاندان کی عورتون کا فوٹو اونہین کے مکان مین لیا گیا جب کوئی افسر خاندان کا موجود نہین ہوتا ہو تو عورتین پوری پوشاک پہنکر نہین نکلتی ہین۔ ۷۔ جنوری ۱۹۳۰ع۔ ہمارے خاندان کے لیڈیون کے گروپ کی تصویر سرور جنگ کے پاس ہے فوٹو خاص کسی شخص کا نہین ہے سرور جنگ کے روپیہ سے خرید کیا تھا اور کل اونہین کے حوالہ کیا۔

بجواب سوالات مسٹر رورا۔ مین واقف نہین کہ کس غرض سے مسٹر ہوز لکھنو گئے تھے قبل میر لکھنو جانے کے جہان تک مجھے یاد ہے ہوز کو کوئی فوٹو گراف گریٹ و ڈاٹلی کا میری موجودگی مین نہین دکھلایا گیا جسوقت لکھنو کمیشن کے روبرو اصغر جان کا اظہار ہو رہا تھا مین موجود تھا مین نے خطوط ۹ و ۱۲ لغایت ۱۵ دیکھے ہین مگر ۱۰ و ۱۱۔ کی نسبت شک ہے لکھنو سے اول مرتبہ واپسی کے بعد مین نے خطوط ۹ و ۱۲ لغایت ۱۵ سرور جنگ کو دیئے واقف نہین کیون کر ۱۰ و ۱۱ ڈیفینس کے قبضہ مین آئے۔

بجواب عدالت۔ مین خط نمبری ۱۱ پر دستخط پہچان نہین سکتا۔

بجواب سوال رورا۔ مین اصغر جان کے دشمنون سے واقف ہون اون سے بہت لمبی خط و کتابت رہی اور واقف نہین کن خطوط سے اصغر جان نے اقبال کیا مجھے یقین ہی خط نمبری ۱۱ پر اصغر جان کے دستخط ہین کیونکہ دستخط خطوط نمبری ۸ و ۹ سے ملتے ہین گو خط نمبری ۱۱۔ کی نسبت حلف نہین اوٹھا سکتا خط نمبر ۱۱ پر اور دستخط ایک ہی شخص کے ہین کلہہ اظہار مین مین نے اقرار کیا ہی کہ مین دستخط پہچان نہین سکتا گر اب یقین کرتا ہون یہ دستخط اصغر جان کے ہین کیونکہ دستخط ۹ اور ۸ سے ملتے ہین خط نمبری ۱۱۔ کے دستخطون کی نسبت مین حلف نہین اوٹھا سکتا خط نمبر ۱۰ بغیر دستخط نسل بقیہ مضمون معلوم ہوتے ہین نمبری ۹۔ اور ۱۰۔ کا مضمون ایک ہی شخص کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

بجواب سوال عدالت مسٹر نارٹن نے بیان کیا کہ وہ اس گواہ کو بطور ایک ماہر دستخط پیش نہین کرتے) خط نمبری ۱۲ رضا حسین کا ہے جو مختار راجہ شعبان علی کے ہین رضا حسین خورشید حسین کے عزیز نہین مین نہین خورشید حسین کے دستخط یا اونکی تحریر نہین پہچانتا رضا حسین نے حسب ہدایت خورشید حسین مجھے خط نمبری ۱۲ و ۱۲ لغایت ۱۵ بھیجے مین نے انکی صحت کی تصدیق

خورشید حسین سے کی ۔ جنہون نے اقرار کیا کہ یہ صحیح ہین اور رضا حسین نے اونکی ہدایت سے کہ
خورشید کا اظہار نہین ہوا ہے مین نے مسٹر اینجلو کو رضا حسین کا نام بتلایا خط نمبری ۱۲/الف یہ بعبارت
بہ تحریر منشی رضا حسین میرے لکھی ہوئی ہے کہ جو دوسری مرتبہ لکھنو جا کے ہے مین لکھی تھی
مین نے خط نمبری ۱۲/ب و ۱۲ - لغایت ۱۵ - اپنے بھائی کو نہین دیئے بلکہ مسٹر اینجلو یا نارٹن کو
اس بارہ مین میرا پہلا بیان صحیح نہین تھا مجھے یقین ہے کہ مین نے یہ خطوط مسٹر اینجلو
یا نارٹن کو دوسری مرتبہ لکھنو مین دیے مین نے خورشید حسین یا رضا حسین کو شہادت مین
طلب کرنے کی سخت کوشش کی اون سے شہادت دینے کو زبانی کہا مگر عدالت مین آ کر
اونہون نے انکار کیا اور اونہون نے کہا کہ اگر وہ عدالت مین آنے کو مجبور ہوے تو وہ
ڈیفنس کے خلاف جھوٹی شہادت دینگے جب مین نے خط ۲۷ - اصغر جان کو دیا کوئی شخص
موجود نہ تھا مین نے سنئے گا نون مین جج کے مکان مین دیا جو اوس مکان کے سامنے ہے
جسمین بیان کیا جاتا ہے کہ ڈونلی خاندان رہتا تھا جب مین خط واپس لایا تب بھی اوسی
مکان مین گیا تھا جب اونہون نے خط نمبری ۲۷ مین اصلاح کی کوئی شخص موجود نہ تھا
اصلاح اونہون نے اپنے گھر مین کی مین واقف ہون کہ اصغر جان نے بیان کیا ہے کہ
جب مجھکو نوٹ نہین ملا مین ناراض ہو گیا اور خط نمبری ۲۱ لکھا مین ناراض نہین ہوا واقف
ہون اصغر جان نے انکار کیا ہے کہ خط نمبری ۲۷ مین اونہون نے اصلاح نہین کی ہے
اس بارہ مین اصغر جان کے خلاف صرف میرا بیان ہے مین ۱۰ یا بارہ سال سے حیدر حسین
نجم سے واقف ہون اور دوستانہ تعلق رکھتا ہون عام طور پر شہادت جمع کرنے کی خدمت
مین نے اون سے لی ہے اونہون نے میری جانب سے شہادت جمع کی مگر خود بہم نہین پہونچا کر
اونہون نے بیان کیا کہ بہت سے لوگون کے نام اور بیانات گرٹروڈ ڈانلی کے متعلق جمع
کیے ہین مگر نہ تو اونہون نے بیانات دیے اور نہ نام ممکن ہے کہ مین نے سرور جنگ سے
کہا ہو کہ حیدر حسین کے پاس چند نام اور بیانات ہین مگر اونکی شہادت نہین لی گئی گو اونکا
نام فہرست گواہان مین تھا مین نے اونکو کچھ نہین دیا اونہون نے دوستانہ محنت کی کچھ
وعدہ کا ... بھی نہ تھا ۱۰ یا ۱۲ سال سے میر احمد حسین سے واقف ہون مین نے اونکو
کچھ ... نہین کیا جسوقت اصغر جان نے چند پرانی اور نئی کا بیان گرٹروڈ کی
... موجود تھا مین ... ہون کون تھا

اپنے ساتھ کسی کو نہین لے گیا تھا مین بھولتا ہون کہ اصغرجان نے قبل یا بعد رسید خط نمبر ۲۲ وعدہ کیا تھا خط ۲۲-۱ اصغرجان نے گفتگو کی وقت مجھے دکھلایا تھا یہی خط ہے جو مین جانتا ہون کہ سرور جنگ نے اصغرجان کو لکھا۔

سوال۔ خط نمبری ۲۲ سے کون سی بات ظاہر ہوتی ہے کہ جس سے ثابت ہوتا ہو کہ مہدی حسن سرور جنگ پر حملہ کرتے تھے نہ کہ سرور جنگ مہدی حسین پر۔

جواب۔ ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے "گورنمنٹ نے مجھ سے کبھی اس عورت اور مہدی حسین کی بابت تحقیقات کی مین نے کوئی اعتراض نہین کیا اور مہدی حسین کے احباب کو ہرے دی کہ میرا نام فہرست سے نکالدین مگر اونھون نے کچھ نہین سنا اسپر مہدی حسین نے بہت اوپر دعوی اہانت کیا کہ مین نے غلط بیانی کی" اس خط مین کوئی بات یہ ثابت نہین کرتی کہ سرور جنگ مہدی حسین پر حملہ کرتے تھے مہدی حسین نے ہز ہائنس کی خدمت مین درخواست دی تھی کہ سرور جنگ پر نالش کی اجازت دیجائے خط ۲۲ کی تحریر کے وقت میرے بھائی نظام کی ملازمت مین نہ تھے اور نہ کسی ملازمت مین وہ منصب وار تھے جو علاقہ دیوانی سے ملتا تھا حضور نظام نے سرور جنگ پر نالش کی اجازت نہین دی مین خوبی اپنے بھائی کے انگریزی دستخط نہین پہچانتا اور نہ وہ دستخط خط پر پہچانتا ہون جو مجھے دکھلائے گئے مجھے یاد نہین کہ مین یکم مئی ماہ مئی مین کہان تھا جب خط ایسے لکھا گیا مین موجود نہ تھا سرور جنگ نے مجھ سے نہین بیان کیا کہ اونھون نے کوئی خط لکھا اور نہ سرکاری تحقیقات کا حوالہ دیا جب اصغرجان نے مسیز باجز اور گرڈوڈ کا فوٹو مجھے دکھلایا سوائے میرے اور اصغرجان کے کوئی موجود نہ تھا فوٹو اپنے گھر پر دکھلائے تھے اصغرجان نے میرے سامنے فوٹو بکس سے نکالے اونھون نے اپنے نیگیٹو نہین دکھلائے تھے جیسے دکھلانے مین سلے ان دو عورتون کو نہین پہچانا مگر یہ پہچانا کہ پرتین جو مجھے دکھلائی گئین وہ اونھین کے فوٹو کی نہین اصغرجان نے بیان کیا تھا کہ یہ گرڈوڈ و مسیز باجز کی ہین لکھنؤ مین کسی شخص کو مین نے فوٹو نہین دکھائے یہان واپس پر مین نے پرتین اپنے بھائی کو دیدین اور اون سے کہدیا کہ یہ گرڈوڈ اور مسیز باجز کی ہین اونھون نے کچھ نہین کہا میری موجودگی مین کسی کو فوٹو نہین دکھلایا واقف نہین کہ فوٹو نمبری ۲۰ [illegible] مسیز باجز کے ملنے مین کچھ دشواری ہوتی تھی مہدی حسین نے مخالفت صرف گرڈوڈ کے بابت کی تھی جو دو فوٹو اصغرجان نے مجھے دکھلائے وہ مثل ۱۹ اور [illegible] گرڈوڈ کی فوٹو [illegible] لباس دوسرے موقع پر دکھلایا گیا

جب وہ اوتارا جاتا تھا فوٹو اترتے ہی آپ اصغر جان نے وہاں جو وقت ۱۹۰۲ و ۰۳ کا نیگیٹو مین نے
دیکھا کوئی موجود نہ تھا خود میرے سامنے اصغر جان نے چھاپی کوئی موجود نہ تھا مین نے اوسوقت
کوئی پرت نہین لی ہر ایک کے ۳ پرتون کے لئے حکم دیا تھا میرے جانے پر دس روز کے بعد
یہ طیار ہوگئے تھے ان پرتون کے لینے مین خود گیا اور اصغر جان نے خود دین کوئی موجود نہ تھا
اوسی روز مین لکھنؤ سے چلا رفیع الدین لکھنؤ مین نہ تھے حیدر حسین نجم لکھنؤ مین شہادت جمع کرتے
تھے مین نے نجم کو یہ پرتین دکھلائین اور اونسے بیان کیا اونسے و مسیز سیول سے بیان کیا کہ مجھے اور رفیع
اصغر جان سے پرتین مل گئی تھین مگر مسٹر سیول سے رخصت لے گیا تھا مین واقف نہین کہ مجوزہ
پرتون کے علاوہ کسقدر پرتین تیار کین مین واقف نہین کہ کیونکر فوٹو ۲۱/الف و ۲۱/بی و ۲۱/سی حاضر
کیے گئے قبل اصغر جان کے یہان فوٹو دیکھنے کی مین نے اس قسم کے فوٹو اور کہین نہین دیکھے
لالہ دین دیال نے ایک گروپ کا فوٹو جس مین مسٹر سرور جنگ شامل تھے پر سال نہین لیا اور نہ
کسی دوسرے فوٹوگرافر نے مین لکھنؤ کے اون مسلمان خاندان سے واقف ہون جنکے مستورون کے
فوٹو اصغر جان نے لئے مین نے ایسے فوٹو دیکھے نہین ہین صرف سنا ہے جب اصغر جان سے پرتین
حاصل کین اون کی قیمت دیدی جسکی اونھون نے رسید نہین دی واقف نہین کہ اونھون نے
یہ رقم درج حساب کی ہے مین نے اصغر جان کو خط ۱۲ دیا گو مجھے فوٹو مل چکے تھے کیونکہ مینے دینے کا
وعدہ کر لیا تھا اول مرتبہ لکھنؤ جانے کے وقت حیدرآباد کو واپسی کے قبل مین نے
سجاد حسین سے ملاقات نہین کی جب آوین نے فوٹو نمبری ۱۶ عدالت مین پیش کیا مین
موجود تھا مجھے یاد نہین کسنے ڈیفنس سے کہا کہ آوین کے پاس یہ فوٹو تھے ممکن ہے کہ مین نے
کہا ہو کیونکہ واقف تھا کہ اونکے پاس فوٹو ہین آوین نے یہ مجھے دکھلائے تھے جب مین نے
یہ دیکھے اونکے قبضہ مین تھے یہ معاملہ دوسرے مرتبہ لکھنؤ جانے کے وقت وقوع مین آیا یاد
نہین کہ قبل آوین [illegible] پال کلیمنے کے مین نے فوٹو دیکھے حلف نہین اوٹھا سکتا اونھون نے
اپنے بیان مین فوٹو کا ذکر کیا تھا یا نہین جب اوین نے ایجلاس کو اظہار لکھا یا مین موجود تھا آوین کو
چارسو روپیہ اور [illegible] صرف دوسو روپیہ دیئے کیونکہ اوین اہم گواہ تھے اوسکا
بیان تھا کہ [illegible] سے ملاقات ہوا تھا جو وقت اونھون نے یہ کہا صرف رفیع الدین
موجود تھے اور [illegible] نے فوٹو لیتے وقت گفتگو دکھلائے تھے جو گفتگو اوین کے گھر پر ہوئی تھی
اوسوقت [illegible] ملر اونکی بیوی موجود نہ تھی ورنہ کوئی دوسرا شخص اہم گھر کے اندر

تھا جو اونھون نے لاکر دیا یاد نہین کہ مین نے نارٹن یا ایجلو سے اسکا ذکر فوراً کیا یا دنہین کیا
اوین نے بعد اسکے ایم عدالت مین پیش کیا آوین تاجر ہین آوین اور ہورن دونون اچھا
مرتبہ رکھتے ہین ان کو چارسو اور دو سو آمین اطمینان ہو گیا تھا رفیع الدین نے فوٹو دیکھا تھا
اور آوین اور میرے درمیان جو کچھ کارروائی ہوی تھی سنی تھی قبل عدالت مین دیکھنے کے
مین نے وہ فوٹو نہین دیکھا تھا جو سجاد حسین نے پیش کیا تھا جب مین نے اصغر جان سے
مہدی حسین کے رشوت کی بابت گفتگو کی کوئی اور شخص موجود نہ تھا خورشید حسین رضا حسین
اور شاید دو سرون نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ اصغر جان نے مہدی حسین کو رشوت دی ہے
مین نے یہ ہورن سے سنا تھا قبل میرے لکھنو جانے کے یہ مشہور بات تھی علی عباس و ہیا نی تھے
جنکو پانچ ہزار کی رقم ملی تھی اصغر جان کے ملازمین اس رقم مین شامل نہ تھے دو ہزار ان
ملازمین کو علاوہ اوس دو ہزار کے ملے جو اصغر جان کو دیے گئے مین نے یہ سنا ہے علی عباس
نے پانچ ہزار روپیہ خود غبن کئے مین نے یہ امر خورشید حسین رضا حسین اور دوسرے
لوگون سے سنا جنکے نام بھولتا ہون علی عباس میرے دوست نہین ہین جب اصغر جان نے
لکھنو سے چلے جانے کا ارادہ مجھ سے ظاہر کیا خورشید موجود تھے۔

سوال۔ کیا آپ واقف ہین کہ کیون اصغر جان نے آپ سے اپنا راز مہدی حسین کی رشوت
اور اپنے لکھنو سے چلے جانے کا ظاہر کیا جب وہ واقف تھے کہ اس حرکت سے وہ اپنے
خلاف شہادت جمع کرتے تھے۔

جواب۔ مین واقف نہین۔ جہان تک کہ یاد ہے مین نے اصغر جان کو وہی پیغام پہونچایا
جو مسٹر اکے مشیرون نے بھیجے مین نے اصغر جان کے پیغام مسٹر اکی کونسلیون تک
پہونچانے مین کوئی رازداری ظاہر نہین کی جب مین نے اصغر جان کے پیغام
کونسلیان مسٹر اکو پہونچائے مسٹر نارٹن و ایجلو کو یہ پیغام مسٹر ڈایل و مسٹر گنگا پرشاد
ورما و رفیع الدین کے سامنے پہونچائے ممکن ہے کہ ان دونون اخیر صاحبون نے پیغام
سنے ہون یا نہ سنے ہون گواہ نمبری ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ جنکا اظہار لکھنو کمیشن کے روبرو
ہونے والا تھا اصغر جان کے ملازم ہین جنکے لیے دو ہزار روپیہ دیے گئے ان مین سے
کسی کا اظہار نہین لیا گیا جب ڈیفنس کو انکے نام ہم پہونچائے گئے ہم واقف نہ تھے
کہ ان کو رشوت دی گئی تھی گواہ نمبری ۲۰ و ۲۱ و ۲۲۔ اسی باعث طلب ہوئے تھے کہ وہ

گرٹروڈ دانلی کر فوٹوگراف اور مسیز ہاجز کے فوٹوگراف سے واقف تھے اونھون نے مجھسے
یہ نہین کہا کہ جب فوٹو لیے گئے یہ دونون موجود تھے مین نے علی عباس سے دو ہزار یا پانچہزار
کی بابت گفتگو نہین کی اصغرجان مجھسے ملازمین کے لیے پانچسو روپیہ لینے کے لیے علیا تھے
کیونکہ اس حالت مین وہ سچی شہادت دیتے مخالفین سے دو ہزار جھوٹ بولنے کو مانگتے تھے مین نے
ملازمین سے نہین پوچھا کہ اونھین روپیہ ملا مین نے یہ دریافت نہین کیا کہ یہ کثیر رقم علی عباس
کو مہندیحسین نے بذریعہ ہنڈی یا کیونکر دی جب اصغرجان نے لاڈلی صاحب سے کہا کہ مہندیحسین
کی چک بابت بارہ سو لاڈلی صاحب کو دکھلا دین علی عباس موجود تھے سوا اصغرجان لاڈلی صاحب
اور میرے کوئی موجود نہ تھا مین نے چک اپنے ہاتھون مین لی اور پڑھی جہانتک یاد ہے اپنی
یادبہر ٹھیک الفاظ رقعہ نمبری ۴۵ مین قلمبند کر لیے جو رو ایل ہوٹل مین چک کے گھنٹہ
یا ڈیڑھ گھنٹہ دیکھ لینے کے اندر لکھ لیے مجھے یاد نہین کہ چک بنک بنگال کی تھی جب
مین نے رقعہ نمبری ۴۵ لکھا میرا خیال تھا کہ وہ بنک بنگال کی تھی مگر مین نے لفظ بنک
بنگال نہین لکھی کیونکہ مجھے کچھ شک تھا مین نے کسی سے اپنا شک ظاہر نہین کیا ممکن
ہے کہ مسٹر نارٹن یا مسٹر ایجلو سے کہا ہو الفاظ "بارہ سو پانچ گواہون کی بابت"
جو رقعہ مین مندرج ہین درج چک نہین تھے یہ میری یادداشت میری تحریر مین ہے مین
یقین کرتا ہون کہ ثمن تعمیل ہوکر اصغرجان کو ۶۔ اکتوبر کو ملا مین نے مسٹر نارٹن کے روبرو
کارروائی کمیشن کی شروع ہوتے وقت مجسٹریٹ کے باغ مین اصغرجان کو تنبیہ کی
مسٹر نارٹن اردو سے واقف نہین ہین اصغرجان نے اردو مین جواب دیا مسٹر نارٹن یا
نوا وسوقت ہمارے قریب کھڑے تھے یا ٹہل رہے تھے مین علی عباس کے محرر سے
واقف نہین ہون اور نہ اوسکا نام جانتا ہون۔
علی عباس کے ملازمین سے کوئی گفتگو اوس چک کی بابت نہین ہوئی جو مہندیحسین نے
علی عباس کو لکھی تھی جب اصغرجان اور میرے درمیان استحصال بالجبر کی بابت گفتگو ہوئی
رفیع الدین موجود تھے گفتگو میرے احاطہ مین ہوئی مجھے اصغرجان کے بیان مین اعتبار
تھا گفتگو اوس شام کو ہوئی کہ جب اصغرجان کا اظہار ہونے والا تھا اونھون نے مجھے اوسوقت
یہ حال بتلایا جب مین نے اون سے کہا کہ سچ سچ حال بیان کر دینے مین کچھ خوف نہین یا سال
سے خورشید جاہ کی ملازمت مین جج ہون پہلے اونکا سکرٹری تھا بعد اوسکے جج ہوا جسکی

تنخواہ دو سو ماہوار ملتی ہے پہلے چار سو بطور سکریٹری ملتے تھے کم تنخواہ اس باعث ملتی ہے کہ عہدہ سکرٹری موقوف ہو گیا ہے کبھی حضور نظام کی ملازمت مین نہین رہا میں کہتا ہون کہ لاڈلی صاحب تعمیل سمن سے بچتے ہین کیونکہ بعض لوگون نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ وہ لکھنؤ مین چھپے ہین شیو بہاری لال نواب دولہی صاحب نثار حسین نے جنکا ذکر پمفلٹ مین آیا ہے مجھ سے بیان کیا تھا۔ مجھے یاد نہین کہ مین نے مسز اکے سشیرون کو کوئی اطلاع لاڈلی صاحب کے متعلق دی مکہ سے واپسی کے بعد نثار حسین نے مجھسے مجھ سے تذکرہ کیا مین نے پمفلٹ حیدراباد مین دیکھا۔ مجھے کوئی پرت نہین ملی تھی مین نے گیا پرشاد کی پرت دیکھی تھی جو اوسوقت سر خورشید جاہ کی ملازمت مین تھے واقف نہین مین نے سجاد حسین میر تجمل حسین و پرگنزا و گرینٹ کی شہادت کمیشن کے روبرو دیکھی مین نے مرتضی حسین کو طیار کیا نہ تو اون سے کچھ وعدہ کیا اور نہ دیا مین نے دوسری مرتبہ لکھنؤ جانے پر پانچہزار کی رقم جو مجھے سرور جنگ سے ملی فیس بارسٹر مین اوس سے کچھ نہین دیا جب مین نے چھتیس سو سرور جنگ کو واپس دیے کوئی شخص موجود نہ تھا روپیہ نوٹون مین لایا تھا مین نے نمبر اپنے پاس نہین رکھے سرور جنگ سے میرے تعلقات اچھے رہے اونھون نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کبھی اونھون نے میرے اور پر شک اپنے بیوی سے میرے تعلق کا شکوہ نہین کیا ایا چار سال کا عرصہ ہوا کچھ زیورات سرور جنگ کی بیوی کے چوری گئے سرور جنگ اور مجھ مین کوئی جھگڑا نہین اور نہ اوسکی بابت سرور جنگ اور میرے درمیان رنجش پیدا ہوئی۔

بجواب سوالات مکرر۔ شیو بہاری لال جنھون نے لاڈلی صاحب کی بابت مجھ سے گفتگو کی وہ وکیل ڈیفنس تھے اصغر جان نے اپنے ملازمین کے لیئے پانسو مانگتے وقت یہ شرط کی تھی وہ شہادت مین نہ طلب ہون خورشید حسین اور رضا حسین نے بیان کیا کہ اگر وہ گواہی مین طلب ہونگے تو ڈیفنس کی خلاف شہادت دینگے۔

مسٹر سی پولاک فوٹو گرافر ساکن شملہ نے ۱۰ جنوری کو بہ حلف بیان کیا مین مسٹر ہونز فوٹو گرافر کا اسسٹنٹ ہون جو ۱۲ سال سے فوٹوگرافی کرتا ہون مین نے نکاحنامہ کا فوٹو اوتارا ہے اور یہ فوٹو کی پرت نکاح نامہ نمبری ۶۶ ہے بطور ماہر فن مین کہتا ہون کہ فوٹو ۱۹ الف و ۱۹ ب و ۱۵ ی اصل فوٹو ہین اور شیشہ کی نیگیٹو سے لیے گئے ہین یہ تازہ فوٹو پرانے نیگیٹو سے لیے گئے ہین یہ ممکن نہین ہے سنہ ۱۸۹۱ء مین طبع کیے گیے ہون

جمع مسٹر وعلیم

فوٹو نمبری ۲۰/ب و ۲۰/بی و ۲۰/بی اصل فوٹو نیگیٹو سے لیے گئے ہیں جو پرانا ہے مگر فوٹو نمبری ۲۱
یہ پر یقین ممکن نہین کہ سنہ ۶ کی چھپی ہوئی فوٹو ۲۱ و ۲۱/ب و ۲۱/بی اصل نیگیٹو سے طبع کی
گئی ہین ممکن نہین سنہ ۰ کے طبع کی ہوئی ہو فوٹو نمبری ۱۶ کے صفحہ ۶ کو مین دیکھتا ہون کہ اسمین
فوٹو اصل نیگیٹو کا چھپا ہوا موجود ہے صفحہ ۷ کا فوٹو بھی پرانا ہے صفحہ ۵ کا بھی پرانے نیگیٹو سے
طبع ہوا ہے۔

فوٹو ۱۹- اور فوٹو البم نمبری ۱۶ صفحہ ۶ کو باہم مقابلہ کرکے دیکھنے سے مین کوئی فرق نہین پاتا وہ
ایک ہی پلیٹ سے طبع ہوئی ہین فوٹو ۲۱/بی و فوٹو نمبری ۷ ایک ہی پلیٹ سے طبع
ہوئے ہین فوٹو صفحہ ۵ اور ۲۰ ایک ہی پلیٹ سے طبع ہوئی ہین جس طریقہ سے ۲۰ سال
اوس جانب پلیٹ طیار ہوتی تھی اوسی طرح اب طیار ہوتی ہے فوٹو ۱۷ و ۱۹ ایک ہی شخص کے
ہین فوٹو ۱۷ نیگیٹو سے طبع ہوا اور پورانا ہے ممکن ہے سنہ ۲ کا ہو فوٹو ۱۷ و ۱۹ ایک ہی پلیٹ سے
لیے گیے جو مین نے خود چھاپا جو مجھے مسٹر ایچلیو نے دیا تھا مین نے فوٹو نمبری ۶۶ نیگیٹو سے
چھاپا یہ ایک سطح پرت کا نیگیٹو تھا نہ کہ اصل کا فوٹو نمبری ۲۲ ایک ہی فوٹو کا فوٹو ہے فرق نیگیٹو
سے اوتارے ہوے فوٹو اور فوٹو کی نیگیٹو مین یہ ہوتا ہے اسمین کاغذات کے نشانات بھی
اوٹھ آتے ہین ڈیفنس کی خواہش سے مین نے فوٹو نمبری ۲۲ کو وسیع کیا فوٹو ۴۰ میرا کھینچا
ہوا ہے جو ۲۲ سے وسیع کیا۔

بجواب سوالات جرح۔ فوٹو ۱۹ و ۱۷ و ۱۶ ایک ہی نیگیٹو سے چھاپے گئے ہین آخری ۲ پرانی
تصویرین ہین اور اول حال کے فوٹو ۱۶۔ اور ۱۷ مین خیال کرتا ہون کہ ایک ہی وقت طبع
کی گئین فوٹو گراف کا فوٹو گراف اوتارتے وقت فوٹو کی داغ نئے نیگیٹو پر اٹھ آتے ہین
فوٹو نمبری ۱۶ پر چند سیاہ داغ موجود ہین اگر فوٹو ۱۶ کا فوٹو اوتارا جاتا تو یہ داغ نئے نیگیٹو مین سیاہ
رنگت کے اوٹھ آتے کیمیائی ترکیب سے نیگیٹو مین تھوڑا رنگ دیکر ان داغون کو سفید بنا
سکتا ہون سفید داغ فوٹو نمبری ۱۹ مین قریب قریب اوسی جگہ ہین جہان سیاہ داغ فوٹو نمبری
۱۶ مین تھے سیاہ داغ فوٹو ۱۹ کی داہنی جانب فوٹو ۱۶ مین نظر نہین آتے کہنی کے نیچے سیاہ
داغ فوٹو نمبری ۱۹ - ۳۴ و ۱۶ مین نظر آتا ہے۔

سوال۔ یہ فرض کرکے کہ وہ فوٹو ۱۹ و ۱۶ ایک ہی پلیٹ سے طبع کیے گئے تم اسکا کیا جواب دیتے
ہو کہ سیاہ داغ فوٹو ۱۶ نمبری ۱۹ مین سفید نظر آتے ہین۔

جواب - مین سمجھا سکتا ہون تمیز. فوٹو نمبری ۱۹ کے طبع ہونے کی قبل کسی شخص نے نیگٹو سے داغ مٹانے کی کوشش کی فوٹو نمبری ۱۹ کسی مطبوعہ پرت فوٹو نمبری ۱۹ سے نہین اوتاری گئی بلکہ ایک ہی نیگٹو سے لئے گئے ہین کہہ نہین سکتا کہ کسنے فوٹو نمبری ۱۹ کے نقل کی آپ دیکھ سکتے ہین کہ فوٹو ۶۶ مطبوعہ پرت کا فوٹو ہے اس باعث اوسمین کاغذ کا رنگ نظر آتا ہے فوٹو ۱۹ کو زمین فوٹو ۶۶ کی مقابلہ مین کسیقدر خراب ہے آخری فوٹو کی زمین صاف ہے فوٹو نمبری ۱۹ و ۶۶ ایک ہی صورت اور رنگ کی ہین ۶۶ فوٹو ۱۹ سے بڑا ہے اور داغ بھی بڑے ہین مگر تاریک نہین ہے فوٹو ۱۹ مثل ۶۶ کے صاف نہین ہین مثل اصل فوٹو گراف کے دوسرا انطباع صاف نہین ہو سکتا فرق دونو فوٹو کے ایک نیگٹو سے طبع ہونے مین کم ہوتا ہے ایک کسیقدر دوسرے سے ہلکا ہے اگر سیاہ داغ فوٹو نمبری ۱۶ کے سفید بنائے جائین اور اسکے فوٹو اتارے جائین تو سیاہ داغ اوتارتے وقت سفید نظر آوین گے فوٹو ۱۹ مثل ۱۶ کے علیحدہ ہین عمر فوٹو مین معلوم ہوگی مگر خاص باتین صاف ظاہر ہوتی ہین اگر فوٹو ۶۶ دوسری فوٹو ۱۹ سے لیا جاتا تو صاف ہوتا فوٹو ۶۶ تین مرتبہ اوتارا گیا ورنہ وسیع نہ ہو تو فوٹو ۲۱ بی و ۲۱ اے سے بڑھا کر نہین بنایا گیا ہے دونو علیحدہ ہین جسم ہاتھ اور پوشاک مین فرق ۱۲ بی و ۱۲ اے ایک اصل نیگٹو سے لیے گئے ہین۔

بجواب سوالات مکرر- فوٹو کے کھلے رہنے سے رنگ مین فرق آسکتا ہے نہ کہ شباہت مین فرق آسکتا ہے پوشاک وچہرہ وغیرہ فوٹو نمبری ۱۹ کا مثل ۱۶ کی ہے سینہ پر داغ دونون مین یکسان ہے یہی وجوہ ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فوٹو ایک ہی نیگٹو سے لیے گئے۔

۱۶- جنوری بجواب سوال مسٹر نارٹن یہ فوٹو ۱۹ و ۷۹ اے و ۷۹ بی عدالت کے روبرو فوٹو سے اوتارے گئے ہین یہ فوٹو نمبری ۱۹ اے سے اوتارے گئے ہین فوٹو نمبر ۷۰ اور ۱۹ مین بہت بڑا فرق ہے فوٹو نمبری ۷۰ مین کاغذ کا رنگ آگیا ہے باہم دونو کا مقابلہ کرکے مجھے اطمینان ہے کہ فوٹو نمبری ۱۹ اصلی گلاس کے نیگٹو سے لیا گیا ہے۔

بجواب مسٹر نارٹن - فوٹو نمبری ۱۹ و ۶۶ و ۷۰ مین داغ یکسان نہین سیاہ داغ مطبوعہ پرت مین سفید معلوم ہوتے ہین چند داغ فوٹو نمبری ۱۶ مین سیاہ ہین اور ۱۹ مین سفید [illegible] فوٹو کے طبع ہونے کے درمیان کئی بار نیگٹو

اوٹھایا بیٹھلایا گیا فوٹو نمبری ۱۷ اور تمام دیگر پرتین جو بعد مین چھاپی گئین اون مین چہرہ کے ... جانب مختصر سیاہ داغ ہے جو فوٹو ۱۶ مین نظر نہین آتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعد اس فوٹو کی طبع ہونے کے نیگٹو صاف کیا گیا جو داغ فوٹو نمبری ۱۶ مین سیاہ و ۱۹ مین سفید نظر آتے ہین وہی فوٹو نمبری ۱۷ مین سفید تھے مگر اون پر رنگ چھڑھا دیا گیا ہے مین پانی سے رنگ مٹا سکتا ہون فوٹو نمبری ۶۹ و ۶۶ ایک کارخانہ مین طیار کیا اور حلف اوٹھاتا ہون کہ فوٹو نمبری ۷۰ اوسی کی پرت ہے۔
۱۹- جنوری ۱۹۰۳ مین وہ اصل نیگٹو پیش کرتا ہون جو مسٹر ایجلو نے مجھے دیا تھا مین نے اوس سے چند پرتین طبع کین جن مین سے ایک عدالت مین پیش ہوگی ہے مین حلف اوٹھاتا ہون کہ فوٹو نمبری ۶۶ ان ہی مین سے ایک پرت ہے اور کاپی نیگٹو کی فوٹو نمبری ۶۶ مسٹر ایجلو نے مجھے طیار کرکے دی تھی فوٹو نمبری ۱۹ کی پرت جو مین نے اوتاری اوسکے نیگٹو ۹۷ و ۶۹ ہین-
مرزا محمود بیگ ولد مرزا آغا شیر بیگ ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ بستی نے ۱۰-جنوری کو بیان کیا مین رفیع الدین کا بھائی ہون مسیز ہاجز گرٹرود ڈانلی اور اونکی مان مسیز ڈانلی سے واقف تھا جن سے اول ملاقات ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء مین ہوئی ان کو سب سے پہلے اپنے چچا مرزا عباس علی بیگ کے مکان پر دیکھا جہان یہ آیا کرتی تھین اوسوقت ان دونون مین سے کسی کے چال چلن کے خلاف کچھ نہین سنا تھا کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہوا مسیز ہاجز ایک بدچلن عورت تھی جسوقت مین نے یہ سنا ڈانلی خاندان ایک ساتھ رہتا تھا مین ان کو ایک ساتھ دیکھتا تھا ۱۸۹۶ء کے آخر مین لکھنو چھوڑا اور سرکاری ملازمت مین داخل ہوا رخصت لیکر ۱۹۰۲ء مین لکھنو پہونچا اوس زمانہ مین سید حسین بلگرامی سے واقف تھا وہ میرے دوست تھے خاص ارتباط تھا کہ ہماری بیویان ہم لوگون کی سامنے پردہ نہین رکھتین تھین سید حسین اون لوگون کی نسبت گفتگو کرتے تھے جن سے ہم لوگ واقف تھے اور ان میں گرٹرود بھی شامل تھی انھون نے مجھ سے کہا کہ گرٹرود اب بڑھکر ایک خوبصورت بن گئی ہے سید حسین ان دو لڑکیون اور اونکی مان سے واقف تھے اونکے بیان سے یہ مین سمجھ کہ گرٹرود ایک بد وضع عورت ہے اپنے پرانے ارتباط کا خیال کرکے مین کہونگا کہ اگر سید بیان کرین کہ وہ گرٹرود سے واقف نہین تو مین اونکا اعتبار کرونگا گرٹرود کی بدچلنی کا

اظہار مرزا محمود بیگ

کرتے وقت سید حسین نے بیان کیا کہ اوسنے لکھنؤ مین ہل چل ڈالدی ہے سید حسین نے چند
لوگون کے ساتھ گرٹروڈ کی بدوضعی کا بھی ذکر کیا ہے کہ یہان آنے کے بعد بھی سید حسین سے
مین بارہا ملا ہون خیال کرتا ہون جب سے مین یہان ہون سید حسین نے گرٹروڈ ڈانلی
سے واقف ہونے سے انکار نہین کیا ہے مین شیخ قادر بخش ساکن فیض آباد سے واقف
ہون مئی یا اپریل جون ۱۹۰۲ء مین اون سے لکھنو اور فیض آباد مین ملاقات ہوئی فیض آباد
مین اونھون نے میری دعوت کی بعد کھانے کے اس مقدمہ کا ذکر کیا مجھ سے کہا کہ وہ رفیع الدین
کے پاس اس غرض سے گئے تھے یا تو شہادت نہ دین اور اگر دین تو مہندی حسین کے موافق
مجھے معلوم ہوا کہ وہ مہدی حسین کی طرف کام کرتے تھے اونھون نے کہا کہ مین نے رفیع الدین
کو روپیہ دینے کا وعدہ کیا مگر رفیع الدین نے کہا کہ آپ سے اس بارہ مین گفتگو کرون اس
باعث گفتگو کی مین نے جواب دیا کسی حالت مین راے رفیع الدین کو نہین دے سکتا
کہ وہ شہادت دینے کی غرض سے روپیہ لین اصغر جان فوٹوگرافر لکھنو سے واقف ہون
اگست ۱۹۰۲ء مین ان سے ملاقات ہوئی وہ میرے چچا کے گھر کے قریب رہتے ہین جہان
مین ٹھہرا ہوا تھا ایک روز اونھون نے اپنا آدمی بھیجکر دریافت کرایا کہ وہ مجھ سے مل سکتے
ہین مین نے جواب دیا کہ ہان وہ آسکتے ہین چنانچہ آئے اونکے ساتھ حیدر حسین نجم
بلگرامی تھے اونھون نے بیان کیا کہ وہ میرے پاس اس غرض سے آئے ہین کہ مشورہ
کرین کہ کیونکر اس بارہ مین کارروائی کرین اونھون نے بیان کیا کہ وہ مہندی حسین کو موقع
کچھ نہین جانتے مگر مہندی حسین اون کے دوست ہین اور اونکے خلاف وہ شہادت دینا
نہین چاہتے اسی کے ساتھ سرور جنگ اونکے دوست ہین اس باعث نہین سمجھتے کہ
کیونکر شہادت سے بچ سکتے ہین اونھون نے بیان کیا کہ مہندی حسین نے خاصکر خواہش کی
کہ وہ بیان کرین کہ مہندی حسن کی شادی کے بعد گرٹروڈ ڈانلی کا فوٹو لیا گیا حالانکہ فوٹو شکور الدولہ
نے قبل شادی لیا تھا اصغر جان نے کہا کہ مین جھوٹھ بولنے پر ارادہ ظاہر نہین کرسکتا
اصغر جان نے یہ بھی کہا کہ وہ اپنے علاقہ فتح پور مین جاکر چھپا چاہتے ہین مین نے جواب دیا
کہ چھپنے سے کوئی فائدہ نہین کہ آپ کا پتہ لگا کر عدالت مین حاضری کرائی جاسکتی ہے
مین نے اصغر جان سے بیان کیا کہ مہندی حسین کے ایجنٹ رشوت دے رہے ہین اونھون
نے جواب دیا کہ مہندی حسین کے ایجنٹ پانچہزار روپیہ دینے کو رضامند ہین بشرطیکہ فوٹو

زیر بحث کا اونکو کیوٹ لگانے نین نے رائے دی کسی حالت مین ایسا نہ کیجیے بلکہ مناسب ہے
مہندی حسین کو اطلاع دیدو تم کچھ بھی اونکے موافق نہین جانتے تھے اس باعث مناسب
ہے کہ تم عدالت مین طلب نہ کیے جاؤ اسکے بعد خاندان ڈانلی کے متعلق مجھسے اور
اصغرجان سے گفتگو شروع ہوئی اصغرجان نے بیان کیا کہ یہ مشہور بات ہے کہ دونو
بہنین لکھنو مین عام طوائف تھی باقی جو کچھ اونھون نے بیان کیا اوسکا مضمون اسی
قسم کا تھا اونھون نے اون لوگون کے نام بیان کیے جنکے پاس گرٹروڈ رہی تھی باہم یہ بات
قرار پائی کہ دوسرے روز اصغرجان معہ مسٹر گنگا پرشاد وریا آکر مجھسے ملاقات کرین
دونون صاحب آئے اور ٹرور ما اور میری موجودگی مین اصغرجان نے گرٹروڈ کی چلن
کا ذکر کیا فوٹو کے متعلق کوئی بحث نہ تھی اصغرجان کا یہ بیان مین نے محمود بیگ سے کبھی
نہین کہا کہ گرٹروڈ ڈانلی طوائف ہے" یا یہ فقرہ " محمود بیگ نے مجھسے اس بارے مین
گفتگو نہین کی" بالکل غلط ہے اصغرجان نے مجھسے کہا تھا" اگر مین یہ بیان کرون کہ
گرٹروڈ ڈانلی ایک منکوحہ عورت تھی تو میرا منہ تمام شہر لکھنو مین سیاہ نظر آئے گا گو یہ الفاظ
خاص اصغرجان کے نہون مگر مطلب یہی تھا مین مہندی حسین سے ذاتی طور پر واقف تھا
وہ رفیع الدین یوسف الزمان اور نثار حسین کے دلی دوست تھے قبل اس مقدمہ کی شروع
ہونے کی گذشتہ برسون مین اکثر مین نے اون لوگون کو یہ کہتے سنا مہندی حسن کی
شادی ہوگئی ہے اور ایک انگریزی عورت اونکے پاس ہے مین نے دونو طرح سے یہ حال
سنا ہے مگر نہ تو مہندی حسین نہ رفیع الدین یا یوسف الزمان نے مجھسے بیان کیا کہ مہدی حسین کی
گرٹروڈ سے شادی ہوگئی ہے مین نے کم سنی سے گرٹروڈ کو نہین دیکھا مین نے مہندی حسین
کی محافظت مین کسی عورت کو نہین دیکھا۔

بجواب سوالات جرح۔ گرٹروڈ کو جسوقت مین نے اول بار دیکھا بارہ سال کی سن
ہوتی تھی جسوقت ۱۸۶۱ء یا ۱۸۶۲ء مین رخصت لیکر مین لکھنو گیا مین نے اوسکو نہین دیکھا مین نے
دو یا تین مرتبہ ۱۸۶۸ء مین لکھنو سے چلنے کیوقت دیکھا ہر ایک مرتبہ مین نے اوسکو چھ ماہ کے
اندر دیکھا مین نے صرف گرٹروڈ کو چچا کے مکان پر دیکھا جب وہ دونون بہنین اور انکی
مان میرے گھر آتین مین دیکھتا تھا چند موقعون پر جب مین نے دیکھا اوسوقت تینون
عورتین ایک ساتھ آئین گرٹروڈ اون دونون مین قوی لڑکی تھی میری شادی ..

ہو گئی تھی اور میری بیوی ہمیشہ میرے ساتھ رہی یقیناً لکھنؤ مین میرے گھر مین تھین نہ کہ چچا کے مکان
مین کیونکہ مین جدا مکان مین رہتا تھا جہانتک مجھے علم ہے ڈائلی کے آتے وقت
میری بیوی وہان نہ تھی میرے چچا کے خاندان مین اوسوقت میری چچی اور اونکی ایک
یا دو بھتیجی تھین ڈائلی کی خاطر و مدارات چچا کے یہان بطور دوست کے ہوتی تھی
جہانتک مجھے علم ہے اوسوقت تک کوئی بد وضعی نہ تھی ورنہ میرے چچا کا خاندان اونسے
ملنے مین اعتراض کرتا ایک سال بھر کے بعد مین نے مسیز ہاجز کو برخلاف لکھنا مین اوس
زمانہ مین سکرٹری انجمن تعلقداران تھا اور سرکاری ملازمت مین داخل ہونے ولایت
سے یوروپین پنشنر اوس زمانہ مین قیصر باغ مین رہتے تھے کل مکان بھرا ہوا تھا
مجھے معلوم نہین کہ اوس زمانہ مین کوئی بدچلن یورپین عورت لکھنؤ مین تھی نہ مین اوس
زمانہ کی یوروپین طوائفون سے واقف ہون قیصر باغ اور اوسکے گرد کے مکانات
سے بخوبی واقف ہون ینا گالون کا نام سنا ہے مگر کہہ نہین سکتا کہان سے محلہ شروع
ہوتا ہے قیصر باغ کی قریب ایک یوروپین خاندان سے واقف تھا یہ مسٹر
خاندان مسٹر ممفرڈ انسپکٹر پولیس لکھنؤ کا تھا جو بعد مین سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوے
اب بھی سلطان پور مین ہین مین پروس خاندان سے واقف نہین ہون مین دو یورپین
بہنون مسیز اینڈرسن اور مرے سے واقف نہین تھا اوس زمانہ مین نیک چلن تھا
سید حسین کو بخوبی جانتا تھا وہ میرے مکان اور میرے چچا کی نزدیک رہتے تھے سید حسین
سے کیننگ کالج مین ملاقات شروع ہوئی تھی واقفیت ۱۸۹۵ء یا ۹۶ء مین شروع
ہوئی قبل حیدرآباد آنے کے سید حسین مجھسے ملنے اوناؤ گئے تھے گرٹروڈ کی متعلق
گفتگو اُناؤ مین قبل لکھنؤ سے چلنے کے ہوئی تھی گفتگو ۱۹۰۲ء مین ہوئی تھی مین نے گرٹروڈ کو
اوس سال نہین دیکھا سید حسین نے ملاقات کی وقت اوسکی عمر ظاہر نہین کی ممکن
ہے کہ مسیز ہاجز کا ذکر آیا ہو اوس گفتگو کا خیال آیا کبھی مین بھولا نہ تھا گرٹروڈ اور
ہاجز کے نام دیکھکر پرانی باتین یاد آگئین میری یادداشت کسی خاص گواہ سے
تازہ نہوئی نہ کبھی اور نہ کسی کاغذ یا تحریر سے میری یادداشت کو مدد ملی مین نے
اس گفتگو کا ذکر [illegible] ذکر سید حسین صاحب بیگ و رفیع الدین بیگ و خداداد بیگ
و [illegible] سے کیا سید حسین سے یون ہی ذکر آیا ممکن ہے کہ ڈائلی کی بابت

اور موقع پر گفتگو ہوئی تھی گو قبل سید حسین کے حیدرآباد آنے اور میرے لکھنو جانے کے زمانہ مین
[illegible] تھی جب آپ تھے ایک مہینہ کی رخصت ملی تھی بہت لمبی نہین تھی مین خیال نہین
کرتا ہون کہ سید حسین کی سنہ ۹۳ء روانگی حیدرآباد و سنہ ۹۶ کے درمیان ایک سے زیادہ مرتبہ
رخصت ملی سید حسین کو ڈانلی کی یہان اور ڈانلی کو انکی یہان آتے کبھی نہین دیکھا
حلف نہین اوٹھا سکتا کہ سید حسین نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ ڈانلی خاندان سے واقف
تھے جو کچھ اونکے زبان سے نکلا اوس سے مین سمجھا کہ وہ واقف تھے اونھون نے بیان
کیا کہ اپنی خوبصورتی سے گرٹروڈ نے شہر مین ہلچل ڈالدی ہے لوگ اوسکے پیچھے
پریشان ہین اور جو خواہان ہو اوسکو مل سکتی ہے مین نے یہ دریافت نہین کیا کہ اون کو
کیونکر یہ بات معلوم ہوئی مین نے یہ دریافت نہین کیا کہ آیا وہ ذاتی طور پر واقف نہین تھے
جہان تک مین واقف ہون ممکن ہے اونکا بیان صحیح ہو جن لوگون کے نام سید حسین
نے بیان کئے وہی شخص تھے جنکے پاس گرٹروڈ ڈانلی بغرض آشنائی گئی تھی مین حلف نہ اوٹھاؤنگا
سید حسین نے بجائے گرٹروڈ کے کیٹ کا ذکر نہین کیا مگر ممکن نہین ہے کہ اونھون نے
کیٹ کا ذکر کیا ہو کیونکہ مین نے ایسے شخص کا ذکر نہین سنا مین نے صرف "ڈانلی ایک باجز
اور دوسرے گرٹروڈ کا ذکر سنا اسی نام سے دونون مشہور تھین مین حلف اوٹھاؤنگا
مسیز باجز مس ڈانلی کی نام سے مشہور نہین تھین مین حلف اوٹھاؤنگا کہ سید حسین نے
مجھ سے گرٹروڈ ڈانلی کا ذکر کیا اونھون نے جس لڑکی کی نسبت بیان کیا کہ ہر شخص
کو مل سکتی ہے وہ گرٹروڈ ڈانلی تھی سید حسین ایک شریف آدمی ہین اور مین اونکی ہمیشہ
عزت کرتا رہا اونکی ذاتی چال چلن سے خود واقف ہو کر مین نے اسپر یقین کرنے سے ہمیشہ
انکار کیا ہے کہ وہ دروغ بیانی کر سکتے ہین جب سے حیدرآباد آئے مجھ سے بہت کم
خط کتابت ہوئی گو مین اونکو اپنا دوست سمجھتا رہا سید حسین کیننگ کالج مین پروفیسر تھے
جس زمانہ مین گرٹروڈ کی نسبت ذکر کیا یہان آنے کے بعد مین نے اس معاملہ کی نسبت
سید حسین سے گفتگو کی ہے جہانتک یاد ہے ممکن ہے کہ گرٹروڈ کا ذکر آیا ہو مین نے
اون سے نہین پوچھا کہ آیا یہ وہی گرٹروڈ ڈانلی ہے جسے وہ سنہ ۹۲ء مین واقف تھے سنہ ۹۳
کی گفتگو کا نہ تو اونھین نے ذکر کیا اور نہ مین نے مین نے ایک تحریری نقل پمفلٹ کو دیکھی
جو مجھے بابو گوکل چند وکیل نے دکھلائی تھی قبل اشاعت کے کسی شخص نے

واقعات پمفلٹ کی راستی یا دروغ بیانی کی نسبت کسی نے مجھ سے گفتگو نہین کی جب تک کہ رفیع الدین اور ساجد بیگ سے گفتگو نہین آئی مین نے سید حسین سے گفتگو کا کسی سے ذکر نہین کیا یا تو یہان دسمبر مین یا نومبر مین بمقام بستی گفتگو آئی مین نے ساجد بیگ سے نہ کہ رفیع الدین سے بستی مین ملاقات کی دونون سے سیتاپور اور لکھنؤ مین ملاقات ہوئی مین واقف ہون کہ مین نے ساجد بیگ کو لکھنؤ مین دیکھا کہہ نہین سکتا کہ کہان اون سے گفتگو آئی یہ مختصر معاملہ ہے اور مین بھول گیا سید حسین سے گفتگو مجھے یاد ہے تذکرہ کرتے وقت مین نے سید حسین سے گفتگو کا حال ساجد بیگ یا رفیع الدین سے بیان کیا۔

۱۱۔ جنوری ۱۹۰۳ء ۶-۱ اپنے یقین مین مین نے ساجد بیگ سے سید حسین کی گفتگو کا بستی مین ذکر کیا ممکن ہے مین نے دسمبر مین حیدرآباد مین ذکر کیا ہو مین حلف نہین اوٹھا سکتا کوئی خط کتابت اس گفتگو کی متعلق سرور جنگ سے نہین ہوئی جہانتک مجھے علم ہے سرور جنگ اس سے واقف نہین اونھون نے خود اسکی بابت گفتگو نہین کی مین بطور مہمان سرور جنگ ٹھہرا ہون اور اکثر اس مقدمہ کی بابت گفتگو کی ہے کبھی عطا حسین رفیع الدین یا ساجد بیگ کے اظہار کی بابت گفتگو نہین ہوئی ساجد بیگ نے یہ نہین لکھا کہ حیدرآباد مین آکر اس مقدمہ مین شہادت دو کوئی خط اون سے نہین ملا نہ کسی اور شخص نے مجھے لکھا کہ حیدرآباد آکر شہادت دون ساجد بیگ نے بستی مین ذکر کیا کہ مسٹر نارٹن میری شہادت لیا چاہتے ہین مین نے کہا مناسب ہوگا کہ بذریعہ کمیشن بستی مین اظہار ہو یہ گفتگو اوسوقت آئی جب مین نے سید حسین کی گفتگو کا ذکر کیا ممکن ہے پہلے یا بعد گفتگو آئی ہو ساجد بیگ نے مجھ سے یہ بیان نہین کیا کہ کن امور پر مسٹر نارٹن میرا اظہار لینگے۔ بعد مین مین نے بمقام بستی ساجد بیگ سے دریافت کیا کہ کس بارہ مین شہادت لین گے یہ لکھنؤ کمیشن کی اختتام اور اصغر جان سے میری گفتگو کی بعد واقعہ ہے اوسوقت تک اصغر جان سے اپنی گفتگو کا مین نے کسی سے تذکر نہین کیا بعد اوسکے ساجد بیگ سے ذکر کیا ساجد بیگ نے میری گفتگو سید حسین کا اوسوقت کوئی تذکرہ نہین کیا ساجد بیگ ایک ہفتہ تک بستی مین ٹھہرے ممکن ہے کہ اوسوقت تک ساجد بیگ سے ذکر آیا ہو جب مین نے ساجد بیگ سے پوچھا کہ کس بارہ مین میری شہادت لیجائے گی اونھون نے کہا یقیناً اصغر جان سے گفتگو کی بابت اظہار ہوگا اونھون نے مجھ سے یہ نہین کہا کہ مسٹر نارٹن سید حسین سے گفتگو کی

بابت بھی اظہار لینگے مین نے اصغر جان کا اظہار مسٹر ورما کے اخبار ایڈوکیٹ مین دیکھا تھا
کہ جو تمہین مسٹر ڈوہانس کی جانب کسی شخص سے اپنے اظہار کا خلاصہ نہین بیان
کیا سوائے اسکے مسٹر اینگلو ساحد بیگ و رفیع الدین کے مسٹر اینگلو کو جو بیان لکھایا اوس مین
سید حسین سے گفتگو کا ذکر بیان لکھا گیا مگر مین نے جہانتک یاد ہے دستخط نہین
کیے سوائے اسکے مین نے اور کوئی بیان نہین لکھوایا سنہ ۹۶ او سنہ ۹۸ مین مسیز ڈانلی
والدہ گرٹروڈ کی عمر درمیان ۴۰ اور ۵۰ تھی مسیز ہاجز ایک قوی عورت تھی اور اوس کا
سن درمیان ۵۰ اور ۴۰ سال تھا مین خیال کرتا ہون وہ ڈوہانس کے گھر رہتی تہی
مجھے یقین ہے کہ جب لکھنؤ مین مین نے اول مرتبہ اونکو دیکھا وہ ڈوہانس کے گھر مین
جو ہمارے مکان کے مقابل تھا رہتی تہی مین نے ایک مرتبہ اونکو قریب قیصر باغ بیلی گیٹ
پر دیکھا مین اوس گھر مین نہین گیا مسیز ہاجز برآمدہ مین موجود تھین باپ کو نہین دیکھا
بیلس گیٹ کے قریب گرٹروڈ کو نہین دیکھا مین واقف نہین کہ جب سنہ ۹۹ء مین لکھوایا
یہ کہان رہتی تھین میرے پاس کوئی روزنامچہ یا کاغذات نہین ہین جس سے مین بتا سکون
کہ کس تاریخ کو مین نے رخصت لی اسکی متعلق واقعات کتاب حالات گزیٹ شدہ ملازمین
سرکاری مین ملے گی جو کہ گورنمنٹ پریس سے مل سکتی ہے۔

قادر بخش نے مجھ سے رقم رشوت نہین بیان کی جو وہ رفیع الدین کو دینا چاہتے تھے اور
رفیع الدین نے مجھ سے اسکا ذکر کیا قادر بخش سے ملاقات کی بعد اونہون نے
تذکرہ کیا کوئی شخص موجود نہ تھا قادر بخش نے مجھ سے بیان کیا کہ مہدی حسن نے پیغام
لے کر اونکو رفیع الدین کے پاس بھیجا تھا مین نے کوئی خط یا خطوط نہین دیکھے جس سے
مہدی حسن نے قادر بخش کو یہ اختیار دیا ہو صرف قادر بخش کا بیان تھا کہ اونکو مہدی حسن
نے ایسا اختیار دیا مین نے قادر بخش کا اعتبار کیا قادر بخش سے ملاقات کے زمانہ
مین مجھے بے اعتباری کا کوئی موقع نہین علاوہ ایک شریف آدمی آنریری مجسٹریٹ
و مینوسپل کمشنر ہین جہانتک مین واقف ہون تمام اونکے دوست اونکا اعتبار
کرتے ہین اگر میرے بیان سے وہ انکار کرین تو مین یقین کرونگا کہ وہ دروغ
بیانی کرتے ہین اسیطرح سے سید حسین دروغ بیانی کرین اگر یہان آکر بیان کرین
کہ مجھ سے سنہ ۹۹ء مین کوئی گفتگو نہین ہوئی قادر بخش سے واقفیت کے بعد مین

یقین نہ کرونگا کہ وہ جھوٹ بولینگے اگر سید حسین سنہ ۷۳ء مین انکار کرتے تو مین اون کا یقین
کرتا اسوقت سے اون سے گفتگو نہین ہوئی نہین معلوم وہ اب کیا کرتے ہین مین یقین
نہین کرتا کہ مین نے دروغ حلفی کی ا یقین کرتا ہون کہ ہمیشہ ایمانداری کے واسطے
نیک نام رہا مجھے سرکاری کی کیفیت نہین معلوم مگر ترقی میری برابر ہوتی رہی اس پر اگر سرکاری
راے معلوم ہوسکتی ہے تو ہمیشہ یہی ہے مین سنہ ۶۸ء مین بطور تحصیلدار درجہ سوم مقرر ہوا
سنہ ۷۱ء مین تحصیلدار درجہ دوم ہوا کبھی تحصیلدار درجہ اول نہین ہوا بلکہ براہ راست
قایمقام ڈپٹی کلکٹر سنہ ۷۸ء مین ہوگیا آخری درجہ مین سنہ ۸۷ء مین مقرر ہوا اب چھ سو کے درجہ
مین ہون سب سے بڑا درجہ آٹھ سو ہے درمیان سنہ ۶۹ و سنہ ۷۷ء میری ترقی اس وجہ سے
نہین ہوئی کہ امتحان اعلے درجہ کا پاس نہ کرسکا تھا سنہ ۷۷ء مین امتحان پاس کیا ایک
یا دو مہینہ کے اندر تحصیلدار درجہ دوم ہوگیا اول اودہ کی ملازمت مین تھا اور اب ممالک
مغربی وشمالی مین ہون جہان سنہ ۸۹ و سنہ ۹۰ مین تبادلہ ہوا مین سرکاری حکم سے تبدیل ہوا
نہ کہ کسی ذاتی وجہ سے کرنل کری صاحب کی ماتحتی مین ۶ سال تک فیض آباد مین رہا کبھی
اون سے ذاتی ناچاقی نہین ہوی اونھون نے اودہ سے ممالک مغربی وشمالی
مین میرا تبادلہ نہین کرایا میرے علم مین میرے خلاف اونھون نے کوئی رپورٹ نہین کی
سنہ ۶۹ و سنہ ۷۷ کی درمیان میری ترقی اس باعث ملتوی نہین رہی کہ میری ایمانداری
مین شک کیا گیا درمیان سنہ ۸۹ و سنہ ۹۴ مین فیض آباد مین تھا ایک مرتبہ میرے خلاف
حکام بالا سے شکایت کی گئی جسکا جواب مانگا گیا تھا یہ سنہ ۸۹ء و سنہ ۹۰ کا واقعہ تھا
جب قسمت راے بریلی ضلع سلطان پور سٹر اپینڈنگ کی کمشنری مین تھا پانچسو روپیہ
کے درجہ مین ڈپٹی کلکٹر تھا شکایت میری خلاف یہ تہی کہ ایک محکمہ کی تحقیقات میرے سپرد
ہوئی تہی جسکے خاتمہ پر میری راے ہوئی کہ ملزم کے خلاف کافی ثبوت نہین ہے
میرے ڈپٹی کمشنر نے مجھسے اتفاق کیا مگر اونکے قایمقام نے مجھسے اختلاف کرکے
معاملہ کی رپورٹ صاحب کمشنر کی خدمت مین کی دونون کو باہم اتفاق ہوا کہ ملزم
پر مقدمہ چلانا چاہیئے جب ڈپٹی مجسٹریٹ کے روبرو مقدمہ کی سماعت ہوئی مین نے
بطور وکیل سرکار کارروائی کی مقدمہ سشن سپرد ہوا اور ملزم کو سزا ہوی ملزمان مین
چند مسلمان افسران بہی شامل تھے کمشنر نے راے دی کہ مین نے طرفداری کی

اس باعث گورنمنٹ کی خدمت مین کارروائی بھیجنے وقت رہے وہی کہ مجھ سے چند سوالات
پوچھے جائین جنکا مین نے جواب دیا تھوڑے روز بعد مین مرزاپور کو تبدیل ہوا کبھی کسی حکایت
رشوت ستانی کا مجھ سے جواب نہین مانگا گیا۔

قادربخش سے فیض آباد مین واقف تھا قبل فیض آباد جانے کے یوہین جانتا تھا وہان
اچھی طرح جاننے لگا مین واقف نہ تھا کہ وہ رفیع الدین کے گہرے دوست تھے
وہ ایک دوسرے سے واقف تھے مگر معلوم نہین کہ کب ایک دوسرے سے وقفیت
ہوئی باہم اونکے دوستانہ تعلق تھے مولوی سمیع اللہ خان ہمیشہ رفیع الدین پر مہربان
رہے سرور جنگ کے مکان پر حیدرآباد مین رفیع الدین نے بیان کیا کہ قادربخش کے
رشوت کا معاملہ اونھون نے سمیع اللہ خان سے کہہ دیا مین واقف نہین کہ قادربخش
سرور جنگ سے واقف ہین یا اون سے خط کتابت رکھتے ہین مین سمیع اللہ خان
سے بخوبی واقف ہون مین نے سنا ہے کہ عہدہ چیف جسٹس کے لیے سرور جنگ نے
سمیع اللہ خان کی سفارش کی ہے مجھے عہدہ سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈ کے دینے کا
وعدہ نہین کیا گیا مین نے یہان کی ملازمت حاصل کرنے کی بابت اون سے ذکر کیا
مگر کسی خاص محکمہ ذکر نہین کیا گیا اور تجویز اسطرح عام تہی کہ مین اوسکو وقعت نہین
دے سکتا نہ تو سرور جنگ اور نہ اُنکے بھائی نے اسکی مجھ سے تحریک کی معلوم نہین
کہ جن دوستون نے سفارش کی وہ اس مقدمہ سے تعلق رکھتے ہین اب تک مین نے
کل خرچہ اپنا آپ ہی اوٹھایا ہے زاد سفر کے لیے مین نے اپنا بل بھیجدیا ہے جسکا مین
مستحق ہون مین رفیع الدین و خداداد بیگ باہم بھائی اور سرور جنگ کے چچازاد
بھائی ہین ہمارے چچا نے سرور جنگ کی پرورش کی ہے حیدرآباد مین سب سے پہلے
سرور جنگ نے ملازمت حاصل کی کہہ نہین سکتا کہ چچا یا اونھون نے رفیع الدین کو نوکر کیا
اور مین واقف نہین کہ سرور جنگ خداداد بیگ کو یہان لائے اور نہ جانتا ہون کہ اونکی
کی وجہ سے خداداد بیگ وکیل ہوے۔ واقف ہون کہ رفیع الدین سرور جنگ کو اس
مقدمہ کی بابت خط کتابت کرتے تھے رفیع الدین نے خود مجھ سے اسکا تذکرہ نہین کیا
اور نہ خط کتابت دکھلائی کالج مین رفیع الدین کی شہرت کم توجہی کی بابت تہی اکے چال چلن
کے خلاف مین نے کچھ نہین سنا اونکی حالت اچھی نہین رہی واقف نہین کہ قرضدار کے

وہ فضول خرچ ہین۔ مجھسے مدد کے خواہان ہوتے ہین اور مین ہمیشہ امداد کرتا ہون سرکاری ملازمت مین وہ مقررہ تنخواہ پاتے ہین لاڈلی صاحب اور سرور جنگ مین یہ تعلق ہے کہ سرور جنگ کے بھائی فیاض بیگ کی شادی لاڈلی صاحب کی بھانجی سے ہوئی ہے واقف نہین کہ سید حسین یا سرور جنگ کے تعلقات کیسے ہین اکثر سید حسین کی بابت سرور جنگ سے گفتگو کرتے سنا ہے گفتگو سے مین نے یہ نہین پایا کہ سرور جنگ سید حسین کی مخالفت مین گر خیال نہین کرتا کہ سید حسین کی نسبت اونکی راے اچھی ہے اونکے خیالات سید حسین کی نسبت دوستانہ نہین ہین کبھی مین نے اونکو کبھی نہین دیکھا عطا حسین اکثر سرور جنگ کے یہان نہین جاتے تھے وہ بارہا سرور جنگ کے یہان مجھسے ملنے آئے واقف نہین کہ وہ سرور جنگ سے ملنے آئے مین خیال نہین کرتا کہ سرور جنگ اونکو ہم مرتبہ خیال کرتے ہین اونکے مرتبہ مین بہت فرق ہے اسی طرح سے خیال کرتا ہون سید حسین کا مرتبہ عطا حسین سے بڑا ہوا ہے عطا حسین سے یون ہی واقف تھا جانتا تھا کہ وہ سید حسین کے یہان آیا جایا کرتے تھے اور ایک ہی قصبہ کے تھے پندرہ سال یا کچھ زیادہ سے اصغر جان سے واقف ہون واقف نہین کہ وہ اچھے خاندان سے آتے ہین اونکے بھائی نواب شکور الدولہ تھے اصغر جان میرے علم مین نواب نہین ہین واقف نہین کہ اونکے باپ کا کیا نام ہے۔ شکور الدولہ میرے چچا کے دوست تھے وہیں خاندان میرا تھا اصغر جان اور میری پہلی ملاقات مین جو دو گھنٹہ تک رہی حیدر حسین نجم موجود تھے اوسوقت مین واقف نہ تھا کہ حیدر حسین ساجد بیگ کی جانب سے سرور جنگ کے واسطے شہادت جمع کرتے تھے دوسری ملاقات کے وقت مسٹر گنگا پرشاد دربا موجود رہے اور کل گفتگو اونھون نے سنی ہم ایک ہی مقام پر بیٹھے ایک دوسرے کی گفتگو سن سکتے تھے مین نے محمد رفیق کے مکان پر آخر مئی یا شروع جون مین سنا تھا کہ مہدی حسن گواہون کو رشوت دے رہے تھے کہہ نہین سکتا کہ مہدی حسن کے بابت کسنے ذکر کیا گفتگو عام تھی مسٹر ساجد بیگ مسٹر نبی اللہ و مسٹر حامد علی و مسٹر رفیق کے ایک بھائی موجود تھے اور ان مین سے ایک شخص نے ذکر کیا گو کہہ نہین سکتا کہ کسنے اونھون نے مہدی حسن کی جانب سے کسی خاص رشوت کے معاملہ کا تذکرہ نہین کیا اصغر جان کے مقدمہ کا ذکر نہین آیا مین نے سید حسین سے اپنے گفتگو کا تذکرہ نہین کیا ساجد بیگ کو اوسکی اطلاع نہ تھی کالج مین اور کالج کے بعد رفیع الدین یوسف الزمان و نثار حسین مہدی حسین کے دلی دوست رہے

رفیع الدین نے ۱۲۔۱۹۱۱ء مین کالج چھوڑا تھا جب لکھنو کیشن اظہار لے رہا تھا مین بستی مین تھا بستی گورکھپور کے نزدیک ہے جب کیشن اظہار لے رہا تھا مین نے کسی شخص سے سید حسین اور اصغر جان کی گفتگو کا تذکرہ نہین کیا ابتدا سے نومبر ۱۹۱۲ء مین ساجد بیگ سے گفتگو کی وہ یکم نومبر کو آگئے اور اٹھرین کو چلے گئے مجھے یاد نہین کہ کب مین نے سنا کہ مہدی حسین کی گرٹرو ڈ سے شادی ہوئی اور نہ مجھے یاد ہے مین نے یہ افواہ کہان سنی مجھ سے قبل دائر ہونے مقدمہ ہذا کے رفیع الدین و یوسف الزمان سے مہدی حسن کی شادی کی بابت گفتگو نہین ہوئی یہان آنے پر سید حسین سے ملاقات نہین ہوئی اور مین نے اون سے یہ نہین کہا کہ مین گرٹرو ڈ ڈانلی سے یا اوسکی بابت کسی حال سے واقف ہون اور نہ مین نے کہا کہ سرور جنگ مجھے یہان گھسیٹ لائے واقف نہین کہ کیا کرون ۔

بجواب سوالات مکرر ۔ مہدی حسین کے شادی کے متعلق افواہین شادی کی اصلیت کی نسبت نہ تھی بلکہ محض بطور رائے تھین اس بیان مین مطلق سچائی نہین سرور جنگ نے مجھ کو یہان آنے کو کہا مین ثمن پر آیا واقف نہین کہ کیونکر ڈیفنس کو معلوم ہوا کہ مین شہادت دے سکتا ہون مین نے اصغر جان کا اظہار اخبار ایڈوکیٹ مین دیکھا تھا مین نے اپنے ساتھ گفتگو کا تذکرہ دیکھا اور تعجب ہوا کہ کیونکر ڈیفنس کو اسکی کیفیت معلوم ہوئی مین یقین کرتا ہون کہ حامد علی جو منجانب مہدی حسین لکھنو کیشن کے روبرو بارسٹر تھے وہی مین جنھون نے مسٹر محمد رفیق کے یہان کھانا کھایا تھا سید حسین و عطا حسین نہین سوشل مرتبہ کے لحاظ سے بہت فرق تھا سید حسین ایک ممتاز و معزز خاندان کے تھے عطا حسین و سید حسین کو طوایف کے گھر ایک ساتھ جانے مین کوئی امر مانع نہ تھا سرور جنگ نے کبھی کوئی بات ایسی نہین کہی جس سے ظاہر ہو وہ سرور جنگ کو نقصان پہونچانا چاہتے تھے اس بیان مین مطلق صداقت نہین سرور جنگ نے مجھے شہادت کے لئے تعلیم دی اونھون نے مہدی حسین یا سید حسین کے خلاف کچھ کہنے کی مجھ سے خواہش نہین کی کوئی گروہ گواہون کا نہین ہے جسکے سرور جنگ افسر اعلے ہین اور مین رکن سید حسین میرے ذاتی علم مین ڈانلی خاندان سے تعلق نہ رکھتے تھے اونکے نام سے البتہ واقف تھے اگر سید حسین یہان آکر انکار کرین کہ اون سے اور مجھ سے وہ گفتگو نہین ہوئی جسکا مین نے تذکرہ کیا تو وہ غلط بیانی کرینگے میرا مرزا پور کو تبادلہ اسوجہ سے ہوا کہ گورنمنٹ تحقیقات مقدمہ کی باعث مجھ سے ناخوش تھی گورنمنٹ نے

مجھپر عتاب ظاہر کیا مگر یہ نہین کہا کہ خلاف کارروائی کی کل زمانہ میرے ملازمت مین کبھی کوئی امر میری عزت اور ایمان کے خلاف نہین کہا گیا ایک بڑی دعوت مین چند روز ہوے سید حسین نے میرے حالات ماسبق دریافت کرنے کی کوشش کی مین نے محکمہ کی تحقیقات کا تذکرہ کیا جسکے بابت مجھسے جرح کی گئی - اور سواے سید حسین کے مین نے کسی سے نہین کہا مین گیتی آرا بیگم سے ذاتی طور پر واقف نہین مین نے سنا کہ وہ اچھے خاندان کی عورت تھی مگر طوائف ہو گئی تھی -

بجواب سوالات مسٹر دراب مین واقف نہین کہ کب اوسکا فوٹو لیا گیا یا کب وہ طوائف ہوئی مین کبھی اس طوائف سے ملنے نہین گیا اور نہ اوسکو کبھی کسی کے پاس جاتے دیکھا ۲۰ سال ہوے مین نے اوسکا ذکر دہلی مین سنا تھا مین قدیم باشندہ دہلی ہون مگر لکھنؤ مین رہتا تھا ممکن ہے کہ ۱۲ سال اوسطرف اوسکو جانتا ہون ۱۵ اسکا وقفہ نہین ہو سکتا مین کوئی وجہ بیان نہین کر سکتا کہ کیون اسقدر مدت مقرر کرتا ہون صرف یہ میرا تخمینہ ہے -

شیخ غلام محمد قادری ولد حید بخش قادری قوم مسلمان ساکن حیدرآباد پیشہ پیرزادہ
نے بااقرار صالح ۱۱ جنوری ۱۹۳۳ء کو ملزم کے روبرو بیان کیا۔

بیان: قاضی کالونی کا ہوں سوصہ ڈھائی سال کا ہوا جب میں یہاں آیا تھا اور اوسوقت سے یہاں ہوں
میں سرکار مہدی حسن کو ایک عرضی دینے کی غرض سے آیا تھا۔ میں اکثر اونکے مکان پر گیا ہوں۔ میں اونکے
نوکر بہرام کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ بہرام مہدی حسن کے مکان کی پشت پر رہتا ہے چونکہ میں اوسکے
آقا کو عرضی دینے والا تھا میں نے بہرام سے دوستی پیدا کی۔ میں اکثر بہرام کو مہدی حسن کے ذاتی حساب
رکھنے میں مدد دیا کرتا تھا مہدی حسن ہفتہ وار دعوت کیا کرتے تھے جسکا خرچہ پچاس روپیہ ہوتا تھا اس
طور سے مجھے ایک شخص جعفر حسین نامے سے ملاقات ہوئی۔ جعفر حسین مہدی حسن کے مکان پر اکثر
جاتا تھا مسز مہدی حسن اوسوقت مکان پر رہتی تھی ایک دن میں نے جعفر حسین کو ایک ہی کمرہ میں مسز
مہدی حسن کے ساتھ دیکھا۔ وقت ۴ بجے کا تھا میں نے پہلے ہی مرتبہ اونکو اوس کمرہ میں دیکھا میں اونکے
ساتھ تھا مجھے اوسی دن اون سے سڑک پر ملاقات ہوئی تھی وہ نشہ میں تھے میری ملاقات اون سے عابد
کے مکان کے قریب ہوئی میں اوسوقت مہدی حسن کے مکان کو جاتا تھا اور اون کے ساتھ ہو لیا میں اونکے
ساتھ زینہ پر کے بڑے کمرہ میں گیا وہ نشہ میں چور تھے۔ مسز مہدی حسن دوسری جانب سے آئیں اور مجھے
زبان انگریزی میں کہا۔ بعد اوسکے اونہوں نے جعفر حسین کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور اونہوں نے اوسکی کمر
میں ہاتھ ڈالا اور وہاں میں زینہ کے کمرہ میں ملے اور چق اوٹھاکر اندر کمرہ کے چلے گئے چق کپڑے سے
ڈھکی ہوئی نہ تھی اور ہر شخص چق کے ذریعہ سے اندر دیکھ سکتا تھا میں نے نہیں دیکھا کہ بعد ازاں
مسز مہدی حسن اور جعفر حسین کے درمیان کیا گذرا۔ میں الگ ہو گیا میں نے باہر جعفر حسین کا انتظار کیا۔
میں نے دس پندرہ منٹ انتظار کیا جعفر حسین باہر میرے پاس واپس آئے۔ میں مہدی حسن کے مکان
سے اون کے مکان تک اون کے ساتھ گیا اوسوقت خفیف بارش ہو رہی تھی اور میں نے چھتری لگائی
اونکا مکان ریلوے اسٹیشن عابد کی دوکان اور ٹروپ بازار کے درمیان واقع ہے میں مکان بتا سکتا ہوں
جعفر حسین ایک معزز عہدہ پر ہوم سکریٹری کے دفتر میں ملازم تھے وہ جوان آدمی ہیں میں نہیں
جانتا کہ وہ اب کہاں ہیں جسوقت یہ ماجرا گذرا سوائے مسز مہدی حسن کے اور کوئی عورت مہدی حسن کے ساتھ
مکان میں نہیں رہتی تھی اس واقعہ کو ڈھائی برس کا زمانہ گذرا ہے جبکہ میں اپنی عرضی لیکر یہاں آیا تھا
بجواب سوالات جرح۔ میں نے عرضی نہیں پیش کی کیونکہ مجھکو موزوں موقع نہ ملا۔ میں مہدی حسن
کے مکان پر ایک مہینے تک متواتر اسی امید سے گیا کہ ... جعفر حسین کی سفارش

اپنی عرضی بسرکار دی مجھے جعفر حسین سے ملاقات بذریعہ عبداللطیف مرحوم کے ہوئی تھی عبداللطیف ہوم سکرٹری کے دفتر کے منیجر تھے اور بعد ازان رائچور مین اسسٹنٹ ہوگئے تھے اونکی جگہ پر جعفر حسین نہین ہوئے مین نے سنا اور نہ جانتا ہون جعفر حسین اب کہان ہین مین بہرام کے پاس ایک دو مہینہ تک اوسکی سفارش حاصل کرنیکو گیا مین مہدی حسین کے مکان پر تین ماہ تک ان دونون صاحبون سے رسم پیدا کرنے کی امید سے گیا۔ مین کبھی مہدی حسین کے پاس نہین گیا مین صرف سلام کرنے جایا کرتا تھا مین نہین جانتا کب جعفر حسین حیدرآباد سے چلے گئے جب تک مین حیدرآباد مین رہا مین اون سے ملتا رہا مین حیدرآباد مین صرف ۲ ماہ تک رہا اوسکے بعد اپنے مکان ضلع میدک کو چلا گیا حیدرآباد ایک سال کے بعد واپس آیا جسکو اٹھارہ ماہ گذرے جب مین واپس آیا مجھے جعفر حسین سے ملاقات نہوئی مین نے مہدی حسین کو واپسی پر دیکھا۔ مین نے اون سے گفتگو نہ کی لیکن مین اونکے مکان پر ایک یا دو مرتبہ گیا۔ ہوم سکرٹری کے دفتر اور مدارالمہام کے محل مین سلام کرنے گیا مین نے پھر بہرام کی سفارش کی کوشش نہ کی کیونکہ میرے مقدمہ کا وہی رنگ ہوگیا تھا میرا مقدمہ خراب ہوگیا تھا اور میری تنخواہ بند کردی گئی تھی اسلئے مین آیا تھا۔ پہلی مرتبہ جب مین آیا میری تنخواہ بند ہوگئی تھی اور تنخواہ کی بحالی کی کوشش کے واسطے آیا تھا مین اس معاملہ مین مہدی حسین سے گفتگو کرنا چاہتا تھا قبل اون سے ملاقات کے مین کچھ اونپر سفارش ڈالنا چاہتا تھا مین نے نہ تو جعفر حسین اور نہ بہرام سے سفارش پائی مین نے کسی کو رشوت نہ دی۔ مین اصل مین سرکار سے ساٹھ روپیہ ماہوار بطور منصب کے پاتا تھا۔ اسمین سے مجھکو دس روپیہ ماہوار اپنی چچی کو دینے کا حکم ہوا تب مین حیدرآباد پہلی مرتبہ آیا میری پہلی و دوسری آمد کے درمیان میرا باقی وظیفہ چالیس روپیہ ماہوار کا سرکار نے ضبط کرلیا۔ مین اپنے منصب کو حاصل نہ کرسکا اور اسلئے میرا دعوی ابھی تک چلا جاتا ہے مین مہدی حسین کے پاس گیا کیونکہ میرے منصب کی ضبطی کا حکم مدارالمہام سے مہدی حسین کے پاس آیا تھا مقدمہ کی مسل اونکے پاس ہے میرے مقدمہ کا حکم نمبری ۳۰۴ مورخہ ساتوین رجب۔ ان ماہ معلوم ۵ ہے یہ اوس سال کا ہے جبکہ سر سالار جنگ ثانی نے استعفا دیا۔ مین نے مشتاق حسین اور مہدی حسین کی معزولی کے بعد کوئی کارروائی اپنے مقدمہ مین نہیں کی مین پھر اپنا دعوے پیش کرونگا اگر مین مدد پاسکا مین ابھی ہوم سکرٹری کے پاس ابتک نہین گیا لیکن مین جانے کا قصد کرتا ہون مین سرور جنگ کے پاس نہین گیا اور نہ جانے کا ارادہ کرتا ہون۔ مین رجب علی کو نہین جانتا۔ گواہ کو رجب علی کی شناخت کرائی گئی مین اون صاحب کو نہین جانتا مین نے اس مقدمہ کبارہ مین اونسے گفتگو نہین کی مین نے ایک ماہ قبل مسٹر ایجلو سے اس مقدمہ کے بارہ مین بیان لکھایا مین اپنی خوشی سے انکے پاس گیا کیونکہ مین نے

سنا تھا کہ وہ مقدمہ کو چلا رہے تھے یہ مشہور ہے وہ مقدمہ کی پیروی کرتے ہین مین نہین جانتا تھا
کہ میری شہادت لازمی کیونکہ مفید مطلب ہوگی مین وجوہ ذیل سے گیا ہون نے لوگون سے متذکرۂ بالا وجہات
کے سبب اون لوگون نے کہا تھا کہ مین بطور گواہ کے طلب کیا جاونگا۔ پس مین نے خیال کیا کہ مین اپنی
خوشی سے قبل اسکے کہ مین طلب کیا جاؤن چلا گیا اون مین مسٹر منرا سے بذات خود واقف نہین
اور نہ سرور جنگ یا اونکے رشتہ دار سے واقف ہون۔ مین ملزم کے متعلقین مین سے کسی سے
واقف نہین ہون جب سے مین نے اونکو محمد حسین کے مکان پر دیکھا مین نے اکثر اشخاص سے
ان واقعات کو بیان کیا ہے مین نے ان واقعات کو کبھی پوشیدہ نہین کیا ہے مین کسی خاص
آدمی کا نام نہین بتلا سکتا جس سے مین نے کہا۔

محمد جنید جی سنہ ۱۸۹۲ء۔ مین نے بیانات مسٹر انجلو کو دو ایک دن پہلے لکھائے تھے عدالت مین اونکو
پہچانتا ہون (مسٹر انجلو کی طرف اشارہ کیا) مین اونکا نام جانتا ہون کیونکہ مجھسے لوگون نے کہا تھا کہ وہ
انگریزی کرنیل نوایل کے بیان جو فوج کا سلہدار ہے محمد جو توپ ڈھالنے کے کارخانے کے نزدیک ہی مقیم ہے
مین ابراہیم بیگ خانسامان نظام سے واقف ہون وہ شخص ہون لے میری ملاقات ساجد بیگ سے
نہین کرائی مین اس عدالت مین بغیر سمن کے آیا ہین پیرزادہ ہون اور لوگ مجکو روپیہ دیتے ہین
لوگ مجھسے ملنے آتے ہین اور روپیہ دیتے ہین حتی کہ یہان جبتک روزینہ دہے مجکو چار
اور دس روپیہ ماہوار دیتے تھے۔ پانچ یا چھ ماہ کا زمانہ گذرا کہ وہ مرگئے مین اور کسی شخص کا نام
نہین بتلا سکتا جو میری پرورش کرتا تھا میرے پیر د مجکو روپیہ بھیجتے ہین محبوب خان ولد
مسعود علی خان ہیبت مجکو روپیہ بھیجتے تھے مین کسی اور شخص کا نام نہین بتلا سکتا جو میری پرورش
کرتا ہو مین لوگون کو عربی پڑھاتا ہون اور قرآن اچھے طور سے جانتا ہون مین حساب نہین جانتا اور
سوالات حل نہین کرسکتا ہون مین بہرام کو محمدی حسن کا حساب تیار کرنے مین مدد دیتا تھا۔ باورچی بہرام
سے روزانہ خرچ پاتا تھا اور جب خود حساب کی تیاری ہوتی تھی وہ بابت حساب کے جھگڑا کرتے تے لیکن مین
حساب کا تصفیہ کردیا کرتا تھا وہ بغیر میرے حساب کو تیار کرسکتے تے لیکن اگر کوئی جھگڑا اونکے آپسمین ہوتا
تھا مین اوسکا تصفیہ اگر موجود ہوا کرتا تھا۔ یہ عام بات ہے کہ اگر دو شخص آپسمین جھگڑا کرتے ہون
تو تصفیہ کو تیسرے شخص کو سپرد کرتے ہین مین تیسرا آدمی تھا مین صاحب لوگون کے حساب کی نسبت
کچھ نہین جانتا مین نے صرف اون چیزون کی نسبت سنا ہے جو کہ صاحب لوگون کی میز کے واسطے ضروری
ہین مجکو صاحب لوگون کے حساب سے خاص واقفیت نہین ہے مین پیشہ ور فقیر نہین ہون اور

اور مین ایک مکان سے دوسرے مکان کو بھیک مانگتا ہوا نہین جاتا ہون۔ مین اعلی افسرونکے پاس مثلاً
مہدی حسن سید حسین سید علی بلگرامی کے مکانات پر بھیک مانگتا ہوا نہین گیا ہون۔ حیدرآباد کے رؤسا
مجکو روپیہ بھیجتے ہین لیکن مین اون کے مکان پر نہین جاتا جب لوگون کے گھر پر سلام کرنے جاتا ہون تو
وہ بغیر مانگے روپیہ دیتے ہین۔ بہرام کی پہلے مین نے کسی خانسامان کو اپنی فرد حساب تیار کرنے مین مدد
نہین دی۔ ایک منشی روشن علی نامے مہدی حسن کے مکان پر تھا وہ حساب نہین رکھتا تھا اور نہ کوئی دوسرا
منشی اس کام پر تھا۔ جعفر حسین بہت بدمست نہ تھا جبکہ مین اونسے عابد علی کی دوکان کے قریب ملا وہ شراب
سے بدمست نہ تھے لیکن ظاہرا پئے ہوے تھے اونکی پوشاک رنگین سرخ تھی اور شراب کی بو آتی تھی وہ سیدہے
چلتے تھے اور کوئی مدد نہین چاہتے تھے اونھون نے مجھے نہین کہا کہ وہ مہدی حسن کے مکان پر جاتے ہین اور
مین نے کہا کہ مین وہان جاتا ہون۔ میرا کوئی خاص کام مہدی حسن کے مکان پر اوس سہ پہر کو نہ تھا۔ مین جعفر حسین
کے ہمراہ ہوا اس غرض سے چاہتا تھا کہ مین سلام کرون اور اپنی مطلب براری کرون مین نے خیال کیا کہ جعفر حسین
سہ پہر کو مہدی حسن کے مکان پر جاتا تھا وہ ہمیشہ وہان جاتا تھا مین نے دیکھا کہ میرا خیال ٹھیک ہے جبکہ اونھون نے نظام
کلب ہوکر مہدی حسن کے مکان کا راستہ لیا مہدی حسن کا دوستون سے ملاقات کرنے کا وہ وقت نہ تھا مین نے مہدی حسن کو
اوس سہ پہر کو نہ دیکھا مین وہان جاتا تھا اور مہدی حسن کے کمرہ مین ایک کرسی پر بیٹھتا تھا مین اوس واقعہ کے پہلے وہان جاکر
بیٹھتا تھا اس ہال مین عموما لوگ مہدی حسن سے ملتے تھے مجکو سوائے جعفر حسین کے مہدی حسن یا کسی اور شخص سے
ملاقات کی کوئی امید اوس سہ پہر کو نہ تھی مین مکان مین گیا کیونکہ مین ہمیشہ مکان مین جایا کرتا تھا میرا کوئی
کام نہ تھا سوائے اسکے کہ مین جعفر حسین کے ہمراہ تھا اونھون نے مجھے اندر جانیکی خواہش کی مین نے مہدی حسن
کے مکان کو آتے وقت جعفر حسین سے گفتگو کی۔ مین نے اوس روز اپنے معاملہ پر گفتگو نہ کی جسکے واسطے مین
گیا تھا مین نے اون سے پہلے گفتگو کی تھی۔ مین جعفر حسین کے ہمراہ مہدی حسن کے مکان پر گیا کیونکہ یہ میری
عادت تھی جب کبھی مین اون سے ملگیا تو مین اون کے مکان کو اون کے ہمراہ ہولیتا تھا۔

س۔ جبکہ تمھارا کوئی خاص کام نہ تھا تو کیون اندر مکان کے گئے۔

ج۔ مین مکان کے اندر اسوجہ سے گیا کہ مین پہلے بھی گیا تھا اور کوئی امر میرے جانے کے مانع نہ تھا۔
یہ ہی صرف ایک موقع تھا جب مین جعفر حسین کے ہمراہ مہدی حسن کے مکان پر گیا تھا۔
لیکدیوس اگارڈ مہدی حسن کے پھاٹک پر رہتا تھا جب مہدی حسن مکان پر ہوتے تھے چپراسی ہمیشہ دروازہ
پر رہتے تھے اور جب وہ باہر ہوتے تو نہین رہتے تھے جب کہ مین مہدی حسن کے مکان پر جعفر حسین کے
ہمراہ گیا کوئی نوکر مکان کے گرد نہ تھا مین مکان مین بغیر اطلاع دیے چلا گیا کیونکہ کوئی شخص نہ تھا کسی نے

مسز مہدی حسین کو باہر نہیں بلایا۔ وہ خود جعفر حسین کو دیکھکر آئیں مسز مہدی حسین نے اونکو اندر جاتے دیکھا
[illegible] جبکہ وہ آئیں میں نے اونپر نظر ڈالی اور میں نے اپنے سر کو نیچا کرلیا۔ [illegible]
[illegible] مہدی حسین کو نہیں جانتا ہون اور نہ سنا ہے ہال کے کسی اور نوکر سے آگاہ ہون میں اوس
کمرہ میں کبھی نہیں [illegible] بار گیا ہون نہیں جانتا کس قدر دروازہ اس کمرہ میں ہیں ہال کے دروازہ پر کی چکین ہین
جبکہ ہم دونون کھڑے تھے لیڈی باہر آئی مین ہال کے رقبہ کا اندازہ نہیں کرسکتا ہون وہ اسی عدالت کے
نصف کے لمبا ہے اور عرض اوسکا اسی قدر ہے میں چاہون ہال کا پتہ دے سکتا ہون اوس زمانہ میں ہال
کے چبوترہ کی جانب کے دروازون پر چکین نہ تھین مہدی حسین کے دفتر کا نیا کمرہ ہال سے چبوترہ جاتے ہوئے
نہیں موجود تھا وہ مکان کے اندر کام کرتے تھے میں اونکے دفتر کے کمرہ مین نہیں گیا ہون جس کمرہ مین
جعفر حسین لیڈی کو لیگیا تھا وہ مکان کو جاتے ہوئے بائین طرف واقع ہے باہر مکان سے وہ کمرہ
دکھلائی نہیں دیتا ہے گو وہان نظر آتا ہے لیڈی مجھے پانچ گز کے فاصلہ پر تھی مسز مہدی حسین ایک دروازہ
سے اس قدر باہر آئی جتنی دور پر میں اس دروازہ سے ہون (عدالت کے دروازہ کو اشارہ کرکے بتلایا
جو سات گز کے فاصلہ پر ہے) وہ باہم ایک دوسرے کو پانچ گز کے فاصلہ سے دیکھکر بغلگیر ہوگئیں اونکو
سامنے دیکھ سکا وہ ہال میں اوس مقام پر آئیں جہان میں تھا اور ایک دوسرے کے گلے [illegible]
اور جبکہ مین وہان تھا۔ مین نے لیڈی کو دیکھا ہے لیکن مجھے ملاقات نہیں ہے۔ وہ مسز مہدی حسین تھی جو
ہال مین آئی تھی مین نے اونکو کئی بار دیکھا ہے مین اونکو عدالت مین شناخت کرسکتا ہون مین نے اونکی
عکسی تصویر نہیں دیکھی ہے مین اونکی عکسی تصویر کو دیکھکر اونکو پہچان سکتا ہون مین نے مسز مہدی حسین
کو سلام کیا ہے لیکن کبھی گفتگو نہیں کی ہے مین نے دریافت نہیں کیا کہ کون لیڈیان اوس روز
اونکے مکان پر تھین مین نہین جانتا ہون کہ سوائے مسز مہدی حسین کے اور کوئی بھی لیڈی مکان مین موجود
تھی مین نے پھاٹک پر پولس گارڈ کے قریب جعفر حسین کا انتظار کیا وہان سے مین اوس کمرہ کو نہیں دیکھ سکتا تھا
جسمین مسز مہدی حسین اور جعفر حسین داخل ہوئے تھے جبکہ وہ باہر آئے مین نے اونسے جو کچھ دیکھا تھا نہیں بیان
کیا اور نہ مہدی حسین سے انکے ماجرہ کو بیان کیا مین نے کسی بڑے آدمی سے نہیں کہا بلکہ مین نے اپنے ہمعصر
ودیہاتیون سے کہا۔ مین نے اون لوگون سے کہا جو اوس رات کو میرے پاس آئے اور بعد ازان اودن
سے بھی مین نے ہر ایک سے کہا جسکو کہ مین جانتا تھا لیکن مین کسیکا نام نہیں بتلا سکتا ہون جعفر حسین
نے مجھسے خواہش نہ کی کہ تم اونکے مکان پر چلو۔ مین اپنی خوشی سے گیا کیونکہ میرا آئندہ اور بھی مطلب تھا مین نے
اوس معاملہ پہلو نسے بعد ازان گفتگو کی۔ مین نے تب بھی اونسے وہ ماجرا بیان نہ کیا۔ مجکو مسز مہدی حسین

اور وہ، سرسالار جنگ کے رشتہ داروں میں سے تھے اور بعد ازاں سرسالار جنگ کی بہن سے شادی کی
داور علی و بیرم جنگ ایک ہی شخص ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سب داور جنگ کے انگلستان سے واپس
آنے کے بعد ہوا۔ میں بھول گیا کہ کون کمرہ داور علی کے قبضہ میں تھا وہ کسی بغل کے کمرہ میں ہوتے ہوں گے
میں کہہ نہیں سکتا آیا وہ مہدی حسن کے قیام کے کل زمانہ میں حاضر باش تھے بڑے آغا بلوا اٹیڈی کیمپ
حاضر باش تھے اور وہ کل ہفتہ کبھی بولارم میں مقیم رہے اور اطراف کے کمروں میں سے ایک میں فروکش
تھے بعض اوقات چھوٹے آغا بولارم کو دن بھر کے واسطے آتے تھے عبدالعلیم الخت بڑے آغا تھے مکان
پہ کل اوقات صرف کرتے تھے مجکو خیال نہیں کہ اور کوئی ہمراہی یا اٹیڈی کیمپ سرسالار جنگ کا دن یا
میں رات کو سویا میں حلفیہ بیان نہیں کر سکتا کہاں عبدالعلیم ہوتے میں اونکو کہانے کے
وقت دیکھتا تھا اٹیڈی کیمپ اور دوستوں کے خاص کمرہ احاطہ میں نہ تھے سرسالار جنگ کے کمرہ
کی پشت پر سرسالار جنگ کے غسل خانہ کی لائن میں تھے ان ہی کمروں میں سے ایک میں سرسالار جنگ
ٹھہرتے تھے میں نے نہیں کہا جس کمرہ میں مہدی حسن مقیم تھے یعنی طفیل علی بیگ کا کمرہ جدا تھا میں نے کہا کہ
وہ پاخانہ کے نزدیک تھا مکان سے جدا تھا۔ بہرم جنگ زندہ ہیں اور حیدرآباد میں رہتے ہیں اس
پروگرام سے معلوم ہوگا کہ کب منیر الملک بولارم کو گئے یعنی ۱۸۸۴ء (کاغذ ثبوت نمبری ای ای م) میں اس سے
نہیں بتلا سکتا کہ کب سرسالار جنگ بولارم گئے لیکن جب منیر الملک حیدرآباد سے گئے تھے وہ
بولارم کو گئے تھے منیر الملک سوز یہاں تھے اور سرسالار جنگ ثانی وزیر اعظم تھے مہدی حسن اوسوقت تعلقدار تھے
لیکن نہیں معلوم کہ کس ضلع کے مجکو معلوم نہیں کس مکان پر گہات میں وہ رہتے تھے اور یاد نہیں
کہ آیا میں نے اونکو قبل اوس ملاقات کے دیکھا تھا میں نے مسز مہدی حسن کو اوس سے پہلے نہیں دیکھا
لیکن بعد ازاں اونکو کئی بار دیکھا آخری مرتبہ میں نے اونکو ایجنسی ہال میں بولارم میں ڈنسی
میں مسٹر کار ڈ ... کے زمانہ میں دیکھا میں اونکو پہچان لوں اگر میں اونکو مجمع میں دیکھوں اور میں
خیال کرتا ہوں کہ میں اونکا فوٹوگراف پہچان لوں گا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ جوان میانہ قد اور
بہت بہاری ہیں (بعد ازاں گواہ نے کہا کہ میں اونکا قد ٹھیک نہیں کہہ سکتا) وہ خوبصورت نہیں اور بال
اونکے بہورے مثل یورپین لوگوں کے تھے میں نے اونکو ٹوپی اوتارے ہوئے دیکھا ہے اونکے
بال نہ تو سرخ اور نہ کالے تھے مثل یورپین کے بال تھے مجکو یاد ہے کہ بعد ازاں مہدی حسن ہوم سکرٹری
ہوئے اور اسوجہ سے سرسالار جنگ کی ریاست کے نگران تھے اونہوں نے میری تنخواہ نہ تو بند کی اور
نہ کم کی رشید ہی احمد (بعد ازاں گواہ نے عمر کا نام لیا) میرے دشمن نے میری تنخواہ بند کرا دی تہی

میں نہیں [illegible] میری تنخواہ بند کی۔ کمیٹی بسند ریاست سر سالار جنگ نے یہ
[illegible] نہیں جانتا کہ جو کچھ کمیٹی نے کیا امجد حسین نے منظور کیا میں نے حضور نظام سے اپنی
اپیل نہیں کی اور نہ میں سر سالار جنگ کے نوکروں کے ہمراہ حضور نظام سے استدعا کرنے کو گیا حضور
نظام نے کل ملازمین کی تنخواہ دلانے کا حکم دیا گزشتہ محرم میں ہوا میں نے اپنی تنخواہ شوال اور دن
کے پانچ ماہ کی میری تنخواہ بعد ازاں بند کر دی گئی میں نے صرف ۳ ماہ کی تنخواہ گزشتہ محرم سے پائی ہے
شیدی احمد نے میری تنخواہ دوبارہ بند کرائی اور کمیٹی نے منظور کیا میں نہیں جانتا کہ امجد حسین نے
منظور کی میں نے حضور نظام اور معتمد ہوم سکرٹری کو درخواست دی اس کے بعد ازاں حکم دو تین مہینہ
بعد پاس ہوئے لیکن سر سالار جنگ کے آدمیوں نے تنخواہ دینے سے انکار کیا میں نے ایک حکم ہوم
سکرٹری کے دفتر سے پایا کہ میں جاؤں اور اپنی تنخواہ وصول کروں مگر باوجود تاریخ پاس شدہ حکم کی مجکو
یاد نہیں میں ریاست کے دفتر کو حکم لگیا اور میری تنخواہ اس حکم مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۰ ہجری
اسکا غذ ثبوت نمبر ۱ ہے (بل) بھیجی نہیں گئی میرے اور کمیٹی کے درمیان بابت ایک مکان کے جھگڑا
ہے میں کہتا ہوں کہ سر سالار جنگ نے مکان مجکو دیا کمیٹی کہتی ہی نہیں دیا اور وہ مکان سر سالار جنگ کے محل
کے بالکل نزدیک ہے اور وہ میرے قبضہ میں ہے میں نے ہوم سکرٹری کو بابت اس مکان کے عرضی
دی لیکن انہوں نے کچھ نہ کیا بعد ازاں یہ کاغذات معہ دیگر کورٹ آف وارڈس کے کاغذات کے کمیٹی
کو بھیج دیے گئے میں نے سرور جنگ سے اپیل نہیں کی ہے لیکن میں نے ہوم سکرٹری کے دفتر میں اپیل
کی ہے درخواستیں سرور جنگ کے روبرو ہیں میں نہیں جانتا ہے کوئی حکم اوپر پاس کیا گیا کیونکہ
میں نے دریافت نہیں کیا۔

میں اور شیدی احمد بعد ازاں عنبر کا نام بتلایا فی الحال دوست نہیں ہیں شیدی احمد
(عنبر) سر سالار جنگ کے زمانہ میں خانساموں میں افسر تھا جیسا کہ وہ سر سالار جنگ اول کے زمانہ
میں افسر خانساماں تھا سر سالار جنگ کی وفات کے بعد مجھ پر الزام چوری گھڑی اور جواہرات
کا نہیں لگایا گیا تھا مجکو معلوم نہیں کہ ہزار ہا روپیہ کی قیمتی پوشاک چوری ہو جانے پر کوئی
تحقیقات کی گئی میرے مکان میں تلاشی نہیں لی گئی تھی شیدی احمد (عنبر) بلاناغہ جبکہ
سر سالار جنگ کے مکان پر محمد حسین مقیم تھے صبح کو جایا کرتا تھا اور شام کو چلا جایا کرتا تھا۔ مجکو
یاد نہیں کہ شیدی احمد (عنبر) نے کوئی شب سر سالار جنگ کے مکان میں ایام ملاقات محمد حسین
میں گذاری جب وہ مکان میں سوتا تھا تو وہ باورچی خانہ کے پاس کے کمرہ میں سوتا تھا

بستر تھا ایک بہت بڑا پلنگ سر سالار جنگ کا تھا مجھکو یقینی واقفیت تھی کہ وہ سر سالار جنگ کے کمرہ میں سوتی
مسز میجین کا خیمہ میدان میں تھا مجھکو معلوم ہے کہ سر سالار جنگ اوس رات کو کئی ایک مرتبہ اوٹھے جبکہ مسز میجین
اونکے کمرہ میں سوئی تھی ۔ رات کو اوٹھنے کی عادت نہیں تھی ۔ مسز میجین کا خیمہ سرکاری زمین پر
سر سالار جنگ کے احاطے کے باہر احمد یار جنگ کے مکان کے مقابل نصب کیا گیا تھا احمد یار جنگ ایک عرب
جمعدار ہیں مسز میجین نے ایک ہفتہ تک بولارم میں قیام کیا اون دنوں میں اکثر مسٹر و مسز میجین سر سالار جنگ
کے ساتھ راتیں گذرانی تھیں ۔ مسز میجین خیمہ میں ہوتے تھے ۔ میں نے بچشم خود مسز میجین کو سر سالار جنگ کے
ساتھ ایک ہی بستر پر دیکھا ہے خیال نہیں کہ میں نے ایک دوسرے کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا میں نے اونکو ایک
دوسرے کی کمر میں ہاتھ ڈالے دیکھا ہے میں نے مسز میجین کو بعد ازاں سر سالار جنگ کے مکان پر معون
میں دیکھا ہے وہ وہی عورت ہے جو مسز میجین کے ساتھ رہتی ہے ۔

جوابات سوالات جرح ۔ میں سر سالار جنگ کی ملازمت میں ابتک ہوں میں [illegible] روپیہ ماہوار پاتا ہوں
میں وہی تنخواہ جو سر سالار جنگ کے زمانہ میں ملتی تھی پاتا ہوں لیکن اب کوئی کام سپرد نہیں ہے ۔ میں
سر سالار جنگ کے مدار المہام ہونے کے بعد و قبل اونکی ملازمت میں نوکر رہا ۔

میں سر سالار جنگ ثانی کا خانساماں تھا نہ کہ سیدی احمد کے بیانات کے سنائے جانے پر گواہ نے کہا کہ
نمبر کا نام ہونا چاہئے ۔ کی ماتحتی میں میری خدمات یہ تھیں کہ میں سر سالار جنگ کے ساتھ رہوں اونکی
نقدی ۔ انگوٹھی اور دیگر قیمتی چیزوں کو رکھوں اور جو کچھ حکم کریں اوسکی میں تعمیل کروں سر سالار جنگ کا
کوئی دوسرا خانساماں نہ تھا کوئی دوسرا نوکر میری ماتحتی میں نہ تھا میں نوکروں کو حکم دیا کرتا تھا میں
اور نصیر الدین ہی ایسے ملازم تھے جو سر سالار جنگ کے ساتھ ایک کمرہ میں رہتے تھے اور دیگر ملازم باہر
ٹھہرا کرتے تھے اور بلا طلبی اندر نہیں آتے تھے نصیر الدین سر سالار جنگ کو کپڑے پہنانے پر نوکر تھا اور
اب مرگیا ہے اون نوکروں سے جو باہر انتظار کرتے تھے ایک لڑکا ولی احمد نامی ہے جو اب حیدرآباد
میں رہتا ہے ۔ محمد اسمعیل محمد حیات محمد صاحب ۔ شیخ کریم ۔ میر صاحب قاسم صاحب اور کریم صاحب
اور اشخاص جنکے نام میں بھول گیا ہوں ملازم تھے جو باہر انتظار کرتے تھے میں نے سنا ہے کہ کریم صاحب
نے انتقال کیا لیکن اور اشخاص زندہ ہیں اور حیدرآباد میں ہیں چند ہی لوگ صرف سر سالار جنگ کے
ساتھ بولارم کو جاتے تھے مجھکو اون اشخاص کے نام یاد نہیں ہیں جو اونکے ساتھ جاتے تھے مسز میجین کی ملاقات
کو آنے کے موقع پر نصیر الدین بولارم آیا تھا لیکن میں بھول گیا کہ اور کون نوکر آتے تھے وہ بار بار
حیدرآباد سے بولارم کو آتے تھے اور واپس جاتے تھے نصیر الدین ہی تنہا ملازم تھا جو مسز میجین کے

قیام کی پہلی شب کو موجود تھا سوائے مہدی حسن کے اور کوئی دوست یا مہمان سر سالار جنگ سے ملنے کو [illegible] نہیں آیا۔ سر سالار جنگ مدار المہام اوس زمانہ میں تھے بڑے آغا و چھوٹے آغا سر سالار جنگ کے ایڈی ڈی کیمپ حاضر باش تھے مجھکو یاد نہیں ہے آیا چھوٹے آغا اوس ہفتہ میں بولارم آگئے وہ وہاں اوس وقت سوئے نہیں تھے سر سالار جنگ کے بیکار ایڈی ڈی کیمپ مثلاً جہانگیر علی مصطفی علی سید صاحب اور دیگر لوگ آتے اور جاتے تھے جنکے نام میں بھول گیا ہوں۔ جہانگیر علی زندہ ہیں اور اب حیدرآباد میں موجود ہیں اور اسی طرح مصطفی علی اور سید صاحب بھی ہیں سید صاحب و جہانگیر علی اوس وقت سر سالار جنگ کی ہمراہی میں تھے اور اونکے ساتھ ایک ہفتہ بولارم میں رہے سید صاحب و جہانگیر علی اوس وقت حیدرآباد میں نہیں تھے مہدی حسن نے پہلی رات ایک علیحدہ کمرہ میں جو احاطہ میں تھا اور جسمیں عموماً طفیل علی بیگ رہتے تھے تنہا گذرانی مصطفی علی کا کوئی مقررہ سونے کا کمرہ نہ تھا وہ مختلف کمرہ میں سوتے تھے اور اپنے کپڑے ایک کمرہ میں رکھتے تھے۔ میں بھول گیا کہ کہاں وہ مہدی حسن کی آخر شب کو سوتے۔ اونھوں نے جماعت کے ساتھ کھانا اوس رات کو کھایا۔ میں کوشش کروں گا کہ سر سالار جنگ کے بولارم محل کا نقشہ کھینچوں۔

۱۵۔ جنوری۔ میں مکان کا نقشہ کھینچ نہ سکا۔ سر سالار جنگ کے زمانہ میں مکان میں ایک ہی سونے کا کمرہ انکے واسطے تھا۔ چار یا پانچ سونے کے کمرہ مہمانوں کے لئے تھے وہ خالی کمرہ سر سالار جنگ کے سونے کے کمرہ کے داہنی طرف اور دو بائیں طرف تھے جو بطور سونے کے کمرہ سر سالار جنگ کے ہمراہیوں اور مہمانوں کے واسطے استعمال کئے جاتے تھے سر سالار جنگ کے سونے کے کمرہ کے نہ تو آگے اور نہ پیچھے کوئی ایسے کمرہ تھے جسمیں لوگ رہتے تھے انکے سونے کے کمرہ کی پشت پر کمرہ تھے جنمیں یا تو چیزیں رکھی جاتی تھیں یا پانی گرم کیا جاتا تھا اور ایک کمرہ سر سالار جنگ کے کمرہ کے آگے تھا جسمیں سر سالار جنگ موسم گرما میں سوتے تھے یا بیٹھتے تھے۔ ملازمین کے واسطے کوئی خاص کمرہ سونے کے واسطے نہ تھا وہ کل مکان بھر میں سویا کرتے تھے بیانشا سکہ سر سالار جنگ کے سونے کے کمرہ کے آگے کے کمرہ میں بھی سویا کرتے تھے میرا ایک خاص کمرہ تھا۔ ایک چھوٹے کمروں میں سے تھا جو کہ سر سالار جنگ کے سونے کے کمرہ کی بغل میں تھا بعض اوقات ایک جانب کے کمرہ میں ٹھہرتا تھا اور بعض دفعہ دوسری جانب کے کمرہ میں جو مہمانوں کے واسطے تھا جسکا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ان کمروں کا سر سالار جنگ کے سونے کے کمرہ و دیگر کمروں سے تعلق بذریعہ دروازوں کے تھا سر سالار جنگ سونے کے کمرہ میں پوشاک بدلا کرتے تھے میں نے مصطفی علی کی نسبت دو جگہہ غلطی کی۔ مہدی حسن کے قیام کے ایام میں مصطفی علی بولارم میں نہ تھے حیدرآباد سے باہر تھے داور علی سر سالار جنگ کے ساتھ حاضر باش تھے۔

جعفر حسین اور مہدی حسن سے کوئی دشمنی نہیں ہے بغیر کسی ارادہ کے کہ مین نقصان مہدی حسن کو پہونچاؤن مین نے لوگون سے جو دیکھا تھا بیان کیا کیونکہ عجیب بات تھی اور مین اس عدالت مین دو تین بار اس مقدمہ کی پیشی کے وقت آیا ہون میرا کوئی خاص مطلب نہین ہے مین آج پہلے روز بعد ملاقات مسٹر انجلو کے آیا ہون۔

بجواب سوالات عدالت مین نے جعفر حسین سے یہ نہین بیان کیا کہ مین نے مسز مہدی حسن کو گلے لگاتے دیکھا کیونکہ وہ آیندہ مجھے ساتھ نہ لیجاتے سوائے میرے بہت سے لوگ سال مین جاتے اور بیٹھتے تھے کوئی ملازم اطلاع نہ دیتا تھا اگر مہدی حسن باہر آتے تو ہم لوگ سلام کرتے ورنہ چلے جاتے تھے۔

کپتان طفیل علی بیگ ولد مرزا عباس علی بیگ عمر ۳۲ برس پیشہ اڈیکانگ حضور نظام ساکن حیدرآباد نے بقرار صالح ۲۴ جنوری ۱۸۹۳ء کو روبرو ملزم کے بیان کیا۔

گذشتہ سال مین مین مدارالمہام کی ہمراہی مین شکار کو گیا۔ قبل مدارالمہام کی ہمراہی مین جانے کے مین حضور نظام کے ساتھ ہنام کنڈہ کو گیا۔ مہدی حسن بھی مدارالمہام کے ساتھ تھے اور مسٹر اسٹیونسن بھی ہم حیدرآباد سے اوسی روز روانہ ہوئے جس روز پمفلٹ تقسیم ہوا تھا مجکو یاد ہے مہدی حسن نے دو ایک بار کہا کہ پمفلٹ بوجہ کد کے چھاپا گیا ہے مین کاغذ ثبوت ۲۵ دیکھتا ہون وہ میرے نام لکھا گیا ہے۔ مسٹر انجلو نے مجھ سے خواہش کی کہ مین اوس خط کو تلاش کرون جو مہدی حسن نے مجکو دربارہ پمفلٹ لکھا تھا اور جو اس لفافہ مین بھیجا گیا تھا مین نے خط تلاش کیا مگر نہ پایا اونھون نے اوسمین لکھا تھا کہ اونکو دشمنون نے اونپر پہلے مسٹر ہاول کے زمانہ مین (جیسا کہ مین خیال کرتا ہون) حملہ کیا تھا۔ مہدی حسن نے مجھسے خواہش کی تھی کہ مین اس واقعہ کو حضور نظام کے گوش گذار کرون۔ مین نے حضور نظام سے نہین کہا کیونکہ وہ ایک بیچ کا خط تھا مین نہین جانتا کہ کس پہلے حملہ سے مہدی حسن کا مطلب تھا مہدی حسن میری ملاقات کے بعد لکھنے کاغذ ثبوت نمبری ۲۶-۱ سنہ کے آئے اونھون نے مجھسے پوچھا کہ آیا مین نے اونکا دوسرا خط حضور نظام کو دکھلایا۔ مین نے کہا کہ نہین دکھلایا اونھون نے پہلے حملہ کا ذکر نہ کیا۔

جوابات سوال جرح۔ مین ٹھیک نہین کہہ سکتا کہ آیا مہدی حسن نے کہا کہ پہلا حملہ جو اونپر کیا گیا تھا مسٹر ہاول یا سرڈی فریڈرک کے زمانہ مین ہوا تھا ان دونون مین کسی کے زمانہ مین ہوا ہوگا مین نہین کہہ سکتا کہ کس حملہ کا مہدی حسن نے اشارہ کیا تھا۔ کاغذ ثبوت نمبری ۲۶ اسی مین تاریخ نہیں ہے کاغذ ثبوت نمبری ۲۵ مین مہدی حسن کی تحریر بمقام تاریخ ۴ شوال سنہ نہین درج ہے۔ کاغذات ثبوت نمبری ۲۵ و ۲۶-۱ سے پیشکاران مقدمہ کو مخاطب بستغیث الیہ مین نے کسی کو نہین دیا اور جب سے مین نے پایا

اوس نے اون سے پہلے سواے آج کے نہین دیکھا بعد ازان مین نے سنا کہ خطوط عدالت مین پیش کیے اور مجکو تعجب معلوم ہوا کہ وہ میرے بغیر دستخط دیے کے اوٹھائے گئے مین حلف اوٹھانے کو تیار ہون۔ مین نے خط جو لفافہ (کاغذ ثبوت نمبری ۲۵) مین ملفوف تھا کسی شخص کو نہین دیا مین نہین جانتا کہ کیونکر یہ خطوط میری میز سے اوٹھائے گئے مولوی عبدالعلیم نے مجھسے وہ خط مانگا جسمین مہدی حسن نے دوسرے حملہ کا ذکر کیا تھا مین نے کہا کہ مین دونگا اگر وہ اون کے مفید مطلب ہوا عبدالعلیم پہلے گورنمنٹ کی ملازمت مین تھے وہ ماتحت شجاعت جنگ ڈپٹی انعام ایڈی کانگ سرسالار جنگ کے تھے اور بعد ازان وہ معتمد متفرقات کے دفتر مین کام کرتے تھے وہ چار یا پانچ برس سے بیکار ہین وہ اکثر میری ملاقات کرنے آتے ہین وہ دو مہینے سے میرے پاس نہین آئے جب مین نے عبدالعلیم سے خط دینے کا وعدہ کیا تھا مین نے خط تلاش کیا لیکن مین نے نہ تو خط پایا اور نہ لفافہ اونھون نے پہلے مجھسے کہا تھا کہ وہ خط چاہتے ہین اور مین نے کہا کہ مین دونگا اور بعد وہ چلے گئے پانچ یا چھ روز کے بعد وہ پھر آئے اور مانگا تب مین نے تلاش کیا اور معلوم کیا کہ ملتا نہین ہے عبدالعلیم نے مجھسے کہا کہ وہ عدالت مین پیش کرنے کو چاہتے ہین اونھون نے نہین کہا کہ کون شخص چاہتا ہے۔

جوابات سوالات مکرر۔ مسٹر انجلو نے مجکو لکھا اور خط کی خواہش کی مین نے جواب دیا کہ مین نے بہت تلاش کیا لیکن مین نے نہین پایا مسٹر انجلو نے لکھا کہ اگر مین خطوط کو پیش کر دون تو وہ مجکو بطور گواہ کے طلب نہین کرینگے آج بھی مسٹر انجلو نے مجھسے پوچھا کہ کیا مین نے خطوط پائے مجکو یاد نہین کہ مین نے مسٹر انجلو کو لکھا کہ پہلا حملہ مہدی حسن پر مسٹر بادل کے وقت مین ہوا۔ خط جو مجکو دکھلایا گیا ہے میرا دستخطی ہے جب کہ مین نے یہ خط لکھا تھا مجکو کوئی شک نہ تھا کہ مہدی حسن نے کہا تھا کہ پہلا حملہ اونپر مسٹر بادل کے زمانہ مین ہوا۔

عبدالکریم ولد شیخ محی الدین عمر ۲۶ برس ملازم ریاست سرسالار جنگ ساکن شہر بقرار صالح ۱۶ جنوری سنہ ۹۳ء کو ملازم سرکار روبرو بیان کیا۔

مین سرسالار جنگ ثانی کا خانساماں اور اون کا خانہ زاد ملازم تھا منیرالملک کا بلایا جانا مجکو یاد ہے جب وہ گئے تھے سرسالار جنگ ثانی بولارم گئے تھے مجکو یاد نہین ہے کہ کون سال تھا سرسالار جنگ ثانی کے مرنے کے قبل آیا لارڈ ڈفرن کے یہان آنے کے پہلے یا بعد یا کرنل مارشل کے آنے کے پہلے یا بعد۔ مہدی حسن مع مسز مہدی حسن کے بولارم کو سرسالار جنگ ثانی کی آمد پر گئے مسٹر و مسز مہدی حسن لیکر سرسالار جنگ کے ساتھ اوس رات کو کھانا کھایا۔ مسز مہدی حسن اوس رات کو سرسالار جنگ کے کمرہ مین سوئی اوس کمرہ مین صرف ایک ہی

مین نے ذاتی طور سے اوس ہفتہ کے واقعہ اور مسز محمد یحیی کے چال چلن کی نسبت کچھ ذکر کیا
مین نے عدالت مین بیان کرنے کے پہلے کسی شخص سے نہین کہا جہان تک میرا علم ہے مین ہی صرف
مسز محمد یحیی کے چال چلن کا شاہد ہون بجز آغا نصیر الدین (دونون نے وفات پائی) اور
بہرام جنگ ضرور اسکو جانتے ہون گے کیونکہ وہ مکان مین موجود تھے مین نہین جانتا کہ اور کوئی شخص
اسکو جانتا ہے تین مہینے کے بعد مسٹر ایجلو سے کہنے کے سوا مین نے کسی سے ذکر نہین کیا۔ قبل اسکے کہ استعلام ریاست
سالار جنگ محمد یحیی کے ہاتھ سے نقل کیا مجکو معلوم نہین کہ کس شخص نے میرا نام مسٹر ایجلو سے بتلایا ایک ہندو
جسکا نام اور پیشہ مین نہین جانتا ہون میرے پاس آیا اور کہا کہ مسٹر ایجلو مجھ سے ملنا چاہتے ہین ایک
منشی نے میرے بیانات قلمبند کیے اور سوائے ہمارے دو کے تیسرا شخص تھا مین رجب علی کو نہین جانتا
مین شاید اونکی صورت سے واقف ہون گو مین نام نہین جانتا مجھ سے ایک بڈھا لمبا قد سفید ریش
کا پنجابی جو اپنے تئین پادری کہتا ہے ملنے نہین آیا اور نہ مین اون سے ملنے گیا مجھ سے رحیم بخش شہر کے
ایک عطار سے ذاتی واقفیت ہے مین نے حال مین اونکو دیکھا ہے لیکن قبل مسٹر ایجلو سے ملنے کے کوئی
گفتگو اون سے نہ کی اونہون نے مجھ سے نہین کہا کہ سرور جنگ مجھ سے خواہش کرتے ہین کہ مین مسٹر ایجلو
کے پاس اس مقدمہ کے بارہ مین جاؤن مین یہان بغیر سمن کے آیا۔

جس ہفتہ مین محمد یحیی بولارم مین تھے اونکی لیڈیان سر سالار جنگ کے پاس نہین آئین اور کوئی یورپین
مکان مین ٹھہرنے کو نہ آیا مین حلفیہ بیان کرتا ہون کہ جو عورت سر سالار جنگ کے ساتھ سوئی تھی مسز
محمد یحیی تھی مین اوسوقت نہ جانتا تھا لیکن مجکو بعد ازان ایسا معلوم ہوا جبکہ وہ سر سالار جنگ کی
عورتون مین آئی تھین مین موجود تھا جبکہ محمد یحیی سر سالار جنگ کے مکان مین آئی تھین۔
سر سالار جنگ دفتر کے کمرہ مین تھے وہ اپنی گاڑی مین آئی تھین سر سالار جنگ باہر اونکا استقبال
کرنے نہین گئے لیکن محمد یحیی نے اپنا کارڈ بھیجا اور سر سالار جنگ نے کمرہ مین ٹھہلانے کا حکم دیا مین
دفتر مین حاضر تھا سر سالار جنگ لکھ رہے تھے۔ اوسوقت مین نے اونکا کمرہ نہین دکھلایا وہ
ٹھہرے اور بات چیت کرنے لگے مجکو خیال نہین کہ کوئی کمرہ اون کے واسطے تیار کیا گیا تھا یا اونکو کوئی
کمرہ دکھلایا گیا تھا لیکن محمد یحیی اوس شب کو ایک کمرہ مین سوئے تھے اور وہ پہلی شب کو
ضرور دکھلایا گیا ہوگا مسز محمد یحیی اوس کمرہ مین پوشاک پہنتی تھین جہین محمد یحیی اوس شبکو
سوئے محمد یحیی نے ہاتھ سینہ دھویا ہوگا مجکو خیال نہین کہ آیا اونہون نے پوشاک بدلی اونہون نے
سر سالار جنگ کے کمرہ مین پوشاک نہین بدلی۔ محمد یحیی کے کمرہ سے سر سالار جنگ کے سونے کے کمرہ

مجکو کوئی رستہ نہ تہا مین جانتا ہون کہ جب سر سالار جنگ بار بار اوٹھتے تھے وہ غسل خانہ کو جاتے تھے مین
نے نہین دیکہا کہ وہ کیا کرتے تھے مین نے غسل خانہ مین تین یا چار مرتبہ پانی رکہا اور باہر انتظار کیا۔ مین نے
پانی کی آواز باہر سے سُنی بعد ازان جب مین نے اوس عورت کو دھوتون مین دیکہا جو سر سالار جنگ کے ساتھ
سوئی تھی دریافت کیا کہ وہ کون ہے معلوم ہوا کہ وہ مسز مہدی حسن ہین مین کہہ نہین سکتا کہ کس مین نے
پوچہا مین نے کسی دوسری یورپین عورت کو سر سالار جنگ کے ساتھ سوائے اسٹیلی کمپنی کی عورات کے
سوتے ہوے نہین دیکہا مین نے سر سالار جنگ کو اوس کمپنی کے ممبران کے ساتھ سوتے ہوئے دیکہا ہے
اسلئے لوگون کو اس سے واقفیت ہوگی جب وہ اسٹیلی کمپنی کی لڑکیون کے ساتھ سوتے اونہون نے
اونکو اپنے کمرہ مین بہیجدیا اور وہ خود دشت کے راستہ سے کمرہ مین گئے اونہون نے مجکو حکم دیا کہ مین
کسی کو کمرہ کے اندر نہ آنے دون پس مین باہر کہڑا رہا اور دروازہ بند کردیا مین نے نہین دیکہا کہ کمرہ کے اندر
کیا گذرا مین نے سر سالار جنگ کو کبہی دوسری یورپین عورت کے ساتھ سوتے ہوئے نہین دیکہا۔
یاد نہین کہ سر سالار جنگ مسز مہدی حسن سے اونکی آمد کی دوسری یا تیسری یا چوتہی یا پانچوین چھٹی یا ساتوین
شب کو ہم بستر ہوے مین نے اونکو دن مین ساتھ سوتے دیکہا لیکن یاد نہین کہ کونسا دن تہا وقت وہ
کہانے کے بعد تہا۔ معلوم نہین کہ آیا اور کسی نے اونکو سوتے دیکہا مین نے بچشم خود دیکہا اور وہ موقع کو
مین بتلا سکتا ہون شاید مین نے مسٹر ایجلو سے اونکے ساتھ سونے کی بابت کہا ہو وہ دروازہ بند
کرکے سوئے مین اپنے کمرہ مین تہا اور پہرہ پر باہر نہ تہا مین نے سر سالار جنگ کے واسطے پانی اوس موقع
پر مہیا نہ کیا پہلی رات وہ دروازہ بند کرکے سوئے موسم سرما یا بارش کا تہا سنگہے استعمال نہین کئے جاتی
تہے بعد شب کے کہانے کے مسٹر و مسز مہدی حسن سر سالار جنگ سے گیارہ بجے تک برآمدہ مین بیٹہکر باتین
کرتے رہے تب مہدی حسن اوٹھے اور چلے گئے دوسرے تیسرے روز باتین وغیرہ کرتے رہے تب وہ
اوٹھتی تہی اور براہ راست سالار جنگ کے سونے کے کمرہ کو گئے جہان سے اونہون نے دروازون کے بند
کرنے کا مجکو حکم دیا مین کمرہ مین گیا اور اونکو بستر کے پاس کہڑے ہوئے دیکہا تب مین نے ۳ دروازون
کو بند کیا جن سے دوسرے کمرون کو راستہ تہا اور چہوٹے دروازے سے مین اپنے کمرہ کو گیا جسکو پیچہے
سے بند کرلیا سر سالار جنگ کے سونے کا کمرہ کہلا تہا رات مین سالار جنگ نے مجکو پانی لانے کے
واسطے پکارا مین سونے کے کمرہ سے ہوکر غسل خانہ مین پانی رکہنے گیا تب مین نے سالار جنگ کو اوٹھکر
غسل خانہ کو جاتے ہوئے دیکہا اور مسز مہدی حسن کو پلنگ پر لیٹے ہوئے دیکہا نہ تو سالار جنگ اور نہ مسز
مہدی حسن نے میرے آنے پر کچھ خیال کیا کیونکہ وہ مجکو جانتے تھے۔ کہہ نہین سکتا

کہ اگر مسز مہدی حسن کو میرا خیال تہا وہ بستر پر اپنی منھہ تک چادر پیٹ لیتی تہین۔ مین کہہ نہین سکتا
کہ اونہون نے مونہہ ڈہک لیا تہا مین نے اوس طرف نہین دیکہا۔ مین نے جب اون کو پارٹیون دیکہا سلام
نہین کیا اور اطلاع نہین دی دوپہر کی صحبت کے وقت مجہے آغا ایڈیکمپ تہے بعد کہانے کے وہ اپنے خیمہ کو
واپس گئے مجکو معلوم نہین کہ بہرام جنگ کہان تہے وہ مکان مین نہین رہتے تہے خیال نہین کہ اور کوئی بہی مکان
مین تہا سالار جنگ کا کوئی انگریز خانسامان نہ تہا حسینی خانسامان اوسی ہفتہ مین خدمتگار تہا عرصہ ہوا
کہ وہ مرگیا مجکو اوس وقت کے اور خدمتگارون کے نام یاد نہین ہین یاد نہین کہ اوس زمانہ مین کوئی انگریز یا
ہندوستانی کہانا تناول کرنے یا چاء پانی کرنے سالار جنگ کے یہان آیا مین سالار جنگ سے محبت کرتا
ہون اور ابہی تک وفادار ہون مجکو کوئی دشمنی مسٹر و مسز مہدی حسن سے نہین ہے مجکو معلوم ہے کہ جو کچہہ
مین نے بیان کیا ہے سالار جنگ کی عزت پر اوس سے دہبہ لگیگا لیکن چونکہ مین حلف پر ہون اسلئے سچ بولنا مجپر
فرض ہے مین نے حلف پر کبہی جہوٹ نہین بولا اور مجکو کوئی تعلیم نہین دی گئی ہے مین سچ کی قدر
جانتا ہون حلف پر ہوکر جہوٹ بولنا خدا کے آگے بڑا گناہ ہے مین بوجہ حلف پر ہونے کے ان بیانات پر
مجبور ہوا مین بغیر سمن کے آیا کیونکہ صاحب نے کہا کہ مجکو آنا ہوگا اور یہہ بہی کہا اگر نہ آؤ تو وہ سمن سے
مجکو طلب کرینگے مین بمبئی فلٹ کی نسبت اس مقدمہ کے متعلق کچہہ نہین جانتا مین جانتا ہون کہ مقدمہ
مہدی حسن اور مسٹر لیکے درمیان ہے لیکن نہین جانتا کہ کون مستغیث ہے سنا ہے کچہہ مسز مہدی حسن کے خلاف
لکہا گیا ہے اس عدالت مین آنے سے مجہے معلوم ہوا کہ مسٹر انجلو ملزم کی طرف سے ہین جب مین نے
پہلے بیان مسٹر انجلو کو لکہایا تہا مین نہین جانتا تہا کہ وہ کسکی طرف سے ہین سر سالار جنگ ثانی کی
شادی نہوئی تہی جب مہدی حسن لوبلارم کو آئے تہے وہان زمانہ نہ تہا میری کسی نے سفارش سر سالار جنگ
کی خانسامان گیری کے واسطے نہ کی مین حضور نظام کی ملازمت مین تہا اور پیچہے افسر جنگ بہادر نے
مجکو سر سالار جنگ کی خدمت مین بہیجا جو میری قدر کرتے تہے مین سولہہ یا سترہ برس کا تہا
حضور نظام کی ملازمت ہونے کی وجہ سے مین افسر جنگ کی ماتحتی مین تہا میری تنخواہ [illegible]
روپیہ ماہوار تہی افسر جنگ نے مجکو نظام کی ملازمت سے موقوف نہ کیا مین سالار جنگ کی ملازمت
مین بہرتی ہوا میری تنخواہ [illegible] ماہوار تہی اور چند ماہ کے بعد میری تنخواہ [illegible] ماہوار کردیگئی
مین کہہ نہین سکتا کہ مئی کے مہینے کے بعد میری تنخواہ بڑہا دی گئی مگر ایک سال کے اندر میری تنخواہ
بوجہ میری محنت۔ ایمانداری اور غربت کے بڑہا دی گئی سوائے خانسامان شیدی احمد
(بعد ازان عنبر لکہایا) کے سر سالار جنگ کے کسی نوکر کی تنخواہ اس قدر نہ تہی مین نے سوائے

نظام اور سر سالار جنگ کی ملازمت کے اور کسی کی نوکری نہیں کی میں کسی شہر کے سوداگر کی ملازمت مین نہ تھا ۔ بولارم مین مہدی حسن کے قیام مین نہین معلوم کون باورچی تھا چار یا پانچ باورچی تھے ۔ مہدی حسن اپنی ملاقات کی پہلی شب کو سر سالار جنگ کے بنگلہ مین سوئے بعد ازان وہ ایام ملاقات مین خیمہ مین رہے مین نے سر صاحب سے اس مقدمہ کے بارہ مین کچھ ذکر نہ کیا مین واقف نہین ہون کہ اونکا تعلق اس مقدمہ سے ہے اونھون نے میری شہادت کے بارہ مین کسی طور سے مجھکو تعلیم نہین دی ۔

بجواب سوالات مسٹر رودرا ۔ مہدی حسن کل اسٹینلی کمپنی کو مع مسٹر اسٹنلی کے سر سالار جنگ کے یہان لائے ۔ وہ ایک مرتبہ اونکو شہر کے محل مین لے گئے اور دو مرتبہ سرور نگر مین ۔ ان دونون موقعون مین وہ ایک موقع پر مسٹر اسٹینلی اور مسز اسٹینلی کو لائے تھے مین بھول گیا کہ وہ کس موقع پر والدین اسٹنلی کو نہین لئے تھے ایک موقع پر وہ اونکو نہ لائے وہ صرف دو یا تین لڑکیان اور دو یا تین عورتین لائے تھے ان تین موقعون پر ایک لڑکی بھی تھی جسکو سر سالار جنگ پیار کرتے تھے وہ اونکو پکارتے تھے ۔ اور مہدی حسن اوسکو اندر لیئے جاتے تھے اور اونکے پاس چھوڑ دیتے تھے ۔ سالار جنگ اونکے ساتھ شرارت کرتے تھے ۔

دیگر لوگ مع مہدی حسن کے باہر رہتے تھے مین عورت کا نام نہین جانتا مین شاید اونکو پہچان سکون مین خیال کرتا ہون کہ فضل علی بیگ ۔ لیاقت علی ۔ بڑے آغا اور چھوٹے آغا اور مسٹر وارنر اون ایام مین ایڈیکی کیمپ تھے وہ سب باہر رہتے تھے ۔ مین خیال کرتا ہون کہ مسٹر وارنر بھی تھے ۔

۲۰ جون ۱۸۹۳ء جوابات سوالات مستغیث بذریعہ عدالت ۔ یاد نہین کہ مین سر سالار جنگ کی ملازمت مین وسمبر ۱۸۸۲ء مین لیا گیا ہون مین اونکی مدار المہامی ہونے کے دو ماہ قبل نوکر ہوا معلوم نہین منیر الملک حیدرآباد کو یورپ کی سیر سے وسمبر کو واپس آئے تھے مین حلفیہ بیان کر سکتا ہون کہ منیر الملک کے یورپ سے واپسی کے ۲ روز بعد ملازمت مین لیا گیا تھا مین اون کے جانے کے قبل ملازم ہوا مین نے کسی سے نہین کہا کہ میرے اوپر دباؤ ڈالا گیا ہے کہ مین جھوٹی شہادت دون ۔ مسٹر نارٹن نے اوس شخص کا نام پوچھا مستغیث کے وکیل نے نام بتلانے سے انکار کیا مین نہین کہہ سکتا کہ مین نے خط اوس مضمون کا کسی کو لکھا مسٹر نارٹن اون خطوط کو مانگتے ہین اور کہتے ہین کہ گواہ کو دکھلائے جاوین اگر اوس سے اونپر جرح کے سوالات کرنا منظور ہے ۔

مین کاغذ ثبوت نمبری دیکھتا ہون ۔ مین کہہ نہین سکتا کہ آیا مین نے مستغیث علیہ کو دیا تاوقتیکہ مین اونکو دیکھ نہ لون مجھے یاد نہین کہ مین نے ایسا کوئی کاغذ مستغیث علیہ کو دیا مسز جلوکو کوئی کاغذ نہین دیا یاد نہین کہ مسز مہدی حسن اور سالار جنگ مسز مہدی حسن کو بولارم مین کس نام سے پکارتے تھے ۔ یاد نہین کہ سر سالار جنگ نے مسز مہدی حسن کو کوئی تحفہ بولارم مین دیا ۔

سیجر پرسی گف بلڈوی دیکھڑی متفرقات نے ۱۹ جنوری ۹۳ء کو بیان کیا ۸۸ء و ۸۹ء مین اسی عہدہ پر تھا جولائی ۸۹ء مین خط نمبری ۲۷ کی اصل میرے پاس آئی جو مشتاق حسین عبدالحسین کے ساتھ منجانب مدار المہام لائے کاغذ نمبری ۲۷ اصل کا خلاصہ ہے جو میرے قبضہ مین ہے اصل مین ریاست کی امور کا ذکر ہے کہ جنکی باعث اوسکا پیش ہونا قابل اعتراض ہے مشتاق حسین اصل لیکر میرے پاس آئے جواب لکھنے کی ہدایت کی مین خیال کرتا ہون اونکی چند ہدایتین زبانی و چند تحریری تھین دو خطوط کی نقل تھین جو سرمارٹیمر ڈیورنڈ کے جواب مین شامل خط تھین ایک خط شجاعت علی اور ایک اقبال علی کا تھا تحریری ہدایتین مسودہ کی طور پر تھین جواب مین نے مشتاق حسین کی ہدایت سے طیار کیا خط نمبری ۳۷ مورخہ ۱۷ اگست ۸۹ء اصل خط کا خلاصہ ہے جو میرے قبضہ مین ہے چند پولیٹکل وجوہ اوسکی پیش ہونے کی مانع ہین خط نمبری ۲۷ اور ۳۷ مین اون تمام امور کی نقل موجود ہے جنکا اصل خط مین اس بابت ذکر آیا ہے مشتاق حسین نے مدار المہام کی ہدایتین بیان کی اور تمام حالات ظاہر کیئے جسپر خط نمبری ۳۷ طیار ہوا اونھون نے ضرور یقین دلایا کہ قبل مجھ سے ملاقات کے اونھون نے مدار المہام سے مشورہ لیا ہے خط ۳۷ کی مسودہ طیار کرنے کی قبل مین نے مدار المہام یا مہدیحسین سے مشورہ نہین کیا۔

سوال۔ مہدیحسین سے مشورہ نہ کرکے کیا تم سرمارٹیمر ڈیورنڈ کی اس خواہش کی تعمیل کرتے تھے کہ مہدیحسین کی شادی کے متعلق پوری تحقیقات ہو۔

جواب۔ میری راے یہی ہی۔

سوال۔ تمنے اس شادی کے متعلق کیون مہدیحسین سے مشورہ نہین لیا۔

جواب۔ مین نے ضروری نہین خیال کیا اس خط کے جواب لکھنے کے وقت مین احکام کی تعمیل کرتا تھا اور ایک خاص حکم یہ تھا کہ مہدیحسین کو اس تحقیقات کا علم نہو یہ بھی مشتاق حسین کی ہدایت تھی مشتاق حسین نے یہ نہین کہا کہ کیونکہ مہدیحسین کی شادی کا حال معلوم ہے مجھے یہ خیال نہین گذرا کہ مہدیحسین سے اسبارہ مین مشورہ ہونا چاہیے میرے دلمین مہدیحسین کے شادی کی نسبت کوئی شبہہ نہین پیدا ہوا تھا اور مین یہ نہین سمجھا تھا یہ امر زیر بحث ہے مسٹر و مسیز مہدیحسین سے اس بارہ مین گفتگو کرنے مین نزاکت معلوم ہوئی اور مین نے خیال کیا کہ اقبال علی اور شجاعت علی کے بیان سے مدار المہام کو اطمینان ہوگا یا نہین

کہ مسودہ کسکا لکھا ہوا تھا یا دداشت مین ہی نے لکھی تھی مہدی حسین سے اس بارہ مین کچھ گفتگو نہین ہوئی تھی اقبال علی اور شجاعت علی کے خطوط کے نسبت گفتگو نہین ہوئی تھی اقبال علی اور شجاعت علی کے خطوط جواب لکھنے کو میرے پاس چھوڑ آئے تھے اور مین نے اپنے مسودہ کے ساتھ بذریعہ مشتاق حسین مدار المہام کو واپس کردیے معمولی طور پر انکی نقول میرے دفتر مین رہتی ہین اور نقل نہین ہین مجھے معلوم نہین کہ اصل خطوط ابھی ملسکتے ہین یا نہین اسکی وجہ کہ کیون نقول دفتر مین نہین لیگئین یہ تھی کہ معاملہ رازداری کا تھا بعد مین مسودہ مجھے واپس کردیا گیا مگر ترجمہ نہین اس بارہ مین شجاعت علی اور اقبال علی سے مشورہ نہین ہوا خط نمبری ۳۰ بن جو ذکر مسیز مہدی حسین کی سوسائٹی مین اعلی مرتبہ کی بابت ہے وہ مشتاق حسین کی ہدایت سے لکھا گیا مین نے مشتاق سے نہین پوچھا کہ کیونکر اونکو یہ معلوم ہوا خط نمبر ۳۰ مین یہ فقرہ "شرمناک و شرارت آمیز افواہین بابت تعلقات اونکی بیوی کے مشہور ہین" مشتاق کی ہدایت سے لکھا گیا کہ نہین سکتا کہ کون تحقیقات خفیہ مشتاق حسین نے کی مین نے مشتاق حسین سے یہ نہین پوچھا کہ کیونکر اونھون نے بیانات خط نمبری ۳۰ کی تصدیق کی مجھے یاد نہین کہ اس خط کے بارہ مین مدار المہام سے گفتگو ہوئی ممکن ہے کہ ہوئی ہو۔ مگر مجھے یاد نہین مدار المہام نے مجھے ہدایت نہین کی کہ قبل جواب لکھنے کے ان بیانات کی تصدیق کرون تمام مسودہ اور اوسمین تغیرات میرے قلم سے ہین اس مقدمہ کی شروع ہونے کے بعد تک مہدی حسین نے اپنی بیوی کے متعلق گفتگو نہین کی اونھون نے کوئی تحریری راے نہین دی مین نے اونکو دستخط کرتے نہین دیکھا اور اس بارہ مین مشورہ نہین ہوا۔ مجھ سے صرف مشتاق سے خط کتابت ہوئی۔

بجواب سوالات جرح۔ خط نمبری ۳۰ مین نے بحیثیت سکرٹری متفرقات لکھا مشتاق مدار المہام کی زبان تھے اور عملاً اونکی ذاتی مددگار بھی تمام افسران محکمہ سمجھے ہوے تھے میرا فرض یہ نہ تھا کہ مشتاق حسین سے سوال کرون بلکہ فرض تھا اونکے احکام کی تعمیل کرون جو کچھ مین نے اس بارہ مین کارروائی کی یہ تھی کہ جو سامان مشتاق حسین نے بہم پہونچایا اوس سے خط مین لکھون خط نمبری ۳۰ کے بعد مین نے نہین سنا کہ کوئی خط سر مارٹیمر ڈیورنڈ نے مدار المہام کو اس بارہ مین لکھا اگر کوئی خط کتابت ہوتی تو ضرور مجھ تک پہونچتی جہان تک مین واقف تھا مہدی حسین کو اس تحقیقات کا کوئی علم نہ تھا شجاعت علی

واقبال علی کے خطوط کا اور وہ مسودہ مجھ تک کبھی نہیں پہنچا میں ۱۴ یا ۱۵ سال سے سرور جنگ سے واقف
ہون اوسوقت آغا مرزا بیگ کے نام سے مشہور تھے۔
بجواب سوال عدالت۔ اصل مسودہ جس سے خط نمبری ۷۰ خلاصہ کیا گیا ہے مین نے مدارالمہام
کے حکم سے نقل کیا وہ صاف پرت اور اس خط کی ہے جو اصل مین جو سر ارتھر ڈیورنڈ کو بھیجا گیا
ہرمز جی ولد نوشیروان جی مشیر قانون گورنمنٹ نظام نے بہ اقرار صالح ۱۹ جون کو بیان کیا
مین مشیر قانون حضور نظام ۱۸۹۲ء مین قبل اور بعد اپریل تھا پمفلٹ زیر بحث کے بارہ مین گورنمنٹ
سے اور مجھسے خط کتابت اپریل مین ہوئی تھی مین واقف تھا کہ گورنمنٹ اس بارہ مین تحقیقات
کر رہی تھی و نیز مدارالمہام بذریعہ اپنے پرایوٹ سکرٹری کی کرتی تھی مجھکو گورنمنٹ نے ہدایت
دی تھی کہ مہدی حسین کی امداد کرون مہدی حسین کے ساتھ کارروائی کرنے کی بابت میرے
پاس کوئی روزنامچہ نہ تھا نہ تو ادسکے پاس کبھی بل بھیجا اور نہ ایسا ارادہ ہے حسب معاہدہ
مین بچ کا کام کرنے سے باز رکھا گیا ہون مہدی حسین کے سپرد میری خدمات بطور وکیل سرکاری
ہوئین مجھے یاد ہے کہ ۱۷۔ اپریل کو مدارالمہام مہدی حسین کے ساتھ شکار کھیلنے گئے روانگی
مدارالمہام کے وقت مین نے ان کو ریلوے اسٹیشن پر دیکھا اور ٹھہرنے کے کمرہ مین
گفتگو ہوئی مین نے بیان کیا کہ مین نے ابھی پمفلٹ کی اشاعت سنی ہے جسکی اشاعت
سخت شرمناک ہے اور مجھکو اون سے ہمدردی ہے اونھون نے مجھسے پوچھا کہ کیا
اوسکی مجھے پرت ملی مین نے کہا نہین مہدی حسین نے اس مقدمہ کے بارہ اوس روز پلیٹ
فارم ریلوے پر کچھ ہدایت نہین کی مین اگست ۹۲ء مین اونکا سالیسٹر تھا جب
مہدی حسین شکار پر گئے تھے اس مقدمہ کی متعلق بذریعہ خط یا دوسری طرح ہدایت نہین
کی ۱۶ یا ۱۷ یا ۱۸۔ اپریل کو اول کارروائی اس پمفلٹ کے بارہ مین اوسوقت کی
جب مجھسے گورنمنٹ کی جانب سے انعام کے اعلان کی بابت مشورہ کیا گیا مسودہ
اعلان انعام کا کرنل لڈلو نے میرے پاس بھیجا کاغذ نمبری ۹۷ وہی اعلان ہے مین نے
نواب وقارالامرا سے ملاقات کی جو مدارالمہام کے قایمقام تھے مین نے رائے دی
کہ منجانب گورنمنٹ اعلان نہ جاری ہونا چاہئے یادداشت مندرجہ حاشیہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ وقارالامرا نے اعلان پسند کیا وقارالامرا نے مجھسے بیان کیا کہ اونھون
نے اس باعث پسند کیا کہ مدارالمہام اس کے اجراء کا حکم دے گئے ہین ۳۰ یا کیم

مئی سنہ ۹۳ کو مہند کحسین اس بارہ مین مجھ سے مشورہ کرنے آئے ۲۷ و ۳۰ اپریل یا کم مئی سنہ ۹۲ کے درمیان مین نے خطوط گورنمنٹ اور چند افسران نے گذرتے دیکھے مین نے بھی یہ کاغذات بطور سرکاری وکیل دیکھے۔

سوال۔ کیا ان کاغذات کے مضامین سے تم نے مہند کحسین کو آگاہ کیا (ج) مین نے مہند کحسین سے عام طور پر بیان کردیا جو کچھ کہ اونکی غیر حاضری مین اس مقدمہ کے متعلق سنا تھا مین اپنے تئین مہند کحسین کا وکیل نہ سمجھتا تھا کل کاروائی مین نے زیر احکام گورنمنٹ کی۔

بجواب سوال عدالت۔ زبانی اس مقدمہ مین مشتاق حسین نے مجھے ہدایت کی تھی جسکا منشا یہ تھا کہ جہان تک ممکن ہوسکے مہند کحسین کی امداد اس مقدمہ کی طیاری واظہار وغیرہ لینے مین کیجاے تاکہ نامعلوم مصنف یا مصنفین کا پتہ لگایا جاوے کوئی ذکر اسکا نہین کیا گیا کہ آیا مہند کحسین کی امداد اونکی جج کی حیثیت مین کیجاے کیونکہ بحیثیت ممبر گورنمنٹ گورنمنٹ نے مجھ سے اشاعت اعلان انعام کی بابت مشورہ لیا تھا نہ کہ مہند کحسین نے مہند کحسین کی امداد کا حکم بعد مشورہ اعلان دیا گیا مگر قبل ملاقات مہند کحسین گورنمنٹ اور مقامی افسران کے درمیان بعد ۱۹۔ اور قبل ۳۰۔ اپریل مین نے کاغذ گذرتے دیکھے گورنمنٹ نے اس خاص مقدمہ کے بعد مہند کحسین کو مشورہ دینے کے بھی مجھ سے مشورہ کیا یہ کاغذات گورنمنٹ کے حکم سے مجھکو دکھلاے گئے مگر مین انکو مہند کحسین سے علیحدہ نہ رکھ سکتا تھا مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ گورنمنٹ نے دفعہ ۱۲۶ قانون شہادت سے فائدہ اوٹھانے سے انکار کیا ہے۔

بجواب مسٹر نارٹن۔ مین مسٹر اسٹیونسن سے واقف ہون گورنمنٹ نے سرکاری تحقیقات اونکے سپرد کی ہے فرید ونجی کے ذریعہ سے گورنمنٹ نے مجھے اطلاع دی تھی مسٹر اسٹیونسن نے میرے پاس آکر جو کچھ رپورٹ کی اونھون نے سرکاری حیثیت مین کی تھی مین نے مہند کحسین سے کچھ بھی پوشیدہ نہین رکھا جب کبھی اس بارہ مین گفتگو ہوئی مین نے یقیناً وہ تمام باتین مہند کحسین کو بتلا دین جو اسٹیونسن کے درمیان آئین گو مجھے یاد نہین کہ مین نے اون سے کیا کہا بحیثیت سالیسٹر گورنمنٹ مین واقف تھا کہ تحقیقات انسپکٹر جنرل پولس کے یہان ہو رہی ہے میرے علم مین مہند کحسین سرکاری تحقیقات سے واقف تھے جو کچھ مجھے مہند کحسین سے معلوم ہوتا اوسکی اطلاع گورنمنٹ

سے کرتا یکم مئی ۱۸۹۲ء کو مشتاق حسین اور مہدی حسن کے درمیان میرے مکان پر ملاقات
ہوئی یہ تاریخ اس باعث قرار دیتا ہون کہ مین نے یکم مئی یعنی اوسی صبح کو ایک خط
نمبری ۰۸ فریدونجی سے پایا تھا مین اوس روز تمام دن بیمار رہا مشتاق حسین کچھ
سرکاری معاملہ مین گفتگو کرنے مجھ سے آئے نصف گھنٹہ وہ ٹھیرے تھے مہدی حسن آئے
اور مشتاق حسین سے بیان کیا کہ چند خطوط شمالی ہند سے اونکے پاس آئے ہین کہ جنسے
اونکو معلوم ہوا کہ کرنل لڈلو مصنف یا مصنفین کے پتہ لگانے مین کوشش نہین کرتے بلکہ
بیانات پمفلٹ مین اس کی ضرورت نہین اونھون نے شکایت کی کہ یہ کاروائی
ٹھیک نہین ہے کہ دشمنون کو موقع ملا کہ اونکی عدم حاضری مین جو چاہین کہین اونھون
نے یہ بھی شکایت کی کہ کرنل لڈلو کے خط خفیہ نہ تھے مشتاق حسین نے کہا یہ ہو نہین
سکتا کیونکہ کرنل لڈلو کو ہدایات اوسکے خلاف دی گئی ہین اور اوسکی تصدیق مسٹر
فریدونجی سے مثل منگوا کر ہوسکتی ہے اونھون نے مجھ سے خط لکھنے کی خواہش کی جو
مین نے لکھدیا۔

خط نمبری ۰۸ کے ساتھ مسٹر فریدونجی نے بند لفافہ مین مثل بھیجی پاکٹ مشتاق حسین
و مہدی حسن کی موجودگی مین آیا جو میرے سامنے کھولا گیا اور مہدی حسن نے مثل پوری
پڑھی جو زبان انگریزی مین تھی جس سے مشتاق حسین واقف نہین ہے مین نے اول
مرتبہ پنسل دیکھی تھی مثل کے پڑھنے کے بعد کوئی گفتگو نہین ہوئی کرنل لڈلو کی تحقیقات
کے بعد مہدی حسن کا خیال قوی ہوگیا اور اونھون نے زور دیا کہ اسکی اصلاح دیجائے
میری موجودگی مین کرنل لڈلو کو خط بھیجنے کی بابت کچھ نہین لکھا گیا مجھے بعد اوسکے
ایک پرت خط نمبری ۳۵ کے ملی جو کرنل لڈلو کو بھیجا گیا تھا اس کی بابت مہدی حسن
یا مشتاق حسین سے کوئی مشورہ نہین ہوا مجھے خیال نہین کہ مین نے خط مہدی حسن کو
دکھلایا مین نے مثل فریدونجی کے پاس ۲۴ جولائی کو بھیجی کہ اونھون نے اوس
روز مانگی تھی میرے قبضہ سے مثل اوس روز سے گم ہوگئی مدار المہام نے تین
ہزار روپیہ اپنے خزانہ سے مہدی حسن کے مقدمہ کی بابت بھیجا اسمین سے ۱۴ سو روپیہ
بذریعہ اسٹیونسن مین نے مہدی حسن کو بھیجے مین نے مہدی حسن کی جانب بیانات
۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ مئی ۱۸۹۲ء کو لکھے گواہ میرے روبرو مسٹر اسٹیونسن نے پیش

کہے تھے جو کیم مئی کو میرے کمرہ مین آئے جب مشتاق حسین و مہدی حسین موجود تھے ممکن ہے کہ مدار المہام سے اور مجھ سے اسبارہ مین گفتگو آئی ہو مگر یاد نہین مجھے بابت منجانب مدار المہام شکایت بیجا نے کی تھی اور اون سے باہم گفتگو بھی رہی مہدی حسین کا یہ بیان ہرمزجی نے کوئی امر متعلق گورنمنٹ نہین بتلایا یا یہ کہ مین حلف اوٹھاتا ہون مسٹر ہرمزجی نے بطور میرے وکیل کے کبھی کوئی خط کتابت نہین دکھلائی جو درمیان اونکے اور گورنمنٹ کے ہوئی ہے صحیح نہین ہے مہدی حسین واقف تھے کہ مین نے وہ بیانات بھیجدیے ہین جو مین مدار المہام کے پاس لے گیا تھا مین نے خط نمبری ڈی مہدی حسین کی چند یادداشتون سے لکھا مہدی حسین کا یہ بیان کہ مین واقف نہین مسٹر ہرمزجی نے بیانات مدار المہام کے پاس بھیجے تھے صحیح نہین۔

بجواب سوالات جرح۔ رپورٹ مین نے گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجدی تھی مین نے مہدی حسین کو قانونی مشورہ اوسی طرح سے دیا جسطرح کوئی سالیسیٹر دیتا ہے اون کا سالیسیٹر اباعث نہین سمجھا جا سکتا کہ جو کچھ مہدی حسین مجھ سے کہتے تھے اوسکی اطلاع گورنمنٹ کو دیتا تھا اور جو گورنمنٹ حکم دیتی اوسکی اطلاع مہدی حسین کو ہوتی تھی صرف ریزیڈنٹ اور گورنمنٹ کے درمیان جو خط کتابت ہوتی تھی وہ پوشیدہ رکھتا تھا گورنمنٹ نے سید حسین سید علی محمد اکبر و شجاعت علی سے تحقیقات کی تھی کوئی امر مہدی حسین کو آگاہ کرنے کی مانع نہین تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ تمام حال سے واقف ہین۔

۲۸- جون ۱۸۹۳ء- جو لفافہ مہدی حسین نے میرے سامنے کھولا اوسمین مثل پولیس تھی گو کہہ حلفیہ نہین سکتا کہ اونھون نے تمام کاغذات پڑھے مین بیمار پڑا تھا ایک جانب مہدی حسین اور دوسری جانب مشتاق حسین موجود تھے مین نے مہدی حسین کو تمام کاغذات پڑھتے نہین دیکھا گو اونھون نے مثل دیکھی نارٹن وقتاً فوقتاً اشاعت کے متعلق شہادت پہونچاتا رہا مہدی حسین اور اوسکے درمیان معاہدہ ہوا گو روپیہ کی تعداد یاد نہین خط نمبری ایل ۷ پیر ابو الحسن رازدار ایجنٹ مشتاق حسین کے دستخط ہین۔

میر مصطفی علی ولد سردار جنگ نے ۲۰- جنوری کو بیان کیا سر سالار جنگ اول میرے خالازاد بھائی تھے مین سر سالار جنگ ثانی کے ساتھ ۱۸۸۳ء و ۱۸۸۴ء مین انگلستان مین تھا ابتداے ۱۸۸۴ء مین حیدرآباد واپس آیا مہدی حسین سے واقف ہون سر سالار ثانی نے

محل مین ملاقات کرائی تھی منیر الملک مہدی حسن سے پولیٹکل اکانومی پڑھتے تھے سرسالار کا
مہدی حسین کے ساتھ برتاؤ بالکل مثل دوسرے اعلی افسران سے رہتا تھا سرسالار چاہتے تھے
کہ پولیٹکل کام کے نین لایق ہون مہدی حسین اپنے دفتر مین مجھے لینا چاہتے تھے وہ اول تعلقدار
اطراف بلدہ تھے اکثر مہدی حسین کے ساتھ اونکے گھر جاتا تھا ایک اون مین مسیز مہدی
اور دوسرے اونکی عزیز تھے ان دونون سے مین نے ہاتھ ملایا مگر مہدی حسین نے ان مین
کسی کو اپنی بیوی نہین تبلایا مین نے سرسالار سے اس عورت کا ذکر کیا جنھون نے کہا
کہ کیا وہ میرے محل مین آسکتی ہین مسز مہدی سے اسکا ذکر کیا اونھون نے کہا کہ وہ
اعلی سوسایٹی مین شریک نہین ہوئی ہین اسباعث مناسب ہوگا کہ اگر سالار جنگ انکو
بڑی دعوتون مین مدعو نکرین۔ اگر سرسالار جنگ مناسب خیال کرینگے وہ چھوٹی پارٹیون
مین شریک ہونگی یاد ہے سنہ ۸۴ء مین منیر الملک برار گئے پونہ سے اکولہ تک ساتھ
گیا مہینہ یاد نہین زمانہ گھوڑدوڑ مولاعلی تھا جب منیر الملک سے ملنے گیا سرسالار بولرم مین
تھے منیر الملک کے جانے کی قبل ۴ یا ۵ روز محل مین رہا اوسوقت مسیز مہدی وہان
نہین تھین احاطہ مین مہدی حسین نے خیمہ استادہ کرائے تھے قبل ازین مسیز مہدی مین چلا گیا تھا
بولرم کے محل سرسالار مین مہدی حسین ٹھہرے تھے چونکہ منیر الملک آنے والے
تھے اسباعث مہدی حسین سے خالی کرنے کو کہا گیا منیر الملک نہین آئے پونہ مین مین
اون سے ملا دسمبر مین حیدرآباد واپس آیا جب سرسالار سے ملاقات ہوئی معلوم ہوا میری
عدم موجودگی مین مسیز مہدی سرسالار کے ساتھ ٹھہری ہوئین تھین فروری سنہ ۸۵ء
مین سرسالار کے ساتھ کلکتہ گیا سرسالار نے مجھسے بیان کیا کہ اون سے اور اوس
عورت سے تعلق ہوا سرسالار کے ساتھ سنہ ۸۵ء مین اوٹاکمنڈ گیا جہان وہ نظام
کے ساتھ تھے مین اڈوانڈڈ کیمپ مقرر ہوچکا تھا مہدی حسن معہ اپنی بیوی کے اوٹی
اس غرض سے آئے تھے کہ مستقل عہدہ چیف جسٹس حاصل کرین حیدرآباد کو واپسی
کے وقت مین نے مسیز مہدی کو اکثر محل کی دعوتون مین دیکھا ایک شام کو محل مین
دعوت و ناچ تھا مسیز مہدی بھی آئین تھین مہمانون کے جانے کی وقت تک مین ٹھہرا
مین نے دیکھا ایک ہی کرسی پر مسیز مہدی اور سرسالار بیٹھے ہوئے ناچ دیکھ
رہے تھے چونکہ شب زیادہ گذر گئی تھی لہذا دوسرے روز بطور اڈوانڈ کیمپ میری نوکری

تھی ۶ و ۷ بجے صبح کے درمیان محل مین پہونچا سرسالار کے کپڑا پہنتے کے کرہ مین مسیز مہندیکو
دیکھا جو آرام گاہ کی قریب تھا مین نے پوچھا مہندی حسن کہان ہین اونھون نے کہا کہ وہ
رات ہی کو چلے گئے تھے جب مین اوس سے گفتگو کر رہا تھا بہرام نامی خدمتگار
کو اونھون نے ایک چھوٹا بیگ دیا محل مین بعد اوسکے دریافت کیا اور نتیجہ سے
منیر الملک کو آگاہ کیا منیر الملک نے مجھسے کہا یہ اول مرتبہ نہین کہ جب تحریر ہوئی
سرسالار کے ساتھ سوئی بلکہ بارہا ایسا ہو چکا ہے مین نے مسیز مہندی کو اکثر محل
مین دیکھا ہے جب سے مقدمہ شروع ہوا قبل معطلی دو مرتبہ مہندحسین سے ستمبر
مین ملاقات کی مجھسے اپنی موافق شہادت چاہی اور کہا جو گھٹی اپنے مکان کے
فروخت کرنے مین مجھ کو ہوئی ہے وہ پوری کردینگے ۶۰ ہزار کی رقم بیان کی گورنمنٹ جو بلی
اسپتال کے لئے ۸۰ ہزار روپیہ میرے مکان کا دیتی تھی مگر مین نے فروخت نامنظور
کی اور آخر مین ۲۵ ہزار کو مسلم جنگ کے ہاتھ مکان فروخت کیا مہندحسین نے
۵۵ ہزار دینے کا وعدہ کیا اور کہا مین کہدون کہ مین نے سرسالار کے گھر مین انکو
نہین دیکھا بلکہ شل اور لیڈیون کی دعوتون مین دیکھا مین نے منظور کرنے سے انکار
کیا مین چھوٹے آغا صاحب سے آگاہ ہون بڑے آغا صاحب کے قبضہ مین خطوط
بنام مسیز مہندحسین مین نے دیکھے ہین ہم باہم گہرے دوست تھے بڑے آغا کی وفات
کے بعد خطوط چھوٹے آغا کے قبضہ مین آئے مین نے چھوٹے آغا سے مانگے بڑے آغا
سے پوچھا کہ کیا تعلق درمیان اونکے و مسیز مہندحسین کے تھا اونھون نے کہا کہ اون سے
تعلق رہا ہے۔

۲۳ - جنوری - میرے بڑے بھائی شہاب جنگ وزیر نے انتظام مین ہین علاوہ ۶۰ ہزار
کے مہندحسین نے اول عہدہ تعلقداری مجھے دینے کو کہی تھی دو برس ہوے نظام کا
خط میری تقرری کے بارہ مین آیا سرسالار کے محل کا مین نقشہ کھینچتا ہون سرسالار
یوروپین سوسایٹی کے عادی تھے یوروپین عورتین معہ اپنے خاوندون کے اونکے یہان
ٹھہرا کرتی تھین اکثر مجھکو مسیز مہندی سے مباشرت کا اتفاق ہوا بڑے آغا صاحب نے
اپنے خط مسیز مہندی کے نام دکھلائے تھے انگریزی زبان مین تھے خط نمبری ۹۶ اپنے
مسیز مہندی کا بڑے اغا کے نام ہے ایسے بہت سے خطوط تھے الفاظ محبت مین لکھے تھے

مسنیر مہدیحسن نے بڑے آغا سے خواہش کی تھی کہ دعوت مین آئے اور سوئے -
بجواب سوالات جرح - میرے خاندانی جاگیر ہے جو باپ سے ترکہ مین ملی ہے آمدنی ۲۷ یا ۲۸ سو سالانہ ہے
کوئی قرضہ نہین منصب تین سو ماہوار کا ہے جو زمانہ سرسالار ثانی کے وقت سے سرکاری خزانہ سے ملتا ہے
منصب پر قبضہ نہین اپنے قرضہ کی تعداد نہین بتلا سکتا خاص قرضدار حاجی کریم کا ہون کہ نہین سکتا کہ کسقدر
دینا ہے نقد روپیہ اونسے نہین لیا بلکہ مال لیا نہین معلوم کئے ہزار کا مال ہے یاد نہین بھیجا اونھون نے بل بھیجا
شاید ہر سال بھیجا ہو اس سال نہین بھیجا - دیبرنی کمپنی کا قرضدار ہون کہ نہین سکتا کہ کتنا دینا ہے اور قرضخواہون
کا نام یاد نہین جب روپیہ ملتا ہے قرضہ مین دیدیتا ہون نہین معلوم اس سال کتنا قرضہ مین دیا اور کتنا خرچ
کو رکھا - ہر سال حاجی کریم کو ۶ ہزار روپیہ دیا مگر یاد نہین سرسالار جنگ سے اپنے قرضہ کی ادائی کی بابت کہا تھا - مگر
اونھون نے نہین دیا - مہابلیشر مین البتہ چند قرضخواہونکو دیا - یاد نہین کسقدر - شہاب جنگ سوتیلے بھائی ہین -
ہم تین بھائی سوتیلی مائن کے ہین - بڑے بھائی مرگئے جنکے وارث اونکے لڑکے ہوئے ہین شہاب جنگ دوسرے
بھائی ہین اور مین تیسرا بھائی تھا کبھی بڑے بھائی سے قرضہ کی ادائی کی بابت نہین کہا شہاب جنگ ڈیڑھ یا
دوسو ماہوار دیتے ہین اونھون نے میرا قرضہ بھی دیا گو کہ نہین سکتا کہ کسقدر ممکن ہے کہ حال مین ادائی قرضہ
کی بابت اونسے خواہش کی ہو گو یاد نہین -
سوال - کیا یہ صحیح نہین ہے کہ گو سرسالار جنگ اور شہاب جنگ نے متواتر آپکا قرضہ ادا کیا مگر اب بھی آپ اوس
مین دبے ہوئے ہین -
جواب - مین قرضہ سے دبا ہوا نہین ہون سابق سے اب قرضہ کم ہے سالار جنگ ثانی نے کئی بار قرضہ ادا کیا شہاب جنگ
نے اکثر دیا ہوگا وفات سرسالار جنگ اول کے وقت میری عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی تھی اونھون نے میری پرورش
کی مجھے ولایت بھیجا میرا خرچہ دیا گو کہ نہین سکتا کہ میری جاگیر سے بھیجا یا اپنے جیب سے میرا خرچہ تعلیم ولایت
بھی دیا - سرسالار جنگ دویم نے میری شادی کا خرچہ بھی دیا - سالار جنگ ثانی اور منیر الملک مجھسے مثل اپنے
دوست کے برتاو کرتے تھے اونکے ساتھ رہتا اور رکھا تھا وہ میری پوشاک کا خرچہ دیتے تھے اونکی مجھپر بڑی عنایتین
تھین جنکے لئے مین مشکور ہون کوئی نقصان خاندان سرسالار جنگ سے مجھکو نہین پہونچا کوئی شکایت مسٹر و مسز
مہدیحسن سے نہین ہے جو کچھ یہان بیان کیا مسٹر اجلو سے قبل تقریر مسٹر نارٹن بیان کیا تھا - مین نے اون سے
کہا تھا کہ مسنیر مہدیحسن کو سرسالار کی پوشاک پہننے کے کمرہ مین دیکھا تھا مین نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ مسنیر مہدیحسن کا خط
بنام سرسالار میری نظر سے گذرا اسنے منیر الملک کے بیان اور اپنے تعلق سے بھی اونکو آگاہ کیا تھا چند بیانات
تحریری اور چند زبانی اونکو دئے تھے مہدیحسن کی روپیہ دینے کی خواہش اور تعلقداری کا وعدہ مینے رشوت خیال کیا

جب مہدیحسن نے مجھسے ذکر کیا مین نے کہاکہ ڈلفنس کیطرف شہادت دونگا محض انصاف و سچائی کیخاطر۔ رشوت لینے سے انکار کیا کوئی اور مطلب نہ تھا جہانتک یاد ہے ہمیشہ ایماندار اور منصف رہا۔

سوال۔ کیا زمانہ قیام انگلستان مینے ایک غریب انگریزی عورت کے ساتھ ناانصافی اور دغا کی؟

جواب نہین۔

سوال۔ کیا آپنے جھوٹا وعدہ شادی کرکے اوسکو خراب کیا؟

جواب۔ نہین۔ وعدہ شادی کے بعد اوس سے مباشرت کا اتفاق ہوا مین اوسیکے مکان مین بکرایہ رہتا تھا صاحب خانہ کی وہ لڑکی تھی شادی کے لئے قبل مباشرت اوسکے باپ سے اجازت چاہی مگر اختلاف مذہب کے باعث اوسکے باپ نے منظور نہین کیا باوجود اس نامنظوری کے مین نے مباشرت کی۔ تخمیناً یہ نہین کہ سکتا کہ کسقدر عرصہ تک مین اوسکے یہان ٹھہرا۔ شادی کی اجازت اپنے بھائیون سے نہین چاہی تھی نہ اونکو اطلاع دی۔ سالارجنگ جنکے ساتھ مین رہتا تھا بخوبی واقف تھے سالار ثانی میرے خالو کے پوتے تھے۔ مین نے اونسے کہاکہ عورت کو مطلع کرین کہ مجھسے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا جسکو مین نے نہین دیکھا اور نہ مین نے مان اور بیٹے کو خرابی اور بیکسی مین چھوڑ دیا سالارجنگ ثانی کو اوس نے مدد اور اعانت کے لئے نہین لکھا۔ سالارجنگ ثانی نے عورت کو معاوضہ ایک دوست کے بیان پر دلوایا مجھے تعداد معاوضہ یاد نہین اور نہ دریافت کیا لڑکا مرگیا ہے کہ نہین سکتا کہ کب بہرام جنگ انگلستان مین میری روانگی کے وقت تھے۔ اور جو کچھ اس عورت کے اور میرے درمیان ہوا اوس سے واقف تھے جون سنہ ۸۲ء مین انگلستان پہونچا تھا جنوری سنہ ۸۴ء مین واپس آیا قبل آمد بہرام جنگ کو کہ نہین سکتا کہ کسقدر قبل آیا تھا اوسوقت سرسالارجنگ ثانی پیشکار اور مدار المہام تھے سالارجنگ کلکتہ مین تھے مگر جنوری سنہ ۸۴ء مین واپس آئے مین سرسالار کے ساتھ سنہ ۸۵ء مین کلکتہ گیا ہم وہان سنہ ۸۵ء مین تھے اور مارچ مین واپس آئے تھے سرسالارجنگ اگست یا ستمبر سنہ ۸۴ء مین بولارم مین تھے اور اوسوقت مہدیحسین کے خیمہ میدان مین گڑے تھے جیساکہ مین نے اپنے بیان مین ذکر کر دیا ہے موسم گرما سنہ ۸۴ء مین سالارجنگ اوٹی کو گئے کلکتہ سے واپسی کے وقت یعنے بعد مارچ سنہ ۸۵ء کے مین نے مہدیحسین کو ناچ کے وقت سرسالار کی اوٹی سے واپسی پر دیکھا۔ اوٹی سے واپسی کے وقت اور ناچ مین ایکساتھ دیکھنے کے بعد سالارجنگ نے مسز مہدیحسین کے ساتھ ناجائز تعلق کا مجھسے ذکر کیا۔ کہہ نہین سکتا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اونھون نے مجھسے کہا مین اونکا آوردہ تھا عورتون کے ساتھ اپنے تعلقات کا مجھسے ذکر کرتے تھے مین نے کسی عورت کے ساتھ اونکو مباشرت کرتے نہین دیکھا نہ کبھی اونکے کمرہ کی محافظت کی مین اونکا ملازم نہ تھا یاد نہیں کہ اونھون نے اور کسی یورپین عورت کے ساتھ مباشرت کا مجھسے تذکرہ کیا۔

جب سنہ ۸۴ء مین مین بولارم مین تھا بہرام جنگ وہان نہین تھے وہ انگلستان سے واپس آئے تھے اور حیدرآباد مین تھے

مین جو ڈیشیل اور سرکاری کام حیدرآباد دیکھنے گیا تھا بطور اٹاچی امرا فی مین تعینات تھا جہان داور علی بھی تھے
مین خاتمہ ۱۸۸۳ء مین برار کو گیا اور وہان ۳ یا ۴ مہینے ٹھہرا بولرم ہو کر برار کو گیا کہ نہین سکتا کہ سیدی عنبر خانسامان
بولرام مین میرے جانے کیوقت موجود تھا اوسوقت عبدالکریم سالار کی ملازمت مین تھے کہ نہین سکتا کون عہدہ تھا
۱۸۸۴ء مین میرے بولرام جانیکے وقت وہ وہان موجود تھے کہ نہین سکتا کون سرسالار کا اوسوقت پرایوٹ سکرٹری
تھا مہدیعلی محمد صدیق و میجر گف سکرٹری گورنمنٹ تھے یاد نہین سید حسین و پامر سکرٹری تھے مشتاق سکرٹری
نہ تھے جب کبھی کوئی کام ہوتا سکرٹری سرسالار سے ملنے آیا کرتے تھے صبح آتے اور کھانے وقت تک ٹھہرتے کبھی شب
کو نہین آتے تھے اور اگر کھانے کے وقت تک آتے تو کھانا کھانے تک ٹھہرتے۔ ۴ یا ۵ دن ۱۸۸۴ء مین جب تک سر
سالار کے ساتھ مین بولرام مین تھا عبدالحق کئی بار سرسالار سے ملنے آئے تھے چھوٹے آغا اور بڑے آغا ڈاڈی کیمپ
تھے چھوٹے آغا برائے نام تھے بڑے آغا اونکا کام کرتے تھے کہ نہین سکتا اون دونومین زیادہ مصاحب تھے۔ سرسالار کے
پاس یورپین خانساماں تھا جسکو وہ انگلستان سے لائے تھے ایک یورپین ملازم کارنش نامے کتب خانہ کی نگرانی کرتا
تھا اب وہ سرکاری باغ مین مقرر ہے ۱۸۸۴ء مین ۴ یا ۵ دن تک مین نے اونکو بولرم مین نہین دیکھا وہ اکثر سرسالار کے
ساتھ جاتے تھے کہ کل اسباب اونکے چارج مین تھا مجھے یاد ہے ۴ یا ۵ دنمین سرسالار جنگ کے ساتھ مین بولرام مین
ٹھہرا تھا وہ گھوڑ دوڑ دیکھنے گئے تھے مین نے صرف ایکروز گھوڑ دوڑ دیکھی بعد اوسکے منیر الملک سے ملنے پونا
جانا پڑا ایکہفتہ سے زیادہ وہان نہین ٹھہرا یاد نہین کہ سرسالار کے ساتھ کوئی یوروپین یا ہندوستانی مہمان سوائے مہدیحسن
کے تھا سوائے عبدالکریم کے مین کسیکا نام نہین بتلا سکتا جسکو اوس ہفتہ مین مہدیحسن کو سرسالار کے مکان مین دیکھا۔ مین
اسقدر اپنے بیان مین اور بڑھانا چاہتا ہون کہ سرسالار جنگ ثانی نے اور بھی عورتون کا مجھ سے ذکر کیا جنکے ساتھ اونکو
مباشرت کا اتفاق ہوا یہ امر مسنر مہدیحسن کا حال بیان کر کے اونھون نے مجھے بتلایا اپنے محل مین ذکر کیا مین نے خود
مہدیحسن کو سرسالار کے محل مین اسٹینلی کمپنی کی لڑکیان لاتے دیکھا ہے گو سرسالار جنگ کو مباشرت کرتے نہین دیکھا ہے
۸ یا ۱۰ ممبران کمپنی آیا کرتے تھے جسمین ۶ یا ۷ عورتین ہوتی تھین مین عہدہ دار نہ تھا سرسالار صرف دو عورتون سے تعلق
کرتے تھے خود نہین دیکھا مگر اونھین سے سنا ایک عورت کو ایک کمرہ مین سرسالار کے ساتھ جاتے دیکھا باقی باہر مین
کمرہ مین دروازہ کا محافظ نہین رہا کبھی یہ دن مین اور کبھی رات مین آیا کرتی تھین کہ نہین سکتا کہ ہمیشہ ایک ہی اپنے
ساتھ لیجاتے تھے یا کئی کو مسٹر و مسنر اسٹینلی بھی اونکے ساتھ اکثر محل مین ٹھہرتے تھے مگر اور کوئی نہین آتا تھا مہدیحسن عموماً
ایسی عورتونکو اپنے ساتھ لیجاتے تھے مین کبھی نہین لاتا تھا کہ نہین سکتا کہ کمرہ کے اندر کیون سرسالار جنگ ان عورتون کو
لیجاتے تھے تمام لوگ کمرہ چھوڑ دیتے تھے لیاقت علی نے اورونکے ساتھ دیکھا ہوگا مجھے یاد نہین کہ مہدیحسن کا اوسوقت
کیا عہدہ تھا ولایت سے اگر مین نے شادی کی مہدیحسن سے واپسی کے بعد منیر الملک نے ملاقات کرائی۔ میری سامنے

منیر الملک برار سے واپس آئے مجھے اونکا پروگرام یاد نہیں ہے مہدیحسین تعلقدار صرف خاص تھے اور مین اون کو
[illegible] لیجانے کے لئے گیا۔ سرکاری طور پر مجھکو اونسے تعلق نہ تھا۔ ٹھیک تاریخ اور نہ تعداد مسز مہدیحسین سے
مباشرت کی بتلا سکتا ہون ممکن ہے دو تین مرتبہ اتفاق ہوا سو مرتبہ نہین۔ محل سرسالار جنگ مین اوس سے
تعلق ہوا مگر کہ نہین سکتا کہ ہمیشہ وہین ایکمرتبہ شب کو اونکے ولایت جانے کے قبل اتفاق ہوا مسز مہدیحسین اور میرے
درمیان عاشقانہ خطوط نہین لکھے گئے جب مسز مہدیحسین سے تعلق ہوا وہ اسی نام سے مشہور تھین سرسالار جنگ سے
مین نے ذکر کیا تھا کہ مسز مہدیحسین کو مین نے اونکے گھر پر دیکھا ہے کہ جب سرسالار نے مجھسے خواہش کی کہ مین مسز
مہدیحسین کو محل مین لاؤن۔

۴ جنوری۔ جب سرسالار جنگ سے مسز مہدیحسن کا ذکر کیا تو اونکو خوبصورتی وغیرہ کی تعریف نہین بتلائی جب مسز
مہدی نے سرسالار کے پیغام کا جواب دیا کہہ نہین سکتا کہ کون موجود تھا خیال ہے تنہا مسز مہدیحسین تھین جب مجھے
مسز مہدی سے آشنائی ہوئی تو کہہ نہین سکتا کہ بڑے آغا سے بھی اوسیوقت تعلق ہوا تھا سوا بہرام کے
کسی کا نام نہین بتلا سکتا جسنے مہدی کو سرسالار کے توشہ خانہ مین دیکھا کوئی میرا خاص کام سرسالار کی بیگم کے کمرہ
مین جانے کا نہ تھا۔ جب مسز مہدی سرسالار کے کمرہ سے نکلین اونکو مین نے شرمسار نہین دیکھا گاڑی باہر نہ تھی
سوائے منیر الملک کے کسی سے تذکرہ مین نے اس امر کا نہین کیا منیر الملک نے یہ نہین کہا کہ اونھون نے اپنی آنکھون
سے مسز مہدی کو سرسالار کے ساتھ مباشرت کرتے دیکھا بہرام جنگ اونکے مصاحب تھے بعد اوسکے پرائیوٹ سکرٹری
فریدونجی بھی سکرٹری تھے جو مکان مسلم جنگ کے ہاتھ مین نے فروخت کیا وہ بقیمت ملا تھا نہ کہ سرسالار نے مفت دیا ۲۵
ہزار کو خریدا۔ کرنل مارشل اسکے ۸۰ ہزار دیتے تھے مگر گفتگو طے نہین پائی اسکی شکایت مین نے کسی سے نہین کی تھی سرسالار
ثانی بر سر حکومت تھے آسمانجاہ وزیر تھے مجھے سال یاد نہین کوئی سرکاری خط خریداری زمین سے انکاری نہین ہے پہلے مہدیحسین سے
ذکر نہین کیا کہ مین اونکی بیوی سے واقف ہون جب مین حسب الطلب مہدیحسین سے ملنے گیا حکم چند شجاعت علی۔ عزیز مرزا موجود
تھے اور کوئی نہین مہدیحسین نے اونسے علیحدہ ہونے کو کہا اور وہ لوگ علیحدہ بیٹھے دوسری مرتبہ جب مین گیا کوئی موجود
نہ تھا یاد نہین کہ کسقدر تجھے انگلستان مین دینا ہے مسز مہدیحسن کے ساتھ میری محبت دو سال تک رہی تین مرتبہ نہین بلکہ
مین نے کئی بار اوس سے مباشرت کی دو یا تین مرتبہ محل مین اتفاق ہوا۔ اپنے چھوٹے باغ مین جہان مین رہا کرتا تھا کئی
بار اتفاق ہوا وہ خود تنہا آیا کرتی تھین مین بھی تنہا وہان رہتا تھا کہہ نہین سکتا کسقدر مرتبہ تنہائی مین وہان تعلق ہوا مسٹر
ارنر بھی وہان رہا کرتے تھے۔

[illegible] ۱۸۸۶ء کا یہ واقعہ ہے جب محل مین پارٹیان ہوتین تو وہ میرے پاس رہتی تھین کسی خاص دعوت کا ذکر نہین
کر سکتا کہ جب مسز مہدیحسین کو مین اپنے گھر لے گیا اول مرتبہ شیشہ والے کمرہ مین ایک بہت بڑا جلسہ تھا اور کل مکان

مین روشنی تھی بعد دعوت کے مہمان مکان دیکھنے اوپر گئے مین نے مسز مہدیحسین کو کوٹھے پر چلنے کو کہا ادہر اودہر پھر کر
ہم دونون پڑے تاریک کمرہ مین جہان کرم الدولہ دفتر کرتے ٹھہر گئے اور مباشرت ہوئی پہلے ہی مسز مہدیحسین سے مین نے کہہ رکھا تھا
اور وہ رضامند ہوگئی تھین مین نے اوسوقت روپیہ اونکو نہین دیا تھا ایک سونے کی زنجیر البتہ ۱۰ یا ۱۵ پونڈ کی قیمتی دی تھی
دُکان کا نام یاد نہین بعد دعوت کے مجھکو مسز مہدیحسین کے مکان پر ۵ یا ۶ بجے اتفاق ہوا وہ مجھکو کوٹھے پر لیگئی جہان تین چار کرسیان
پڑی تھین ہم دونون کھڑے رہے کہہ نہین سکتا انگلستان جانے سے کسقدر زمانہ کے قبل ۳۰ منٹ کوٹھے پر رہے
مہدیحسین واپس نہین آئے تھے عام طور پر سالار ثانی نے گرٹروڈ سے اپنا تعلق بیان کیا بڑے آغا کے بکس مین انگریز
مین نے تصویرین دیکھین اونھون نے اوسوقت اپنا تعلق بیان کیا۔ بڑے آغا نے کبھی اور کسی عورت کے ساتھ بدچلنی
ظاہر نہین کی سرسالار نے البتہ اسٹنلی کمپنی سے اپنا تعلق بیان کیا تھا ۱۸۸۳ء مین بعد استعفا سالارجنگ بڑے آغا
مرے۔ وقت وفات وہ ملازم سرسالار مین نہ تھے بڑے آغا فتح محل مین رہتے تھے جسپر اب ہائیکورٹ قابض ہے اپنے محل لوہرم
مین اونھون نے خطوط و فوٹو دکھلائے تھے اور مسز مہدیحسین سے اپنی رسم ظاہر کی تھی۔ مین نے مہدیحسین کو گرٹروڈ کو ایلین کے نام
سے پکارتے سنا ہے مین اوسکو اس نام سے نہین پکارتا تھا وہ مجھکو مصطفے علی کے نام سے پکارتی تھی بعض خطوط پر گرٹروڈ
نے لکھا تھا "میرے پیارے آغا۔ تمھاری پیاری گرٹروڈ" ایک آدہ خط مین گرٹروڈ نے خواہش کی تھی کہ بڑے آغا اور یہان
آکر کھانا کھائین اور سو رہین وہ بڑے آغا بڑے دوست میرے تھے کچھ باتین وہ مجھسے اور مین اونسے بطور راز رکھتا تھا کبھی بڑے آغا اور مسز
مہدی کو ایکساتھ رہتے نہین دیکھا مین نے بڑے آغا کے خطوط چھوٹے آغا سے اسباعث مانگے کہ خیال تھا کہ اونکے پیش کرنے کی ضرورت
ہوگی نہ کہ اسباعث کہ کسی نے مجھسے بہم پہونچانے کو کہا تھا مین اب بھی امیدوار ملازمت ہون سرور جنگ نے وعدہ نہین کیا ہے
بلکہ خود نظام نے میری عرضی پر دستخط کئے ہین جو معلوم نہین کہ مدار المہام کو بھیجی گئی یا نہین مین نے مشتاق حسین کو حکم
دکھلایا جب شہادت کے لئے مجھے طلب کیا مہدیحسین نے کہا کہ وہ میری ملاقات وقار الامرا سے کرادینگے اور تعلقداری دلادینگے۔
مین نے مہدی اور مشتاق کے خلاف ضرور بسقدر لوگون سے کہا کہ یہ اون تکالیف کا معاوضہ پارہے ہین جو انھون نے اورون کو
پہونچائین مین نے یہ نہین کہا۔ چونکہ مجھے جگہ نہین ملی اسباعث مین اونکو مزا چکھا دونگا۔ قبل پمفلٹ کے اشاعت کے
مجھسے کسی نے مشورہ نہین کیا مین نے خود ولایت سے چلنے کے قبل انگریزی عورت سے شادی نہین توڑی بلکہ
اوسکے والدین نے سگائی توڑ دی۔ سرسالار نے میری بابت کچھ روپیہ میرے قرضہ کا نہین دیا اور نہ اوس انگریزی
عورت نے کوئی میری شکایت سرسالار یا مجھکو لکھی۔

بجواب سوالات مکرر۔ سرسالار نے انگریزی عورت کے خطوط مجھے نہین دکھلائے۔ میری عمر ۲۱ اور عورت کی ۲۰ یا
۲۱ سال تھی ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اگر اوسکا باپ نہ انکار کرتا تو مین شادی کرلیتا اب اوسکی شادی ایک
ڈاکٹر سے ہوگئی ہے۔ سرسالار کے محل مین جہان چاہتا مین جاتا تھا۔ مرا کیا سبب کسی نے مجھے کوئی لالچ نہین دی ہے۔

علی محمد خان معتمد جنگ ولد عبداللطیف خان عمر ۵۰ سال بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء کو بیان کیا میں چھوٹے آغا صاحب کے نام سے بھی دوستوں میں مشہور ہوں میں سر سالار جنگ کا ملازم خاص تھا اڈی کمپ تھا بڑے بھائی کا نام محمد علی خان شجاعت شار جنگ تھا اور بڑے آغا صاحب کے نام سے مشہور تھے وہ بھی سر سالار جنگ کے اڈی کمپ تھے پانچ سال مرے ہوئے گذرے موت کے بعد انکے کاغذات انکی بیوہ کے پاس گئے میں نے دیکھے انمیں چند خطوط مسز مہدی حسن کے میرے بھائی کے نام تھے میں نے مصطفے علی کو نہیں دکھلائے مگر انھوں نے بیان کیا۔ میرے بھائی نے دکھلائے میں نے دو یا تین خط پڑھے کہہ نہیں سکتا کہ اب کہاں ہیں گم ہوئے یا چوری گئے یا تلف ہوئے میری بھاوج کے پاس رہے تھے جو میرے پاس تھیں اور اسی حد تک یہ خطوط میرے پاس رہے اب نہیں معلوم کہ کہاں ہیں صرف دو خطوط موجود ہیں ایک مہدی حسن کا اور دوسرا مسز مہدی حسن کا میں یقین کرتا ہوں یہ خط مہدی حسن کا ہے میں نے مہدی حسن کے اور خط نہیں دیکھے ہیں میں یقین کرتا ہوں خط نمبری ۲۶/۱ مسز مہدی حسن کا لکھا ہوا ہے یہ خطوط غیر ضروری کاغذات میں ملے ہوئے تھے میں نے ایک یا دو ضروری خطوط مسز مہدی حسن کے دیکھے وہ دوستانہ الفاظ میں لکھے تھے جب لفظ "دوست" درمیان مرد اور عورت کے استعمال ہوتا ہے تو بمقابلہ عورت کے درمیان استعمال ہونے کے دوسرے معنی ظاہر کرتا ہے اس سے محبت ظاہر ہوتی ہے میں نے تمام کاغذات تلاش کیے مگر پتہ نہ چلا اپنی بھاوج کی اجازت سے تمام صندوقوں کی کنجیاں میں نے لیں اور خطوط تلاش کیے۔

۲۵- جنوری خط نمبری ۸ میں چھوٹے آغا صاحب سے مطلب مجھ سے ہے میں یقین کرتا ہوں کہ سالار جنگ ایک دو مرتبہ مہدی حسن کے یہاں گئے اور وہ انگریزی سوسائٹی کے عاشق تھے۔

بجواب سوالات جرح — میں اکثر سر سالار جنگ کے ساتھ انگریزی سوسائٹی میں نہیں جاتا تھا سالار جنگ کی یہ عادت نہ تھی جب انگریز مہمان انکے یہاں ہوں تو کھانا کھانے کے بعد تھوڑے عرصہ کے واسطے دوسرے کمرے میں چلے جاتے ہوں وہ بعض اوقات جاتے تھے حقہ کے عادی نہ تھے بعد کھانے کے مثل دیگر ہندوستانی رؤسا کے وہ خاموشی سے حقہ پیتے تھے جس میں راحت دیکھتے وہی کام کرتے تھے میں کچھ انگریزی جانتا ہوں پڑھ سکتا ہوں میرے بھائی بڑے آغا صاحب مجھ سے زیادہ پڑھ سکتے تھے سر سالار جنگ انکو بمقابلہ میرے زیادہ سوسائٹی میں لیجاتے تھے پھر میں نے اس سے قبل خط نمبری ۸ نہیں دیکھا سر سالار جنگ

کی وزارت کے وقت اڈ ڈی کیمپ ہوا قبل استعفا کے مین حضور کے اسٹاف مین نوکر ہوگیا
بڑے آغا میرے ساتھ ہی سرسالارجنگ کے اسٹاف مین ہوگئے اور ایک ہی ساتھ ہمارا تبادلہ ہوا
میری ترقی کے بعد مصطفے علی سرسالارجنگ کے اسٹاف مین ہوگئے سال یاد نہین وہ ایک سال سے کم
عہدے پر رہے سرسالار اول کی وفات اور ثانی کی وزارت کے قبل عبد الکریم ملازم ہوے
مین نے کوئی مثل بڑے آغا صاحب کے کاغذات کی بعد اُنکی وفات کے مرتب نہین کی دیگر خطوط
اور اخبارات کے شمول مین مجھے مسٹر مہدی حسن کے خطوط یوہین ایک صندوق مین پڑے ملے مین نے
ایک یا دو خطوط پڑھے ۳ - یا ۴ - مین نے رکھ لیے جنمین سے دو پیش کیے ان خطوط مین وہ بھی
شامل تھے جو مہدی حسن نے میرے بھائی کو لکھے مسز مہدی حسن کے وہ خطوط شامل نہین ہین
جو تلف ہوگئے ہین وہ ایک بنڈل مین دوسرے بکس مین رکھے ہین اس بنڈل کی تلاش مین
میرے ہاتھ خطوط ۸۶ اے ۲۶ آنے بنڈل مین ۴ - یا ۵ - خطوط مسٹر و مسز مہدی حسن اور رشید
سالارجنگ ثانی اور دیگر دوستون کے تھے یہ ایک جگہ بندھے ہوے تھے تین یا چار خطوط
متذکرہ بالا مین ایک اور دو مسٹر مہدی حسن کے تھے مین نے مسز مہدی حسن کا خط نہین
پڑھا مہدی حسن کے خطوط پڑھے حلف اٹھا سکتا ہون کہ خط نمبری ۸۶ اے مہدی حسن کا اس بنڈل
مین نہ تھا بنڈل کا خط مناسب طور پر لکھا ہوا مسز اکثر لکھا کرتی تھی دونون مین دوستی تھی مسٹر
مہدی حسن نے کبھی نہین لکھا ہمارے درمیان دوستی نہ تھی بلکہ معمولی صاحب سلامت خط
نمبری ۸۶ - مین کوئی امر بیجا یا قابل شک نہین مہدی حسن اور بڑے آغا مین دوستی تھی بھائی کا لفظ
ایک دوست دوسرے کی نسبت استعمال کرتا ہے -

بجواب سوالات مکرر - مین واقف نہین کہ قبل وفات بڑے آغا صاحب نے چند خطوط
ضائع کردیے -

فخر الدین حسن ولد مرزا مہدی بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ نے ۱۰ - جنوری کو بیان کیا خط نمبری ۸۶ اے
پر مسز مہدی حسن صاحبہ کی بجاوج کے دستخط ہین -

بجواب سوالات جرح - خط نمبری ۸۶ - میرے چچازاد بھائی مہدی حسن کا لکھا ہوا ہے -

مسی کمہلائی کلرک سپرنٹنڈنٹ ریزیڈنسی ۱۱ فروری کو بیان کیا مین اس عدالت کا
محرر ہون اور گواہون کو اظہارات سناتا ہون مین نے ہنڈرک کو عدالت مین دیکھا اور ضرور
اُنکے اظہار پڑھے ہونگے مین نے یہ فقرہ کہ انھون نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے مسودہ ملیگا

پڑھکر اُنکو سنایا تھا لفظ مسودہ مخفف لکھا ہی یہ صحیح نہین ہی کہ مین نے یہ پڑھا کہ مسودہ اور کوئی شئے ہی اور کہا کہ مین واقف نہین کہ اسکے کیا معنی ہین اس دفتر مین پندرہ مہینے سے نوکر ہون اور قبل اسکے پانچ ماہ تک ڈاکخانہ مین رہا۔

بجواب سوالات جرح۔ مسٹر شیفرڈ کی معلمی مین مجھے حیدرآباد مین تعلیم ملی کوئی امتحان پاس نہین کیا تیسرے درجہ تک تعلیم پائی تھی ڈاکخانہ مین مسودہ کے لیے عام طور پر ایم ایس لکھا جاتا ہے قبل ڈاکخانہ کی نوکری کے مین اس سے واقف تھا خط کتابت مین اسکا ذکر دیکھا تھا نظام کی دوسری رجمنٹ مین ڈاکخانہ کے جانے کے قبل محرر تھا مین حلف اُٹھاتا ہون کہ ۲۹۔ اگست ۱۸۹۲ء کو مین نے ہنڈرک کو لفظ مسودہ پڑھکر سنایا۔

کپتان جان فنگلاس ملازم فوج نظام نے ۱۳۔ فروری ۱۸۹۳ء کو بیان کیا مین اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولس ہون ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو دفتر مین پمفلٹ کے بارے مین سٹیفن سن سے ملاقات کی حسب ہدایت اُسکے مین نے تحقیقات کی تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بمبئی چلے گئے ۲۷۔ اپریل کو پھر اُنسے ملاقات ہوئی اُنکی غیر حاضری مین رومن کیتھلک اسکول ماسٹر نارٹن نامے سے خط کتابت ہوئی اُسکے پاس سے پہلے خط نمبری ۱۱۴ آیا بعد اسکے خط نمبری ۱۱۵ آیا ۱۱۴ پر دستخط نہین مین نے تاریخ رسید لکھدی ہے نارٹن نے بعدہ بیان کیا کہ ۱۱۵ مین ہ سے مطلب ہنڈرک سے ہے بعد اسکے میرے پاس یادداشت آئی مین نے سپرنٹنڈنٹ کے حوالہ کی جنھون نے واپس کی کہ نارٹن کے پاس بھیجی جاے مین نے قبل بھیجنے کے مثل بھیجی جو پیش کرتا ہون کاغذ ۱۱۶ مثل اصل کے ہے سواے اسکے کہ اصل مین نام لوگون کے لکھے ہین مگر مین نے اطلاع دہندہ اول اور اطلاع دہندہ دوم کو لکھا اسکے بعد خط نمبری ۱۱۷ نارٹن کا لکھا ہوا میرے پاس آیا جس قیمتی شہادت کا اُسمین ذکر ہے اس سے مین آگاہ نہین مجھے جو کچھ اطلاع سرکاری حیثیت مین ملی وہ نارٹن سے بہم پہونچی مین واقف ہون نارٹن اور مہدی حسن کے درمیان معاہدہ ہوا تھا خط نمبری ۱۱۸ پر مہدی حسن کے دستخط ہین اور مکرر عبارت انھین کی لکھی ہوئی ہے واقف ہون کہ حسب تحریر ۱۱۸ نارٹن ۲۵۰۔ کا دعوی دار ہے جسکے متعلق خط کتابت ہوئی ہے خط ۱۱۸ اسٹیفن سن کے قبضہ مین رہا تھا مگر بعد اسکے اُنکے اور نارٹن کی رضامندی سے مجھے ملگیا ۱۹۔ جنوری کو کرنل لڈو نے مجھے حکم دیا کہ خط ۶۸۔ اُنکے حوالہ کرون جو مین نے دیدیا واقف ہون کہ نارٹن کو دو ہزار کے

نوٹ اور ۳۵۰ حلف دیئے واقف نہین کہ کیونکہ صرف ہوا کوئی حساب اُنھون نے نہین دیا ۔

بجواب سوالات جرح ۔ دو ہزار کے نوٹ میرے سامنے دیئے گئے ۵۲۰ ۔ دو مرتبہ میرے ذریعہ سے دیئے گئے اُن رقوم کی بابت کوئی رسید نارٹن سے نہین لی گئی اور نہ خط نمبری ۱۰۴ پر یادداشت لکھی گئی خود واقف نہین کہ یہ روپیہ زیر معاہدہ واجب تھا یا اور طرح سے دیا گیا ذاتی طور پر مترا سے واقف ہون ہوکل کتنا بازار مین اسٹیفن سن اور نارٹن کے ساتھ مترا کے گھر گیا یہ واقعہ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کا قبل روپیہ دینے کا تھا مین تین مرتبہ گیا اور آخری مرتبہ یہ دونون میرے ساتھ تھے اور دوسری مرتبہ خالی نارٹن اور دونون ملاقاتین ایک ہی روز ہوئین اول شام کو اور دوسری ۸ بجے شب کو تیسری دوسرے روز صبح کو ہوئی اول مرتبہ ہم سب کوسچے پر چلے گئے اور اسٹیفن سن نے مترا سے کہا کہ پمفلٹ کے بارہ مین تمام کاغذات دیدو مترا نے کہا کہ وہ کاغذات نہین دیسکتے اور خواہش کی کہ ہملوگ آٹھ یا نو بجے جائین جب وہ کاغذات دیدینگے کاغذات سے مطلب مسودہ پمفلٹ سے تھا اسٹیفن سن نے ایک ہزار دینے کا وعدہ کیا نارٹن نے مترا سے یہ انتظام پہلے کیا تھا کہ یہ روپیہ اُنکو دیا جاسے اسقدر انتظام کے بعد ہملوگ مترا کے پاس گئے تھے چونکہ مترا نے کوئی جواب نہین دیا اس باعث ہم چلے گئے قبل چلنے کے اسٹیفن سن نے پوچھا کہ کون شخص بانی اس پمفلٹ کا ہے مترا نے چند نام بیان کیے جسمین نواب مہدی علی کا نام تھا مترا نے بیان کیا مسودہ مہدی علی کا لکھا ہوا ہے مترا نے یہ بھی کہا کہ اگر مقدمہ دائر ہوا نارٹن اور رانورانڈی صاحب بیرسٹری مین اونیگے عرصہ تک مقدمہ چلے گا اور لطف ہوگا جہانتک مجھے یاد ہے مترا نے پمفلٹ کے بارے مین کوئی بات قبول نہین کی مین یہ سمجھا تھا کہ مترا امید کرتے تھے کہ ایسا دعوی ہوگا دوسری مرتبہ جانے کے وقت کوئی بات وقوع مین نہین آئی مترا نے ملاقات نہین کی بلکہ دوسرے روز بلوایا تیسری مرتبہ بھی کچھ مطلب نہین نکلا مترا نے ہمکو ٹال دیا سواے ہم دو یا تین آدمیون کے اور کوئی شخص سواے مترا کے موجود نہ تھا مین واقف ہون کہ اس دلوزا د کا ذکر آیا ہے مگر کہہ سکتا نہین سکتا کہ ان ملاقاتون کے وقت ذکر ہوا پمفلٹ کے بارے مین کوئی خط مترا نے واسدیو راؤ کی طرف سے پڑھکر نہین سنایا بعد اسکے مترا کے یہان کبھی نہین گیا ان تینون ملاقاتون کے درمیان مترا نے کوئی خطوط ایسے نہین دکھاسے جو حکام عالی سے اُسکو ملے ہون ۔

بجواب سوالات مکرر ۔ مین نے سنا تھا کہ ۴ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو مترا نے محافظت کے واسطے

عدالت کے روبرو درخواست دیتی اسکے بعد ہم مسٹر ... کے پاس نہین گئے ہم مسٹر ... کے یہان حال لینے آئے تھے علاوہ مہدی علی کے نام کے مصنفین کی فہرست مین گریبل سید علی سرور جنگ چراغ علی و منصب علی کا نام بیان کیا گریبل نے مسودہ صحیح کیا ہم یقین کرتے تھے کہ مسٹر ... جو کچھ بیان کرتا ہے وہ ٹھیک ہو مگر اسکے یہان ہمارے جانے اور اسکی ملاقات سے کوئی نتیجہ نہین نکلا۔

جان میری نارٹن ولد ٹامس نارٹن ہیڈ ماسٹر اسکول چیدر گھاٹ نے ۱۶۔فروری کو بیان کیا آخر اپریل ۱۸۹۲ء مین اول مرتبہ گوا ہان ریکارڈ پریس سے ملاقات ہوئی قبل اسکے کیپان فنگلاس مجھسے ملے تھے خط ۱۱۴ میرا لکھا ہوا ہے اس سے پہلے کا کوئی خط یاد نہین جو پمفلٹ کے بارے مین انکو لکھا گیا ہو خط نمبری ۱۱۴ مین حوالہ ہنڈرک کا ہے اسوقت اُسنے انعام نہین مانگا تھا خط نمبری ۱۱۶ کا یہ بیان کہ وہ ارادہ کیے ہین روپیہ انکو دیا جاسے صحیح نہین ہے مجھے کوئی اختیار ایسے بیان کے لکھانے کا نہین تھا مین نے اپنی جانب سے یہ بیان لکھا قبل محنت کرنے کے مین دریافت کرنا چاہتا تھا رقم انعام کی کیا ملیگا مین نے پہلے معلومات بہم پہونچانے سے انکار کیا تھا ہنڈرک نے مجھے اطلاع دی کہ ہیننگ اُسکا انعام دوسری جانب لینے والے تھے نہین معلوم یہ صحیح تھا یا جھوٹ خط ۱۱۴ کی تحریر کے وقت تک ہنڈرک ہی ایک شخص تھے جن سے اس بارے مین ملاقات ہوئی تھی ۲۳ و ۲۷ کے درمیان فنگلاس سے ملاقات ہوئی اس عرصہ مین فنگلاس کی بابت ذکر کیا مین اپنے دستخطی خط نمبری ۱۱۵ پر پہچانتا ہون اس خط کے سننے کے بعد مجھے یاد پڑتا ہے کہ فنگلاس نے انعام کی بابت مجھے اطمینان دلایا اُنھون نے یہ نہین کہا کہ مہدی حسن سے روپیہ ملیگا بلکہ کرنل لڈلو کا تذکرہ کیا نہ اُنھون نے کوئی تحریری یا مطبوعہ اشتہار دکھلایا تحریر خطوط کے قبل ہنڈرک سے گفتگو ہوئی تھی خط ۱۱۵ کے لکھنے کے پہلے ہنڈرک سے گفتگو ہوئی تھی جسکی کوئی یادداشت موجود نہین ہے جو کچھ اُن لوگون نے بیان کیا وہ یہان قلمبند ہے ہنڈرک میرے پاس ورگیا کو لایا تحریر خط کے قبل نہین لائے تھے بعد اسکے فنگلاس کے ذریعہ سے مین نے ورگیا کا بیان قلمبند کرکے اسٹیفنسن کو بھیجا ۲۲ اپریل کو ہنڈرک نے اپنا بیان دیا جو پیش کرتا ہون جو اُنھون نے میرے سامنے لکھا تھا ایک بیان زبانی اور ایک بیان تحریری دیا تھا پہلے تحریری تھا بعد اسکے زبانی کل مضمون اظہار نمبری ۱۱۶ مد نے دیا تھا تحریر کے وقت وہ میرے دباؤ مین نہ تھے اظہار ۱۱۶ و ۱۱۶ خاتمہ اپریل پر

فنگلاس کو دیے گئے ۲۱۱- پر میرے دستخط مین ۲۰ مئی تک مجھے کچھ بھی روپیہ اپنے گواہون کیواسطے
نہین ملا تھا ہنڈرک ڈرگیسا کا اظہار لے چکا تھا اسوقت تک ان لوگون نے روپیہ نہین مانگا
تھا اور نہ کبھی روپیہ کے باعث مجھے تکلیف ہوئی تھی جن لوگون کا ہنڈرک نے ذکر کیا اُن سے
۲۰ مئی تک ملنے کی کوشش نہین کی ممکن ہے کہ ہنڈرک اور ڈرگیا سے آدمیون کے لانے کو کہا
جنکے اظہار کیے مین نے صرف اسقدر تصدیق کی کاز کے پاس اسپتال مین حال دریافت کرنے گیا
یہ پہلی ملاقات ہوئی مین تنہا گیا تھا ہنڈرک اور ڈرگیا کے بیانات کے متعلق مین نے اُنسے
کہا کاز نے فوراً ان بیانات کو صحیح قبول کیا نام کمپوزیٹر تبلائے جاب اور فیشر کا تعلق بھی
بیان اُنھون نے بیان کیا سب صحیح ہے گو ۲۰ مئی تک کمی سرمایہ کی وجہ سے مجھے تکلیف نہین
ہوئی مگر مین نے روپیہ طلب کیا محض اپنے فائدہ کے خاطر مین نے اسٹیفن سن کو روپیہ کے لیے
دق کیا انھون نے کہا جب تک کہ مین اسطرح سے روپیہ نہ مانگون نہ ملے گا مین نے خط ۲۰ ۱۱- کی تحریر سے
یہ خواہش کی کہ لوگ اسوقت تک اظہار دینا نہین چاہتے جب تک روپیہ نہ ملے یہ صحیح نہین ہے
ملکہ روپیہ حاصل کرنے کو مین نے لکھا ۱۰- فروری کو پانسو روپیہ خط نمبری ۲۷ ۱۱- مین خود اپنے لیے
مانگے جب مین نے یہ لکھا کہ اس رقم سے مین ضروری شہادت حاصل کر سکون گا تو کسی خاص شہادت کا خیال
نہ تھا یہ بیان کسی خاص اہم شہادت کی نسبت غلط تھا فنگلاس نہ اسٹیفن سن نے یہ تحریک کی کہ کرنل لڈلو
کو ایک غلط بیان لکھواون گو خیال اُنھون نے پیدا کرایا مجھے امید نہ تھی کہ یہ خط کرنل لڈلو کو دکھلا
جائیگا۔

سوال کیس خیال کی اُنھون نے تحریک کی تھی ؟

جواب ۔ اسٹیفن سن سے ملاقات ہوئی تھی مین نے اُنسے کہا کہ اہم شہادت دستیاب ہوسکتی
ہے گو مین مفت کام نہین کر سکتا اُنھون نے کہا کہ یہی لکھو جس تحریک پر مین نے خط ۲۰ ۱۱ لکھا یہ
غلط ہے کہ مین نے شہادت کے لیئے ہنڈرک کو پانسو روپیہ دینے کا وعدہ کیا کچھ دینے کو کہا تھا
رقم معین نہین کی تھی جولائی یا اگست کا وعدہ اپریل مین وعدہ نہین ہوا مجھے امید نہ تھی کہ وہ مفت
کام کرینگے اُنکو کچھ دینے کا ارادہ تھا جس ارادہ کی مین نے اُنکو اطلاع نہین دی پانچ روپیہ بطور
بیانہ دیے تھے انھون نے یہ نہین پوچھا کہ اُنکو کیا ملے گا مین نے خاکی کپڑے کا جوڑا بعد مین دیا
وہ مانگنے کو خط لکھا کرتے تھے اور مین اس امید مین کہ آگے ملجائیگا روپیہ دیدیا کرتا تھا ۱۲ مئی کو
اپنی مرضی سے نہ کہ اسٹیفن سن کے حکم سے مسٹر اسے ملنے گیا ۔ کاز سے ملاقات کے بعد مسٹر اکے پاس گیا

مسٹر کو ایک ہزار روپیہ دینے کو کہا جسکی اطلاع اسٹیفن سن نے کو دی جو جسے اسی روز آنکھے اور
فنگلاس کے ساتھ مسٹرا کے یہان گیا مسٹرا نے بیان کیا کہ پمفلٹ کی اشاعت سے اُنکو کوئی واسطہ
نہین کرنیل سے صحت کی بھی چرنع علی سازش مین شامل ہتھے اور مہدی علی نے مسودہ تیار
کیا تھا شاید کہا ہو کہ عبدالعلی سازش مین شریک تھے دوسرے روز ۸ بجے مسٹرا نے بلوایا
اس شام کو فنگلاس کے ساتھ مسٹرا کے یہان مین گیا اسٹیشن پر ہلوگ نہین گئے مسٹرا تو چلا نہین جاتا ہے
دوسرے روز آٹھ اور نو بجے صبح کے درمیان مسٹرا سے ملنے ہم لوگ گئے اسٹیفن سن اور فنگلاس
کے چلے جانے کے بعد مین تنہا مسٹرا کے پاس گیا اور انھون نے مجھسے بیان کیا کہ واسد پورا
کل جھگڑے کی جڑ ہے مین اُسی ملاقات پر افشاے راز کے لیئے مین نے دو ہزار کا وعدہ کیا
دوسرے روز اسٹیفن سن سے فنگلاس کے ساتھ ملاقات ہوئی اور مین نے بیان کیا
بغیر وعدہ انعام مجھسے محنت کرنے کی خواہش نہین کر سکتا کہ ۴ مئی کو اسٹیفن سن نے اس
خط کے باعث گفتگو نہین اور مین نے خلاصہ شہادت نہین دیا ۴ مئی کو اسٹیفن سن نے
کانر کی گفتگو کا خلاصہ بیان کیا جنھون نے یہ کاغذات دینے کو کہا تھا اول ایک خط بزبان
فارسی بنام مسٹرا دستخطی مہدی علی تیسرے کچھ حصہ مسودہ رسالہ زبان فارسی جسوقت کانر نے
یہ بیان کیا مین سمجھا کہ وہ ایمانداری سے کہتا ہے اسٹیفن سن سے یہ نہین کہا کہ کانر مجھکو
بیوقوف بناتا تھا مین نے اُنسے یہ نہین کہا کہ کانر دس ہزار مانگتے ہین یہ کہا کہ کلب گھر مین ایک
گھنٹہ تک کانر کے ساتھ رہے اور مین نے ان کاغذات کے لیئے انھین پانچ ہزار دینے کا
وعدہ کیا مین نے یہ بھی کہا کہ ایک خط فیشر کا بنام کانر ہنڈرک کے قبضہ مین ہے جو
مین کبھی پیش نہین کر سکا ۵ مئی کو پھر اسٹیفن سن سے ملاقات ہوئی اور مین نے راے دی
کہ کانر مسٹرا پر دغا بازی کا الزام عاید کرے اور مین تمام شہادت اشاعت ثابت کرنے
کو دیدون اور چھ ہزار روپیہ خرچہ کی بابت استغاثہ کی جانب سے مجھکو اور کانر کو
دیئے جائین یاد نہین کہ کیونکر ان چھ ہزار کی تقسیم ہوتی مجھے بڑا حصہ ملتا اسیر و سعد اللہ
سے ملاقات ہوئی اور اُنھون نے کہا کہ اصل کاغذات مسٹرا سے مل گئے ہین کہ جو گورنمنٹ
کے حوالے کرنے کو وہ تیار ہین بشرطیکہ اُنکے چار لڑکون کی تعلیم کا خرچہ دیا جاوے۔
۶ مئی کو یہ حال مین نے اسٹیفن سن سے بیان کیا ۸ مئی کو مبلغ پانچ سو روپیہ اسٹیفن سن
سے اخراجات کے لیئے ملے مجھے معلوم نہین کہ ہرمز جی نے دس ہزار روپیہ دینے کا

وعدہ کیا تھا ۸ مئی کو مین نے ناراضی ظاہر کی کہ کیون مقدمہ متر اکے خلاف دائر ہوتا جنکے
سزایاب کرنے کو میرے پاس کافی شہادت تھی اگر اسٹیفن سن بیان کرین تو مجھے انکا بھی گا
کہ دس ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ ۸ مئی کو اسٹیفن سن نے ان لوگون کے واسطے کیا جو مصنفین کا
پتہ لگائین اب مجھے یاد آیا کہ انھون نے ایسا کہا تھا کہ مہدی حسن انعام دینگے انھون نے اسی ملاقات
مین کہا تھا کہ وہ میرا براہ راست تعلق ہرمزجی و مہدی حسن سے کر دینگے کہ مین اپنے شرائط کا
تذکرہ کرو میری موجودگی مین ہرمزجی نے کاٹز کو ہدایت بذریعہ تار کی کہ مسٹر فنیشر بمبئی سے آئین
جس سے وادی پر مین نے ملاقات کی ۲۰ مئی کو ہرمزجی کے یہان گیا اور کاغذ ۱۱۸ تیار
ہوا اسوقت مہدی حسن اور میرے درمیان تنازعہ ہو مین اس معاہدہ کے اندر نصف رقم کا
دعویدار ہون علاوہ پچاس روپیے کے تین سو روپیہ مجھے اسٹیفن سن سے ملے علاوہ دو ہزار
جو مجھے ملے ایکہزار اسٹیفن سن نے مہدی حسن کے سامنے دیئے اگست ۱۹۲۳ء کا یہ واقعہ ہے
جب ہوم سکریٹری سے براہ راست تعلق کی تجویز اسٹیفن سن نے کی مین نے انکار کیا اور
اگست تک کوئی تعلق نہین پیدا کیا جولائی مین گواہون کی تیاری کے لیئے اسٹیفن سن نے ہدایت
کی آخر جولائی مین اسٹیفن سن سے گفتگو ہوئی مین نے گواہون کی تیاری سے اسوقت تک
انکار کیا جب تک کہ ۲۵۰ روپیہ مجھے نہ ملا مین اسٹیفن سن نے کہا کوئی خوف کی جگہ نہین ہے
اسی کے بعد فوراً کاٹز کو تار مدراس مین دیا کہ وہ آئین ۲۳ کو ۲۵۰ روپیہ مین نے مانگے
اسٹیفن سن نے میرے دعوے سے انکار کیا اس بارے مین کوئی خط مہدی حسن نے نہین بھیجا۔
مجھے ایکہزار کے ملنے کے قبل یہ امر وقوع مین آیا دوسری رقم ہزار کی اسٹیفن نے اگست مین
دی مہدی حسن لکھنؤ جا چکے تھے دو ہزار حسب معاہدہ ملے ۲۵۰ روپیہ جو پہلے ملے تھے اور
یہ رقم اسوقت تک ملکر میرے وعدے کو پورا کرتی ہین جب تک متر اکو سزا نہ ہو خط ۱۲۰ میرا
لکھا ہے ۲۵۰ کی رقم وصول کی ہے ۲۵ جولائی کی تحریر مین پورا سامان شہادت ۱۹ مئی کو حوالہ استغاثہ ہوا
ان الفاظ سے ”اگر مجھے روپیہ نہ ملا تو مجھے امید ہے کہ نتیجہ کے لیئے آپ مجھے بدنام نہ کرینگے“
یہ مطلب تھا کہ مین مقدمہ سے علیحدہ ہو جاؤنگا کیونکہ استغاثہ کے پاس شہادت صرف
کاغذ پر تھی اور گواہ بلا میری امداد حاضر نہین ہو سکتے تھے کیونکہ استغاثہ گواہون کے
نام اور پتہ اور اظہار سے صرف واقف تھے اس باعث میری دھمکی ہی تھی کہ مین اپنا دباؤ
کا تزہ بر گیا۔ اور ہنڈرک سے ہٹا لونگا میرا مطلب تھا کہ اس دھمکی سے اسٹیفن سن مہدی حسن کو

مطلع کرین جنھون نے کوئی اسکا خیال نہین کیا اور جب تک کہ اگست مین مہدی حسن سے ملاقات نہین ہوئی مجھے ایکہزار نہین ملے مین نے مہدی حسن کو دو بارہ دھمکی نہین دی اس روز اسٹیفنسن سے ملاقات ہوئی اُنکے پاس دو ہزار تھے جو اُنھون نے بیان کیا اُنکو ہرمزجی سے ملے تھے مین نے کہا مجھے دو وہ مجھے مہدی حسن کے پاس لے گئے جنھون نے میری خدمت کا حال سنکر ایکہزار دلائے اپنی جیب سے مین نے کانر کو کچھ نہین دیا بلکہ مہدی حسن کا روپیہ دیا قبل مدراس جانے کے کانر کو کچھ نہین ملا تھا واپسی پر اسٹیفنسن سے ۷۵ مہدی حسن سے دفعہ اول ۵۰ - دفعہ دوم ۱۱۰ - دفعہ سوم ۲۰۰ - ملے ۷۵ - قبل مقدمہ اور مابقی بعد مقدمہ دیے گئے ۷۵ - ہی کی رقم اسٹیفنسن نے کانر کو دی تھی مین نے ۳۵ - چھپائی کی بابت دیے تھے باقی روپیہ کانر کو کھانے کی بابت دیا تھا اور رقم معلوم نہین مین نے مزا یا بی مترا پر کانر کو ایکہزار اپنی جیب سے دینے کا وعدہ کیا تھا تمام چھاپنے والون سے واقف تھے ڈر گیا سے کچھ وعدہ نہین ہوا ہنڈرک سے کچھ دینے کا وعدہ ہوا مگر مین نے رقم مقرر نہین کی ہنڈرک اور کانر کے سوا کسی دوسرے گواہ سے روپیہ کا وعدہ نہین کیا گیا فنشر کو بمبئی سے آنے کا خرچہ دیا گیا ہنڈرک نے فنشر کے ۴۸ - صفحون کا پروف نہین دیا مین نے اُنسے مانگا تھا مگر اُنھون نے نہین دیا مین نے کانر اور ہنڈرک سے مانگا تھا اُنھون نے لکھا پروف پڑھنے کے متعلق رچرڈسن نے ایک پرت دینے کا وعدہ کیا اُنھون نے بیان کہ ۴ - یا ۸ - صفحون کا مضمون اور ٹیٹل پیج تھا اُنھون نے مجھسے تقطیع یا ٹیپ کا حال نہین بیان کیا اور نہ چھاپنے کی وجہ بیان کی -

بجواب سوالات جرح مین اسکے بتلانے سے انکار کرتا ہون. مین مسٹر نارٹن کونسلی ڈفنس سے کیا رشتہ رکھتا ہون یقین کرتا ہون کہ اسی خاندان سے ہون دو چار پشت کا فرق ہے پمفلٹ کے اشاعت کے بعد کپتان فنگلاس نے اپریل مین میری مدد چاہی پمفلٹ اُنکے آنے کے قبل پڑھ چکا تھا کپتان صاحب نے پہلے وعدہ انعام نہین کیا اُنھون نے نج مین امداد مانگی مین نے ہنڈرک سے گفتگو کی وہ نج مین مجھ سے ملنے آئے تھے مین نے انسے پمفلٹ مانگا اُنھون نے لاعلمی ظاہر کی دوسرے روز وہ میرے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا مین انھین اطلاع دے سکتا ہون مین نے وعدہ کیا جسپر اُنھون نے کاغذ ۱۶ لکھا ہنڈرک نے بیان کیا سوا مضمون کاغذ کے اور کسی شے واقف نہین مین نے فنگلاس کو خط لکھا جو پیش نہین ہوا وہ

خط نمبری ۱۱۴-و ۱۱۵-و ۱۱۶- نہین ہین خط ۱۱۴- و ۱۱۵- منڈرگ سے اطلاع کئے کے قبل لکھے گئے تھے اور خطوط ۱۱۷ و ۱۲۰ بعد لکھے گئے شہادت جمع کرنے کی غرض سے میں کے شاہی گنی دکان پر ۱۱ اسکو کاغذ دیکھنے گیا جو انھون نے دکھلائے جسکے ملنے پر مین شامی سے ایک کاغذ مانگا جو رکارڈ پر پیش کیا تھا انھون نے نمونہ کاغذ یا اور تاریخ روانگی کے لیے کھاد دیکھنے کا وعدہ کیا یہ نمونہ مین پیش کرتا ہون جو ہو ۲ مئی کے درمیان ملاکیتان صاحب اور مین سنے پمفلٹ کے کاغذ کا مقابلہ کیا بعد اسکے کانزسے ملاقات کی اور سوامی کابل بابت کاغذ مانگا شوامی کے دستخط پہچانتا ہون جو بل پر موجود ہین مین سے پھر کچھ دریافت کرنے کی خواہش نہ کی کیونکہ رسالہ تقسیم ہوا کانز کچھ حال بتا نہ سکے مین دیکھا اسٹیپ فردش کے یہان گیا اور اسکا کھاتہ دیکھا آیا سعد اللہ سنے نور وپیہ کے اسٹامپ خریدے یا نہین دنکیا نے اظہار لکھوایا مین سنے اسکے بعد دریافت کرنے کی کوشش کی کس نے تپہ لکھے یہی مین نے کارروائی کی مترا کی چلک امی کانز کا تپہ نہین لگایا اول مرتبہ مترا کے یہان تنہا گیا سوامی چند کاغذات متعلق پمفلٹ قبول کرنے کے مترا نے یہ قبول نہین کیا کہ انکو انطباع یا اشاعت رسالہ سے تعلق تھا مترا نے ایکہزار روپیہ لینے سے اقرار کیا تھا مگر دو ہزار کا دوسری مئی کو خواہش کی دوسری مرتبہ تنہائی مین مترا نے قبول کیا کہ وہ چار ہزار پر راضی ہو جائینگے دو ہزار اپنے لیے اور دو ہزار واسدیو کے لیے۔

اس مرتبہ مترا نے کہا کہ کاغذات واسدیو کے پاس ہین واسدیو کا خط دکھلایا جسکے دستخط مین پہچانتا ہون واسدیو راجہ مورو ٹی مندر ہی کے سکرٹری تھے خط انکالانولی سے آیا تھا تاریخ مجھے یاد نہین شاید وہ مئی کا ہو مترا نے مجھے پڑھنے کو دیا تھا بعد اسکے واپس کیا اور علیحدہ کرنے سے انکار کیا اسٹیفنس اور مترا و واسدیو کے درمیان ملاقات کے وقت مین موجود نہ تھا جب مترا نے دو ہزار روپیہ اپنے واسطے اور دو ہزار واسدیو کے واسطے مانگے تھے اور کہا تھا کہ اپنی جگہ پر متعین کیا جاوے مترا نے کہا کہ بلا انکے کچھ بھی نہین ہو سکتا انکے ہاتھ مین معاملہ کی کنجی ہے اور بلا انکی امداد کے اسٹیفنس یا پولیس کاغذات حاصل نہین کر سکتے ۹- مئی سنہ ۱۹۰۹ء کو مترا سے ملاقات کے وقت مین موجود نہ تھا- جب دونون نے کہا کہ دو ہزار نبک بنگال یا کسی یورپین افسر کے پاس جامین اسوقت موجود نہ تھا کہ جب مترا سنے اسٹیفنس سے کہا کہ چند شرائط کے ساتھ وہ تحریری وعدہ کرین کہ انکو روپیہ دیا جاویگا مترا اسوقت غربت مین بونگال لنعامین رہتے تھے اور اخبارات مین لکھا کرتے تھے-

ہنڈرک سنے مجھسے نشر کے خط سمی کانز کا ذکر کیا جو مین نے کبھی نہین دیکھا مین نے ہنڈرک سے کہا کہ مجھے

خط دکھلاؤ انھون نے دکھانے کا وعدہ کیا تھا جس روز فنگلاس کے ساتھ اسٹیشن پہونچا
پہلے مترا کے یہان گیا مگر پتہ نہ چلا خط ۱۱۷-۱۱۴ کے بیانات محض روپیہ لینے کی غرض لکھے گئے تھے
ہنڈرک نے مجھسے بتفصیل بیان کیا تھا کہ کیونکر مترا انکو توڑنا چاہتے تھے ۔

بجواب سوالات مکرر۔ اس مقدمہ کے متعلق مین نے مسٹر رورا سے ملاقات نہین کی مین برابر
مہدی حسن سے ملتا ہون اور تمام معلومات انکو پہونچاتا ہون مین خیال کرتا ہون کہ ۱۳-۱ وحال کو
انسے ملا مہدی حسن پہلے سے واقف تھا کاغذ سے یہی ثبوت حاصل کرچکا ہون کوئی بیان مترا
انکے حامیون کو نہین دکھایا کل مترا نے مجھے لوامش کی تھی تم کونسلی سے ملاقات کرو مگر مین نے
جانے سے انکار کیا مترا سے جب کبھی روپیہ دینے وعدہ کیا گیا تو اس غرض سے کہ وہ دوسرون
سے کاغذات حاصل کرین اور انھون نے کبھی اپنے تئین پمفلٹ کا طبع وشائع کرنے والا بیان
کیا مین کچھ بھی مترا یا انکے حالات سے واقف نہین ہون ۔

ہری بالکرشن جوشی کاک حیدرآباد ل نے ۱۷- فروری کو بیان کیا مین مسٹر سیمور کی کے کارخانہ
مین نوکر ہون ملازمت کی وجہ سے شہادت دینے مین تامل ہے پہ سال مترا سے مجھکو واقفیت تھی
لفافہ وخط نمبری ۱۲۱ و ۱۲۱/۱ میرے لکھے ہوے ہین ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ع کو مترا سے
ملا تھا ڈاکٹر راج گوپال کے ساتھ ۱۱ بجے دن کو ملنے گیا تھا بیل گاڑی مین جا رہا تھا راستہ مین
ڈاکٹر کو سوار کرا کے مترا کے مکان پر گیا ڈاکٹر راج گوپال میرے مکان سے تھوڑے فاصلہ پر
رہتے ہین مین نے مترا کو بواسیر مین مبتلا دیکھا صرف ایک منٹ ٹھہر کر سکندرآباد چلا گیا سکندرآباد کو
واپسی پر راج گوپال سے پھر ملاقات کی ۱۴- مارچ کو مترا سے ملنے مین نہین گیا کیونکہ وہ کسیقدر
اچھے ہوگئے تھے یہ خط جعلی نہین ہے راج گوپال کے دستخط پہچانتا ہون خط ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴
و ۱۲۵ و ۱۲۶- انکی تحریر ہے ۔

بجواب سوالات جرح ۱۰- سال سے سیمور کی کے کارخانہ مین جن نوے روپیہ پاتا ہون
دو سال سے مترا کو جانتا ہون مارچ ۱۸۹۲ع سے واقف ہون پہلی ملاقات بطور ایجنٹ
اورنیٹل بیمہ کمپنی ہوئی ۔ ہم ایک دوسرے کے یہان آتے جاتے تھے آٹھ مرتبہ کے
قریب انکے یہان گیا ہونگا جنوری ۱۸۹۲ع مین اپنے حصہ کا روپیہ دینے گیا تھا جنوری
اور مارچ کے درمیان جانے کی یاد نہین قبل جنوری براے معاملہ داری کے
کوئی خط مترا کو نہین لکھا ۔ ۱۴- مارچ کے بعد بھی کوئی بیج کا خط نہین دیکھا خط

نمبری ۱۰۱ - کا میرے یہاں جواب ہوگا جو میں کل لاؤں گا خط ۱۰۱ - ہمارے دفتر سے لکھا گیا
ہے میں نے یہ چپراسی کے ذریعہ سے بھیجا تھا یا نہیں چپراسی مسٹرا کا جواب لایا جب میں مسٹرا کے
گھر راج گوپال کے ساتھ چلا واقف نہ تھا کہ اُنکو بواسیر کی بیماری ہے راستہ میں راج گوپال
نے خواہش کی کہ اُنکو مسٹرا کے گھر تک پہونچاؤں وقت ساڑھے دس اور گیارہ کے درمیان
تھا قبل راج گوپال سے ملنے کے مسٹرا کی راج گوپال سے ملاقات ہوئی تھی جب مسٹرا کے
کمرے میں گیا دیکھا بیمار پڑا تھا ایک چادر پڑی تھی رضائی نہ تھی کیونکہ گرمی تھی وہ دھوتی پہنے
اور چادر اوڑھے تھے راج گوپال نے میرے سامنے گفتگو نہیں کی مسٹرا کا نوکر موجود
تھا جسکا نام یاد نہیں قبل مسٹرا کے یہاں جانے کے میں دھولیڈی کا تماشہ دیکھنے گیا تھا ۹ بجے
صبح گیا اور ۱۰ بجے واپس آیا میرے گھر میں لوگ واقف تھے کہ کہاں جاتا ہوں گو یہ نہیں معلوم
تھا کہ کسکے یہاں تیس یا چالیس دوستوں کے یہاں گیا کہ وہ شریک تماشہ تھے مقدمہ
دائر ہونے کے بعد مسٹرا سے دو یا تین بار ملاقات ہوئی کل ہی شام کو ملاقات ہوئی پوچھنے
گیا کہ کیوں شہادت میں طلب ہوا دو یا تین ماہ پہلے کل سے قبل ملاقات نہیں ہوئی تھی کبھی
مسٹرا سے مقدمہ کی بابت گفتگو نہیں ہوئی جب دو یا تین ماہ قبل ملاقات ہوئی تھی اُنھوں نے
شہادت میں طلب کرنے کو کہا تھا میں نے جواب دیا تھا میں کچھ واقف نہیں ہوا اور خواہش
کی کہ میں حاضری پر مجبور نہ کیا جاؤں -

۱۸ [illegible] دوسری یا تیسری مرتبہ کی یاد نہیں کہ کب مسٹرا سے ملاقات ہوئی نہ یاد ہے کہ کسقدر عرصہ ہوا جب میں نے کہا
کہ شہادت میں مجھے طلب نہ کرو اُنھوں نے جواب دیا کہ اپنے دستخطوں کی تصدیق کے لئے تمھاری شہادت کی
[illegible] ہوگی نہ خط مضمون نہ تاریخ خط بیان کی گو میں نے خط مانگا مگر خط ۱۲۱ - کا اُنھوں نے ذکر
[illegible] وہ حالات اُنھوں نے نہیں بیان کیے جس باعث خط لکھا گیا بعدہ مسٹر اجلو نے خط
[illegible] بھیجے اطلاع دی مجھے اُنھوں نے طلب کیا اور پوچھا کہ کیا خط ۱۲۱ - میرا لکھا ہوا ہے تین یا
چار [illegible] ہوئے جب مسٹر اجلو نے بلایا تھا کہہ نہیں سکتا کہ مسٹر نارٹن کی تقریر کے قبل یا بعد
[illegible] تقریر کا حال سنا ہے مگر پڑھی نہیں ہے میں نے مسٹر اجلو کو بیان لکھوایا اُنھوں نے
[illegible] پوچھا یاد نہیں کہ راج گوپال کے لیے جانے کا واقعہ اُنسے بیان کیا چند [illegible]
[illegible] کے یہاں ٹھہرا تھا ہوں شب کو مسٹرا سے نہیں بیان کیا کہ کس قسم کی شہادت
[illegible] کرتا ہوں کہ مسٹر تیمور کی مہدی حسن کے دوست ہیں اور وہ یہ نہ چاہینگے کہ آپ

خلاف شہادت دیجاے گی صاحب سے اس مقدمہ کے بارے مین کوئی گفتگو نہین ہوئی اور نہ انھون
نے اشارتاً یا کنایتاً ظاہر کیا کہ اگر مین شہادت دون گا تو وہ ناراض ہونگے نہ کسی ملازم ہل نے
کہا کہ صاحب شہادت دینے سے ناراض ہونگے مین متر اکا خط ۱۴- مارچ معہ ایک دوسرے
خط کے پیش کرتا ہون سنہ و تاریخ دوسرے خط پر نہین ہے مگر وہ ۱۸۹۲ء کا ہے مین حسب خواہش
متر اسے ملنے نہین گیا اور نہ بعد مین ملا مین متر اکے کمرے مین ۱۳- مارچ کو انکی حالات دریافت کرنے
گیا تھا ڈاکٹر راج گوپال نے اوپر نہین بلایا تھا دو برس سے ڈاکٹر سے واقف ہون گھر کے
قریب انکا شفا خانہ کوئی کمپونڈر انکے یہان نوکر نہین ہر خود دوا دیتے ہین اور حساب کتاب رکھتے
ہین ۱۳- مارچ کو شفا خانہ کے قریب ایک بزاز کی دکان پر کھڑا تھا راج گوپال آئے اور مجھسے
سوار کرانے کو کہا سات یا آٹھ سال سے خود مبتلاے بواسیر ہون بعض اوقات بہت تکلیف
ہوتی ہے جسکی باعث سے کچہری نہین جا سکتا یہ بیماری پر منحصر ہے اکثر جلد بھی دب جاتا ہے
مسٹر ایبٹ کا مرحم مین نے متر اکو نہین بھیجا اور نہ راج گوپال سے کہا کہ وہ میرے پاس ہے
انکی تحریر سے واقف ہون کہ بارہا لکھتے دیکھا انکو دستخط کرتے اور لکھتے دیکھا۔

بجواب سوالات مکرر۔ جب اگست مین مسٹر ایجلو سے ملاقات ہوئی وہ کرنل صاحب کے مکان
مین تھے خط ۱۲۱- کل تک نہین دیکھا واسدیورا و سے واقف ہون جنسے کاغذ کی
خریداری کی ہے میرے انکے جھگڑا ابھی ہوا تھا جسکی بابت متر اکو لکھا تھا یاد نہین یہ
واقعہ مارچ ۱۸۹۲ء یا بعد کا تھا خیال نہین کس مہینے مین مسٹر نارٹن کی تقریر ہوئی۔

بجواب سوال عدالت۔ مین سکندرآباد جاتا تھا جب راج گوپال نے مجھ سے گاڑی مین
چڑھانے کی خواہش کی اور کہا متر اکے مکان تک پہنچا دیجیے جہان وہ جانا چاہتے تھے۔

مسٹر دادا بھائی منیجر حیدرآباد بنک کمپنی نے ۱۸- فروری کو بیان کیا مین اس چک کے
تصدیق کرنے کو پیش ہوا ہون جو مسٹر متر انے ہمارے بنک کے نام لکھی یہ چک نمبری ۱۲۸۔
محررہ ۱۲- مارچ ۱۸۹۲ء ہے پشت کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ قادر صاحب نے
پیش کی اور ۱۲- مارچ کو قادر صاحب کو روپیہ دیا گیا۔

راج گوپال ڈاکٹر نے ۱۸- فروری کو بیان کیا مین ال۔ آر۔ سی۔ پی۔ و ال۔ آر۔ سی۔ ایس
اڈنبرا ہون ۱۸۹۰ء سے متر اسے واقف ہون ہمیشہ سے انکا معالج رہا خط ۲۲ اکتوبر کا لکھا ہوا ہے
جب مین نے انکو لکھا کہ فیس روپیہ دیکر حساب صاف کر لو تو میرا مطلب کاغذ سے تھا متر انے کاغذ

حساب صاف کرنے کے پہلے مجھ سے مشورہ لیا ہے جب کی رقم خط نمبری ۱۲۲ اسکے ملے گا
جو مترا نے مجھے لکھا خط میرے پاس موجود نہیں ہے کھاتہ کا ذکر ۱۲۲ - میں آیا ہے میں سمجھا کہ
مبلغ پچاس روپیہ کافی ہیں ۱۲۲ - پر تاریخ تحریر موجود ہے اسی تاریخ کو مترا کے ساتھ ہسپتال
میں کارنر سے ملنے گیا مترا اور کارنر میں قیمت کتب کا فیصلہ ہوا کارنر پچاس روپیہ لینے پر رضامند
ہوا پچاس روپیہ میں ایک صندوق اور چند چیزیں شامل تھیں شرط یہ بھی تھی مترا روپیہ
فوراً دے ورنہ معاملہ شکست ہوا یا ہے مطلب پچاس روپیہ سے اس رقم کو مجرا دیکر باقی جو
ہے جسکا کارنر دیندار تھا بقایا تیس روپیہ کی اکمبارگی ادائی قرار پائی تھی خط ۱۱۳ - میرا لکھا ہوا
مترا کے ایک خط کے جواب میں ہے جو انھوں نے لکھا تھا کہ میں بواسیر میں مبتلا ہوں
مجھے آکر دیکھ جاؤ میں ہمیشہ انکی بواسیر کا علاج کرتا رہا ہوں ولکنسیٹ عموماً مترا کو دیتا تھا
جب خط ۱۱۳ - لکھا گلیوں میں ہولی کی وجہ سے غل تھا مترا نے ۱۱۳ - کا جواب دیا انکا جواب
میرے پاس نہیں ہے ۱۱۴ کا جواب دیا جو میرے پاس موجود نہیں ہے ۱۱۴ - میں نے لکھا
اور وقت میں نے لکھا میں نے پوچھا کہ کیا ہری پانت تمہارے پاس ہے کیونکہ مجھے اس
روز ملاقات نہیں ہوئی تھی انھوں نے کہا تھا کہ وہ سکندرآباد جاتے ہیں اور میں نے
خیال کیا شاید وہ مترا کے یہاں گئے ہوں میں ۱۳ - مارچ کو مترا سے ملنے گیا ½ ۱۰ اور
۱۱ - کے درمیان پہونچا ہری پانت کے ساتھ میں بیل گاڑی میں گیا کھانا کھا چکا تھا اور
بیل گاڑی کے واسطے خدمتگار کو بھیجا تھا دیکھا ہری پانت کپڑے پہنے ہوئے بزاز کی دکان
کے قریب کھڑے ہیں میں نے انسے کہا چونکہ تم حسین ساگر ہو کر چلو تو مجھے بھی ساتھ لے لو
مترا کا مکان سکندرآباد کے راستہ میں ہے جب مترا کے یہاں پہونچا ہری پانت کے ساتھ
کوٹھے پر چڑھ گیا مترا پلنگ پر برہنہ تکلیف میں پڑا تھا بواسیر پریشان کر رہی تھی تمام دن
شام تک مترا کے یہاں ٹھہرا اس تمام وقت میں مترا کہیں نہیں گیا میں گھر گیا جہاں پہونچکر
شب کو ہری پانت سے ملاقات کی انھوں نے پوچھا کہ مترا کی کیا کیفیت ہے میں نے کہا
تکلیف میں ہے کاغذ ۱۱۵ - میری تحریر ہے اور میرے دستخط ہیں اور مترا کے خط کے جواب
میں ہے جو موجود نہیں جسمیں مترا نے مسٹر نلسن کے یہاں جانے کی خواہش کی تھی کاغذ ۱۲۶ - میرا
تحریری سارٹیفکٹ ہے ذکر ۱۲۵ - کے مکرر عبارت میں درج ہے میں نے خط ۱۲۶ - میں
شنبہ کی شام کا اس باعث تذکرہ کیا کہ مترا نے مجھ سے شنبہ کو بواسیر کی شکایت کی الفاظ

کاغذ ۱۴۶ا میری ذاتی امتحان مترا کی بنیاد پر ہے جو ۱۲۔ مارچ سنہ۱۹۱۵ء کو لکھا گیا ہے۔

سوال۔ ۱۳۔ مارچ کو جب تم مترا کے پاس گئے اُسنے پروف کی صحت کی۔

جواب نہین۔

سوال۔ کیا کوئی چپراسی آپکی موجودگی مین ریکارڈ پریس سے پروف لیکر آیا تھا۔

جواب نہین۔

بجواب سوالات جرح سنہ۱۹۰۵ء سے حیدرآباد مین ہون دو سال سے ریزیڈنسی بازار مین میرا دواخانہ ہے جو وسط یا اخیر ۱۹۱۳ء مین کھولا قبل اجراء دواخانہ مترا سے واقف تھا مریضون اور نسخون و فروخت ادویہ کا رجسٹر اس باعث نہین رکھتا کہ خود ادویہ تیار کر کے صرف اپنے مریضون کو دیتا ہون اسکا کوئی حساب نہین رکھتا مین نے اپنی فیس اور قیمت ادویہ مترا سے لی جسکا حساب میرے پاس نہین ہے کارخانہ میرا مختصر ہے قرضدار نہین ہون آمدنی کافی ہے کہ قرضہ سے بچون ۱۵۰ سے زائد کا قرضدار نہین جو فوراً دے سکتا ہون لا لچکا نہین چند لوگون کو خوشی سے پرورش کرتا ہون کوئی کمپونڈر یا مہتمم دواخانہ مین نہین جہان مین رہتا ہون ۱۳۔ روپیہ کرایہ دیتا ہون کارخانہ مین لوگ نوکر ہین دو مرتبہ کانر سے ملاقات ہوئی پہلی مرتبہ ۱۱۔ مارچ کو ملا اور بعد مین اس مقدمہ کے شروع ہونے پر جب وہ افیون لبغرض تحقیقات کا مجھسے مول لینے آئے مترا نے تصفیہ قیمت کتب کے لئے مجھے پنچ مقرر کیا تھا کانر نے تحریر یا زبانی مجھے پنچ نہین مقرر کیا مین واقف نہین کہ کانر کو کیون ۱۲ ۱؍ مترا نے دیئے تھے مترا نے کہا تھا کہ یہ روپیہ پیشگی دیا ہے مترا نے مجھ سے کہا کہ قیمت کتب لگادون مین نے راے دی کہ مولفہ قیمت کتب دو یعنی ۵ علاوہ ۱۲ ۱؍۔ کے دو دو خطوط ۱۱۲۔ لغایت ۱۲۵ پر میرے دستخط ہین جب مین جلدی مین ہوتا ہون تا یون ہی دستخط کرتا ہون مترا مجھے کانر کی ملاقات کو ریزیڈنسی اسپتال مین لے گیا مین واقف نہین کیون مجھے بلایا مگر مجھسے یہ کہا کہ کانر اور اُنکے درمیان یہ طے پا گیا ہے مین جاکر معاملہ کا فیصلہ کر دون مترا نے کانر کا کوئی خط نہین دکھایا اور نہ یہ بتایا کہ زبانی رضامندی ہمارے اور اُنکے ہوگئی ہے کانر کے کمرے مین جب ہم ملنے گئے اُنکی چند رشتہ دار عورتین تھین جو ہمکو دیکھ کر چلی گئین شام کا وقت تھا ہم دس منٹ ٹھہرے ہونگے حسب کانر اور مترا نے طے کیا مترا کے پاس یادداشت تھی جس سے اسکے بیس روپیہ برآمد ہوے

۱۳- مارچ کے قبل مترا کو قبض کی شکایت تھی ۱۱- مارچ کو مترا کے درد نہ تھا ممکن ہے کہ
اندرونی بواسیر کے باعث درد ہو جیسے ہی کہ سوزش سون کی کم ہوتی ہے درد جاتا رہتا ہے
جیسا زور بیماری کا ہوتا ہے اسیقدر درد رہتا ہے مین نے مترا سے سہ شنبہ اور چہارشنبہ
کو ملاقات نہین کی سہ شنبہ کو انھون نے کہلا بھیجا تھا میری طبیعت اچھی ہے آنے کی ضرورت
نہین ہے یکشنبہ کو شام تک مین مترا کے پاس ٹھہرا کیونکہ اس روز ہندؤن کا تہوار تھا اور کسی
مریض کے آنے کی امید نہین تھا مترا نے بھی ٹھہرنے کو کہا تھا کہ انکو تکلیف بھی تھی اندر اور باہر
لگانے کو مین نے ہیزلنگ دی تھی خون بند کرنے کے مین نے ٹھنڈک کے لیے مرہم دیا ہیزلنگ
ہمیشہ مترا کو دیتا تھا مترا کے پاس اس وقت ایک ملازم تھا ایک ہفتہ قبل مترا کے یہان بہت
سے لوگ رہا کرتے تھے سیمول کارنیلس مترا کے پڑوسی اور شرف الدین سابق تحصیلدار انگریزی
عملداری مترا کے یہان اکثر جایا کرتے تھے اور انکی بواسیر سے واقف تھے اتوار کو یہ نہین
آئے تھے مین سعد اللہ سے واقف نہین ہون مین نے مترا کے یہان چار یا پانچ مرتبہ ۱۳- مارچ مین
دیکھا مگر ذاتی طور پر واقف نہین قبل یا بعد اشاعت پمفلٹ انکو دیکھا تھا بعد اظہار انکو نہین دیکھا
خود پمفلٹ پڑھا ہے ہری پانت گھر لیے جاتے تھے رستہ مین ایکر دیکھا مترا نے کبھی انکی بابت
گفت گو نہین کی اور نہ اپنا راز بتایا ۱۳- مارچ کو مترا کے کمرہ سے باہر نہین گیا سعد اللہ نے
مترا سے اردو مین گفتگو کی تھی یون ہی سمجھتا ہون میری زبان صرف تامل اور تلنگو ہے مین نے سعد اللہ
کو ۵- ۱ یا ۱۰- منٹ کے لیے دیکھا وہ وہان اپنا کام کرتا تھا مگر نہین معلوم کیا کام تھا مترا اپنے
کام مین بہت مشغول رہتے تھے سوا اس مقدمہ کے شروع ہونے کے مین نے کبھی مترا کو سعد اللہ
مشغول نہین دیکھا فیشر کو دیکھا ہے اور واقف نہین ہری پانت مترا کے یہان دو منٹ کے لیے
ٹھہرے مین نے [illegible] نے کو کہا مگر انکا خاص کام نہ تھا مین مترا اور کانر کے درمیان سوا اس
معاملہ کے جسمین مین نے ثالثی کی کسی اور معاملہ سے واقف نہین جو مترا نے کتابون کی بابت
ویسے ہری پانت سے مین اکثر ملتا ہون اس مقدمہ کی بابت انسے گفتگو کی ہے کل صبح انسے ملا تھا
کوئی گفتگو نہین ہوئی [illegible] نہین [illegible] کہ مین کھانا کھا رہا تھا ۱۳- مارچ ۱۸۹۲ع کے قبل ہفتہ یا
[illegible] جان بیمہ کرانے کی بابت مشورہ کرنے آئے تھے خود اپنی زندگی کا بیمہ کرا چکے ہیں
[illegible] انجمنہ ابرا [illegible] مین جان بیمہ انکا ہو چکا ہے جب تک کہ مترا کا
[illegible] مین معلوم ہوا کہ انکی حالت سخت خراب ہے انھون نے مجھے

اپنے پہلے خط مین اطلاع دی تھی اتوار کو بھی مترا نے مجھسے کہا تھا کہ تمام دن انھین آرام کرسی پر
بیٹھنا پڑا مین حلف نہین اٹھا سکتا شنبہ کو مترا کوئی کام باہر کرنے گئے یا نہین۔

بجواب سوالات مکرر۔ جو کچھ کیفیت اتوار کو مترا کی دیکھی اس سے کہتا ہون کہ شنبہ کو انھین بہت
بڑی تکلیف ہوئی تھی جب انھون نے اپنی کیفیت اسطرح کی بیان کی تو مجھے کوئی شک کرنے کی جگہ نہین جہان تک
مین سمجھتا ہون کوئی وجہ دھوکہ دینے کی نہ تھی مترا کو ضرور تکلیف تھی ورنہ کام چھوڑ کر کیون گھر مین
ٹھہرتے سنہ ۱۹۰۱ع مین دو دن اور دو راتین مترا کی بیماری مین اور بھی ٹھہرا تھا۔

مسٹر اے سی۔ رودر اولہ بی۔ ایم رودرا۔ عیسائی بیرسٹرایٹ لا نے ۱۸۔ فروری کو بیان کیا
بطور کونسلی میرے کلرک کو بہت کچھ اردو دانی کی ضرورت رہتی ہے سنہ ۱۹۰۰ع مین یقین کرتا ہون
مین نے مترا کو ایک ترجمہ دیا جو اردو زبان سے انگریزی مین تھا نومبر سنہ ۱۹۰۰ع مین پچاس
روپیہ ماہواری پر ایک اردو دان مستقل محرر کی ضرورت تھی اور مین نے مترا کو عہدہ دینے کا
ارادہ ظاہر کیا خط ۱۴۰ میری تحریر ہے مین نے محبوب یار جنگ سے بطور اردو محرر کے مترا
کی سفارش کی تھی۔

بجواب سوالات جرح۔ مین نے مترا کی سفارش مہدی حسن سے بطور مترجم اردو کے کی تھی مہدی حسن
انھین نوکر رکھنے کو تیار تھے مگر مترا نے نوکری سے انکار کیا کہ تنخواہ زیادہ نہ تھی۔

ڈاکٹر اگھور ناتھ چٹرجی ملازم ریاست نواب فخرالملک بہادر نے ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۲ع کو بیان
کیا مین حیدرآباد کالج کا پرنسپل تھا سنہ ۱۸۹۲ع اور کچھ حصہ سنہ ۱۸۹۵ع مین یونیورسٹی اسکول کلکتہ کا
مالک تھا مسٹر مترا سے واقف ہون میرے اسکول مین انٹرنس امتحان دینے کو پڑھتے تھے
سنہ ۱۸۹۱ع مین امتحان پاس کیا دوسری زبان فارسی تھی مین مسٹر گریفک سے واقف نہین بہت
سے سارٹیفکیٹون پر انکے دستخط دیکھے مگر اس کاغذ پر دستخط نہیں پہچانتا سمجھتا رہا مترا کو پوری واقفیت
اردو زبان سے تھی امتحان انٹرنس فارسی مین دینے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ آسان اردو سے
ترجمہ انگریزی مین کر سکتے ہین کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات دیکھنے سے بتا سکتا ہون کہ ۶۷ اور [illegible]
سے عبارت انھون نے ترجمہ کی نظام کی [illegible] ایک مقدمہ انعام حال مین پیش تھا
ایک دوست نے چند کاغذات کا اردو سے انگریزی مین ترجمہ چاہا مین نے مترا کو ترجمہ کیلئے دیا
اور خود ترجمہ بعد مین دیکھ لیا۔

بجواب سوالات جرح۔ مین اردو زبان دان ہون کوئی ڈگری اردو مین حاصل نہین کی مسٹر اے [illegible] پریس سے

پڑھ لکھ سکتا ہون شکست خط پڑھ نہین سکتا ہون مطبوعہ پڑھ سکتا ہون کوئی کتاب پڑھی جاے تو سمجھ سکتا ہون مین نے پمفلٹ دیکھا ہے مگر پڑھا نہین اس باعث اسکا شبہہ نہین کرسکتا کہ مترا انگریزی سے اردو مین ترجمہ کرسکتے ہین یا نہین پمفلٹ کا ایک صفحہ پڑھ نہین سکتا کہ متراکو اردو زبان کا پورا علم ہے اُنکی لیاقت کا اندازہ نہین کرسکتا اُنسے ارتباط نہین رہا ایک زمانہ مین وہ اکثر میرے پاس آیا کرتے تھے مگر ڈیرھ سال سے نہین آئے اُس وقت سے وہ کل ہی میرے پاس ملنے آئے جب اُنھون نے مجھسے کہا کہ مسٹر مارٹن اور ایجلو سے ملنے چلئے مین کل صبح انسے ملنے گیا قبل جانے کے مترا نے کہدیا کہ کس بارے مین میری شہادت چاہی۔ نواب فخر الملک کے مکان مین متراکو کبھی نہین دیکھا سواے ایک مرتبہ کے جب مین متراکو نواب صاحب کے لڑکون کی تعلیم کے لیئے دو تین برس ہوے لے گیا تھا یاد نہین مارچ مین کہان تھا پمفلٹ کی اشاعت کے وقت حیدرآباد مین تھا ایک پرت بذریعہ ڈاک ملی تھی جو مین نے کھولی مگر ایک دوست مل پڑھنے کو لیگئے مسٹر ملکر تلاش روزگار کو بمبئی سے آئے تھے انھون نے پمفلٹ کا ذکر کیا اُنھون نے کہا کہ وہ آتا ہے اور تمھارا ذکر آیا ہی جہان تک مجکو اور میری بیوی کو تعلق ہو یہ بیان غلط ہو کہ مسٹر مہدی حسن کو ابتدا مین ہماری صحبت حاصل ہوئی مین یقین کرتا ہون مصنف پمفلٹ میرا دشمن ہے گو واقف نہ تھا کہ کون میرا دشمن تھا مین نے نہ تو مسٹر سنکر سے دریافت کیا اور نہ اُنھون نے بیان کیا کہ کون مصنف ہو مین نے کل معاملہ کو حقارت سے دیکھا مجھ مین اور مترا مین ملاقات ہے مین حلف اٹھاتا ہون کہ مجھے مصنف شائع کنندہ کا مطلق علم نہین ہے مین واسدیو راو ملازم راجہ مرلی منوہر سے واقف ہون پمفلٹ کے اشاعت کے قبل اُنسے کبھی گفتگو نہین آئی بعد مین گفتگو ہوئی مصنف کے پتہ لگانے کی کوشش نہین کی مترا نے سواے شہادت کے اور کسی بارے مین مجکو نہین لکھا سعد اللہ سے واقف نہین کرنل جواب کو نواب فخر الملک کے یہان دیکھا ہے کبھی انھون نے میرے سامنے پمفلٹ کا ذکر نہین کیا سرور جنگ سے واقف ہون ایکمرتبہ تحقیقات متعلق پمفلٹ کا ذکر آیو گو خاص پمفلٹ کا نہین تحقیقات ابتدائی حالت مین تھی مارالمہام انھین لکھ چکے تھے گو معلوم نہین اُنھون نے کیا جواب دیا تھا۔

بجواب سوالات ملکرے۔ پمفلٹ کے نشر ہوکر اس باعث غلط بیان کیا کہ مین مہدی حسن کے حال سے واقف نہ تھا مین اسی باعث کہتا ہون کہ پمفلٹ ہمارے دشمن نے لکھا کہ ان الفاظ سے کہ "مہدی حسن تو وہ مجد تو صحبت نہین رکھتے تھے" ہماری اہانت ہوتی تھی مرزا قاضی نمازی مترجم

فارسی حضور نظام نے ۲۰- فروری کو بیان کیا اردو زبان سے بخوبی واقفیت رکھتا ہون
پانچ یا چار سال سے مترا سے بخوبی واقف ہون اُنکو اردو زبان کا پورا علم ہے اور اگر مین
فوج سے رخصت ہون تو انکی سفارش اپنی قائم مقامی کے لیئے کرون مترا نے فارسی اور اردو
مین مجھ سے خط کتابت کی مین نے ان زبانون اور انگریزی مین جواب دیا ڈاکٹر اگھور ناتھ کے
مکان مین انھون نے اردو سے انگریزی مین ترجمہ ایک کاغذ کا میری یاد مین کیا وہ سفیر دکن کے
ایک دیسی اخبار کے اڈیٹر تھے۔

بجواب سوالات جرح۔ مترا کی اردو زبان دانی مثل اور باتون کے ترقی پا سکتی ہے وہ مثل میرے
اس زبان سے واقف ہین وہ صحت کے ساتھ لکھنے پڑھنے ہین فارسی میری مادری زبان ہے
گذشتہ تیس سال سے اردو لکھتا پڑھتا ہون جو زبان مین نے اور نیز مترا نے سیکھی ہے انھون نے
گلستان بوستان انوار سہیلی تاریخ ہند (مصنف کا نام یاد نہین) مترا اکثر دیوان کے شعر پڑھا کرتے
تھے سترہ سال سے کرنل نیوائل کے یہان ہون جنکے یہان سرکاری کام پر جاتا ہون اس مقدمہ کے
متعلق کبھی انسے ملاقات کرکے نہین گیا اور نہ کرنل ڈواب یا کسی دوسرے شخص سے ملا ایک سمن میرے
پاس آیا مگر قبل اسکے قبل سٹر مترا نے کہا کہ مین شہادت مین طلب ہون گا چھ ہفتے ہوئے انھون نے
اسکا ذکر کیا اور بتایا کہ کس بارے مین شہادت ہوگی مین نے کہا سچ سچ بیان کردینے کو تیار ہون
میرا کام یہ ہے جو کچھ خط کتابت اردو اور فارسی مین کرنل نیوائل کے دفتر مین آئے اسکا ترجمہ
کرون۔

امریا ولد پریما لابریرین حیدرآباد کلب نے ۲۰- فروری کو بیان کیا مجھے پرسال دھولینڈی کی
یاد ہے دن اتوار کا تھا یہ صحیح نہین ہے کہ مین اس روز ریکارڈ پریس مین گیا ۲- بجے سے ۱۰ بجے تک
کتب خانہ مین رہا بعد اسکے گھر گیا جو پمفلٹ ریکارڈ پریس مین چھپا اسکے حال سے بالکل واقف نہین
مطبع سے مترا کے پاس پروف نہین لے گیا اور نہ قید کین لکھین فیشر کا بیان بالکل غلط ہے سعداللہ سے
واقف ہون اُنسے مجھے پتہ لکھتے نہین دیکھا اور نہ ایک کتاب سے انھون نے چند نام پڑھ کر سنائے
جو مین نے ایک ٹکڑے پر لکھے۔

بجواب سوالات جرح۔ حیدرآباد کلب مین ۱۹۰۱ء سے نوکر ہون میری تقرری کے وقت کرنل ڈواب
سکرٹری تھے اسکے قبل ۱۰- ماہ تک ریکارڈ پریس مین نوکر رہا جسکے کرنل صاحب مالک اور مترا اڈیٹر
تھے مین جنوری ۱۹۰۳ء مین پریس سے جنتریان خرید کرنے گیا ۱۹۰۲ء مین نہین گیا پریس سے

ایک میل کے فاصلہ پر کوٹہ بستی مین رہتا ہون دو یا تین منٹ کا راستہ پریس سے مترا کے گھر کا ہے
مئی اکتوبر ۱۹۳۱ء عیسوی مترا کے گھر گیا مگر مارچ مین نہین گیا جولائی ۱۹۳۲ء مین بیس دن تک اُنکے
گھر مین سویا کہ ڈاکٹر نے بخار کے باعث تبادلہ مکان کی رائے دی تھی چونکہ مترا سے اُنس تھا اس باعث
اُنکے یہان اکثر جایا کرتا تھا ایک دو مرتبہ مترا کے یہان زمانہ بیماری مین سعد اللہ کو دیکھا کہہ نہین
سکتا کیون سعد اللہ مترا کے یہان جاتے تھے کچھ نقلین کوٹھے پر لکھا کرتے تھے بیس روپیہ تنخواہ
پاتا ہون کلب مین ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک اور ۴ بجے سے ۸ بجے رات تک رہتا ہون ۱۱ بجے
سے ۴ بجے تک مہلت ملتی ہے مارچ ۱۹۳۱ء مین کوٹہ بستی مین رہتا تھا رجسٹر آمد و روانگی کتب سے
پتہ چلے گا کہ ۱۵ مارچ کو مین کلب مین تھا یکشنبہ کو ۶ بجے سے ۹ بجے تک کام کرتا ہون بعد اُسکے
تمام دن مہلت رہتی ہے کلب سے ۱۰ اپریل اتوار کو ۱۰ بجے آیا اور دھولینڈی کھیلی جسکے گواہ میرے
پڑوسی اور عزیز مین ابھی تک مین سے پمفلٹ نہین دیکھا ستمبر مین مترا ایجلو کے یہان مجھے لے گئے
جنکو اظہار دکھایا کرنل نواب سے اس بارے مین گفتگو نہین آئی فیشر سے واقف ہون ریکارڈ دیکھا
مین وہ اکثر آیا جایا کرتے تھے دھولینڈی کے دن اُنکو کہین دیکھا۔

۲۱ فروری مین رجسٹر کتب پیش کرتا ہون ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو مسٹر گارڈن مسٹر ونلٹ وکامن مین
کتابین لین جنکی روانگی مین نے قلمبند کی ۱۳ مارچ کو مسٹر لکامن نے پانیر واپس کیا تھا جسکی رسید مین نے
قلمبند کی دوسرے رجسٹر سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۳ مارچ کو کرنل بیول نے ایک کتاب واپس کی تاریخ
میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس روز کتاب واپس آئی۔

سیاما باورچی نے ۲۰ فروری کو بیان کیا مین سعد اللہ سے واقف ہون جنھون نے عدالت کے
روبرو شہادت دی ہے ۹ ستمبر کو انھون نے بیان مین اس اخبار شیر سے واقف نہین اور نہ مین نے
اُسے دیکھا ہے یہ بیان غلط ہے اخبار شیر میرے سامنے اُنھون نے پڑھا مسٹر انور ارنی کے آٹھ روز
آنے کے بعد کہا کہہ نہین سکتا قبل یا بعد شہادت وہ اخبار شیر میرے گھر پر پڑھا نے گئے تھے مین نے
کہا کیون پڑھتے ہو اُنھون نے جواب دیا مین سرے کے خلاف شہادت دونگا مین نے پوچھا کیون اُس نے
جواب دیا کہ اُسکو دو مہینے کے لیے جیلخانہ کھینچا چاہتا ہون مین نے پوچھا اس سے تمکو کیا فائدہ
اُس نے کہا پانسو روپیہ مہدی حسن سے ملین گے بعد اسکے اُس نے ایک کاغذ پڑھا جسمین لکھا تھا
امین آباد لکھنؤ مین دو طوائفین رہتی ہین جن کا نام مسنر ملا جزاور دوسری کا نام گرگٹرو ڈ ڈائلی
تھا اُس نے بیان کیا کہ اور نام پتا بھی درج ہے جسمین سید علی اور سید حسین شامل ہین دس یا بارہ تھے

اور مجھے کاغذ پڑھا اور کہا کہ مین اس باعث سے یاد کر رہا ہون کہ مجھے شہادت دینا ہے اسکے بعد اوس
نے عدالت مین شہادت دی اس نے کہا کہ مجھے اسٹیفنسن کے پاس جاکر اظہار دینا چاہیے کہ جب مترا بیگ
جا رہے تھے مین نے انکی گاڑی سے گٹھری اٹھاکر ریل کی گاڑی مین رکھدیے اُنھون نے کہا کہ مین
اگر ایسا بیان لکھوا دُون تو اسٹیفنسن مجھے پانسو روپیہ دینگے مین اسٹیفنسن کے یہان نہین گیا سعد اللہ نے
کہا کہ علاوہ پانسو کے اپنی مقتول بیوی کے تمام زیورات وہ پا جائینگے اور قاتل کو پھانسی ہو جائیگی
نارٹن اسکول ماسٹر نے بھی مجھے بلایا تھا اور کہا تھا کہ اگر مین مترا کے خلاف کوئی بات کہون تو وہ
مجھے انعام دینگے مین نے کہا مین کچھ نہین جانتا بس مین یہ کہکے چلا گیا ـ

بجواب سوالات جرح ـ ایجلو کو مین نے ایک بیان لکھوایا تھا یاد نہین کہ نارٹن کے انعام دینے کے
بعد لکھا تھا یا نہین جب نارٹن نے میرا اظہار لیا چاہا تو کوئی موجود نہ تھا اُنکے گھر گیا تھا سعد اللہ
ہمارا پڑوسی ہے ـ تھے گیا تھا اُس موقع پر حسن ماگر ینیڈ پر انعام کا سعد اللہ نے ذکر کیا کبھی فراسٹن
زرینڈنسی موجود تھا مترا کے گھر کے سامنے ۳۰ قدم کے فاصلہ پر رہتا ہون چار سال تک وہان تھا
سعد اللہ بھی اسی جانب سڑک پر رہتا ہے دو برس سے سعد اللہ سے واقف ہون کیونکہ وہ میرے
یہان بیٹھے رہا کرتے ہین جب تک وہ میرے پڑوس رہے دوستی رہی سید علی بلگرامی کا باورچی نہین
ہون کبھی سید علی نے مترا کے یہان روپیہ نہین بھیجا نہ سید علی نے مسٹر داب کے یہان مجھے بھیجا کرنل ڈاب سے
واقف نہین چار آنہ کو سعد اللہ نے اخبار شیر خریدا تھا کہہ نہین سکتا کہ کون اُسکا اڈیٹر ہے یاد نہین
کس تاریخ کا پرچہ تھا اجرائے وارنٹ کے بعد کا پرچہ تھا مجھے مسٹر تورا رٹی کے آنے کی تاریخ یاد نہین
جب سعد اللہ اخبار پڑھتے تھے کوئی شخص موجود نہ تھا نارٹن نامے ایک شخص موجود تھا جو روپیہ
کی روٹی لینے آیا تھا پس منٹ تک دکان پر ٹھہرا سعد اللہ کو اخبار شیر پڑھتے سُنا مترا کو
پر سال دھولینڈی کے دن نہین دیکھا مین چار یا پانچ دن سے بخار مین مبتلا تھا اپنے گھر سے کہین
باہر نہین گیا تھا کسی کا علاج نہین کیا کونین کھائی تھی اپنی صحت کے دسوین یا بارہوین روز دیکھا اُسنے
سعد اللہ کی بابت گفتگو نہین کی ـ

۱۲ ـ فروری سید حسن رضا خان والد سید علی اکبر خان بہادر ڈکرو مسٹر ملس نے ۱۲ ـ فروری کو بیان کیا
میرو پچھر سنہ ۱۹۰۳ء سے مسٹر ملس کے یہان ملازم ہون سعد اللہ کو مسٹر ملس کے گھر دیکھا جو اسکے وکیل تھے
سعد اللہ نے مسٹر ملس سے عرصہ تک گفتگو کی جسکا مین نے تذکرہ کیا یہ گفتگو انکی مشورہ کی بابت
نہ تھی پہلے اردو مین ملس کی موجودگی مین سعد اللہ نے لکھوانی شروع کیا پہلا سوال یاد نہین بعد مین

مسٹر نلسن نے کہا مین نے سنا ہے کہ تمنے جھوٹی شہادت مقدمہ مہدی حسن بنام سرکار مین دی جس کا
سعد اللہ نے جواب دیا حضور صحیح ہے مین مجبور تھا مسٹر نلسن نے کہا کیا تمکو خوف خدا نہین سعد اللہ
نے جواب دیا مجھے اب بھی خوف ہے مگر میری بیوی ماری گئی اور زیور چھین گئی ہین جو واپس نہ ملیگے
مہدی حسن اور مشتاق حسین نے مجھے خوف دلایا کہ وہ ایسی چیزین تیار کرنے کو ہین جس سے
کتون اور کوؤن کو ڈر معلوم ہوتا ہے اگر اس مقدمہ مین کسی طرح میری خلاف شہادت ہوئی تمام
دنیا مین میرا مددگار نہ تھا آپ بھی یہان نہین تھے ولایت چلے گئے تھے کون میری مدد یہان
کرتا آپ نے بہت کچھ میری بہبودی کے لیئے مقدمہ قتل مین اعانت کی اسپر بھی کچھ نہ کہہ سکے
مسٹر نلسن نے انسے پوچھا کیا اب بھی آپکو وہی خوف ہے اُنسے جواب دیا اب مجھے خوف نہین اس باعث
سچ کہہ رہا ہون اگر اب بھی خوف ہوتا تو مین اب بھی سچ نہ کہتا مسٹر نلسن کے ایک سوال کے
جواب مین بیان کیا کہ جو شہادت عدالت مین اُنھون نے دی بالکل غلط ہے جو کچھ سعد اللہ نے
مسٹر نلسن سے یا نلسن نے سعد اللہ سے کہا اُسکا صحیح ترجمہ کیا آج صبح مسٹر ایجلو کو اس مقدمہ
مین اظہار لکھوایا اول تو مجھے جانے سے انکار رہا مگر جب مسٹر نلسن نے بیان کیا جاؤ تب مین
مسٹر ایجلو کے پاس جانے کو رضامند ہوا۔

بجواب سوالات جرح۔ مین نے مسٹر نلسن اور سعد اللہ کے درمیان گفتگو حفظ نہین کرلی ورنہ
لفظ بلفظ بیان کر دیتا اس گفتگو کی کوئی یادداشت نہین سعد اللہ نے جو اظہار مسٹر نلسن کو لکھوایا
اسکی یادداشت اردو مین تیار کرکے مجھے دی کہ مین نلسن کو اُسکا ترجمہ سناؤن سعد اللہ بعد مین اپنے
ترجمہ اور یادداشت لے گئے نہ تو مسٹر نلسن نے میرا ترجمہ سنا اور نہ دیکھا سعد اللہ کے بیان سے
میری یادداشت تازہ ہوگئی کوئی پرت اپنے پاس نہین رکھی قبل محرری مسٹر نلسن کے مین میونسپل
مختار درجہ دوم تھا سید علی نے میری مسٹر نلسن سے سفارش کی سوا میرے اور کوئی اُنکے
یہان محرر نہین ۸ یا ۹ بجے صبح کا وقت تھا میرے جانے کے وقت سعد اللہ پہونچ گئے تھے
کہہ نہین سکتا کہ سعد اللہ خوف زدہ تھا اُنسے میرے سامنے اظہار خوف نہین کیا واقف نہین
کہ نلسن کے ساتھ مسٹر اکو کیا کام تھا کرنل ڈاب یا پامر سے واقف نہین مین نے سرور جنگ یا نادر بیگ
کو نلسن کے یہان نہین دیکھا اور نہ نلسن کے ساتھ سرور جنگ کے یہان گیا۔

مسٹر نلسن بیرسٹر ایٹ لا نے ۱۲۔ فروری کو بیان کیا آخری گواہ میرا محرر ہے کچھ عرصہ تک مین
سعد اللہ کی بیوی کے مقدمہ قتل مین وکیل تھا بہت کچھ اسکی تکلیف مین اعانت کی مگر اُنسے

مشکوری ظاہر نہین کی دو مہینہ کا عرصہ ہوا سعد اللہ سے بذریعہ اپنے محرر کے اسی مقدمہ کی بابت
ملاقات لینے دفتر مین کی خود اقدرار دو نہین جانتا کہ عرصہ تک کسی ہندوستانی کے ساتھ
بول سکون سعد اللہ جب آیا مین نے بذریعہ اپنے کلرک کے کہا مین سنتا ہون کہ جب سے مین ولایت
گیا تم دشمنون کے شریک ہوگئے اور بہت سی دروغ بیانی کی کیا یہ صحیح ہے اُسنے جواب مین کہا کہ وہ کیا
کرسکتا تھا وہ غریب آدمی تھا مجھے خوب یاد ہے کہ اُسنے اپنے تئین خوف زدہ بیان کیا تھا بدین وجہ کہ
خوف اُسپر حاوی آگیا تھا اُسنے بیان کیا مشتاق حسین اور مہدی حسن کا خوف تھا جب اُسنے
ان لوگون سے خوف زدہ ہونا بیان کیا تو مین نے بیان کیا کہ اُسکو بمقابلہ مشتاق حسین کے
خدا سے خوف کھانا چاہیے مین نے کہا خدا نے مشتاق حسین اور مہدی حسن کو اپنی برکت سے
علحدہ کیا اگر خدا نے اُنکے ساتھ ایسا کیا تو میری راے مین اُنکو بھی اس سے خوف ہونا چاہیے
وہ رضامند ہوا اور پوچھا کیا کرے مین نے کہا کہ اگر دوسرا موقع شہادت کا آوے تو جو کچھ تمنے
نقصان پہونچایا ہے اُسکا مٹا کے راست بیانی کرو یہی خلاصہ اپنی گفتگو کا یاد ہے اسکے بعد ہماری
گفتگو ختم ہوئی ہے سعد اللہ نے میرے سامنے قبول کیا کہ مہدی حسن کے مقدمہ مین اُسنے دروغ بیانی
کی ہے مین نے سعد اللہ سے اسکی دروغ بیانی کا ذکر ایک عام افواہ پر کیا تھا جو ولایت سے
واپسی پر مین نے سنی تھی سعد اللہ نے اُس گفتگو کا ذکر ولایت سے واپسی کے وقت کیا مگر کہہ نہین سکتا
کہ کیا کہا دشمن سے میرا مطلب سعد اللہ کے دشمنون سے تھا یعنی افسران سرکاری سے جنھون نے اسکی
بیوی کے قتل کے مقدمہ مین انصاف سے انکار کیا۔

بجواب سوالات جرح - یاد نہین کس نے بیان کیا کہ سعد اللہ نے جھوٹی شہادت دی خیال ہے
میرے پورانے محرر نے بیان کیا تھا کہہ نہین سکتا کہ موجودہ محرر مترجم ہے اُسنے تھوڑا سا کام
کیا ہے عمدہ خاندان کا ایماندار مشہور ہے زیادہ کہہ نہین سکتا اکتوبر سے وہ میرے پاس ہے
اسکے ترجمون مین کوئی موقع شکایت کا نہین ملا وہ سست آدمی ہے زیادہ تیز نہین مگر صحیح مترجم
ہے میرے دفتر مین وہی ایک مترجم ہے قبل کلرک کے آنے کے سعد اللہ سے گفتگو نہین
ہوئی کہہ سکتے تھے مین آسان گفتگو اردو سمجھ سکتا ہون لیکن نہین کہہ سکتا قبل مترجم کے آنے کے
سعد اللہ نے کچھ نہین بیان کیا جب مین ہندوستان واپس آیا مقدمہ کی بابت گفتگو ہو رہی تھی
کسی نے مہدی حسن کی جانب سے بدظن کرانے کی کوشش نہین کی اس مقدمہ کی بابت ممکن ہے کہ لوگون
نے اپنی راے ظاہر کی ہو کرنل دام بسن نے شاید ذکر کیا ہو کیونکہ وہ کوئی بات نہین چھپاتے مگر سٹر

پامر نے ذکر نہین کیا مین نے اس مقدمہ مین کوئی اظہار نہین پڑھا اور نہ واقف ہون لفظ دشمن
سے اپنے دشمن سے مطلب نہین تھا کیونکہ مہدی حسن کے بر خلاف کوئی شکایت نہین تھی [illegible]
مہدی حسن اور اصل یہ ہے کہ تمام سرکاری افسرون نے میرے ساتھ بہت ہی مہربانی سے برتاؤ کیا
اور انکے خلاف مجھے کچھ نہین کہنا ہے عبد الحق کے مقدمہ مین مہدی حسن نے مجھے دو اشرفیان دیکر ایک
معاملہ مین وکیل کیا تھا کبھی ہائی کورٹ بمبئی مین گورنمنٹ نظام کی طرف سے وکالت نہین کی خاص الفاظ
سعد اللہ یاد نہین سعد اللہ کی شکل سے سرشاری ظاہر ہوتی تھی بعد ولایت کی واپسی کے مجھسے فقرا کے
معاملہ مین کرنل ڈاب سرور جنگ یا مسٹر پامر نے مشورہ نہین کیا مین نے سعد اللہ سے یہ کبھی نہین کہا
کہ سرور جنگ پر دباو ڈالکر منصب دلا دونگا سرور جنگ پر میرا کوئی اثر نہین ہے مترا سے واقف ہون
انکو کوئی کام نہین دیا وہ میرے پاس بحیثیت اڈیٹر مجھسے ملنے آتے تھے -

محمد علی ولد یعقوب علی سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس نے ۱۲ فروری کو بیان کیا مجھے انکی حکم ترقی عہدہ
تعلقداری [illegible] نہین ملا ہے شروع مین مہدی حسن کا دوست نہ دشمن ہون دوسرے افسر اعلی تھے انکے گھر مین
نہین رہا اطلاعنامہ ۱۲۳ - میری تحریر اور دستخط سے ہے سرور جنگ نے سرکاری طور پر مجھسے یہ بیان
لکھوایا مضمون صحیح ہے خط ۲۷ - پر میرے دستخط ہین الفاظ سامع ہمایون منشی نے لکھے تھے مین نے
چھیلکر ساعت بنا دیا جب کاغذ میرے دستخط کے لیے قبل اور لوگون کے دستخطون کے آیا جب
یہ کاغذ آیا مین نے لفظ چھیل کر بنا دیا ابھی تک پرانی لفظون کا عکس موجود ہے سرور جنگ نے
پوچھا کیونکر کاغذ ۲۷ - جاری ہوا مین نے جواب مین ۱۲۳ لکھا جمالغت صرف کورٹ آف وارڈس
سے بابت لیگئی تھی اس محکمہ مین تقسیم ہوئی تھی جہانتک مجھے علم ہے سواے کورٹ آف وارڈس
کے ملازمین کی گئی تھی اور کسی افسر سے ملنے مین دشواری پیدا نہین کی گئی -

بجواب سوالات جرح - سنہ ۹۹ فصلی مین کورٹ آف وارڈس کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا ہوا اس سے
پہلے منیجر آف کورٹ وارڈس تھا شجاعت علی میری جگہ پر ہوے اس سے پہلے اول تعلقدار ناگر کرنال تھا
۲۵۰ - ماہوار پاتا تھا منیجر ریاست راے رایان کی حیثیت مین ۸۰ ملتے تھے اور اب ۸۰۰ ملتے
ہین بعد تحریر کاغذ ۱۲۳ - ایکہزار ماہوار کا اول تعلقدار ہوا جو ترقی خط کی تحریر کی وجہ سے نہین
ہوئی خط ۱۱۳ - میرے جواب کی صاف شدہ پرتون سے ہے جسمین ایک مین نے سرور جنگ
کو اور دوسرے انکے ذریعہ سے مدار المہام کو بھیجی انکا مسودہ کورٹ آف وارڈس مین موجود ہوگا
جسکے تلف کرنے کا مین نے حکم نہین دیا سرور جنگ نے کاغذ نمبری ۲۷ - کے تحریر کرنے کا حکم نہین

دیا سرور جنگ نے کاغذ نمبری ۲۷ کی تحریر کرنے کا حکم نہین دیا بلکہ مین نے انکی اجازت سے لکھا لالتا پرشاد نامے ایک اکونٹنٹ نے اطلاع دی کہ مبلغ ۲۱۱۱ مہدی حسن کی جانب سے آئے الا مثل گدی نشینی نج کے طور پر مہدی حسن نے بھیجی تھی کہ رکھدی جاے جب سرور جنگ کو خبر پہونچی انھون نے حکم دیا کہ کوئی ملازم کورٹ آف وارڈس مہدی حسن سے نہ ملے اور جو روپیہ نج کے طور پر مہدی حسن نے بھیجا تھا واپس دیا گیا ان واقعات کی اطلاع دینے پر سرور جنگ نے اپنے مکان پر مناسب حکم دیا یاد نہین کہ کب سرور جنگ سے ملاقات ہوئی مین نے لالتا پرشاد کو واپسی روپیہ اور منشی کو کاغذ ۲۷ کی واپسی کا حکم دیا جو سید امیر الدین میرے مددگار نے لکھا مین نے خط ۲۷ مین اسوقت تبادلہ عبارت کیا جب دستخط کو میرے پاس آیا املا کی غلطی کی اصلاح اول مرتبہ اس وجہ سے نہین ہوئی کہ میری آنکھون مین آشوب تھا دوسری مرتبہ کاغذ ۲۷ کے آنے سے مطلب اسوقت سے تھا کہ جب دستخطون کے لیے میرے پاس آیا چونکہ الفاظ کورٹ آف وارڈس کاغذ پر لکھے ہوے ہین اور سکرٹری محکمہ کے دستخط ہین اس باعث یہ حکم صرف اس محکمہ کے متعلق تھا محکمہ کورٹ آف وارڈس کے ملازم مثل سرکاری ملازمین کے ہین وہ تنخواہ سرکاری روپیہ سے نہین پاتے کل محکمہ بحیثیت سپرنٹنڈنٹ میری ماتحتی مین ہے —

۲۲ - فروری - مسٹر ٹامس رچرڈسن مصحح پروف رزیڈنسی پریس نے باقرار صالح بیان کیا ہے کہ فشر کو ایک کام چھپاتے مطبع ریکارڈ پریس مین دیکھا ہے جو نارٹن کو نہین دکھایا اس بیان کا خیال کرے کہ ۱۳ - مارچ کو یہ کمپوز کیا گیا مین نے انکو پرت مارچ ہی مین دکھائی ہوگی ہنڈرکس نے مسودہ ریکارڈ پریس مین دکھایا تھا کہ جہان نج کے کام کو مین گیا تھا فشر صحت پروف کے متعلق ایک کتاب چھپاتے تھے جسکا سرورق موجود نہ تھا اور نہ مین نے نارٹن سے بیان کیا کہ مین نے سرورق دیکھا میری پرت کتاب کے کھولی گئی وہ فولسکیپ کے چہارم تقطیع پر تھا جو میرے سامنے ہنڈرک نے اتاری تھی پمفلٹ کی تقطیع اسی کے برابر ہے اور چھاپہ اس سے کسیقدر باریک تھا کیونکہ صفحہ مین عبارت زیادہ تھی فشر کے کام مین اسمال پیکا ٹیپ کام مین آیا تھا ہنڈرک نے کل پرتین میرے سامنے چھاپین تھین کل تین صفحہ کا حجم تھا اگر فشر بیان کرے کہ تقطیع فولسکیپ کی تھی تو غلط ہوگا اگر ہنڈرک بیان کرے کہ اس نے صرف صفحہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ - کی پرتین اتارین تو غلط ہوگا مین و فشر ایک ہی کارخانہ مین ملازم ہون اس معاملہ کے متعلق انسے کبھی گفتگو نہین آئی مین نے نہین پوچھا کہ کسقدر پرتین اسنے طبع کرائین کسکے لیئے اور کیا کبھی آیا اجرت چھپائی کی

یا نہین اور اگر دی تو کسقدر بعد اظہار فشر مین نے ایک ہفتہ کے بعد نارٹن سے ملاقات کا حوالہ دیکر ملاقات کی مجھ سے پوچھا کہ کیا کوئی پرت تمھارے پاس موجود ہے مین نے کہا ہے بارے مین فشر سے کوئی گفتگو نہین آئی اُسنے کہا کہ وہ شہادت دیسکتا ہو اور شائع کرنے والے اور لکھنے والے کا پتہ دیسکتا ہے یہ معاملہ اپریل کا ہو فشر نے یہ بھی بیان کیا کہ پمفلٹ جسوقت چھاپا گیا وہ مطبع مین موجود تھا اور نیز ہترا نے چند کمپازیٹرون کے نام بھی بیان کیئے جو مجھے یاد نہین نارٹن ڈر گیا اور ہنڈرک کی ملاقات کے وقت مین موجود تھا نارٹن کے یہان اتفاقیہ گیا تھا ہنڈرک نے کہا کہ نارٹن نے پچاس روپیہ اُسکو دینے کا وعدہ کیا ہے ڈر گیا نے انعام کا ذکر نہین کیا مین نے فیشر کا کام تلاش کیا جو ہنڈرک نے مجھے دیا تھا مگر پتہ نہین چلسکتا۔

بجواب سوالات جرح۔ نارٹن کے گھر پر ملاقات کے کچھ ہی عرصہ کے بعد ہنڈرک نے پچاس روپیہ کے وعدے کا ذکر کیا اور دوران گفتگو مین بیان کیا کہ وہ شائع اور طبع کرنے والا کا پتہ دیسکتے ہین ہنڈرک سے بعد مین بھی ملاقات ہوئی مگر انھون نے اسکا بھی ذکر نہین کیا مین نے ہنڈرک سے اس باعث ایک پرت لی کہ ہمارے پیشہ کے متعلق تھی مجھے نہین معلوم کہ کب اور کہان کمپوز ہوا اور نہ مجھے کاغذ کا فرق معلوم ہے۔

بجواب سوالات مکرر۔ جب ہنڈرک نے مجھے پرت دی تو اُنھون نے کوئی بات ایسی نہین کہی جس سے مین یہ سمجھون کہ انتظام ٹیپ کا جداگانہ ہے مطلب اس ٹیپ سے تھا جسپر فشر کا کام چھپا۔

نراین راؤ کوتوال جاگیر سر خورشید جاہ نے ۲۷۔ فروری کو بیان کیا مین نے مسٹر ردرا کونسلی مستغیث سے واقف ہون جو سر خورشید جاہ کی جاگیر مین نوکر تھے ۱۹۔ ماہ حال کو مسٹر ردرا سے اُنکے بنگلے سیف آباد مین ملاقات ہوئی محبوب یار جنگ سے ملنے گیا تھا جو مسٹر ردرا کے پاس رہتے ہین جیسے ہی کہین جانے والا تھا ایک آدمی اُنکے بنگلہ سے آیا اور مجھے لے گیا مین اُنکی ملاقات کو گیا اور اُنسے گفتگو رہی جسکی اطلاع سر خورشید جاہ کو بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۰۔ ماہ حال مین نے کی جو ٹروپ بازار مین مین نے لکھی سر خورشید جاہ نے یہ رپورٹ میری موجودگی مین مہاراجہ بہادر کو دی جو اُنکی ملازمت مین ہین۔

بجواب سوالات جرح۔ دو برس سے سر خورشید جاہ کا ملازم ہون جس زمانہ مین مسٹر ردرا سے محل مین ملاقات ہوئی مسٹر ردرا کو ایک سال ملازمت ترک کیے ہوسے گذرا میرے اور اُنکے دوستانہ تعلق تھا مسٹر ردرا وفادار ملازم سر خورشید جاہ کے تھے جب کبھی اُنسے گفتگو ہوئی

رشید انکو وفادار یا یا مسٹر ردرا نے بیان کیا تھا کہ نواب صاحب کو اطلاع دیدیجیے کہ مہدی حسن کا مقدمہ ختم ہو گیا تمام گواہ گذر چکے ہین تردیدی شہادت پیش ہوگی مہدی حسن سے مین نے سنا ہے کہ سر خورشید جاہ نے پمفلٹ کے بارے مین کچھ روپیہ صرف کیا ہے اور نیز نواب صاحب ایک موقع پر پونا یا بمبئی گئے اور وہان انکے محل مین سے کسی کا فوٹو لیا گیا نیگٹو پیچھے چھوڑا گیا تھا جسکے لینے کو نواب صاحب نے کسی کو بھیجا کہ روپیہ دیکر لاوے جس شخص نے بلا روپیہ دینے کے فوٹو حاصل کیا اور سر خورشید جاہ کا خط دیدیا ابھی اس بیان کی تصدیق مین میرے پاس کوئی ثبوت نہین آیا ہے جیسے ہی کہ ملا مین تردیدی ثبوت مین پیش کرونگا اگر نواب صاحب کچھ بھی پیشکار صاحب یا فخر الملک کی جانب سے روپیہ صرف کرنے سے واقف ہون اور مجھے صحیح اطلاع دیجاوے تو مین سر خورشید جاہ کو شہادت مین طلب نہ کرونگا اس سے زیادہ یاد نہین کہ کیا گفتگو ہوئی مسٹر ردرا نے یہ مجھسے نہین کہا کہ سر خورشید جاہ پیشکار یا فخر الملک کے متعلق دروغ بیانی کرین مین نے نواب صاحب کو گفتگو کے خلاصہ سے آگاہ کیا جو کچھ کہ مسٹر ردرا نے بیان کیا انکے سامنے قلمبند نہین کیا بلکہ آٹھ یا نو بجے دوسرے روز لکھا مین نے رپورٹ نمبری ۴۲۴ - اپنے ہاتھون نواب صاحب کو دی آغا مرزا وہان موجود نہ تھے بعد مین انھون پوچھا کہ مین نے جو کچھ لکھا صحیح ہے مین نے جواب دیا ہان سید محمود اڈا ڈی کمپ خورشید جاہ نے مجھے ایک کاغذ دکھایا تھا مسٹر نارٹن نے اسکا ترجمہ سید محمود کو سنایا جنھون نے ترجمہ سنا اور جسکی مین نے تصدیق کی رپورٹ سلطان قائم مقام منشی کی لکھی ہوئی ہے کیونکہ مین اردو نہین لکھ سکتا۔

بجواب سوالات مکرر۔ مسٹر ردرا نے مجھسے یہ بیان نہین کیا تھا کہ کہان پیشکار اور فخر الملک سے نامون کا پتہ چلا بشیر الدولہ کے نام کا ذکر مسٹر ردرا نے کیا تھا جنھون نے کہا مہدی حسن کو تمام کیفیت بشیر الدولہ سے معلوم ہوئی اور مجھے مہدی حسن سے مسٹر ردرا نے بیان کیا تھا کہ آج یا کل مین بشیر الدولہ سے کاغذ نہین لگا۔

اظہار سر آسمان جاہ

سر آسمان جاہ کی خواہش سے رزیڈنٹ نے مسٹر بوسن کویٹ کو شہادت قلمبند کرنے کے لیے کمشنر مقرر کیا۔

۲۷ جنوری کو حضور ممدوح کی سیف آباد محل مین شہادت ہوئی انھون نے بیان کیا ۱۸۸۹ء مین سر مارٹیمر ڈیورینڈ کے خط کی وجہ سے تحقیقات ہوئی تھی بذریعہ تار یا بذریعہ خط یا اخبارات

مجھے معلوم ہوا تھا کہ مسز مہدی حسن ملکہ کی خدمت مین پیش ہوئی تھین مین نے فارن آفس کو اطلاع
نہین دی کہ ایک تار مہدی حسن کو بھیجا گیا اور مجھے معلوم نہین کہ کیونکر انکو اس سے آگاہی ہوئی
نہ مجھے یاد ہے کہ مہدی حسن اور منز یدنسی کے درمیان کوئی چٹھی چلی سر مار ٹیمر ڈیورنڈ کے خط کے
جواب لکھنے کو مین نے مشتاق حسین سے مشورہ لیا جو مہدی حسن کے دوست تھے مین نے انسے
کہا کہ وہ تحقیقات کرین اور امید تھی کہ مشتاق حسن مہدی حسن سے گفتگو کرینگے مہدی حسن نے کبھی
اس تحقیقات کے متعلق تذکرہ نہین کیا اور مجھے یاد نہین کہ انھون نے اپنے تعلقات اپنی بیوی سے
ظاہر کیے اور نہ مین نے گفتگو کی مشتاق حسن خاتمہ تحقیقات کے بعد میرے پاس آئے اور مجھ سے
کچھ بیان کیا مگر یہ نہین کہا کہ انھون نے اس بارے مین مہدی حسن سے گفتگو کی مجھے نہین معلوم
کہ کس نے یہ دعویٰ کیا کہ مسز مہدی حسن کو سرکاری درباروں اور جلسون مین اول رتبہ بمقابلہ اور
لیڈیون کے دیا جاے مین اسوقت مدار المہام نہ تھا جب مہدی حسن ولایت سے واپس آئے
انھون نے اپنی بیوی کے متعلق افواہون کا تذکرہ کیا مگر تفصیل مجھے نہین بیان کی یہ افواہین
انکی بیوی کی حیثیت کے متعلق تھین اقبال علی و شجاعت علی نے میرے سامنے بیانات لکھوائے
مگر انکا پتہ نہین چلتا چند درخواستون مین مہدی حسن نے اپنے نکاح نامہ کا ذکر کیا تھا چونکہ
سر مار ٹیمر ڈیورنڈ نے خفیہ تحقیقات کی خواہش کی تھی اس باعث مین نے مہدی حسن سے اس بارہ
مین سوالات نہین کیے گو وہ خاص شخص تھے جنکے چال چلن کے متعلق بحث تھی مجھے نہین معلوم
کہ کیونکر شجاعت علی اور اقبال علی کا پتہ چلا ہر ایک شخص واقف تھا کہ وہ مہدی حسن کی کیفیت
سے ماہر تھے جب یہ لوگ میرے پاس آئے تو مین نے انسے سوالات نہین کیے اور نہ کوئی خاص
کوشش صحیح حالات دریافت کرنے کو کی مہدی حسن پر مین نے پورا اعتبار کیا مسٹر
فریدون جی کا مسودہ جواب اسوجہ سے نہین بھیجا گیا کہ مشتاق حسین کی راے نہ تھی اور مین نے
خیال کیا کہ مزید تحقیقات ہونی چاہیے اپریل مین مہدی حسن میرے ساتھ شکار کھیلنے گئے مگر قبل چلنے
کے کرنل لڈلو کو مین نے ہدایت بھیجی جسکی اطلاع مہدی حسن کو نہین دی دوران شکار مین بارہا
مہدی حسن سے پمفلٹ کا ذکر آیا جنھوں نے بیان کیا کہ وہ بالکل جھوٹ ہے مین نے مہدی حسن کو
اطلاع دی کہ کرنل لڈلو تحقیقات کر رہے ہین اور مہدی حسن نے بھی بیان کیا کہ وہ قطعی ثبوت
اپنی شادی کا دے سکتے ہین تفصیل مجھے یاد نہین نہ مجھے کوئی ثبوت دکھایا پولیس نے تحقیقات
کی مجھے نہین معلوم کہ واقعات مہدی حسن کے خلاف تحقیقات مین ثابت ہوے کیونکہ مین بیان

موجود نہ تھا اور نہ مین نے واپس آکے شِل دیکھی البتہ یہ مشتاق حسن سے سُنا کہ مسٹر مہدی حسن کے خلاف چند باتین ظاہر ہوتی ہین اور مین نے مشتاق حسن کے ساتھ تسل چھوڑ دی جسطرح سے چاہین کارروائی کرین مہدی حسن اور مشتاق حسن کے دوستانہ تعلقات خیال کرکے مین یقین کرتا ہون کہ مشتاق حسن نے ضرور اس معاملہ کا ذکر کیا ہوگا مشتاق حسن پر مجھے اعتبار تھا اُنکا کام کرنا گویا اپنے کام کے برابر تھا کرنل لڈلو کی ملازمت اسوجہ سے کی کہ وہ حد مجوزہ سے بڑھ گئی تھی گورنمنٹ کے فائدہ سے تحقیقات مزید اس باعث روک دی تھی کہ یہ معاملہ تحقیقات مجسٹریٹ کے قابل تھا مہدی حسن کو ایکہزار روپیہ سرکاری خزانہ سے ملا کیونکہ وہ اعلی افسر گورنمنٹ کے تھے اور مین نے خیال کیا کہ انکو مدد پہونچانا چاہیے۔

۲۸- جنوری مین نے مہدی حسن کو ۲۵ ہزار کی روپیہ قبل اشاعت پمفلٹ کورٹ آف وارڈس سے قرض دیا علاوہ اسکے دس ہزار بعد اشاعت پمفلٹ تین ہزار روپیہ مسٹر ہرمزجی کو بطور اعانت بخش بھیجا مین پیچھے کی سے واقف ہون اور اس مقدمہ کی بابت گفتگو کی ہو گو یہ نہین کہا ہے کہ وہ اثر ڈالین کہ مقدمہ ختم ہو۔ مسٹر کی کو سرکاری خزانہ یا میری جیب خاص سے روپیہ نہین دیا گیا مین نے سرور جنگ کو ایک خط بھجوایا تھا کہ وہ لکھین کن واقعات سے وہ آگاہ ہین سرور جنگ سے ملاقات ہوئی مین نے دریافت کیا کیون اُنھون نے میرے خط کا جواب دیا اُنھون نے کہا کہ جواب تیار ہے اور بھیجدیا سرور جنگ نے یہ نہین کہا کہ وہ حضور نظام کی منظوری لیکر خط بھیجین گے بلکہ یہ کہا کہ وہ بلا منظوری نظام کچھ نہین کرسکتے سرور جنگ نے کہا کہ جواب ناموافق ہوگا گو یہ نہین کہا کہ وہ جواب نہ بھیجینگے اُنھون نے کہا کہ وہ واقعات پمفلٹ کو صحیح ثابت کرینگے مین نے سرور جنگ کو متنبہ نہین کیا کہ اپنے واقعات کی نسبت ہوشیار رہین مین نے سرور جنگ سے یہ نہین کہا کہ اگر آپ کا جواب ناموافق ہوگا تو مین بیس لاکھ روپیہ خرچ کرکے ولایت سے بیرسٹر لاؤنگا اور تمکو تباہ کرکے مہدی حسن کو بچاؤنگا ایک مرتبہ نظام کو مین نے اس بارے مین لکھا تھا مگر یہ منشا تھا کہ سرور جنگ کو محکمہ کی سزا دیجاے مین نے یہ خواہش نہین کی کہ سرور جنگ پر مقدمہ دائر کیا جاے بلکہ ملاقات کے حال سے حضور نظام کو آگاہ کیا میرا ارادہ تھا کہ ان کو عملداری نظام سے نکالدون اور میرے ہی حکم سے فریدونجی نے اپنے اظہار مین حق رازداری پر بھروسا کرکے جواب دینے سے انکار کیا مشتاق حسن کے مشورہ سے یہ کارروائی ہوئی تھی۔

بجواب سوالات جرح - مسٹر فریدون جی کو اس حکم سے کہ وہ رازداری کے پردہ مین جواب نہ دین میرا منشا کبھی تحقیقات نبدا کرنے سے نہ تھا اور نہ کبھی مین نے کوئی کارروائی اس قسم کی کی اور پولیس تحقیقات کی سدودی سے میرا منشا یہی تھا کہ تحقیقات مناسب حدود کے باہر نہ ہو بحیثیت گورنمنٹ مین مَے یہ مناسب نہین خیال کیا کہ عدالتی طور پر واقعات پمفلٹ کی تصدیق کرون چونکہ پمفلٹ گمنام تھا اور مہدی حسن اور اُنکی بیوی شامل سوسائٹی تھے اس باعث مجھے صرف مصنف کے پتہ لگانے کی ضرورت تھی اور اسیوجہ سے مہدی حسن کی مدد کی کرنل لڈلو کی ذاتی ملازمت نہین کیگئی بلکہ ایک سرکاری حکم اُنکو بھیجا گیا جس سے مہدی حسن آگاہ نہ تھے نہ مہدی حسن کی موجودگی مین کرنل لڈلو کو مین نے ہدایت کی مشتاق حسن نے مجھسے یہ نہین بیان کیا کہ مہدی حسن سر ہار ٹیمر ڈیورنڈ کے مضمون خط سے واقف ہین مشتاق حسن نے تحقیقات کی اور جواب تیار کرکے میرے پاس لائے اقبال علی کا بیان لائے اور مجھے اپنی جگہ پر یقین ہوگیا جو کچھ بیانات مہدی حسن کے خلاف کیے گئے ہین غلط ہین اگر اور نام بتائے جاتے تو مین اُنکے متعلق تحقیقات کرتا کہ مہدی حسن کا اظہار نہین لیا گیا کیونکہ اُنکو خود اس معاملہ سے واسطہ تھا تحقیقات ڈیورنڈ کے متعلق مہدی حسن سے مین نے گفتگو نہین کی اور نہ مشتاق حسین نے میرے سامنے اور نہ مجھسے کہا کہ اُنھون نے مہدی حسن سے گفتگو کی ہو یقیناً سرور جنگ نے مضمون پمفلٹ کی بابت جواب دیا تھا ہارمزجی کو مین نے حکم نہین دیا تھا کہ مہدی حسن کو سرکاری تحقیقات سے آگاہ کرین -

بجواب سوالات مکرر - کل معاملہ مین نے مشتاق حسین کے سپرد کیا تھا وہ میرے راز دار بچ کے ماتحت اور ایک قابل اور ہوشیار آدمی تھے مین نے مہدی حسن کا اسباب خرید لیا ہو -

بجواب سوالات مسٹر ردرا - خریداری اسباب بچ کے طور پر ہوئی ہو اور اس سے یہ منشا نہین تھا کہ مہدی حسن کو مدد دیجاسے کہ اُنکے پاس روپیہ نہین اگر مدد کا خیال ہوتا روپیہ دے سکتا تھا جب سے مہدی حسن معطل ہوئے ہین اُنکی تنخواہ موقوف ہوگئی ہو -

۲۲ - فروری کو سر آسمان جاہ پھر شہادت مین طلب ہوسے اور اُنھون نے قبول کیا کہ مین نے حضور نظام کو لکھا تھا سرور جنگ کو محکمہ سے سزا دیجاسے اُسوقت یہی مناسب معلوم ہوا تھا گو یاد نہین کہ کیون اس قسم کی رائے دی تھی -

تردیدی ثبوت بجانب مستغیث

۲۸- فروری کو مسٹر فریدون جی جمشید جی پرایوٹ سکرٹری مدار المہام نے بیان کیا کہ سر سالار جنگ
ثانی ۱۸۸۴ء میں مدار المہام ہوئے اور ۱۸۸۷ء میں انھون نے استعفا دیا میں مئی ۱۸۸۴ء
مین یہان آیا اور جب حضور ممدوح اوٹاکمنڈ سے واپس آئے میں اُنکا غیر سرکاری پرایوٹ سکرٹری
ہوگیا تھا اصل عہدہ کمشنر بندولبست تھا مستقل پرایوٹ سکرٹری چند ہفتہ قبل استعفا سر سالار جنگ
ثانی ہوا جنوری و فروری ۱۸۸۸ء میں ڈپٹی کمشنر اورنگ آباد تھا جولائی و اگست ۱۸۸۸ء میں
منیر الملک کے ساتھ مدراس و برار میں دورہ کرتا تھا میں خیال کرتا ہون کہ کاغذات کی تاریخ
تحریر ٹھیک ہو جہانتک مجھے یاد ہو جب مین چلا تھا سالار جنگ ثانی اورنگ آباد مین تھے مولائی
گھوڑ دوڑ ابتدا اگست مین ہوتی ہو واقف نہین کہ سالار جنگ اسمین شریک ہوے یا نہین مین موجود
نہ تھا سید حسین کو ۱۸۸۶ء مین سر سالار جنگ کے اسٹاف سے مطلب نہ تھا بہرام جنگ سید حسین
کی جگہ سکرٹری متفرقات تھے یاد نہین کہ کب وہ سید حسین کی جگہ مقرر ہوے استعفی سالار جنگ ثانی
کے وقت تک وہ سکرٹری متفرقات رہے تاریخین مسل سے مل سکتی ہین سر سالار جنگ کے اڈی کانگ
۱۸۸۴ء مین بڑے آغا طیفل علی بیگ و لیاقت علی تھے مین مصطفی علی سے واقف ہون
وہ تھوڑے عرصہ تک اڈی کانگ رہے۔ کہہ نہین سکتا کہ اگر مصطفی علی بیان کرین کہ وہ
۱۸۸۵ء مین تھے تو مین تاریخ منظور کر لونگا فروری ۱۸۸۴ء مین سالار جنگ مدار المہام ہو
اُسکے قبل شریک پیشکار تھے کہہ نہین سکتا کون پرایوٹ سکرٹری تھا یاد نہین برار سے واپسی
کے وقت منیر الملک شہر یا بولرم کو واپس گئے عبدالکریم سے واقف ہون کہہ نہین سکتا
کہ منیر الملک کے ساتھ جانے کے قبل مین نے اُنکو سر سالار جنگ کی ملازمت مین دیکھا دو
یا تین مرتبہ سر سالار جنگ کے ساتھ بولرم کو جاتے دیکھا تاریخ یاد نہین مہدی حسن کو بھی وہان
دیکھا تمام سکرٹری جاتے تھے حلفاً کہہ نہین سکتا کہ مسز مہدی حسن کو وہان دیکھا ایک ساتھ
دو یا تین دن سے زیادہ نہین ٹھہرا صبح حیدرآباد سے جاتا تھا اور شام کو واپس آتا تھا یہی
کیفیت سر سالار جنگ کے پرایوٹ سکرٹری کی تھی کبھی اُنکی بیوی کو سر سالار جنگ کے محل مین لو بولرم مین
اندر احاطہ مہدی حسن کو خیمہ مین ٹھہرے ہوے نہین دیکھا جب مین ۱۸۹۳ء مین مہدی حسین سے واقف
ہوا جو کلکٹر اطراف بلدہ اسی زمانہ مین تھے بحیثیت کلکٹر سرکاری عہدہ پر [illegible] وہ
نہ ملتے تھے مین بھی جب اور لوگون سے ملنے گیا ہونگا مسٹر [illegible] حسن [illegible]

زمانہ مین مسز مہدی حسن وائیٹ کے احاطہ مین مسز فلوڈر کے ہمسایہ رہتی تھین یاد نہین کہ مسز مہدی حسین
سے ملاقات کے قبل اُنسے شناسائی ہو گئی تھی ضرور مُنسے ملاقات کرائی ہو گی اس اثناء سے
برابر اُنسے ملتا رہا اور اُنکو زوجہ مہدی حسن خیال کیا مجھے یاد ہے کہ کب مہدی حسن چیف جسٹس
مقرر ہوے تھے ایکمرتبہ سر سالار جنگ کے محل مین مسز مہدی حسن سے ملاقات ہوئی کہہ نہین
سکتا کہ مہدی حسن چیف جسٹس تھے یا نہین سید علی بلگرامی عموماً سالار جنگ کی دعوتون مین
شریک ہوتے تھے سرور جنگ کی نسبت حلف نہین اُٹھا سکتا کہ وہ وہان عموماً جاتے تھے
مجھے ایک دعوت کی بھی یاد نہین جسمین مسز مہدی حسن شریک ہوئین ہون اور انھین کے ساتھ سرور جنگ
بھی گئے ہون میجر گف پہلے پیغام دعوت بھیجتے تھے بعد اُنکے میرے سپرد یہ فرض ہوا مجھے یاد نہین کہ کبھی
ہون مین نے سرور جنگ و مہدی حسن کو کسی دعوت مین مدعو کیا مجھے یاد نہین سر سالار جنگ
بیمار ہونے پر وہ لولرم کے محل کو منتقل ہوے وزارت سے استعفا دینے کے بعد ایک سخت
بیماری مین وہ مبتلا ہوے جہان تک مجھے علم ہے مسز مہدی حسن نے کبھی دایا کی خدمت نہین کی
جب مین سر سالار جنگ کے ساتھ رہا انھون نے میرے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا وہ مجھ سے خوش
تھے اور مین اکثر اُنسے ملا کرتا تھا مین جب چاہتا تھا اُنسے ملسکتا تھا سوا اسوقت کے کہ جب وہ
سونے کو کمرہ مین جاتے تھے اگر وہ بیمار ہوتے تو مجھے اجازت ملی کہ جب چاہون اُنسے ملون جہان تک
مجھے علم مہدی حسن نے اپنی بیوی کے خدمات سپرد کین. ۱۸۸۳ء مین مسز مہدی حسن بطور
بیوی چیف جسٹس تمام سرکاری دعوتون مین شریک ہوتی تھین قبل مستقل ہونے کے مہدی حسن
چند ماہ تک قائم مقام چیف جسٹس رہے اسی زمانہ مین مسز مہدی حسن کے نمبر کرسی کی بابت جھگڑا
ہوا تھا مہدی حسن نے مجھسے پوچھا کہ کیون اُنکی بیوی دعوت مین شریک نہین ہوئین مین نے
جواب دیا کہ اُسکا انتظام اڈا دی کمپ پر یزیڈینسی کے سپرد ہے مین نے سر سالار جنگ کو اس
معاملہ سے آگاہ کیا جنھون نے ریذیڈنٹ کو لکھا اور اس معاملہ کا قطعی فیصلہ ہو گیا جب مہدی حسن
ہوم سکریٹری ہوے مین حیدرآباد مین تھا سر آسمان جاہ کی وزارت اور مسٹر ہاول کی ریذیڈنسی
تھی مجھے علم نہین کہ سر سالار جنگ اور مسز مہدی حسن کی محبت کیوجہ سے مہدی حسن اپنے عہدے
پر مامور ہوے تھے چونکہ مین نے مسز مہدی حسن اور سالار جنگ مین کوئی ناجائز تعلق نہین دیکھا
اس باعث مہدی حسن کو عہدہ اپنی بیوی کے تعلق کی وجہ سے نہین ملا مہدی حسن سب سے کم عمر سکریٹری
تھے مگر زیادہ تنخواہ نہین پاتے تھے مہدی علی زیادہ تنخواہ پاتے تھے اور سر سالار جنگ نے خوشی سے

منظور کی اکثر حیدرآباد سے غیر حاضر بھی رہتا تھا جہان تک مجھے علم ہے سر سالار جنگ اور
مسز مہدی حسن کے درمیان کوئی ناجائز محبت نہین تھی جب تک مجھے سر سالار جنگ سے تعلق تھا
کبھی مین نے شب و روز سر سالار جنگ اور مسز مہدی حسن کو ایک ساتھ نہین دیکھا کوئی بات
مابین دونون کے ناجائز نہین دیکھی مجھے اُس ناچ کی یاد نہین جو سر سالار جنگ نے اوٹی سے
واپس آکر دیکھا جسمین مسز مہدی حسن موجود تھین یا ایک ہی مونڈھے پر عرصہ تک دونون تنہا
بیٹھے ہوے ناچ دیکھتے رہے سر سالار کے بڑے جلسون مین برابر شریک ہوتا رہا کبھی جلدی چلا آتا
کبھی دیر تک ٹھہرتا مصطفےٰ علی و مسز مہدی حسن کے درمیان کبھی ناجائز تعلق نہین دیکھا ۱۸۸۳ء مین
مکرم الدولہ عہدہ دار نہ تھے بلکہ پاگل ہوگئے تھے اور اپنے گھر مین قید تھے مجھے علم نہین کہ سر سالار
کے اثر کیوجہ سے مسز مہدی کو سوسائٹی مین اعلی مرتبہ ملا مین اجنبی تھا اور ۱۸۸۴ء مین حیدرآباد
سے دورہ پر چلا گیا۔

سوال ۔ کیا سید علی بلگرامی مہدی حسن سے کم سن ہین ؟

جواب ۔ وہ صرف قائم مقام سکرٹری تھے (چند سوالات سر سالار جنگ کے محل اور کمرون کی
بابت گواہ سے نقشہ دکھلا کر پوچھے گئے جو غیر ضروری ہین اس باعث درج نہین کیے جاتے)
منیر الملک اور مصطفےٰ علی دوستانہ تعلق رکھتے تھے مگر کہہ نہین سکتا کہ اُنھین باہم محبت تھی کہ نہین سکتا
کبھی اُنکو ایک ساتھ دیکھا مصطفےٰ علی منیر الملک سے دوستانہ تعلق رکھتے تھے وہ باہم عزیز تھے
مین واقف نہین منیر الملک مصطفےٰ علی سے اپنا راز بیان کردیتے تھے میرے سامنے اُنھون نے
ایسا کبھی نہین کیا سر سالار جنگ اور مصطفےٰ علی مین محبت تھی معلوم نہین کہ وہ اُنکے رازدار تھے
مین بعض باتون مین عبد الکریم کا اعتبار کرونگا بعض مین نہین مصطفےٰ علی کا اعتبار اور باتون
مین کرونگا گو روپیہ قرض نہ دونگا کیونکہ وہ ادا نہین کرسکتے مین رفیع الدین سے واقف
نہین اور نہ معلوم ہے کہ کبھی وہ سر سالار جنگ کی ملازمت مین تھے۔

بجواب سوالات جرح ۔ جب مین مسز مہدی حسن سے ملا وہ مہدی حسن کی بیوی مشہور تھین اور
کوئی وجہ مجھے یقین کرنے کی نہ تھی کہ وہ مہدی حسن کی جائز منکوحہ عورت نہ تھی ممکن ہے کہ سر سالار
بلا ہماری اطلاع و واقفیت کے بولارم گئے بہ حیثیت پرائیوٹ سکرٹری یہ میرا فرض
نہ تھا کہ تمام مہمانون کی رخصت اور جانے کے وقت تک مین ٹھہرا رہون کوئی غیر ممکن بات
نہین ہے کہ سر سالار جنگ کے محل مین مکرم الدولہ کے کمرہ کے نام سے کوئی مکان مشہور ہو۔

نومبر ۱۸۸۹ء مین مسز مہدی حسن نے ریذیڈنسی کی گارڈن پارٹی مین شریک ہوئی تہین مسٹر پامر نے جو ایک معزز
منکوحہ یورپین لیڈی ہین اسکی مخالفت کی تہین کرنے سر سالار جنگ کے بنج کے استعمال مین تہے تجویز
تہی کہ مصطفے علی کا مکان گورنمنٹ خرید کرلے گو رقم مجھے یاد نہین معاملہ طے نہین ہوا تہا۔
بجواب سوالات مکرر۔ اگر مین حیدرآباد مین ہوتا سر سالار جنگ بولرم کو ملا میرے علم کے بموجب
مسٹر پامر نے غیر سرکاری طور پر مخالفت کی تہی کہ مسز مہدی حسن کو دربار مین آگے جگہ نہ ملے ممکن ہے کہ
قبل اشاعت پمفلٹ مین نے کسی سے ذکر کیا ہو۔
۲۱ مارچ۔ نواب سید حسین بلگرامی معین الملک ولد سید زین العابدین حسن خان پرایوٹ سکرٹری
حضور نظام نے بہ اقرار صالح بیان کیا مین اصل باشندہ بلگرام ہون ۱۸۷۳ء مین لکہنؤ مین
پروفیسر عربی کیننگ کالج تہا ۱۸۷۳ء مین یہان آیا سید علی بلگرامی میرے سوتیلے بہائی
ہین وہ کالج مین طالب علم تہے رفیع الدین و یوسف الزمان سے لکہنؤ مین واقف تہا مین
امین آباد مین رہتا تہا عطا حسن بلگرامی سے واقف ہون نہ وہ میرے دوست نہ ساتھی تہے
کوئی اُنسے تعلق ذاتی یا معاملہ کا نہ تہا وہ ایک مرتبہ میرے باغ کی نگرانی کے لیئے نوکر تہے عطا حسین کا
یہ بیان کہ مین کمسنی مین ڈانلی کے یہان جایا کرتا تہا بالکل غلط ہے یہ غلط ہے کہ میرا روپیہ اُنکے
پاس امانتا رہتا تہا عطا حسین کا تمام بیان غلط ہے لکہنؤ مین ڈانلی کے خاندان سے واقف
نہ تہا کبہی اُنکے گہر نہین گیا کبہی عطا حسین کے ساتھ کسی یورپین طوائف کے یہان نہین گیا ڈانلی کا
نام حیدرآباد مین سنا لکہنؤ مین کبہی واقف نہین ہوا قبل اشاعت پمفلٹ مجھے معلوم ہوا کہ مسز
مہدی حسن مس ڈانلی ہین جو تہین حال عطا حسین کا جانتا ہون اس سے کہہ سکتا ہون کہ وہ قابل
اعتبار نہین ہین لکہنؤ مین مرزا محمود بیگ سے واقف تہا جنکی یہان شہادت گذری ہے مین انکا
گہرا دوست تہا اور ہمارے ایک دوسرے کے سامنے بیویان پردہ نہین کرتین محمود بیگ کا یہ بیان
کہ مین نے اُنسے کہا کہ کرٹ ڈیمڈ چلین تہی غلط ہے کبہی حیدرآباد آنے کے قبل کرٹ ڈ کا ذکر محمود بیگ
سے نہین آیا کہہ نہین سکتا کہ مین تاریخ آمد سے سر سالار جنگ اول کی وفات تک اُنکے اسٹاف
مین رہا سر سالار جنگ ثانی کے اسٹاف مین نہین رہا اونکے زمانہ مین پرایوٹ سکرٹری حضور اور
سکرٹری متفرقات رہا قبل ۱۸۸۴ء کے مین سر سالار جنگ کا بھی پرایوٹ سکرٹری رہا ۱۸۸۲ء
مین جب [illegible] دورہ مین تہے سر سالار جنگ مولا علی کی گہوڑ دوڑ مین گئے تہے گو یاد نہین
مگر کہہ سکتا ہون کہ مسٹر و مسز مہدی حسن ایک ہفتہ تک بولرم مین سر سالار جنگ کے یہان ٹہرے تہے

میری یادداشت خراب ہے یاد نہین کہ مہدی حسن اُسوقت خیمہ مین ٹھہرے تھے یا مکان مین سر سالار ثانی حضور نظام سے لڑکر بولرم مین جاکر ٹھہرے تھے یا تو بیمار ہوے تھے یا بیماری کا بہانہ کیا تھا کہہ نہین سکتا کہ ۱۸۸۵ء مین گھوڑ دوڑ کا زمانہ تھا خیال نہین کہ ہشیار مہدی نے اپنی بیوی کے خدمات بطور دایہ سپرد کی تھین جہان تک مجھے یاد ہے سر سالار اور گرٹروڈ مین محبت نہین بڑھی مین نے اُسکو دن و رات وہان نہین دیکھا مین کہہ نہین سکتا کہ یہ صحیح ہے کہ اُسکے اثر سے گرٹروڈ ایک بارگی حیدرآباد سوسائٹی مین بڑھی اور خاص حلقون مین گذر ہوا مین کہہ نہین سکتا کہ ایک نتیجہ باہمی محبت سے یہ بھی ہوا کہ نظام کی ملازمت مین مہدی کا مرتبہ ہمیشہ کے واسطے مضبوط ہوگیا مین کہہ نہین سکتا ہون کہ سر سالار کے محل بولرم مین مسز مہدی حسن سے بطور مہمان کے ملاقات ہوئی مجھے یاد نہین کہ کسقدر عرصہ تک اور کب وہ وہان رہتا مین نے ڈنر مین مسز مہدی حسن کو سر سالار کے ساتھ دیکھا مجھے کسی خاص جلسہ کی یاد نہین کہ جب اوٹی سے واپسی کے وقت کسی ناچ مین شریک ہوئین کوئی امر قابل اعتراض درمیان سر سالار جنگ اور مسز مہدی حسن مین نے نہین دیکھا مصطفے علی سے واقف ہون کوئی امر قابل اعتراض اُنکے اور مسز مہدی حسن کے درمیان نہین دیکھا کبھی مصطفے علی سے معاملہ نہین ہوا اس باعث کہہ نہین سکتا کہ کہان تک اُنکا اعتبار کیا جاسکتا ہی بڑے آغا سے واقف ہون کبھی اُنکے اور مسز مہدی حسن کے درمیان کوئی خلاف بات نہین دیکھی فریدون جی نے مدار المہام کی جانب سے مجھ سے پوچھا تھا کہ جو کچھ کیفیت جانتا ہون بیان کردون مین نے اُنکو اطلاع دیدی خط ایسے جی فریدون جی کو لکھا جسمین خط نمبری ۲- کی نقل بھی شامل کردی میری راے مین بیانات پمفلٹ غلط ہین کہہ نہین سکتا کہ مرزا باقر حسین و فیع الدین و یوسف الزمان نے گرٹروڈ کے رکھنے کو ایک مشترکہ کمپنی قائم کی تھی مجھے نہین معلوم کسکے پاس گرٹروڈ رہی مجھے نہین معلوم کہ میر شجاعت علی کے زیر حفاظت رہی مین عبد الکریم ملازم سر سالار جنگ سے واقف ہون جو اُنکی ملازمت مین ۱۸۸۳ء مین تھے عبد الکریم سے بہت کچھ واقف نہین ہون مگر جسقدر واقف ہون اُسکے لحاظ سے زیادہ قابل اعتبار نہین سمجھتا۔

بجواب سوالات جرح - عبد الکریم سے میرا ذاتی علم محدود ہے کبھی اُنسے کوئی معاملہ نہین ہوا اور مسز مہدی حسن کی آمد و رفت کا مین اسقدر نگران نہین تھا کہ میرے بلا علم وہ کچھ عرصہ تک بولرم مین نہ ٹھہر سکتی ہون وہ چند دن بلا میرے علم کے ٹھہرسکتا نہین ممکن ہے کہ ۱۸۸۳ء مین سر سالار جنگ بلا میرے علم کے بولرم گئے ہون مین حلف نہین اٹھا سکتا کہ وہ نہین گئے کوئی میرے پاس رفیع مجھ نہین ہی سر سالار جنگ اور گرٹروڈ کے درمیان محبت کی بابت بیان [illegible] ذاتی علم [illegible]

کر ملا میرے علم کے مسز مہدی حسن اور سر سالار جنگ ثانی تمام شب ورزیکجا رہے ہون اور مسز مہدی حسن
بلا میرے علم کے بولرم مین شب باش رہی ہون سر سالار دعوت کثرت سے کرتے تھے اکثر دعوتون
کے بعد ناچ ہوتا تھا خط نمبری ۷۰ خوشی سے نہ کہ بجواب کسی درخواست کے لکھا گیا۔ ایک پرتہ پمفلٹ
کی بذریعہ ڈاک مجھے ملی جو پڑھ کر غصہ سے مین نے ایک خط لکھا دوستی کے لحاظ سے نہین بلکہ عورت پر
کمینہ حملہ دیکھ کر ناراضی سے لکھا دو سو گز کے فاصلہ کے اندر مہدی حسن کے ساتھ رہتا تھا اسوقت
اُنسے محبت نہ تھی اب معمولی دوستی ہے مین نے اُنکے یہان اور انھون نے میرے یہان کھانا
کھائی تھی مگر اکثر نہین مہدی حسن سے تین یا چار مرتبہ نظام کلب مین ملاقات ہوئی مگر ابتدائی مقدمہ
سے اپنے گھر پر ملاقات نہین ہوئی مین نے مقدمہ کی بابت اُن سے گفتگو کی ہے مسٹر رودرا کا مین دوست ہون
اُنھون نے اس مقدمہ مین جہان تک مجکو تعلق ہے شہادت کا ذکر کیا ہے مین نے مجسٹریٹ صاحب
کو لکھا ہے مگر مہدی حسن کے مشورہ سے نہین اُنسے بھی مشورہ لیا تھا جس مشورہ کو پاکر مین نے
اُنھین خط لکھا اپنے خط نمبری ۷۰ مین مین نے جن دو بہنون کا ذکر کیا ہے وہ خراب شہرت رکھتی تھین
اور شریف نہ تھین۔

(س) کن دو بہنون کا آپکو خیال ہے؟

(ج) نام یاد نہین مگر مین نے دو خوبصورت بہنون کا تذکرہ کیا تھا جو بہت خوبصورت تھین مگر بد چلن

(س) کیا تحریر خط کے وقت اُنکے نام یاد تھے۔

(ج) نہین۔

(س) اگر آپکو نام نہ معلوم تھے تو پھر یہ کیون لکھا کہ اُنکے نام کے اُن لوگون سے تذکرہ کی ضرورت نہین
جو ۲۰ سال اس جانب لکھنؤ کی حالت سے واقف تھے؟

(ج) مین نے اس پہلو سے خیال ہی نہین کیا تھا اور فرض کر لیا تھا کہ یہ مشہور ہین۔

(س) کیا اس فقرہ سے آپکا یہ مطلب تھا کہ مہدی حسن اور آپ اُنکے نام سے واقف ہین اور اُنکی
ضرورت نہین کہ اسکا تذکرہ کیا جاوے؟

(ج) نہین۔

(س) پھر کیون ۲۰ سال اس جانب کا حوالہ نامون کے لیئے دیا؟

(ج) مین خیال کرتا ہون لفظ "نام" غلطی سے لکھا گیا۔

(س) کیا آپکو یاد ہے کہ کون لفظ بجاے نامون کے معنی چاہیے ہے؟

(ج) مین لفظ "شناخت" اُسکی جگہ لکھون گا۔

(س) کیا خط نمبری ۶۔ آپ نے جلدی مین لکھا؟

(ج) ہان۔

(س) تو پھر اُسکی نقل کیون رکھی؟

(ج) مین عموماً ضروری خطوط کی نقل رکھتا ہون قبول کرتا ہون کہ یہ ضروری امر تھا بعض اوقات ضروری خط بھی جلدی مین لکھتا ہون ایسے خط کی اصلاح بھی کرلیتا ہون تبلا نہین سکتا کہ کیون اس خط مین اصلاح نہین کی مین دو بدنام بہنون کے نام نہین تبا سکتا سنہ ۱۹۰۸ع مین ایک کی عمر ۲۰-۱۹-۲۱- اور دوسری کی ۴۰-یا ۵۰- تھی کسی سے تعلق ناجائز نہین ہوا ایک ہی مرتبہ مجھسے کسی غرض سے ایک بڈھے آدمی کے ساتھ آئی تھین کچھ لکھنو ٹمپس کے متعلق کام تھا جسکا مین اڈیٹر تھا چھوٹی لڑکی آئی تھی کہ نہین سکتا کہ کون کام تھا کہہ نہین سکتا کہ لڑکی جو آئی تھی وہ بڑے کی دُلھن تھی مین اس سے پہلے بڈھے سے ملنے گیا تھا مرزا محمود بیگ سے ملنے وہ میرے گھر پہ تنہا آئے تھے مین موجود تھا محمود بیگ کو کمرے مین اس سے گفتگو کرنے کو تنہا چھوڑ دیا تھا محمود بیگ نے بیان کیا کہ مین نے اُسکی ماں سے بیٹی کے ساتھ ناجائز تعلق کی خواہش ظاہر کی ماں نے کہا کہ اس خواہش کے لیے شادی ضرور ہوگی محمود بیگ نے بیان کیا کہ وہ قریب ہیں لو رہم وہ نہین کر سکتے مین نے محمود بیگ سے یہ نہین پوچھا کہ یہ عورت کہان سے آئی اور کیونکر ملاقات ہوئی اُنھون نے کہا مین نے چیٹھی لکھی تھی مگر پتہ و نشان نہین تبایا اُس زمانہ سے کبھی اُنسے خط کتابت نہین ہوئی اور نہ اُنکا حال معلوم ہوا جو کچھ مین نے انھین یا اُنھون نے مجھے لکھا ہے اسکا خیال کرکے مین حلف اُٹھاؤنگا کہ خط نمبری ۶ مین انھین دو بدنام بہنون کا مین نے ذکر کیا ہے۔

(س) کیا آپ تبا سکتے ہین کہ ان حالات مین کیونکر بڑی عورت بدنام کہی جا سکتی ہے۔

(ج) جب مین کم سن عورت سے ملا اُسکے چلے جانے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ بدنام ہے اور اس عورت کی عزیز یا بہن ہے۔جس سے مین پہلے ملا تھا۔

(س) کیونکر آپکو بلانے والے نے کمسن عورت کو بڑی عورت سے متعلق کیا۔

(ج) مین کہہ نہین سکتا بڑھی عورت کو جب وہ میرے گھر آئی مین نے یون ہی دیکھا مجھے اپنے پتہ دینے والے کا نام و قوم عمر پیشہ سکونت و مقام گفتگو یاد نہین۔

(س) کیا آپ تبلا سکتے ہین کہ کیونکر آپکے خبر دینے والے نے ایک عورت کو دوسرے کے متعلق بیان کیا جب کسی سے ملاقات نہین ہوئی تھی۔(ج) مین تعلق تبلا نہین سکتا مین واقف ہون محمود بیگ کا بیان

اظہار ہوا تھا جو کچھ کیا بیان اُنکی بابت کہا اُنکا مسٹر رودرا سے بھی تذکرہ کردیا تھا قبل اظہار کے
ایک عوت مین اُنسے ملاقات ہوئی تھی محمود بیگ سے دعوت مین ملاقات سے قبل مین نے رودرا
سے بڑی لڑکی والا معاملہ بیان کر دیا تھا مجھے نہین معلوم کہ کیون محمود بیگ سے اسکی بابت سوال
کیا گیا اور بتلا نہین سکتا کہ مہدی حسن نے کیون اس گفتگو کا ذکر نہین کیا —

۲ — مارچ — یاد نہین کہ بڈھی نے اپنا نام کیا تبلایا مین نے اُنکا رشتہ دریافت نہین کیا انگریزی مین تو
گفتگو ہوئی وہ اب یاد نہین اگر پھر دیکھون پہچان لون گو عرصہ ہوا اور ملاقات آٹھ یا دس منٹ تک
ہوئی تھی گفتگو میرسے ساتھ رہنے کی بابت نہین ہوئی تھی اُس روز سے آج تک نہین دیکھا حلف نہین
اُٹھا سکتا کہ فوٹو ہے یا ۲۰ اسکا نہین ہے کہ نہین سکتا فوٹو ۲۰ کسکا ہے امید نہین کر سکتا کہ مسٹر
مہدی حسن کا ہے لفظ شہرت کا ذکر خط نمبری ۶ — مین ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ ۲۰ — سال سے
دو یوریپین بہنین لکھنؤ مین خوبصورت مشہور تھین اور ہر ایک جگہ اُنکا تذکرہ تھا اُنھین کا آج اور کل
ذکر تھا ضرور اُنکا نام سُنا ہوگا مگر یاد نہین جب خط نمبری ۶ — لکھا میرے دل مین یون ہی سا خیال
اُنکی بابت تھا حلفًا کہہ نہین سکتا کہ دونون بہنین تھین کبھی مہدی حسن سے شک ظاہر نہین کیا کبھی اُنکی
سکونت معلوم نہین ہوئی سوا ان دو بہنون کے اور کسی دو یوریپین بہنون سے واقف نہین
جو اس سال لکھنؤ مین رہتی ہون مین نے مہدی حسن سے یہ نہین کہا کہ گولہ گنج والی مسٹر کے
یہ رہتی تھین اگر مہدی حسن حلف اُٹھائین تو جھوٹھ ہوگا گفتگو مین اسقدر یاد پڑتا ہے کہ
اُنھون نے اس اخبار کے مضمون کی بابت گفتگو کی جسکا مین اڈیٹر تھا اس امر کا مہدی حسن سے
تذکرہ مین نے کیا تھا مین نے مہدی حسن سے یہ نہین کہا کہ ایک ہی بہن سے مجھ سے ملاقات ہوئی تھی
مجھے گرٹروڈ کے خاندان سے واقفیت نہین اور نہ مین نے مہدی حسن سے یہ کہا وہ دو بہنین
تمھاری بیوی سے مختلف تھین —

(سوال) اگر مہدی حسن قبول کرین کہ فوٹو ۱۹ اُنکی بیوی کا ہے تو کیا آپ حلف اُٹھائینگے کہ
جس عورت کا وہ فوٹو ہے وہ بیس سال اُس جانب آپکے یہان نہین آئین ہم —

(جواب) نہین مین نے مہدی حسن سے یہ کہا کہ "مجھے صاف یاد ہے کہ جو عورت مجھسے ملنے آئی وہ
وہ آپکی بیوی سے بالکل علحدہ تھی وہ مسز مہدی حسن سے پستہ قد اور زیادہ خوبصورت تھی تا مجھے گرٹروڈ
کے باپ کا حال نہین معلوم اگر مہدی حسن حلف اُٹھائین کہ مین نے اُنسے کہا کہ اس عورت کا بڈھا باپ
تمھارے خسر سے مشابہ ہے اُنکی دروغ حلفی ہوگی ۲۰ — سال اس جانب کے واقفکارون لکھنؤ مین

مہدی حسن کو بھی شامل کیا تھا انھون نے شریک ہے کبھی انکار نہین کیا مین سلومان ایڈیٹر و مالک حیدرآباد
ریکارڈ سے واقف ہون جس اخبار مین کبھی کوئی حملہ مہدی حسن پر نہین دیکھا البتہ انگلستان سے واپسی
کے وقت جو خراب افواہین مشہور تھین اُنسے واقف تھا غلطی مین نے کوئی خبر نہین لی کیونکہ بازاری
افواہین تھین یہ افواہین مہدی حسن کی شادی کے خلاف تھین فرق ۱۸۸۹ء و ۱۸۹۰ء کی افواہون
مین یہ تھا کہ ۱۸۹۲ء والی نج ہوگئی تھین مین پورن حویلی سے واقف ہون گذشتہ عید مین کچھ
گفتگو وقار الامرا سرور جنگ اور میرے درمیان ہوئی تھی وہ یاد نہین مگر قرار پایا تھا کہ مغلت
شرمناک ہے سید علی بلگرامی کو راست باز سمجھتا ہون سرکاری دعوتون مین مسز مہدی حسن کو اکثر دیکھا
ہے انکے خانساماں بیرام نامے کو پہچانتا ہون کہہ نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ مسز مہدی حسن کے ساتھ دعوتون مین جاتا تھا
حیدرآباد مین کبھی مسز مہدی سے مباشرت نہین اکثر بعد ہمارے لوگون کے جانے کے مسز مہدی میرے گھر پر نہین ٹھہری تھین
اور نہ میرے سونے کے کمرے مین سوئین اگر سید علی حلف اُٹھائین کہ انھون نے اکثر دیکھا تو بالکل غلط
ہوگا کل مسز مہدی حسن میرے پاس نہین آئین اور نہ میرے مکان مین کھانا کھایا۔
بجواب سوالات مکرر کیشن جانے کے پہلے مسز مہدی حسن میرے گھر پر آئین تھین سید علی اور مجھ مین ایسے
تعلقات نہین ہین جو ہونا چاہئین اکثر امور مین اختلاف ہے سید علی اب بھی میرے یہان آتے ہین۔
مہدی حسن سے گفتگو کہہ نہین سکتا کہ طولانی ہوئی یا مختصر جب اول مرتبہ مسز مہدی حسن مجھسے آکر ملین تو
مین نے فوراً ہی انھین نہین پہچانا اور نہ بعد مین معلوم ہوا کہ اُنسے کبھی لکھنؤ مین ملاقات ہوئی دو مہینے
ہوے کہ مسٹر ردرا سے ملاقات ہوئی یاد نہین کہ کسی خاص موقع پر محمود بیگ کا ذکر آیا مین نے عدالت
کو تحریر خط کے وقت مسٹر ردرا سے مشورہ نہین لیا مسٹر نارٹن کونسلی ڈیفنس سے گفتگو کی بجز مجھسے
خواہش کی گئی کہ ڈیفنس کے موافق شہادت دون مجھسے اشارہ کیا گیا ایک خط بنام سید علی میرے
نام سے لفافہ مین رکھ کر بھیجا گیا جسمین سید علی سے خواہش تھی کہ مجھے چند امور کی بابت مشورہ دین
خط سید علی کے پاس ہے دستخط پڑھے نہین جاتے ہین مجھے اشارے دوستون نے دیئے کہ کس قسم
کی شہادت میرے موافق ہوگی۔
یکم مارچ - نواب طفیل علی بیگ نادر جنگ بہادر ولد مرزا عباس علی بیگ نے بیان کیا سرسالار جنگ کی
وزارت کے سال بھر بعد انکا اڈی کیمپ مقرر ہوا اور استعفا کے زمانہ تک رہا ۱۸۸۲ء مین
گھوڑ دوڑ ہوئی مولا علی کے وقت نہین معلوم کہان تھا جب کبھی سرسالار بولارم جاتے اُنکے ساتھ جاتا تھا
مسٹر اور مسز مہدی حسن بڑی دعوتون مین وہان جاتے تھے یاد نہین کہ کبھی یہ بطور مہمان سرسالار جنگ کے

ہفتہ تک رہتے میدان مین خیمہ استادہ رہتے تھے اور جب کبھی مہدی حسن و سید علی یا کوئی لشکر بڑی وہان جاتا تو انھین مین رہتا کبھی سر سالار و مسز مہدی کے درمیان ناجائز تعلق نہین دیکھا نہ کبھی دعوتون کے وقت شب باش ہوتے دیکھا مثل اور شریف عورتون کے وہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ وہان جاتی تھین سر سالار جنگ کی بیماری کی کیفیت یاد نہین واقف نہین کہ مہدی حسن نے اپنی بیوی کی خدمت بطور آیا سپرد کی مین نے ان دونون کو شب و روز تمام گھنٹے ایک جگہ نہین دیکھا عبدالکریم سر سالار جنگ کے نوکر تھے اور بولارم مین سر سالار جنگ کے قریب ہی کمرے مین رہا کرتے تھے اُنسے بخوبی واقف ہون کبھی معاملہ اُنسے نہین ہوا اس باعث اُنکے اعتبار کی بابت کچھ نہین کہہ سکتا کسی خاص دعوت کی یاد نہین جو محل سرا مین ہوئی اور جسمین ناچ بعد دعوت ہوا مسز مہدی حسن اور سر سالار جنگ کو ایک ہی کرسی پر تمام مہمانون کے چلے جانے کے بعد نہین دیکھا مصطفےٰ علی میرے دو سال بعد اڈادی کیمپ مقرر ہوے ۔

(سوال) کیا آپ نے مصطفےٰ علی کو یہ کہتے سُنا کہ اُنھون نے ایک روز صبح مہدی حسن کو محل چھوڑتے دیکھا ۔

(جواب) نہین ۔ مین نے کوئی ناجائز تعلق درمیان مسز مہدی حسن مصطفےٰ علی یا بڑے آغا کے نہین دیکھا بڑے آغا سر سالار جنگ کے اڈادی کیمپ تھے ۔

بجواب سوالات جرح ۔ مین منیر الملک کے ساتھ براہ ہو کر دورہ پر نہین گیا جولائی اور اگست [illegible]ء شہر مین تھا مین خیال کرتا ہون ایک فرانسیسی مارکوئس کے ساتھ جولائی یا اگست مین شکار پر گیا گذشتہ یاد نہین مین ایک روزنامچہ رکھتا ہون جسمین شکار کا حوالہ رہتا ہے گو مکمل نہین ہے میرے ساتھ بڑے آغا بھی اڈادی کیمپ تھے ہماری نوکری باری باری ہوتی تھی ممکن ہے کہ ایک ساتھ بڑے آغا کچھ مدت تک رہے ہون عبدالکریم سر سالار جنگ کا وفادار و رازدار ملازم تھا کہہ نہین سکتا مکان سے علیحدہ کوئی پاخانہ تھا یاد نہین کہ نصیر الدین نامے کوئی خدمتگار تھا اس نام کا آدمی منیر الملک کے ساتھ تھا یاد نہین کہ زندہ یا مردہ ہین اگر عبدالکریم حلف اُٹھائین کہ جولائی یا اگست مین سر سالار جنگ [illegible] رکو بڑے آغا کے ساتھ گئے تو مین حلفیہ نہین کہہ سکتا کہ اُنکا بیان غلط ہوگا [illegible] تک طلب نہین ہوتا سر سالار جنگ کی آرام گاہ مین نہین جاتا تھا کبھی مسز مہدی حسن [illegible] میرے علم کے بہت سی باتین سر سالار جنگ کے کمرہ مین [illegible] منیر الملک کے عزیز تھے اور وہ اُنسے محبت اور

اظہار بیرام خانساما

اعتبار کرتے تھے مین اُنکا اعتبار کر سکتا ہون معمولاً ڈاڈمی کمپ آٹھ یا ساڑھے آٹھ بجے آجایا کرتے تھے
اگر کہین جانے کا ارادہ ظاہر کرتے اگر میری طبیعت اچھی ہوتی تو مین اسوقت تک ٹھہرتا جبتک کہ سرسالار
آرام کرنے نہ جاتے اور اچھے نہ ہوتے کہ جب چاہتا چلا آتا کوئی مجبوری نہ تھی مگر جب تک سرسالار
بیٹھتے تھے مین بھی رہتا تھا جیسے ہی کہ کھڑے ہوتے ہلوگ چلے آتے مین مہدی حسن سے آٹھ یا
نو سال سے واقف ہون کبھی اُنکو طوائفون کے ساتھ سیرن نگرے صاحب نگر کو جاتے نہین دیکھا
اور نہ اُنکو طوائفون کے سر پر دُو پٹہ رکھتے دیکھا مہدی حسن با مذاق شخص ہین اور اکثر سالار جنگ
کے روبرو مسخرہ پن کرتے تھے مین نے طوائفون کے ساتھ انھین مسخرہ پن کرتے نہین دیکھا -
بجواب سوالات مکرر - مین اپنے روزنامچہ سے کہہ نہین سکتا کہ جولائی یا اگست ۱۸۸۰ء مین بیمار تھا
دو برس تک برابر شکار ہر انھین مہینون مین جاتا رہا جب بولارم مین تھا مین ایک خیمہ مین سوتا تھا
اور کبھی کھانے کے کمرے کے قریب ایک کمرے مین -
بیرام خان ساما مہدی حسن نے یکم مارچ کو بیان کیا مین غلام محمد قادری سے واقف ہون وہ
اکثر میرے یہان پانی پینے یا کوئی چیز مانگنے آتے تھے کبھی تیاری حساب مین اُنھون نے مدد نہین
ہونچائی نہ بنگلہ کے اندر گئے نہ میرے سامنے میرے مالک سے گفتگو کی مین ہمیشہ بنگلہ کے پاس رہتا ہون
نہ اُنھون نے بیان کیا کہ مہدی حسن کو ایک درخواست دی کہ مین نے جعفر حسین ولد باقر حسین کو
بنگلہ مین دیکھا ہے مگر مسز مہدی حسن سے ناجائز تعلق کرتے نہین دیکھا کبھی مسز مہدی حسن کے ساتھ
سرسالار کے یہان دعوت مین نہین گیا اور نہ صبح اُنھین بلانے گیا کبھی محل مین نہین گیا اور نہ تنہا
اپنی مالکہ کو سرسالار کے ساتھ دیکھا اور نہ سرسالار کو اپنے مالک کے گھر آتے دیکھا -
بجواب سوالات جرح - مہدی حسن نے میری پرورش کی ہے دس یا بارہ برس سے خدمتگار ہون
بریلی مین اُنکے یہان ملازم تھا پرتابگڈھ مین نہین تھا را سے بریلی مین مسز مہدی حسن پردہ نشین تھین
حیدرآباد مین پردہ موقوف کیا مہدی حسن کے آنے کے سال یا ڈیرھ سال کے بعد یہان آیا اسکے
قبل فتح پور مین رہا مہدی حسن دعوتین کرتے ہین جسکا کوئی حساب نہین رکھتے مسز مہدی حسن فی اہم
مہمان کا خرچہ دعوت مقرر کر دیتی تھین کبھی تین کبھی چار روپیہ بابت بقایا حساب کبھی نہین دیکھتی تھین جو کچھ
بچتا مین [illegible] تھا مین نے باورچی سے رقم تبلادی تھا منافع مین حصہ نہین ہوتا تھا کبھی [illegible] کی
قیمت پر جھگڑا نہین ہوا پُرانا باورچی مر گیا ہے جعفر حسین سے واقف ہون نہین جانتا کہ اُنکو بیجا نامہ
حلسا زی کی علت مین ہوا تھا مین باقر حسین اُنکے باپ سے واقف ہون سید حسین سے واقف نہین

دو مہینے سے وہ نہین آئے مجھے ... مالک نے شہادت دینے نہین بھیجا تھا بلکہ حسب معمول مقدمہ
دیکھنے آیا تھا کسی نے مجھسے شہادت دینے کو نہین کہا تھا سر سالار جنگ کے محل واقع شہر مین کبھی نہین گیا
باہر سے ... نیا محل نہین دیکھا کہ کہان ہے —

بجواب سوالات مکرر۔ کل مسٹر فریڈرک نے میرا بیان لکھا شہادت دینے کو مجھسے نہین کہا البتہ مسٹر
فخر الدین نے کہا شہر جاتے وقت سر سالار کے محل کے پھاٹک سے ہو کر گذر ہوتا ہے محل رقبہ کی دیوار
کے اندر ہے —

۴۔ سماعت چ۔ سید علی بلگرامی ولد سید زین الدین حسن خان سکرٹری محکمہ تعمیرات نے بیان کیا ۲۴۔ یا ۲۵
سال ہوئے کہ مہدی حسن کو پہلے کیننگ کالج مین دیکھا تھا اوسوقت اونسے انس نہ تھا اوسوقت سے
اونسے واقف ہون وسط ۱۸۷۳ سے خاتمہ ۷۶ تک کالج مین رہا کہہ نہین سکتا مہدی حسن کہان رہتے
تھے کچھ عرصہ تک کالج کی شاخ اسکول مین پڑھتے تھے اور وارڈ مین رہتے تھے مسز مہدی حسن سے
آمد حیدرآباد کے وقت سے یعنی ۱۸۸۳ء سے واقف ہون ہم مین دوستانہ تعلق رہا ہے گو محبت نہین مہدی حسن
اور مین ایک دوسرے کے یہان آتا جاتا تھا مسز مہدی حسن ایک مرتبہ میری بیوی سے ملنے آئی تھین
میری بیوی کبھی مسٹر مہدی حسن کے یہان نہین گئین مہدی حسن نے میرے یہان کھانا کھایا مگر خیال
نہین کہ مسز مہدی نے بھی میرے یہان کھانا کھایا ایک میرے بھائی سید بدر الدین بلگرامی نامی میرے
قریب رہتے ہین کہہ نہین سکتا انکی بیوی کبھی مسز مہدی حسن سے ملین مسز مہدی حسن نصیر الدین سے
ملی ہین دو سال کا زمانہ ہوا کہ آخر مرتبہ مہدی حسن سے ملاقات ہوئی تھی عرصہ سے ہمارے درمیان دوستانہ
تعلق نہین ہے قبل اشاعت پمفلٹ مسز مہدی حسن سے مشتاق حسین کے گھر پر ملاقات ہوئی تھی
ہمارے کبھی دوستانہ تعلقات نہین رہے اور نہ مین انکو دعوتون تھیٹر دن یا اور جلسون مین لے گیا
مین نے اونکے گھر پر جلسون کے وقت حصہ البتہ بھیجا ہے مہدی حسن عموماً اپنے دوستون سے فرمایش
کے عادی ہین اشاعت پمفلٹ کے وقت فریدون جی نے حسب الحکم مدار المہام ایک خط لکھا جسکے
جواب مین ۲۔ مئی ۱۸۹۲ء کو مین نے ایک خط لکھا جو کچھ کہ مین مہدی حسن کی نسبت جانتا ہون وہ اس
سے صاف ظاہر ہے کوئی بات مین نے پوشیدہ نہین رکھی بلکہ بلا دباو جو کچھ واقف تھا لکھ دیا کبھی مسز
مہدی حسن کو لکھنؤ مین نہین دیکھا لکھنؤ کا ذکر کرتے وقت مین نے حیدرآباد کو محفوظ رکھا جب حالات
سابق مسز مہدی حسن کے پوچھے گئے تو مین سمجھا کہ لکھنؤ کے حالات پوچھے جاتے ہین جن دو امور کا مین
نے جواب نہین دیا وہ واقعہ سالار جنگ اور مسز مہدی حسن ہے مجھے ذاتی علم کسی ناجائز تعلق سر سالار

اور مہدی حسن کا نہین ہے مین رفیع الدین یوسف الزمان کو جانتا ہون میرے ساتھی کالج مین تھے
مین اُنکے ساتھ شہر مین نہین گھومتا تھا ہر روز کالج مین اُنسے ملاقات ہوتی تھی مگر چونکہ طالب علم تھے
فرصت نہ ہوتی تھی یوسف الزمان فاصلہ پر رہتے تھے اس باعث صرف ایک مرتبہ مین انسے ملنے
گیا رفیع الدین چونکہ نزدیک مرزا عباس بیگ کی کوٹھی مین رہتے تھے اکثر ملاقات کرتا تھا ہم
ایک ساتھ پڑھتے اور لکھتے تھے اس باعث سے محبت بڑھ گئی ہمارے ساتھیون مین جو سیکھے
نثار حسین تھے بی۔ اے۔ کے درجہ مین ہم ایک ساتھ تھے کبھی اُنکی بدچلنیون مین شریک نہین ہوا محبت
صرف اسکول کی تھی اکثر سید حسین کے یہان آیا کرتے تھے جہان مین رہتا تھا وہ اُن عورتون کا ذکر
کرتے تھے جنکو وہ رکھتے تھے ۱۸۸۸ء مین مجھے معلوم ہوا کہ مسز مہدی حسن گریٹرود ڈانلی تھین
جبکہ مین لکھنؤ گیا تھا اکثر لوگون نے بیان کیا کہ گریٹرود ڈانلی مسٹر مہدی حسن ہین سواے ایک
مرحوم شخص کے کسی کی یاد نہین جسنے تبلایا ہو مین خیال کرتا ہون محمد تقی نے بھی کہا تھا اول مرتبہ
مجھے معلوم ہوا تھا کہ اِن دونون کی شادی نہین ہوئی تھی مین نے حیدرآباد مین واپسی پر اسکی اطلاع
رزیڈنٹ نظام یا مدار المہام کو نہین دی جب مسز مہدی حسن بیمار تھین ایکمرتبہ مین نے مدار المہام
سے کہا تھا کہ مہدی حسن کا آمین فائدہ ہے کہ ڈانی جاے مین نے یہ نہین خیال کیا کہ مدار المہام
سمجھے یا نہین مین نے دوستون سے اسکا ذکر کیا گو متنبہ نہین کیا ولایت سے واپسی کے بعد تین مرتبہ
مہدی حسن کے ساتھ کھانا کھایا اور اُنکو بہت سے جلسون وغیرہ مین دیکھا مگر لوگون کو اُنسے متنبہ نہین
کیا یہان آکر اُنکے خلاف شہادت دی ہے کیونکہ مین نے حلف اُٹھائی ہے اسوقت مہدی حسن کے
خلاف ہوا مین اس بات سے خلاف نہین ہون کہ میرا ذکر پمفلٹ مین آیا ہے بلکہ اس بات پر خفا
ہون کہ مہدی حسن مطعون کرتے ہین کہ مین شایع کنندگان پمفلٹ سے واقف ہون جو محض غلط ہے بعد اشاعت
پمفلٹ مہدی حسن سے کھُلے طور پر مین نے مخالفت نہین کی نہ اُنسے دشمنی ہے —

۳۔ مارچ ۱۸۹۳ء۔ محمد تقی میرے ایک دور کے رشتہ دار ہین اور کچھ عرصہ تک میرے مکان ہی پر
رہے ہین سید حسین کے ساتھ مین رہا ہون بدر الدین وہان نہین تھے وہ قبل میرے لکھنؤ مین تھے
کہہ نہین سکتا کہ محمد تقی میرے ساتھ لکھنؤ مین تھے وہ باشندے لکھنؤ نہین ہین نہین معلوم اور کہان وہ رہتے تھے جب
ملاقات ہوئی دو تین برس کا زمانہ ہوا حیدرآباد آے تھے کہہ نہین سکتا کہ مسز مہدی حسن کے ولایت
سے واپس آنے کے بعد یا قبل کہہ نہین سکتا کہ انھون نے زمانہ قیام حیدرآباد مین کوئی بات مجھسے مسز مہدی حسین
کے خلاف کہی ۱۸۸۸ء البتہ اُنھون نے کہا کہ گریٹرود ڈانلی مسز مہدی حسن تھی۔ کیٹ ڈانلی تھا کبھی

ذکر نہین آیا کبھی مجھکو مسز مہدی حسن سے ناجائز تعلق کا اتفاق نہین ہوا۔
بجواب سوالات جرح۔ کبھی نہ تو مین نے خواہش اور نہ کوشش مسز مہدی حسن سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کی اور نہ کبھی کسی تعلق کی خبر درمیان مسز مہدی حسن و کیٹ ڈالی سنی یہ بالکل غلط ہے کہ مسٹر سید علی کو کچھ بھی حال معلوم ہے جس سے گرٹروڈ کی پاکبازی ظاہر ہوسکے یہ غلط ہے میری بیوی اور مسز مہدی حسن مین دوستی تھی جب مسز مہدی حسن میری بیوی سے ملنے آئین اُنھون نے خاص خواہش کی کہ تمام ملازمین ہٹا دیے جائین جب ہٹا دیے گئے پردہ مین وہ آنے کے وقت نہ تھین البتہ یورپین وضع تھی مین نے اور نہ میری بیوی نے انکو مدعو کیا تھا مسز سید علی بلگرامی کبھی مہدی حسن کے گھر کے اندر نہین گئین گو اپنی ناراضی نہین ظاہر کی مگر میری بیوی نے مسز مہدی حسن سے ملنے مین کراہیت ظاہر کی تھی یہ پولٹیکل طور پر میرے لیے خطرناک ہوتا اگر مین ملاقات روکتا کیونکہ مہدی حسن اور مشتاق حسن باہم دلی دوست تھے مسٹر گمیز نے اس مقدمہ کی بابت مجھے خط لکھا تھا حسین آزادی سے راے ظاہر کی تھی اُنھون نے لکھا تھا کہ یہ امر نہایت ہی خطرناک ہوگا اگر سید حسین سے بیانات خط نمبر ۲۔ کی تائید کرائینگے وہ عموماً نامون مین غلطی کرتے ہین اس باعث اُنھون نے میرا خط میرے بھائی سید حسین کے پاس بھیجدیا اس خط مین یہ تحریک نہ تھی کہ مین ناجائز بائو اپنے دالون جب سے مسٹر و راجیدرآباد آئے ہین مین اُنسے واقف ہون اُنھون نے مجھسے قبول کیا ہے کہ گرٹروڈ اور اُنمین گہری محبت ہے پرسال مسز مہدی حسن کشمیر تشریف لے گئی تھین مسٹر ورا ابھی وہان تھے واپسی پر وکالت کی سند مسٹر ورا کو واپس مل گئی سید حسین یہان ایک مرتبہ سے زائد دعوت مین مسز مہدی کو بعد تمام مہمانون کی رخصت کے دیکھا کہ وہ سونے کے کمرے مین گئین اُنکی واپسی کے پہلے مین چلا گیا تھا سید حسین میرے سامنے کمرہ مین نہین گئے تھے اُنھون نے یورپین وضع اختیار کی ہے اقبال علی نے مجھسے بیان کیا ہے کہ مہدی حسن کی شادی اہل اسلام کے طریقہ یا کسی دوسرے طریقے سے نہین ہوئی میر باقر حسین نے مجھسے بیان کیا کہ نکاح نامہ مہدی حسن کا دو ماہ کے اندر تیار ہوا اُنکے بیٹے جعفر حسین سے واقف ہون جنھون نے مجھسے بیان کیا کہ ۳۰۰۔ روپیہ مسز مہدی حسن کے پاس اُنھون نے بمقام اوٹی بھیجے تھے مسز مہدی کی شہرت عام طور پر حیدرآباد مین اچھی نہ تھی۔
بجواب سوالات مکرر۔ اُن لوگون کے نام نہین بتلاسکتا جنھون نے عام شہرت کا تذکرہ کیا اور نہ کسی کے ساتھ بدوضعی دیکھی جعفر حسین نے یہ نہین بیان کیا کہ گرٹروڈ نے روپیہ بطور قرض مانگا تھا یا گذشتہ مہربانیون کے معاوضہ مین جعفر حسین مجھسے پوچھنے آئے تھے کہ کیونکر یہ روپیہ جاسکتا ہے وہ ہر نام گڈھ

مین منصف تھے ۲۰۰ سو روپیہ ماہوار پاتے تھے روپیہ بھیجتے نہین دیکھا ۱۸۸۰ء مین اقبال علی سے
شادی کا ذکر آیا تھا بعد مقدمہ سید حسین کے مکان پر باقر حسین نے بیان کیا نکاح نامہ جعلی ہے جس
آرام گاہ مین مسز مہدی حسن سید حسین کے مکان مین گئین اسکے ملحق غسل خانہ بھی ہو مین انکے پیچھے پیچھے
نہین گیا مہدی حسن جا چکے تھے سید حسین برآمدے مین تھے روشنی موقوف نہین ہوئی تھی ملازم بھی
موجود تھے جب مسز مہدی حسن نے ملازمین کے ہٹا دینے کی خواہش کی انکا مطلب عورتون سے تھا وہ
پالکی مین آئین تھین مین نے انکا چہرہ دیکھا تھا۔

میجر گف نے ۳۔ مارچ کو بیان کیا۔ ۱۸۸۱ء مین سر سالار جنگ کا پرائیوٹ سکریٹری تھا جس عہدہ پر
تاریخ استعفا تک رہا اکثر دعوتون مین بولارم کو جاتا تھا یاد نہین کہ کبھی مسز مہدی کو سر سالار کے
محل مین دیکھا ۱۸۸۴ء مین انکی بیماری کی مجھے یاد ہے کہہ نہین سکتا نظام سے تنازعہ کے قبل یا بعد
مین مجھے کوئی موقع مسز مہدی حسن اور سر سالار جنگ مین ناجائز تعلقات دیکھنے کا نہین ملا۔

سید جعفر حسین ولد باقر حسین نے ۴۔ مارچ کو بیان کیا مین مسٹر اور مسز مہدی حسن کو ۱۸۸۲ء
سے جانتا ہون جب وہ تحصیلدار پرتابگڈھ تھے مسٹر مہدی حسن میرے یہان اور مسز مہدی حسین
عورتون مین آتی جاتی تھین ہمارے یہان عورتون مین میری بیوی بہن اور سوتیلی ماں تھین میرے
باپ وہان وکیل تھے مین ۱۷۔ برس کا لڑکا طالب علم تھا کبھی ہندوستانی لیڈیون کو مسز مہدی حسین
کے یہان جاتے نہین دیکھا ۱۸۸۲ء مین حیدرآباد آیا کبھی مسز مہدی حسن سے ناجائز تعلق
نہین ہوا بلکہ ہمیشہ انکو اپنی بہن سمجھتا رہا کبھی انسے گلے نہین لپٹا اور نہ ایک دوسرے کے کمر مین
ہاتھ ڈالا مین اول مرتبہ یہان آکر کوشمال حصہ مین ٹھہرا کبھی سٹروپ بازار مین نہین ٹھہرا شیخ علام قادر
نامے کسی شخص سے واقف نہین ممکن ہے کہ صورت دیکھون اور پہچان لون کسی کے ساتھ حیدرآباد
کلب سے مہدی حسن کے گھر نہین گیا اور نہ بڑے ہال مین مسز مہدی حسن سے ملا تمام عمر کبھی بدمست
نہین ہوا دوا کے طور پر البتہ شراب پیتا ہون کسی نے مجھے خواہش نہین کی اس مقدمہ مین مسز مہدی حسن پر
پردہ بازو ڈالون۔

جواب سوالات جرح۔ اول مرتبہ ۱۸۸۲ء مین شادی کی ۱۵۔ یا ۱۶۔ برس کی عمر تھی اسکول مین
پڑھتا ہون ۱۸۸۲ء مین میری بیوی کی عمر ۱۲۔ یا ۱۳۔ برس کی تھی دوسری شادی ۱۸۸۹ء یا
۱۸۸۷ء مین کی اپنی بہنون سے عمر مین بڑا ہون بڑی ۳۰۔ سال اور چھوٹی ۲۴۔ یا ۲۵۔ سال ہے
۱۲۔ سال اوسط فریبہ ۸۔ اور ۴۔ سال کی تھین میرا منشا یہ ہے کہ عدالت سمجھے جب مسز مہدی حسن آئی

تھین یہ لڑکیان پیش کی جاتی تھین یاد نہین کہ آیا یہ باڑ دیدہ بھی کرتی تھین ۲۵ - یا ۲۰ مرتبہ مسز مہدی حسن
سے اپنی مان کو گفتگو کرتے سنا کبھی مان کے ساتھ مسز مہدی حسن کے یہان نہین گیا ممتاز علی کی
بیوی جو کسی راجہ کی مختار تھے مسز مہدی سے ملنے جایا کرتی تھین یہ مر گئے ہین مین نے محمد حسین
محمد حسین یا مختار علی کی بیوی کو ملتے نہین دیکھا صرف سنا ہے میری مان کا نکاح موافق شرع ہوا ہے میرے
والد باقر حسین رجسٹرار ہائی کورٹ مین سنہ ۱۸۸۰ء مین مسز مہدی حسن بخوبی اردو بولتی تھین مین شادہ بہ
دیگر نہ لی جاتا تھا نہ چار سال تک انگریزی ملازمت مین محرری کے عہدے پر رہا نظام کی ملازمت
مین دو مہینہ کی سزا بعلت جعلسازی ہوئی تھی میرے نام خارج کر دینے کا حکم ہوا تھا گو کہہ نہین سکتا
کہ کیون تا ہم نکالا گیا قبل ملازمت مین داخل ہونے کے اپنی سزا یابی کا حال مشتاق حسین اور
سر سالار جنگ سے کہدیا تھا مین نے یہان مسز مہدی سے ملاقات کی ہے ایک دوسرے سے قرضہ
لیا ہے سو روپیہ سے زیادہ قرضہ نہین لیا ہے جو واپس کر دیا تین سو روپیہ کا قرضہ مین نے انکو دیا
مسز مہدی حسن بمقام اودھ تھین سید علی بلگرامی سے اس کے بارے مین مشورہ لیا تھا کہہ نہین سکتا
کہ مہدی حسن کہان تھے کہہ نہین سکتا کہ کیون مہدی حسن سے مانگنے کی جگہ روپیہ مجھسے مانگا کسی تعلیم یافتہ
مسلمان عورت کا نام نہین بتا سکتا کہ جس نے اپنے خاوند کے دوستون سے روپیہ مانگا ہو انکا خط
میرے پاس نہین چاک کر ڈالا گیا کچھ روپیہ اب بھی مسز مہدی حسن کو دینا باقی ہے حساب نہین رکھا
حساب کا بنک سے پتہ چل سکتا ہے مین نے روپیہ قرض دیا ہے مین نے بطور دوا شراب کثرت
سے کبھی نہین پی وسکی اور برانڈی دونون استعمال کرتا ہون صرف بطور دوا شب کو استعمال کرتا ہون نہ مین
اور نہ میرا کوئی دوست اس سڑک پر رہتا ہے جو ریلوے اسٹیشن سے عابد کے مکان کو گئی ہے ٹروپ بازار
مین البتہ دوست رہتے ہین مسز مہدی سے انکے گھر پر گفتگو کی ہے کبھی انکے ساتھ تنہا نہین رہا ہون
ملازم اکثر آیا جایا کرتے تھے کوئی امتحان جوڈیشل یہان یا اور کسی مقام پر پاس نہین کیا سرکاری
رزولیوشن ہے کہ بلا امتحان ترقی نہ ہو میری ترقی بلا امتحان ہوئی ہے مہدی حسن نے نہین کرائی ہائیکورٹ
نے سفارش کی واقف نہین کہ مہدی حسن نے ہائیکورٹ پر اثر ڈالا مہدی حسن یا مسز مہدی حسن نے
ترقی نہین کرائی ہائیکورٹ زیر اثر ہوم سکرٹری ہے مہدی حسن میری ترقی کے وقت ہوم سکرٹری تھے
ریلوے سے پہلے سزا یابی کے باعث نہ کہ رشوت ستانی کے جرم مین موقوف ہوا۔

بجواب سوالات مکرر۔ سید علی بلگرامی نے میری پہلی سزا یابی کے حال سے کرنل مارشل کو آگاہ کیا
اور انھون نے چندہ ریلوے سے مجھے موقوف کیا میری ملازمت کے بعد امتحان کے بارہ مین

اظہار مسٹر کیوراس

ریزولیوشن پاس ہوا ترقی کی بابت بعد مین پاس ہوا خاص میرا استحقاق ترقی کے لیئے تھا کہ ایک ملزم کو گرفتار
کرتے وقت زخمی ہوا تھا کل عمر مین ۵ یا ۷ یا ۱۰ مرتبہ بطور دوا کے شراب پی سنہ ۱۸۸۰ء مین بمقام [illegible]
سزایاب ہوا تھا مہدی حسین پرتابگڈھ مین شادی کے سال بھر اندر میرے لڑکا ہوا جب عورتین ملنے
آتی ہین قاعدہ ہے کہ مرد الگ ہو جاتے ہین میری بہنین مسز مہدی کے آنے کے وقت پردہ مین تھین
مسٹر او۔ بی۔ کیوراس نے ۴۔ مارچ کو بیان کیا مین سنہ ۱۸۶۲ء سے سنہ ۱۸۸۰ء تک انسپکٹر پولیس بمقام لکھنؤ
رہا سنہ ۱۸۸۰ء سے سنہ ۱۸۸۳ء تک مشرقی حلقہ لکھنؤ کا انسپکٹر رہا جسمین امین آباد اور نیا گاؤن شامل ہے
جب اس حصہ کے چارج مین تھا ڈانلی خاندان سے ملاقات ہوئی بہت سے مکانات مین رہا
پہلے نیل گیٹ کے سامنے رہتا تھا بعد اُسکے نیا گاؤن خیالی گنج مین گرٹروڈ ڈانلی سے واقف تھا
کبھی اسکے خلاف کوئی بات نہین سُنی کہ وہ بدوضع ہے اکثر طوائفون کے نام درج رجسٹر تھے اور اُنکے بھی
جو چھپ کر پیشہ کرتی تھین پولیس اُنسے واقف تھا لالالف نامے ایک شخص کا جو رپورٹ کرنے کو ملازم تھا
یہ فرض تھا کہ مجھ سے مشورہ لے اور ہم دونون کا فرض تھا کہ طوائفون کو دیکھین اور رپورٹ کرین
سنہ ۱۸۶۲ء سے سنہ ۱۸۸۰ء مین تک مسٹر پرنس اور مسٹر ہٹن نامی دو انسپکٹر رہے سنہ ۱۸۸۰ء سے سنہ ۱۸۸۳ء
تک مسٹر [illegible] سپرنٹنڈنٹ تھے مین واقف ہون کہ ڈانلی کے بہنون کے درج رجسٹر کرنے کی بابت
کوئی حکم نہین ہوا تھا اس قسم کا نوٹس مجسٹریٹ صاحب جاری کرتے اور بذریعہ انسپکٹر مجھ تک پہونچتا
اگر مین نہوتا تو لالالف کے ذریعہ سے تعمیل ہوتی مین واقف ہون کہ چرنیدہ پوروا نامی محلہ قیصرباغ
سے ایک میل ہے کہ جہان برف خانہ ہے وہان ڈونٹھی نامے ایک عورت پر نوٹس جاری ہوا تھا
کہ وہ چلی جاے ہم اسواسطے جاری ہوا تھا کہ سپاہی اُسکے پاس آیا کرتے تھے اور ہمکو قطعی حکم تھا کہ ایسے
لوگون کو تپہ لگا مین اُسکا نام درج رجسٹر ہوا تھا اور جسوقت وہ عدالت مین آئی تھی مین موجود تھا نوٹس
کی تعمیل میرے ذریعہ سے ہوئی تھی زبانی نوٹس تھا کبھی ڈانلی کے یہان غل نہین سُنا اور نہ پولیس کو
دست اندازی کا موقع ملا اگر غل ہوتا تو مجھے موقع دست اندازی کا ملتا کبھی ڈانلی کو بدمست نہین
دیکھا مین اسکو شریف باوضع آدمی سمجھتا تھا کبھی تکلیف نہین دیتا تھا ایک یورشین لڑکا اُنکے یہان
جایا کرتا تھا مگر [illegible] نہین روز دورہ کرتے وقت ڈانلی خاندان کے گرد ہو کر نکلتا تھا
دورہ کے وقت کوئی ناجائز بات نہین دیکھی گھر کے قریب بہت سی پولیس کی چوکیان تھین جنکو دیکھنے
مین جاتا تھا مرزا عباس بیگ کی کوٹھی میرے حلقہ کے اندر ہے اس کوٹھی سے ڈانلی کے یہان جانیوالون
کو تم دیکھ سکتے ہو میری [illegible] سے ایسی رسم نہین تھی کہ گفتگو ہو قبل سنہ ۱۸۸۰ء کے [illegible]

نہیں دیکھا سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء مین مہدی حسن سے ملاقات ہوئی تھی اور گفتگو سنی تھی کہ وہ گرٹروڈ سے شادی کرنے والے مین یہ کبھی نہیں سنا کہ گرٹروڈ مہدی حسن کے پاس بطور طوائف رہتے ہین کرنل نوبل سنہ ۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۸۷۳ء تک سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ رہے جہان تک مین واقف ہون انھون نے کوئی نوٹس گرٹروڈ کے خلاف نہین جاری کیا اور اگر جاری کرتے تو میرے ذریعہ سے جاری ہوتا۔

بجواب سوالات جرح۔ برف خانہ کے قریب مس ڈنجھی نامے عورت رہتی تھی سنہ ۱۸۶۸ء مین ڈانلی کے خاندان سے ملاقات ہوئی جب وہ شیر دروازہ با مسٹر ڈویائس کے یہان رہتی تھی کوئی بات انکے خلاف نہین سنی تھی نہ مین نے دریافت کیا کیونکہ وہ معزز لوگ تھے سنہ ۱۸۶۹ء مین مسز ناجر کو دیکھا حلف اٹھاتا ہون کہ یورپین سپاہی انکے پاس نہین جایا کرتے تھے یہ سنا تھا کہ راجہ کپورتھلہ کی وہ آشنا تھی مین اس عورت کو بالکل نہین خیال کرتا جو بطور آشنا راجہ کپورتھلہ رہی ہو اگر گرٹروڈ کسی خاص شخص کی آشنائی مین ہوتی تو مین ضرور انکو بدوضع خیال کرتا گو طوائف نہین پولیس ایسی عورتون سے دست اندازی نہین کرتا تھا جو ایک یا دو شخصون سے خاموشی کے ساتھ آشنائی کرتی ہو چونکہ خود اعلی عہدہ دار تھا ہم باعث سبو کچھ اطلاع ملتی وہ ماتحتین کے ذریعہ سے ملتی کبھی ناجر یا گرٹروڈ سے تعلق کا اتفاق نہین ہوا میرے علم مین عورتین پولیس والون کو رشوتین نہین دیتی تھین کہ انکے خلاف طوائف ہونے کی رپورٹ نہ کیا سے الیوانس واقف تھا شیر دروازہ پر رہتے تھے کبھی گرٹروڈ کو انکے ساتھ رہتے نہین دیکھا کبھی الالیس یونس سے واقف نہین رہا وہ ناجر کو گرٹروڈ کے ساتھ نئے گاؤن مین رہتے نہین دیکھا صرف ایکبار باغ مین دیکھا ناجر کو دیسی لباس مین شیر دروازے پر دیکھا ممکن ہے کہ اور بھی عورتین خراب بلا اطلاع پولیس کے حرامکاری سے زندگی بسر کرتی ہون ملا عابد کے خاندان کی کوئی عورت میرے پاس نہین تھی کہ اس سے اولاد پیدا ہوئے پانچوین اکتوبر کو مسٹر ایجلو سے رواپل ہوٹل مین ملاقات ہوئی انکو اظہار لکھوایا جواب میرے صحیح تھے مین نے مسٹر ایجلو سے یہ نہین بیان کیا کہ سنہ ۱۸۸۰ء مین ناجر و گرٹروڈ ایک ساتھ رہتی تھین اور خراب زندگی گذراتی تھین اگر مسٹر ایجلو حلفیہ بیان کرین کہ مین نے کہا تو وہ جھوٹ بولینگے ممکن ہے کہ غلط فہمی ہوئی ہو۔

(س) کیا تمنے کہا کہ وہ خراب تھی۔؟

(ج) نہین۔

(س) کیا تمھارا مطلب تھا کہ ناجر یا گرٹروڈ مین سے ایک خراب تھی۔؟

(ج) ہان ناجر۔ میرا مطلب بدچلنی سے نہ تھا بلکہ یہ کہ وہ بیجا بن مشہور تھی۔

(س) تو اس فقرے سے کہ وہ بدچلن تھی تمھارا مطلب یہ تھا کہ وہ پنجابن تھی کیا تمنے یہ فقرہ استعمال کیا گیا ہے

(ج) حلف نہ اٹھاؤنگا کہ نہین استعمال کیا تھا –

(س) اگر مسٹر ایجلو حلف اٹھائین کہ تمنے کہا کہ "وہ سخت بدچلن تھی" تو وہ جھوٹ بیان کرینگے –

(ج) مین نے بدچلنی وہ شہرت کا لفظ استعمال نہین کیا –

(س) کیا تم حلف اٹھاؤگے کہ مسٹر ایجلو نے تمسے یہ سوال نہین کیا کہ "کیا یہ فاحشہ تھی" اور تمنے یہ جواب نہین دیا کہ "ہان"

(ج) مین یہ حلف نہ اٹھاونگا مین خیال کرتا ہون انھون نے سوال کیا تھا – (س) کیا تمنے مسٹر ایجلو سے کہا تھا کہ تمھارے پاس "پورانی یاد داشت کی کتابین ہین جنمین ان باتون کا ذکر ہے" – (ج) ہان –

(س) کیا تمنے کہا تھا کہ تم انکو تلاش کرکے لاؤگے اور پیش کروگے – (ج) ہان – (س) ملاقات کیوقت کیا تمسے مسٹر نارٹن ملے تھے – (ج) ہان – (س) کیا دوسرے روز پھر تم ملنے گئے اور یاد داشت کی کتابین پیش نہین کین – (ج) نہین – (س) تو بعد ۵ – اکتوبر کے مسٹر نارٹن سے ملاقات نہین ہوئی

(ج) نہین – (س) کیا اور کچھ واقعہ گذرا تھا –

(ج) مسٹر نارٹن نے مجھسے کہا کہ تم مسٹر بوائل کے پاس جاؤ وہ تمھارا پورا خرچہ دینگے یہی الفاظ مسٹر نارٹن نے استعمال کیے تھے لفظ خرچہ سے مین یہ نہین سمجھا کہ کس خرچہ سے مراد تھی مین مسٹر بوائل سے نہین ملا اور نہ ڈیفنس کیجانب سے مجھے کوئی خرچہ دیا گیا مین نے نوٹ کرکے مسٹر نارٹن سے یہ نہین کہا کہ میری نوٹ بک نہین ملتی نبدو بیگ نامے شخص سے واقف نہین ہوا نہ مین نے کسی شخص سے لکھنؤ مین کہا کہ اس معاملہ مین کیون زیادہ چھان بین کیجاتی ہے کہ تمام شہر اُن سے واقف ہے مین مستقل باشندہ لکھنؤ ہون تمام اکتوبر نومبر دسمبر لکھنؤ مین رہا شروع نومبر مین اپنے بھائی سے ملنے بنارس جانے والا تھا مگر بیمار پڑگیا حلف نامہ کے لکھنے کے قبل جانے کا ارادہ کیا تھا حلف نامہ کسی کے مشورے سے نہین لکھا بلکہ اس افواہ کے لحاظ سے لکھا کہ مسز رائٹن گرفتار ہوئی تھین جو افواہ ڈوہان کے ملازم سے سنی تھی میرے حلف نامہ کی صحت کسی ایسے شخص نے کی تھی جسکو مین نے پہلے نہین دیکھا تھا اور نہ کہین سنا تھا صحت میرے مکان پر ہوئی تھی صحت کرنے والا میرے ایک دوست ملاقاتی کے ساتھ آیا تھا جسکا نام یاد نہین یہ منشی معلوم ہوتا تھا بہت سے معاملون پر گفتگو ہوئی جنکی یاد نہین مین نے اپنے حلف نامہ کا ذکر کیا انھون نے لفظی اصلاح جا بجا تبلائی کہ جو مین نے منظور کرلی ۲۶ کو حلف نامہ لکھا اور ۲۸ کو داخل کر دیا فقرہ ۶ – حلف نامہ سے میرا مطلب یہ نہین تھا کہ مجسٹریٹ نے مجھسے سنہ ۱۸۹۸ء میں

تک گرٹروڈ لکھنؤ مین موجود نہ تھی صرف [illegible] تھا یہ یاد نہین کہ وہ [illegible]ء مین اپنے باپ
کے ساتھ واپس آئی کہہ نہین سکتا کہ پنجاب کب گئی ممکن ہے [illegible]ء یا [illegible]ء مین گئی ہو جسکی مجھے
ٹھیک یاد نہین یہ بھی نہین کہہ سکتا کہ باپ اسکے ساتھ ضرور تھا ممکن ہے کہ ہو تاریخ یاد نہین۔

(۳) جب مجھکو تاریخون کا خیال نہین تو کیونکر حلف اُٹھانے مجسٹریٹ کے روبرو گئے مین نے تاریخین
فرض کر لین تھیلن مین منشی نے میری اعانت نہین کی تھی تاریخین جو مین نے ابھی بیان کین ہین انکی نسبت
بھی مجھے اطمینان نہین ہے یہ عام افواہ تھی کہ گرٹروڈ سے مہدی حسن کی شادی ہوئی گو جن لوگون
نے مجھے کہا اُنکے نام مجھے یاد نہین جب مسٹر ایجلو نے مجھسے پوچھا کیا گرٹروڈ ایک فاحشہ عورت تھی"
مین نے کہا کہ اس معزز عورت کی نسبت یہ لفظ استعمال کرنا سختی ہے وہ ایک شریف اور معزز
عورت تھی مین نے اُنسے کہا کہ مین گرٹروڈ کے حال سے ذرا بھی واقف نہین صرف یہی کہا کہ وہ معزز
خیال کیجاتی تھی نہ تو [illegible]ء مین پنجاب جانا اور نہ [illegible]ء مین اُنکی لکھنؤ کو واپسی بیان کی اس جگہ
کونسلی ڈیفنس نے بہت سے سوالات گواہ سے اسکے متعلق کیے کہ آیا اُسنے کچھ گفتگو گرٹروڈ کے
بارے مین مسٹر نارٹن سے کی بعد اسکے پوچھا گیا کہ کیونکر وہ شہادت دینے حیدرآباد پہنچا بیان کیا
مین اسطرح سے اظہار دینے آیا کہ ایک شخص میرے پاس یہ تار لیکر آیا کہ کیورا اس اور مرزا کو
فوراً بھیجو تار بھیجنے والے اور مکتوب الیہ کا نام یاد نہین تار کسی وکیل کے نام تھا دو یا تین دن کپڑون
وغیرہ کی درستی مین لگے مجھے ٹکٹ ملا اور راستہ مین مرزا نے کھانے کا انتظام کیا جو میرے ساتھ
مین مہدی حسن کے یہان مقیم ہون یہان آنے کی بابت مجھکو اُنسے کچھ نہین ملیگا اگر مہدی حسن کامیاب
ہووے تو مجھے کچھ نہ ملے گا مگر مین اُنسے جگہ کے واسطے ضرور درخواست کرنے والا ہون چونکہ حیدرآباد
دیکھنے کا مین شائق بھی تھا یہ بھی وجہ میری یہان آنے کی ہوئی مسٹر مہدی حسن نے مجھے جگہ نہین دی
ہے اور نہ دینے کا ارادہ ہے۔

بجواب سوالات مکرر۔ بعد خاتمہ مقدمہ کسی مہربانی کی خواہش نہ تو مسٹر اور نہ مسز مہدی حسن سے
کی ہے جب حلف نامہ لکھ چکا تھا دو آدمی میرے پاس آئے تھے جو کچھ کہ مسٹر نارٹن اور
مسٹر ایجلو سے گفتگو کا خلاصہ مین نے آج بیان کیا ہے وہی گفتگو اُنسے عباس علی کے مکان و
رائل ہوٹل مین ہوئی تھی کبھی گرٹروڈ کو ایوانس کے گھر جاتے نہین دیکھا جب مسٹر نارٹن نے
مجھسے مسٹر بوائل کے یہان جانے کو کہا کہ خرچہ لون کوئی خرچہ ڈیفنس کی بابت مین نے نہین کیا تھا
خرچہ سے مطلب صرف کرایہ گاڑی سے ہوگا۔

نواب آغا مرزا سرور جنگ ولد مرزا مغل بیگ سکریٹری حضور نظام ساکن چنچل گوڑہ نے ۷ مارچ کو بیان
کیا۔ مین مہدی حسن سے واقف ہون مگر مسز سے نہین چند روز گذرے جب مین یہان عدالت مین آیا تھا اور
اول مرتبہ اونکو دیکھا تھا اونکا نام اشاعت پمفلٹ کے قبل نہین سنا تھا کسیطرح سے اونکی مدد اس مقدمہ
مین نہین کرتا ہون ہر سال دو مرتبہ اپنے بھائی کو لکھنؤ بھیجا موسم گرما مین اور تب جب کمیشن اجلاس کر رہا تھا مین نے
پمفلٹ کی صداقت اور اوسکے متعلق شہادت جمع کرنے کو بھیجا تھا اونھون نے تحقیقات کی شہادت
جمع کی۔ ۲۰ سال سے مہدی حسن سے واقف ہون ہم وارڈز انسٹیٹیوشن مین لڑکپن مین ملے تھے سنہ یاد نہین ۱۸۷۱ء
مین وارڈ چھوڑا جب ایف اے کا امتحان دیا تھا۔ امتحان ہمیشہ آخر سال مین ہوتا ہے۔ بعد اوسکے مین پھر
کبھی وارڈ مین نہین آیا۔ ۶ یا ۷ سال وہان رہا یاد نہین کہ علیحدگی کے وقت مہدی حسن وہان تھے۔ اصل مین
مین دہلی سے آیا تھا لڑکپن مین دہلی چھوڑا تھا ۱۸۶۵ء سے ۱۸۷۱ء تک وارڈ مین رہا جب تک وارڈ مین تھا
کبھی کبھی چچا کے گھر ملنے جایا کرتا تھا اکثر نہین جاتا تھا زیادہ تر وقت وارڈ مین صرف کرتا تھا کہہ نہین سکتا کہ مہینہ
مین کئے بار چچا سے ملتا تھا چچا کے زنانخانہ مین میری چچی اور اونکی بیٹیان اور دیگر اعزا رہتے تھے میری شادی
نہین ہوئی تھی۔ گرٹروڈ سے انسٹیٹیوٹ مین واقف تھا گو کہ ذاتی طور پر نہین صرف سنا تھا کہہ نہین سکتا کس سال
سنا تھا۔ ۱۸۶۸ء مین نام سے واقف تھا گو کہہ نہین سکتا کہ ۱۸۶۸ یا ۱۸۶۹ء مین ہی واقف تھا سنون کا خیال اٹکل سے
ہوا ہے۔ ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۱ء تک مین اوس سے واقف تھا گرٹروڈ کی بہن ماجر کا نام سنا تھا گو اوسکے باپ
یا مان کا نام نہین جانتا۔

۱۸۶۹ء مین انٹرنیس مین تھا کہہ نہین سکتا کہ قبل یا بعد امتحان دینے کے گرٹروڈ کا نام سنا خیال ہے کہ پہلے سنا ذاتی
طور پر واقف نہین تھا کہ وہ کہان رہتی تھی البتہ سنا تھا مختلف مقامات پر رہتی تھی نیل گیٹ ڈوبالیس کے مکان
مین یا نئے گانون مین لکھنؤ مین یہ سنا تھا اپنی یاد مین کبھی ان مکانات کو نہین دیکھا سڑک پر جاتے وقت دیکھا
ہوگا سڑک سے نیل گیٹ اور نئے گانون کا مکان گذرتے وقت دیکھا ڈوبالیس کا مکان بھی دیکھا ہے میرے
مکان کے نزدیک تھا کلکٹر والا مکان بھی دیکھا کہہ نہین سکتا کون خاندان وہان رہتا تھا ان مکانون مین کبھی عورتون
کو نہین دیکھا نہ کبھی لکھنؤ مین دیکھا خاتمہ ۱۸۷۲ء یا ابتدا ۱۸۷۳ء مین لکھنؤ سے حیدرآباد گیا تھا سر سالار جنگ
اول کا لکھنؤ جانا یاد ہے سنہ یاد نہین کہہ نہین سکتا کسقدر بعد مین یہان آیا مین خیال کرتا ہون سر سالار
جنگ ۱۸۶۹ء مین لکھنؤ کو گئے تھے سنا تھا کہ گرٹروڈ معہ اپنے مان اور بہن کے میرے چچا کے یہان آئی تھی
یوسف الزمان و رفیع الدین میرے ساتھ پڑھتے نہین تھے گو ایک ہی [illegible] مین تھے ۱۸۶۹ء [illegible]
ساتھ نہ پڑھتے تھے کیونکہ اسکول چھوڑ چکے تھے یوسف الزمان و رفیع الدین نے گرٹروڈ کا ذکر [illegible]

کہ کس سال ذکر وارڈ مین آیا۔ انکے متعلق [illegible] بیان کیا کرتے تھے کہہ نہیں سکتا کہ ذاتی واقفیت یا سماعی واقفیت سے وہ ذکر کرتے تھے اونھون نے ان عورتون سے اپنا تعلق بیان کیا تھا گو حلف نہیں اوٹھا سکتا کہ انھون نے میرے وارڈ سے علیحدگی کے قبل یا بعد بیان کیا۔ ہم ایکساتھ انسٹیٹیوٹ مین رہتے تھے حیدر حسین و نثار حسین سے بھی گرٹروڈ کا ذکر آیا گو نثار حسین سے وارڈ مین نہین نثار حسین میرے ساتھ اسکول مین تھے وارڈ سے علیحدگی کے بعد مین کبھی اپنے چچا عباس بیگ کے یہان رہا کرتا تھا اور کبھی اپنے بھائی کے پاس۔ رفیع الدین و یوسف الزمان سے درمیان ۱۸۹۳ و ۱۸۹۷ء گرٹروڈ کی بابت گفتگو ہوئی ۱۰ سال کا زمانہ گذرا اسباعث تاریخین صحت کے ساتھ بیان نہین کرسکتا نہین کہہ سکتا کہ اونکا تذکرہ ذاتی واقفیت سے تھا کہ نہین سکتا کہ اوس زمانہ مین ڈانلی خاندان کہان رہتا تھا کہہ نہین سکتا جب وارڈ مین تھا ڈانلی خاندان کہان رہتا تھا رفیع الدین اور یوسف الزمان کہا کرتے تھے کہ دونون بہنین خوبصورت ہین۔ ہر ایک کہتا تھا کہ اوس سے تعلق ہوا تھا کہہ نہین سکتا اونھون نے مجھسے کب کہا تھا جب گفتگو ہوتی یہ دونون اپنا تعلق بیان کرتے تھے کبھی کوئی راز نہین رکھا کبھی کسی دوسری یورپین و یوریشین عورت کے ساتھ تعلق نہین بیان کیا تھا مین رفیع الدین سے ٹرا ہون وہ میرے بھائی ہین۔

سوال۔ کیا آپکی قوم مین یہ غیر معمولی بات نہین ہے کہ رشتہ مین چھوٹے لوگ ایسی باتین بڑون کے سامنے بیان کرین۔

جواب۔ بیٹا باپ کے روبرو ایسی گفتگو نکریگا۔ رفیع الدین اور مین ہم عمر ہون اسباعث کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ کیون ان امور کی بابت گفتگو نکرتے مین نے ڈانلی کے گھر لوگونکو جاتے ہوئے دیکھا ہوگا حلف نہین اوٹھا سکتا کہ مین نے کسی شخص کو جاتے دیکھا نہ جانتا ہون کہ کون لوگ تھے دروازہ پر کھڑے ہوکر مین نے لوگونکو اندر جاتے نہین دیکھا یاد نہین کہ سٹئے گانون کا مکان مرزا عباس بیگ کے مکان سے نظر آتا ہے یہ ایک دوسرے سے بہت قریب ہین لکھنو چھوڑنے کے قبل مجھے یقین ہوگیا تھا کہ یہ عورتین بدچلن تھین گرٹروڈ کو اول مرتبہ حیدرآباد مین اوسوقت دیکھا جب مہدی حسین سے ملنے گیا تھا ۱۸۹۳ یا ۱۸۹۴ء مین پٹیکا ر افسر اعلے تھے مکان ٹسگروہن کے سامنے تھا جسپر اب ڈاکٹر لاجور قابض ہین کرنل مارشل کے گھر جاتے ہوئے وہ مکان داہنی جانب پڑتا ہے [illegible] مرتبہ گرٹروڈ کو دیکھا نہین پہچانا کہ وہ کون تھی داخل ہونے کے وقت مین نے ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ [illegible] دیکھا ۵ یا ۶ مرتبہ اپنی زندگی مین دیکھا تھا باہر نکلتے اور پارٹیون مین جب کبھی مین گیا دیکھا تھا مین ذاتی طور پر اوسکو مس ڈانلی نہین سمجھتا تھا جب کردہن کے مکان کے مقابل مکان مین ملاقات ہوئی تو مہدی حسین نے بیان کیا کہ یہ مس ڈانلی ہین گو یہ نہین کہا کہ بڑی یا چھوٹی۔ ایک بہن کا صرف عیسائی نام سنا تھا اس باعث کہہ نہین سکتا کہ گرٹروڈ یا ماجری کا مہدی حسین نے ذکر کیا جب پارٹیون مین ملاقات ہوئی مجھے معلوم ہوا کہ یہ

گرٹرو ڈ دانلی ہے کہ نہین سکتا کہ کسنے کہا واقف نہین تھا کہ وہ مینر مہد یحسین تھین دوران تحقیقات مین
مدارالمہام سے پمفلٹ کی نسبت جو کچھ مین واقف تھا بیان کردیا جواب دینے کو مجبور کیا گیا تھا۔ کاغذ
نمبری ڈی میرا لکھا ہوا تھا اسمین جن ساتھیون کا جنکے پاس گرٹروڈ رہی ذکر ہے وہ حیدر حسین یوسف الزمان
تھے مین اور ساتھیون کا نام نہین بیان کر سکتا گو یقین ہے تقار حسین بھی تھے مین نے سنا تھا کہ گرٹروڈ کو پولیس
سے نوٹس ملی تھی جسکے باعث وہ شہر چھوڑ کر چلی گئی تھی مدارالمہام نے جواب لکھنے کو مجھے مجبور کیا تھا۔ یہ خط
بہت ہی دماد مین لکھا گیا تھا یوسف الزمان و رفیع الدین و محمد اکبر سے قبل شاعت پمفلٹ کچھ گفتگو نہ تھی خط
و کتابت نہین ہوئی تھی لعبد مین قبل دایر ہونے مقدمہ ہذا کے ہوئی تھی۔ اب واقف ہون کہ محمد اکبر اونلوگون
مین ہین جنسے پہلے گورنمنٹ نے جواب مانگا تھا معلوم نہین کہ کیا محمد اکبر نے جوابدیا۔ محمد اکبر نے مجھسے لکھنؤ مین گرٹروڈ
کا ذکر کیا تھا سنہ یاد نہین کہ کب محمد اکبر لکھنؤ سے آئے وہ لکھنؤ مین تھے جب مین یہان آیا تھا مین نے
رفیع الدین کو ۵ سو روپیہ بھیجا تھا بغرض سفر حیدرآباد اونھون نے قبل دائر ہونے مقدمہ کے یہان آنے
کی خواہش کی اسکے علاوہ مین نے روپیہ نہین دیا اگر رفیع الدین حلف اوٹھائین کہ ۹ سو دیا تھا تو اون کا
بیان صحیح ہوگا دو مرتبہ رفیع الدین آئے اول مرتبہ جب وہ یہان آئے مین نے اونکو لکھنؤ بھیجا جہان سے وہ
شہادت دینے پھر آئے اگر رفیع الدین حلف اوٹھائین کہ اونکو ۳ یا چار سو روپیہ بعد دائر ہونے مقدمہ کے
ملا تو صحیح ہوگا مین واقف نہین کہ لکھنؤ کا کیا کرایہ ہے مین نے ۸ یا ۹ سو روپیہ اخراجات کو دیا کہہ نہین سکتا کہ
کیا اخراجات ہوئے مین بھولتا ہون کہ خود رفیع الدین کو روپیہ دیا تھا یا اونھون نے مانگا۔ رفیع الدین نے اپنا
بل اخراجات کا پیش نہین کیا مین نے سر خورشید جاہ سے رفیع الدین کے ملازمت کی سفارش کی وہ مقرر ہو گئے
تاریخ سفارش یاد نہین۔ دو سو روپیہ ماہوار وہ پاتے ہین کاغذ ایم پر مین دستخط نہین پہچانتا ڈیفنس کو
اقرار ہے کہ اسپر سر خورشید جاہ کے دستخط ہین۔ اے آو کے دستخط نہین پہچانتا۔ رفیع الدین جولائی مین یہان یا
لکھنؤ مین تھے حلف نہین اوٹھا سکتا کہ وہ یہان ہی تھے ساجد بیگ اب بھی سر خورشید کی ملازمت مین ہین
دو یا ۳ سو ماہوار پاتے ہین دو سو ابتدا مین ملتے تھے واقف نہین کہ شہادت دینے کے بعد اونکی تنخواہ مین اضافہ
ہوا گو مدارالمہام نے رائے دی مگر مین نے اونکو اپنے دفتر مین بطور اسسٹنٹ نہین رکھا مین نے عماد جنگ کو لکھا تھا
کہ وہ ساجد بیگ کو اور کہین جگہ دین کیونکہ مین یہ نہین چاہتا کہ وہ میرے دفتر مین رہین مدارالمہام نے میری سفارش پر
ساجد بیگ کو میرے دفتر مین رکھنے کو کہا تھا مگر مین نے پولیٹکل وجوہ سے مناسب نہین خیال کیا کہ میرے بھائی
سر خورشید جاہ کے یہان رہین اسپر مدارالمہام نے کہا کہ بہتر ہے اونکو اس دفتر مین لے لیا جائے لفظ بھائی سے
مطلب رفیع الدین اور ساجد بیگ سے ہے مین نے نواب عماد جنگ سے خواہش کی کہ وہ ساجد بیگ کے لئے اور

نواب وقار الامرا سے خواہش کی کہ وہ رفیع الدین کو جگہ دین ان الفاظ سے کہ وہ خالی جگہ کیواسطے منتخب کیے گیے ہو
میر امدار المہام سے گفتگو کیطرف اشارہ تھا مین نے سرآسمان جاہ سے تحریک کی تھی کہ ساجد بیگ خورشید
جاہ کی ملازمت ترک کردین اسپر اونھون نے کہا بہتر ہے ساجد بیگ کو اپنے دفتر مین لے لو۔ خط نمبری - ای
اوسکا مین ذمہ دار نہین ہون جو میرے اسسٹنٹ کا خط ہے مین عموماً ماتحتان کو اشارہ کر دیتا ہون اور وہ لکھتے
مین ہمیشہ خطوط کی نظر ثانی نہین کرتا کوئی انتخاب نہین ہوا تھا میرا دفتر میری نگرانی مین ہے تقرری راز دار
مددگار کی میرے ہاتھون مین ہے مین نے اونکو مقرر نہین کیا عماد جنگ یا فخر الملک کے دستخط نہین پہچانتا مین
سرآسمان جاہ کے دستخط پہچانتا ہون -

[شاہد سے بہت سے سوالات اس قسم کے پوچھے گئے جنسے جرح ثابت ہوتی تھی اسباعث عدالت نے اجازت نہین دی]

بجواب سوالات جرح۔ لکھنؤ مین ذاتی طور پر گرٹروڈ اور اوسکی شادی کے متعلق کچھ نہین جانتا تھا سماعی حالات
بہت کم معلوم ہوئے۔ مصطفےٰ حسین نامے ایک شخص سے اون دنون مین واقف تھا جو وارڈ مین میرے ساتھ
پڑھتے تھے اونھون نے گرٹروڈ کی بابت خیال پڑتا ہے مجھ سے کچھ کہا تھا لکھنؤ مین وہ بہت بد وضع عورت
مشہور تھی جس زمانہ مین گرٹروڈ میرے چچا کے یہان گئی میری بہنین وہان نہین تھین میری شادی نہین ہوئی
تھی چچا کی شادی بھی نہین ہوئی تھی اونکے پاس ایک عورت تھی نہ تو میری بیوی اور نہ لڑکیون سے مسز مہدی حسین
کی ملاقات ہوئی۔ مین کسی مسلمان شریف عورت کے نام سے واقف نہین جسکو گرٹروڈ سے تعلق رہا ہو بعد اشاعت
پمفلٹ اور قبل دائر ہونے مقدمہ ہذا کے مہدی حسین نے مجھپر نالش کرنے کی بالزام توہین یا ازالہ حیثیت کی خواہش کی تھی
توہین میرے خط نمبری ڈی سے سمجھی گئی تھی خط مدار المہام آئی ای کا جواب ڈی لکھا گیا تھا اگر مجھ سے بیان کی
خواہش نہ کیجاتی تو مین ہرگز نہ دیتا بلکہ مین نے خود مدار المہام سے بہت عاجزی کی کہ وہ مجھسے جواب نہ مانگین
مگر اونھون نے ضد کی اور کہا چونکہ ایک شخص کی آبرو پر مبنی ہے اسباعث جواب دینا ضروری ہے مین نے وقار الامرا
توسیع وقت کی خواہش کی آخر کار جواب لکھنے پر مجبور ہوا۔ مہدی حسین اوسوقت تک میرے بڑے دوست تھے اول
جگہ مین ہی نے دلوائی اونکے فائدہ کے لحاظ سے بیان دینا نہین چاہتا تھا مین نے مدار المہام اور وقار الامرا کو
اطلاع دیدی تھی کہ میرا بیان مہدی حسین کے خلاف ہوگا۔ جب یہ خبر ملی کہ مہدی حسین مجھپر نالش کرنا چاہتے ہین مسٹر
ایجلو کو مین نے اپنا سالسٹر مقرر کیا اور اونسے مشورہ لیا اور اونھین کے مشورہ سے ساجد بیگ اور رفیع الدین کو شہادت
جمع کرنے لکھنؤ بھیجا منشا صرف اپنی محافظت تھی۔ اگر دھمکی مجھکو نہ دی گئی ہوتی تو یہ کارروائی نہ کرتا جو کچھ ساجد بیگ
اور رفیع الدین شہادت جمع کرلائے تھے مین نے مسٹر ایجلو کے حوالہ کی اول مرتبہ مین مہدی حسین کے یہان اسواسطے
گیا کہ اونھون نے شکایت کی تھی کہ مین کبھی اونسے اونکے گھر ملنے نہین گیا تھا اور اس غرض سے مین مہدی حسین کے

بیان کیا گیا تھا کہ کرنسے بدل یون سٹر کرد ہن کے یہان کھانا کھاتا تھا اوسوقت اونھون نے مسٹر ڈانلی کا ذکر کیا سواے لکھنؤ مین گریروڈ کا نام سننے کے مس ڈانلی کا ذکر نہین سُنا ۱۸۹۹ء مین مہدی حسین کی عورت کے خلاف حیدرآباد ریکارڈ مین مضامین نکلے مہدی حسین نے انکی نسبت مجھسے چنچل گُڈہ مین کہا سلومن اخبار کے اڈیٹر اور مالک تھے مہدی حسین نے مجھسے کہا کہ مین درمیان مین پڑکر سلومن کے حملہ بند کراؤن اگر ضرورت ہو کل حالات ملاقات کے بیان کرنے کو تیار ہون مین نے اس سے بچنے کی کوشش کی اور مہدی حسین سے کہا کہ وہ خود سلومن کو بلائین چہارشنبہ کو مین نماز پڑہا کرتا ہون ایک دفعہ چہارشنبہ کو مہدی حسین کے ملاقات کے بعد اقبال علی اونکا پیغام لیکر میرے پاس آئے جس پیغام کی وجہ سے مین مہدی حسین کے مکان پر گیا اونسے ملاقات کی اور دیر تک گفتگو کرتا رہا اونھون نے مجھسے خواہش کی کہ مین سلومن پر دباؤ ڈالون کہ وہ اپنے حملہ بند کرے بہت دباؤ کے بعد مین راضی ہوا اور سلومن کو بلایا سلومن نے آخر مین حملہ ملتوی کردئے واحد بیگ میرے بھائی پانسو روپیہ کی ایک تھیلی میرے پاس لائے جو اونکو مہدی حسین نے اس غرض سے بھیجی تھی کہ سلومن کو دیا جاے مین نے فوراً یہ واپس کردئے اس پیغام کے ساتھ کہ بہتر ہے آپ خود ہی یہ معاملہ طے کرلین واحد بیگ سرکاری ملازم ہین حیدرآباد ریکارڈ مین شجاعت علی پر سخت حملے تھے جنھون نے تحقیقات ڈیوزنڈ کے وقت سفارش کی تھی سلومن سرکاری تحقیقات کے خواہان تھے سلومن نے مہدی حسین کے بدعہدی کی شکایت کی مین نے اسکی اطلاع مقام دلسمنڈ سے ایک جلسے مین کردی مہدی حسین نے اپنی انگلیان نوچین اور کہا کہ سلومن بڑا بدمعاش ہے یہ صحیح ہے کہ ایک موقع پر مدار المہام نے مجھے دہمکی دی کہ وہ ولایت سے بارسٹر لائین گے اور مجھے اسباعث تباہ کردینگے کہ مین نے مہدی حسین کے خلاف حملہ کیا اور یہ کہ مدار المہام کو لکھو کہا روپیہ کے خرچ مین دریغ نہوگا یہ واقعہ خط لکھنے کے قبل کا ہے مدار المہام نے کہا کہ جو کچھ لکھئے اوس کی بابت ہوشیار رہئے گا کیونکہ اگر مہدی حسین کے خلاف تحریر ہوئی تو مجھے ثابت کرنی ہوگی پرانی حویلی مین پرسال عید پر وقار الامرا و سید حسین سے ملاقات ہوئی دونون نے کہا عورت پر حملہ شرمناک ہے سید حسین نے ایک لفظ بھی نہین کہی جس سے وہ تعلق اونکا ثابت ہوتا ہو جو مسز مہدی حسین کے بابت پمفلٹ مین درج تھا اقبال علی اس پمفلٹ کے بارے مین مجھ سے ملنے پھر آئے گفتگو ہمارے درمیان ہوئی اقبال علی نے میری یادداشت گریروڈ کے حالات گذشتہ کے بابت تازہ کی اور کہا کہ مین اونکی پیروی کرون اقبال علی نے کہا کہ وہ یہ بیان کرینگے کہ وہ ہمیشہ مہدی حسین و گریروڈ کو میان بیوی سمجھتے رہے مین نے کہا کہ یہ بیان غلط ہوگا۔ البتہ اونکو اطمینان دلایا کہ کوئی امر خود خلاف نہ کہونگا اسکے بعد بھی اقبال علی دو یا تین بار میرے پاس آئے اور مجھپر دباؤ ڈالا اقبال علی بخوبی واقف تھا کہ مسز مہدی حسین ایک بدوضع عورت تھی۔ واقف نہین کہ وہ جانتے تھے کہ مہدی حسین سے اوسکی شادی ہوئی یا نہین مین نے البتہ یہ کہا کہ میرے علم مین شادی نہین ہوئی تھی جسکی اونھون نے تردید نہین کی مہدی حسین نے

اپنی گفتگو مین کبھی اس عورت کو اپنی بیوی نہین بیان کیا اکثر اوسنے گفتگو آئی اوہنون نے لفظ طوائف
اوسکی نسبت استعمال کیا اکمرتبہ مسٹر ڈویر سے ملنے اسٹیشن پر گیا تھا وہان مشتاق حسین سے قبل تحریر خط
ملاقات ہوئی تھی اوہنون نے جواب لکھنے کو دھمکی دی اور کہا کہ سید حسین کے الفاظ مین جواب دون
مجھے بہت غصہ آیا اور مین نے کہا اگر مجھے جواب دینے کی دہمکی دی گئی تو وہ بھی دہمکی کا افسوس کرینگے
مدار المہام سے بھی مین نے کہدیا کہ اگر وہ جواب دینے پر مجبور کرینگے تو اونکی وزارت کے دن بھی گنتی
کے رہ جائینگے کیونکہ کوئی بات راست بیانی سے مجھکو نہ روکے گی۔

۸ مارچ۔ مین نے دیکھا تھا کہ مدار المہام اس وہم مین تھے کہ کوئی شخص راست بیانی نکریگا بطور پنشنر حضور نظام
مین نے راست بیانی اپنا فرض خیال کیا مین نے مدار المہام سے چند واقعات گر ٹروڈ کے متعلق بیان کئے
جن سے ظاہر ہو کہ مقدمہ بہت غلیظ تھا۔ مدار المہام اپنی تئین پابند کر چکے تھے کہ مہدی حسن کی جنبہ داری
کرین کیونکہ ملکہ معظمہ سے مسز مہدی حسن کے ملاقات کیوقت اوہنون نے تار مبارکباد بھیجا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا
کہ اگر مدار المہام نے ان واقعات کے معلوم کرنے کے بعد بھی مہدی حسن کی تائید کی تو وہ اپنے فوائد کو نقصان
پہونچاوینگے مین لکھنو مین سید حسین سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ کہان رہتے ہین اونکے پاس کوئی باغ
نہ تھا تعلقہ حسین جہانتک مین واقف ہون باغ کے انتظام مین نہ تھے کوئی باغ ہی اونکے پاس نہ تھا ۱۸۸۵ و
۱۸۸۶ء مین محمود بیگ خوشحال تھے اور میرے چچا کے داماد تھے جنکے پاس ۱۸ ہزار روپیہ سال کی جاگیر تھی
محمود بیگ کی ایک اکلوتی بیٹی کے ساتھ شادی ہوئی تھی جسکے ذریعہ سے اونکو جاگیر مین حصہ ملا تھا ساجد بیگ
خورشید جاہ کی ملازمت مین تھے حقیقت مین نے اونکے متعلق مدار المہام سے کہا تھا وہ ۱۵ سال تک سر خورشید
جاہ کے ساتھ رہے چونکہ سر خورشید جاہ کے ساتھ میری محبت پر عام طور پر رائے زنی کیگئی ہے اسباعث
اون سے بچنے کے لئے مدار المہام اور وقار الامرا سے تبادلہ کی درخواست کی چونکہ خود اپنے دفتر مین لینا
چاہتا تھا اسباعث عماد جنگ کو لکھا کہ وہ ساجد بیگ کو جگہ دین۔ یہ تحریر مدار المہام کی منظوری سے ہوئی تھی
ساجد بیگ ایک تجربہ کار قابل کمسن آدمی تھے اونکے لئے سرکاری ملازمت تجویز کرتے وقت مین نے کسیطرح سے یہ
خواہش نہین کی کہ اون خدمات کا معاوضہ دیا جاے جو اس مقدمہ کے متعلق اوہنون نے کین سر خورشید جاہ
کے پیشگاہ مین بہت لوگ ملازم ہین جو مطلق کام نہین کرتے مستقل عہدون کے لئے امیدواریان ہوتی ہین۔ یہ لوگ
مثل اور عہدہ دارون کے تنخواہ پاتے ہین رفیع الدین ایک بہت لایق آدمی ہین مین نے ملازمت کے
لئے سر خورشید جاہ کے یہان سے وقار الامرا کے پاس بھیجا جب یہ وقار کے یہان گئے تو سر خورشید جاہ سے
تعلق مٹ گیا وہ بالکل بیکار ہین مین نے کوئی انعام یا معاوضہ اونکے مدد کا جو اوہنون نے اس مقدمہ مین کی

بالکل نہین دی یہ بالکل بے بنیاد ہے کہ مین نے یوسف الزمان کو ۵ ہزار روپیہ دیا یا اونکی کوئی رسید موجود ہے مین نے کبھی کسی قسم کی رشوت نہین دی محمد اکبر کو مین نے نہین طلب کیا جب وہ حیدرآباد پہونچگئے تو اونکو اسباعث بلایا کہ یوسف الزمان یا محمود بیگ جو اونکے ۲۰ سال کے ملاقاتی تھے اونسے ملنے آئے تھے کبھی کوئی خط کتابت مترا سے نہین ہوئی مترا نے کل مجھسے کہا کہ اونھون نے میرے پاس اس امر کی اطلاع کے لیئے رجسٹری شدہ خط بھیجا تھا کہ وہ مجھکو طلب کرینگے مجھے یاد نہین کہ خط ملا اسکے سوا مجھے کوئی خط یا زبانی پیغام مترا کا نہین ملا۔ جب انگلستان سے مہدی حسن واپس آئے مین نے اونکو متنبہ کیا تھا کہ راز کھلتا جاتا ہے اونھون نے کہا کہ آپ انگلستان کے عادات و اطوار سے واقف نہین ہین وہان بڑے بڑے لارڈ اور نوبل طوائف رکھتے ہین اور ملکہ معظمہ کے دربار مین لیجاتے ہین جو کچھ اونھون نے کیا وہ انگریزی طریقہ پر روا ہے۔ لکھنؤ مین مہدی حسن بحر ڈوبنے کے لقب سے مشہور تھے حیدر حسین وارڈ مین میرے ساتھی تھے اور اونھون نے مین خیال کرتا ہون کہ بیان کیا تھا کہ گرٹرڈ دو تین ماہ تک اونکے پاس رہی تھی وہ مہدی حسن کے چچیرے بھائی ہین۔ اکبر خان و غلام علی یوسف مرزا نے گرٹرڈ کے متعلق حالات بہم پہونچائے جو سعید حسین کے بہت دوست تھے مین نے سنا تھا کہ چراغ علی کے بھائی عنایت حسین نے مہدی حسن کو اسوجہ سے مارا تھا کہ اونھون نے گرٹرڈ پر ہاتھ ڈالا تھا۔ یہ صحیح نہین ہے کہ مین نے کوئی مشکل مہدی حسن کے رستہ مین پیدا کی یا حکم دیا کہ افسران سرکاری اونسے نہ ملین۔ محمد علی کا یہ بیان کہ مین نے کوئی حکم نمبر ۲ کے تحریر کے لیئے حکم نہین دیا بلکہ اونھون نے اجازت لکھنے کی پائی صحیح ہے اونھون نے کہا اونکو معلوم ہوتا ہے کہ کورٹ اف وارڈس کے کاغذات مین دست اندازی مہدی حسن کیجانب سے ہوئی ہے مین نے اونسے کہدیا کہ آپ ملازمین سے کہدین کہ وہ دست اندازی نکرین مین نے قبل اجرا کے اسکو نہین دیکھا تھا۔ اصغر جان میرے پرانے دوستون مین ہین اونکے بھائی مشکور الدولہ سے واقف ہون گرٹرڈ کے فوٹو حاصل کرنے کی کوشش مین اصغر جان سے خط کتابت رکھتا ہون۔ خط نمبر ۲۱ میری تحریر ہے قبل اس تحریر کے اصغر جان نے تصویر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ خط نمبر ۲۷ مرزح روشنائی سے ہے یہ بھائی ساجد بیگ کا لکھا ہے۔

سوال۔ آپکے بھائی نے حلف اوٹھائی ہے "اوسکا پلیٹ ٹوٹ گیا ہے" یہ الفاظ اونکی موجودگی مین اصغر جان نے لکھے تھے۔ کیا آپکو کوئی شک ہے کہ یہ الفاظ اونکے لکھے ہوئے نہین ہین۔

جواب مجھے کوئی شک نہین ہے۔ یہ الفاظ اونھین کے ہین میرے خیال مین الفاظ "اوسکا پلیٹ ٹوٹ گیا" تحریر ۲۶ و ۲۷ مین ایک ہی ہاتھ کے ہین چونکہ تحریر ۲۶ اصغر جان نے عدالت مین لکھی اسباعث مجھے مطلق شک نہین ہے کہ تحریر ۲۷ مین یہ الفاظ اونھین کے لکھے ہوئے ہین۔ عدالت نے جب یہ قرار دیا کہ مین بطور تردیدی گواہ پیش ہون اوسکے بعد مسٹر اچیلو نے میرا اظہار لکھا۔ اوسوقت تک مین نے کوئی بیان نہین لکھا یا تھا بہت کچھ معلومات جو عدالت مین

مجھ سے جرح کیگئی ہے وہ میں نے اول مرتبہ چند روز ہوے مسٹر ایچلو کو تبلائی تھی۔ عام طور پر یوسف الزمان
اول درجہ کے شریف اور قابل اعتبار شخص ہیں رفیع الدین بھی عام اعتبار کے قابل ہیں اور یہی حال
اکبر خان کا ہے۔

سوالات مکرر۔ قبل اپنے بیان لکھانے کے میں نے مسٹر ایچلو سے اوسقدر نہیں کہا تھا جسقدر بیان لکھایا ممکن ہے
کہ میں نے کچھ کہا ہو جب سے ایچلو صاحب بالسٹر ہوئے ہیں بہت کم خط وکتابت میرے اور اونکے درمیان ہوئی
جب کبھی ملتے تھے عام طور پر گفتگو کرتے تھے سواد خط پہچاننے میں مشتاق نہیں ہوں۔ یاد نہیں کب آخری مرتبہ
اصغر جان نے مجھے خط لکھا دوران کمیشن میں خیال ہے اونھوں نے لکھا تھا ایک خط میں اونھوں نے تصویر کے دینے
سے انکار کیا تھا پچھلے خطوط میں دینے کا وعدہ تھا تین چار خطوط اس قسم کے ہیں جنمیں اونھوں نے فوٹو دینے کا
وعدہ کیا تھا خطوط ۱۱ و ۱۰ اصغر جان کی تحریر سے ہیں اور میرے پاس آئے تھے خطوط ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ یکساں ہیں سوائے
اسکے کہ ۱۱ پر لفظ پیئد لکھا ہے۔ دستخط ایک ہی قسم کے ہیں اختیار ہے کہ دستخط کرنے وقت اصغر جان نے سعید کا لفظ بڑہایا ہو
دستخط یکساں ہیں اسباعث تبلاتا ہوں کہ میری نظر میں یکساں معلوم ہوتے ہیں اور یہ کہ اصغر جان کی تحریر ہونے میں کہ سکتا ہوں
کہ اونھین کے ہیں قبل اسمقدمہ کے مجھے اصغر جان کا کوئی خط نہیں ملا سوائے ان خطوط کے ممکن ہے کہ اور بھی ملے ہوں اور
کسی شخص کو اونکے دستخط کرتے نہیں دیکھا اصغر جان میرے پڑوسی ہیں ایکساتھ اسکول میں ہملوگوں نے پڑہا پروانہ نمبر ۲ میرے
حکم سے جاری نہیں ہوا اور نہ کچھ جانتا ہوں میں افسر اعلے محکمہ اس حکم کے لئے ذمہ دار نہیں ہوں اسباعث کہ حکم منیجر کا
ہے میرا نہیں ہے میں نے یہ خواہش نہیں کی کہ وہ تحریری حکم جاری کریں منیجر مناسب کارروائی کرتا اگر وہ لائین
کورٹ آف وارڈس سے کمدشتہ کہ مہدی حسن سے نہ ملیں میں نے زبانی منیجر پر ناراضی ظاہر کی تھی جسکے بعد اونھوں نے اپنا جواب
پیش کیا۔ یہاں اور لکھنؤ میں عنایت حسین کے ہاتھوں مہدی حسن کی پاپوش کاری کی کیفیت سنی تھی یاد نہیں کسنے کہا۔ یہاں
نواب بہادر یا اقبال علی نے لکھا تھا اس مقدمہ کے دائر ہونے کے قبل اور بعد اشاعت پمفلٹ میں اپنے گھر پر تھا
مہدی حسن نے کبھی کوئی رنڈی مجھے بہم نہیں پہونچائی۔ مہدی حسن کے چڑ بانے کا نام یقیناً رفیع الدین و یوسف الزمان و
دیگر لوگوں کو معلوم ہوگا وہ اس نام سے محض چڑ بانے کیخاطر پکارے جاتے تھے یاد نہیں کہ سر خورشید جاہ کی پنچایت
سے کب یہ نام رفیع الدین کا نکالا گیا۔ وقار کے بیان بھیجنے کے بعد اور ۱۲۴۰ روپیہ کے ملنے کے بعد کا یہ واقعہ ہے وہ
اب بھی انگریزی ملازمت میں ہیں سنہ ۱۸۶۲ء میں محمود بیگ انگریزی عملداری میں تحصیلدار تھے اور ۸ یا ۹ سال
اونکی شادی کو ہوئے تھے اس زمانہ میں جاگیر میں اونکا کوئی حصہ نہ تھا مگر اونکے خسر اونکو مقررہ وظیفہ دیتے
تھے جسکی تعداد مجھے یاد نہیں سید حسین کی کوئی جائداد لکھنؤ یا اوسکے باہر نہ تھی ایک کرایہ کے مکان میں تھے حسین
کوئی باغ نہ تھا میں خیال کرتا ہوں کہ سید حسین نے عمداً دروغ حلفی کی جب بیان کیا کہ عطا حسین اونکے باغ کی

نگرانی کرتے تھے۔ واحد حسین زندہ ہیں اور اب بھی حیدرآباد میں ہیں۔ سلوں سے میں بخوبی واقف تھا اور ان
کی سر سالار جنگ سے سفارش کی تھی جسکے باعث انکو مجھ سے محبت تھی مہدی حسین اور میرے درمیان گفتگو کے
وقت کوئی شخص موجود نہ تھا۔ ملاقات کے وقت شمس الدین برادر عبدالحق موجود تھے مہدی حسین کو نوکری
میں نے اسطرح سے دلائی تھی کہ میں نے زبانی سفارش پیشکار سے انکے لئے کی تھی جنہوں نے محض میری سفارش پر
انکو جج عدالت خفیفہ مقرر کردیا تھا جو کچھ کاغذات اور میں معلومات میں نے جمع کی تھی وہ مسٹر ایکلو کے سپرد
کردی تھی۔ میں نے انکو بطور اپنے سالیسٹر کے دی تھی نہ کہ مسٹر ایکلو کی جانب سے۔ یاد نہیں کہ کب سے اطلاع
پہونچانی بند کی۔ میں نے سنا تھا کہ میرے چچا نے خاندان میں شادی نہیں کی تھی جس حال سے محمود بیگ اور
رفیع الدین بھی واقف ہونگے۔ جب میں نے ایکلو کو بیان لکھایا اوسوقت یہ بھی اون سے کہدیا تھا۔ مگر اوس
کے قبل نہیں۔

اظہار مسز مہدی حسن صاحبہ

مسز ایلین گیرٹروڈ ویکل مہدی حسن دختر ٹی ڈانلی ولد مکاشل ڈانلی عمر ۴۰ سال ساکن چادر گھاٹ
نے باقرار صالح بیان کیا۔

میرا باپ مستعفی پنشن یافتہ محکمہ کمسریٹ کا تھا۔ مین ۱۸۶۳ء مین لکھنؤ آئی۔ جب مین وہان گئی
تو چند ماہ تک مسٹر اور مسز ایوانس کے یہان مقیم رہی۔ مجھے ٹھیک نہین معلوم کہ کتنے عرصہ
تک رہی۔ صرف میری مان میرے ساتھ تھی۔ میرا باپ ایرلینڈ مین تھا۔ مین خیال کرتی ہون
کہ وہ بیماری کی رخصت پر وہان گیا تھا۔ مین ۱۸۶۴ء مین لکھنؤ مین ایک اسکول مین بٹھائی گئی۔
مجھے یاد نہین کہ یہ کون سا مدرسہ تھا اور مین وہان کتنے عرصہ تک پڑھائی گئی۔ مین ۱۸۶۷ء یا ۱۸۶۸ء
کے آخر مین مدرسہ چھوڑا میری الک اسسٹنٹ مدرسہ کی یا اور کسی لڑکی کی مجھے یاد نہین۔ اوسکے کل
بیانات محض جھوٹھ ہین۔ جب مین مدرسہ مین تھی مین نوجوان آدمیون کے ساتھ کبھی باہر نہین گئی۔ کوئی
نوجوان میری ملاقات کو مدرسہ مین نہین آیا۔ مین نوجوان آدمیون مین سے کسی کے ساتھ تاریک کمرون
مین نہین جایا کرتی تھی۔ وہان کوئی تاریک کمرہ ہی نہ تھا۔ میرے جانے کے تھوڑے دنون بعد
میری مان کو مدرسہ سے تعلق ہوا۔ مجھے یاد نہین کہ وہ کس حیثیت سے ملازم ہوئی۔ وہ پڑھایا کرتی تھی۔
ہم دونون ۱۸۶۶ء یا ۱۸۶۷ء تک وہان رہے میرے مدرسہ چھوڑنے کے بعد ہم دونون اپنی
بہن مسز ہاجز کے یہان چند مہینہ تک لکھنؤ مین رہے۔ مجھے مکان کی یاد نہین لیکن یہ مجھے یاد ہے
کہ آدھا مکان ایوانس اور آدھا مسز ہاجز کے پاس جسکے پاس ہم رہتے تھے کرایہ پر تھا تقریباً
چھ مہینہ تک ہم اوس مکان مین رہے وہان سے ہم جلندھر گئے یعنی تینون مین میری مان
اور مسز ہاجز۔ مسز ہاجز اس لئے گئی کہ وہان اسکا مکان تھا اور مین اپنے باپ سے ملنے گئی تھی۔ جو
ایرلنڈ سے واپس آیا تھا۔ ہم سب مع اپنے والد کے جالندھر مین ایک ساتھ مارچ یا اپریل ۱۸۶۹ء
تک رہے اور ٹامس ڈانلی کی ملاقات کو جو اودھ روہیلکھنڈ ریلوے مین بحیثیت انجینیر کے
اسوقت تھے لکھنؤ واپس آئے۔ میرے باپ مان اور مین مسز ہاجز کو جالندھر مین چھوڑکر لکھنؤ گئے۔ راستہ
مین تھوڑے عرصہ تک ہم لدھیانہ مین اور پھر کانپور مین ٹھہرے۔ ہم نے کانپور مین قیام کیا۔ ہم ہفتہ
عشرہ یا تین ہفتہ تک ٹھہرے ہون گے۔ مگر زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ سے زاید نہین رہے۔ کانپور مین
ہم اس لئے ٹھہرے کہ میری ماکو ایک مہاجن سے کچھ روپیہ جو وہ مسز ہاجز کا چاہتا تھا وصول کرنا تھا مین بھول
گئی کہ وہ مہاجن کون تھا ہم نے ایک بورڈنگ ہاوس مین ہوٹل گارڈنس کے پاس مکان کرایہ پر کیا۔
ہم کانپور مین ایک شخص تک کو بھی نہ جانتے تھے۔ مین صرف اپنے والدین کے ساتھ سیر کو گئی۔

گر وہ کسی کے ساتھ کبھی نہین گئی گو کہ مکان مین بہت سے آدمی رہتے تھے - مین اون لوگون مین سے
کسی کو نہین جانتی تھی - مین نے اونکو صرف آتے جاتے دیکھا - مین نے وہان کسی شخص لاکلن نامے یا ارچر
بالڈ یا انھونی یا ڈی سوزا کو کبھی نہین دیکھا - لاکلن کا یہ بیان کہ مجھسے اوس سے شادی ہونے والی تھی غلط ہے
لاکلن کا یہ بیان کہ اوس سے اور مجھسے کبھی ناجایز تعلق رہا بالکل غلط ہے مین نہ تو اوس شخص کو جانتی تھی نہ مجھسے
اور اوس سے کبھی باتین ہوئین - آرچر کا بیان میری بابت بالکل غلط ہے مس ڈاؤسکی شہادت پڑھی ہے آرچر کا
اظہار کہ لگی بابت غلط ہے - کانپور سے مین لکھنؤ آئی وہان سے ہم ایک ہوٹل یا ڈاک بنگلہ مین گئے ہم یہان ایک ہفتہ
رہے کہ اتنے مین میرے پاس ایک تار نواب گنج سے بدین مضمون آیا کہ میرے چچا نے قضا کی اور وہ فوراً
ہم سب کو لکھنؤ مین چھوڑ کر بارہ بنکی یا نواب گنج کو چلا گیا -

باپ کی عدم موجودگی مین ہم دو دن تک ہوٹل مین رہے - اور پھر ماں نے دو کمرہ کرایہ پر لیے
جنکے لینے کی صلاح مسز ایواش نے دی تھی - ہم ان کمرون مین اوسوقت تک رہے جبکہ میری ماں نے کانپور
مین جا کر وفات پائی - یہ واقعہ جہانتک مجھے یاد ہے ۱۵ مئی سے جون تک کا ہے - میرا باپ نواب گنج سے
لکھنؤ کو ایک ہفتہ یا چار پانچ دن مین واپس آیا - مجھے نہین معلوم کہ اوس مکان کا کیا نام تھا جسمین ہم نے
کمرے کرایہ پر لیے تھے - جب تک مین اوس مکان مین رہتی تھی مین نے لاکلن کو کبھی نہین دیکھا - جب
مین اوس مکان مین رہا کی مجھسے اور کسی شخص سے ناجایز تعلق نہین رہا مین خیال کرتی ہون کہ میری ماں میرے
باپ کے لکھنؤ واپس آنے کے دس بارہ دن بعد کانپور گئی تھی - وہ تنہا گئی تھی وہ اوس روپیہ کیواسطے
گئی تھی جسکا ذکر کر چکی ہون یا اور کسی روپیہ کے دادوستد کی بابت - وہ ایک یا دو دن کے لیے
گئی تھی - وہ لکھنؤ سے جانے کے بعد ہی والے دن مرگئی - اوسکی موت کیوقت ہم مین سے کوئی
موجود نہ تھا - مین اوس مکان کو ٹھیک نہین جانتی جہان اوسنے وفات پائی اوسکے پہنچے
مین اور میرا باپ دونون کانپور گئے - اوسکی موت کیوقت ہم موجود نہ تھے - ہم لکھنؤ سے کانپور اوسکے
جانے کے دوسرے دن اوسکے مرنے کا تار پاکر فوراً چلے گئے - میرے باپ کے پاس جو تار
آگیا تھا میری ماں کا تھا جسمین اوسنے اپنی بیماری کا اظہار کیا تھا - ہمارے ساتھ ایک آیا اور
ایک خدمتگار تھا - جب ہم کانپور پہونچے میرا باپ مجھے اسٹیشن پر ایک گھنٹہ کے لیے چھوڑ گیا
اور وہ خود کسی جگہہ گیا جو مجھے معلوم نہین جب وہ واپس آیا تو ہم ایک ساتھ قبرستان کو گئے اور
اپنی ماں کی قبر دیکھی وہ ہمارے پہونچنے سے قبل دفن ہو چکی تھی قبرستان مین ہمنے صرف قبر دیکھی
مین نے قبر نہین کھلوائی نہ تابوت کھلوایا نہ دیکھا نہ میری ماں کا چہرہ مجھے دکھلایا گیا اور یہی کہا

شخص میری حاضری مین ایسا نہین کرسکتا تھا جہانتک مجھے یاد ہے مسز ہاجرہ جالندھر مین تھی جب
میری مان مری تھی میری دانست مین اسنے میری مان کی قبر نہین کھلوائی میری الکسٹیڈ یا اور کسی شخص سے
مین نے کبھی نہین کہا کہ مین نے اپنی مان کی قبر کھلوائی تابوت کھلوایا اور اپنی مانکا چہرہ دیکھا اور نہ مین نے
یہ کسی سے کہا کہ میری مان کا جسم بہنکے بل پڑا ہوا اوسکی زبان نکلی ہوئی پائی گئی نہ یہ کہ وہ بیہوشی کی
حالت مین دفن کی گئی ہوگی مین دوسرے دن اپنے باپ کے ساتھ لکھنؤ واپس گئے جہانتک مجھے یاد ہے
مین کانپور کی ریل کے اسٹیشن پر لیڈیون کے کمرہ پر اوس رات کو سوئی مین نے اوس رات بھر
اپنے باپ کو نہین دیکھا جبتک دوسرے روز ہم روانہ نہین ہوئے مین آیا کے ساتھ رہی مجھے
یقین ہے کہ وہ جس کمرہ مین مین تھی وہ نہین سوئی اور نہ مین نے اوس رات کو دیکھا ناجایز تعلق
جو اکلنڈ کے ساتھ بتایا جاتا ہے غلط ہے ڈیسوزا یا مسٹر ڈیسوزا سے اسی رات کو ملاقات
نہین ہوئی ہمارے لکھنؤ کی روانگی سے قبل مین اور میرا باپ کہین سوار ہوکر گئے مین بھول گئی کہان
اوس سے کسی آدمی سے باتین ہوئین جسکو مین بھول گئی اور کچھ روپیہ کا معاملہ ہوا جسکو مین نہین
سمجھی تھی ہم کانپور ریلوے اسٹیشن پر واپس آئے اور لکھنؤ کو روانہ ہوئے — اس موقعہ پر مین
دس دن تک اپنے باپ کے ساتھ لکھنؤ مین مقیم رہی اور پھر اپنی آیا کے ساتھ جالندھر لوٹ گئی۔
مجھے یاد نہین کہ میرا باپ ساتھ تھا کہ نہین۔ ہم دونون مسز ہاجرہ اور مین یہان ۱۸۹۲ع تک رہے اور پھر
لکھنؤ واپس آگئے۔ اوسوقت میرے والد لکھنؤ مین رہتے تھے۔ مگر کبھی کبھی جالندھر مین ہمکو دیکھنے آیا کرتے تھے
جب ہم لکھنؤ آگئے تو ہم اپنے باپ کے ساتھ نئے گانون والے مکان مین ٹھہرے۔ مجھے مہدی حسن سے
۱۸۹۳ع مارچ یا اپریل مین ملاقات ہوئی۔ ہم اگست یا ستمبر ۱۸۹۳ع تک نئے گانون والے مکان مین رہے
پھر مین مسز ہاجرہ اور اپنے باپ کے ساتھ انبالہ چلی گئی۔ مجھے نہین معلوم کہ ہم کیون گئے مگر مجھے خیال ہے
کہ یہ اسوجہ سے تھا کہ میرے باپ کو مہدی حسن کا ہمارے مکان پر اکثر آنے جانے پر اعتراض تھا
اور وہ میری شادی مہدی حسن سے کرنا نہین چاہتے تھے۔ مہدی حسن نے تب شادی کی درخواست
کی تھی میرے باپ اس خیال پر تھے اور مین شادی پر رضامند تھی۔ جب مین نئے گانون مین رہتی تھی
وہین ایک شخص کو جانتی تھی جسے ہم مسٹر یوسف مرزا کہا کرتے تھے جو ہماری دانست مین یوسف مرزا
ناخلف تھا۔ مجھے یوسف الزمان کا نام یاد نہین پڑتا۔ رفیع الدین نامی کسی شخص کو مین نہین جانتی اور
نہ مجھسے اور اوس سے کوئی ناجایز تعلق رہا۔ سجاد حسین سے مین نہین واقف ہون نہ کبھی اوسکے
ابوالحسن کے مکان پر ملی ہون اور نہ کسی شخص سے مینے سجاد حسین کی شہادت پڑھی ہے۔ مینے ابوالحسن کے

مکان پر کسی شخص سجاد حسین نامی کو اپنی فوٹو نہین دیا - سجاد حسین کا یہ بیان کہ اوسنے مجھے کسی کے ساتھ شرمناک حالت مین دیکھا محض غلط ہے -

ارنیسٹ انتھونی کو مین نہین جانتی مین کبھی بارہ دری کے اوپر کسی کے ساتھ نہین گئی ہون - یہ بیان کہ میرا کوئی ناجایز تعلق انتھونی کے ساتھ بارہ دری کے اوپر ہوا ہے صحیح نہین ہے مسز لکسٹیڈ کو مینے کبھی نہین دیکھا اور نہ کبھی یہ اوس سے کہا کہ میرے باپ نے کوئی ناجایز برتاو مجھ سے کیا اور نہ کچھ اور کہا - مینے یوسف زمان یا یوسف مرزا سے کبھی نہین کہا کہ مین لاڈلے صاحب کے ساتھ نانپارہ گئی اور اوسکے ساتھ اوسکی معشوقہ بن کر رہی - یہ محض غلط ہے کہ لاڈلے صاحب نے مجھے کبھی رکھا مجھے یاد نہین کہ مین نے کسی لاڈلے صاحب کو کبھی دیکھا ہے گو کہ ہماری مالک مکان کا نام یقیناً لاڈلے صاحب تھا - زر کرایہ کی رسید لاڈلے صاحب کی دستخطی ہمارے پاس بھیج دیجاتی تھی - نثار حسین نامی کسی شخص کو نہ مینے کبھی دیکھا اور نہ جانتی ہون حیدر حسین کو جو اب مہدی حسن کے چچازاد بھائی ہین - مین جانتی ہون مین اونکو اوسوقت سے جانتی ہون جب مین پرتاب گڈھ گئی تھی یہ غلط ہے کہ مین حیدر حسین کے پاس تھی یا میرا کوئی ناجایز تعلق تھا - یہ بھی غلط ہے کہ مجھے مہدی حسن یہان سے لے گئے - مین حیدر حسین بلگرامی سے لکھنؤ مین واقف نہ تھی مینے اونکو یہان آنے سے قبل کبھی نہین دیکھا یہ غلط ہے کہ میرا کوئی ناجایز تعلق سید حسین سے تھا لکھنؤ مین عطا حسین نامی کسی شخص سے مین واقف نہ تھی اور نہ انکو دیکھا تھا - یہ بیان کہ سید حسین میرے مکان پر نئے گانون مین عطا حسین کے ساتھ آئے اور نیز یہ کہ عطا حسین مجھکو سید حسین کے مکان پر لے گئے اور واپس لائے محض غلط ہے منجھو صاحب نامے کسی شخص سے مین واقف نہ تھی عطا حسین کا یہ بیان کہ مین ایک رات کو منجھو صاحب کے یہان بھی پائی گئی بالکل غلط ہے - مین شجاعت علی سے لکھنؤ مین واقف تھی یہ صحیح نہین ہے کہ کبھی کوئی ناجایز تعلقات اونسے رہے - مہدی حسن سے شادی کے قبل کوئی ناجایز تعلقات مجھسے نہ تھے میری شادی کے قبل مجھسے کسی شخص سے ناجایز تعلقات نہ تھے - بڑے زور کے ساتھ مین "نہین" کہتی ہون جہانتک مجھے یاد ہے انبالہ سے مین آخر اگست سنہ [illegible]ع مین لکھنؤ واپس آئی - یا ۱۹۰۳ع تھا مین مسز ایوانس کے ساتھ آئی مین اوسکے ساتھ دہلی مین ٹھہری بھی جہان کہ مین انبالہ سے گئی تھی مسز ایوانس دہلی مین تہین کیونکہ لکھنؤ سے وہان اونکا تبادلہ ہوگیا تھا مین لکھنؤ کو مہدی حسن سے شادی کرنے کے لئے گئی تھی - مسز ایوانس کچھ اسباب لینے گئی تھین مین اپنے باپ کے بلا اطلاع گئی یہ بھی اوسکو نہ معلوم تھا کہ مین شادی کرنے جاتی ہون بعد ازان

مینے اونکو تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دی شادی اسلامی رواج کے موافق ہوئی ہم دونون شادی
کیوقت مسلمان تھے۔ ایک یا دو دن شادی کے قبل مین مسلمان ہوگئی تھی اس دستاویز کا مسودہ
ہوا ایک نکاحنامہ جسپر مینے دستخط کئے۔ شئے معرف ب مین مین آپ دستخط کی تصدیق کرتی ہون شئے ب
پر مینے شادی کے دن دستخط کئی شئے ب مین جو غلطیان درست کی گئین وہ میری درست کی ہوئی ہین
یعنی لفظ ڈالی مین حرف (این) مینے بنایا ہے اور عمر، اسال بھی بدل دی ہے۔ عمر مین کوئی
تبدیلی نہین ہے ہان، اکا ہندسہ ہ اکر دیا گیا تھا مین اسوقت کیجے اور عاشق تھی یا غالباً ہماری شادی کے دن
تصحیحین ہوئین۔ یہ اشارہ کہ نکاحنامہ جعلی ہے اور چند دن ہوے کشمیر مین بنایا گیا اور وہین میرے
دستخط ہوگئے غلط ہے اور یہ خیال کہ نکاحنامہ اور کسی وقت میری شادی کے بعد بنایا گیا ہے غلط ہے۔
مجھے یاد نہین کہ مہدی حسن نے کب اور کہان نکاحنامہ پر دستخط کئے مینے یہ کہ اونہون نے وہین دستخط
کئے یا دستخط شدہ لکھی تھی مجھے یقین تھا کہ میری عمر ۱۵ برس کی تھی جب مین نکاحنامہ ب پر دستخط کئے اور مجھے
اب بھی یقین ہے کہ اوسوقت یہی عمر تھی۔ شادی لکھنؤ مین ہوئی تھی اوسوقت میرے والد حین حیات تھے
مین نے اپنی شادی کی اطلاع اونکو اوسوقت دی تھی جب مین پرتاب گڈھ مین تھی مین نے مہدی حسن
کا بیان پڑھا ہے کہ میرے والد شادی کیوقت وفات پاچکے تھے مین کشمیر یا الہ اباد مین تھی بہرحال یہان
نہ تھی جب اونہون نے یہ اظہار دیا اور مینے فوراً اونکی غلطی کی تحریری اطلاع اونکو دی تھی فوراً یقین ہے
کہ مین اوسوقت الہ آباد مین تھی جہانتک مجھے یاد ہے اونہون نے میرے خط کا جواب نہین دیا اور
جب مجھسے اونسے ملاقات الہ آباد مین ہوئی تو مینے پھر یہی کہا۔ وہ لکھنؤ سے آتے ہوئے الہ آباد میری
ملاقات کو آئے جب وہ اپنی قریب المرگ والدہ کو دیکھنے گئے تھے جنکے بعد ازان انتقال کر گئین یعنی آخر ۱۸۹۰ء مین
سوال۔ یہ واقعہ لکھنؤ کمیشن کے اظہار کے قبل ہوا یا بعد۔
جواب۔ مجھے ڈر ہے کہ مجھسے غلطی ہوئی۔ مجھے خیال ہے کہ مینے مہدی حسن کو پہلے بنارس مین
دیکھا اونکی غلطی کی نسبت اونسے مینے الہ آباد مین کہا ہو یا بنارس مین مجھے یہ معلوم نہین ہے کہ یہ واقعہ
لکھنؤ کمیشن کے قبل درمیان یا مابعد ہوا کیونکہ مجھے بذات خود کمیشن کی نسبت کچھ معلوم نہین ہے۔
مجھے خاندان الیوانس کی شہادت جو مسٹر نارٹن نے لی تھی یاد ہے۔ مین اوسوقت الہ آباد مین تھی۔
اس سے پہلے مین بنارس جا چکی تھی۔ مین اوس شہادت کے وقت خود موجود نہ تھی۔
مینے مہدی حسن سے اونکی غلطی کی نسبت اوسی وقت کہا ہوگا۔ اپنی شادی کے بعد مین
اپنے شوہر کے ساتھ پرتابگڈھ اور رائے بریلی مین چند سال تک رہی۔ پھر ۱۸۸۴ء مین مہدی حسن

اظہار مسز مہدی حسن صاحبہ

حیدرآباد کے اونکے آنے کے تین یا چار مہینے بعد مین بھی آئی - مہدی حسن کی ماں پرتابگڈھ مین تھین
اونکا برتاؤ میرے ساتھ مہدی حسن کی بی بی کی حیثیت مین تھا اور اونکی چچی بھی میرے ساتھ اسی
طرح پیش آتی تھین - مجھسے مہدی حسن کی ماں اور چچی سے رائے بریلی اور پرتابگڈھ مین بھی
ملاقات ہوئی اور وہ میرے ساتھ مثل سابق کے پیش آئین - رائے بریلی اور پرتابگڈھ مین
مہدی حسن کے رشتہ دارون مین سوائے فخرالدین کے والد کے جنہون نے مجھے بحیثیت مہدی حسن
کی بی بی کے میرے ساتھ برتاؤ کیا اور کوئی مرد نہ تھا - حیدر حسین یہان بھی آئے اونہون نے
مجھسے مہدی حسن کی بی بی کی حیثیت مین ملاقات کی - وہ ہماری ملاقات کو آئے تھے رائے بریلی
سے جانے کے قبل مہدی حسن لکھنؤ گئے وہ ایک مہینہ کی رخصت پر گئے تھے اور مین بھی ساتھ تھی -
مجھے خیال ہے کہ واقعہ ۹۶ء کا ہے ہم یہان کلکٹر کے مکان مین ٹھہرے صرف اسی مرتبہ ہم یہان ٹھہرے
تھے یہ مکان عباس بیگ کی کوٹھی کے سامنے اور بہت نزدیک ہے اس زمانہ مین یعنی جب مین کلکٹر
کے گھر مین تھی مین گھر پر ہندوستانی کپڑے پہنا کرتی تھی لیکن جب مین باہر ہوا کھانے نکلتی تھی تو
انگریزی پوشاک پہنتی تھی مین پرتابگڈھ اور رائے بریلی مین ہندوستانی کپڑے پہنا کرتی تھی -
۹ مارچ مین نے لکھنؤ مین اپنی تصویر ہندوستانی لباس مین شادی ہونے کے دو یا تین دن بعد
کھنچوائی - انگریزی لباس مین میری تصویر ایک مرتبہ اور کھنچی گئی اور اوسی مہینہ مین جبکہ مین مہدی حسین
کے ساتھ کلکٹر کے مکان مین ٹھہری تھی (۹۶ء یا ۹۷ء) شبیہ ۱۹ - ۱۹ ل - ب میری ہی تصویر
ہین شبیہ ۲۰ - ۲۰ ل د ب ۹۷ء یا ۹۸ء والی تصویر میری ایسی معلوم ہوتی ہین - تصویرین میرے
پسند نہ تھین لہذا مینے اپنے پاس کوئی نہ رکھی مینے شبیہ ۱۹ والے سلسلہ کی ایک یا دو تصویرین کہ
لی تھین لیکن مجھے نہین معلوم کہ اب کہان ہین - دوستون مین انکو تقسیم کرنے کی مجھے یاد نہین آتی
شبیہ ۱۹ کے سلسلہ والی تصویرین مشکور الدولہ کی کارخانہ مین کھچوائی گئین تھین - مجھے نہین معلوم کہ شبیہ
۲۰ والی تصویر کہان کھینچی گئی جب مین پرتابگڈھ مین تھی تو مین زوجہ باقر حسین سے (جو اب حیدرآباد مین ہین)
زوجہ جعفر حسین سے (جو اس مقدمہ مین گواہ ہین) ہمشیرہ محمد حسین کی سے (اونکی بی بی وہان موجود نہ تھین)
زوجہ قادر بخش مالک ڈاک زوجہ ممتاز علی جو کسی راجہ کی ریاست کے مہتمم کئے گئے ہین -
زوجہ علی بخش اگسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پرتابگڈھ سے ملاقات کی - انہین لیڈیون سے
ملاقات کرنے کی مجھے یاد ہے لیکن انکے علاوہ اور بھی تھین ہم آپس مین آتے جاتے تھے -
بمقام رائے بریلی اشخاص متذکرہ بالا مین سے مجھسے اکثرون سے ملاقات ہوئی - مثلاً زوجہ باقر حسین

اظہار مسز مہدی حسن صاحبہ

ہمشیرہ محمد حسین تروجبہ برادر محمد حسین جنکا نام احمد حسین تہا۔ مجہے اور کسی کی یاد نہین ۔

راجہ رام پال سنگہ سے اور مجہسے پرتاب گڈہ یا رائے بریلی مین ملاقات کبہی نہین ہوئی میری دانست مین وہ پرتاب گڈہ مین ہمارے مکان پر کبہی نہین آئے جب ہم وہان تہے تو مجہے معلوم تہا کہ وہ پرتاب گڈہ کے آنریری مجسٹریٹ تہے ۔مہدی حسن نے کسی سے پرتاب گڈہ یا رائے بریلی مین مجہہ بہ حیثیت اپنی معشوقہ یا بی بی کے پیش نہین کیا اونہون نے مجہسے کسی سے مطلق ملاقات نہین کرائی مین ہندوستانی عورتون کی طرح اون مقامات مین پردہ نشین تہی ۔

جب مین پہلے پہل حیدرآباد مین آئی تو ہم گیلناکس کے مکان مین رہتی تہی جو کنگ کی کوٹہی سے ملا ہوا دوسرا مکان مکرم الدولہ کی جانب ہے ۔

احاطہ مین دو مکان ہین ہم بڑے مکان مین رہتے تہے مین بلا توقف یہ بیان نہین کرسکتی کہ دوسرے قطعہ مین کون رہتا تہا۔ مین کس دوسری شریف عورت کا نام اس مقدمہ مین بیان کرنا نہین چاہتی۔ مین کس مکان مین ڈاکٹر لاڈر کے مکان کے سامنے اور مسٹر ہڈسن کے مکان کے متصل کبہی نہین رہی۔ مین مس گیگنا کس سے واقف تہی وہ مالکہ مکان تہی بن اوسکے ساتہہ اکثر باہر جاتی تہی سکندرآباد اور سالارجنگ کے زمانہ سے تعلق تہا۔ مین بلورم کو کبہی سالارجنگ کے مکان پر نہین گئی مین سالارجنگ کے شہر کے باغ والے مکان مین مختلف اوقات کے کہانون مین شریک ہوا کرتی تہی جسمین سالارجنگ ثانی بذات خود واقف تہی۔ کسی مقام پر مجہسے اور کوئی ناجائز تعلق نہین ہوا۔ مین اونکے کسی مکان یا محل مین کبہی نہین سوئی۔ مین نے مصطفےٰ علی کا اظہار اپنے خلاف پڑہا ہے ہر طرح پر یہ محض غلط ہے مین نے عبدالکریم کا اظہار اپنے خلاف پڑہا ہے یہ بہی بالکل غلط ہے۔ سالارجنگ ثانی میرے شوہر پر بہت عنایت کرتے تہے وہ ہمارے موجودہ مکان مین آیا کرتے تہے مگر مین گنگیا مین والے مکان مین کبہی نہین ۔ ہم مس گیگنا کس کے مکان سے اپنے حال کے مکان مین اوسوقت اوٹہہ آئے جب سر ہائینس اور سر سالارجنگ سب کے سب اوٹی مین تہے سالارجنگ ثانی ہمارے مکان پر غالباً تین چار مرتبہ آئے مجہکو ٹہیک ٹہیک یاد نہین (شتبہ نمبرہ گواہ کو دکہایا گیا) سالارجنگ ثانی ایک مرتبہ ہمارے یہان ڈنر کیواسطے دوسری مرتبہ لنچ کے واسطے آئے اور تیسرے مرتبہ وہ آنے والے تہے مگر آئے نہین ۔بیشک ہمنے اونکے واسطے اہتمام کیا تہا کیونکہ وہ آدمیون کو ساتہہ لایا کرتی تہی جس موقع پر کہ سالارجنگ ثانی آنے والے تہے ہمنے اکثر آدمیون سے اونسے ملنے کو کہا تہا مثلاً سید حسین مسٹر مارٹن بارسٹر ۔ خاندان اربوتہناٹ وغیرہ مجہے یاد نہین کہ سوائے خاندان اربوتہناٹ اور سید حسین کے کوئی اور

آیا یا نہیں ۔

مجھے سنہ یاد نہیں ۔ مجھے خیال نہیں پڑتا کہ خط نمبر ۸ ۔ اسی موقع پر لکھا گیا تھا مگر مجھے یاد نہیں ۔

سوال ۔ کیا تمہیں معلوم ہے کون کون سی مستورات گھر میں ان دونوں موقعوں پر تھیں جب سالار جنگ
تمہارے مکان پہ آگئے تھے اور تیسرے موقعے پر جب وہ آنے والے تھے مگر آسکے نہیں ۔

جواب ۔ خاندان ارتھنا ناٹ ہمارے ساتھ رہنے کو آیا تھا ۔ اور وہ گھر ۔ بہنے کے لئے
تیار کر رکھے تھے ۔ سب میں اوس ورپنج کیواسطے میرے مکان پر آگئے اور اونکو اپنے مکان پر
لے گئے ۔ بچونکہ گرینیل ارتھنا ناٹ کے لئے جلوہ نہ تھی ۔ وہ لوگ میرے ساتھ تمام دن رہے ۔ میں بھول گئی
کہ کون موقع تھا آیا جب سالار جنگ صاحب آسکے یا نہیں آسکے ۔

مجھے یاد نہیں ہے کہ خاندان ارتھنا ناٹ ہر روز آتا کہ نہیں جب سالار جنگ ہمارے یہاں آئے
تھے ۔ جب یہ لوگ سید حسین کے یہاں مقیم تھے تو روز میرے یہاں آیا کرتے تھے میں مصطفی علی کے
نام سے واقف ہوں ۔ مگر میں نے انکو اتنا کم مرتبہ دیکھا ہے کہ اگر اونکو دیکھوں تو پہچان نہ سکوں میری یاد
میں وہ میرے گھر کبھی نہیں آئے ہیں ۔ میں نے اونکا اظہار اپنے خلاف پڑھا ہے جو کچھ اونہوں نے کہا ہے
اوسمیں مطلق راستی نہیں ہے ۔ مجھے یاد ہے جو کچھ اونہوں نے میرے اور بڑے اور چھوٹے آغا کی نسبت
بیان کیا ہے اوسمیں مطلق صدق نہیں ہے کوئی ناجائز تعلق مجھسے بڑے آغا چھوٹے آغا یا مصطفی علی
سے نہیں رہا ۔ میں سید علی بلگرامی سے واقف ہوں وہ میرے یہاں اکثر آئے ہیں ۔ وہ ہمارے مکان
پر ڈنر کے لیے آئے ہیں میں سکندرآباد کلب میں اونکے ساتھ ڈنر کو گئی تھی ۔ میں گولکنڈہ میں اونکے
ایک پکنک کی دعوت میں شریک تھی وہ مجھکو سکندرآباد یا ٹرمیلگری میں مجھے ٹہراتے گئے تھے مجھے
خیال ہے میں نے سید علی بلگرامی کے مکان پر بدرالدین کی بی بی سے ملاقات کی اور اوسیوقت
سید علی کی بی بی سے بھی ملاقات ہوئی تھی ۔ میں خیال کرتی ہوں ۔ بدرالدین اور سید علی بلگرامی [illegible]
رہتیں اور ایک ساتھ ہی رہتے تھے ۔ مسز بدرالدین بہت مرتبہ میرے مکان پر آئی تھیں اور [illegible]
بلگرامی ایک مرتبہ ۔ مجھے خیال ہے کہ میرے انگلینڈ سے واپس آنیکے بعد ایسا ہوا میں نومبر ۸۹ء [illegible]
انگلینڈ سے واپس آئی سید علی بلگرامی بھی اکثر ہماری ملاقات کو اور ہمارے
یہاں کھانا کھانے آئے میں سید حسین بلگرامی سے واقف ہوں ۔ میں اکثر اونکے یہاں کھانا کھانے اور
چاے نوشی کو گئی ہوں ۔ میں نے اون کی بی بی اور لڑکی سے بھی ملاقات کی ہے میں نے سید علی کا اظہار ابھی
نہیں پڑھا ہے یہ بالکل غلط ہے کہ میں سید حسین کے مکان میں سب کے جاتے کے بعد بیٹھی رہی ۔

مین سید حسین کے مکان مین سب کے چلے جانے کے بعد کبھی رہی ہون - مین ڈنر کے بعد اکثر ایک کمرہ
مین جسمین بستر بچھا رہتا تھا سید حسین کے مکان مین گئی ہون مگر مین اور مردونکے ساتھ گئی ہونگی یعنی دیگر
مستورات کے ساتھ جنہون نے میرے ساتھ کھانا کھایا تھا یہ اوسوقت کی بات ہے جب ہم سید حسین
کی بی بی اور لڑکیون سے ملاقات کو جنکے کمرے مین بستر بچھے تھے گئے تھے - یہ بالکل غلط ہے کہ میرے حیدرآباد
مین آنے کے زمانہ سے سید حسین سے میرا کوئی ناجایز تعلق رہا ہے - مین سید حسین کے مکان کے کسی
ایسے کمرہ مین تنہا کبھی نہین رہی جسمین بستر بچھا ہوا تھا - مجھے یاد نہین ہے کہ مین کبھی مہمانون کے چلے جانے
کے بعد کسی ایسے کمرے مین تنہا گئی ہون جسمین بستر رہا ہو - مین جعفر حسین سے واقف ہون - کسی وقت
اور کسی مقام پر کوئی ناجایز تعلق مجھسے اور اونسے کبھی نہین رہا - محمد قادر کا اظہار جعفر حسین اور اپنی بابت
جینے سنا ہے وہ غلط ہے - جعفر حسین میرے مکان پر بد تر اعتراض کے لئے کبھی نہین
آئے - مجھے یاد نہین ہے کہ کسی بڑے کمرے مین جعفر حسین اور مجھسے ملاقات ہوئی ہو یہ دروازہ
داخلہ پر اوس نقشہ مین جو مجھے دکھایا جاتا ہے + نشان بنائے دیتی ہون مینے پمفلٹ مشتبہ اے جسکی ایک
پرت ہے پڑھا ہے - میری نسبت جو بیانات اوسمین ہین بالکل غلط ہین میرا کوئی ناجایز تعلق مشکور الدولہ
میر مرزا میر تقی حسین قاسم حسین پرنس سلیمان قدر اوین یا مارگن جونسن سے نہین رہا مین انمین سے
کسی شخص سے سوائے امیر مرزا کی واقف نہین ہون -

بجواب سوالات جرح - میری پیدایش کا دن جہانتک مجھے یاد ہے ۳ جون ہے - مجھے معلوم
نہین مجھسے کسنے کہا مجھے یہ صاف صاف یاد نہین کہ میری مان نے مجھسے کہا یا میرے باپ نے -
مجھے یاد نہین کہ میرے روز پیدایش کی یادگار مین کبھی تحفے - دعا - یا مبارکباد کبھی گئی ہو جب
مین لڑکی تہی اکثر مجھسے یہ کہا گیا کہ مین غدر مین پیدا ہوئی میرے باپ میری مان یا مسز ہاجز نے
مجھسے بیان کیا ہے اور اوس لئے مین اپنی عمر دوسرے جون مین ۴۲ سال مقرر کرتی ہون غالبًا میری
مان نے مجھسے بیان کیا کہ مین غدر مین پیدا ہوئی تہی مگر صاف صاف مجھے یاد نہین مجھے اپنی مان کا
کرسچن نام یاد نہین ہے ایلا نیرا میرا کرسچن نام نہین ہے بلکہ ایلن ہے - مجھے لوگ ہمیشہ سے ایلن کے
نام سے جانتے ہین مین خیال کرتی ہون کہ میری مان نے مجھسے کہا میرے والدین دونون سچے آدمی تھے
اغلب نہین ہے کہ اونہون نے کسی سرکاری افسر سے کسی عمر یا نام کی نسبت غلط بیانی کی ہو - اگر اونہون
نے [illegible] مین یہ بیان کیا کہ مین [illegible] مین تیسری جون کو پیدا ہوئی اور میرے کرسچن نام گرٹروڈ ایلانرا
رکہا تھے تو غالبًا یہ صحیح ہے - میرے نام کا شروع حرف ای - تہا مجھے نہین معلوم کہ کسی لفظ کیواسطے

تھا۔ شاید یہ لفظ ایلن کے واسطے ہو اگر میرے والدین میرے نام کے پیچھے میکائیل لکھتے ہین تو یہ غالبًا
غلط نہین ہے۔ اگرچہ میرے باپ اور مان نے اپنا اپنا نام میکائیل اور ایلزا بتایا ہے تو غالبًا یہ نادرست
نہین ہے میری مان کی قبر کا [illegible] ایک پتھر لگا ہے اسپر ایک کتبہ تھا مگر اب وہ مٹ گیا چند روز
ہوئے مین اوسکو دیکھنے گئی تھی مگر کوئی حرف سمجھ نہ سکی جب میری شادی ہونے والی تھی تو مجھے
مہندی حسن کو اپنی عمر بتانا یاد نہین پڑتا اغلب یہ ہے کہ مینے اپنی عمر بتائی ہو مہندی حسن نے
اصل مین میری عمر نکاحنامہ مین لکھی تھی۔ جب اونہون نے اوسکو لکھا تو میری عمر ۱۷ سال کی
خیال کی ہوگی مینے کبھی اشارۃً نہین کہا کہ میرا باپ کپتان تھا۔ مہندی حسن سے مین نے کبھی نہین کہا کہ وہ
کپتان تھا مینے شاید اعزازی کپتان ہونا بتایا ہو۔ تھوڑے عرصہ تک مجھے یقین تھا کہ وہ اعزازی کپتان
تھے۔ اونکی موت کے بعد مجھے اسکا یقین نہوا۔ اونکے حین حیات نہ تو اسکا خیال کیا اور نہ اونکی
نسبت کچھ جانا۔ مجھے کچھ یون سا خیال تھا کہ وہ اعزازی کپتان تھے۔ انہون نے اپنے کو کپتان
کبھی نہین بتایا۔ اونکی ملاقات کا کوئی کارڈ مینے نہین دیکھا کیونکہ وہ کہین جایا نہین کرتے تھے۔
مجھے یقین تھا کہ وہ اعزازی کپتان تھے کیونکہ مسز ہاجز نے مجھسے بیان کیا انبالہ مین اونکی تجہیز و تکفین جنگی طور
سے بڑے دھوم دھام سے ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ مین نے یہ خیال خاندان ایوانس سے پایا کب
یہ خیال اون لوگون کے لکھنے سے پیدا ہوا اسکی نسبت مجھے بالکل خیال نہین۔ مہندی حسن کو بھی
یہ خیال خاندان ایوانس سے پیدا ہوا ہوگا۔ یہ بھی خیال اونکو سنکر پیدا ہوا ہوگا کہ میرے چچا جان
ڈانلی فوج مدراس مین سرجن جنرل تھے۔ مینے یہ کہین سنا ہے یا لکھا دیکھا ہے مینے اور اونہونے بھی
اس مقدمہ کے شروع ہونے کے قبل اپنے باپ کے انکار کے نسبت بحث نہین کی۔ اس معاملہ
مین مہندی حسن کی شہادت سے مین پابند نہین ہو سکتی مجھے خیال ہے کہ اونہون نے غلطی کی مینے
اپنے باپ کے نام کے خطوط جب وہ ایرلینڈ مین تھے کپتان ڈانلی کے نام سے دیکھے ہین۔ وہ [illegible]
مین کلرک کے غریب آدمی اونکو کپتان کہکر پکارا کرتے تھے مین نے وہ خطوط اونکے مرنے کے قبل اور بعد دونون
دیکھے ہونگے مین نے وہ خطوط پھاڑ ڈالے اور اب میرے پاس کوئی نہین ہے غالبًا درخواست کے
وہ خطوط۔ مجھے اپنی زندگی مین دے تھے اور مجھسے جواب لکھنے کو اپنی جانب سے کہا تھا نامہ مین
اونکے جانب سے جواب دیا کرتی تھی۔

میری ماں لکھ سکتی تھی مگر اوسکے مرنے کے بعد میرے باپ مجھسے جوابات لکھواتے کے بجائے خود لکھا
کرتے تھے [illegible] سے لیکر [illegible] تک مجھسے خط لکھنے کو کہا کرتے تھے اور وہ بھی [illegible] جب مین اونکے ساتھ

کہ ہم وہان گئے تھے ۱۸۶۱ء مین خاندان ایوانس کے ساتھ لکھنؤ مین رہی میری دانست مین ایوانس
اور انکی بی بی یورپین تھین مین یقین کرتی ہون وہ یورپین ہین مینے ۱۸۹۲ء مین اونکو الہ آباد مین دیکھا -
کلیہ میرا خیال یہ ہے کہ ایوانس یورپین ہین ۱۸۶۱ء مین جان مجھے لکھنؤ کے اسکول مین چھوڑ کر - الہ آباد گئی
تب مری مان میری دانست مین آتا نہ تھی مسز ایوانس کو مینے الہ آباد مین کمیشن کے روبرو شہادت
ہوجانے سے قبل نہین دیکھا - مینے مسز ایوانس کی شہادت کی نسبت خیال کرتی ہون کہ وہ [illegible] الہ آباد گئی جہان
مسز ڈانلی ایک بیمار کی تیمارداری کے لیے بلائی گئی تھی اوسکی تردید کرنے کو طیار نہین ہون مگر [illegible]
[illegible] شامل ہون تو یہ غلط ہے کیونکہ مین تھی نہین گئی تھی [illegible] مقدمہ کے شروع ہونے سے قبل کبھی نہین دیکھا
کہ مین جس اسکول مین لکھنؤ مین پڑھتی تھی وہ کرنیل ایسٹ کے اسکول کے نام سے موسوم تھا -
مین اسکول مین ۱۸۶۵ء مین گئی ۱۸۶۴ء مین نہین گئی اسکول مین بیس تیس بورڈر تھے اور میری
یاد مین اسی قدر دن کے پڑھنے والے بھی تھے - مجھے معلوم نہین کہ میرے وقت مین اسکول کا
پرنسپل یا مہتمم کون تھا - مینے ایک کرنل بارد کی نسبت سنا ہے مجھے معلوم نہین کہ بڑے صاحب
منیجر تھے یا کہ کرنل ہیرواڈ وہ کو چیف کمشنر تھے - مجھے نہین معلوم مگر خیال کرتی ہون کہ میرا مدرسہ لکھنؤ
گرلس اسکول کے نام سے موسوم تھا - میری دانست مین میری ما مدرسہ تھین استانی نہ تھی مین قسم
نہین کھاون گی کہ وہ نہ تھی - مین اور کسی مسز ڈانلی کو سواے اپنی ما کے نہین جانتی جو لکھنؤ گرلس اسکول کی
اوستانی ۱۸۶۱ء مین تھی (انتخاب پیراگراف ۶ و ۷ کا صفحہ ۷ نقشہ ۱۰ سے گواہ کو سنایا گیا) مین
اقبال یا انکار کرنے کیواسطے طیار نہین ہون کہ مسز ڈانلی جنکا حوالہ ان فقرون مین ہے میری ما تھی میرا
یہ اظہار ہے کہ وہ شاید میری ما ہی ہوگی وہ درحقیقت مدرسہ مین تھی وہ پڑھایا کرتی تھی مگر مجھے نہین
معلوم کہ وہ کیا پڑھایا کرتی تھی کیونکہ مین اوسکے درجہ مین نہ تھی وہان چار درجے تھے جنکی تعلیم کے
علحدہ علحدہ قواعد تھے اور ہر ایک نگران مسز کلاکمن - میری ما - اور ایک دوسری عورت جسکا نام
مین بھول گئی علحدہ علحدہ تھین - مجھے یاد نہین کہ میری ما کونسا درجہ پڑھاتی تھی ہم کو صرف جغرافیہ
تواریخ موسیقی نقشہ کشی وغیرہ سکھایا جاتا تھا - میرے چند دوست مدرسہ مین تھے جنکو مین بہت پسند کرتی
تھی ایک لڑکی راکٹ نامے جسکا نام کرسچن لوسیا نام تھا میری دانست مین میری دوست تھی -
راکٹ کے نام کی تین بہنین مدرسہ مین تھین اور کوئی میرے دوست نہ تھے ایک دن کی
پڑھنے والی لڑکی جسکا نام ڈالی جوہانس تھا یاد ہے جو جواہرات سے لدی رہتی تھی [illegible] اسی [illegible]
پر اوسکی یاد پڑتی ہے ڈالی جوہانس وہی ہوگی جسکا کرسچن نام جوہانس تھا - صرف یہی لڑکیان ہین

جنکا نام مجھے یاد ہے مجھے مدرسہ مین کتاب مقدس پڑھنا یا اسمین امتحان دینا یاد نہین آیا (انتخاب صفحہ ۱
مشتبہ ۸ ہے پڑہکر گواہ کو سنایا گیا) ۱۸۶۶ء مین میری عمر ۶ برس تھی - مین نہین فرض کر سکتی کہ ۶ برس
کی عمر مین بچے او ۲ حصص سیمویل اور ایکٹس آف پاسلس مین سو نمبرون مین سے ۶۹ پائے ہون سوا
میرے اور کوئی گرٹرود ڈانلی مدرسہ مین نہ تہی مین سواے اپنے اور کسی گرٹرود ڈانلی سے لکھنو مین
واقف نہین ہون - میرے اور کوئی چچا زاد بہن اس نام کی نہ تہی جس مدرسے مین پڑہتی تہی وہان
صرف ایک ہی مسنز ڈانلی تہی اور وہ میری ماں تہی - میرا خیال ہے کہ مین گرامر مین بہت خراب تہی -
مین ہمیشہ سے ایسی ہی تھی مینے سواے ایک کے اور کوئی انعام اسکول مین نہین پایا اور وہ موسیقی
مین تہا - مجھے کوئی شک نہین کہ مشتبہ ۸۱۱ اوسی مدرسے کی رپورٹ ہے جسمین مین تھی - مجھے یاد نہین
کہ مین انگریزی گرامر مین اسکول کے اول درجہ مین تہی مین قسم نہین کہا سکتی کہ مین نہ تہی (صفحات ۱۰ و ۱۱
مشتبہ ۸۱ گواہ کو پڑہکر سنایا گیا) مین اقبال کرتی ہون یہ رپورٹ صحیح ہے اور یہ میری ہی نسبت ہے
مگر مین اسکا اقبال نہین کرونگی جن نمبرون کا پانا میری طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ صحیح ہے مین
حلف اوٹھانے پر طیار ہون کہ یہ غلط ہے مینے وہ اچھے نمبر پائے جنکا پانا رپورٹ مین فرض کیا گیا ہے
۸۲ نمبر ۵۰ مین سے انگریزی گرامر مین کبھی نہین پائے مین حلف نہین اوٹھا سکتی کہ صفحہ ۱۰ مشتبہ ۸۱ کا بیان
یعنے "انگریزی گرامر مین اول درجہ نے بڑی کامیابی سے امتحان پاس کیا بہت سے کاغذات جواب نہایت
صفائی سے لکھے گئے کسی کسی مین املا ناقص تہا درجہ کی ہر ایک لڑکی نے کل سوالات کے جوابات دئیے
جولیا رکٹس کا نام فہرست مین ۴۲ نمبر حاصل کرکے اول ہے اور اوسکے قدم بقدم سلویا پاؤنڈس جینے
۴۱ نمبر اور گرٹرود ڈانلی جسنے ۴۰ نمبر حاصل کئے ہین آئین ہین" غلط ہے جہانتک مجھے یاد ہے میرے
ہم مکتب کوئی لڑکی میری انگلسٹیڈ طباسے نہ تہی - اگر وہ حلفیہ بیان کرتی ہے اور اس رپوٹ مین بہی ہے
تو مین حلفیہ نہین کہہ سکتی ہون کہ یہ غلط ہین بیشک وہ بیان ہونگی مگر مین نہین خیال کرتا ہون کہ بورڈرتی
مین اب بہی یقین کرتی ہون کہ اوسوقت میری عمر ۶ برس کی تہی جب مین مدرسہ مین وہ عجائبات کیا کرتی
تہی جنکا کیا جانا مشتبہ ڈبلیو ڈ (د) مین بیان ہوا ہے جن سے حلفًا مین انکار نہین کرتی اور اقبال بہی نہین کرتی
مجھے معلوم نہین کہ میرا اسکول آخر مین مارٹیمر گرلس اسکول مین ملا دیا گیا تہا - مین مارٹیمر گرلس اسکول
سے واقف نہین ہون وہ ایک بڑے مکان کے بالاخانہ کی عمارت مین تہا مگر دریا کے کنارے
واقع نہ تہا میرے مدرسہ مین شاید کوئی بیکار چیزین رکہنے کا کمرہ ہو مگر مجھے اوسکے وجود کی خبر
نہین ہے مجھے کسی ایسے تاریک کمرہ مین جانے کی یاد نہین ہے جسمین جلتے ہوئے اور لڑکیان

کرتی تہین - مین چادر اوڑھ کر ہندوستانی لڑکیون کی وضع مین گہومنے کی شایق نہ تہی مین نے مدرسہ سے
سنہ ۱۸۶۷ یا شروع سنہ ۱۸۶۸ مین قطع تعلق کیا میری مانے مجہسے پہلے اسکول سے قطع تعلق نہین کیا -
ہم دونون نے مدرسہ ساتھہ ہی چہوڑا اور اوس مکان مین رہنے لگے جسکا کچہ حصہ ہمارے
پاس کرایہ پر تہا اور کچہ حصہ خاندان ایولنس کے پاس - وہ پیلس گیٹ کے قریب اور چہتر منزل والی
سڑک پر تہا وہ ایک اوپر کے زینہ کا مکان تہا ہمنے اوپر والا حصہ کرایہ پر لیا تہا مگر مجہے یاد نہین کہ وہ
مکان ایک گوشہ پر واقع تہا مین نقشہ ۲۶ نہین پہچان سکتی - مسز باجز اوس نصف قطعہ کا جو ہمارے
پاس تہا ہماری جانب سے کرایہ دیتی تہین اور جب تک ہم رہے برابر دیا کین - مجہے معلوم نہین
کہ میری ماکی حیثیت کرایہ ادا کرنے کی تہی یا نہین میری ماکا اوسوقت کہین کوئی سلسلہ نہ تہا - مسز باجز کی
ذاتی ذرایعہ آمد تہے لیکن مجہے نہین معلوم کہ کیا تہے - مکان کا کرایہ مجہے معلوم نہین مسز باجز کی آمدنی
کا ذریعہ مجہے معلوم نہین مجہے بعد کو معلوم ہوا کہ اونکا خاوند کچہ روپیہ چہوڑ مرا تہا مین نہین کہہ سکتی کہ وہ
سنہ ۱۸۶۰ مین مر چکا تہا سنہ ۱۸۶۱ مین وہ یقیناً مر چکا تہا وہ راجہ کپورتہلہ کے یہان مجسٹریٹ تہا اور ۸ سو روپیہ ماہوار
تنخواہ پاتا تہا - مسز باجز نے مجہسے اسی طرح بیان کیا مین نے کبہی مسٹر باجز کو روپیہ بہیجتے نہین دیکہا -
اور اس سے میرا خیال ہے کہ وہ وفات پا چکا تہا مینے مسٹر باجز کو کبہی نہین دیکہا مینے اسکی شادی اپنی
بہن کے ساتھہ ہوتے نہین دیکہی مگر مجہے معلوم ہے کہ اونکی شادی ہوئی تہی - مجہے یقین ہے کہ اونکی
شادی کپورتہلہ مین ہوئی تہی مگر یہ نہین معلوم کہ کب ہوئی تب وہ ہمیشہ پنجابی (ہندوستانی) پوشاک
پہنتی تہی مینے کبہی نہین سنا کہ وہ شوقین مزاج چلبلی تہی یا یہہ کہ وہ بدنام عورت تہی - مینے کبہی اسکا ذکر اشارتاً بہی
قبل شروعات مقدمہ ہذا کے نہین سنا - مین محمد حسین کے ساتھہ ہمیشہ اچہے تعلقات سے رہی
ہون مینے اونسے کبہی نہین کہا اور اونہون نے مجہسے قبل شروع ہونے اس مقدمہ کے کبہی بیان نہین
کیا کہ وہ بدنام عورت تہی (نقشہ ۱۲ و ۲۱ - ان گواہ کو دکہائے گئے) مین حلفیہ نہین بیان کر سکتی کہ یہ
عکسی تصویرین میری بہن کی ہین یا نہین جب مین اوسے جانتی تہی اوسوقت کی شباہت سے
نہین ملتین مسز باجز پنجابی پوشاک پہنا کرتی تہی کیونکہ مین خیال کرتی ہون وہ بہت سے ہندوستانیون مین
رہا کرتی تہی - اوسکی ساس ایک ہندوستانی شریف زادی تہی - اب بہی وہ ایسی ہی پوشاک پہنتی ہے
لفظ "اب" سے میرا یہ مطلب کہ آخر مرتبہ جب مینے اوسکو دیکہا مین نے سنا ہے کہ اوسنے انتقال کیا -
مین نے صرف یہ امر عدالت ہی مین سنا ہے کہ اوسنے انتقال کیا ہے - مین نے ایک مدت سے
یعنی تہوڑے عرصہ سے اوس سے خط کتابت نہین کی ہے مین نے اوسکو علی التواتر خط نہین

جب سے مین اول مرتبہ حیدرآباد مین آئی ہون مینے اوسکو سنہ [illegible] سے خط نہین لکھا ہے
مین نے اوسکو آخری مرتبہ خط الہ آباد سے لکھا تھا۔

جب کمیشن جاری تھا خط بھیجا تھا سے اوسکا خط نہین ملا مجھے یاد نہین کہ مینے کس مقام سے اوسکو خط لکھا تھا
مین نے ستمبر مین خط لکھا تھا مگر اب تک کوئی جواب نہین ملا میرے ہمارے خط وکتابت کے جاری نہ رکھنے
کی کوئی وجہ نہ تھی ہم حال ہی مین علحدہ ہوگئے ہین مینے اسوجہ سے خط وکتابت مسدود نہین کی
کہ وہ بدچلن عورت تھی۔ اوسکا لڑکا مجھے یقین ہے کہ کسی ہندوستانی ٹھیکہ دار کے پاس نوکر ہے
اوسکے ذریعہ سے مینے مسز باجز کو آخری ستمبر مین خط لکھا مینے نہین سنا کہ اوسکا لڑکا کپورتھلہ کا راجہ ہے
مینے سنہ ۱۸۸۲ع مین آخری مرتبہ حیدرآباد آنے سے قبل خط لکھا تھا۔ اوسکا نام کرسچن ایڈورڈ ہے۔
وہ اوسوقت مسز باجز اور میرے ساتھ انبالہ مین سنہ ۱۸۸۳ع مین تھا۔ شاید مہدی حسن نے سنا ہو
کہ مسز باجز بدچلن عورت ہے مگر اونہون نے مجھسے شاید لحاظ کے خیال سے نہ کہا ہو۔ جب
مہدی حسن نے ایک مہینہ کی رخصت سنہ ۱۸۸۲ع مین لی تو اونہون نے مجھے مسز باجز کے یہان
رہنے کی لکھنؤ مین اجازت نہین دی باجز نے مجھے لکھا تھا اور ہمارے اپنے پاس آکر رہنے کے لئے طلب
کیا تھا میری خواہش جانے کی تھی وہ لکھنؤ مین تھے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ رنڈی تھی مہدی حسن نے
بھیجنے سے یہ کہکر انکار کیا کہ اور کسی کے ساتھ جاکر رہنے مین دقت ہوگی جب ہم لکھنؤ گئے
تو اوس موقعہ پر مسز باجز سے ملاقات کرنے مین گئی تھی وہ اوسی پرانے گانون والے مکان رہتی تھی۔

۱۰ مارچ۔ سرجن جنرل جان ڈانلی میرے چچا تھے۔ وہ سرجن جنرل فوج کے تھے نہ کہ
کل احاطہ مدراس کے۔ مینے اخبارون مین پڑھا تھا کہ جب وہ مستوفی ہوگئے تو سرجن جنرل تھے۔
مینے نہ کبھی اونکو دیکھا ہے اور نہ کبھی خط لکھا ہے مجھے نہین معلوم کہ اوسوقت کتنے سرجن جنرل مدراس
فوج مین تھے۔ مسز باجز راجہ کپورتھلہ کے یہان کو جانا نہین تھا مجھے نہین معلوم کہ وہ مجسٹریٹ تھا مگر
مسز باجز نے مجھسے صاف صاف کہدیا تھا کہ وہ مجسٹریٹ تھے کسی شخص نے مجھسے مع اونکی لڑکی کے
اس کی نسبت خط کتابت نہین کی کہ مسز باجز نے وفات پائی سوا جو کچھ مین نے عدالت مین سنا ہے اسکے
علاوہ کوئی وجہ مجھے یقین کرنے کی نہین ہے کہ میری بہن نے وفات پائی مینے اوس سے ملنے کی
کوشش اوسوقت سے نہین کی جبکہ مین نے آخری مرتبہ الہ آباد سے اوسکو خط لکھا تھا۔
مین نے کوئی کوشش اوسوقت سے اس امر کے دریافت کی نہین کی کہ آیا اوس نے
وفات پائی یا نہین یا یہ کہ اوسکو مقدمہ ہذا مین شہادت مین طلب کرون مجھے یاد ہے کہ مجھہ سے مہدی حسین

بھی اس مقدمہ مین اوسکو شہادت کے لیے طلب کرنے کی نسبت کوئی گفتگو نہین کی مسٹر باجر کیک
بیٹی تھی مسنر باجر کی کپور تھلہ مین شادی ہوئی تھی مجھے نہین معلوم کہ وہ زندہ ہے یا نہین اور نہ مین اور
محمد حسین نے دریافت حال کی کوشش کی کہ وہ زندہ ہے کہ نہین مجھے نہین معلوم کہ مسنر باجر
مفلسی کی حالت مین ہین اوسکا کرشچن نام کوسی تھا مینے زر نقد سے اونکی امداد کی ہے مگر نہین معلوم
اوسکے پاس مینے آخر مرتبہ کب روپیہ بھیجا مین نہین خیال کرتی کہ ۱۸۹۱ع مین جب مینے اونکو خط لکھا تو
روپیہ بھیجا تھا۔ مجھے نہین معلوم کہ ۱۸۶۳ع مین اوسکے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا اونہون نے مجھسے
کہا اور نہ مجھکو لکھا۔ مین علی بخش حیدرآبادی منجم سے واقف نہین ہون اوسکی نسبت مین نے
سنا نہین ہے مینے حیدرآباد مین کسی منجم سے مشورہ نہین لیا مگر محمد حسین نے مجھسے کہا کہ اونہون
نے لیا ہوگا مجھے نہین معلوم کہ اونہون نے علی بخش سے مشورہ کیا ہے ۱۸۶۳ع مین مسنر باجر بالکل
معزز عورت تھی جہانتک مجھے یاد ہے محمد حسین نے اوسکے یہان ہمارے قیام کی نسبت اوسکی
چال چلن کی بنا پر اعتراض نہین کیا محمد حسین نے اوسکے یہان جاکر میری ملاقات کرنے پر اعتراض
نہین کیا مینے اوس سے ملاقات کی اوسکے ساتھ کھانا کھایا مگر وہ کلکٹر والے مکان مین ہماری
ملاقات کو نہین آئی مہدی حسن نے ہمارے قیام کرنے تک اوس موقع پر اون سے ملاقات نہین
کی اور اونکے مکان پر نہین گئے اون سے احتراز کرنے کا باعث اونہون نے مجھے نہین بتایا۔
مین نہین کہہ سکتی کہ وہ میرے مکان پر کیون نہین آئے جہانتک مجھے معلوم ہے محمد حسین اور مسنر باجر مین
کوئی تنازعہ نہین تھا میری دانست مین محمد حسین کو معلوم تھا کہ مین نے مسنر باجر سے ملاقات کی مینے
کسی طرح بھیس و اخفا نہین کیا۔ مجھے قریب قریب یقین ہے کہ جب ہم لکھنؤ گئے تو محمد حسین نے اونسے
ملاقات نہین کی مجھے معلوم ہے کہ خاندان ایوانس نے میرے اس بیان کی تائید نہین کی ہے۔ کہ
۱۸۶۳ع مین ہم دونون اوسکے ساتھ ایک ہی مکان مین رہے مجھے نہین معلوم کہ اونہون نے کیون
میرے بیان کے موافق نہین بیان کیا۔ مینے ۱۸۶۹ع مین مسٹر اور مسنر ایوانس کو دیکھا۔ مسنر ایوانس
نے اون کمرون کیطرف میری ملے سے زبانی اشارہ کر دیا تھا جنکی نسبت اوسنے ۱۸۶۹ع مین بمقام لکھنؤ
ہدایت کی تھی ۱۸۶۳ع اور ۱۸۶۹ع دونون مین مینے خاندان ایوانس کو لکھنؤ مین دیکھا ایوانس کا یہ اظہار
(مورخہ ۵- اکتوبر ۱۸۹۲ع) کہ اونسے اور مجھسے ۱۸۶۳ع اور ۱۸۶۴ع کے درمیان ملاقات نہین ہوئی
غلط ہے اور اونکا یہ اظہار (ساتوین نومبر ۱۸۹۲ع) کہ مجھے نہین معلوم کہ ۱۸۶۹ع و ۱۸۷۳ع کے درمیان
کہان تھے غلط ہے مسٹر ایوانس کا بیان ۷ نومبر ۱۸۹۲ع دکہ مجھکو اوس نے ۱۸۶۳ع کے درمیان

نہین دیکہا دوہی غلط ہے مین نے خاندان ایوانس کو الہ آباد مین دیکہا تھا جب اونہون نے اپنا
پہلا بیان لکہوادیا تہا اور تب بہی دیکہا جب اونہون نے اپنے دوسرے بیان لکہوائے تہے اوس موقع
پر جبکہ اونہون نے یہ دوسرا بیان لکہوایا مسٹر لنکن میرے ساتہہ ہی ایک ہی ہوٹل مین ٹہرے تہے۔
اونہون نے مجہکو اور محمد حسین دونون کو دیکہا تہا اور ہم سے باتین کی تہین خاندان ایوانس کے شہادت
کے قبل مجہسے اور مسٹر لنکن سے ملاقات نہین ہوئی تہی وہ الہ آباد کو یا تو اوسیدن آئین یا ایکدن
قبل جبکہ خاندان ایوانس کا اظہار ہوا تہا شاید میرے شوہر سے ملاقات ہوئی ہو اونسے اور مسٹر لنکن
سے اوس موقع کے قبل گفتگو ہوئی تہی جب عدالت نے مسٹر نارٹن پر حملے کے بعد اجلاس کیا۔
مین مسٹر کیوراس سے یہان آنے کے پیشتر واقف نہین تہی مجہے یاد نہین پڑتا کہ اونکو
مین نے کبہی اس سے پیشتر دیکہا تہا لکہنؤ مین اون سے واقف نہ تہی یہ شاید صحیح ہو کہ وہ مجہسے واقف
تہے گو مین اونکو نہین جانتی تہی مین اونکی نسبت کچہ نہین جانتی لہذا یہ بہی نہین کہ سکتی کہ آیا وہ سچے آدمی
ہین یہ بیان غلط ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتہہ لکہنؤ سے پنجاب کو گئی ۱۸۶۹ع کے بعد گئی اور
۱۸۷۲ع تک واپس نہین آئی اگر کیوراس اس واقع کے صحیح ہونے کے لئے حلف اوٹہاتے ہین
تو مین بہی حلف اوٹہانے کے لئے طیار ہون یہ غلط ہے مین کسی مکان مین محلہ خیالی گنج مین کبہی نہین رہی تہا
اور نہ ڈوبائس کے مکان مین جہانتک مجہے یاد ہے لکہنؤ مین مسٹر ڈوبائس کا نام اون دنون مین نے نہین
سنا اور نہ لکہنؤ مین کسی ایسے مکان سے واقف تہی جو کہ اوسکے نام سے واقف ہوتا اپنے علم مین
مین کسی ایسے مکان مین نہین رہی جو نگسٹر کے نام سے مشہور ہو تانیل گیٹ کے قریب والا مکان
جہانتک مجہے معلوم ہے نگسٹر کا مکان نہین کہلاتا اگر کیوراس حلف اوٹہاتے ہین کہ سوا ہمارے
کوئی خاندان نہ تہا جو نیل دروازے مین رہتا تہا تو وہ غلطی پر ہونگے نیل دروازہ مین ہم صرف
ایک مکان مین رہتے تہے اور اوس مکان کے ہی ایک حصہ مین جو کمرے ہمنے ۱۸۶۹ع مین لئے
وہ شاید مسٹر ڈوبائس کے مکان مین ہون جہانتک مجہے علم ہے ۱۸۶۹ع مین ایوانس کا خاندان
موتی محل مین رہتا تہا ۱۸۶۹ع مین ہم کیوراس کے خاندان کے ساتہہ نہین ٹہرے کیونکہ میرے باپ
آنے والے تہے جس مکان مین ہمنے کمرے لئے تہے اوسمین ایک بڑا پہاٹک تہا اور مجہے یاد نہین
کہ اسکے ہر طرف کمرے تہے یا نہین کوٹہے پر کے کمرے ہمارے پاس تہے لیکن مین کہہ نہین سکتی
کہ اس مکان کو کسیطرح مین داخل ہوتے وقت چہوڑ جاتی تہی۔ (مثبتہ ۲۹ گواہ کو دکہایا گیا) مین نہین پہچان
سکتی یہ فوٹو اوسی مکان کا ہے جسمین ہمنے کمرے لئے تہے میری مان نے جون ۱۸۶۹ع مین وفات

پائی اور میرے چچا کا انتقال اپریل یا مئی ۱۸۶۹ء مین ہوا مجھے خیال ہے کہ مئی ۱۸۶۹ء کا واقعہ ہے
اونہون نے بارہ بنکی یا نواب گنج مین وفات پائی میرے والد ایرلینڈ سے ۱۸۶۸ء مین واپس آئے
مین خیال کرتی ہون کہ وہ کلکتہ مین جہاز سے اوترے کلکتہ سے جالندہر تک یا تو کسیقدر فاصلہ تک
یا بالکل ریل پر گئے ہونگے مجھے نہین معلوم کہ کلکتہ سے جالندہر کو جاتے ہوئے آدمی کو لکھنو یا کانپور
ہوکر جانا ہوتا تھا اپنے باپ کے ساتھ مارچ ۱۸۶۹ء تک ہم لوگ رہے میرا خیال ہے کہ ہملوگون نے
قریب سال بہر کے قیام کیا تھا مجھے نہین معلوم کہ ہم کتنے عرصہ تک وہان جالندہر سے لکھنو تک کے سفر
مین ہم کانپور مین ٹہرے جالندہر سے کانپور تک آنے مین مان کے وفات کے بعد جالندہر
کو واپس جانے مین قریب ۲ مہینہ کے گذرے غالبًا جالندہر سے مارچ کے مہینہ مین ہم روانہ ہوئے
تھے لودہیانہ مین ۲۰ روز تک ٹہرے اور اپریل کے اختتام یا مئی کے شروع مین کانپور آگئے
تھے ہم کانپور مین کسی کو نہین جانتے تھے ہمارے خاندان مین اوسوقت میری مان میرے باپ اور
بہن تھی میرا خیال ہے کہ ہمارے مخالفین کے رشوت دینے سے لاکلن کو ترغیب ہوئی کہ
اوس نے اگر عدالت مین یہ سب بیانات غلط لکھوائے جہانتک مجھے یاد ہے لاکلن کو
یہان دیکھنے کے قبل مین نے نہین دیکھا میرے چچا ٹامس اور جان ڈانلی جہانتک مجھے علم ہے لکھنو مین نہین
آئے تھے کبھی وہان نہین رہے مجھے یہ نہین معلوم لاکلن کو اونکا عیسائی نام کہان سے معلوم ہوگیا یا یہ کہ میرے
چچا بھی تھے میری مان کے وفات کے قبل ہم لوگ کانپور سے لکھنو کو گئے مین نے سنا ہے کہ میرے
ایک بھائی بھی تھا جو بچپن ہی مین مرگیا مجھے ایسے بھائی کے ہونے کا علم نہین ہے جو لڑکپن کی حالت
تک پہونچا ہو مجھے کسی ایسے بھائی کا علم نہین ہے جو اب زندہ ہو میری مان نے مجھسے کبھی نہین
بیان کیا کہ میرے کوئی بھائی تھا نہ مسز ہاجز نے مجھسے کہا تھا مین حلف نہین اوٹھا سکتی کہ مسز ہاجز نے
مجھسے یہ نہین کہا کہ وہ ریاست کپورتھلہ مین کپتان کے عہدہ پر ملازم ہے شاید اوسنے مجھسے کہا ہو
مجھے یاد نہین رہی — مین نے اوسے کبھی نہین دیکھا اور نہ اوسکو ڈہونڈنے کی کوشش کی ہم مین
کبھی نہین تنازعہ ہوا مین نہین جانتی لاکلن نے میرے بھائی کا کیونکر ذکر کیا میرے ایک بہن ہے جسکا
نام مسز بیجگس ہے کشمیر مین رہتی ہے وہ میری بڑی بہن ہے کچھ عرصہ سے یعنی اخیر دس برسون سے
وہ کشمیر مین رہتی ہے مجھے نہین معلوم کہ وہ اس سے پہلے کبھی کشمیر مین رہی تھی میرا خیال ہے کہ وہ ۱۸۶۹ء
مین پیرس مین تھی مگر مین سنہ اور تاریخ کی نسبت حلف [illegible] اوٹھا سکتی مین [illegible]
سے حلف اوٹھا سکتی ہون کہ وہ ۱۸۶۹ء مین کشمیر مین تھی [illegible] کیا عمر ہے —

میرا خیال ہے کہ لاکلن کو رشوت دیگئی ہوگی - لاکلن کے اظہار کا بہت سا حصہ مین نے پڑھا ہے -
مجھے معلوم ہے اوسکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے گرجا گھر مین اسطرح ملا اور اسطرح مسٹر نارٹن
اور مسٹر اینجلو کو اوسنے اظہار لکھانے کا وعدہ مسٹر کلارک پادری کے روبرو کیا باوجود اس افسانہ کے
اوسکے اظہار سے مجھے ابتک یقین ہے کہ اوسکو رشوت دیگئی گو اوسنے خود ہی اظہار لکھوانے کا وعدہ
کیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا مین بتلاتی ہون بلکہ مین ساجد بیگ یا اور کسی دشمن نے اوسکو رشوت
دی مین نے سنا ہی کہ اوسے رشوت دیگئی لیکن یہ نہین بتلا سکتی کہ کس سے سنا مجھے یقین ہے کہ مین نے
الہ آباد مین سنا لیکن یہ نہین کہہ سکتی کہ خط یا تار کے ذریعہ سے یا زبانی مجھے نہین معلوم کہ کسنے کہا۔ ٹھیک
تعداد روپیہ کی نہین سنی ہے مگر درمیانیون کے اعتبار سے یہ رقم زیادہ تھی جنکے معرفت یہ معاملہ طے
ہونے والا تھا اسواسطے لاکلن کو حیدر آباد مین آنا پڑا اور روپیہ نہین دیا گیا رقم پانچہزار کی تھی مگر مجھے
یاد نہین کہ مجھسے کسنے کہا مجھے اوس کا نام نہین یاد ہے۔ جسنے مجھسے کہا کہ روپیہ بیان دیا گیا (عدالت
سے) بالفرض کوئی نام بتلاؤن تو مجھسے ثابت کرنے کو کہا جائیگا (عدالت) مقدمہ ہذا مین اسبات
پہ کوئی تمکو ٹوک نہین سکتا-

آخری جواب مین کوئی بات مین چھپاتی نہین ہون مینے افواہاً سنا ہے کہ سرور جنگ نے روپیہ
دیا مگر کسی کا نام مجھے یاد نہین جسنے مجھسے ایسا کہا ہو مین نے ڈسمیوزا کا اظہار پڑھا ہے جہانتک
مجھسے متعلق ہے بالکل غلط ہے جہانتک مجھے معلوم ہے مین اوس سے کبھی نہین ملی اور ہمارے
درمیان کوئی ذاتی جھگڑا یا دشمنی نہیں ہے مین نے ڈسمیوزا کی نسبت رشوت کا ذکر نہین سنا اور
میرا خیال ہے کہ اوسنے اپنے بیان مین غلطی کی ہے میرے اور میری گل (مس لک اسٹڈ) کے
درمیان کسی قسم کی ناراضی کبھی نہین ہوئی میری گل کا پورا اظہار میرے اور اوسکی مان کے ملاقات
کی نسبت غلط ہے اور بالکل بناوٹ ہے مین نے اوس سے کبھی نہین کہا کہ مین نے اپنی مان
کی لاش کو زمین سے کھود کر نکالتے کا آنیوالا دیکھنے کو تھا مین تحریک کرتی ہون کہ میری
گل کی شہادت دوسری جانب سے رشوت دیکے جانے کے باعث ہوئی مین نے کسی سے نہین سنا
کہ اوسکو رشوت دیگئی مگر مین یہ نتیجہ اوسکی غلط بیانی سے نکالتی ہون مجھے یقین کامل ہے کہ پہلا تار میری مان
نے بیماری کی نسبت بھیجا مجھے نہین معلوم کہ جب اوسنے تار بھیجا تو وہ کہان ٹھری تھی پہلا تار ہمارے پاس صبح کو
آیا اوس صبحکو آیا جب وہ جا چکی تھی پہلے تار مین لکھا تھا سخت بیمار ہے جلد آؤ یا انہین مسٹی کے اظہار سنے سے پہر کی گاڑی
مین دو یا تین بجے ہم روانہ ہوئے روانگی سے پہلے دوسرا تار آیا جسمین کہ اوسکی وفات لکھی تھی نہین معلوم کہ دوسرا

تار کسنے بہیجا مین حلف نہین اوٹھا سکتی کہ ڈسہیو زانہ تہا ہم شام کو ۲ بجے کانپور پہونچے قبرستان کو ۲ بجے کے قریب سوار ہوکر گئے قبر چہنی جاتی تہی جب ہم وہان پہونچے وہان بہت سے لوگ جمع تہے مین قبر کے کنارے سے تابوت نہ دیکھہ سکی جہانتک یاد ہے وہان کوئی لالٹین نہ تہی وہان سے ہم ریل کے اسٹیشن ڈاک بنگلا آیا اور کسی بڑی سرکاری عمارت تک گئے جہان مین رات بہر رہی اور تنہا آیا کے ساتہہ کمرہ مین سوئی ممکن ہے کہ وہ تار گہر ہو جہان مین گئی تہی دو منزلہ مکان نہ تہا مین اوس مکان سے قبرستان سے آنے کے بعد صبح روانہ ہونے تک کہین نہین گئی یاد نہین کہ اوس رات کو کہانا کیونکر طیار ہوا یا کہانا ملا یا نہین کہانا پکانے کے برتن ہم اپنے ساتہہ نہین لے گئے تہے باپ نے میرے ساتہہ کہانا نہین کہایا تہا معلوم نہین کہانا کہایا یا نہین مین اوس مکان مین پہونچکر پڑ رہی اور رات بہر رویا کی باپ نے کہا مین کہین جاتا ہون معلوم نہین کہ گیا یا نہین اور رات کیا کہایا میرے خیال کے موافق میرا باپ بہت ہی پابند مذہب تہا۔

اوس وقت مین عیسائی مذہب تہی بعد ازان مسلمان ہوئی اور پہر عیسائی ہون گویا کہ صرف نام کا فرق ہے اب مین مسلمان ہون گذشتہ چند سالون سے گرجا گہر جاتی ہون دونون مذہبون مین بڑا فرق میرے خیال کے موافق یہ ہے دین عیسوی عیسے کو خدا کا بیٹا مانتا ہے اور اہل اسلام نہین مانتے عیسے کو خدا کا بیٹا جانتی ہون مجہے یاد نہین کہ دوسرے روز صبح کہان گئے معلوم نہین کہ قبر کے لئے کسنے روپیہ دیا مین ڈسہیوزا کے بیان کو رد نہین کرتی ہون کہ میری مان کے قبر کے لئے اوسنے پاس سے روپیہ دیا مین حلفاً بیان کر سکتی ہون کہ لاکلن نے ڈسہیوزا کے پاس روپیہ نہین بہیجا معلوم نہین کہ میری ماں کی تجہیز و تکفین مین کیا خرچ ہوا مین نہین کہہ سکتی کہ روپیہ کا کیا معاملہ تہا جسکے لئے میری مان کانپور گئی میرا خیال ہے کہ کسی مہاجن سے روپیہ وصول کرنے گئی تہی میری ماں یا باپ نے مجہسے ضرور بیان کیا ہوگا کہ وہ اسس غرض سے جاتی ہے مسز باجز نے بعد ازان مجہسے کہا کہ میری مان کانپور کو مرنے سے پہلے میرے لئے روپیہ وصول کرنے گئی تہی اوسنے یہ نہین کہا کہ کتنا روپیہ تہا یا مان کو کسقدر وصول ہوا یا اور کچہہ تشریح بہی نہین کی مسز باجز ۱۸۶۹ء مین جالندہر مین تہی معلوم نہین کہ وہ روپیہ کیا ہوا میرے باپ نے اوسکی نسبت بنک سے کوئی تحقیقات اوس معاملہ کی کی جس سے میری مان کو تعلق تہا مین مسٹر میکالیف کانپور کے مہاجن سے واقف نہ تہی میرا خیال ہے کہ میری مان کسی ہندوستانی مہاجن کے پاس گئی تہی مین نے اپنے تحریری بیان مین جو مسٹر رودرا اور مسٹر فریڈرک کو دیا ہے یہی بیان کیا ہے بیان لکہنے سے پیشتر مین نے شہادت نہین پڑہی مین نے اپنی زندگی بہر کے حالات اپنے قلم سے لکہے جبکہ مین ایک یادداشت گواہون کے بیان اس مقدمہ مین پڑہہ چکی بہت ہی طویل تہا اور اسلئے مسٹر کانوی کی صلاح سے مین نے اوسے پہر ڈالا

اسکی تشریح مین کچھ نہین کرسکتی یہ لاکلن اور میری گل کے بیان ایک ہی واقعہ کے ہین جنمین کبھی وقوع
مین نہین آئے ستمبر اور اکتوبر ۱۸۹۲ء مین کسیوقت مین لکھنؤ مین دوران کمیشن مین نہ تھی۔
دوران کمیشن مین لاکلن کی دستیابی کی کوشش مینے بالکل نہ کی۔ ماکی وفات کے بعد اور کانپور سے
لکھنؤ کو واپسی پر ہم اوسی کمرہ مین پھر چلے گئے جو اس سے قبل ہمارے قبضہ مین تھا۔ معلوم نہین کرایہ مکان
کیا تھا اور مین مسز کنگسلی یا اور کسی سے جو اوس مکان مین تھا بالکل واقف نہ تھی ہفتہ بھر یا دس روز تک
ماکی وفات کے بعد ہم وہان مقیم رہے اور میرے والد میرے ساتھ تھے بعد ازان مین جالندھر واپس
گئی اور شاید میرے والد بھی میرے ساتھ تھے مسز ہاجز کے ساتھ جالندھر مین ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۲ء تک
رہی۔ میرے والد لکھنؤ مین رہتے تھے مگر تین مہینہ بعد ہمارے دیکھنے کو چلے آئے مسٹر ہاجز تب قید
حیات مین نہ تھی۔ یہی میرا خیال ہے۔ معلوم نہین کہ اوسکی آمدنی کا کیا ذریعہ تھا نہ یہ معلوم ہے کہ روپیہ
کہان تھا معلوم نہین کہ میرے والد لکھنؤ مین کیون رہا کئے میرے اور میری بہن کے سوا اوسکا اور سے
کوئی تعلق نہین ہے معلوم نہین کہ اوس جگہ کہان رہتے تھے یاد نہین کہ اونکا پتہ خطون پر کیا لکھا کرتی تھی۔
یاد نہین کہ مین انکا پتہ خطوط پر کیا لکھا کرتی تھی۔ مین اونہین کپتان کرکے نہین لکھا کرتی تھی معلوم نہین کہ مسٹر ہاجز
پر مذہب تھے یا نہین۔ معلوم نہین کہ اون تین برسون مین اوسکی تفریح طبع کے کیا اسباب تھے۔ میری تفریح
کے اسباب [illegible] تھے معلوم نہین کہ کسی مذاق کی کتابین مین پسند کرتی تھی آیا نظم ہوتی تھی یا نہین
بیرن کی کچھ نظمین مینے پڑھی ہین مگر ڈان جوان نہین پڑھا ہے یہ اتفاق کی بات ہے کہ ڈان جوان نہین
پڑھا معلوم نہین کہ اون تین برسون تک کیونکر مینے اپنی طبیعت بہلائی۔ مین اپنا وقت پڑھنے سینے اور
سواری مین کاٹا۔ میرا کسی خاص شخص کیطرف میلان طبع نہ تھا اون تین برسون تک کوئی شخص ہمارے مکان پر نہین آیا
بڑی مشکل تھی میرا کوئی ساتھی نہ تھا۔ مسٹر ہاجز ہندوستانی عورتون کی طرح تنہائی مین زندگی بسر کیا
کرتی تہین۔ مین تنہا سوار ہوتی تھی اور اپنا سب کام کرتی تھی۔ مین مسٹر ہاجز کے گھوڑے پر سوار ہوا کرتی
تھی اوسکے پاس دو گھوڑے تھے اوسکا خاوند پانچ یا چھ گھوڑے چھوڑ گیا تھا مینے اونمین سے بیچ ڈالے
صرف دو رکھ لیے ایک اونمین سے میرے کام آتا تھا ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۲ء تک نہ مینے کوئی خط اپنے باپ
کو لکھا نہ اونہون نے مجھے لکھا ۱۸۶۹ء مین اکیلے سوار ہوا کرتی تھی گو میری عمر صرف ۱۱ برس کی تھی ۱۸۷۲ء
مین لکھنؤ واپس آئی۔ کبھی کبھی قلیل رقمین ۵ یا ۱۰ روپیہ کی میرے باپ کے پاس سے آیا کرتی تہین
یہ جیب خاص کا صرف تھا کیونکہ مسٹر ہاجز کے پاس حقیقتاً رہتی تھی۔ معلوم نہین کہ لکھنؤ سے ۱۸۷۳ء مین ہم
کیون گئے تھے۔ مسٹر ہاجز کیسے [illegible] لیکر ۱۸۷۲ء اور اپنی شادی ہونے تک مین

ہندوستانی پوشاک نہین پہنی کبھی امتحاناً بھی نہین پہنی۔ ۱۸۶۲ء مین جالندہر سے لکھنؤ تک ہم ریل پر
گئے۔ یاد نہین کہ کانپور ہو کر آئی یا نہین۔ میری بہن میرے ساتھ تھی۔ ہم نے گانون گئے جہان والد
رہتے تھے اوس مکان مین پہلے ہی پہل گئی تھی۔ میرے والد نے مجھے بلوایا نہین تھا معلوم نہین کہ
لنے مسٹر ہاجز کو بلایا تھا یا نہین۔ جب آئے تو والد منتظر تھے۔ مکان کے چارون طرف ایک دیوار تھی جو
ایک طرف سے بالکل مسمار تھے۔ مکان کی چھت نیچی تھی اور اوپر کو ایک زینہ تھا اور اوسکے گرداگرد ایک منڈیر
تھی کہ آدمی گر نہ پڑین۔ اتنا اونچا ہوگا (گواہ ۲ یا ۳ فیٹ کی بلندی کا اشارہ کرتی ہے) ہمارے یہان آیا نہین تھی
یاد نہین کہ ہمارے کسی خدمتگار کا نام میر صاحب تھا۔ مین حلف نہین اوٹھاونگی کہ اس نام کا کوئی نہ تھا نے
مانون والے مکان مین یوسف مرزا ہماری ملاقات کو آیا کرتا تھا ہمارے والد کے پاس شکر ہمارے ساتھ
عشق بازی کرنے کو۔ معلوم نہین مگر وہ کون تھا جب وہ پہلے آئے تو اونہون نے میرے والد سے کہا کہ مجھ کو
لیٹن پڑھا دیجئے۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے والد نے مجھسے یہی کہا تھا اور اونہون نے اسکو مذاق تصور کیا
میرے والد لیٹن جانتے تھے مجھ سے اونہون نے ایسا ہی کہا تھا یوسف مرزا کے آنے کا ظاہری سبب لیٹن
کا سبق لینا تھا۔ میرے والد نے مجھ سے نہین کہا کہ وہ پڑھانے پر رضامند ہوگئے ہین۔ مین نے پہلے کبھی نہین
پڑھاتے دیکھا یوسف مرزا دوسرے مرتبہ پھر آئے مگر لیٹن پڑھتے نہین ہم سب نے اوسکی خاطرداری کی
ہم سب نے اونسے گفتگو کی ہوگی۔ معلوم نہین کہ ملاقات کتنے عرصہ تک رہے نہ یہی معلوم ہے کہ ہمنے
اونسے شراب پینے کو کہا ہو یا وہ برانڈی ہی لائی ہون۔ یہ تو عجب بات ہوتی اگر وہ برانڈی لائے ہوتے
مینے دو مرتبہ یوسف مرزا کو اپنے باپ کے یہان آتے دیکھا جب وہ لیٹن پڑھنے کی درخواست کرنے آئے
تھے۔ دوسرے موقع پر بھی ہم سب نے اونسے ملاقات کی مگر یاد نہین کہ کیا بات چیت ہوئی۔ مجھسے تو
مذاق ہوتا تھا۔ یوسف کو مینے ایک مرتبہ اپنے مکان کے باہر بھی دیکھا اونہون نے ہم سب کو اپنے مکان پر
مدعو کیا تھا یاد نہین کہ اونکا مکان کہان تھا۔ ہم نے اونکے ساتھ کھانا نہین کھایا مگر نہ معلوم کیون ہم جون
میرے والد میری بہن اور مین۔ اگست ۱۸۶۲ء مین انبالہ روانہ ہوکے مارچ ۱۸۶۳ء مین ہم انبالہ
سے لکھنؤ آگئے تھے اور انبالہ جانے سے چھہ مہینہ سے زیادہ نہ رہے ہون گے۔ لکھنؤ مین ہم سیر کو جایا
کرتے تھے۔ خاندان ایوانس کی سوائے اور کوئی دوست ہمارے نہ تھے اون دنون ہم ناچ۔ کھانون
اور تھیٹرون مین جاتے تھے مین شاید اپنی بہن کے ساتھ بیڈ باجا سلون مین گئی ہون۔ اکیلی کبھی نہین گئی دو ایک
کسی شادی مین نہین گئی۔ اور مجھے کسی کی تجہیز و تکفین مین جانے کی یاد نہین۔ سوائے ایک مرتبہ
مین کسی انگریز کی شادی مین اپنی عمر بھر مین نہین گئی ہون۔ سوائے مہدی حسین کے میرا کوئی

اپریل ۱۸۷۲ء مین ہماری لکھنو مین آنے کے ایک آدہ مہینے کے درمیان ہی مین اونسے مجھسے جان پہچان ہوگئی تہی - مجھہ سے اون سے باضابطہ ملاقات قیصر باغ کے عام جلسہ مین جو کسی بڑے آدمی کی یادگار مین ہوا تھا ہوئی ایک راتکو جب روشنی ہوئی میرے والد میری بہن اور مین ساتھہ تہے - بارہ دری اور قیصر باغ کی چھوٹی چھوٹی گلیون مین روشنی ہوئی تہی بڑا مجمع تہا - ہم چہت پر بیٹھہ گئے اور میرے والد کا کوئی آدمی مہدی حسن کو لے آیا اور ملاقات کرائی -

یاد نہین کہ اونکو کون بلا لایا اور کسنے ملاقات کرائی میری دانست مین مہدی حسن کی عمر اسوقت ۱۵ سال کی ہوگی وہ اتنی انگریزی جانتے تھے کہ بول اور لکھہ اور سمجھہ سکتے تہے مجھے خیال ہے کہ وہ ویسی ہی انگریزی بول سکتے تھے جیسی کہ اب لیکن مین ٹھیک اندازہ نہین کرسکتی کیونکہ اتنے برسون سے اونکے ساتھہ رہتی آئی ہون مین اُردو اچھی بول سکتی تہی مین نہین خیال کرتی ہون کہ اسوقت مین لفظ نکاح کا مطلب سمجھتی تہی مین نے اس لفظ کو سنا ہوگا لیکن اوسکی نسبت کچھ خیال نہین کیا مین حلفاً بیان نہین کرونگی کہ ۱۸۷۲ء مین لفظ نکاح کے معنی مین جانتی تہی یا نہین مجھسے مہدی حسین سے اپریل یا مئی ۱۸۷۲ء مین ملاقات ہوئی بعد ازان وہ ہمارے مکان پر اکثر آیا کئے اور عشق بازی شروع کی اونہون نے اپنے عشق کا اظہار زبانی و تحریری دونون کیا یہ پہلے شخص تہے جنہون نے مجھہ سے تعشق کیا پہلے میرے باپ سے اونہون نے میرے ساتھہ شادی کا اظہار کیا میری موجودگی مین اور ہمارے مکان پر زبانی اونسے میری دانست مین کہا گیا بعد ازان اونہون نے مجھسے کہا مگر مین نے انکار کیا میرے باپ نے مجھہ سے کہا ہوگا کہ مین نے مہدی حسین کی درخواست پر قہقہہ لگایا مہدی حسین کی درخواست بذات خود مجھے منظور رہتی بذات خاص مہدی حسن کو اب سب سے زیادہ پسند کرتی ہون جن سے اوسوقت تک ملاقات ہوئی تہی لکھنو سے روانگی کے قبل مین نے مہدی حسین سے شادی منظور کرلی تہی اپنے والد سے اسکا تذکرہ کرنا مجھے یاد ہے خاندان ایوانس سے مین نے تذکرہ نہین کیا کہ مین نے مہدی حسین کو منظور کرلیا ہے مسز ایوانس میرے ہمجنسون مین میری تنہا دوست تہین میرے پاس مہدی حسین کا کوئی خط نہین جسمین شادی کا تذکرہ ہوا اور نہ ۱۸۷۲ء یا ۱۸۷۳ء کے کوئی خط ہین ۱۸۷۲ء سے ۱۸۷۳ء تک برابر مجھے خط لکھا کئے مجھے خط انگریزی مین اپنے ہاتھہ سے لکھتے تہے کہ مین نے اونکو انگریزی یا اور کوئی چیز جہانتک مجھے یاد ہے اپنی شادی کی تاریخ تک لکھتے نہین دیکھی ہے اونکے ہاتھہ کا لکھا ہوا کوئی خط ۱۸۷۲ء سے لیکر ۱۸۷۳ء تک پیش نہین کرسکتی اونکے خطوط میرے پاس

قریب ڈیڑھ سو کے تھے مین نے اون سب کو ۱۸۹۹ء مین اور پرانی خط کتابت کے ساتھ انگلستان جانے کے قبل برباد کردیا مین نے اونکو اس غرض سے برباد کردیا کہ مین اپنے ساتھ نہ لیجا سکتی تھی مین کہہ نہین سکتی کہ مین نے اونکو ۱۸۹۹ء مین برباد کردیا کیا یہ کہ وطن جانے سے تھوڑے یا بہت دن پہلے موجودہ مکان مین مین نے اونکو تباہ کردیا موجودہ مکان سے ہم نے کبھی نقل نہین کیا جس سفر کا مین خیال کرتی تھی وہ وطن جاتا تھا مین نے اور چیزون مین سے اوس صندوقون کو نکلوایا جمین یہ کاغذات تھے مشیر کے محبت آمیز خطوط ۱۸۹۲ء یا ۱۸۹۳ء کے رائے بریلی یا پرتابگڈھ مین حیدرآباد آنے سے قبل ۱۸۹۳ء مین برباد کردیا مین نے محمد حسن کے ایک یادو خط رکھہ لیئے مین حلفا بیان نہین کرسکتی کہ مین نے خاص رکھہ لیئے ہونگے شادی کے لیئے مین نے اپنے والد سے اجازت نہین مانگی یہ غلط ہے کہ مین نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد محمد حسین سے شادی کا انتظام کیا نہین معلوم کہ محمد حسین کو یہ معلوم تہا یا نہین کہ مین اونکے خط رکھتی جاتی ہون اونکے خطوط میرے قبضہ مین تہے ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۸ء کے درمیان مین بہی اونکو خط لکھتے تہے معلوم نہین کہ اون مین سے اب مل سکتے ہین یا نہین معلوم نہین کہ محمد حسین نے تلاش کیئے یا نہین اون سے راتکو کہون گی کہ ڈھونڈین۔

مین نے محمد حسین سے اون خطوط کے واسطے کہا تہا اونہون نے کہا کہ میرے پاس کوئی نہین۔

مجھ سے شناسائی کے بعد محمد حسین میرے یہان آتے جاتے رہے قبل اسکے شادی کا اظہار ہوا اونکو ہم سے ملاقات کرنے پر کوئی اعتراض نہین کیا گیا یاد نہین کہ اولاً ہفتہ مین تین یا چار بار ملاقات کو آتے تہے اگر وہ کہتے ہین کہ آتے تہے تو صحیح ہے یاد نہین کہ میرے والد اونکے اکثر آنے جانے کو ناپسند کرتے تہے اور اسلیئے محمد حسین نے آمدورفت بند کردی یہ صحیح نہین ہے کہ مجھ سے اور محمد حسین سے پہلے کسی شادی مین ملاقات ہوئی انبالہ مین اپنے باپ کے پاس تھی ۱۸۹۳ء مین مسز ایوانس کے پاس دہلی کو گئے انہون نے لکھکر بلایا تہا وہ خط میرے پاس نہین ہے انبالہ جانے سے قبل اسکا انتظام نہین ہوا کہ مسز ایوانس کے ساتھ دہلی مین کتنے عرصہ رہونگی مسز ایوانس کے ہمراہ دہلی سے لکھنؤ کو شادی کی غرض سے آئی یا نہین کہ مین نے مسز ایوانس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا جب مین انبالہ سے دہلی آئی تو شادی کرنے کا قصد کرکے نہین آئی۔

شادی کرنے کا مصمم ارادہ دہلی مین ہوا مین نے اپنا خرچ دہلی سے لکھنؤ تک کا اوس روپیہ مین سے دیا جو میرے باپ نے مجھکو کئی موقعون پر پہلے بہیجا تہا جب مین دہلی مین مسز ایوانس کے پاس تہی۔

تو مین نے اون سے نہین کہا کہ میرے باپ نے قضا کی مسز ایوانس کے اس بیان کی تشریح نہین کرسکتی "مین یقین کرتی ہون کہ اوسکا باپ قضا کرچکا تہا" یاد نہین کہ مسز ایوانس نے مجھ سے یہ پوچھا تہا یا نہین کہ مین اپنے والد کی رضامندی سے دہلی آئی ہون مسز ایوانس کا بیان سنا کہ دہلی سے چلنے کے

قبل اوسنے مجھسے بیان کیا کہ میری نسبت محمد حسین سے ٹہری ہے وہ میرے ساتھ محمد حسین سے
شادی کرنے لکہنئو گئی "، چونکہ اونہون نے حلفاً بیان کیا ہے اغلب ہے کہ مین نے دہلی مین اونسے کہا
کہ مین شادی کرنے جاتی ہون گو کہ مجھے اس بیان کی یاد نہین — یاد نہین کہ مسٹر ایوالنس نے پوچھا تہا
کہ آیا اپنے والد کی رضامندی اس شادی کے لئے حاصل کر لی یا نہین جب ہم لکہنؤ پہونچے تو ہم نیل دروازہ
مین نہین ٹہرے بلکہ اوس مکان مین جو میرے خیال کے موافق کرونٹ بارکس کہلاتا تہا یاد نہین کہ وہ کہان تہا
مین نہین خیال کرتی کہ مین نے خاندان ایوالنس کو نیل دروازے والے مکان مین سنہ ۹۳ء مین دیکہا
تہا مسز ایوالنس کا اظہار مورخہ ۵۔ اکتوبر سنہ ۹۲ء مین نے سنا ہے مین اوس بنگلہ مین ٹہری تہی جسمین پیشتر
رہا کرتی تہی "، مین اب بہی یہی کہتی ہون کہ سنہ ۹۳ء مین نیل دروازے والے مکان مین نہین ٹہری مین
تہوڑے عرصہ تک اونکے ساتھ رہی لکہنؤ مین اونسے بیان کیا کہ شادی کرنے والی ہون مجھے یاد نہین کہ مین نے
اونکو ٹہیک دن بتلایا جس دن لکہنؤ سے دہلی گئین مین مولوی گنج کے ایک مکان مین اوٹہ گئی یاد نہین آیا
مین نے مسز ایوالنس سے بہرنے کو کہا کہ وہ میری شادی دیکہنے جاوین محمد حسین نے مولوی گنج مین مجھکو
مکان کرایہ پر لے دیا تہا مین خیال کرتی ہون کرایہ بہی اونہون نے دیا مین نے نہین دیا قریب قریب ایک
مہینہ تک بغیر کسی آدمی کے اوس مکان مین اپنی شادی ہونے تک ٹہری اوس مہینہ مین شجاعت علی۔ امیر مرزا
محمد حسین بدفعات میرے پاس آتے رہے کسی محافظ کے سامنے ملاقات نہین ہوتی تہی مجھے اس بات
سے انکار ہے کہ کسی قسم کی بد تہذیبی اوس مہینہ مین میری اون لوگون کے درمیان واقعی ہوئی مین نے
خیال نہین کیا کہ آیا اون لوگون سے ملنا یا ملاقات کرنا اوس مکان مین واجب تہا یا نہین نہ معلوم اوس
زمانہ مین مین کیا خیال کرتی تہی اب مین اپنی نسبت خبرین سنکر مناسب نہین خیال کرتی جب مین اگست
سنہ ۹۳ء مین لکہنؤ پہونچی تو مین دین عیسوی مین تہی دوسرے مہینہ مین جب شادی ہوئی مسلمان
تہی اوس مہینہ مین ایک مذہب سے دوسرا مذہب دو وجہون سے اختیار کیا اول یہ کہ مین دونون مذاہب
مین کوئی فرق نہین سمجہتی دوسرے یہ کہ شادی ہو جائے اوس مہینہ مین جو محمد حسین نے مجھسے بیان کیا اوس سے
مین سمجہی کہ دونون مذہبون مین کوئی فرق نہین ہے ہمارے درمیان مذہبون کی نسبت بحث ہوئی مین واقف
نہین ہون کہ مسلمان عیسائی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے یا نہین مین مسٹر محمد احمد سے واقف ہون۔
وہ عیسائی ہین اور قانوناً اپنے شوہر سے منسوب ہین مین نے یہ بہی سنا ہے کہ مسٹر سید احمد علی
نے ایک عیسائی عورت کے ساتھ شادی کی ہے معلوم نہین کہ میرے تبدیل مذہب سے شادی جلدی
کیون ہوئی مگر تاہم سنہ ۹۳ء مین یہی وجہ کارگر ہوئی اگر مین دین عیسوی کے مطابق شادی کرتی تو محمد حسین کو پادری صاحب

جرح مسز مہدی حسین صاحبہ

کے پاس جانا پڑتا اور میری عمر وغیرہ کے نسبت سوال ہوتے اور یہ سب مشکلات بغیر مسلمان ہوئے حل نہین
ہوسکتی تھین یہ مین نہین کہتی کہ مہدی حسین نے یہ رائے مجھے بتلائی مگر اغلب یہ ہے کہ میرے اور مہدی حسین نے شادی
مین جلدی کی نسبت بحث کی ہو مین خیال کہ مین نے زمانہ کی اونچ نیچ کم دیکھی تھی اغلب یہی ہے کہ مہدی حسین نے
تبدیل مذہب کی رائے دی ہو تاکہ یہ دقتین دور ہو جائین مجھے خیال کیا ہے کہ مہدی حسین نے پادری کو لانے
اور ہماری عمرون کے وقت کی نسبت تحریک کی ہو مین حلفاً بیان کرتی ہون کہ مین نے مہدی حسن سے یہ نہین کہا کہ
مین اپنے باپ کی بلا رضامندی شادی کرتی ہون اونہون مجھسے نہین پوچھا کہ مین اپنے باپ کی مرضی یا بلا مرضی
شادی کرتی ہون معلوم نہین کہ اسکے سامنے اس امر کے یقین کرنے کے وجوہات تھے کہ میرے باپ کی ۱۸۹۲ء مین انکار کی
وقتین ۱۸۹۲ء مین جاتی رہین تھین تاکہ ہماری شادی ہو جاوے مہدی حسن کی شہادت ۱۹-
۱- اگست ۱۸۹۳ء نے پڑھی ہے "۱۸۹۳ء مین مجھے بڑی خواہش تھی" "اوسکے باپ کے وفات تک" اس
فقرے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ شادی کا انتظام میرے باپ کی وفات کے بعد ہوا یہ فقرہ "وڈ اتلی کے بعد مین نے
اپنی بیوی کو لکھنؤ مین آخر اگست یا شروع ستمبر ۱۸۹۳ء مین دیکھا" مہدی حسین کے بیان مین یہ خیال پیدا کرتا ہے
کہ اونہون نے مجھکو شادی کی درخواست کرنے کے بعد میرے باپ کی وفات تک نہین دیکھا اوس فقرہ کا "وہ اپنے
باپ کی وفات کے بعد گرٹرود وڈ اتلی مسز الیوالس کے ساتھ دہلی سے لکھنؤ آئی" مہدی حسین کے اظہار مین یہ مطلب تھا
کہ مہدی حسین کو یقین تھا کہ جب مین لکھنؤ آئی تو میرے باپ قضا کر چکے تھے مین یقین کرتی ہون کہ جب مہدی حسین نے
یہ بیان لکھوایا تو اوسکو یہ صحیح خیال کرتے تھے مین نہین سمجھتی کہ ۱۸۹۳ء مین مہدی حسین کو میرے باپ کے مرنے
کا یقین تھا- مین نہین تشریح کر سکتی کہ اگر ۱۸۹۳ء مین اونکو اسکا یقین نہ تھا تو ۱۸۹۲ء مین اونہون نے اوسکو حلفاً
کیونکر بیان کیا یہ اونکی غلطی تھی اور مین نہ تھی کہ درست کر دیتی مہدی حسین کا مخالف اظہار ۱۸ نومبر ۱۸۹۲ء کو اسوجہ
سے نہین تھا کہ فریق ثانی نے میرے باپ کے دفن کرنے کا سارٹیفکیٹ پیش کر دیا تھا مین نہین کہہ سکتی کہ شاید
ایسا ہی ہوا مین نے مہدی حسین کی غلطی کی اطلاع پہلے اونکو خط کے ذریعہ سے دی اونہون نے اپنا چھپا ہوا
اظہار بھیجا تھا اور مین نے اونکی غلطی کی اطلاع اونکو دی تھی میرے پاس وہ خط نہین ہے ۱۶ ستمبر کو الہ آباد مین آئی
تھی کشمیر سے حیدر آباد کا ارادہ کر کے روانہ ہوئی صرف چند روز الہ آباد مین ٹھہر گئی مین الہ آباد مین کچھ عرصہ تک
ٹھہری رہی کچھ عرصہ بعد ارادہ مین تبدیلی آگئی تھی راستہ مین کچھ ثبوت کے کاغذات میرے ساتھ نہین گئے بلکہ چند
کاغذات میرے ساتھ روانہ ہوگئے کشمیر سے الہ آباد کو مین نے ۲ ہفتہ تک سفر کیا مہدی حسین واقف نہ تھے -
کہ مین کشمیر سے اتنی جلد واپس آونگی مین فوراً روانہ ہوگئی کیونکہ مسٹر بیجکس اور میرے درمیان کچھ روپیہ کی
نسبت تنازعہ ہوگیا جب مین روانہ ہوئی مین نے خاوند کو تار دیا ایک نقل اظہار خاوند کی پہلے میرے پاس

تار کے ذریعہ سے گئی اغلب یہی تھا کہ میرا خاوند الہ آباد کو اپنے ساتھ لاتا مگر مجھکو صاف صاف یاد ہے کہ اونکے میرے پاس آنے سے پیشتر
انکا اظہار مجھکو ملچکا تھا یا کسی اخبار میں چھپا ہوگا تب مین نے مہدی حسین کو لکھا کہ تمنے غلطی کی مین الہ آباد مین چند دن یا ایک ہفتہ سے زیادہ
ایک مہینہ تک ٹھری کیونکہ میرا خاوند وہان آنیوالا تھا اصل مین مین نے اپنا سفر خاندان ایوانس سے ملاقات کرنے کو الہ آباد مین ختم
کیا حیدر آباد سے ۳- مارچ ۹۲ء کو مین حیدر آباد گئی معلوم نہین کہ راستہ الہ آباد ہو کے ہے کشمیر الہ آباد ہو کر نہین گئی تب
یہ غلط شائع نہین ہوا تھا مہدی حسین کو مین نے غلطی کی نسبت لکھا تھا اور زبانی بھی کہا مین نے غالباً بنارس مین کہا ہوگا
مگر شاید الہ آباد مین یا اونکے یہان یہ غلط آنے پر کہا ہو مارچ ۹۲ء مین مہدی حسین نے مجھے کشمیر لیجاکر چھوڑا کسے تھے مین حلف
نہین اوٹھا سکتی مہدی حسین نے مجھے دین عیسوی چھوڑا کر مسلمان ہو جانے کو شادی کے لئے کیا تھا - کہ اس سے وقت
میرے والد کی رضامندی حاصل کرنے کی مت جاے گی شادی کرنے کے قبل مین نے اپنے باپ کی رضا جوئی کی کوشش
نہین کی اپنے باپ کو خط لکھا یا اونکا مجھکو لکھنا دہلی سے روانگی کیوقت سے لکھنا شادی کیوقت تک مجھے یاد نہین غالباً مین نے
اپنے والد کو لکھا تھا مگر کوئی جواب نہین آیا کیونکہ خط کتابت مین ٹھیک نہین اونہون نے خیال کیا ہوگا کہ مین مسز ایوانس
کے ساتھ گئی ہون مین نہین خیال کرتی کہ اونہون نے مجھے تنہا خیال کیا ہوگا مین نے اونکو نہین لکھا کہ مین ایک مہینہ سے
ایک ہندوستانی کی حفاظت مین رہتی ہون صرف میرے باپ کی نارضامندی تھی جسکا مجھکو علم ہے مسز ہاجز نے اپنے
برتاو اور مہدی حسین کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے سے ظاہر کیا کہ وہ شادی کے خلاف نہین یہ ۷۲ء کا واقعہ ہے
۹۳ء مین مسز ہاجز انبالہ مین ہمارے ساتھ تھین مسز ہاجز کی نفرت اور اپنے باپ کے اعتراض کے سواے اور کوئی ہرج
مین نہین دیکھتی تھی مہدی حسین نے کسی کے اعتراض کے بارہ مین مجھسے نہین کہا یاد نہین کہ شادی سے کتنے
قبل اس تقریب کیلئے دن مقرر ہوا تھا مجھکو بالکل نہین خیال ہے کہ کتنے دن قبل مقرر ہوا مسلمان ہو جانے کے بعد
کوئی وجہ شادی مین تاخیر کی نہ تھی ہمنے شادی کی کوئی تاریخ مقرر نہ کی تھی جبتک کہ مین مسلمان نہین ہوئی تھی شادی کی
طیاری کی نسبت مجھکو یاد نہین مہمان مدعو نہین ہوئے مہدی حسن کے دوست شجاعت علی حمایت علی اور امیر مرزا موجود تھے
دوسرے کمرہ مین وہ بیگم تھین جنکا مکان تھا وہ اوس مکان مین رہا کرتی تھین مین نے بیگم صاحب سے شادی مین آنے
کو کہا مین نے اس امر کے دریافت کرنے کی کوئی کوشش نہین کی کہ اب وہ زندہ ہین یا مر گئین معلوم نہین کہ وہ کیونکر اس
کی آشنا تھین مہدی حسین کا کوئی رشتہ دار شادی مین موجود نہ تھا کیونکہ اونہون نے کسی سے نہین کہا تھا معلوم نہین
کہ اونہون نے کسی سے کیون نہین کہا تقریب بھر مین یہی تینون آدمی موجود تھے —

سوال - تو یہ ٹھیک نہین ہے کہ امیر مرزا شادی ہو جانے کے بعد دو گھنٹہ تک نہین آئے -

جواب - ہان - اب یاد آیا - مجھے یقین ہے کہ وہ تھین آئے میرا پہلا بیان غلط ہے جو شخص کمرہ مین موجود تھے شجاعت علی
اور حمایت علی تھے گیارہ و تین بجے کے درمیان ختم ہوئی یہ صحیح ہے کہ مہدی حسن نے اسلامی شریعت کے موافق مجھسے شادی کی -

اور یہ تحریری اقرار نامہ ہم دونون مین ہوا مہدی حسین کی طرف سے صرف سوال ہوا اور میری طرف ایجاب دونون گواہون کے سامنے ہوا (شجاعت علی حمایت علی) یہ صحیح ہے کہ بعد ازان اسکی تحریر ہوئی اور اقرار نامہ دونون گواہون کے سامنے مکمل ہوا مین متوجہ نہ تھی یہ غلط ہے کیونکہ جہانتک مجھے یاد ہے میرا خاوند لکھا ہوا اقرار نامہ لایا تھا مین حلف اوٹھا سکتی ہون دستاویز اوس تقریب مین لکھی ہوئی آئی تھی مجھے یقین ہے کہ میرے سامنے نہین لکھی گئی مین حلف نہ اوٹھاونگی کہ دستاویز تحریر کی ہوئی آئی تھی مین نہ اسطرح قسم کہاونگی نہ اوسطرح میرا خیال یہ ہے کہ وہ مکان مین نہین لکھی گئی اور کچھ نہین جانتی یاد نہین میرے سامنے کس نے نکاحنامہ پر دستخط کئے تھے مین صرف یہی جانتی تھی کہ دونون گواہ وہان موجود تھے جہانتک مجھے یقین ہے نکاحنامہ پر مہدی حسین دستخط کرکے لائے تھے مجھے یاد نہین کہ شجاعت علی اور حمایت علی نے میرے سامنے دستخط کئے ہون مہدی حسین شجاعت علی اور حمایت علی موجود تھے جب مین نے دستخط کئے مین نہین کہہ سکتی کہ حمایت علی اور شجاعت علی نے مجھ سے پہلے کسنے دستخط کئے اگر مہدی حسین حلفاً بیان کرتے ہین کہ اقرار نامہ سے پیشتر زبانی تقریب ادا ہوگئی تھی تو صحیح ہے مین کسطرح حلفاً بیان نہین کرسکتی مین اقرار نہین کرسکتی کہ زبانی تقریب سے پیشتر اقرار نامہ لکھا ہوا مکان مین لایا گیا تقریب پہلے انگریزی مین پھر اردو مین ادا ہوئی اونکی طرف سے پہلے درخواست ہوئی مین نے اسکو قبول کیا تقریب مین یہی ہوا کہ اونکی طرف سے درخواست ہوئی اور میری طرف سے اقرار انگریزی مین یہ الفاظ تھے کہ تم مجھسے شادی کروگی تم میری بیوی بنوگی یا اور جنکے یہی معنے تھے میرے جواب کا منشا یہی تہا کہ ہان حمایت علی اچھی طرح انگریزی جانتے تھے اور شجاعت علی کچھ یونہی انگریزی تقریب کے بعد اردو مین فقرات نسبت تقریب ادا ہوئی وہ انگریزی کا خلاصہ تہا اگر مہدی حسین نے حلفاً بیان کیا ہے کہ انگریزی کارروائی اصلی ہے تو یہی صحیح ہے یاد نہین کہ انہون نے کیا الفاظ استعمال کئے اونہون نے انہین الفاظ کا ترجمہ کیا کیا "تم میرے ساتھ شادی کروگی یا میری بیوی بنوگی" جو اردو الفاظ مین یہ استعمال کئے مین نہین جانتی اونہون نے کہا "کیا تم مجھکو اپنا خاوند بنانا قبول کرتی ہو" مین نے کہا "ہان قبول کرتی ہون" یہ تقریر دو زبانون مین ادا کی گئی تاکہ مین اوسکو سمجھ سکون مین کافی انگریزی جانتی ہون کہ ان الفاظ کا مطلب سمجھ سکون پس مین نہین سمجھتی کہ اردو مین کیون ترجمہ کیا گیا مین سمجھتی ہون کہ یہ زیادہ زور کے واسطے تہا یعنی زیادہ تر مہدی حسین کی پابندی کیواسطے انگریزی میرے لئے اور اردو اونکے واسطے نکاح کی واسطے مہدی حسین کافی انگریزی جانتے تھے کہ ان الفاظ کا مطلب سمجھ لیتے پس اونہون نے اپنی درخواست اور میرے جوابکا مطلب سمجھ لیتے پس اونہون نے اپنی درخواست اور میرے جواب کا مطلب سمجھ لیا۔ مین حلفاً بیان نہین کرسکتی کہ مہدی حسین کو زیادہ پابند کرنے کے واسطے اردو الفاظ دوہرائے گئے یہ دیکھکر مہدی حسین نے حلفاً بیان کیا ہے اصل کارروائی انگریزی کی ہوئی اور یہ دونون انگریزی زبان اچھی جانتے تھے

کہ اونکی درخواست اور اپنے اقرارنامہ کو سمجھ سکین مین نہین سمجھ سکتی کہ اردو مین کیون ترجمہ کیا گیا مین نہین جانتی کہ
آیا اس غرض سے کیا گیا کہ حمایت علی اور شجاعت علی اوسکو یقینی طور پر سمجھ سکین مین حلفاً بیان کرتی ہون کہ اقرارنامہ
میرے سامنے نہین لکھا گیا جب اردو اور انگریزی رسومات ادا ہو چکے زبانی رسم ادا ہونے کے بعد مین نے
کاغذ پر دستخط کئے معلوم نہین کہ میرا خاوند اوسکو کہان سے لایا مین نے کاغذ کو پڑھکر دستخط کئے یہ پہلا مرتبہ تھا
کہ مین نے اوسکو پہلی مرتبہ دیکھا مہدی حسین کا اوسپر دستخط کرنا یاد نہین مین کوئی وجہ بیان نہین کرسکتی کہ مہدی حسین نے
میرے سامنے کیون دستخط نہین کئے۔

سوال۔ اگر وہ حلفاً بیان کرین کہ نکاحنامہ پر دستخط ..... شروع نمبر ۱ (صفحہ اول اظہار خاص مہدی حسن) تو تم
اسکو قبول کروگی۔

جواب۔ یہ مین نہین کہہ سکتی کہ میرے خاوند نے غلط بیانی کی مگر اونکا حافظہ بہت خراب ہے جس فقرہ کا
حوالہ اونکے اظہار سے ابھی دیا گیا ہے غلط ہے مین اپنی یادداشت سے کہہ سکتی ہون یہ غلط ہے کہ میرے اور
اونہون نے زبانی رسم ادا ہونے پر دستاویز پر دستخط کئے جہانتک مجھے یاد ہے اوس دستاویز کو
مکان پر خود دستخط کرکے زبانی رسم ہونے سے پیشتر لے آئے تھے نکاحنامہ پر دستخط کرنے سے پہلے مین نے
غلطیان درست کردی تھین اگر مہدی حسین دستاویز کو مکان پر دستخط کرکے لائے تھے تو میری تصحیح دستخط کر
بعد ہوئی ان حالتون مین مہدی حسین کا یہ بیان نادرست ہے کہ ہم دونون کے دستخط ہونے کے پیشتر یہ
غلطیان صحیح ہوگئین تھین۔

مین نے اور میرے خاوند نے اس پورے مقدمہ پر بحث کی ہے اور اسی اثنا مین نکاحنامہ پر دستخط کا ذکر آیا مجھے یاد
نہین مگر خیال آتا ہے کہ اونکی غلطی مجھے یاد آئی جو نکاحنامہ کے دستخط کے نسبت ہوئی تھی یاد نہین کہ کب اور کہان اونسے
بیان کیا تھا یا یہ کہ کہان اور کسوقت اس غلطی کی نسبت خیال آیا یاد نہین کہ مین نے اونکی غلطی کی اطلاع دوران اظہار
مین دی ہو یا یہکہ اوسوقت دی ہو۔ جبکہ مین نے اپنے باپ کی وفات کی غلطی کی نسبت اونسے کہا تھا نکاحنامہ پر دستخط
میرے اور میرے شوہر کے ایک ہی سیاہی سے نہین معلوم ہوتے مہدی حسین سے کچھ مباحثہ میری عمر کی نسبت
نکاحنامہ پر اپنی عمر کو صحیح کرنے کے پیشتر ہوا تھا مین نے کہا کہ میری عمر ۱۵ برس کی ہے ۱۷ غلط ہے مین نہین جانتی
کہ آیا شجاعت علی اور حمایت علی حاضر تھے مہدی حسین نے کہا کاش میری عمر ۱۹ یا ۲۰ برس کی ہوتی یہ نہین بتلایا کہ یہ خواہش
کیون تھی یاد نہین مین نے اونسے اس خواہش کا سبب پوچھا ہو یا یہ ۱۷ برس کیسے لکھدیا یاد نہین کہ مین نے اپنے
عمر کی غلط فہمی کے نسبت اونسے کچھ کہا ہو مجھے یاد نہین کہ مہدی حسین نے: ہماری شادی پر جھگڑے کے خوف کے
سبب کچھ کہا ہو کہ اقرارنامہ اسلئے لکھا گیا ہے۔ شاید اونکے رشتہ دار اونکے مرنے کے بعد شادی کی نسبت جھگڑا

کرین اسکا کچہ اشارہ نہین کیا کہ اونکے رشتہ دار ہماری شادی پر کیون جہگڑا کرتے یہ ایک عام خبرداری تہی-
اوسوقت کوئی وجہ یہ خیال کرنے کی تہی کہ اونکے رشتہ دار ہماری شادی پر کیون جہگڑا کرینگے نکاحنامہ پر اصلاحین
مختلف سیاہیون سے ہین لیکن میرے ہی دستخط ہین شجاعت علی اور حمایت علی کے دستخط اور سیاہی سے ہین اور میرے
اور سیاہی سے یہ مجہے یاد ہے کہ اونہون نے میرے سامنے دستخط نہین کیے لیکن نہ معلوم کہ کہان اور کب نکاحنامہ
پر دستخط کیے مین نہین کہہ سکتی کہ آیا مہدی حسین کا یہ بیان صحیح ہے کہ شجاعت علی نے نکاحنامہ پر شادی کے موقع پر اوسوقت
دستخط کئے تہے اونہون نے مجہسے کہا تہا کہ دستخط کیا تہا اوسوقت مجہے کوئی خوف نہ تہا کہ میری شادی پر کوئی اعتراض
کریگا مین نے امیر مرزا کو دیکہا تہا جب وہ شادی کے بعد تہا معلوم نہین کہ نکاحنامہ پر دستخط کرنے کو اونسے کیون
نہین کہا گیا جہانتک مجہے یاد ہے مین اصغر جان کے یہان اپنے شوہر کے ساتہہ تصویر کہچوانے گئی کا فوٹو - ۱۹ اور ۲۰
دکہلائے گئے یہ صحیح نہین کہ فوٹو ۱۹ اور ۲۰ ایک ہی روز اور ایک گہنٹہ کے وقفہ کے بعد لئے گئے یہ صحیح نہین
اگر اصغر جان حلفاً یہ بیان کرین مین یہ کہون گی کہ اصغر جان کی غلطی بغیر جانے ہوئی تہی اسواسطے جہوٹ نہین جسروز دو فوٹو
ثبوت ۱۹ لیا گیا یا یہ کہو جسوقت ہم پاگدہو سے روانہ ہوے میری دوسری تصویر اصغر جان نے انگریزی لباس
مین کہینچی فوٹو ۲۰ بی کے مطابق وہ نہین تہی دوسری تصویر کی نقل میرے پاس نہین تہی اوس دوسرے فوٹو کی میرے پاس
ایک نقل ہے میرے پاس ایک تصویر تہی جسکو کبہی پسند نہین ہوئین کہ مین نے پہاڑ ڈالا کیونکہ میرے پسند نہ تہی مہدی حسن
کو غالباً مین نے دوسری تصویر دکہلائی ہوگی مین حلفاً نہین کہہ سکتی مین نہین بیان کر سکتی کہ وکیل استغاثہ نے اصغر جان
کی غلطی کی نسبت وہی وجہ کیون نہین پیش کی جو مین نے بیان کی ہے۔ مہدی حسین لکہنؤ مین تہے وہان کمیشن بیٹہا تہا-
۱۳ مارچ ۱۸۹۳ء مین نے مہدی حسین سے اوس خط کی نسبت پوچہا جسمین میرے والد کے وفات کی تاریخ صحیح کی گئی تہی
وہ اونکو نہین پوچہا وہ مین نے اونکو الہ آباد و بنارس سے لکہا تہا میرے پاس کوئی نقل نہین ہے مین نے مہدی حسن کی
غلطی اوس سلسلہ کی نسبت نہین صحیح کی جسمین نکاحنامہ پر دستخط ہوئے تہے مین خیال کرتی ہون کہ مین نے مہدی حسین کا پہلا
اظہار پڑہا ہوگا مین نے مہدی حسن کی غلطی دیکہی ہوگی اور اوسکی نسبت لکہا بہی ہوگا لیکن مین یہ نہین کہہ سکتی حلفاً
کبہی نہین کہہ سکتی کہ مین نے غلطی کی نسبت اونسے کہا خاندان کی کوئی تاریخ نہ میرے پاس تہی نہ کہین دیکہی ہے جس سے
ثابت کر سکون کہ سرجن جنرل جان ڈانلی میرے باپ کے بہائی تہے حلفاً نہین بیان کر سکتی کہ مین نے اونکا کوئی خط
اپنے باپ کے نام دیکہا جو کہ مین جانتی ہون کہ اونسے اور میرے باپ سے خط کتابت ہوتی تہی میرا اظہار میرے باپ
کے بیان پر مبنی ہے مین کوئی وقت مقرر نہین کر سکتی جب مین نے مہدی حسین کو اپنے باپ کی وفات کی تاریخ کی غلطی
کی نسبت لکہا ہو ایوالنس کے اظہار کے حوالہ سے بہی یاد نہین یہ غلط ہے کہ مین نے خاندان ایوالنس کو الہ آباد مین
دیکہا تہا جبکہ اونکا پہلا اظہار ہوا مجہسے ملاقات نہین ہوئی مین اوسوقت بنارس مین تہی اور مین نے آخر [illegible]

گھبرا کر غلطی کی مین نہین کہہ سکتی کہ مین ہفتہ کے روز کیونکر ہونچے گی کہ جب خاندان ایوانس کا پہلا اظہار ہوا تب مین بتا رہی
مین تہی ہفتہ والے اظہار کو مین اس غرض سے واپس نہین لیتی کہ مین یہ سمجہا سکون کہ مین نے مسز ایوانس کی غلطی
اپنے باپ کی وفات کی نسبت کیون نہین درست کی ہندوستانی پوشاک مین اپنا فوٹو مین نے مسٹر یوسف کو ۱۹۲۷ء مین
نہ ۱۹۲۷ء سے پیشتر کبہی دکہلایا مین نے کبہی نہین اپنا فوٹو ہندوستانی لباس مین اونکو دکہلایا اگر یوسف الزمان حلفاً کہین
کہ اونہون نے میرا فوٹو ہندوستانی لباس مین میرے مکان پر دیکہا تو صحیح نہین ہوگا مین حلف نہ اوٹہاونگی کہ یوسف مرزا
اور یوسف الزمان دو آدمی ہین حلفاً کہہ سکتی ہون کہ مین نے رفیع الدین کو اپنی تصویر نہین دی مین نے یوسف مرزا یا
یوسف الزمان سے نہین کہا وہ میری تصویر مشکور الدولہ کی دوکان سے خرید سکتے ہین حلفاً کہہ سکتی ہون کہ ہندوستانی
پوشاک مین میری تصویر ۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۴ء مین نہین کہینچی گئی ۱۹۲۳ء سے پیشتر ایک ہی مرتبہ کہینچی گئی مرقعت کہینچی
گئی جب مین بہت ہی کم سن تہی تصویر لکہنؤ مین کہینچی گئی اسکول جانے سے پیشتر ایسا نہین ہوا لیکن مین نہین کہہ سکتی
اوس وقت مین اسکول مین جاتی تہی یا چہوڑ دیا تہا یاد نہین کہ کس فوٹو گرافر کے یہان کہینچی گئی نہ میرے پاس اوسکی نقل ہے
اور نہ کسی کے پاس جسکو مین جانتی ہون میری پاس ایک تصویر تہی جسکو مین نے کاٹکر مڈہوا لیا تہا لیکن اب تک گو اوسکی تلاش
کی گئی نہین ملی ۱۹۲۷ء مین ایک یا دو دن بعد شادی کے تصویر کہنچوانا یاد ہے مجہے یاد نہین کہ مہدی حسین نے کوئی کارروائی
نگیٹو کے برباد کرنے کے لئے کی تہی معلوم نہین کہ میری تصویر کی پرتین اوتارے جانے کی روک کے لئے کوئی تدبیر کی
گئی اسکا مین نے خیال نہین کیا مین نہین کہہ سکتی آیا مہدی حسین کا بیان اس بارہ مین صحیح ہے یا یہ کہ اونکو اسکی ٹہیک یاد ہو
یا نہین جہانتک مجہے یاد ہے فوٹو نمبری ۱۹ کی پرتین میرے خاوند اور میرے سوا کسی کو نہین دیگئی مین نے اپنی
تصویر سجاد حسین کو نہین دی مین نہین کہہ سکتی کہ لکہنؤ کیمشن مین کیونکر پیش ہوئی مین نہین کہہ سکتی کہ وہان کیسے آئی
کوئی شک نہین کہ فوٹو ے المثل الف سے ہے یعنی دونون ایک ہی معلوم ہوتے ہین اگر سجاد حسین حلفاً بیان
کرتے ہین کہ مین نے فوٹو ۱۷ اونکو دیا تو یہ بالکل غلط ہے مین نے اونکو اپنی تصویر نہین دی مین نہین کہہ سکتی
کہ کتاب نمبر ۱۴ کے ۲ صفحہ پر جو تصویر ہے وہ کیونکر اوس تک پہنچی اگر یہ صحیح ہو کہ مین نے اپنی انگریزی لباس کی
تصویر پہاڑ ڈالی ۔ تو مین نہین کہہ سکتی کہ اوس نے کاغذ ثبوت نمبر ۱۶ کے ۵ صفحہ والی تصویر پیش کی معلوم نہین کہ سنہ
کے بعد مشکور الدولہ میری تصویر کو عام طور پر فروخت کرنے لگے تہے اگر اصغر جان کہتے ہین کہ ایسا ہوا تو صحیح ہوگا (ثبوت
نمبر ۵ مطابق کیا گیا) مین اصغر جان سے خود واقف نہین ہون ۔ شادی کے قبل میرا مسلمان ہونا مشہور امر نہ تہا میری
شادی کے وقت سوائے میرے شوہر یا گواہون کے اور کوئی واقف نہ تہا خط نمبری ۹ میں جو اصغر جان نے
یہ لکہا ہے کہ اوسکا ہمال اظہر من الشمس ہے اسکا مطلب مین نہین سمجہتی ۔ اس سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ مین بہت
بدنام تہی لیکن معلوم نہین کہ اوس کا مطلب کیا ہے ۔ یہ میرے تبدیل مذہب کی طرف اشارہ نہین ہو سکتا ۔

جرح مسز مہدی حسین صاحبہ

شادی کے بعد اون موقعون کے علاوہ جب مین چلی گئی پردہ نشین رہی - مین نہین خیال کرتی کہ شادی کے ایک
یا دو دن بعد اور جب مین مسلمان ہو چکی تھی تصویر کھچوانے جانا رسم پردہ نشین کے خلاف ہے - میرا خیال ہے کہ
مین پردہ کی سخت پابند رہی (مہدی حسین کا اظہار مورخہ ۲۰ - اگست ۱۹۲۰ء پڑھکر سنایا گیا) مین نہین کہتی
کہ مہدی حسین کو کوئی وقت میری تصویر کی تشریح مین پڑھی ہو - نو یا دس دن شادی کے بعد مین پردہ کی پابند
رہی سوائے اس بات کے کہ ۱۹۰۷ء مین لکھنؤ مین سوار ہو کر جایا کرتی تھی - مہدی حسین کی چچی حیدر حسین اور نصیر الدین
کے والد اور باقر حسین زندہ ہین - معلوم نہین کہ احمد حسین زندہ ہین یا نہین - مین نے کوشش نہین کی کہ اپنی
شادی ہو جانے کی شہادت مین ان لوگون کو طلب کراون باقر حسین حیدرآباد مین ہین جعفر حسین کی بیبیان دو ن تو
مجھسے ملا کرتی تھین - دوسری اب تک زندہ ہے - باقر حسین کی بی بی زندہ ہے معلوم نہین محمد حسین کی
ہمشیرہ اور علی بخش اور مصطفے علی کی بیبیان زندہ ہین مین جانتی ہون کہ قادر بخش کی بی بی زندہ ہے -
سوائے ان گیارہ شخصون کے مین اور کسی کا نام نہین بتا سکتی جو مجھے ایک شریف مسلمان بی بی کی حیثیت مین
سمجھکر ملتی ہون اور کسی سے مین ملاقات نہین کرتی مس گیگنا کس فرانس مین بمقام گار معرل ہین - اب انکا نام
میڈم ڈی چاس ہے - سال گذشتہ مین وہ یہان موجود تھین - راجہ رام پال سنگہ سے بذات خود واقف
نہین ہون - یہ بیان کہ پرتاب گڈھ مین وہ مجھ سے واقف تھے غلط ہے - نہین معلوم کہ مستغیث
کی کس کونسلی نے راجہ رام پال سنگہ سے سوالات جرح کئے کہ مہدی حسین اور راو نسبے لدیت مین میرے
پیش ہونے کی نسبت بات چیت ہوئی - معلوم نہین مہدی حسن سے جو بیان اونہون نے کیا کہ اپنی
بی بی کو ولایت لیجاؤ اور مین کوشش کرونگا کہ ان لوگون سے اونکی ملاقات کرا دونگا - مین کونسلی کو اس بات
کی ہدایت کرنے کی ذمہ دار نہین ہون کہ راجہ رام سنگہ کے چھوٹے لڑکون کے پاس مسٹر براڈلی
سے تعلقات پر سوالات کرے نواب سرور جنگ سے واقف نہین ہون اپنی یاد مین مین نے
اونکو سوائے اوس روز کے عدالت مین دیکھنے کی اور کبھی نہین دیکھا - مین نہین کہہ سکتی کہ اونہون نے کبھی
مجھکو میرے گھر مین نہین دیکھا ہے مین نے اونکو نہین دیکھا - مین آرچر سے واقف نہین (ثبوت حرف ٹی -
لکھنؤ کمیشن کا گواہ کو سنایا گیا) نہین معلوم کہ مدعا علیہ نے ثبوت حرف ٹی کیون پیش کیا یا میرے خاوند نے
ثبوت حرف ٹی کو آرچر سے کیونکر پایا - یہ بالکل غلط ہے کہ مین سنہ ۱۹۰۱ء کے درمیان آرچر سے واقف تھی
راجہ رام پال سنگہ کی اپنے خلاف شہادت کی تشریح مین اس طرح کر سکتی ہون کہ وہ ضرور پاگل ہو گئے ہونگے
(خود بخود) مین جانتی ہون کہ وہ بہت بگڑ گئے اور اونہون نے فرنگن سے شادی کی تھی - مگر میرے شوہر سے
اون سے ملاقات نہین ہے مین نے اونکو کبھی نہین دیکھا (مسٹر نارٹن) مین اسکو تحریر کرتا ہون - گواہ مذکورہ

ٹھہر جائے - اونسے اور میرے شوہر سے ایسی ملاقات نہ تھی کہ مجھسے ملاقات کرائی جاتی یہی میرا مطلب ہے اور یہی کہنے والی تھی - کوئی وجہ میرے پاس ایسی نہین کہ آرچر نے میرے خلاف کیون شہادت دی نہ کوئی وجہ بتلا سکتی ہون برعکس اسکے نہ مین واقف ہون اور کبھی اوس سے ملی ہون اصلیت یہی ہے مین صرف ثبوت لیس - ڈکلسو کمیشن کی تشریح نہین کر سکتی مین ڈالی جو ہانیز سے واقف تھی مگر اوسکی مان سے نہین - معلوم نہین کہ ڈالی جو ہانیز نے کیو راس سے شادی کی - مین حلف نہین اوٹھا سکتی کہ نہین کی نیڈرٹ ڈتن ناتھ سے واقف نہین اور اونسے کبھی ملاقات نہین ہوئی وہ ملاقات کو کبھین نہین آئے - معلوم نہین کہ وہ مکھنو یا کو استغاثہ کی جانب سے اس مقدمہ مین الہ آباد گئی - سالار جنگ کے مکان پر ملبورم مین کبھی نہین گئی - طفیل علی بیگ کا یہ بیان کہ مین نے وہان کھانا کھایا اور سید حسین کا یہ بیان کہ مجھ سے اون سے وہان پر ملاقات ہوئی دونو غلط ہین - جہان تک مجھے یاد پڑتا ہے - کاغذ ثبوت نمبر ۸ - اوسوقت لکھا گیا تھا جب سید حسین مسٹر نارٹن اور خاندان ار بتھناٹ نے میرے ساتھ کھانا کھایا - اور سالار جنگ نہین آئے مین سنہ اور تاریخ نہین مقرر کر سکتی کہ خط کب لکھا گیا ۱۸۸۰ع یا ۱۸۸۱ع مین نہین لکھا گیا کیونکہ اسوقت لیڈیان میرے یہان نہین ٹھہرین تھین خیال ہے کہ ۱۸۸۲ع یا ۱۸۸۳ع مین ہم نے گھر بدلا تھا - یہ وہ برس ہے جب بیگمات آدی گئے تھے -

سوال - کاغذ ثبوت ۸ مین ایسی کیا چیز ہے جس سے تمہین یاد پڑتا ہے کہ جب وہ لکھا گیا تھا تمہارے یہان لیڈیان ٹھہری نہین -

جواب - کیونکہ مہدی حسین نے لکھا ہے کہ "لیڈیون سے" اور کوئی ایسی بات نہین ہے -

مین نے کاغذ ثبوت ۸ مین لفظ لیڈی کو حالت جمع مین پڑھا مین نہین جانتی امیرے شوہر نے اقرار کیا ہے کہ لفظ لیڈیز نشانات اشتباہی مین ہے (مہدی حسن کا اظہار کہ لیڈیز روم سے مراد بی بی کے سونے کا کمرہ ہے سورخہ یکم ستمبر ۱۸۹۲ع گواہ کو دکھایا گیا) کاغذ ثبوت نمبر ا مین لیڈیز واحد کے واسطے ہے اور میرے خاوند نے غلطی کی ہے الفاظ لیڈیون کے علاوہ اور کوئی امر اس بات کی یاد دہانی کے واسطے کاغذ ثبوت نمبر ۸ مین نہین ہے کہ ہمارے مکان میں لیڈیان ٹھہرین تھین - مین حلفاً نہین کہ سکتی کہ کاغذ ثبوت نمبر ۸ کا منشا سالار جنگ کو دعوت مین مدعو ... تھا - مین کوئی خفیہ روزنامچہ نہین رکھتی - میرے پاس اسکے ثابت کرنے کو کوئی تحریر نہین ہے کہ ... بتھناٹ اور مسٹر نارٹن نے ہمارے ساتھ کھانا اس غرض سے کھایا کہ سالار جنگ سے ملاقات ... کے واسطے ہے کہ مین اونسے اس امر کیواسطے کبھی کہا ... کوئی خصوصیت نہین ... کاغذ ثبوت نمبر ۸ - اوسی وقت لکھا ... سالار جنگ ... ملنے کو مدعو کیا تھا -

کا غذ ثبوت نمبر ۶ مین کوئی تشریح اس فقرے کی نہین آسکتی کہ یہان ہر چیز طیار ہے" اور اوس کی دیکھنے لیے حضور کے آرام کا انتظام کر لیا ہے"، بدین خیال کہ کاغذ ثبوت نمبر ۶ دعوت کا رقعہ تھا مین نہین سمجھتی کہ اس کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ لفظ خواب گاہ اور اس بات کا ذکر دعوت کے رقعہ مین آوے کہ میری خواب گاہ میرے خاوند کی خواب گاہ سے علحدہ ہے - مین نہین کہہ سکتی کہ سالار جنگ کو میرے اور میرے خاوند کے خوابگاہ کے علحدہ ہونے سے کیا تعلق ہے مین کہہ نہین سکتی کہ سالار جنگ کو کیا آرام ملتا اگر میرا خوابگاہ میرے خاوند سے علحدہ ہوتا کا غذ ثبوت نمبر ۶ میری دانست مین سوا ے ایک معنی کے بالکل بے معنی ہے اور وہ یہ ہے سالارجنگ ہمیشہ بآرام رہنا چاہتے تھے اور اپنا ایک کمرہ علحدہ چاہتے تھے جہان مرضی ہوتا اور کپڑے اوتار کر لیٹتے اور جہان وہ بڑے آغا اور چھوٹے آغا اور انکے سب ساتھی حقہ اور شراب پیتے - وہ ہمارے یہان آتے اور ایسا ہی کرتے اور ایسا ہی لوگ کو یہ آسائشین اونکو ملین ہونگی جب وہ ہمارے یہان آئے ہونگے مگر مین اتفاقاً نہین کہہ سکتی - مین نے کمرے مین کبھی نہین دیکھا کہ وہ کپڑے اور جوتے اوتارے لیٹے ہوئے ہین - اور بدین لحاظ مین بذات خود اس امر سے ناواقف ہون - میرے خاوند نے مجھ سے ایسا کہا اون دنون مین اور میرے خاوند دونون ایک کمرے مین رہتی تھے یہ غلط ہے کہ میرے خاوند کے سونے کا کمرہ میری خوابگاہ سے علحدہ تھا بجاے لفظ خواب گاہ کے جسکا ذکر کاغذ ثبوت نمبر ۶ مین ہے میرے خاوند کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ وہ خواب گاہ جسکو کپڑے پہننے کیواسطے استعمال کرتی ہون" یہ ایک علحدہ کمرہ تھا اسمین بستر [illegible] تھا اور مہدی حسین اسمین کپڑے پہنا کرتے تھے - وہ وہان سوئے نہ تھے جب کاغذ نمبر ۶ لکھا گیا تھا تو امید تھی کہ اونکے ساتھ نوکر چاکر ہون گے مین حلفاً کہہ سکتی ہون کہ کاغذ نمبر ۶ محض اس غرض سے نہین [illegible] گیا تھا کہ نوکر چاکرون کو نہ لاوین معلوم نہین کہ کاغذ نمبر ۶ کے تیسرے فقرے مین چھوٹے آغا کا کیون خاص کر ذکر ہے مین سمجھتی ہون کہ سمجھ لیا گیا تھا کہ حسب معمول چھوٹے آغا سالار جنگ کے ساتھ خوابگاہ مین جاوینگے اگر وہ بلائے جاتے تو چونکہ وہ لیڈیون کی سوسائٹی کے عادی تھے وہ سالار جنگ کے ساتھ خواب گاہ مین نہ جاتے - چھوٹے آغا بھی چونکہ لیڈیون کے صحبت کے عادی تھے سالار جنگ کا کوئی مطلب نہ نکلتے اگر آخر الذکر تنہا اپنے کمرہ مین جاتے - معلوم نہین کہ چھوٹے آغا صاحب کیون بلائے گئے - مجھ سے اونسے میل نہ تھا بڑے آغا مرحوم سے تھا مین نہین کہہ سکتی کہ چھوٹے آغا [illegible] کیون بلائے گئے کہ وہ لیڈیون کی صحبت کے عادی ہین - بڑے آغا کو بھی بلانا چاہئے تھا [illegible] کہ لفظ ڈیرسٹ (عزیز ترین) کاغذ ثبوت نمبر ۶ مین پر نشان کیون ہے مین سمجھتی ہون کہ دعوت [illegible] یہ صحیح نہین ہے کہ سر سالار جنگ یورپین سوسائٹی کے عادی نہ تھے اور شرمانے مجھے وہ [illegible]

مگر علیحدہ رہتے تھے اگر تکلف یا سنجیدگی کا برتاؤ نہوتا تو وہ پسند نہ کرتے تھے۔ لیکن اگر اون لیڈیون سے
واقف ہوتے تو اوسکی ضرورت نہ تھی وہ خاندان ارہینہ باٹ اور مجھہ سے بخوبی واقف تھے۔

سوال۔ کیا اس خط (نمبر ۸) کا یہ مطلب نہین ہے کہ اس سے سالار جنگ یہ سمجھین کہ اگر وہ دعوت کو منظور
کرین اور تمہارے مکان پر آوین تو تم تک اونکی رسائی اونکے اغراض کیواسطے ہوسکتی تھی۔

جواب۔ ہرگز نہین۔

سوال۔ کیا چھوٹے آغا کیطرف عمداً سر سالار جنگ کو متنبہ کرنے کیلئے اشارہ نہ تہا کہ وہ تمہاری اور سر سالار
کی عادتون سے واقف ہین اور پس اس رسائی پر چشم پوشی کرین گے۔

جواب۔ ہرگز نہین۔

سوال۔ کیا کاغذ ثبوت نمبر ۸ کا مذکورہ بالا مطلب نہین ہوسکتا ہے۔

جواب۔ بدطینت آدمی شاید اسکا یہی مطلب سمجھین۔

سوال۔ کیا یہ ممکن نہین ہے کہ مہدی حسن نے کاغذ ثبوت نمبر ۸ سر سالار جنگ کو جاٹ دلانے کو لکھا ہو۔

جواب۔ اسطرح اونکا لکھنا غیر ممکن تہا۔ چند نشانات پیدائشی میرے بدن پر ہونگے۔ مین نے سنا ہی
جو بریگینزا میری نسبت کہتا ہے یہ صحیح ہے کہ میرے بائین زانو پر ایک تل ہے۔ معلوم نہین کہ بری گنزا کو
کیسے معلوم ہوا۔ مین نے کسی مرد یا عورت کو عمداً نہین دکہایا میری آیا نے دیکہا ہوگا۔ اپنے خلاف
سید علی کا اظہار سنا مجھے معلوم ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ملکی اور ذاتی معاملات مین وہ ہمارے
مخالف ہین۔ میرے اور میرے خاوند کے وہ ذاتی دشمن ہین ہمیشہ وہ ہمارے گہرے دوست
ہونے کا بہانہ کرتے رہے۔ مین اپنا دشمن اسیوجہ سے تبلاتی ہون کہ وہ میرے اور میرے خاوند
کے خلاف کہتے پہرتے ہین اونہون نے ظاہراً میرا مخالف بننا نہین چاہا ہے لیکن اپنے دل مین جانتی
ہون اور اوس سے بہی کہ ہزارون آدمی مجھہ سے کہہ چکے ہین مین اونمین سے کسی کا نام نہین بتا سکتی
اور نہ یہ کہہ سکتی ہون کہ میرے خلاف اونہون نے کیا۔ سید علی کا اظہار مین نے اوسی دن سنا ہوگا۔
اوس روز ہوا یا دوسرے دن صبح کو مجھے یاد نہین کہ کونسلی سے یہ کہا گیا ہو کہ سید علی سے پوچھو کہ
سید حسین کے مکان مین جس کمرہ مین بستر لگا تہا اوسمین غسل خانہ بہی شامل تہا مین حلف نہین اوٹھا
سکتی کہ مین نے اس سوال پوچھنے کیواسطے کہا یا نہین مین نہین کہہ سکتی کہ یہ سوال کیون پوچھا گیا
میرا ارادہ یہ تحریک کرنے کا نہ تہا کہ مین غسل خانہ مین جاتے وقت خوابگاہ مین ہوکر گذری مین نے جعفر حسین سے
۱۰۰ روپیہ قرض لئے کیونکہ مجھے ضرورت تہی اور وہ ہمارا دوست تہا یاد نہین کہ قرض کسواسطے لیا تہا

مین نے اپنے شوہر سے نہین مانگا کیونکہ وہ کافی روپیہ بہیج چکے تہے یعنی ہزار روپیہ مہینہ بہر کے اندر اور مین انکو
زیادہ کیواسطے اوس مہینہ مین تکلیف دینا نہین چاہتی تہی جعفر حسین سے مانگنے کے قبل مین نے اپنے
خاوند سے ۲۰۰ سو روپیہ نہین مانگے تہے مین نے اکثر جعفر حسین سے روپیہ قرض لیا ہے اور انہون نے مجھسے مین نے
اور ونسے روپیہ قرض لیا ہے نام یاد نہین مین الیس ایوانس سے واقف ہون مین اسکو مسز ایوانس کی
بیٹی سمجھتی ہون ۱۸۹۳ء اور اوسیوقت سے لیکے ۱۸۹۷ء تک لکھنؤ مین واقف تہی جب وہ آٹھ برس کی لڑکی
تہی اور خاندان ایوانس کے یاں کے جانے سے پیشتر جب مین وہان جاتی تہی وہ حیدرآباد مین مسز گیگنو
کے مکان مین ہمارے ساتھ آکر ٹہری تہی (خود بخود بیان کیا) کاغذ ثبوت نمبر ۹ مین لیڈیز کے لفظ سے
شاید الیس ایوانس اور میری طرف اشارہ ہو۔ کاغذ ثبوت نمبر ۸ ۱۸۹۸ء مین لکھا گیا تھا یہ ممکن ہے گو
مین حلف نہین اوٹھا سکتی کہ لیڈیز کا لفظ مس الیس ایوانس اور میرے واسطے آیا ہو جب سے مین
انگلستان گئی ہون اسوقت سے مس الیس ایوانس اور مسیز اربوتہ ناٹ صرف میرے یہان ٹہرین
مس گیگ ناس ایک مرتبہ ہمارے برائٹی مکان مین تین ہفتہ تک ٹہرین مجھے یقین ہے کہ کاغذ ثبوت
نمبر ۸ ۱۸۹۷ء مین لکھا گیا تہا جس حالت مین لیڈیز کا لفظ مسز پرا اور مسز اربوتہ ناٹ اور میری طرف
اشارہ ہے اگر ۱۸۹۵ء مین لکھا جاتا تو مس الیس ایوانس کی طرف اشارہ ہوتا مگر مجھے یقین ہے کہ
۱۸۹۷ء مین لکھا گیا میرا خیال ہے کہ مس الیس ایوانس کی شادی ہوگئی تہی اوسنے مجھسے یہ
نہین کہا مگر میری راے کو بعد کے واقعون سے تقویت ہوئی میری راے ایسی اون باتون سے
ہوگئی تہی جو اوس نے مجھسے کہین لیکن وہ مجھے بہول گئین مجھے یقین ہے کہ اوسکی شادی اسکے والدین
کی مرضی کے خلاف ایک آدمی سے ہوئی تہی اوسکا نام ولسن ڈالس ہیٹن یا وہٹ اسٹون تہا اوسوقت سے
مجھسے اور اس سے ملاقات نہین ہوئی اور معلوم نہین ہوا کہ یہ کون آدمی تہا معلوم نہین کہ اونکے یہان کے
آدمیونکو معلوم ہے یا نہین کہ وہ کون تہا اگر مسٹر ایوانس کا بیان ہے کہ وہ جانتی تہی تو درست ہوگا غالباً اونکو
عام برتاؤ سے معلوم ہوا ہوگا کہ اوسکی شادی ہوگئی ہے جہانتک مجھے یاد ہے اوسکا چال چلن خراب نہ تہا
وہ کبھی خراب نہین ہوئی معلوم نہین اب کہان ہے جسوقت وہ میرے یہان ٹہری تہی اوسکے کوئی لڑکا نہ تہا
اور مین نے بعد کو بہی نہین سنا کہ ہوا ہے ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء مین وہ میرے ساتھ انگلستان مین نہین رہی
اور نہ تب لیسن نے اوسکو وہان دیکھا جب مس گیب یانو کے مکان مین میرے ساتھ ٹہری تہی تو
اوسنے مجھکو محرم راز نہین بنایا مین کوئی سبب نہین بیان کرسکتی کہ مین نے اوسکو جو کہ میرے ساتھ
ٹہری تہی کیون خیال کیا کہ اوسکی شادی ہوگئی ہے جہانتک مین جانتی ہون میرے کسی رشتہ دار نے

کیبٹ ڈانلی نہین ہے جب شہر مین کھانا کھانے جاتی ہون تو عموماً ایک آدمی ساتھ لیجایا کرتی ہون مین حلفاً
نہین بیان کر سکتی کہ میرے خاوند اور میرے ساتھ ہمارا نوکر بہرام دعوت مین نہین گیا- مین نے
جعفر حسین سے تین سو قرض نہین لیا بلکہ چار سو- دو سو دیدیا گیا اور دو سو اب بہی باقی ہے جو بیچ کی دیہہ
ہونے پر دیدون گی- جولائی ۱۸۸۹ء سے مین قرض چاہتی ہون جہانتک مین خیال کرتی ہون صرف
جعفر حسین ہی کا قرضہ میرے اوپر باقی ہے- مین نے ابتک روپیہ جعفر حسین کو دے دیا ہوتا مگر
مین جانتی تہی کہ اونکو روپیہ کی جلدی نہین ہے ۱۸۸۸ یا ۱۸۸۹ء مین اپنی اور اپنے خاوند کی نسبت
واہیات افواہین مین نے نہین سنین- میرے خاوند نے مجھہ سے اونکی نسبت نہین کیا جب مین
لندن مین تہی تو ایک کمرے مین ایک مرتبہ سر جبرالڈ فرجیرالڈ میرے خاوند سے ایک گمنام خرافات خط
کی نسبت ذکر رہے تھے جو اونکے پاس آیا تھا- معلوم نہین کہ سر جیرالڈ فر جیرالڈ نے میرے خاوند
کو وہ خط دیدیا مجھے یقین ہے کہ اونہون نے وہ خط کپتان سدر لینڈ کو دیا اگر مہدی حسین یہ کہتے ہین کہ
سر جیرالڈ فرجیرالڈ نے وہ خط مجھے دیا تو صحیح ہوگا مگر انکا حافظہ بہت خراب ہے میرے خاوند نے مجھہ سے
خط کے حالات نہین بتلائے مگر اونہون نے یہ کہا کہ اوسمین شرمناک گمنام حملہ میرے پیش
ہونے کی نسبت تہا مین اور بزور کہتی ہون کہ میرے خاوند نے اوس خط کی نسبت اور کوئی
بات نہین کہی مجھہ مین اور میرے خاوند مین میل ہے اور ہمیشہ میل کے ساتھ انگلستان مین
میرے خاوند نے یہ نہین کہا کہ اوس گمنام خط مین مجھپر اونکی بی بی کی حیثیت مین حملہ کیا گیا تہا اور مین نے
ورنے ... پوچھا کہ میرے پیش ہونے پر کن دلیلون سے حملہ کیا گیا ہے مین نے اسوجہ سے پوچھنے
مین تامل نہین کیا کہ خود واقف تہی کہ مجھے پیش نہ ہونا چاہیئے تہا نہ پوچھنے کی کوئی خاص وجہ نہ تہی
بہول گئی کہ کسنے پیش کیا مین خیال کرتی ہون کہ لیڈی یون نے مجھے پیش کیا تھا اوس نے
مجھہ سے نہین پوچھا کہ میری شادی ہوگئی ہے یا نہین ۱۸۸۹ء کے آخر مین انگلستان سے ہندوستان
آئی اور ۱۸۸۸ء کے آخر مین میرا خاوند آیا جب ۱۸۸۹ء مین مین یہان واپس آئی تو میرے خاوند
نے مجھہ سے نہین کہا کہ حیدر آباد ریکارڈ مین ہمارے اوپر نہایت شرمناک حملہ ہوا ہے حیدر آباد
ریکارڈ ... کی بیان تین چار ... مین نے سنا اور وہ بہی لکھے ہین مقدمہ ہذا کے اظہار
نے ... مین شادی کے قبل مہدی حسین اپنے لفافون پر مجھے مسس ڈانلی لکھا کرتے تھے مین بہول گئی
کہ وہ مجھے کیا لکھتے تھے صرف وہ موقع جب مجھے اپنے نام کے نیچے درست کرنے کا یاد ہے نکاحنا
... نامہ ہے تمام لفافہ کے اوپر وہ ہی ہجی لکھا کرتی تہی جیسا کہ نکاح نامہ مین ہے-

مین نے سادہ ہجی لفافون پر اوس سال نہین درست کیے کبھی مین وجہ نہین تبلا سکتی کہ نکاحنامہ پر کیون
درست کیے میرا خاوند مجھکو اوسٹیلین کرکے لکھتا تھا گو مین قسم نہین کہا سکتی کہ وہ مجھکو گرٹ روڈ نہین کہا
کرتی تھی مین گرٹ روڈ کے ہجی یون کرتی ہون جی۔ اے۔ آر۔ ٹی ار یو ڈی۔ ای مین نے اپنے خاوند کے
اس ہجی کے صحت نہین کی کہ جسکو وہ بغیر آخری آ نے کے لکھتے تھے اسلیئے اوسکا خیال نہ کیا دستاویز کی
سنجیدگی کیوجہ سے مین نے ڈالی کا لفظ صحیح نہین کیا۔
سوال۔ خیال کرکے کہ نکاح نامہ کا پہلا فقرہ زمانہ۔ ماضی مین ہے دوسرا فقرہ زمانہ حال مین کیا تم
حلف اوٹھا سکتی ہو کہ زبانی رسم اقرارنامہ لکھنے سے پہلے ادا ہوئی۔
جواب۔ نہین۔ اپ میرے خاوند کی تحریر پر بہت زور ڈالتے ہین مین اتفاق کرتی ہون کہ میرے
خاوند کی صرف ونحو خراب ہے اور خیال کرتی ہون کہ وہ اوسیقدر انگریزی جانتے ہین جسوقت مجھسے
شادی ہوئی تھی جسقدر کہ اب وہ جانتے ہین دسمبر ۹۴ء مین ہم لکھنؤ آئے تاریخ اس وجہ سے بیان
کرتی ہون کہ ایک ڈیوٹی کی کتاب مین کل مین نے اپنے تحریر ان اسباب مین ایک تاریخ دیکھی لکھنؤ ۲ ادسمبر ۱۸۹۴ء
مین خود اوس کتاب کو عدالت مین لاونگی یا منگاونگی اور بہی چند غیر ضروری باتین اوسمین لکھی ہین کیدرس
کا یہ بیان کہ ایک یوریشین لڑکا لکھنؤ مین ہم سے ملنے آیا کرتا تھا غلط ہے کم سے کم مجھے یاد نہین مین بالکل
رفیع الدین سے واقف نہین کہہ نہین سکتی کہ کیون خط نمبری ۲ مین اونہون نے لکھا میری سلام مسز مہدی حسن
کو پہونچے بشرطیکہ وہ مجھے پہچانتے ہون اکبر خان کی شہادت میرے ذاتی چال چلن کے خلاف بالکل غلط ہے۔
مین نے سنا ہے اکبر جان نے دو خط گورنمنٹ کو لکھے تھے کہہ نہین سکتی کہ کیون اول خط مین وہ
لکھتے ہین وہ مجھسے واقف تھے اور دوسرے مین انکار ہے مین کہہ نہین سکتی کہ کیون اکبر خان نے
میرے خلاف شہادت دی سوائے اسکے کہ سرور جنگ کے عزیز ہین مین خیال کرتی ہون۔
عطا حسین نے میرے خلاف شہادت اسوجہ سے دی کہ وہ سرور جنگ کے یہان رسوخ حاصل
کرنا چاہتے ہین مین نے لوگون کو کہتے سنا ہے اونہون نے دروغ حلفی کی مگر مین اونکا نام نہین تبلا سکتی
سید حسین نے مجھسے نہین کہا کچھ عرصہ سے مجھے اور اونسے ملاقات نہین ہوئی دو وجہ جو مین رفیع الدین کے
خلاف کہہ سکتی ہون یہ ہین (۱) کہ وہ سرور جنگ کے چچازاد بہائی ہین (۲) کہ اونکو نوکری ملی ہے جو ایک
قسم کی رشوت ہے مین نے نہین سنا کہ اونکو روپیہ رشوت مین دیا گیا مین نے بارہ سو روپیہ کی بابت
کی کچھ سنا ہے مین تحریک کرتی ہون کہ سرور جنگ کو مجھے اور میرے خاندان کو تباہ کرنے کی خواہش ہے
کیونکہ وہ ہمارے دشمن ہین اس مقدمہ کے شروعات سے پہلے مین نے سرور جنگ کی نسبت کچھ

نہین سنا سواے اونکے کو جیان کے قتل [illegible] کے مقدمہ کی بابت مین نہین کہہ سکتی کہ اونکی دشمنی کب
شروع ہوئی مگر یہ مین کہہ سکتی ہون کہ تین چار باتین اونہون نے ہمارے خلاف کی ہین مجھے کچھ نہین یاد ہے
کیا جو انہون نے ہمارے خلاف پمفلٹ کے شائع ہونے سے بیشتر کیا اونہون نے ہمارے خلاف کچھ
نہین کیا جسکا مجھکو علم ہو سواے اسکے کہ وہ مقدمہ رشوت سالار جنگ کو میرے خاوند کے خلاف
چلانے مین شامل کئے گئے تھے مین نے اپنے کونسلی کو اس بارہ مین تعلقات کی بابت سرور جنگ سے
سوال کرنے کو نہین کہا یہ غلط ہے کہ سرور جنگ نے میرے خاوند کو پہلی نوکری دلانے مین مدد کی
مشتاق حسین نے نوکری دلائی ہے مجھے خبر نہین ہے کہ میرے خاوند نے یک خط کرنل لڈلو کو
لکھکر ہمارے خلاف اس پمفلٹ کو شائع کرانے کا الزام دیا ہے مین کوئی وجہ نہین بتلا سکتی کہ محمود بیگ
ہمارے خلاف جھوٹھی شہادت دینے کو اتنی دور بستی سے چلکر کیون آئے مصطفی علی کو بیشک رشوت
دی گئی مگر مین نہین کہہ سکتی کہ کسنے کتنا اور کہان رشوت دی مجھسے بیان نہین کیا گیا کہ اونکو رشوت
دی گئی ہے انکے پاس روپیہ نہ تہا مگر ایک بارگی اونہون نے اپنی سواری کیواسطے گھوڑا گاڑی رکھا۔
مین اونکے جھوٹھے اظہار سے کہتی ہون کہ مصطفی علی کو رشوت دی گئی یہ غلط ہے کہ مین دوستانہ خط بڑے
آغا کو لکھا کرتی تہی دوستانہ کے معنے محبت آمیز کے نہین ہین۔ چھوٹے آغا کے لفظ دوستانہ کے ترجمہ
سے مجھے اتفاق نہین ہے بڑے آغا صاحب کو مین کبھی محبت آمیز خط نہین لکھتی تہی مین وجہ نہین بتلا
سکتی کہ چھوٹے آغا صاحب نے میرے خلاف گواہی دی وے اپنے مرحوم بھائی کو اب کیون بدنام
کرتے ہین مین نہین کہہ سکتی کہ اونکو رشوت دی گئی اونہون نے غلطی کی ہوگی مین نے عبدالکریم کو کبھی تعینات کیا
ہے مین نتیجہ نکالتی ہون کہ انکو رشوت دی گئی اوسنے پیغام بھیجا یا خود آیا کچھ ایسا ہی اور کہا کہ اگر تم
لوگون کے خلاف گواہی نہ دونگا تو میرا گھر چھین جاویگا اوسنے نہین کہا یہ گھر لے لیا جاوے گا مین خیال
کرتی ہون کہ اوس نے خود میرے خاوند کو پیام دیا تہا مین نہین بیان کر سکتی کہ مسٹر رود رائے
عبدالکریم سے اس بات کی کیون جرح نہین کی اور کوئی وجہ عبدالکریم کو رشوت کے الزام دینے کی نہین
ہے مین تحریک کرتی ہون کہ محمد قادری کو رشوت دی گئی ہے یا وہ رسوخ پیدا کرنا چاہتے ہین مین جانتی ہون
کہ وہ بیرام کے پاس اکثر آئے اور بیرم نے اونکو روپیہ سے مدد دی ہے صرف یہی وجوہات محمد قادری کے
[illegible] پیش کر سکتی ہون مین صرف نتیجہ نکالتی ہون کہ اونکو رشوت دی گئی مین نے کسی سے سنا نہین ہے
میں اپنے خاوند کے ساتھ کشمیر گئی تہی وہ مجھکو وہان چھوڑ آئے اور مین وہان ستمبر
[illegible] ہمیشہ سے دوستانہ [illegible] مجھکو اونکے

سطلی مین بڑی دلچسپی رہی مین نے اپنے خاوند پر اونکی سند واپس دلانے کے واسطے بڑا دباؤ ڈالا تھا۔ مسری نگر مین مسٹر رودرا صرف دور وز رہی مین سری نگر مین بمقام منشی باغ رہتی تھی مسٹر رودرا صرف دو دن کشتی پر رہی مجھے یاد نہین ہے کہ وہ کب گئے اور مین نے پھر اپنے خاوند کو زور دیکے لکھا کہ اونکی سند واپس کردین مجھے نہین معلوم تہا کہ رودرا میری ملاقات کو آئے ہین جب وہ سری نگر آئی تب اونہون نے مجھے خط لکھا رفیع الدین ؔمحض غلط کہا جب اونہون نے یہ بیان کیا کہ میری برہنہ تصویر کھینچی گئی ہے مسٹر رودرا نے مجھ سے نہین کہا کہ اس قسم کی میرے پاس تصویرے اور مجھکو یہ کہکر نہین دھمکایا کہ اگر میری سطلی منسوخ نہ کرادوگی مین اوس فوٹو کو استعمال کرونگا مین حلف اوٹھاونگی اور اوٹھاتی ہون کہ کوئی ناجائز تعلق اون دونون مین حیدرآباد مین یا اور کہین نہین ہوا مجھ سے اونسے دوستانہ رہا ہے مین ایک مرتبہ مسٹر رودرا کی دعوت مین شریک ہوئی ہم دوخانی جہاز مین گئے تھے اور لوگ بہی تھے ہم دونون کے اوپر تنہا نہین رہے اور مین نے اپنے تئین اوسکی مرضی نہین چھوڑ دیا محض غلط ہے کہ مسٹر رودرا نے کسی سے یا سید علی سے کہا کہ مین اسکے پاس فعل بد کے واسطے رہی اور۔ بالکل غلط ہے کہ مین کبھی رہی ہون۔

سوال۔ کیا تم بیان کرسکتی ہو تمہاری واپسی سے پیشتر تمہارے خاوند نے تین مہینہ تک شائع ہونیکے بعد پمفلٹ کو کیون چھپایا۔

جواب۔ اونہون نے خیال کیا کہ اسکا دبا دینا تین مہینہ مین ممکن تہا اور یہ کہ مین شرمناک حالات نہ سنون اور نہ اونہون نے میرے دلکو رنج پہنچانا نہین چاہا۔

سوال۔ کیا تم بتلاسکتی ہو کہ مارچ ۱۸۹۲ سے لیکر تم سے الہ آباد مین ملنے تک تم اور تمہارے خاوند مین کیون جدائی رہی۔ بجاے اسکے کہ ملکر اپنی مشترکہ عزت کو بچاتے

جواب۔ اونہون نے مجھسے حیدرآباد آنے سے گو گرمی کی وجہ سے منع کردیا تھا جب تک بالت میری ضرورت نہو مین کوئی وجہ نہین بتلاسکتی کہ مین لکھنو کیون نہین گئی جب وہ بیمار تھے تب مین نے اونکی تیمارداری کے لئے جانے کو لکھا تہا۔ مگر انہون نے نہین مانا کیونکہ وہ ایک دوست کے یہان ٹھہری تہی میرے جانے مین دقت ہوتی سوا اسکے وہ فتح پور اور بارہ بنکی مین برابر دوڑ دہوپ کرتے تھے مین نہین بتلاسکتی کہ میرے خاوند نے لاکلن سے کیون ملنا چاہا جب وہ جانتے تھے کہ وہ مجھ سے عمر بہر نہین ملا۔

سوالات مکرر۔ بیرم ہمارا خاندان سماء نہین اگر کوئی لڑکا غیر حاضر ہوتا ہے تو وہ اکثر اگر مدد کرتا ہے

جرح مسز مہد حسین صاحبہ

مجہے یقین ہے کہ مس الیس ایوانس گیگ نو کے مکان مین ملاقات ہوئی اور موجودہ مکان
مین نہین میرے بدن پر بہت سے تل ہین میرے بائین زانو پر جو تل ہے وہ ٹانگ کے نیچے ہے
جب مین چہوٹا سایہ پہنے ہون تو ممکن تہا کہ وہ تل دکہائی دیا ہو جب مین مہد حسین کی خصت کے
زمانہ مین لکہنؤ مین تہی اور سیر کو جاتی تہی تو مین بند گاری مین جہلملیان بند کر کے جاتی تہی شاید کہلی
گاڑی مین جاتی ہون یوسف الزمان سے اور مجہہ سے عدالت مین سامنا نہین ہوا ہے جو خط
مین نے مہد حسین کو اپنی باپ کی عمر کی غلطی سے اطلاع دینے کو بہیجا تہا اونکو نہین پہونچا مین یہ
خیال کرتی ہون کہ وہ بیچ مین روک لیا گیا مین نہین جانتی کہ فرحت بخش کہان ہے اگر وہی محل
دروازہ ہے تو مین بیشک وہان رہتی تہی میری چار بہنین اور دو بہائی تہے مین نے سنا ہے
کہ ایک بہن اور ایک بہائی مرگیا مجہے مسز نکلس اور مسز ہاجز کی ملاقات کی یاد ہے۔
عدالت سے مخاطب ہوکر۔ مہد حسین نے مجہہ سے کہا تہا کہ سوائے تحصیلداری کی تنخواہ کے
میرے پاس فتح پور مین کچہ زمین ہے مگر مجہے نہین معلوم کہ وہ کسقدر تہی اور اسکی قیمت اور نکاسی کیا تہی
مہد حسین نے نکاحنامہ مین از خود دس ہزار روپیہ مہر باندہا تہا مجہے اسکی نسبت کچہ نہین
کہنا پڑا۔

تقریر مسٹر نارٹن

مقدمہ پمفلٹ حیدرآباد مین ڈفنس کی طرف سے مسٹر نارٹن بیرسٹرایٹ لا کی اسپیچ کا خلاصہ حسب ذیل ہے
منجملہ نو گواہون کے جو اثبات جرم نے بغرض ثبوت اشاعت پمفلٹ کے پیش کئے انمین سے ایک نے
بھی سچ نہین بیان کیا ہے انکے بیانات تمام خاص خاص باتون پر جو جرح کے سوالات ہوئے باہم متناقض
تھے ان گواہون نے بیان کیا کہ پمفلٹ اندر حدود اختیارات رزیڈنسی عدالت کے شایع ہوا اور
کہتے ہین کہ ۱۳- مارچ سنہ ۹۲ء کو حیدرآباد رکارڈ پریس مین طبع ہوئے اور یہ اشاعت قبل از ۱ مئی سنہ ۹۲ء
کے دریافت نہین ہوی تھی جب تک کہ فشر یا کانر نے اسکی بابت مسٹر ہرمزجی سالسٹر حضور نظام سے
بیان نہین کیا تھا اس تاخیر کا سبب بیان نہین ہوا لیکن جو وقفہ اس زمانہ کے درمیان جبکہ کتاب کا طبع
اور شائع ہوتا بیان ہوا ہے گزرا اسمین مہدی حسن کے فائدہ کی غرض سے موقع حاصل کیا گیا تھا-
تاکہ اشاعت کی بابت بہنگم گرھت کرین مسٹر جے ایم نارٹن ہیڈ ماسٹر آل سینٹس انسٹیٹیوشن چادرگھاٹ کو
اڑھائی ہزار روپیہ مہدی حسن نے دیا تھا کہ ثبوت اشاعت کی غرض سے شہادت جمع کرین اس سبب سے
یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مسٹر ستراہی پمفلٹ کا شائع کرنے والا ہے ہنڈرک سے وعدہ ہوا تھا کہ اس اڑھائی ہزار
سے جسکے دینے کا وعدہ مہدی حسن نے نارٹن سے کیا تھا دو سو روپیہ دئے جائینگے حالات یہ تھے
گواہون کی شہادت یہ تھی کہ بہ استثناے مسٹر کانر کے جو اسپتال مین تھے یہ لوگ دھولینڈی ۱۳-
مارچ سنہ ۹۲ء کو پریس مین گئے اور کتاب کو چھاپا اس روز مسٹر فشر بھی اپنا کچھ کام پریس مین چھپوانے کو لائے
تھے یہ شہادت پروف پڑھنے کی بابت تھی مسٹر نارٹن کی راے ہے کہ یہ کام فشر کے لئے ہوا اسکو
باسانی بدل کہدیا کہ سترا کے لئے ہوا ہے کانر بحیثیت منیجر پریس کے پابند تھا کہ مرتہنان پریس کو کامل
حساب دے مگر جاب ورکس کا حساب جو عدالت مین کانر نے پیش کیا اسمین ۱۳ مارچ سنہ ۹۲ء کو پریس
کے کسی کام کا ذکر نہین ہے کانر نے حلفاً بیان کیا کہ پریس واقعی پولیس کی چارج مین تھا اسلئے کہ تعلیقہ ہو گیا
مگر ہمکو دریافت ہوا کہ پولیس کے لوگ جنکو چارج پریس کا اتوار کے روز تھا موجود نہ تھے اور کونسلی نے
عدالت کا خیال رجوع کیا کہ ہنڈرک کو روپیہ دئے جانے اور کانر اور سترا کے لین دین مین کسقدر تناقض
شہادت ہے کانر خود مقر ہے کہ سترا نے پمفلٹ چھاپنے کے لئے بیس روپیہ دیا اور یہ بیان کرتا ہے کہ باقی
تیس روپیہ اسپتال مین وہ بالیسکو دیئے اسکا نام یاد نہین ہے مسٹر نارٹن نے
عدالت سے کہا کہ جس کاغذ کا ذکر ہے کہ اس پمفلٹ کے طبع کرنے مین اسکا استعمال ہوا اسمین اور پمفلٹ
کے کاغذ مین بہت فرق ہے اسمین خود اثبات جرم کے گواہون کا بیان ہے کہ جس قسم کا فلس کیپ کاغذ

مشرس کے سوامی کمپنی کے یہان سے جو کاغذ آیا ہوا وہ چھاپنے والون مین چودہ پونڈ والا ایک ہم چودہ کے علاوہ پونڈ درنی مشہور ہو
اور جس کاغذ پر پمفلٹ شائع ہوئے وہ بیس پونڈ والا ہے کونسلی نے دلیل کی مسٹر سترا کے علاوہ چودہ
پونڈ والا اور کسی کام مین صرف ہوا ہوگا کیونکہ ہنڈرک نے قسم کھائی ہے کہ کچھ کاغذ ڈاکٹر ہیر کے کام چھاپنے
مین صرف ہوا تھا کاٹر نے کونسلی کے سوالات جرح پر قسم کھائی ہے کہ فشر ہیر ے پاس باقی بیس روپیہ نہین
لایا تھا اگر اسکے سابق کے بیان پر جو حلفاً تھا یقین کرین تو یہ عجیب بات ہے کہ اسنے چند ہی لمحہ بعد پھر قسم کھائی
کہ مجھے بیس روپیہ نہین ملا تھا۔

یہ شہادت کس قسم کی ہو اور یہ بات اس مقدمہ مین ضروری ہے کہ مارچ گزشتہ مین چار اتوار تھے یعنی
۶-۱۳-۲۰-۲۷ تھے حیدرآباد رکارڈ پریس کی حاضری کے رجسٹر (کونسلی نے تسلیم کیا کہ یہ نہایت صحت
اور صفائی سے لکھا گیا ہے) مین لکھا ہے کہ چار اتوار مین سے تین اتوار مین زاید کام ہوا ہے یعنی ۶-۲۰-۲۷
کو ہوا تھا لیکن (اور یہ بہت بڑا ثبوت جھوٹ قسم کھانے کا ہے) رجسٹر مین اس کا ذکر نہین ہے جو اتوار
۱۳ مارچ ۹۲ سنہ ۱ع کو پریس مین ہوا تھا یعنی ہمارے اتوار کے روز جیسا کونسل نے کہا کہ تمام اتوار دن سے یہ
عجیب وغریب اتوار تھا یہ عجیب بات ہے اور سمجھ مین نہین آتی ہے کہ اگر اثبات جرم کے بیان مین وقت اور
جگہ مقرر ہے جہان پمفلٹ شائع ہوئے تھے یقین کرین گو ہرگز ان باتون کو یقین نہین کر سکتے لیکن انکا بیان
صحیح نہین ہو کا نر انکا خاص گواہ اشاعت کی بابت کہتا ہو کہ واقعی پریس مین اتوار ۱۳ - مارچ ۹۲ سنہ ۱ کو کوئی کام
نہین ہوا جسکے سبب رجسٹر مین حاضری نہین ہوئی ہم جانتے ہین کہ یہ دن ہنود کے متبرک دنون مین سے نہایت
ہی متبرک دن ہے تو مسٹر نارٹن نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ اس روز کیونکر کام ہوا ہوگا ان سب سے بڑھ کر یہ
وجہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ مسٹر نارٹن نے اثبات جرم کی خوب مدد کی جنھون نے مہدی حسن کا
اڑھائی ہزار روپیہ اپنے ڈب مین رکھا اور جھوٹے حلف کی شہادت پیش کی کہ اسایجا حیدرآباد کی رکارڈ
پریس مین ۱۳ مارچ اتوار کو چھاپے گئے تھے پھر جوزف اور لزبرو کیون نہ شہادت مین طلب کئے گئے
جنکی بابت اور گواہون نے قسم کھائی ہے کہ وہ اتوار کو کام کرتے تھے بیرفشر نے اس عدالت مین جو شہادت
دی ہے اسکے بالعکس ہے جو مرجی کے سامنے بیان کی تھی یہ بھی کہتا ہے کہ قلمی مسودہ کتاب مسٹر احمد
لے گیا تھا اور دیگر آدمی کہتے ہین کہ کتاب پہلے آئی تھی مسٹر بعد کو پریس مین آیا۔

راسن جانو چودہ پونڈ والا کاغذ بھگو رہا تھا اسٹاک پریس مین اور قسم کا کاغذ موجود نہ تھا چونکہ پمفلٹ
بیس پونڈ والے کاغذ پر چھپا لہذا جو کاغذ پریس مین بھگویا جاتا تھا اسکا استعمال پمفلٹ مین نہین ہوا۔
راسن جانو کو اس مہینہ کے تین اتوار دن کی مزدوری بارہ آنہ یومیہ کے حساب سے ملی اسنے بیان کیا

کہ دوہری مزدوری تھی اور ۱۳ مارچ کو ایک روپیہ ملا جسکی وجہ وہ سمجھا نہ سکا۔ ہیڈ رک کا بیان ناقص ہوگیا
ڈر گیا ایک اور پریس لازم تھا اسکی ناداری کی حالت بموجب خود اسکے بیان کے تھی گو اس سے کہا گیا تھا کہ
دکن اسٹینڈرڈ پریس مین ضروری کام کرتا ہے لیکن اسنے جمعرات جمعہ یا ہفتہ کے روز کام نہین کیا یہ عجیب
بات ہے کہ اسنے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع منتخب کیا حالانکہ یہ خود ہندو تھا جس روز ہولی کی تعطیل تھی جو ہندوؤں
مین بہت ہی بڑا ہوا تہوار کا دن ہے مانا لیمونی نے کہا کہ ڈیڑھ سو پرت چھاپے گئے لیکن سوال یہ ہے کہ اور
ڈیڑھ سو کاپی کیا ہوئین جلد بند قسم کھاتا ہے جس کتاب کی اسنے سلائی کی اسکا کوئی ٹائیٹل پیج نہ تھا اس سے تمام
شہادتین پلٹ گئین سعد اللہ نے بیان کیا کہ مین اڈورڈ ریاض مشرا کا اتالیق ہون اسکو اول کتاب بتاتا ہون
اثبات جرم کے کونسلی کی شہادت اور کلکتہ یونیورسٹی کے کلنڈر سے معلوم ہوا کہ مسٹر اردو مین مشاق تھا
اسقدر اردو جانتا ہے کہ مسٹر رودرا نے مسٹر مہدی حسن سے سرکاری ملازمت کے لئے اسکی سفارش
کی اور خود بھی اسکو اپنا اردو محرر مقرر کیا چاہتے تھے کیونکہ مسٹر رودرا کے پاس مقدمات کثرت سے آتے
تھے انمین اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو مین ترجمے کی ضرورت ہوتی تھی مسٹر ٹلسن کی شہادت
سے ظاہر ہوا کہ اثبات جرم نے مقدمہ خوب گڑھ لیا ہے انھون نے بیان کیا کہ سعد اللہ میرے پاس آیا
اور کہا کہ مین نے اس مقدمہ مین جھوٹے اظہار دئے ہین کیونکہ مجھے مشتاق حسین اور مہدی حسن کا
خوف ہے جنھون نے اس جھوٹی شہادت کے عوض مین میری مقتولہ بی بی کے زیورات اور پانچسو روپیہ
بطور رشوت دینے کے وعدہ کیا ہے راما نا پیر اسی حیدر آباد ریکارڈ پریس نے بیان کیا کہ مین قلمی
پم فلٹ پریس کو نہین لے گیا تھا اور میرے بعد فشر پریس مین آئے تھے اور فشر کا بیان ہے کہ مین چیراسی
سے قبل پریس مین آیا تھا راما نا نے اسپتال مین شنبہ کی شام کو کانر سے ملاقات کی تھی اسوقت
کانر نے کہا تھا کہ کل ضروری کام ہونے والا ہے اور جن کمپازیٹرون کا مین نام لیتا ہون انکو خبر دے دو
کہ انکو آنا ہوگا — نین آتا کہ کانر کے پاس سے آکر راما نا کو ایسا وقت ملا کہ اسی شام کمپازیٹرون
کو اطلاع دیدی جسکو ہینڈرک نے خبر دی تھی اور اگر اسنے اطلاع دی تھی تو پھر کیا ضرور تھا کہ راما نا
دوسرے دن صبح کمپازیٹرون کے بلانے کو گیا تھا راما نا انکار کرتا ہے کہ مین دوشنبہ کے روز
بل پریس کو نہین لایا تھا اس سے ہینڈرک کے بیان کی تردید ہوتی ہے
کہ مین نے راما نا کو دیکھا کہ دوشنبہ کے روز بل لایا تھا ان دونون مین سے ایک
ایک بیان غلط ہوگا منیجر بنک کی شہادت سے معلوم ہوا۔ کہ ۱۲ مارچ کو [illegible]
خورد برد ہوئی تھی مگر اثبات جرم کے گواہون نے اظہار [illegible] ئے کہ مشکل کے روز [illegible]

یہ بات غلط ہے درگیا نے کہا کہ مین اتوار کے روز اسٹینڈرڈ پریس کو گیا تھا پریس بند تھا مین فوراً گھر کو واپس آیا اسوقت میری مان نے کہا کہ راماتا چپراسی رکارڈ پریس سے تجھے بلانے آیا تھا پھر گھر سے نکلا لیکن بجاے چودہ پونڈ وزنی کے سوامی کمپنی سے خرید ہوا تھا جس کاغذ پر پمفلٹ بیس پونڈ والا تھا لہذا اس کاغذ پر پمفلٹ نہین چھپ سکتے تھے سیا نانے اظہار دیا کہ مین نے سعد اللہ کو پمفلٹ کا مضمون ایک اردو اخبار مشیر دکن نامے سے پڑھتے اور یاد کرتے دیکھا اور شہادت اثبات جرم ہے جو اشاعت کے بارہ مین ہے مین چاہتا ہون کہ میرا موکل بری کر دیا جائے اور تردیدی شہادت کی بابت مجھے افسوس نہین ہے کہ اوسکو گزرانے دیا کیونکہ ایک شمہ بھی اس شہادت کی تردید نہین ہوئی جو مہدی حسن کے چال چلن کے خلاف دی گئی ہے مسٹر فریدون جی جمشید جی نے مسٹر مہدی حسن کی نیک چلنی کا ثبوت نہین پہونچایا سید حسین بلگرامی نے کہا مین افسوس سے کہتا ہون کہ گواہ نے عدالت مین اپنی بے ایمانی کی صورت پیدا کی انہون نے عمداً صاف صاف دروغ حلفی کی جھوٹ پر جھوٹ بولے کیونکہ انھون نے دیکھا کہ قدم جمانے کی ذرا بھی جگہ نہین ہے اگر سید حسین نے کسی بات کو رد کیا تو اونھون نے خود اپنے کو زمرۂ ایماندار آدمیون سے رد کیا سید حسین کا یہ بیان کہ عطا حسین میرا باغبان تھا محض جھوٹ تھا کیونکہ سرور جنگ نے ثابت کیا کہ سید حسین کا کوئی باغبان نہ تھا اس تردیدی شہادت کا یہ نتیجہ ہوا کہ سید حسین بلگرامی اور سید علی بلگرامی دونون بھائیون مین عداوت ہوگئی اور یہ تردیدی شہادت اس غرض سے کونسلی اثبات جرم نے پیش کی تھی کہ مسٹر مہدی حسن کی نیک چلنی قایم کرے۔

عدالت پانچ بجے شام کو برخاست ہوئی۔

سید حسین بلگرامی نے جو شہادت دی ہے اسکے بعض امور پر مین عدالت کو توجہ دلاتا ہون سید حسین نے بیان کیا ہے کہ مین نے کبھی مسز مہدی حسین کو سر سالار جنگ کے ایوان بلارام مین نہین دیکھا شاید وہ وہان جانے کی عادی ہون مین اس سے واقف نہین ہون۔ طفل علی بیگ نے اس جانے کی بابت زیادہ تر صحت سے بیان کیا ہے یہ کہتا ہے کہ مین نے مسز مہدی حسن کو بلارام کے ایوان مین دیکھا مگر مین نے کوئی بدراہی مسز مہدی حسن اور سر سالار جنگ کی نہین دیکھی شاید میری لاعلمی مین بہت سی باتین ہوئی ہون۔ پھر سید حسین کہتے ہین کہ مین مسز مہدی حسن کے باپ سے واقف نہین ہون لیکن سعا یہ کہا کہ شاید ان دونون لڑکیونکا باپ جنسے مین لکھنو مین واقف تھا مسز مہدی حسن کے باپ کی نسبت اور کوئی شخص تھا سید حسین کہتے ہین کہ مین ان بدنام کرنے والی افواہ سے واقف

جو مہدی حسن کے خلاف ١٨٩٠؁ء مین مشہور ہوئی تھی اور حیدرآباد مین ہر متنفس جانتا تھا لیکن مسٹر
اور مسنر مہدی حسن کو معلوم نہ تھا یہ عجیب بات ہے۔ سید حسین کہتے ہین کہ بازاری افواہ سے
فضیحتہ نہین قایم ہوا مگر دوسرے سوال مین وہ کہتے ہین کہ افواہ سے فضیحتہ ہوتا ہے وہ تسلیم کرتے ہین
کہ پمفلٹ کی اشاعت کے بعد ایک روز وقارالامرا اور سرور جنگ پرانی حویلی کے ایوان مین گئے تھے۔
اسوقت اتفاقیہ پمفلٹ کا ذکر چھڑا وقارالامرا اور سرور جنگ دونون نے بیان کیا کہ یہ اشاعت بہت
ہی دقت دہ ہے مگر سید حسین نے ایک لفظ بھی اُن الزامات کی بابت بیان نہین کی جو اس پمفلٹ مین
لگائے گئے تھے بہرام شہادت دیتا ہے کہ غلام حیدر، قادر عادتاً مسنر مہدی حسن کے مکان کو جاتا تھا
لیکن بیان کرتا ہے کہ صرف پانی پینے جاتا تھا۔ مگر قادر صرف پانی پینے جاتا تھا تو بہرام کا بیان قابل
وثوق ہوتا کیونکہ قادر کو کہین اور پانی میسر نہ تھا جو وہ اپنے مکان سے بعد مسافت طے کرکے مسنر حسن
کے یہان پانی پینے آتا تھا۔ قادر کے اس بیان کی صداقت ہوتی ہے کہ مجھے مہدی حسن کو عرضی
دینا تھی اور مین نے کوشش کی کہ بہرام سوکید ہوا اور بہرام ہی کے متوسط سے مین جعفر حسین کے روبرو
پیش کیا گیا پس بہرام کی شہادت کا تمام حصہ صحیح ہے اور اسکا یہ بیان کہ مین نے بہرام کے حسابات
مین مدد کی اور مین نے جعفر حسین کو مسنر مہدی حسین کو سینے لگاتے دیکھا اور یہ دیکھا کہ دونون ایک
ساتھ کوٹھری مین گئے۔ یہ بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ وہ کوٹھری مین تنہا کیون گئے تھے۔
بیشک وہ دعا مانگتے تو نہین گئے تھے۔ بہرام نے بجاے اسکے کہ قادر کی شہادت کی تردید کرتا ثبوت
دیا ہے کہ قادر برابر مہدی حسن کے مکان کو جاتا تھا۔ بہرام انکار کرتا ہے کہ مین شہر کے ایوان سر سالار جنگ
مین کبھی نہین گیا اور کبھی مین نے سر سالار جنگ دوم کو مہدی حسن کے مکان پر آتے نہین دیکھا تھا۔
یہان کا اخیر حصہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ مسنر مہدی حسن نے خود تسلیم کیا ہے کہ سر سالار جنگ دوم دوبار میرے
مکان پر تشریف لائے مسٹر انور آر بی نے اپنی ابتدائی اسپیچ مین بیان کیا ہے کہ سید علی بلگرامی پمفلٹ کی
تہ مین ہین تاہم سید علی طلب کیے گئے کہ مسنر مہدی حسن کی بدچلنی کی شہادت کی تردید کرین۔ خوب جانتے تھے
کہ سید علی کیا کہنے والے ہین مسنر مہدی حسن کی غرض سید علی کو گواہ کے کٹہرے مین طلب کرنے سے یہ تھی
کہ انکو محض حیران اور پریشان کرین۔ اس گواہ سے جو سوالات ہوئے انپر غور کرنا چاہیے جو گواہ مسنر مہدی حسن
کی نیک چلنی کا ثبوت دینے کے لئے طلب کیا گیا تھا سید علی سے سوال ہوا کہ کیا تمنے مسنر مہدی حسن
کی ذاتی مہربانی سے کبھی کیفیت اٹھائی ہے انھون نے جواب دینا کہا نہین پھر سید علی سے سوال ہوا کہ تمنے وزیر یا
نر ہٹ کو اطلاع دی تھی کہ تم مسنر مہدی حسن کی بدچلنی کا کیا حال جانتے ہو سید علی نے کہا کہ مین نے

بمبئی مین وزیر سے سرا سری اسکا ذکر کیا تھا مگر رپورٹ نہین کی تھی یہ یاد رکھے کہ مشتاق حسین حکومت پر تھے اور
واقعی وہ وزیر اور نظام کی جانب سے تھے اور یہ خیال کرکے مہدی حسن خود ایک جان دو قالب مشتاق حسین سے
تھے۔ سید حسین صرف حیدرآباد سے باہر نکال دئیے جاتے اگر اوس واقفیت کی وزیر یا رزیڈنٹ سے رپورٹ
کرلے۔ وزیر نے چندروز ہوئے اپنی شہادت مین صاف صاف بیان کیا ہے کہ مین خاموشی سے ستر اکو حیدرآباد
سے باہر نکال دیتا اور اسکو شک سے بھی بریت کا موقع نہ دیتا یہی حالت سید علی کی ہوتی اگر مہدی حسن کو
ناراض کرتے جبکہ مشتاق حسین حکومت پر تھے۔ مسز مہدی حسن نے جعفر حسین کو اوٹاکمنڈ مین خط بھیجا اور تین
سو روپیہ قرض مانگا۔ جعفر حسین سید علی کے پاس دوڑے آئے کہ مین یہ روپیہ کیونکر بھیجون کسی طرح یہ سمجھ مین
نہین آتا ہے کہ مسز مہدی حسن سے کیون یہ روپیہ طلب کیا جبکہ وہ باسانی اپنے شوہر سے لے سکتی تھی
علی الخصوص مسز مہدی حسن نے بیان کیا ہے کہ مین نے ہمیشہ اسکا ثبوت دیا ہے کہ بڑے چاہنے والی اور
نیک بی بی اپنے شوہر کی تھی۔ مسز مہدی حسن نے جعفر حسین سے روپیہ طلب کرنے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ شوہر
سے ہزار روپیہ لے چکی تھی اسوقت ا و ر روپیہ کے لیے شوہر کو ستانا منظور نہ تھا۔ یہ وجہ محض لغو ہے اسکے
صرف ایک ہی معنی لگا سکتے ہین مسز مہدی حسن کی بہت سی لیڈیان دوست تھین جنکا ذکر ہوا ہے ایسی مین ملتی
جلتی تھین تعجب ہے کہ ان مین سے ایک بھی تصدیق بیان کیواسطے طلب نہین کی گئی۔ مہدی حسن نے
مسز مہدی حسن کی آبرو بچانے کے لئے بہت کچھ کوشش کی ہے اسیواسطے جعفر حسین کی شہادت
پیش کی یہ وہ شخص ہے جو دغابازی کے جرم مین تین مہینے کے لئے قید ہوا تھا اور دوا کے طور پر برانڈی
ا[illegible] سکی شراب پیتا ہے بس ایسی شہادت مہدی حسن نے اپنی بی بی کی نیکنامی کے محفوظ رکھنے
کے لئے پیش کرائی ہے مسز مہدی حسن قسم کھاتی ہین کہ مین اپنی ہمشیرہ مسز مس ہاجنہ کی بدچلنی سے
واقف نہ تھی اور نہ یہ جانتی تھی کہ راجہ گیور تھلہ سے اسکا کیا تعلق تھا مسز مہدی حسن نے بیان کیا ہے
کہ مسز ہاجنز اب زندہ ہونگی وہ کیون نہین اسکے چال چلن کے ثبوت کے لئے طلب ہوتین
کیون نہین اسکا بھائی ایڈ[illegible] س مقدمے مین شہادت دینے کے لئے طلب ہوا مسز مہدی حسن
کی مجال نہ تھی کہ وہ انکو بلاتین کیونکہ وہ جرح کے سوالات کی جو انسے کئے جاتے برداشت نہ کرتے کیور اسن
انکا قدیم دوست اور مسٹر ایجاو کا تھا مسٹر ایجلو نے بہت مہربانی کی اور بطور گواہ بریت جرم اس گواہ کے منسوخ
دئیے کیور اسن نے لکھنؤ مین بیان کیا تھا کہ مین گرٹرو ڈ ڈانلی اور مسز ہاجنز سے واقف ہون کہ یہ
مشہور رنڈیکن عورتین ہین انسے چاہا کہ اپنے پرانے رجسٹر مین انکے نامون کو دیکھون انھون نے بعد کو کہا
م رجسٹر مین نہین پاتا ہون تاہم انھون نے حلفیہ بیان مجسٹریٹ لکھنؤ کے اجلاس مین داخل کیا

اور اپنی طرف سے اسمین اور بھی واقفیت ظاہر کی اب وہ بیان اثبات جرم کی طرف سے آیا ہے اور ایجلو
کو جھوٹا کہتا ہے اس بڈھے اپاہج نے اُس مہربانی کی جو مسٹر ایجلو نے اُسپر لکھنؤ مین کی تھی یہی ممنونی ظاہر کی کہ یہ
کیور اس اب بیان اثبات جرم کی طرف سے آیا ہے اور بقول کونسلی کے مسٹر ایجلو کو جھوٹا کہتا ہے کیور اس
بیان کرتا ہے کہ مسٹر ڈاتلی اور اُسکی بیٹی ۱۸۷۰ء مین پنجاب کو چلے گئے تھے اور ۱۸۷۲ء تک لکھنؤ کو نہین
آئے تھے مسز مہدی حسن نے اُس سے انکار کیا اب کسکا بیان صحیح ہے دو مین سے ایک بیان
جھوٹا ہوگا مگر بہتر ہے کہ دونون ہی خارج ہون کہ جھوٹے ہین کیور اس نے کہا کہ جب مین حلفیہ بیان لکھ رہا تھا
تو دو اجنبی شخص میرے مکان کو آئے اُنکی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ منشی ہین اور تجویز کیا کہ حلفیہ بیان
مین ترمیم ہو اُنکا یہ نام نہین بیان کرسکتا اور نہ کچھ اور آگاہی دیسکتا ہے کہ یہ کون اُسکے مہمان تھے مگر
ممکن ہے کہ یہ دونون مہدی حسن کے مرسلہ تھے یا کم از کم اُنمین سے ایک بہرصورت غالباً عباس علی تھا
یہ وہ شخص ہے جسنے بہت کچھ شہرت اُس کارروائی مین حاصل کی جو اصغر جان اور مہدی حسن کے درمیان
ہوئی مہدی حسن نے انکو کورٹ آف وارڈس کا روپیہ دیکر کام لیا یہ روپیہ بیوہ اور یتیمون کا تھا جس روپیہ کو
مہدی حسن نے لکھنؤ مین لوگون کو رشوت دینے مین فیاضی سے صرف کیا۔ سرور جنگ شہادت دینے کو
کیون طلب کئے گئے کیا واقعی یہ امید تھی کہ وہ اُس شہادت کی تردید کرینگے جو دربارۂ مسٹر مہدی حسن
کی بدچلنی کے دی گئی تھی۔ نہین۔ اثبات جرم جانتا تھا کہ وہ کیا شہادت دیگا اور جو لوگ شہادت دینے کو
جو طلب کئے گئے تو کس غرض سے طلب کئے گئے تھے سبب یہ تھا کہ اُنکو پریشان اور خفیف کرین سرور جنگ کو
خود اس صورت کا حال کچھ بھی معلوم نہ تھا محض سمعی واقفیت تھی جب سرکاری طور سے وزیر نے چاہا کہ جو کچھ
جانتے ہو بیان کرو تو انھون نے وزیر کو اطلاع دی کہ اگر مین لکھنے پر مجبور کیا گیا تو میری تحریر مسز مہدی حسن
کے مفید نہوگی تب وزیر نے دھمکی دی اور کہا کہ اگر تمنے میری مفید نہ لکھا تو مین انگلستان سے بیرسٹر طلب کرونگا
گو میرے بیس لاکھ ہی روپیہ کیون نہ صرف ہون تب سرور جنگ نے کہا کہ اگر مین نے جھوٹ لکھا تو تمہارا
عہد حکومت بحیثیت وزیر کے بہت دن قایم نہ رہیگا۔ مسٹر ارڈلی نارٹن نے وزیر اور سرور جنگ کی
گفتگو پر ہز ہائنس کو توجہ دلائی ہے اگر ہز ہائنس کبھی اسکو پڑھین اور یہ بیان ہوا تھا کہ سرور جنگ اس فریق
سے ہین جو وزیر کی تبدیلی چاہتا ہے اگر یہی بات ہے تو وزیر کیون ابتک اپنے عہدے پر قایم ہین سرور جنگ
کو اُس چٹھی کے لکھنے کی کافی وجہ تھی جو انھون نے وزیر کو لکھی تھی اور اسمین صحیح حال بیان کیا جو کچھ وہ جانتے تھے
سرور جنگ سے چاہا کہ رسید پیش کرین جسکی نسبت اثبات جرم نے کہا تھا کہ سرور اُنکے پاس ایک رسید کی
رسید ہے جو انھون نے یوسف الزمان کو اُنکی شہادت کی رشوت مین دیا گو مسٹر رودسا نے ادنےسے ادنے باتون

تقریر مسٹر نارٹن

ایک بھی سوال نہین کیا گو مسٹر نلسن جب سرور جنگ کی جانب سے آئے اور بیان کیا کہ نواب سرور
کے پاس کوئی ایسی رسید نہین ہے جو مسٹر رود را کو تسلی اثبات جرم نے کہا کہ مین مسٹر نلسن کا بیان قبول نہین کرتا
سرور جنگ سے حلفاً اظہار ہوگا اصل یہ ہے کہ یوسف الزمان نے ڈانلیون کی بابت اپنا اظہار کین پہلے
دیا تھا کہ ہمنے اسکا نام بھی نہین سنا تھا انھون نے گلکشربانداکے نام چٹھی مین گرٹروڈ ڈانلی کا حال صاف
صاف لکھا تھا جو کچھ انکو معلوم تھا یوسف الزمان زمیندار ہین انکو یقین کرنا چاہیے کہ روپیہ یا پیسہ کوئی
نہین دیا جا سکتا ہے انکی شہادت مین بجز ایسی لغزش نہین ہوتی اور مین مسٹر الوراسلی سے شرط کرتا ہون کہ
یوسف الزمان کی شہادت کو کامیابی سے لغزش نہ دے سکین گے بیان ہوا ہے کہ سرور جنگ کے چچا کی
بی بی نے مسز مہدی حسن سے ملاقات کی سرور جنگ کے چچا کی بی بی ہی نہ تھی آنکی صرف آشنا تھی اور
کچھ عجب نہین ہے کہ چچا کی آشنا مہدی حسن کی آشنا سے ملاقات کرے ہر شخص جانتا ہے کہ حیدرآباد سرکار کو
پرچے جسمین مہدی حسن کے چال چلن پر اعتراض ہوا تھا ہم سمجھنے مین کیسی مشکل ہوئی تھی مسٹر مہدی حسن
نے قطعی انکار کیا ہے کہ جو اعتراض اخبار مین ہوے ہین انسے بالکل واقف نہ تھا مگر سرور جنگ نے حلفاً بیان
کیا کہ مہدی حسن نے مجھسے التجا کی تھی کہ سلیمان سے میری سفارش کر دو اس سے بڑھکر دروغ حلفی ہوسکتی
کہ مہدی حسن نے بیان کیا تھا کہ مین ڈیورنیڈ کی تحقیقات ۱۸۸۹ع سے واقف نہ تھا یا جب مسٹر سلیمان نے
اعتراض کیا تھا بیان ہے کہ ساجد بیگ کو شہادت کے لیے رشوت دی گئی یعنی محکمہ جوڈیشل مین انکے
عہدے کے لیے سفارش کی گئی یہ الزام غلط ہے سرور جنگ نے وزیر کو اطلاع دی یعنی اس وزیر کو
جسکی نسبت بیان ہے کہ سرور جنگ بیخکنی چاہتے تھے کہ بعض وجوہ سے مین اپنے بھائی کو سر خورشید جاہ کی ملازمت
مین رکھنا نہین چاہتا جہان فی الحال وہ ملازم ہے تب وزیر نے سرور جنگ سے کہا کہ تم اپنے محکمہ مین
رکھو تو سرور جنگ کو یہ منظور نہ تھا لہذا انھون نے سفارش کی کہ ساجد بیگ جوڈیشل محکمہ مین مقرر ہون۔
حیدر حسین جو مہدی حسن کے حقیقی چچا کا بیٹا تھا خود گرٹروڈ ڈانلی کا عاشق تھا کیون نہین یہ گواہ کے
کٹہرے مین لایا گیا قلم انداز کرنے کی خطائین اس سے بڑی ہوئی تھین ہین کہ جس سے حیدر حسین
مسز ہاجرہ اور اسکے بھائی کی شہادت مسز مہدی حسن کی شہادت کے ساتھ نہین لی گئی
مسٹر مہدی حسن نے قابل تسکین امر یہ نہ سمجھا کہ جب شادی ہوئی تھی تو اسوقت اپنی عمر کیون پندرہ برس
قرار دی یہ خود غور کرنے کی بات ہے کوئی شخص ہندسہ سے واقف نہ تھا جو اس نے بدلا اور نکاحنامہ
مین پندرہ برس قرار دی جسکی نسبت اسنے شہادت مین کہا تھا کہ نکاحنامہ مین پہلے سترہ برس لکھے
ہوئے تھے یہ ترمیم خاص وجہ سے ہوئی تھی تاکہ لوگون کو یقین کرائے کہ ایسی کم عمر زمانہ مین جب پندرہ برس

ی عمر نہ تھی کہ جو اسقدر رغبت سے مردون سے بگڑ گئی ہو جسکا بیان بر نیت جرم کی طرف سے ہوا ہے شہادت یہ ہے
ہر ہے کہ اُسنے قریب ایک درجن مردون سے صحبت او رہمبستری کی مسٹر رودرا انکار کرتے ہین کہ میری
بستری نہین ہوئی لہذا ہم اُنکو اس زمرے سے خارج کرینگے مگر اور تمام اشخاص نے اس سے ہمبستری کی
کا ثابت کچھ ثبوت شہادت سے ہے جب اُسنے اپنی عمر سترہ سے بدل کر پندرہ برس لکھی تھی تو شوہر نے
اسکو کہا کہ مین چاہتا تھا کہ تیری عمر بیس برس کی ہوتی تو شادی پر کوئی اعتراض نہوتا اسلئے کہ میری عمر زیادہ ہے واقعی
اسکی عمر انیس برس کی تھی کیونکہ یقین نہین آتا ہے کہ اُسنے ایسی اوایل عمر آٹھ برس مین تعلیم کی ترقی کی ہو
جیسا کہ لا مارٹینر لکھنؤ کے اسکول لڑکیون کی رپورٹ سے ظاہر ہے ایولنش کے خاندان کے لوگ لکھنؤ مین
۱۸۷۲ء مین رہتے تھے وہ کہتے ہین کہ گر ٹرود کا باپ کپتان نہ تھا نہ آنریری کپتان تھا گو مسٹر انور آرڈی نے اپنی
ابتدائی تقریر مین بیان کیا تھا کہ گر ٹرود کا باپ کپتان تھا لاک لن کے اظہار مین کچھ لغزش نہین ہوئی اُسکے
بیان تعلق آشنائی اور دیگر بیانات مین کچھ فرق نہین آتا مسٹر مہدی حسن نے مہدی حسن کے بیان کی
تردید کی ہے کہ باہم کسی شادی مین ملاقات ہوئی تھی کیونکہ مسٹر مہدی حسن کا بیان ہے کہ مین بجز
اپنی شادی کے اور کسی کی شادی مین شریک نہین ہوئی اور مہدی حسن سے ایک شخص نے میری ملاقات
کرائی جسکو مین نہ جانتی تھی یہ ملاقات قیصر باغ کے جلسہ مین کرائی تھی اور اسطرح ملاقات نہین کرائی گئی
جسطرح وہ خود کہتے ہین مسز مہدی حسن کہتی ہین کہ مین نے لوبی گنج کے ایک مکان کرایہ مین تھی جو کہ
مہدی حسن نے کرایہ پر لیا تھا اسکے ساتھ کوئی عورت محافظ یہان نہ تھی اور یہان پر ایسے لوگ آتے تھے
جیسے شجاع علی و حمایت علی اور دو اور تھے اور اسطرح کی طرز بود باش کو اُسنے مکروہ نہین جانا مہدی حسن کے
بیان کے مطابق کہ گر ٹرود کا باپ شادی کے قبل مرگیا تھا اسکی بعد کو تردید ہوئی اور حلفاً بیان ہوا ہے
کہ جب مہدی حسن سے شادی ہوئی تو گر ٹرود کا باپ زندہ تھا اُسکا باپ زندہ تھا تو کیون نہین شادی
مین آیا اس سے سمجھا گیا ہے کہ وہ شادی کے برخلاف تھا اور ایک بہت بڑا فرق تحریر نکاحنامہ مین ہے
کہ آیا قبل از شادی یا بعد شادی کے لکھا گیا اور آیا اُسوقت دستخط ہوئے یا اور وقت ہوئے تھے کیونکہ
مختلف اشخاص نے مختلف روشنائی کا استعمال کیا ہے یہ معاملات بہت احتیاط سے غور کرنے کے
قابل ہین تاکہ اصلیت نکاحنامہ کا نتیجہ حاصل ہو مہدی حسن کا خط کاغذ نمبرہ ثابت کرتا ہے کہ مسز مہدی حسن
نے سرسالار جنگ دوم سے ہمبستری کی بجز اِس بیان کے کہ یہ بیگم چھٹی ہے مسز مہدی نے اُسکا
نہایت قابل تسکین نہین سمجھا یا ہے۔ آخر مین مسٹر ارڈلی نارٹن نے کہا کہ یہ مقدمہ بربنائے اختیارات
کے خارج ہو جائیگا مگر مین اور مسٹر انور آرڈی چاہتے ہین کہ مجسٹریٹ اوپر صحت بیانات پمفلٹ رائے دی اندر دے

نکاحنامہ جعلی ہے کوئی شادی انمین کبھی نہین ہوئی اور شجاعت علی نے جو شہادت دی صریح دروغ حلفی ہے خاص الزام اور منشاء پمفلٹ کا بہت کچھ ثابت ہوا ہے اور اگرچہ جیسا بیان ہے کہ قبل شادی کے اُسکا مذہب بدل گیا تھا تب بھی شریعت اسلام سے یہ شادی ناجایز ہے کیونکہ اسمین عیرت سے شادی جایز نہین ہے وزیر نے مناسب کارروائی نہین کی کہ سابق کے حالات مسز مہدی حسن کے دریافت کرتے جیسا کہ سر مارٹمر ڈیورنڈ نے چاہا تھا وزیر بقول خود مشتاق حسین کے ہاتھون مین سپرد تھے انھون نے جو کارروائی کی کم از کم اُسکی نسبت یہی کہہ سکتے ہین کہ بے عقلی کی تھی شجاعت علی اور اقبال علی کے اظہار سل سے بالکل نمایان ہوگئے یہ مشتاق حسین کی بدانتظامی تحقیقات کے سبب سے ہے کمال افسوس ہے کہ وزیر نے اپنے کو مشتاق حسین اور مہدی حسن ایسے لوگون کے ہاتھ مین سپرد کیا جب گورنمنٹ کی تحقیقات ہو رہی تھی تو مہدی حسن وقار الامرا سے مراسلت کر رہے تھے اگر مہدی حسن نے وقار الامرا سے کہدیا کہ کرنیل لڈلو کی تحقیقات سے مجھے ضرر پہونچا ہے تو معلوم ہوا کہ مہدی حسن نے دروغ حلفی کی اونھون نے بیان کیا تھا کہ پمفلٹ کی بابت جو تحقیقات گورنمنٹ کی جانب سے ہو رہی تھی اس سے مین ناواقف تھا اس بیان کے بعد بریت جرم کے مقدمہ کا خاتمہ ہوا۔

تقریر مسٹر انوار ڈی

مسٹر انوار ڈی بیرسٹر ایٹ لا کونسلی اثبات جرم مقدمہ پمفلٹ نے ذیل کی تقریر بیان کی۔

مجھے امید نہ تھی کہ یہ مقدمہ جو ۲۹۔ اگست سنہ ۹۲ء کو شروع ہوا تھا اسمین آج تک عدالت کا وقت صرف ہوگا میرے عالم دوست مسٹر نارٹن نے اپنے خاتمہ کی تقریر مین سخت کلامی کی ہے۔ مقدمہ کا ثبوت گواہون کو سخت خطابون سے یاد کرکے نہین ہوتا ہے۔ مثلاً دروغ گو جعلساز۔ قاہرہ کی کسبیان وغیرہ ایسے الفاظ سے شاید وہی لوگ خوش ہوئے ہونگے جو مسٹر نارٹن کے گرد انکی باتین سننے کو جمع ہوئے مین مقدمہ کو کچھ فائدہ نہین پہونچا یا ہے بہت سی شہادت اس مقدمہ مین جمع ہوئی جسکا بہت سا حصہ قابل داخل کرنے کے نہ تھا کیونکہ بے محل ہے اور اسی وجہ سے داخل نہوتا مسز مہدی حسن کی عظمت اور غیر عصمت کا اس مقدمہ کی تنقیحات سے کوئی واسطہ نہین ہے تنقیحات کی بحث مین شہادت لی جاتی باقیماندہ کو خارج کرنا لازم تھا۔ ملزم پر یہ الزام ہے کہ اُسنے مہدی حسن کو بدنام کیا۔ پمفلٹ مین بیان ہے کہ مہدی حسن کی شادی کسی نہج یا طریقے سے نہین ہوئی اور مہدی حسن نے اپنی بی بی سے سر سالار جنگ سے اپنی ذاتی ترقی کی امید مین کسب کرایا یہ نہایت سنگین الزام ہے جسپر مجسٹریٹ کی رائے درکار ہے سید حسین بلگرامی"

سید علی یا سرور جنگ جانتے تھے یا گذشتہ حال اس تذکرہ بالا حرب عورت کا سُنا تھا وہ بالکل بے حقیقت ہے
کیونکہ وہ آگے نہیں بڑھے اور عدالت کو اطلاع نہ دی کہ وہ کیا جانتے تھے مہدی حسن پر پمفلٹ میں الزام ہے
کہ اُسنے اپنی بی بی سے سر سالار جنگ دوم سے کسب کرایا اور جعفر حسین کی نسبت بیان ہے کہ یہ ایک
ادنے افسر تھا جسنے مسز مہدی حسن کی ذاتی مہربانی سے لطف اٹھایا اس پمفلٹ مین جو کچھ بیانات
بدنامی کے ہین انکا ثبوت ہو تو ملزم بری ہوگا لائق کونسل نے کہا کہ یہ خیال کیا جائے کہ اس پمفلٹ کا
ہر ایک بیان صحیح ہے حسن نظیرہ کا میرے عالم دوست مسٹر ارڈلی نارٹن نے حوالہ دیا ہے اُن سے
تمام باتون کا ثبوت درکار ہے اور اگر تمام باتون کا ثبوت نہوا تو اُسکا نتیجہ مفید اثبات جرم کے پیدا ہونا
چاہیے وہی انگلش قانون ہے بلکہ بموجب قانون ہندوستان کے ملزم کو تمام الزامات ثابت کرنا چاہئے
شہادت ان باتون پر محدود ہوئی جنکا ذکر پمفلٹ مین ہے اسمین مسٹر مہدی حسن کی گذشتہ زمانہ
کی کارروائی شریک نہ کرنا چاہیئے تھا ہر ایک بدنام کرنے والا بیان جو پمفلٹ مین ہے اُسکا ثبوت درکار ہے
اُسکا ثبوت نہین ہوچکا ہے کہ کبھی باقر حسین کے پاس مسز مہدی حسن تھین اور یہ بھی ہرگز ثابت
نہین ہے کہ تمام آدمی جو شریک جائنٹ اسٹاک کمپنی کے ہین انکا کوئی نامناسب واسطہ مسز مہدی حسین
سے تھا جو چھوٹا سا بیان پمفلٹ مین مذکور ہے ثابت نہین ہوا اسپر ہمسے کہا گیا ہے کہ دوسرا شخص جسکی
حفاظت مین یہ ہو وہ شجاعت علی تھا لیکن اسکے ثبوت مین کوئی شہادت نہین ہے جو گواہ شجاعت علی کے
تعلق کی بابت تھا سید حسین بلگرامی ہے اسنے کہا کہ مینے سُنا تھا کہ شجاعت علی کا تعلق گرٹروڈ ڈانلی سے تھا
یہ شہادت محض ناقص ہے بعد کو یہ بیان ہوا کہ یہ اور کئی اشخاص کے تحت مین رہی اب ان اور اشخاص
کی بابت شاید یہی شہادت کا تعلق نہین ہے یوسف الزمان کے بعد مسٹر ارڈلی نارٹن مسٹر ہرود راپر
طعنہ زن ہوئے کیونکہ انھون نے سید علی بلگرامی سے سوال کیا تھا کہ کیا تمنے کبھی مسز مہدی حسن
کے ساتھ ذاتی لطف اوٹھایا یہ سوال پمفلٹ کے فقرہ کے بموجب کیا گیا تھا سرور جنگ بھی اس
غرض سے طلب ہوئے تھے کہ کیا وہ کچھ گرٹروڈ ڈانلی کا حال جانتے ہین جیسا کہ انھون نے اپنی چٹھی موسومہ
ذریرین بیان کیا تھا جو شہادت مین پیش ہوئی اسپر اعلانیہ مہر غلطی کی تھی سر سالار جنگ کے معاملہ مین صرف
دو گواہ ہین اور ایک کاغذ ہے یعنی عبد الکریم اور مصطفےٰ علی ہے اور مسٹر مہدی حسن کا خط ہے جو سر
سالار جنگ کو بھیجا تھا علاوہ اسکے مسٹر نارٹن نے بیان کیا کہ طفیل علی بیگ نے کہا ہے کہ مین نے
سر سالار جنگ کی دعوتون مین مسز مہدی حسن کو دیکھا بس خیال کیا کہ جو لیڈی سر سالار جنگ کے
ساتھ دعوت کھاتی ہے اس سے وہ نامناسب ارتباط رکھتی تھی اور کوئی مسز لیسڈم کے پاس

محفوظ نہ تھی طفیل علی کی شہادت سے ثابت نہوا کہ سر سالار جنگ مسز مہدی حسن سے مرتکب
بھی نامناسب حرکت کے ہوئے اسکے بعد بریت جرم نے عبدالکریم مصطفے علی کی شہادت اور مسٹر
مہدی حسن کے خط پر جو سر سالار جنگ کو لکھا تھا بھروسہ کیا ہے کہ یہ ثابت کرین کہ سر سالار جنگ گنہگاری
کا تعلق مسز مہدی حسن سے تھا ان دونون نے کہا کہ جب سے مقدمہ پیش ہوا ہے ہم نے کسی سے
ذکر نہین کیا ہے کہ ہم سر سالار جنگ کی نامناسب حرکت کا کیا حال جانتے تھے جو مسز مہدی حسن سے
کی تھی لہذا پمفلٹ لکھنے والے کو ان گواہون سے ذریعہ واقفیت کا نہ تھا اول گواہ کون تھا عبدالکریم
ایک نوکر سر سالار جنگ کا پندرہ روپیہ ماہواری پر تھا یہ اپریل ۱۸۸۲ء مین سر سالار جنگ کا نوکر ہوا تھا
جن واقعات کا وہ ذکر کرتا ہے اگست ۱۸۸۳ء مین ہوئے عالم کونسلی نے بیان کیا کہ اس قسم کے لگ
ایسے نہ تھے جنسے سر سالار جنگ مرحوم راز کی بات بیان کرتے اس گواہ کے بیان کی مصطفے علی کے
بیان سے کامل تردید ہوتی اور اسنے خود بھی اپنے بیان کی تردید کی ہے عبدالکریم کی شہادت اپنے بیان مین
مشرقی طریقے کی نہین ہے بلکہ قطعی قابل یقین نہین ہے ہم سے کہا گیا ہے کہ عبدالکریم کی تنخواہ بہت عرصہ
پہلے مقدمہ کی تحقیقات سے رک گئی تھی جب سے مہدی حسن معطل ہوئے اسکی باقی تنخواہ دینے کا
حکم ہوا ہے اسنے قسم کھائی کہ مقدمہ دایر ہونے کے قبل مین نے کسی سے کچھ حال نہین بیان کیا آخر
باقیات تنخواہ کی بابت دو عرضیان دین اور سر سالار جنگ نے جو مکان اسکو دیا بعد کو چھین لیا گیا
اب یہ باقیات تنخواہ پانے کی بعد آیا ہے اور اپنے مرحوم آقا کے اعزاز کے خلاف بیان کیا ہے جسکا
ذکر اسنے کسی سے نہین کیا جب سے سر سالار جنگ نے قضا کی تھی اس گواہ کی شہادت موجودہ مذکورہ بالا
بالکل خارج ہوئی عبدالکریم نے کہا کہ مین نے پہلے مسٹر ایجلو سے بیان کیا تھا اور بعدہ یہ کہا کہ مین اُنسے واقف
نہ تھا جب تک کہ مین نے انکو عدالت مین نہین دیکھا ہے اسکی بابت اقل درجہ یہی کہ سکتے ہین کہ یہ عجیب
بات ہے مصطفے علی نے کہا کہ کئی آدمیون سے میری باتین ہوئین انھون نے کہا کہ سر سالار جنگ مرحوم
کا سابقہ مسز مہدی حسن سے تھا اور سر سالار جنگ نے معتمد طور پر خود مجھ سے کہا تھا کہ میرا
ساتھ اُس سے ہوا یہ شہادت لایق تسلیم نہین ہے پمفلٹ مین بیان ہے کہ سر سالار جنگ کا نامناسب
سابقہ مسز مہدی حسن کے ساتھ اُنکے شوہر کی رضامندی اور چشم پوشی سے ہوا۔ اگر یہ سچ ہے تو
سر سالار جنگ پر جرم زنا کا عاید نہین ہوتا کیونکہ ہم سے کہا گیا ہے کہ اسکا شوہر رضامند تھا سچ بولنا کامل ثابت
ایک مقدمہ تاوان سے ہے تو سر سالار جنگ پر یہ تا نظیر عاید نہین ہے مسٹر الورٹانی نے بیان پر عدالت
سے معافی چاہی کہ بہت سی شہادت جو اس معاملہ مین لی گئی لازم نہ تھی اگر سر سالار جنگ زندہ ہوتے تو انپر مقدمہ

دایر نہ ہو سکتا کیونکہ اس مقدمہ مین بیان ہوا ہے کہ انکا جو سابقہ زیادہ مہدی حسن کی رضامندی اور
چشم پوشی سے رہتا ہے قاعدہ مصطفے علی کے بیان پر عاید ہو سکتا ہے کہ منیر الملک نے اس سے کہا تھا
کہ مین نے مسز مہدی حسن کو سر سالار جنگ کے پلنگ کے کمرہ مین دیکھا تھا مسٹر انورارٹی نے بیان
سوال کیا کہ کیا کوئی عدالت اس قسم کے بیان کو تسلیم کرلے گی جو ایک عورت کی آبرو ریزی کے لئے ہوا ہو
مصطفے علی نے بیان کیا کہ مین نے مسز مہدی حسن کو ایک صبح سر سالار جنگ کے کپڑے پہنے کمرہ
مین دیکھا کہ وہ ایک تھیلی اپنے نوکر بہرام کو دیتی تھین جب مین نے دریافت کیا کہ تمہارا شوہر کہان ہے تو
کہا کل رات وہ چلا گیا تھا یہ خود اسی کا بیان ہے اسکی صداقت اور کسی نے نہین کی ہے بہت کچھ اسکی
تردید حلفاً مسز مہدی حسن نے اور خود بہرام نے کی ہے دلیل کے لئے اگر مان لین کہ مسز مہدی حسن
سر سالار جنگ کے ساتھ مرتکب اس بدکاری کی تھین تو کیا ہم یقین کرین کہ وہ اپنے اس چوری کے [illegible]
کو جو سر سالار جنگ سے تھا طشت از بام کرتین ایسی باتین ایسے طور پر مشہور نہین کی جاتی ہین لہذا یہ شہادت
علانیہ غلط ہے مصطفے علی کے گزشتہ حرکات کو دیکھئے کہ وہ کیا ہین یہ قرضدار تھا اور اب بھی مقروض ہے
اُسنے خود اپنے مالک مکان کی بیٹی کو بہکایا تھا جب یہ سر سالار جنگ کے ہمراہ انگلستان کو گیا اور اُس سے
بچہ پیدا ہوا تھا اُسنے اور کسی شخص سے یہ بیان نہین کیا صرف نومبر ۱۸۹۲ء مین مسٹر ایجلو سے ذکر کیا اور
پھر اُسوقت کیا کیا مسٹر ایجلو سے دو مختلف بیان کئے تھے اگر واقعی اُسنے وہ حال بیان کیا جو جانتا تھا تو
پھر دوبارہ کیون مسٹر ایجلو سے کہا اگر اول بیان کی اصلاح کے لئے نہ تھا تو دوسرا بیان کیون کیا مصطفے علی
کی شہادت قابل یقین کے نہین ہے اسکی تردید دو گواہون نے کی جو اُسی قدر قابل یقین کے ہین جیسا
خود یہ ہے اگر ایسی شہادت پر یقین کیا جائے تو دنیا مین کسی عورت کا اعتبار محفوظ نرہے گا مصطفے علی کا چال
چلن قابل یقین کرنے کے نہین ہے پمفلٹ مین بیان ہے کہ یہ سب جانتے تھے کہ چپکے چاپ سر سالار جنگ
دوم کے مکان کو جاتی تھین بلکہ روز و شب وہان رہتی تھین انکا تعلق سر سالار جنگ سے کسی طرح مخفی نہ تھا عام
جرم کی بابت کثرت سے تردیدی شہادت پیش ہوئی جو قابل یقین ہے برخلاف مذکورہ بالا شہادت مسٹر
فریدون جی جمشید جی سید حسین بلگرامی میجر گف چھوٹے آغا صاحب طفیل علی بیگ کرکے یہ سب بیان
کرتے ہین کہ ہمنے مسز مہدی حسن کو عام دعوتون مین سر سالار جنگ کے مکان پر دیکھا تھا اور کوئی
نامناسب برتاؤ مسز مہدی حسن اور سر سالار جنگ سے نہین دیکھا اور مہدی حسن کا خط کا نمبر
نمبر ۸ ہے مناسب نہین ہے کہ اسکا ایک ہی فقرہ گواہ کو سنائین اور اُس سے کیفیت دریافت کرین انکی
کی تشریح لازم ہے مہدی حسن ماتحت سر سالار جنگ تھے انکو اطلاع ملی کہ [illegible]

سر سالار جنگ جانتے تھے اور اُنکے ورود کو باعث بہت ہی افتخار جانتے تھے اور سر سالار جنگ کو
لیڈیون کی محنت سے نفرت تھی کاغذ نمبر ۸ مین لفظ انتظام کے نیچے لکیر ہے کوئی ثبوت نہ تھا کہ کسنے لکیر کھینچی ہے
فرض کیا کہ لکیر مہدی حسن نے کھینچی ہے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ سر سالار جنگ کے آرام کے واسطے خاص
آرائش کی گئی اور خاص انتظام ہوا تھا وہ لفظ پرائیوٹ تھا اگر اسکے وہی معنی ہین جیسا کہ بریت جرم بیان کرتا ہے
تو سر سالار جنگ اپنے کاغذات چھوڑ مرتے کہ عام کو دکھائے جائین مقام حیرت ہے کہ سر سالار جنگ کے
کاغذات سے کسی نے یہ خط چرایا اگر یہ سر سالار جنگ کا منشا تھا جیسا کہ بریت جرم یقین دلاتا ہے تو
سر سالار جنگ اسکو اپنے کاغذات مین نہ رکھتے یہی خاص باتین سر سالار جنگ کے واقعہ کی بابت بیان
ہوئی مین بڑے آغا کی نسبت بیان ہے کہ یہ بھی منجملہ بہت سے ادنے افسرون کے ہین جو مسٹر مہدی حسین
کے ذاتی الطاف سے مستفید ہوتے تھے لیکن ثبوت کس شہادت سے ہے بڑے آغا تو پمفلٹ شایع
ہونے کے بہت قبل مر چکے تھے گو کیسا ہی کچھ خیال ہو مگر وہ اس زمرہ اشخاص مین نہین شریک ہو سکتے
جنپر شفقت اور مہربانی ہوتی تھی وہ الزام صرف مصطفے علی اور دو کاغذون پر منحصر ہے جو کاغذ عدالت مین
یعنی نمبر ۸۶ اور نمبر ۸۶ اے پیش ہوئی ہین چٹھی سر سالار جنگ کو مہدی حسن نے بھیجی تھی اور کاغذ نمبر ۸۶ ایک
خط ہے جو مسٹر مہدی حسن نے بڑے آغا کو بھیجا تھا یہ دوستانہ خط ہے اس سے کچھ ثابت نہین ہوتا ہے
اگر ثابت ہوتا ہے تو صرف یہ کہ مسٹر مہدی حسن نے بڑے آغا کو لکھی تھی جسمین بیان تھا کہ تم
آج شام کو میرے گھر آنا و کھانا کھانا مین آج شام کو ہاؤس کے جلسہ مین نہ جاؤنگی یہ بچپن کی بات ہے
اگر کہا جاوے کہ بڑے آغا بڑی غرض سے طلب ہوئے تھے چھوٹے آغا کی شہادت سے
کچھ بھی ثابت نہین ہوتا انہون نے کہا کہ مین نے اکثر خطوط دیکھے جو مسٹر مہدی حسن نے بڑے آغا میرے
بھائی کو بھیجے تھے لیکن انکی شہادت سے صرف ۸۶-اے ایک خط کا ثبوت پہونچا۔

مسٹر انورارٹی نے کہا کہ جو شہادت عمر کی نسبت ملزم نے پیش کی اسمین مسٹر نارٹن بیرسٹر
کونسلی بریت جرم نے اصطباغ کا سرٹیفکٹ اور سکول کی رپورٹ عمر ثابت کرنے کے لئے پیش کی
یہ سرکاری کاغذات نہین ہین انکو بطور شہادت تسلیم نہین کیا جا سکتا مسٹر انورارٹی نے کہا کہ سر مارٹمر ڈیورنڈ
کی تحقیقات مین اسلئے پیش نہ ہوئے کہ وہ مستورانہ تحقیقات تھی اور ابہام کو خاص یہ بات چاہی تھی کہ نواب مہدی حسن
اس تحقیقات سے ناواقف رہین اسی واسطے اثبات جرم کی طرف سے وہ اصل بیانات پیش نہ ہوئے
جو شجاعت علی اور اقبال نے کئے تھے کیونکہ وہ فارن آفس گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیجے گئے رزیڈنٹ نے
نکاحنامہ کی مطبوعہ نقل بھیجی تو یہ ثابت ہوا کہ مہدی حسن کی شادی شریعت کے طریقے سے ہوئی تھی اور

مین انھون نے وعدہ کیا تھا کو مین گرٹرڈ ڈاڈلی کی حیات مین اور زوجہ نہ کرونگا مہدی حسن کی بابت
میت اور مسن تھین مطلب نہین ہو سکتی تھین یہ متوفیہ چاہتی تھی کہ مسز ایشیا سلطان بی بی سے شادی کرلے
ہی امید سے کہ کوئی اولاد پیدا ہو مہدی حسن چونکہ اخباری شیعہ ہے اسکو عیسائیون سے شادی کرنے کی
جازت ہے اور شیعون کو ایسی اجازت نہین ہے سنی تو ہر ایک سے شادی جایز جانتے ہین جو کتابی ہے
اخباری شیعہ شادی مین سنیون کے قاعدہ کی تکمیل کرتے ہین دوسرے شیعون کی تقلید نہین کرتے مین
کوئی وجہ یا کوئی بات عقل مین نہین آتی ہے کہ ایک شادی ناجایز ہے جو ایسی شخص سے ہوئی جسنے حال
مین اپنا مذہب بدلا ہے مسٹر ڈولکی نے دلیل پیش کی کہ تمام شہادت جو مسز مہدی حسن کی بیان کردہ بیکاری
کی ہے قابل تسلیم نہین ہے صرف اسقدر قابل تسلیم ہے کہ جو ذکر ہے کہ آپنے اپنے شوہر کی رضامندی
اور واقفیت سے کی ہے مسٹر انورارڈی نے خوب سمجھایا کہ مسٹر مترا واقعی مدعا علیہ نہین ہے یہ شخص ویسی ہی نوبت
نہین رکھتا ہے کہ اسقدر بڑے مصارف سے یہان سات مہینے تک کونسلی رکھے اور جب کمیشن لکھنو بارہ بنکی
راے بریلی پرتابگڈھ کو گئی تھی تو کونسلی موجود تھا مسٹر انورارڈی نے یہ بھی کہا کہ کاغذات عدالت سے ثابت ہے
کہ سرور جنگ اور سرخورشید جاہ واقعی مدعا علیہم ہین اور سرور جنگ کا تعلق کاغذی شہادت اور دیگر کاغذات سے
سے ثابت کرنا چاہا کہ قبل اسکے کہ مہدی حسن کو مقدمہ دایر ہونے کی دھمکی دی گئی تھی سرور جنگ نے بذریعہ
تار برقیون چٹھیون اور ایجنٹون کے زر کثیر صرف کرکے شہادت جمع کی اور سرخورشید جاہ نے رفیع الدین بیگ
اور بریت جرم کو ۱۶ - جولائی سنہ ۱۸۹۲ء اور جنوری سنہ ۱۸۹۳ء کے درمیان بارہ سو روپیہ سے زاید دیکر مدد
دی ہے یعنی دو سو روپیہ ماہواری دیا اور رفیع الدین بیگ ہنوز برٹش ملازمت مین ہے مسٹر انورارڈی
نے بعد اسکے کئی گواہون سے بریت جرم کا ذکر کیا جنکی ترقی ہوئی مغالطہ دیا گیا یا اعلی عہدون پر نظام کی
ملازمت مین بذریعہ سرور جنگ کے مقرر ہوئے اور وہ بدنصیب جنھون نے بغرض سچائی اور انصاف کے
شہادت دی انکی تنخواہ گھٹا دی یا منتقل کردئیے گئے مسٹر انورارڈی نے کہا کہ سرور جنگ کی شہادت جسمین
انھون نے انکار کیا ہے کہ مین نے کسی طرح مترا کی اعانت نہین کی ہے اسوقت بیان کیا جب کہ بھی چلنے وقعی
جانتا کہ ذاتی بدچلنی ہے اور اس عدالت مین قسم کھائی کہ مین ڈاڈلی یا مترا کو کچھ بھی نہ جانتا تھا مسٹر نارٹن نے
ڈکشنری کے تمام ثقیل الفاظ جو گواہان اثبات جرم پر صرف کئے مجھے سرور جنگ کے لئے اب ایک
لفظ بھی نہین ملتا ہے اس مہم فلٹ کا منشا پولیٹیکل ہے کیونکہ جب سے مقدمہ شروع ہوا ہے سرور جنگ
بہت بڑے شخص ہو گئے ہین بریت جرم کے گواہ ڈاکٹر اگھور ناتھ نے بیان کیا ہے کہ سرخورشید جاہ کو اس
مقدمہ مین دلچسپی ہے کیونکہ وہ وزیر کا عہدہ لینا چاہتے ہین سرور جنگ نے وزیر کو دھمکایا ہے کہ تمہارا عہدہ

اور عہد حکومت چند روزہ ہو جاے گا اگر تم نے مجھپر زور دیا کہ مین ڈانلی کی بہنون کا صحیح حال لکھون وزیر نے مہدی حسن کو مبارکباد دیکر کہا اسکی بی بی ملکہ معظمہ کے حضور مین پیش کی ہے اپنے کو قصوروار کیا اگر مسٹر مہدی حسن کی بدچلنی کا ثبوت پہونچا تو وزیر مدت مدت تک عہدہ پر نہ رہینگے مسٹر انوراڈی نے کہا کہ مسل مقدمہ سے ثابت ہے کہ مہدی حسن کا ارادہ سزا پر جرم ثابت کرنے کا نہین ہے۔ بلکہ اسپر ہے جو اسکے عقب مین ہین سزا اور لوگون کے ہاتھ مین آلہ ہے اسکو صرف کرنے کے لئے خوب دیا جاتا ہے یہ واقعی شخص نہین ہے سرور جنگ کا بیان ہے کہ وزیر نے جو دہمکایا ہر کہ مین انگلستان سے بیرسٹر کو طلب کرونگا اور بیس لاکھ روپیہ صرف کرکے تم کو تباہ کرونگا اس سے وزیر نے خود انکار کیا ہے۔

مسٹر انوراڈی نے اپنی تقریر مین اسطرح مزید سلسلہ جنبانی کی اور بیان کیا کہ قبل از خاص ۹ مئی کے وزیر نے کہا تھا کہ مین بیس لاکھ صرف کرونگا انگلستان سے بیرسٹر بلاونگا اور سرور جنگ کو تباہ کرونگا کسی بات سے اونکا یہ کہنا ثابت نہین ہے ایک شخص جو وزیر کے مرتبہ اور نیکنامی کا ہو اس سے ایسے افعال کا سرزد ہونا غیر ممکن ہے سرور جنگ نے اپنے خط موسومہ وزیر مین جو دو الزام لگائے دونون غلط ہین یعنی یہ لکھا کہ مین نے عزیزون اور دوستون وارڈ انسٹیٹیوٹ سے سنا ہے کہ دونون بہنین عموماً کسبیان تھین اور ڈانلی کا مکان قریب اسکے چچا کے مکان کے تھا ہمکو بہت تکلیف تھی کہ وہان غول کے غول لوگون کے جمع ہوتے تھے بہت بڑی فہرست گواہون کی داخل کی اور استدعا کی کہ کمیشن کے ذریعہ سے انکے اظہار ہون انمین سے صرف گواہ نمبری ۱۲-۱۵-۱۸- کے اظہار ہوئے باقیماندہ کے اظہار کیون نہ لئے گئے اسکا یہ سبب دریافت ہوا تھا کہ وہ معزز ہین اونکو زیادہ دیکر طرفدار نہ کرسکے فہرست مین معزز اشخاص کے نام اس غرض سے عمداً لکھے گئے تھے کہ عدالت کمیشن جاری کرے یہ بات بہت ہی مشکوک ہے کہ یہ گواہ نہین طلب کئے گئے جب آرچر کے اظہار لئے تو چاہئے تھے کہ وہ تاریخ بیان کرے کہ لاک لن اور گرٹروڈ سے ۱۸۸۲ء مین کس تاریخ اتفاق ہوا تھا۔ گرٹروڈ اور لاک لن سے ایک ہی مہینے کے اندر تمام سابقہ ہوا ہوگا اب دیکھو وہ گواہ کس قسم کے تھے جنکے اظہار کمیشن نے لئے آرچر اور لاک لن سے برسون سے دوستی تھی اور اب بھی ہے مسز گل خاص اوسی فرقہ کی ہر جسمین سرگانز ہے وہ سب دوست تھے ان سب کی ایسی حالت تھی کہ ان سب پر روپیہ پیسہ کا اثر پڑتا سارٹیفکٹ ولادت ۱۱- اکتوبر ۱۸۹۲ء کو دستیاب ہوا مسز گل کے اظہار ہونے سے پہلے مسٹر انکلو کے پاس پہونچگیا مسز گل نے اپنے ایک حصہ اظہار مین کہا کہ گرٹروڈ مجھسے عمر مین ایک سال بڑی تھی اور دوسرے اظہار مین کہا کہ گرٹروڈ سترہ برس کی تھی اور مین بارہ برس کی تھی ـــ

نقص کے بعد پھر مسٹر انوار آر ٹی نے کہا کہ مین نے غلطی کی کہ مسز گل نے گرٹروڈ کی عمر کی بابت کیا کہا تھا اُس نے
بجاے ایک سال کے کہنے کے یہ کہا تھا کہ صورت اور قد مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مجھ سے دو سال بڑی ہے
پھر اس سے دلیل مین نقص نہین ہے ایک بیان مین دو سال اور دوسرے بیان مین چار پانچ سال
زیادہ بتایا ہے یہ سنہ ۱۸۶۵ء مین اسکول مین تھی بیان ہے کہ یہ نوجوان آدمیون کے ساتھ باہر گئی۔
اگر زیادہ سے زیادہ عمر قرار دین تب بھی گیارہ برس کی ہوگی اندھیرے کمرے کے واقعہ کی بابت مسز گل نے
کہا کہ گرٹروڈ کے ساتھ مرد تھا پھر کہا کہ ایک لڑکا اور لڑکی تھی پھر کہا کہ مارٹینیر سے ایک لڑکا آیا تھا بریت جرم
ہمکو یقین کرانا چاہتا ہے کہ لاکلن نے اسکے قبل گفتگو نہین کی جب مسٹر نارٹن اور مسٹر ایجلو کو گرجا مین
دیکھا تھا لاک لن انکو دیکھتے ہی دوڑا اور کہا کہ اب مین برداشت نہین کر سکتا ہون وہ کیا چیز تھی جو برداشت
نہ کر سکتا تھا لاکلن نے کہا کہ مین نے ٹامی فینتھم سے نہین کہا تھا کہ گرٹروڈ ڈانلی کا کیا مفصل حال جانتا ہون
تب بھی ٹامی فینتھم نے کہا تھا کہ اگر سچ ہے تو تم دولت کماؤ گے مین وسکی اور سوڈا کے واقعہ کا ذکر کرونگا
بجز اسکے کہ عالم کونسل بریت جرم نے ان چیزون کا بہت کچھ استعمال کیا ہے۔
مسٹر نارٹن نے کہا کہ یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ایک وسکی اور سوڈا اور ریکٹل بیری دی گئی تھی
مسٹر انوار آر ٹی نے کہا جو کچھ تسلیم کیا گیا تھا۔ وہ کافی ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ جو بریت جرم
کیطرف سے آئے تھے جانتے کہ وسکی اور سوڈا ملتی ہے تو انکو جھوٹا قصہ بنانے کا لالچ آتا لاکلن نے کہا کہ سنہ ۶۹
مین گرٹروڈ پاک دامن تھی اس تاریخ تک تو بریت جرم کے بیان سے بھی اسکی عمر زیادہ سے زیادہ
ساڑھے چودہ برس کی ہوگی تب بھی لاکلن کہتا ہے کہ اسکی عمر انیس بیس برس کی ہوگی یا وہ اسقدر
سمجھتا تھا چودہ برس کی لڑکی کے لیے یہ قیاس کرنا کہ پندرہ سولہ برس کی ہے کچھ مفید نہین ہے۔
مگر اسکو انیس بیس برس جاننا خلاف ہے اُس ساڑھے چودہ برس کی عمر مین بیان کیا کہ اس نے
اپنی ماں سے کہا کہ لاکلن مجھسے ہم بستری نہین کرتا ہے اور ماں نے لاکلن سے کہا کہ تو میری بیٹی سے کیون
ہم بستری نہین کرتا ہے اس سے عداوت کی طبیعت ظاہر ہے کیا قیاس ہوسکتا ہے کہ اوسکی ماں نے
اپنی زبان سے ایسا کہا ہوگا جو سنہ ۶۱ء سے سنہ ۶۸ء تک اسکولون کی معلمہ رہی تھی کیا وہ اگر ایسی
عورت ہوتی تو یہ عہدہ اسکو ملتا اس غرض سے کہ مسز مہدیسن کے چال چلن پر دھبہ لگایا جاے تمام خاندان
شرابی قرار دیا گیا کیا یہ خیال ممکن ہے کہ باپ بیٹی مین ہم بستری ہوتی جس رات کو جنازہ اُٹھا تھا۔
جیسا کہ لاک لن نے بیان کیا ہے یہ بات تو اسکے بیان سابق کے بالکل خلاف ہے کہ وہ اپنی ماں کی
صورت دیکھنا چاہتی تھی مسز گل کی ماں نے کہا کہ مین گرٹروڈ سے تعلق نہ رکھون گی کیونکہ اسکا چلن خراب ہے

اوسوقت کا ذکر ہے کہ جب گرٹرود بارہ برس کی تھی اسپر بھی اُسنے کہدیا تھا کہ میرا باپ اسطرح مجھے رکھتا ہے لاکلن
کی شادی ۲۶ - مارچ ۱۸۶۹ء کو ہوئی تھی یہ کہتا ہے کہ گرٹروڈ سے میرا کوئی تعلق اُسکی ماں کے قضا کرنے سے قبل
نہ تھا اوسکی ماں نے ۱۹ - جون ۱۸۶۹ء کو قضا کی اسلیئے مسز ڈانلی کے مرنے اور اُسکی شادی مین دو مہینے
درمیان تھے اُسنے کہا کہ گرٹروڈ جنازہ کے تین روز بعد تک کانپور سے روانہ نہین ہوئی تھی اور گرٹروڈ کے
جانے کے پانچ روز کے بعد از خود واپس آیا پھر اوسنے کہا کہ میری شادی سے ایک مہینا قبل یہ کپورتھلہ کو چلی گئی
تھی اسلئے صرف ایک مہینا اُسکے ساتھ رہی یعنی ۲۶ جون - سے ۲۶ - جولائی تک رہی آخیر بیان کرتا ہے کہ لاکلن
چھ مہینے تک آیا جایا کیا اور یہ آخر ۱۸۶۹ء یا ۱۸۷۰ء مین ہوا اور کرنیڈ بھی اسکے پاس جاتا تھا لاکلن نے
کہا کہ جنازہ کے بعد دوسرے تیسرے دن ہم چلے آئے تھے ڈسوزا نے کہا کہ یہ ممکن نہ تھا کیونکہ وہ - ۲۰
تاریخ کو چلی گئی تھی ڈسوزا ذکر کرتا ہے کہ صرف ڈانلی غسل نہ مین تھا مگر لاکلن نے کہا کہ گرٹروڈ بھی وہان تھی لاکلن
نے کہا مجھے خیال تھا کہ کفن کا صندوق کھولنے جاتے ہین جب ہم قبرستان جاتے تھے تو گرٹروڈ نے مجھسے کہا کہ
بکس کھولا جائے بکس کھولنے کے اوزار کہان تھے کیونکہ یہ بکس کھولنا آسان نہین ہوتا لاکلن نے کہا کہ
پختہ قبر بنی تھی کیا یہ ممکن ہے کہ ایک عورت جو مثل مسز ڈانلی کے تھی اسکو پختہ قبر ملے علاوہ اس کے پختہ
قبرین پہلے بنجاتی ہین تب صندوق اندر رکھا جاتا ہے ڈسوزا نے کہا کہ مردہ کی زبان باہر نہین نکلی تھی اگر ہوتی
تو مین دیکھتا اور صندوق بند کرنے کے قبل اسکو درست کرتا لاک لن اور گرٹروڈ اسوقت پہونچی جب لوگ
جنازہ دفن کرکے واپس آتے تھے لاکلن نے کہا کہ بکس پر اور مٹی نہین پڑی تھی بجز اسکے کہ نماز جنازہ کے وقت ڈالی گئی
تھی اور ڈسوزا کہتا ہے کہ ایک فٹ مٹی پڑ چکی ہے جب ہم واپس آئے اگر لاش ایسی حالت مین نہ ملتی تو اُسکو
بہت شورش ہوتی مسز گل نے کہا ہے کہ گرٹروڈ نے بکس نہین کھلوایا مسز ہاجز نے بکس کھلوایا۔
کچھ دن بعد جنازہ کے وہ آئی تھی مسٹر نارٹن نے اپنی اسپیچ مین کہا ہے کہ مسز ہاجز کانپور مین نہ تھی جب اسکی
ماں مسز ڈانلی مری تھی وہ کانپور گئی بکس کھولا جنازہ کی صورت دیکھی یہ عجیب بیان ہے لاکلن نے بیان کیا
اور مسز ہاجز نے اسکی تصدیق کی —

مسٹر نارٹن نے یہ نہین کہا کہ لاک لن نے کہا تھا کہ صندوق کھولونگا اور مسز ہاجز نے منہ دیکھا تھا

مسٹر انواریٹی نے کہا کہ میرے عالم دوستون مسٹر رودرا اور مسٹر فٹزپیٹرک نے کہا ہے کہ آپ نے
ایسا کہا تھا اور شارٹ ہینڈ رائیٹر کی رپورٹ مین موجود ہے مگر مین نے دیکھا کہ مسٹر نارٹن کی دوسری رپورٹ مین یہ بدلدیا ہے
شاید یہ ہز آنر کو بھی یاد ہوگا —

ہز آنر نے کہا کہ مین نے مسٹر نارٹن کی یادداشت کا نوٹ کرلیا ہے —

ہنرآنر نے یادداشت پڑھی اسمین اسیطرح لکھا تھا جسطرح مسٹر انوارٹی نے بیان کیا ہے اسلیے مسٹر انوارآرٹی نے کہا کہ
بریت جرم نے لاکلن کا وہ بیان پیش کرنے سے انکار کیا ہے جو ۱۰ اکتوبر کا تھا اور ۱۱ اکتوبر کا بیان پیش کیا کیونکہ
اس بیان سے انکے مقدمہ مین تائید ہوتی تھی نہ کہ سابق کے بیان سے تائید تھی لاک لن کے چلن کی بابت بہت
کچھہ نہین کہا جاسکتا ہے جب اس نے آوارگی ہی مین زندگی بسر کی تو ایک شخص مناسب طور پر خیال کرسکتا ہے
کہ اسکی زندگی کسیقدر معکوس ہے خاصکر جبکہ وہ آرچر کا دوست ہے مسز گل برگانزا کی دوست ہین لاک لن نے
کہا کہ ہمارے چند ممبر کلرک قبرستان کو گئے تھے ایکا نام یاد ہے دوسرے کو بھول گیا پوچھا کہ دوسرا اردن تھا
کہا ہان اگر آردن قسم کھا کر کہے کہ تم وہان تھے تو صحیح ہے کہا ہان - اس بیان سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ بھی
ہین جو انعام پانے کی امید سے آگے بڑھ کر آنا چاہتے ہین لاک لن کہتا ہے کہ مین کسی طور سے لکسٹیڈ نام سے
واقف نہین ہون اور مسز گل کہتی ہین کہ وہ مجھے وہان ملا تھا لاک لن کہتا ہے کہ مجھے مس اوین دس یا پندرہ دن
گرٹروڈ کے کیوپر تھل جانے کے بعد ملین اور ایک مہینہ اس سے میری نسبت رہی اس سے تو صرف دو ہی
ہفتے باقی رہتے ہے کہ جب یہ گرٹروڈ کے ساتھ اسکی مان کے مرنے کے بعد رہا ہو اور حالت مین اگر یہ شہادت
عدالت کے رو برو گذرتی اور کمیشن مین نہ ہوتی تو وہ کبھی کاغذ پر لکھی نہ جاتی کاغذٹ سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہ تحریر
کیسا ہے برگانزا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہوئی اسنے گرٹروڈ کو ایک دو بار ۱۸۶۳ء مین دیکھا تھا جب اسکی عمر تیرہ
چودہ برس کی تھی یہ صرف سنی ہوئی شہادت سے کہہ سکتا تھا اور موافق ایسی شہادت کے کہ جو قابل تسلیم نہین ہے
اور اس نے یہ سنا تھا کہ بائین ران مین خاص کمنی کے اوپر تل ہے جرح کے سوال مین اس سے یہ دریافت
نہین کیا گیا مگر خود بخود یہ بیان کیا تھا اسکو بیس برس کے بعد ایسا خفیف معاملہ یاد رہا اسنے صرف ایک
یا دو بار دیکھا تھا پس اس سے کیا بناوٹ ثابت نہین ہے لاک لن سے تل کی بابت سوال نہین کیا کیونکہ
وہ اسکو خوب جانتے تھے اسلیے یہ سوال مناسب نہ جانا اور یقین تھا کہ اسپر اعتبار نہین کرسکتے ہین ریجرڈ گرانٹ
نے کہا کہ مجھے رشوت دینا چاہی تھی اگر سچ ہے تو مجھے کامل یقین ہے کہ اس سے بھی بیان کراتے تھے تو یہ کہا
کہ مین نے سنا ہے کہ گرٹروڈ ہندوستانیون سے بگڑ گئی ہے مسز رسٹن کی بابت فریقین نے کہا کہ اس کا بیان صحیح
نہین ہے یہ عورت کانپور گئی تھی کہ بریت جرم کے لیے شہادت پیدا کرے کیا ممکن ہے کہ وہ اتنا صرف
کرکے گئی تھی جیسا اسنے بیان کیا ہے ساعد بیگ ایسا نوعمر ناتجربہ کار نہین ہے جیسا مسٹر نارٹن یقین
کرانا چاہتے ہین مسٹر ایجلو نے دریافت نہین کیا کہ اسنے ہورن اور راوین کو رشوت دی مگر مسز - اسٹن نے
اسکے بارے مین اسکو اطلاع دی مسٹر ایجلو نے سادگی سے یقین کیا کہ اس قسم کے گواہ یون ہی مفت
آئے تھے مسز راسٹن نے مسٹر ایجلو اور کونسلی بریت جرم سے کہا کہ اگر ایک ہزار روپیہ دیا جائیگا تو

دوسری طرف چلا جائیگا اور کہے گا کہ مین نے جب مسٹر ایجلو نے بیان لکھایا تھا تو مین شراب پیے تھا مسٹر نارٹن نے مسٹر ایجلو کو طلب نہین کیا اور نہ اپنی اسپیچ مین کچھ اسکا ذکر کیا ہے بس یہ سب شہادت مسز مہدی حسن کے اوایل عمر کی قبل ۱۸۸۰ء کی ہے۔ اگر فرض کرین کہ بریت جرم کی طرف سے جو کچھ شہادت گذری سب سچ ہے تو مسٹر مہدی حسن پر کیونکر اسکا اثر پڑتا کوئی شہادت اس امر کی نہین ہے کہ یہ قبل شادی کے اپنی بی بی کی چال چلن سے واقف تھے۔

مسٹر انوارڈی نے کہا کہ مین کہہ چکا ہون کہ سرور جنگ نے کہا تھا کہ وزیر نے دہمکایا تھا کہ انگلستان سے بیرسٹر طلب کر کے تمکو سزا دونگا گو اس کام مین میرے بیس لاکھ ہی کیون نہ صرف ہون۔ وزیر نے اس سے انکار کیا ہے یہ تو ممکن نہین کہ سرور جنگ نے وزیر کے خط کا جواب دینے سے انکار کیا ہوتا یہ کہ وزیر انکو مجبور کرتے تھے کہ بالکل جھوٹ ہے لیکن ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء مین بریت جرم کی طرف سے بیس معزز اشخاص کی فہرست پیش ہوئی تھی کہ مسز مہدی حسن کی بدچلنی کے کو برے خیال پیدا ہوئے انمین سے شاہزادہ مرزا سلیمان قدر بہادر جو چچے شاہ اودہ کے بیٹے تھے گواہ کے کٹہرے مین کھڑے ہوئے اسوقت قران شریف موجود نہ تھا جسپر حلف لیا جاتا انسے کہا گیا کہ آپ تشریف لیجائے مسٹر نارٹن نے دوسرے دن یا کسی دن شاہزادہ کے اظہار کیون نہ لئے منجملہ اور گواہون کے جنکے نام پیش ہوے صرف ۷-۱۳-۱۵-۱۸ کے اظہار لئے گئے تھے۔ کیونکہ اور گواہ لالچ مین نہ پھنستے تھے کہ وہ مہدی حسین کے برخلاف شہادت دین۔

اس شہادت مین ثابت ہوا کہ لاڈلے صاحب نے کبھی گرٹرود ڈانلی کو نہین دیکھا ہے اور رجب علی نے گرٹرود ڈانلی کے اخلاق سنبھالنے کی کبھی کوشش نہین کی رجب علی خود حیدرآباد مین موجود تھے۔ کیون نہ کٹہرے مین کھڑے ہوے اور شہادت کے لئے بریت جرم نے ہیش کہ واقف تھے۔

جرح کے سوالات مین رجب علی کی سابق کارروائی کا افشاے راز ہوگا مسٹر ارڈلی نارٹن نے بیان کیا کہ لڑکیون کے اسکول لکھنؤ کی رپورٹ ۱۱-اکتوبر تک میرے پاس نہین پہونچی تھی مگر مسٹر شل کے کاغذات سے ظاہر ہے کہ مسز گل کے اظہار لیئے جانے کی اجازت ہوئی اور اسکے واسطے ۱۲-اکتوبر کو تار دیا گیا تھا اس صورت مین بریت جرم کو کیونکر دریافت ہوا کہ مسز گل کا تعلق اس مقدمہ سے ہے اگر کوئی واقفیت رپورٹ کی منشا سے نہ تھی مین تو مسٹر ایجلو سے اس بارے مین سوال کرتا مسٹر ایجلو نہایت خاموش اور ضدی شخص ہین مسٹر نارٹن نے کئی بار وعدہ کیا کہ مین مسٹر ایجلو کو گواہ کے کٹہرے مین کھڑا کرونگا مگر ایسا نہین کیا مسٹر ایجلو نے ۶-اکتوبر کو مسٹر لاک لن کے اظہار لئے بیشک لاک لن نے اسمین مسز ڈانلی کی وفات سنہ ۱۸۹۱ء کا ذکر کیا ہے اور برخلاف اسکے ہم پاتے ہین کہ مسٹر ایجلو نے ۱۰-اکتوبر کو

آرچر سے دریافت کیا کہ تم نے مسز ڈانلی کو ۱۸۶۹ء میں دیکھا تھا یہ سوال کیوں آرچر سے ہوا جبکہ لاکلن
بیان کر چکا تھا کہ مسز ڈانلی نے ۱۸۶۹ء میں قضا کی اس سوال کی حاجت نہ تھی اس سے کیا فائدہ تھا۔
مسٹر نارٹن نے کہا ہے کہ یہ سوال دوبارہ اظہار کے وقت ہوا ہے یا نہیں ہے میں امید کرتا ہوں کہ میرا
عالم دوست جو دوسری جانب ہے اگر میرا بیان غلط ہے تو تصحیح کرے گا میرا عالم دوست صاف دیکھتا ہے
دلیل کیسی زبردست ہے اس سے واضح ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ گرٹروڈ ڈانلی کی بدکاریوں کا قصہ بنائیں
مسٹر انوارڈی نے عدالت سے کہا کہ لاکلن کی شہادت میں از راہ مہربانی عقل سے کام لے اور دیکھے
کہ لاکلن نے جو حال ۶۔ اکتوبر کو بیان کیا ہے وہ صحیح ہے اگر یہی بات ہے تو مسٹر ایجلو نے آرچر سے کیوں
ایسے سوال کیے خیال ہے کہ لاکلن کی تمام خراب کارروائیاں ایک ہی مہینے میں ہوئیں مگر بدقسمتی سے
لاکلن اور بریت جرم کے لیے اسکا بیان جھوٹ کا سلسلہ ہے لاکلن آرچر کا جگری دوست تھا اور
مسز گل بیگانہ کی دوست تھیں اور سب پر روپیہ پیسہ کا اثر پڑ سکتا تھا۔ ۲۲-۲۴- اکتوبر کو مسز گل کے
اظہار لیے گئے اور مسٹر نارٹن کہتے ہیں کہ اس نے گرٹروڈ ڈانلی کی عمر ثابت کی اس نے کہا کہ گرٹروڈ
۱۸۵۴ء میں پیدا ہوئی ہے لہذا دو برس مجھ سے عمر میں زیادہ ہے اصطباغ کا سرٹیفکٹ ۱۱۔ اکتوبر کو
حاصل ہوا اور بیشک مسز گل کے اظہار لیے جانے کے قبل وہ سارٹیفکٹ مسٹر ایجلو کے پاس تھا مسز گل کے
بیان کے بجا گرٹروڈ چودہ برس کی ہوگی مسز گل نے کہا کہ انھوں نے میری ماں سے کہا تھا کہ میرا نام مناسب
واسطہ گرٹروڈ ڈانلی سے ہوا جب وہ بارہ برس کی تھی اور گرٹروڈ ڈانلی تک ہندوستانیوں کی پہونچ
ہوتی تھی بریت جرم نے لاکلن اور مسز گل سے اسلیے شہادت لی کہ گرٹروڈ کے چلن پر دھبہ لگے مسز
گل نے کہا کہ گرٹروڈ کو اسکول ہی میں خراب کیا تھا یہ بات ۱۸۶۶ء میں ہوئی ہوگی مسز گل نے کہا کہ میں
اور دو لڑکیاں جو اسکے بعد مر گئی ہیں دیکھا کرتی تھی کہ گرٹروڈ ڈانلی نوجوان شخصوں کے ساتھ علی الخصوص ہندوستانیوں کے
ساتھ جاتی تھی اور عجیب بات ہے کہ اسکی نسبت یہ بیان ہوا کہ یہ مر گیا ہے جرح کے سوالات میں مسز گل نے
بیان کیا کہ میں دیکھا کرتی تھی کہ گرٹروڈ ڈانلی خالی کمرہ اسکول لکھنؤ میں جاتی تھی جسمیں نکمی چیزیں پڑی
رہتی تھیں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں جاتا تھا کیونکہ وہ کمرہ اکیلے جانے کے قابل نہ تھا یہ عجیب بات معلوم
تھی لڑکا یا لڑکی گرٹروڈ کے ساتھ ساتھ جاتے تھے اگر ماتا لڑکے جاتے تو گرٹروڈ ڈانلی کی کیا خراب
کارروائی تھی اس کمرے میں جانے سے کیا کوئی تہمت لگا سکتا ہے مسٹر انوارڈی نے کہا کہ میں عدالت
سے کہتا ہوں کہ کیا وہ اس قسم کے بیانات یقین کر سکتی ہے یہ گواہ مسز گل اس فرقہ سے ہے جسکو
روپیہ دیکر کوئی اپنا طرفدار بنا سکتا ہے مگر میں یہ نہیں کہتا کہ مسٹر ایجلو یا مسٹر نارٹن معزز پیشہ کے

طریقے سے مرتکب ایسے فعل کے ہوئے ہان یہ کہتا ہون کہ بہ استثناے طمع زر کے جو گواہون کو دیا گیا ہو سرے عالم دوست فریق ثانی نے بڑی ہی جلدی سے فوراً تمام باتون کو مان لیا یعنی ایسی شہادت کو بھی قبول کر لیا۔ اب لاکلن گواہ پر خیال کرو کہ وہ کیونکر ملا بیان ہے جب مسٹر نارٹن اور مسٹر ایجیلو گرجا گھر مین گرٹرود ڈانلی کی بابت تحقیقات کر رہے تھے تو ایک شخص لاکلن نے جو الٹر کے قریب نماز پڑھ رہا تھا دوڑ کر مسٹر نارٹن اور مسٹر ایجیلو سے کچھ کہا قابل اعتبار بیان ہو رہا ہے اور ادن کو سات سو روپیہ دیا گیا لہذا کوئی شک نہ تھا لکھنؤ مین بے تکلف شہادت خریدی گئی تمام اہل لکھنؤ آتے تھے یعنی ادہر یا اودھر اپنی شہادت فروخت کرنے آتے تھے جسنے زیادہ دام دئے اسکے طرفدار ہوئے۔

لاکلن نے پہلے یہ کہا ہے کہ گرٹرود جنوری ۱۸۶۵ء مین پاکدامن لڑکی تھی اور اسکی عمر ساڑھے چودہ برس کی تھی اگر یہ فرض کرین کہ وہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوئی جیسا کہ بریت جرم کی طرف سے بیان ہے تو کیا یہ قابل یقین ہے کہ ایک شخص جسکی دوسری عورت سے نسبت ہوئی اور شادی ہونے والی تھی وہ ایسی کم عمر لڑکی سے نامناسب تعلق رکھتا لاک لن نے کہا کہ میرے گمان مین یہ انیس ۱۹ بیس ۲۰ برس کی تھی جب میرا اسکا سابقہ مین معروف تھا ہم یقین نہین کر سکتے کہ چودہ برس کی لڑکی کو کوئی شخص انیس بیس برس بتائے عورت کی عمر مین ایک دو برس کی قیاسی غلطی ہو سکتی ہے لاک لن نے کمبختی سے پہلے وہ جھوٹ کہا پھر اسنے کہا کہ گرٹرود نے اپنی مان سے شکایت کی کہ لاک لن مجھ سے ہمبستری نہین کرتا یعنی یہ مطلب ہے کہ وہ مجھ سے نامناسب تعلق نہین رکھتا ہے گو اسنے راغب کیا تھا یعنی اسکو دیا یا اسکو بوسے دئے اسکی زبان چوسی لہذا اسکی مان نے لاکلن سے کہا کہ تم میری لڑکی سے کیون نہین ارتباط بڑہاتے اور جو وہ چاہتی ہے کیون نہین کرتے کیا لڑکی کی مان کی زبان سے یہ بیان ممکن ہے بیشک نہین۔ یہ قصہ اس غرض سے بنایا گیا ہے کہ مسز مہد حسین کے چلن پر دھبہ لگے یہ بات کہ مسز ڈانلی معزز عورت تھی اور ایسی شریر باتون کی اپنی بیٹی کی جانب سے سماعت نہ کرتی اسکول کی رپورٹ سے ظاہر ہے گو بریت جرم نے اسکے بہت سے معنی لگانا چاہے اسکول کی رپورٹ مین مسز ڈانلی کی بہت تعریف ہوئی کہ یہ نہایت عمدہ مدرسہ تھی لاک لن نے یہ بھی کہا کہ تمام خاندان شرابی تھا گو اپنے اور قصہ بیان مین لکھایا ہے کہ گرٹرود اچھی لڑکی تھی اور شراب کی عادی نہ تھی جب اس لڑکی کی بابت اسکی ایسی رائے تھی تب بھی وہ نہایت ہی سخت جھوٹ بولا کہ گرٹرود کا باپ خود اپنی لڑکی سے مرتکب ہمبستری کا ہوا اور لاک لن اس رات کو موجود تھا جب گرٹرود کی مان فوت ہوئی مسٹر انوار آرٹی نے کہا کہ کیا ہز آنر ایسے شریر بیان پر اعتبار کر سکتے ہین یہ بات انسانیت اور بالکل قیاس کے خلاف ہے ہم دنیا کے لوگ اسی بات کی سچائی پر اوسوقت یقین کرینگے کہ جب فرشتہ آسمان سے نزول کرکے

اسپر قسم کہائی یہ حال خود غیر ممکن الیقین بعد واقعہ قبرستان کے ہے جیسا کہ لاک لن نے بیان کیا ہے کہ گرٹروڈ نے
اپنی ماں کی لاش کو قبر سے نکلوایا اور اپنی مردہ ماں کے چہرہ پر بوسہ دیا مسز گل نے بیان کیا ہے کہ گرٹروڈ ڈانلی نے
اپنی ماں سے کہا کہ بیرے! پنے مجھے خراب کیا ہے اور مسز گل نے یہ بھی کہا کہ میرے ماں نے گرٹروڈ کو منع کر دیا تھا
کہ ہمارے مکان پر نہ آئی اسوقت گرٹروڈ ۱۸۶۶ء میں اسکول میں پڑھتی تھی کیونکہ گرٹروڈ بدر دیکھی تاہم ہم سے یہ
بیان کیا گیا ہے کہ مسز گل نے گرٹروڈ ڈانلی کو ۱۸۶۶ء سے ۱۸۶۹ء تک نہیں دیکھا تھا اور لاک لن نے بیان کیا
کہ گرٹروڈ اسوقت تک باکرہ اس لڑکی تھی جب اُسنے شادی کا پیام دیا تھا مسٹر انوارڈی نے عدالت سے کہا
کہ ان دونوں بیانات کا مقابلہ کیا جاے تب عدالت کو یقین ہوگا کہ مسز گل کا بیان کہانتک لغو ہے لاک لن نے گو
بہت سے جھوٹ بولے مگر یہ بھی بیان کیا ہے کہ میرا کوئی نامناسب واسطہ گرٹروڈ ڈانلی سے نہ تھا گو دیکھا اس نے باپ سے
کیا حرکت کی تھی پس میں خیال کر سکتا ہوں کہ وہ شخص کیسا نیک چلن ہوگا بجاے اسکے کہ بعد اس حرکت کے نفرت کرتا اور پھر اسکو
نہ دیکھتا یہ کہتا ہے کہ گرٹروڈ سے برابر اسکا نامناسب برتاو اس دن تک رہا کہ جب مس آرمنڈ سے اسکی شادی
ہوئی تھی اسکی شادی مس آرمنڈ سے اگست ۱۸۶۹ء میں ہوئی اور مسز گرٹروڈ ڈانلی نے ۱۹ جون ۱۸۶۹ء
کو قضا کی ثابت ہوا کہ گرٹروڈ ڈانلی کیو رتھلہ کو ایک مہینہ قبل چلی گئی تھی بعد اسکے لاک لن کی شادی ہوئی گرٹروڈ ڈانلی
سے اسکا سروکار رہا تو یہ اس زمانہ میں ہوا ہوگا جب مسز ڈانلی نے قضا کی اور قبل اسکے کہ گرٹروڈ ڈانلی کیو رتھلہ
کو گئی بس ایک مہینہ باقی رہا جسمیں شاید لاک لن نے گرٹروڈ سے ہمبستری کی ہو پھر گرٹروڈ ڈانلی کو اپنی ماں کے
مرنے کے بعد کانپور سے لکھنو آنے میں ایک ہفتہ گذرا لاک لن نے کہا کہ مس ڈانلی کے کیو رتھلہ کو دس بارہ روز
جانے کے قبل مجھ سے مس آرمنڈ سے ملاقات ہوئی تھی بس ایک مہینہ کا زمانہ گھٹ کر صرف دو ہفتے رہگیا جسمیں
لاک لن نے گرٹروڈ سے سابقہ رکھا ہوگا لاک لن نے یہ بھی کہا ہے کہ گرٹروڈ ڈانلی سے میرا اول سابقہ ایک
روز صبح کو درمیان چھ اور آٹھ بجے کے ہوا تھا اسکا باپ شراب پیے پلنگ پر بیہوش پڑا تھا اور مسز ڈانلی
نیچے کی منزل میں مسٹر دویاس سے باتیں کر رہی تھیں لاک لن نے ایک اور جگہ کہا ہے کہ میرا کوئی نامناسب تعلق
گرٹروڈ ڈانلی سے اوسکی ماں کے مرنے کے قبل نہیں ہوا ہے —
لاک لن نے مسز ڈانلی کو اپنے شوہر سے شکایت کرتے سنا کہ ہم اپنی بیٹی ہی کیوجہ سے مفیبت میں ہے
مسٹر انوارڈی نے کہا کہ کیا یہ بیانات بشریت کے تجربہ کے موافق قابل یقین ہیں میں ایک نقشہ تاربرقی
کے دفتر کانپور کا دکھایا اور یہ حالت لاک لن نے سمجھائی غیر ممکن تھا کہ لاک لن کمرے کے اندر دیکھ سکتا
جسمیں ڈانلی تھا اور اسکی بیٹی گرٹروڈ بھی تھی لاک لن نے کہا ہے مسز ڈانلی اور اسکی بیٹی اس کمرہ یا بیگانہ میں
تین روز رہی تاہم ڈسوزا نے بیان کیا ہے کہ مسز ڈانلی اور اسکی بیٹی کانپور سے دوسرے روز لکھنو کو گئی

۸ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء کو روانہ ہوئی لاک لن نے کہا ہی کہ بہتر انی غسلخانہ مین جھاڑو نہ دیسکتی تھی کیونکہ مسٹر واٹسن وہین برہنہ پڑا تھا اور اوسکی بیٹی وہان تھی ڈسوزا نے کہا کہ میری بی بی نے مجھ سے کہا کہ اسکی آیا نے اوس سے کہا تھا کہ مسٹر ڈانلی غسلخانہ مین ننگے پڑے ہین لاک لن نے خیال کیا کہ گرٹرُوڈ غسلخانہ مین تھی تو مسز مہدی حسن کی عصمت پر دھبہ لگے اس سے بڑھکر اور کیا بات ہوسکتی تھی کہ باپ غسلخانہ مین برہنہ پڑا تھا اور جانتا تھا خود اسکی بیٹی اوسکو کپڑے پہناتے تھی۔

مسٹر انوارڈ نے آخری اور خاتمہ تقریر کے وقت بیان کیا کہ گرٹرُوڈ ڈانلی کے فوٹوگراف کو جو ہندوستانی لباس مین اوتارا گیا بہت ہی برا کہا گیا ہے مسٹر نارٹن کی اسپیچ جو اسکی بابت تھی یم فلٹ سے بھی زیادہ گشت کرائی گئی غرض یہ تھی کہ لوگ مسز مہدی حسین کی بابت خراب رائے دین لیکن خود فوٹو ہی گیا تھا جس سے ایسا مستقلہ شدید نکتہ چینی ہوئی یورپین عورت جو ہندوستانی کپڑے پہنے تو وہ کیا جانیگی کہ کس ڈھنگ کے کپڑے ہون یہ لباس کچھ چیز نہین ہے اوس سے عصمت یا عفت پر اثر نہین پڑتا جس شخص نے فوٹو دیکھا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ اسمین کوئی فحش یا نامناسب بات نہین ہے مسٹر نارٹن نے کہا کہ ہان سینہ کھلا ہے سینہ سہولت سے ڈھکی ہے اور دوپٹہ کاندھے سے آیا ہے اس صورت مین ہم کہہ سکتے ہین کہ ایک یورپین لیڈی جو گھوڑے کی سواری کی پوشاک پہنے ہو اسکا ایک سینہ کھلا رہے کیونکہ چسپت کپڑے کے سبب جسمانی ابھار معلوم ہوتا ہے۔ یہ بیان ہوا ہے کہ تصویر سنہ ۱۸۸۴ء مین ہندوستانی لباس مین اتاری گئی تھی مطلب یہ تھا کہ اس زمانہ کے نوجوان آدمیون کو زیادہ تر حسین معلوم ہو لیکن یہ خلاف بات تھی اگر وہ انگلش لباس پہنتی تو کیننگ کالج مین اسکے زیادہ خریدار ہوتے یہ جو الزام ہے کہ مہدی حسین نے اصغر جان کو دس ہزار روپیہ اس تصویر کے لئے رشوت دیا اسمین ناکامی ہوئی کیونکہ انہون نے اصلی ہونے سے انکار نہین کیا تصویر سے بجز اصلی ہونے کے اور کچھ ضرر نہین پہونچ سکتا تھا جب انہون نے اصلیت کو تسلیم کر لیا تو پھر دس ہزار روپیہ دیکر تصویر خریدنے کی کیا ضرورت تھی علاوہ اسکے تصویر سے یہ ثابت ہوتا کہ کس سال اتاری گئی اور انکو اسکی پروا نہ تھی کہ یہ کسکے پاس ہے کیونکہ اس سے تاریخ وغیرہ کا کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ رشوت دینے کی وجہ سے تو اصغر جان کے پیشہ وغیرہ کو ضرر پہونچتا مین مسٹر نارٹن کے بیان سے اتفاق کرتا ہون کہ تصویر نمبر ۲ چار پانچ برس بعد اوتاری گئی تھی مسز مہدی نے اقبال کیا کہ جب مین سنہ ۱۸۸۸ء مین لکھنو گئی تھی تو دوبارہ تصویر اوتاری تھی۔ پس اس بنیاد پر الزام رشوت دس ہزار مین ناکامی ہوئی تصویر پیش ہونے سے کوئی نقص پیدا ہوا اور ہمکو پروا نہین کہ کب اتاری گئی تھی مسٹر انوارڈ نے کہا کہ ایک دن پہلے مین نے ثابت کیا تھا جو الزام بریت جرم پر لگایا ہے کہ ہم نے اصغر جان کو مسز مہدی حسین کی تصویر کے لئے رشوت دی اسمین ناکامی ہوئی اسی وجہ سے دوسرا آدمی

رشوت ستانی خارج ہوا یعنی اصغر جان کے مددگار کو بارہ سو روپیہ رشوت مین دئے تھے یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ
شیخ علی عباس جو مسٹر زوکیل ہین ایسی خراب کارروائی مین شریک ہوے ہون شیخ علی عباس نے چاہا تھا کہ اس بارہ
مین اسکے اظہار لئے جائین لیکن کمیشن نے میرے منظور نہین کیا کیونکہ انکا نام گواہون کی فہرست مین شریک
نہین ہوا بریت جرم نے جو بیان کیا ہے کہ صغرا جان کو رشوت دی ہے۔ لیکن ناقابل اعتبار [illegible] ن ہوتا ہے
اگر وہ کہتا کہ بارہ سو کی چک بطور رشوت کے میرے پانچ نوکرون کو دیگئی ساجد بیگ نے چک نہ دیکھی ہوگی
جیسا بیان تھا کہ بنک بنگالہ پر چک تھی واقعی یہ چک تو مسٹر کنگ کنگ کمپنی پر تھی شاید اسکو چک کی
اطلاع ملی ہو مگر اس نے چک کبھی نہین دیکھی کسی شخص نے مہدی حسین کے مکان سے مثنیٰ دیکھکر اطلاع دی ہوگی
مین بیان کر چکا ہون کہ بریت جرم نے مقدمہ مہدی حسن مین کاغذات حاصل کرنے کے لئے ایسی ہی کارروائی
کی مثلاً مہدی حسین کے خطوط جو طفیل علی بیگ کو بھیجے تھے یعنی کاغذات نمبر ۲۶-۱ور ۲۶-۱ے طفیل علی بیگ
بھیجے تھے کہ مین نے یہ خطوط بریت جرم کو کبھی نہین دے مثنیٰ سے بنک کا نام نہین معلوم ہوا مثنیٰ چک سے
معلوم ہوا کہ اخیر چک ۱۰- اکتوبر ۱۸۹۳ع کو لکھی تھی چونکہ مثنیٰ بیکار ہونے کے سبب باہر پڑا تھا۔ پس جس شخص نے
ساجد بیگ کو اطلاع دی اسکی رسائی اس مثنیٰ تک ہوگئی۔ چک ابتدا مین بارہ سو کی نہ تھی دوسرا ہندسہ
مثل ۲ کے نہین معلوم ہوتا۔ مہدی حسن کا طریقہ تحریر مثنیٰ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ۲ کا ہندسہ مثنیٰ مین جیسا ہے
وہ چک مذکور کے مثنیٰ مین اس سواد کا نہین ہے لہذا مین کہتا ہون کہ بریت جرم کو اسمین ناکامی ہوئی غیر ممکن ہے
کہ علی عباس ایسی کارروائی مین شریک ہوئے ہون اور اصغر جان چک ساجد بیگ کو دکھاتے۔ یہ حالت تعداد
چک کی وجہ سے غیر ممکن تھی یعنی بارہ سو بارہ سو تعداد کا کوئی نہ مناسب تقسیم ہو سکتا وہ الزام ناقص خبر پر قایم ہوا
جو کسی شخص نے مہدی حسین کے مکان سے دی تھی۔ تصویر کی صورت مین کوئی ثبوت نہ تھا کہ یہ ۱۸۶۱ع مین
اُتاری گئی اور ۱۸۷۳ع مین نہین اوتاری گئی ہمکو سنہ کی بابت زبانی شہادت پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔
ایک جانب مسٹر اور مسز مہدی حسین اور اصغر جان ہین اور دوسری جانب سجاد حسین ہین جسنے کہا کہ یہ تصویر
مجھے ۱۸۷۲ع مین دی گئی تھی۔ ممکن ہے کہ اصغر جان نے اس فوٹو کی نقلین نوجوانان لکھنؤ کے ہاتھ فروخت
کی ہون آسنے یہ نہین کہا کہ مین نے اس سے کچھ روپیہ پیدا کیا۔ شاید اسنے دو ایک فروخت کی ہون۔ اسکی
وجہ سے شاید فوٹو (نمبر ۲) پرانے البم مین ہے۔ بہرکیف وہ فوٹو مسٹر اور مسز مہدی حسین سے نہین حاصل ہوئی
لیکن ان فوٹو کا پیش کیا جانا بے حقیقت ہے اگر یہ بیان ہو کہ یہ تصویر سجاد حسین کو ۱۸۷۲ع مین ملی تھی۔
تو اس سے کیا بات پیدا ہوتی ہے اس سے کوئی بڑی تنقیح مقدمہ کی فیصل نہین ہوتی مسز مہدی حسین کے
پاس [illegible] چٹھی کچھ [illegible] ہوا آئی تھی۔ حال مین نہین معلوم کہ وہ کہان ہین اگر جانتی بھی ہوتی تو

گواہی مین نہ طلب کرائی - ایڈورڈز خاندان کے ساتھ اسوقت مین واقف تھا مقدمہ کا گواہ نہین ہو سکتا ہے اور
یہ بات کہ مہدی حسین ڈیورنیڈ کی تحقیقات سے واقف نہ تھے اسکی کیفیت مین پہلے سمجھا چکا ہون مہدی حسین نے
تسلیم کیا کہ مین نے حیدرآباد کی مشہور افواہ سنی تھین کہ گمنام چھٹی آنکی بی بی کی چال چلن قبل از شادی کی بابت
آئی تھی انھون نے شادی کی بابت افواہ نہین سنی تھی انھون نے اُس چھٹی کو تسلیم کیا جو سیمور فٹزجرالڈ کے پاس
دربارہ مہدی حسین اور مسز مہدی حسین کے آئی اور کہا کہ یہ سید علی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی لیکن اس مقدمہ کے
لئے افواہی شہادت کچھ چیز نہین ہے کسی تحقیقات یا افواہ سے واقفیت اس مقدمہ مین مہمل ہے مہدی حسین
جو اعتراض ریکارڈ مین ہوا تھا اسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ مہدی حسین نے اڈیٹر کو راضی کر لیا تھا یہ نہونا
چاہئے تھا مہدی حسین نے بمقابلہ سرور جنگ کے اس بارہ مین قسم کھائی ہے - مین یہان وزیر کی طرفداری
کرنے نہین آیا ہون - لیکن اتنا کہتا ہون کہ ڈیورنیڈ کی تحقیقات مین انھون نے جو برتاؤ کیا مناسب اور درست
تھا اور وزیر نے صحیح کارروائی کی کہ شمال مغرب مین کرنیل لڈلو کو تحقیقات کرنے سے روکا کیونکہ کرنیل لڈلو
نے ہدایت سے تجاوز کیا وہ محدود کی گئی تھی کہ حیدرآباد کے اندر تحقیقات ہو انھون نے اُن اشخاص سے تحقیقات
کی جنکا ذکر مین غلط مین تھا مہدی حسین کی چھٹی اس بارہ مین کہ اگر مسٹر التوائی مانگے تو مین مقدمہ کو اٹھا لونگا مین
عرض کرتا ہون کہ اپنی سخت مجبوری کی وجہ سے مہدی حسین چھٹی لکھنے پر مجبور ہوئے جس طرح پر مسٹر نارٹن نے
روز بروز جرح کے سوالات کے عہدہ سے معطل کئے گئے اور روپیہ نقد اور نوٹ سب صرف ہو چکا -
کونسل کے رکھنے کے لائق نہ تھے اسلئے یہ نہایت بیدل ہوئے ایسی نازک حالت مین جو چھٹی لکھی تو
کوئی مقام حیرت کا نہین ہے - میری نسبت بیان ہوا ہے کہ مین نے اس مقدمہ مین اور وجوہ سے
کوئی مقام حیرت کا نہین ہے میری نسبت بیان ہوا ہے کہ مین نے اس مقدمہ مین اور وجوہ سے دستکشی کی تھی -
مین نے اس مقدمہ مین صرف مہدی حسین کی تہیدستی سے کنارہ کیا تھا اس چھٹی سے اور مخالفت کے
معنی نہین نکل سکتے ہین - مہدی حسین کی حالت جو بباعث تنگدستی تھی بیان ہے کہ مہدی حسین نے اس بیان مین
دروغ حلفی کی کہ مسز آ مر چکا تھا جب مین نے گرٹروڈ ڈاٹلی سے شادی کی لیکن غلطی اور دروغ حلفی مین فرق ہے
جب انکو معلوم ہوا او نھون نے غلطی کی تصحیح کی وفات کا سرٹیفکٹ پیش ہونے کے قبل مسٹر مہدی حسین کو مسز
مہدی حسین نے غلطی کا سبب سمجھایا - اور کیونکر اسکی تصحیح ہوئی میرا خیال ہے کہ مین خاص خاص باتون کا
بجز چند باتون کے جواب دے چکا ہون اگر مین نے کوئی ضروری بات چھوڑ دی ہے تو وہ سہوا رہ گئی ہو گی
نہ اسوجہ سے کہ مین نے اسکو عمداً ٹالا ہے - یہ جو الزام ہے کہ مہدی حسین نے سردار حسین کو چھ ہزار روپیہ نہین دیا
یہ صریح بناوٹ ہے - مہدی حسن نے اس سے انکار کیا اور مسٹر نارٹن نے اسکی بابت نہین کیا مسٹر نارٹن کا
الزام ثبوت ستانی مہارت سے شروع ہوا اور ... ختم ہوا مسٹر نارٹن نے سخت الزام لگایا کہ مہدی حسن نے وزیر کو جو خط لکھا

شادی کی کیفیت سمجھائی وہ فائل سے نکال لیا گیا۔ یہ صحیح نہین ہے وہ خط مورخہ ۱۱۔ می سنہ ۱۸۹۲ع ہے
اور مسل مین موجود ہے۔ مین خوش ہوا کہ مین اسکا ثبوت دے سکا شہادت اشاعت کی بابت مین بیان
کرتا ہون کہ یہ بات انصاف کی نہ عدالت کے لئے ہے نہ ہمارے لئے ہے کہ سترا کی بے تعلقی کی دلیل تاخیر وقت تک پیش نہین
کی گئی۔ یہ مناسب طریقہ نہین ہے۔ یہ خیال ناقابل یقین ہے کہ اگر شہادت ہم پہونچتی ہے تو مسٹر نارٹن نے اپنی ابتدائی
اسپیچ مین کیون اسکا ذکر نہین کیا یہ زبردست وجہ اس بیان پر یقین نہ کرنے کی ہے اور مین اس شہادت کا ذکر
آگے بڑھکر کرونگا۔ اشاعت کی بابت گواہون سے جرح کے سوالات کا نہ کرنا بہت ہی غیر مناسب تھا یہانتک کہ
اثبات جرم کی کارروائی ختم ہوئی قانون سے ایسی کارروائی درست نہین ہے اگر عدالت کی حدود کے اندر گواہ مین موجود نہ تھا
تاہم جرح اونسے ملتوی کرنا ہر طرح سے خلاف مصلحت تھا اگر جرح کے سوالات اشاعت کرنیوالون گواہون سے ختم
ہونے قبل اسکے کہ اثبات جرم کا مقدمہ ختم ہوتا تو ہم جانتے کہ اور کون گواہ طلب کرنے کے قابل ہین قانون
سے لازم ہے کہ اثبات جرم ختم ہونے کے قبل اشاعت کے گواہون سے جرح کے سوالات ہون۔ پھر گواہ
سے اسکے اظہار کے کئی مہینے کے بعد جرح کے سوالات کرنا محض ناانصافی ہے۔ اشاعت کے گواہون
کے اظہار اگست سنہ ۱۸۹۲ع مین ہوئے تھے اور جنوری سنہ ۱۸۹۳ع مین اُنسے جرح کے سوالات ہوئے۔ اس
مدت بعد گواہ سے جرح کے سوالات ہونا بہت دقت کی بات ہے۔ ایک ایماندار گواہ سے بھی اگر اس مدت
اظہار کے بعد جرح کے سوالات ہون تو وہ بھی اپنے بیان مین اختلاف کرے گا اور بے ایمان گواہ پر اثر
نہین پڑتا کیونکہ وہ اپنے اظہار کو پڑھ سکتا ہے۔ دوبارہ غلطی نہو مسٹر سترا جانتے تھے کہ پمفلٹ اگر کارڈ پریس مین
شائع نہین ہوا۔ تو کہان شائع ہوا۔ پھر اگلا گواہ کانر تھا کیونکہ اُس سے جرح کے سوالات ہوئے جب قریب الموت
تھا اور وہ جگہ نہایت ہی عبرت کی بمقابلہ عدالت کے تھی اور جسنے اپنی شہادت خدا کا نام لیکر دی جنکے حضور
چند روز مین حاضر ہونے والا تھا۔ سترا کا تعلق کانر سے تھا اور وہ اسکا دوست تھا اور سترا کا تعلق اُس پریس سے
بحیثیت سب اڈیٹر حیدرآباد ریکارڈ کے تھا لیس یہ ناقابل یقین ہے کہ اُسنے اُس پریس مین ایک پمفلٹ ایسے
امر کی بابت بمقابلہ اور کسی پریس کے چھپوالیا۔ کاغذ نمبر ۹۳ سے ثابت ہے کہ کانر کی دوستی سترا سے تھی کیونکہ
مین کہہ چکا ہون کہ سترا اس شخص اور جگہ سے بخوبی واقف تھا اپنے پمفلٹ بجز رکارڈ پریس کے اور کہین نہ چھپواتا
برئیت جرم نے بیان کیا ہے کہ درمیان ۱۳۔ مارچ اور ۱۷۔ مئی کے کچھ حال نہین معلوم ہوا مگر اس طبع کا حال
اسی وقت معلوم ہوا کہ جب پمفلٹ تقسیم ہوئے تھے ۶۔ اپریل سنہ ۱۸۹۲ع اور ۱۷ امی سنہ ۱۸۹۲ع کے
درمیان تھوڑا زمانہ گزرا اسمین تحقیقات ہوئی۔ سب سے اول شخص بمعاصب نے آخر اپریل سنہ ۱۸۹۲ع مین
مسٹر جے ایم نارٹن کو اطلاع دی تھی کانر کی خط کتابت اوایل می سنہ ۱۸۹۲ع مین کرنل ڈاب سے شروع ہوئی

اس سے ظاہر ہوا کہ یہ ملٹ رکانر پریس مین چھپا تھا اگر کرنل ڈاب کے اظہار لئے جاتے تو صحیح بیان کرتے
کیونکہ کرنل ڈاب کرنل لڈلو وغیرہ کے دوست تھے یہ خیرات دیکر کانر کی مدد کرتے تھے یہ ایسے
لوگ تھے کہ یہ اُن لوگو کی مدد نہین کی ستے جو ایسے نصیحتے کے پم فلٹ شائع کرتے ہین کاغذ نمبر ۹۴
ایک چھٹی ہے جو کانر نے متر ا کو لکھی تھی اور چاہا تھا کہ ایک مسودہ چٹھی کا ارسال ہو جو دیج رجسٹر ہوگا۔
جسکا ذکر ایک شام قبل ہو چکا تھا کانر نے سمجھا یا کہ اس کا ... بیان کیا جتبیا کاغذ نمبر ۹۵ سے ظاہر ہوا
کہ کانر اور متر ا مین رازداری تھی کانر کو متر ا سے کچھ روپیہ پانے کی امید تھی کاغذ نمبر ۹۶ ایک چٹھی ہے
جو کانر نے متر ا کو بھیجی اور یہ بیان لکھا ہے کہ گیلیگر میرے دیکھنے کو آیا اور مجھ سے کہا کہ فقط آٹھ سو تین
پم فلٹ کی بمبئی کو گئے گیا ہے کہ ڈاک مین روانہ کرے گا اور کانر نے متر ا سے چاہا کہ کچھ پیام امریا کو
کہلا بھیجین کیا پم فلٹ سے اسکا تعلق تھا اگر نہ تھا تو بجائے جواب طلب کرنے کے ... لکھا تھا کہ امریا کو پیام
کہلا بھیجو اسکو لکھنے سے خوف تھا کہ شاید ظاہر ہو جائے گا پھر چٹھی مورخہ ۱۵ - مئی سنہ ۹۲ء مین کانر نے متر ا
کو لکھا خیرات مانگنے والون کو خود پسندی لازم نہین ہے اسکے کیا معنی ہین کیا اسکا حوالہ پم فلٹ سے نہ تھا
کاغذ ۹۸ مورخہ ۲۳ مئی جو کانر نے متر ا کو لکھا تھا اس سے معلوم ہوا کہ متر ا سے ملاقات کا دن مقرر کیا تھا۔
کیا اس قابل نہ تھا کہ پم فلٹ کی بابت بحث ہو کاغذ نمبر ۹۹ مورخہ ۲۰ جون سنہ ۹۲ء جو کانر نے متر ا کو
بھیجا اسمین بیان تھا کہ جو دو صد روپیہ بھیجنے کا ہوا تھا وہ پہلے ہی بھیجدیا بظاہر انکو شک تھا کہ روپیہ نہ آنے کا
سبب جو ظاہر ہو گیا کہ قبل اسکے انہون نے مسٹر ہر مزجی کے سامنے اظہار دئے تھے یہ دو معنی چٹھی ہے
مسٹر نارٹن اور فنگلاس کی شہادت سے ثابت ہے کہ متر ا پم فلٹ سے واقف ہے نارٹن کی شہادت
سے معلوم ہوا کہ ہیڈرک اول شخص ہے جسنے اس معاملہ کی اطلاع دی نمبر ۱۰۴ چٹھی مورخہ ۲۲ - اپریل سنہ ۹۲ء
ہے جسمین نارٹن نے ہیڈرک کو وہی لکھا ہے جسکی ہیڈرک نے کیفیت بیان کی تھی کاغذ نمبر ۱۰۵ مورخہ ۱۷-
اپریل سنہ ۹۲ء ایک اور چٹھی ہے جو مسٹر جیمس نارٹن نے فنگلاس کو بھیجی تھی اسمین مفصل کیفیت پم فلٹ
کی چھپائی کی لکھی ہے کانر نے ذکر کیا تھا کہ کس طریقہ سے اپنی شہادت دی ہے کیون اسنے مسٹر ہر مزجی
کے روبرو اظہار دئے اور خوف کی وجہ سے متر ا کا رخ بدلا تھا کیونکہ مین نے سنا ہے کہ میرا رخ میری
جانب بدل گیا ان بیانات مین سچائی کی مہر لگی ہوئی معلوم ہوتی ہے یہ تحقیقات اسوقت ہوئی کہ
نواب محمد بخش حیدرآباد مین نہ تھے اور یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ انہون نے اس تحقیقات پر کچھ اثر
ڈالا ہے یا انہین کے سبب سے اسمین متر ا کا نام لیا گیا وہ شہادت پہلے ہی لی گئی اسوقت کسی قسم کا
کا لالچ نہین دیا گیا تھا اس صورت مین ایسے اشخاص کی جانچ کی بجائے جیسے کہ کانر اور ہیڈرک ہین اگر اسطرح

جانچ ہوگئی تو معلوم ہوگا کہ انکو کسی طرح کی لالچ بیان کرنے کے قبل نہین دی گئی مسٹر نارٹن اور مسٹر گیسن سے
جو معاہدہ ہوا صاف صاف تھا وہ مناسب اور درست ہے وہ کانڑ اور ہنڈرک کی شہادت لینے کے
بعد ہوا تھا وہ مسٹر نارٹن کی محنت اور تکلیف کا معاوضہ تھا جو انہون نے حصول شہادت مین اٹھائی تھی
فنشر کا نام مقدمہ مین داخل ہونے سے قطعی ثابت ہے بنا ہوا قصہ نہتھا فنشر کا نام شہادت مین ہوتا
اگر بناوٹ کی بات ہوتی فنشر سرکاری نوکر ہے غیر ممکن ہے کہ وہ اسمین شریک ہوتا بریت جرم نے کہا کہ یہ قصہ
گڑھت کا ہے کیونکہ لیزرا اور جوزف نہین طلب ہوئے مگر میری دانست مین تو یہ ممکن نہین ہے کہ گڑھت
کئے ہوئے قصہ مین، گواہون کا نام ظاہر کیا جاتا یا گواہون کا ذکر کرتے جنکو وہ پیش کر سکتے بشرطیکہ
یہ قصہ بنایا ہوا ہوتا اونہون نے کہا کہ ہم پولیسمین کے دو گواہون کو طلب نہین کر سکتے جنکو پریس سپرد کر
جس پریس کا تعلیقہ ہوا ہے وہ اس حقیقت سے واقف نہ تھے مین نیہ جواب دیتا ہون کہ بریت جرم
نے انکو کیون نہ طلب کیا جو ہمارے الزام کی تردید ہوتی اگر ہمارا مقدمہ جھوٹا ہوتا تو ثابت ہو سکتا تھا
کہ دو تین آدمیون نے کام انجام دیا کیونکہ یہ معتمدانہ کام تھا بخلاف اسکے انہون نے تو گواہ پیش کئے اگر جھوٹا
مقدمہ ہوتا تو اور بھی زیادہ افشاے راز ہوتا—

مسٹر نارٹن نے بیان کیا ہے کہ اِن گواہون کے بیانات متناقض تھے اور انکی غیر موجودگی
مین قابل تسکین ثبوت ہوا ہے تناقض کی بابت مجھے حیرت نہین ہے کیونکہ یہ گواہ جاہل تھے اور انکے
اظہار اور جرح کے سوالات مین بہت سا وقفہ ہوگیا ہے اُسکی بابت مین پہلے بیان کر چکا ہون بریت
جرم نے کہا ہے کہ کانڑ کو تیس روپیہ اور کامون کے لئے دیا ہے یعنی کتابون اور دیگر اشیا کے لئے دیا ہے۔
پمفلٹ کے لئے نہ تھا کانڑ نے کرنیل ڈالبس سے اسکے بہت پہلے بیان کیا ہے کہ فنگلاس اور اسٹیفنسن سے
اُسکی ملاقات ہوئی تھی اور کہا کہ کرنیل ڈالبس نے مجھ سے کہا تھا کہ تم نے پمفلٹ ایسی کم قیمت پر چھپائی ہے
کانڑ نے ڈاکٹر راج گوپال کا فیصلہ تسلیم نہین کیا اور راج گوپال کی چھٹی کاغذ نمبر ۱۲۲ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۹۲ء
کا جب کانڑ نے مواجہہ کیا تو اُسنے بیان کیا کہ مینے قبول کیا تھا کہ تیس روپیہ نے لونگا لیکن یہ کہا کہ اس فیصلہ کی
تاریخ ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۲ء نہ تھی اور کہا مجھے تاریخ یاد نہین ہے اور کہا شاید قبل یا بعد مسٹر ا کے سفر کلکتہ کے ہوگی
بیان ہے کہ اسپتال مین فیصلہ ہوا تھا کیا ممکن ہے کہ ڈاکٹر راج گوپال ۱۱ مارچ ۱۸۹۲ء کو اسپتال
گئے ہوتے اور کانڑ کا علاج نہ کرتے تھے اور مسٹر ا اسکے ہمراہ نہ جاتا - اسیوجہ سے کاغذ نمبر ۱۲۲-۱۱ مارچ ۱۸۹۲ء
کا اسپتال کے فیصلہ سے بالکل خلاف ہے کاغذ نمبر ۱۲۲- ڈیڑھ تختہ پر ہے- وہ چھٹی کے مانند تہ نہین کیا ہے
صرف ایک لمبی تہ ہے. ایسے کاغذ لمبے لفافہ مین رکھے جاتے ہین اس طرح تہ کرنے سے فوراً شناخت ہوتا ہے

اور یہ وہ کاغذات نہین ہین جیسا بیان کئے گئے ہین - معلوم ہوتا ہے کہ بریت جرم کے لئے لکھا گیا ہے اگر
ایک شخص خیال نہ کرتا کہ اس تاریخ فیصلہ تیس روپیہ کا ہوا ہے اور چٹھی اصلی ہے تو مقدمہ جھوٹا ہے تو مقدمہ
مین ناکامی ہوتی - اب راج گوپال کی چٹھی مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء کاغذ نمبر ۱۲۳ - دیکھو جسمین ڈاکٹر نے بیان کیا
تھا - چونکہ آج دھولینڈی ہے مین نہ آونگا - یہ چٹھی بھی اسی طرح تہ ہے جس طرح پہلی چٹھی ہے اور یہ نصف تخت
کاغذ پہ ہے - کاغذ نمبر ۱۲۴ - پر کوئی تاریخ نہین ہے گو بہت سی تہ ہین کہ بری بہنتہ کا نام اسمین ہے جسکو
مترا نے جنوری سے نہین دیکھا تھا بہت مشتبہ ہے - کاغذ نمبر ۱۲۵ - مورخہ ۱۴ مارچ ۱۸۹۲ء ہے یہ ایک
چٹھی ہے جو راجگوپال نے مترا کو بھیجی ہے اسمین ۱۳ تاریخ کے معاملات کا ذکر تھا کاغذ ۱۲۶ - اور ۱۲۶ - اسے
مورخہ ۱۴ مارچ ۱۸۹۲ء چٹھی اور سرٹیفکٹ ہی جو ڈاکٹر راج گوپال نے مترا کو دیا ہے ڈاکٹر راجگوپال مترا کے
پاس ۱۴ مارچ ۱۸۹۲ء کو گئے اگر وہ خود گئے تو چٹھی کیون لکھی اگر سرٹیفکٹ کی ضرورت تھی تو ڈاکٹر راجگوپال
جب مترا کے یہان تھے تو فوراً سرٹیفکٹ لکھ سکتے تھے کبھی کسی نے یہ سنا ہے کہ ایک غیر ملازم کو جو محض
ٹھیکہ دار مترجم ہے سرٹیفکٹ دیا گیا اگر اسکی ضرورت تھی تو پھر کیون یہ کام مین نہ لایا گیا پھر چٹھی اور
سرٹیفکٹ ایک ہی لفافہ مین ہے جیسا کہ ہونا بیان کیا گیا ہے تو پھر اسکی تہ مین فرق کیون ہے یہ بات
بالکل مشکوک ہے بہرصورت معلوم ہوا کہ تمام چٹھیان ایک ہی وقت مین لکھی تھین اب گفتگو یہ ہے کہ کیا
راجگوپال کو رشوت دیسکتے تھے - انکی حالت سے تو بیشک یہ بات ظاہر ہے اور بریت جرم نے شمال
مغرب مین جو رشوتین دی ہین اس سے ڈاکٹر کی بابت بہت ثبوت ہوتا ہے کہ مترا کے واسطے گواہ
خرید کرے اور کوئی شک نہین معلوم ہوتا کہ ڈاکٹر راجگوپال اور ہری نیتھ ایسے ذریعہ سے خریدے گئے ہین
اگر چٹھیان اصلی نہین ہین تو اب انکی غیر موجودگی کی کیا صورت پیدا ہوئی ہری نیتھ کی شہادت سے معلوم ہوا
کہ راجگوپال تمام دن مترا کے گھر مین رہے کیا یہ ممکن تھا اس منشا سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ مترا
تمام دن گھر مین رہا تاکہ پرلیس سے غیر موجودگی ثابت ہو یہ بیان بناوٹ کا ہے اور اب غیر موجودگی کی
بابت فیصلہ کرنا ہے یہ قابل ذکر ہے کہ مسٹر نارٹن نے اس غیر موجودگی کا ذکر ابتدائی زمانہ مین نہین کیا ہے
اگر بیمار مترا پرلیس کو نہ جا سکتا تھا جو بقول بیان امڑیا کے ہے پرلیس تو انکے مکان سے دو تین سو فیٹ کے
فاصلہ پر تھا مگر مین اس شہادت کو ضروری جانتا ہون جو پیش ہوئی ہے کہ سعد اللہ جھوٹا گواہ ہے -
کیونکہ ایک گواہ سیاتا نے ایسا ہی بیان کیا ہے پہ ثابت ہے اس نے کہا کہ مسٹر انوار الدین کے آنے کے
آٹھ روز بعد سعد اللہ نے اخبار مشیر دکن میرے مکان مین پڑھا اور سعد اللہ نے کہا کہ مترا کے خلاف
شہادت دینے کے لئے حفظ کر رہا ہون محمد حسین نے وعدہ کیا ہے کہ مین تیری مقتولہ بی بی کے زیورات

والیس دونگا اور پانچسو روپیہ انعام دونگا کیا یہ ممکن ہے کہ جو شخص جھوٹی گواہی دینے والا ہوتا وہ شخص سے کہیگا کہ جھوٹی گواہی دینے کے لئے مین تیاری کرتا ہون سیاناتے کہا کہ سعد اللہ نے مسٹر انوارلی کے آنے کے آٹھ روز قبل کاغذ پڑھا تھا مین ۲۰۔ اگست ۹۲ء کو آیا سعد اللہ پہلے طلب ہوا اور ستمبر ۹۲ء کو اسکے اظہار لیئے گئے اسطرح آٹھ روز ہوئے یہی سیاتا نے بیان کیا ہے مگر وہ غلطی پر ہے اگر غور کیا جائے کہ تاریخ مین کیسی نقیض ہے بریت جرم نے کہا ہے سعد اللہ بنا ہوا گواہ تھا۔ جو اخیر وقت مین پیدا کیا گیا کوئی ایسی بات نہین ہے اگر مسٹر جے یم نارٹن کی شہادت پڑھین تو معلوم ہوگا کہ وہ گواہ اوائل ہی تاریخ مین آئے تھے مسٹر نلسن اور انکے کلرک کی شہادت قابل تسلیم نہین ہے شہادت کا قبول کرلینا خوفناک ہے سادہ عقل سے بھی اس قسم کی شہادت قابل خارج کرنے کے ہے قانون مین قاعدہ ہے کہ گواہ کی شہادت پر اسطرح اعتراض نہین ہوسکتا ہے اگر قابل تسلیم ہے تو ممکن ہے کہ سعد اللہ بریت جرم کی طرف سے خرید کیا گیا ہو کہ مسٹر نلسن سے ایسا ہی کچھ کہے کیون نہین سعد اللہ گواہ کے کٹھرے مین کھڑا کیا گیا مسٹر نلسن کی شہادت اپنے مترجم کے بیان کے بموجب ہے مسٹر نلسن نے سعد اللہ کے برتاؤ سے جانچ کی کہ جو کچھ مترجم نے کہا سچ ہے مترجم سید علی کا آدمی ہے لہذا وہ حصہ شہادت کا قانوناً قابل تسکین نہین یا مذکورہ بالا وجوہ سے غیر قابل یقین ہے سعد اللہ کی شہادت سے بہت کچھ اشاعت کی صداقت ہوئی ہے سوامی کمپنی کے بل سے ظاہر ہے کہ دوسرے پریس نے ایک کاغذ ۱۲ مارچ ۹۲ء کو خرید اتھا اور کارنر کا بیان ہے کہ وہ کاغذ پم فلٹ چھاپنے کے لئے خرید ہوا تھا اب مین کئی مدات ہین اسمین بیان ہے کہ کاغذ ۱۲-۱۳- مارچ ۹۲ء کو پریس کے لئے خرید ہوا لہذا چھ روپیہ کا ۱۴- پونڈ والا غلط ہے پم فلٹ ۱۴ پونڈ کے کاغذ پر نہین ہے اور شاید یہ اس کاغذ پر ہے جو ۱۳ تاریخ کو چھ روپیہ رم کے حساب سے خرید ہوا ہے فشر نے خود اپنا کام پروف پڑھنے کے متعلق چھاپا اور بیان کیا کہ اسمین تین صفحے تھے ہنڈرک نے اپنے اظہار مین آٹھ صفحے بیان کئے ہین تاکہ پتا لگے کہ فشر نے پم فلٹ کا کام کیا ہے ہنڈرک سے اظہار لینے کے کئی مہینے بعد جرح کے سوالات ہوے اسلئے اسکو بدلدیا اس زمانہ مین بریت جرم کی پہونچ اس تک ہوگئی ہوگی اگر یہ نہین ہے تو پھر کس غرض سے جرح کے اظہار کے بعد وہ مسٹر نارٹن کے مکان کو گیا تھا اور مسٹر نارٹن سے اُس نے بیان کیا جبپر ہنڈرک پھر گواہ کے کٹھرے مین طلب کیا گیا اور مسٹر نارٹن نے اسکے اظہار لیئے ہنڈرک نے فائدہ بریت جرم کی غرض سے علانیہ جھوٹ بیان کیا مین اور گواہون کی شہادت کے نقیض نہ بیان کرونگا کیونکہ وہ خود قابل لحاظ نہین ہین تمام شہادتون سے

پمفلٹ کی اشاعت ثابت ہوئی حضور کے دلمین یہ یقین ہوگیا ہوگا کہ فشر اور کازر کی شہادت مین بریت
جرم نے کوئی تردید پیش نہین کی اور بریت جرم نے اپنی غیر موجودگی کا اسقدر ثبوت پہونچایا کہ قا
شک ہے اور اشاعت کا ثبوت ہوا ہو کہ یہ اشاعت مہدی حسن کے لیے نہین ہوئی اس پمفلٹ کا
منشا مفید عام نہ تھا بلکہ یہ اسلیے تھا کہ مہدی حسن اور مسز مہدی حسن کا چال چلن بدنام ہو اس
پمفلٹ کی دور دور تک اشاعت ہوئی بحیثیت گواہ بریت جرم کے ڈاکٹر اگھور ناتھ نے کہا ہو کہ
ایک نقل اسکی میرے پاس بھی آئی ہے - مسٹر انوارڈی نے ہر آنر کا شکریہ ادا کیا کہ نہایت تحمل سے انکے بیان
کی سماعت کی اور امید ظاہر کی کہ انھون نے حضور کے سامنے مفصل حقیقت مقدمہ کی صحیح طور پر بیان کی

فیصلہ

مقدمہ ہذا مین سدھو موہن متر پر جرم لگایا گیا ہے جسکی سزا حسب منشاء دفعہ ۵۰۰ - تعزیرات ہند سے
ہوسکتی ہو کہ اسنے ۱۲ - مارچ سنہ ۹۲ع کو حیدرآباد مین ایک پمفلٹ شائع کیا جسکا نام "اے کشاکنگ سوشل
اسکنڈل اینڈ اسپیچ ٹو لیڈیز آف حیدرآباد" (ایک نفرت آمیز عجیب کا فضیحتہ اور اپیل بخدمت لیڈیان حیدرآباد)
تھا اسمین نواب مہدی حسن کو بدنام کرنے والے درج ہین اپنی بریت مین ملزم نے پمفلٹ مذکور کے شائع کرنے سے
انکار کیا ہو اور عذر کیا ہو کہ اگر مجھپر اشاعت کا ثبوت بھی پہونچا تو مجھپر مستثنیات ۲ - اور ۹ - دفعہ ۹۹
تعزیرات ہند عاید ہوئی ہین -

۲ - اول مین خاص تنقیح کا ذکر کرتا ہون کہ آیا متر اسنے یہ پمفلٹ اندر اختیار عدالت ہذا ۱۲ - مارچ سنہ ۹۲ع
کو شائع کیا اگر فی الحال اختلاف شہادت گواہان کا لحاظ نہ کیا جاے تو اس بارے مین مستغیث کا بیان
یہ ہے کہ - بازارون مین ایک مطبع تھا اور نام اسکا حیدرآباد کارڈ پریس تھا اسمین اسی نام کا اخبار چھپتا تھا
جو اب بند ہوگیا ہے کازر او ار گواہ اثبات جرم چھاپہ خانہ اور اخبار کا مہتمم تھا اور متر اسکا ایڈیٹر تھا اپنے
کامون کے سبب یہ دونون بہت ملتے تھے اور انمین دوستی پیدا ہوئی تھی جنوری سنہ ۹۲ع مین متر نے
کازر سے کہا کہ میرے پاس کچھ پرایوٹ کام ہے کیا تم اسکو چھاپوگے کازر نے اسپر رضامندی ظاہر کی جمعرات
۱۰ - مارچ سنہ ۹۲ع کو متر کازر کے پاس گیا جو اسپتال مین بیمار پڑا تھا اسکو اسکا وعدہ یاد دلایا اسوقت
یہ قرار دیا کہ آیندہ اتوار ۱۳ - مارچ کو یہ کام ہو اس روز تعطیل تھی متر نے کہا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ لوگ آئین
اور میرے کام کو دیکھین اور یہ کہا کہ ایسے لوگ آئین جو ٹیپ لگا سکین مگر مضمون کو نہ سمجھین یہ کتاب چھ یا آٹھ
صفحہ چھوٹی تقطیع کی تھی اور چھپائی کی اجرت پچاس روپیہ تھی متر نے کہا کہ تم تو پلنگ پر بیمار پڑے ہوئے ہو یہ کام
کس طرح ہوگا کازر نے جواب دیا کہ مین کام کرنے کا حکم دونگا تب شنبہ کے روز کازر نے مینیجر مطبع کو

طلب کیا اور کہا کہ کل اسقدر آدمی بلاو اور ٹیپ تیار رکھو تم خود اپنے دفتر کو نہ آنا اسی دن مسٹر اسنے کانز کو چک
دکاغذ نمبر ۱۲ م بھیجی یہ تیس روپیہ کی تھی یہ رقم بطور اجرت پیشگی کے تھی اور شام کو مسودہ بھیجا دوسری صبح
۱۳ مارچ کو سات بجے ہیڈ اکنز امنرز ریذیڈنسی میں فشر اسپتال مین کانز کی دوستانہ ملاقات کو گیا چونکہ اسکا خود
پرائیوٹ کام ریکارڈ پریس مین چھاپنے کے لیے تھا کانز نے موقع پاکر کہا کہ فدا تم مسٹر اکے کام کی نگرانی کر لینا اس
شرط پر کہ بعد کو تمھارا کام ہوگا اس سے مسٹر اکا کام جلد تر پورا ہوگا فشر نے منظور کیا اور چھاپہ خانہ کو گیا لیکن
کمپازیٹرون سکے نہ آنے کے سبب سے کام شروع ہونے مین دیر ہوئی آٹھ بجے یا قریب اسکے کام شروع
ہوا اور سہ پہر تک کام ختم ہوگیا مسٹر ا بھی کئی بار دن کو چھاپہ خانہ مین آیا اور اُسنے اور فشر نے پروف کی صحت
کی جب تمام قلمی مسودہ ٹیپ مین درست ہوگیا تو فشر کا کام کمپوز ہونے لگا اسمین ایک کا اقتباس تھا پروف
پڑھے گئے یہ تین صفحہ فلس کیپ پیمانہ پر ہے جب دفتر بند ہونے کا وقت آیا تو کمپوزیٹرون کو دو چند مزدوری
دی اور برخاست کیا مسٹر ا بھی چھاپہ خانہ سے روانہ ہوا قلمی کتاب اور پروف لیگیا اسوقت تک فشر کا کام
چھپا باقی تھا اور مسٹر اکا کام مع ٹائٹل پیج کے چھپ گیا تھا مسٹر اکا کام تو پمفلٹ تھا جسپر مقدمہ دائر ہوا ہے اُسکی
تین سو کاپی چھپی تھی پیس کرنا باقی تھی اس کام کے لیے کانز کے پاس اسپتال مین بھیجی گئین فشر شام کو آیا
اور کانز سے کہا کہ یہ پمفلٹ تو بہت ہی خوفناک ہے اور کانز سے شکایت کی کہ تمنے ایسے کاغذ کے چھاپنے
مین میری مدد لی کانز اُسوقت تک پمفلٹ کے مضمون سے ناواقف تھا جب مسٹر ا شام کو ملاقات کے لیے
تو مسٹر ا پر برہم ہوا کہ تمنے یہ کیا حرکت کی ہے اور پمفلٹ دینے سے انکار کیا مسٹر انے یہ کہکر اسکا خوف دور
کیا کہ یہ کاپیان جو چھاپی ہین انکی اشاعت اور جگہ ہوگی اور جن کاپیون کی اشاعت حیدرآباد مین
ہوگی بمبئی مین طبع ہونگی اس اطمینان پر کانز نے وہ حوالہ کر دی پیس کرنے مین تین دن گذرے بدھ کی شام
تک یہ کتابین مسٹر اکے مکان پر چھاپہ خانہ کے چپراسی نے پہونچا دی تھین انکو داخل ہوتے ہوئے
ایک شخص سعد اللہ نامے نے دیکھا جو مسٹر اکو ہندوستانی زبان پڑھاتا تھا جسنے اس پمفلٹ کا اردو سے
انگریزی ترجمہ کرانے مین مدد کی تھی اثبات جرم کی طرف کا یہ چودھوان گواہ ہے اور ایک شخص عمر نامے
نے ایک کتاب سے بہت سے پتے لکھے جو غالباً ڈائرکٹری ہوگی ۶ - اپریل کو بذریعہ پوسٹ آفس
حیدرآباد و سکندرآباد و بلارم مین تقسیم ہوئی اور ۷ - اپریل کو اس حکم کے بموجب جو مہدی حسن کی درخواست
پر فوراً دیا تھا پولیس نے مصنف کی تحقیقات اور تلاش شروع کی ماہ مذکور کی ۲۲ تاریخ کو
شخص نارتھن نامے نے اول سراغ لگایا جو بحیثیت پرائیوٹ سراغ رسان کے پولیس کی مدد کر رہا تھا
یہ سراغ خود بین ریکارڈ پریس سے ملا تھا کہ مین مصنف اور پرنٹر اور بل ادا کرنے والے کا پتا دون گا جب

مجھے یہ معلوم ہوگا کہ مجھے ایسا کیا انعام ملیگا اُنھی ذریعہ سے تحریری افشاے راز ہوا کانرسے دریافت کیا کانرنے مقدمہ سے بچنے کے لیئے کل حال کہدیا تب اُسکو مسٹر ہرمزجی قانونی مشیر گورنمنٹ ہز ہائنس کے پاس لے گئے اسکی خدمات مہدی حسن کے سپرد ہوئی تحقیق اُن ضابطین کے روبرو اُسنے اور فشر اور کامپوزیٹروں اور چپراسیون سنے جنسے اتوار کے روز کام لیا گیا اظہار قلمبند کراسئے بس ان اشخاص کی شہادت پر یہ مقدمہ دائر ہوا۔

۳۔ اس قصہ مین بظاہر کئی باتین صاف ناقابل یقین ہین اول یہ غور کرکے کہ کیسا خوفناک معاملہ مخفی طرح تھا میترا کانرکے برس سے عارضاً کام لینے کی آن لش کرتا اور بے شبہ تعطل کے روز کرسکتا تھا اس صورت مین افشاے راز نہوتا کہ وہ کس قسم کا کام تھا اور پریس کے عملہ سے کام لیتا تو غرضا اگر اُسنے کانر پر بہت بڑی ملاقات کے سبب اعتماد کیا اور کیفیت بیان کی تو کیا اور احتیاطون کی وجہ سے جھکا ہوتا بیان ہوا ہے اس کام سے فیشر کا کچھ بھی تعلق رکھنے پر رضامند ہوتا کانرسنے اظہار دیا کہ مین نے میترا سے (غالباً جمعرات کے روز جب گفتگو ہوئی تھی) کہدیا تھا کہ مین فشر سے کام لونگا فشر نے بوا کنزا مسز رزیڈنسی پریس کا تھا فوراً دریافت کرلیا کہ یہ کس قسم کا کام ہے اسکی کوئی شہادت نہین ہے کہ یہ میترا کا دوست تھا اور یہ بھی کوئی شہادت نہین ہے کہ وہ ایسا دوست تھا جسپر اس قسم کے معاملہ مین اعتماد کیا جاے سوم کیا حاجت تھی کہ میترا اس قسم کے کام کی کسی شخص سے نگرانی کراتا درآنحالیکہ چھاپہ خانہ کی تعلیم سے وہ خود نگرانی کے لائق تھا اُسکی لیاقت خود کانرکے اظہار دکاغذ ۱۰۱۰) سے ثابت ہے جو اظہار اُسنے مسٹر ہرمزجی کے روبرو دیئے تھے جسمین اُسنے بیان کیا ہے کہ میترا سے مین سنے جو انتظام کیا تھا اُسکے بموجب فورمین کو طلب کرکے مین نے کہا کہ میترا کچھ پرایوٹ کام پریس مین چھپوائیگا وہ ادنی درجہ کے لوگون سے کام لینا چاہتا ہے پس تمھارے (فورمین) آنے کی حاجت نہین ہے چہارم یہ عجیب تجاوز اُسکی احتیاط سے ہوگا جو بیان ہے کہ اُسنے کی تھی اگر میترا پریس سے بہت دیر کے لیے چلا گیا جب کتاب چھپ رہی تھی پھر کیون پمفلٹ کانرکے پاس بیٹھ کے لیے اسپتال مین بھیجا گیا جب یہ کام اُسی عمدگی سے خود میترا کے مکان پر ہوسکتا تھا آخر یہ بات ہے کہ کیا میترا بطور حصہ اجرت چھپائی کے کانرکو چک دیتا اور کاغذی شہادت پیدا کرتا کہ ان دونون مین کوئی کارروائی ہوئی ہے۔

۴۔ یہ تو صرف بالائی اعتراض ہین کمزوری مقدمہ اثبات جرم کی یہ ہے کہ گواہون کے بیانات مین جرح کے سوالات کے وقت کیسی لغزش اور تناقض ہوئی ہے اکثر اشخاص کے دوبارہ اظہار لیئے گئے ایکمرتبہ مسٹر ہرمزجی نے اور ایک مرتبہ عدالت نے لیئے ایک شخص ہنرک نامے کے چار مرتبہ اظہار لیئے گئے دو مرتبہ

نارٹن نے ایکمرتبہ مسٹر ہرمزجی سے اور ایک مرتبہ بیان ہوے گواہون کے درمیان مین وقفہ گذر چکا
سبب کچھ تفاوت ممکن ہے مگر میری طبیعت کو تو مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایسی خامیان اور نقیضین
شہادت مین ہون جیسی اظہارات مین ہین اگر ترتیب وار غور کرین تو بہتر ہے یعنی اس طریقے سے کہ جیل آخر
چھاپنے مین مختلف کارروائیان ہوئین شنبہ کے روز جو تیاری اتوار کے کام کے لیے تھی آئیگا آغاز کرین اس سے
معلوم ہوگا کہ ہرک نورمین نے نارٹن سے (کاغذ ۱۱۶ - ۱۰۰ م) اور اس عدالت مین بیان کیا کہ مجھسے کہا گیا
تھا کہ تم اتوار کے روز نہ آنا فشر آئینگے اب اسکو اُن اظہارات سے مقابلہ کرین جو فشر اور کانز نے عدالت
مین کیے کہ فشر اتوار کی صبح کو ہسپتال مین بلا ارادہ صرف دوستانہ ملاقات کو گیا جسکا کوئی تعلق کام سے نہ تھا
اور فشر کا پریس کو جانا صرف اسی روز صبح کو قرار دیا گیا تھا پھر یہ اخیر بیان کانز کے بیان سے جو عدالتمین
ہوا تھا متناقض ہے کہ مین نے مسٹر ا سے (جمعرات کی گفتگو مین) کہدیا تھا کہ فشر پریس مین آئیگا یہ بیان بالکل فشر کے
بیان کے خلاف ہے (کاغذ ۸۷) مسٹر ہرمزجی کے سامنے ۱۹ - مئی ۱۸۹۳ع کو بیان کیا تھا کہ مین مسٹر کانز کو اپنے
پرائیوٹ کام کے یاد دہانی کے لیے اتوار کے روز ۱۲ - مارچ رنڈیرسنی ہسپتال مین گیا تھا یہ سارا قصہ ایک پرائیوٹ
مسٹر ا کے کام کے لیے درکار تھا علاوہ اسکے کہ بیانات متذکرہ سے غیر ممکن ہے۔ کانز کے خود ابتدائی بیان
(کاغذ ۱۰۲) کے خلاف تھا یہ بیان ہرمزجی کے سامنے ۱۰ - مئی کو ہوا تھا جسمین وہ کہتا ہے کہ مسٹر ا اُسکا (کام)
انتظام ادنی درجہ کے کام کرنیوالون سے چاہتا تھا اور پھر آگے بڑھ کر بیان ہے کہ یہ کام کرنا اتوار یا بعد
منظور تھا اور یہ کہا کہ کوئی شخص نہ تھا جسکو مین دفتر کی کنجی سپرد کرتا مین نے مسٹر فشر سے کہا کہ دفتر کھولین اور
تھوڑا کام مسٹر ا کا ہے اُسکو پورا کردین اور شام کو لوگون کی مزدوری دیکر دفتر بند کرین کانز ابتدا مین یقین
کرانا چاہتا تھا کہ فشر دفتر کے کھولنے بند کرنے اور لوگون کی مزدوری دینے کے لیے وہان ٹھیرا تھا اسکا
تعلق کچھ مسٹر ا کے کام سے نہ تھا اب مین یہان یہ بیان کرتا ہون کہ ۱۰ و ۱۹ - مئی کے اظہارون مین جو ہرمزجی
کے سامنے ہوے ایک لفظ بھی نہین کہا کہ فشر کا رکارڈ پریس مین کچھ کام تھا یا اُسنے اتوار کے روز
۱۲ - مارچ کو وہان کچھ کام کیا اب جو مقدمہ پیش ہوا تو پرائیوٹ کام فشر کا بیان کیا گیا کہ یہ خاص اسی
کے واسطے آیا۔

۵ - اب یہ خیال کرو کہ قلمی مسودہ ہیملٹ کتاب کا پریس تک کیونکر گیا مسٹر ہرمزجی کے روبرو جو اظہار
دیے گئے اسمین ایک گواہ نے جسنے اس قلمی کتاب کا ذکر کیا تھا یعنی رامن جو نوکر کانز و نکسن سوامی - راماما
سٹریما - فشر نے براہ راست یا دوسرے طریقے سے بیان کیا ہے کہ مسٹر ا قلمی مسودہ لایا تھا عدالت ہذا کے
روبرو اور بھی کچھ بیان ہے کانز کہتا ہے کہ مسٹر ا شنبہ کی شام کو یہ کتاب میرے پاس چھوڑ آیا اور مین نے

اُسکو پریس مین بھجوا دیا تھا بذریعہ فشر کے یا چپراسی راما ما کے ۔ فشر کا بیان ہے کہ چپراسی قلمی مسودہ لایا۔ پیرا گرا
خاص بیان یہ ہے کہ جب ہم لوگ کام کر رہے تھے میترا آیا مین قلمی کتاب کو درست کر رہا تھا جو چھپ رہی تھی گو
جرح کے اُظہار مین وہ کہتا ہے کہ میترا مسودہ لیکر آیا اور اُسنے فشر کو دیا را من جو لو قسم کھاتا ہے کہ کتاب فشر کے
پاس تھی مجھے میترا نے پریس مین نہین دی تھی دن کتا سوامی بھی میترا کی قلمی مسودہ لانے سے انکار کرتا ہے اور
سیلیا نی کہتا ہے کہ کام ہو رہا تھا اُسکے بعد میترا آیا اس سے بڑھکر نقیضات کا سلسلہ ہونا غیر ممکن ہے ۔
۴ مسودہ مذکور کی بابت اور نقیض بھی ہے ۔ کا نر کا ہمیشہ یہی بیان رہا کہ مین نے قلمی مسودہ کو نہین دیکھا
قبل اسکے وہ پریس گیا تھا اور مین واقعی اسکی حقیقت سے واقف نہ ہوا جب تک کہ شام کو فشر نے مجھے کہا
نہین اور میترا نے دھوکہ دیکر میرے پریس مین اُسکو چھپوا یا اور یہ کہا کہ یہ پرویٹ کاغذ ہے معاملات
خاندانی سے تعلق ہے اسپر بھی ہم جانتے مین کہ فشر نے اس عدالت مین حلف لیکر کہا کہ کا نر نے مجھ سے
اُسی صبح کو کہا تھا کہ اس پمفلٹ کا منشا پولٹیکل ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ اُسنے دکا غذ ۰ ۸) ہر فرجی کے
روبرو بیان کیا کہ کا نر نے اتوار کی صبح مجھے کہا تھا کہ میترا کا کام معتمد اور پرویٹ قسم کا ہے ۔
۰ ۔ اگر پھر اور کارروائی پر غور ہو جو اس معاملہ مین ہوئی تو تعجب ہو انمین کیسا اختلاف ہوا جو لوگ
کام کرنے کے لیئے پریس مین آئے تھے ایک کا بیان یہ ہے کہ نرک نے شنبہ کی شام کو اپنے ملازمین سے دوسرے
دن آنے کی تاکید کی تھی ایک کا بیان یہ ہے کہ کا نر کا چپراسی شنبہ کی سہ پہر کو پریس مین آیا اور کمرے کے بیچ مین پہ
کھڑے ہوکر بہ آواز بلند کہا کہ کا نر کا حکم ہے کہ کل صبح سب آئین کیونکہ میترا کا کام کرنا ہے اور راما نا چپراسی مذکو
کہتا ہے کہ فشر نے مجھے اتوار کی صبح کو ہر ایک کاریگر کا نام بتایا جنکو کام کرنے کے لیے بلایا تھا یہ بات قابل غور ہے
کہ ایک مقام پر فشر نے کہا ہے کہ مین ان لوگون کے نام سے واقف نہ تھا ہر صورت رجسٹر حاضری پریس
دکاغذ ۔ ۸۹) اس خیال کا خاتمہ کرتا ہے کہ نا فہم آدمی اتوار کو کام کرنے کے لیئے طلب ہوئے تھے وہ شاید
[illegible] مگر وہ منتخب نہین کیئے گئے تھے کیونکہ اس روزنامچہ کارڈ پریس کے عملہ سے صرف نرک فورمین اور
[illegible] غیر حاضر تھے ان دونون کی موجودگی کی باعث ضرورت نہ تھی اُنکا کوئی کام نہ تھا پھر جس طرح
لوگ کام [illegible] لیئے آئے ہین ہر ایک گواہ اُسکو مختلف طریقہ سے بیان کرتا ہے ۔
۸ ۔ یہ مسئلہ کہ کس قدر پروف آتا رے گئے ۔ یا فشر یا میترا نے تصحیح کی جدید مسئلہ ہے اسپر گواہون کا
اتفاق نہین ہے بمقابلہ اور باتون کے یہ خفیف معاملہ ہے مین اُسکو طول نہ دونگا مگر فشر کے دوبارہ
غور کرنے [illegible] اور جو نمونہ ہین کہ اس مقدمہ مین تمام شہادت کس قسم کی دی گئی اُسنے ہر فرجی
کے [illegible] مین یہان ذکر کرتا ہون کہ چونکہ صبح کو مسٹر کا نر نے مجھے کہا تھا کہ یہ کام نہایت

تھا اور یہ لویت قسم کا ہے لہذا مین نے یہ مسودہ پڑھا تھا پروف پڑھنے جب یہ کام بالکل چھپ گیا تو
باقیہ چند سطور پر میری نظر پڑی جو مجھے نہایت ہی بدنام کرنے والی معلوم ہوئین تاہم اس عدالت مین
وہ حلفاً بیان کرتا ہے کہ مین نے پروف پڑھے مجھے کانر سے معلوم ہوا کہ ستر اپروف پڑھیگا مین نے خود ہی کاپی پروف
پڑھا تھا چونکہ مین تصحیح کرنیوالا ہے کاپی نہیں ہون مین پڑھ سکتا ہون پروف پڑھنے کے وقت قلمی مسودہ سے مین نے مقابلہ کیا
۹- لوگون کی مزدوری دینے کی بابت اور بھی تقیض ہے فشر کا بیان ہے کہ کانر نے چاہا تھا کہ شام کو
ہتپال مین خود ہی مزدوری تقسیم کرین اور مین نے لوگون کو سمجھایا کہ تم وہان جاؤ ان لوگون نے جانے سے
انکار کیا اور ضد کرکے شور مچایا کہ ہم نہین لینگے تب مین نے کانر سے طلب کرکے روپیہ انکو دیدیا اسپر بھی کانر
حلفاً بیان کرتا ہے کہ مین نے چپراسی کے ہاتھ بغیر مانگے روپیہ پریس کو بھیجدیا کیونکہ مین جانتا تھا کہ لوگون
کو شام کو روپیہ دینا ہوا اور لوگ کہتے ہین کہ ہمارے واویلا مچانے کے بغیر فشر نے ہمکو روپیہ دیا اور چپراسی
رامانا جو معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چپراسی پریس کا ہے نقیضون کا حلقہ پورے کرنے کے لیے انکار کرتا
ہے کہ مین کانر کا مرسلہ کچھ بھی روپیہ فشر کے پاس نہین لایا —
۱۰- پھر فشر کی قلمی تحریر کی بابت ۔ کیونکہ فشر اتوار کے روز پریس مین تھا جیسا مین بیان کرچکا ہون
اسکا کوئی ذکر اُسکے بیان مین نہین ہے جو ہیر مزجی نے قلمبند کیے تھے نہین ایک یہ بیان ہو باقیماندہ
بیان ۱۷ یا ۱۸- مئی کو قلمبند ہوئے تھے شاید فشر ۱۸- تاریخ بمبئی مین داخل ہوا اسکا کچھ تعلق اس سے ہے
لیکن اور عجیب صورتین بھی ہین پھر ہیر مزجی سے فشر نے بیان کیا ہے کہ جب ستر اکا کام چھپ چکا تو مین نے
اپنا کام چھپوایا یا بعدہ ساڑھے پانچ بجے پریس بند کیا چھاپنے کے ایک ہی معنی ہین یعنی کا بیان چھپوانا
اسپر بھی عدالت ہذا مین اظہار دیا ہے کہ وہ کام ۱۳- تاریخ کو کمپوز ہوا اور بعد کو چھاپا گیا ایک اور جگہ
بیان کیا ہے کہ مین نے ستر اکے کام مین اسلیے تعجیل کی کہ خود اپنا بھی کام ہو یعنی وہ اپنا کام بھی پورا کرنا چاہتا
تھا اس حالت مین اور اُسکے بیان پر غور کرکے کہ اُسکو چار ہی کاپی کی ضرورت تھی اُسنے کیون نہ چھاپکر
کارخانہ کو برخاست کیا ہم ہنرک کے بیان سے جانتے ہین کہ ٹیپ کو درست کرنے کی حاجت نہ تھی اور وہ
کبھی درست نہین کیا گیا چار سو کاپی کے چھاپنے مین کچھ بہت وقت صرف نہوا پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ فشر کو
اپنا کام پورا کرنے کے لیے کافی وقت نہ تھا بموجب خود اُسکے بیان کے اسکے کام کا کمپوز ۲- بجے سے شروع
ہوا یعنی پریس بند کرنے کے تین گھنٹے قبل شروع کیا تو معلوم ہوا کہ اُسکے ختم کرنے کے لیے کافی وقت تھا
اور ہنرک کا پیچیدہ بیان یہ ہے کہ پچیس کاپی چھپی تھین اور صفحات پر نمبر ۹- ۱۰- ۱۱- تھے اصل یہ ہو کہ کوئی
کاپی طبع نہین ہوئی گو اس سے بہت بڑی مصدقہ شہادت فشر کے بیان کی ہو ئی ہو تا لیکن اس پر...

اسرار ہے اور ٹیپ جو پریس پر چھوڑ دیا گیا اُسپر نمبر ۹-۱۰-۱۱- تھے شاید یہ مغالطہ تھا کہ شاید لوگ اسکو کرین کہ جس کتاب بنکے تین صفحے ہین اُسی طرح ادھر کے آٹھ صفحے اور ہونگے یعنی جنکا پروف پڑھا گیا مگر عدالت کو اُنکے سراغ لگانے کی ضرورت نہین ہے مجھے تو اس مقدمہ پر صرف اسی حالت سے غور کرنا ہے جیسا کہ اثبات جرم نے پیش کیا ہے مین اسپر بھی کہتا ہون کہ فشر کے کام کی بابت جو شہادت دی گئی ہرگز قابل اعتماد نہین ہے اور مین کہتا ہون کہ اگر وہ شہادت تین صفحہ کی بابت جنکا پیمانہ مثل کاغذ اسے کے ہے جنکے نمبر ۹-۱۰-۱۱ مین صحیح ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ سترا نہین بلکہ فشر مصنف پمفلٹ کا ہے کیونکہ اگرچہ کام جداگانہ ہے مگر نمبر ۹-۱۰-۱۱- ہے تو یہ صریح مغالطہ ہے کہ وہ کام کس قسم کا تھا جو خاص اسروز انجام پایا اس مغالطہ کی ذمہ داری فشر پر ہے کیونکہ یہ تین صفحے خاص اُسکے کام کے تھے۔

۱۱- دربارہ ٹیس کرنے پمفلٹ کے مین اُن تفصیلون کو چھوڑتا ہون جو فشری اور کارنر کے بیانات مین ہین کہ جلد بند نے کہان بیٹھکر کام کیا اور کارنر کا پلنگ اسپتال مین کس رُخ پر تھا اور مین قابل یقین دقت پر کچھ بھی توجہ نہین کرتا بیان ہوا ہے کہ اسمین تین روز صرف ہوئے جبکہ جلد بند کہتا ہے کہ مین دوشنبہ کے روز جب کام کرتا تھا تو چارسو کاپی کاغذ اسے کی ٹیس کرسکتا تھا اور یہ مثال کافی ہے کہ جلد بند قسم کھاتا ہے کہ یہ پمفلٹ وہ پمفلٹ نہین ہے جسکی مین نے ٹیس کی تھی کیونکہ پمفلٹ پر بٹل پیچ مین ٹیس ہوئی ہے اور جس کتاب کی مین نے ٹیس کی ہے اسوقت اسپر کوئی ٹیل پیچ نہ تھا جو ٹیل پیچ گوند سے لگایا گیا ہوگا۔

۱۲- سعد اللہ کے بیان کی مین نے دیکھا کہ پمفلٹ کی کاپیان ملزم کے گھر مین تھین ایک اور گواہ پیروی کے بیان سے تردید ہوئی یعنی پریس کے چپراسی شیخ بورن کا یہ بیان ہے کہ اُسنے یہ پرمین پہونچا مین نظر بران اسکے اظہار کی ہٖ وقعتی کے بریت جرم نے یہ ثابت کرنے کو گواہ پیش کیے کہ سعد اللہ نے بعدہ تسلیم کیا کہ مین نے جھوٹی شہادت دی تھی کہ میری مدد مقدمہ فوجداری مین مہدی حسن کی جانب سے ہو جو اسوقت ہوم سکریٹری نظام کے تھے۔

۱۳- مین نے اثبات جرم کی شہادت کے تمام بیانات پر غور کیا اور یہ بیان کرنے کی کوشش کرکے کہ بغیر شہادت بریت جرم کے یہ خود قابل اعتبار نہین ہے اسلیے کہ اسمین خود ہی اپنے بیانات کی تردیدات اور تنقیحات ہین چند باتین اور ہین جنکا کونسلی اثبات جرم نے ذکر کیا ہے اور جو قابل غور مین یعنی (۱ے) چک ۱۵۰ روپیہ کی جو سترانے کارنر کے نام ۱۲- مارچ ۱۹۲ء کو لکھی تھی جسکے نسبت کارنر کہتا ہے کہ ایک حصہ پمفلٹ کی چھپائی کی بابت ہے (بی) ایک گفتگو جو بنالی کی شہادت سے معلوم ہوئی جبکہ نیل واپس

اور کانر سے ۹ - مئی سنہ ۱۹۲۵ء کو ہوئی تھی جسمین کانر نے تسلیم کیا کہ مین نے پم فلٹ چھاپنے اور پچاس روپیہ
مترا نے مجھے اس کام کے لیئے دیئے اور (سی) وہ دلائل کہ تمام اثبات جرم کی شہادت گڑھی ہوئی نہو
حاصل یہ کہ کانر واقف تھا کہ جسوقت اُسنے اظہار دیئے تھے وہ بہ نتیجہ موت مین پلنگ پر پڑا ہوا تھا مین پہلے جسکا
ذکر کرتا ہون اور جو کچھ اُسکی بابت شہادت دی گئی وہ کاغذ (اے) خود چک ہی ہے جسکو خود بریت جرم نے
پیش کیا ہے (بی) شہادت کانر کے بطور ایک حصہ چھاپنے پم فلٹ کے دی گئی اور (سی) بیان نرس کا
جو ۲۰ - اپریل سنہ ۱۹۲۵ء کو نارٹن کے سامنے کہا تھا کہ مترا نے چک حساب چھپائی کی بابت دی تھی اور نرس
نے جرح کے وقت ایک اور لغو بیان کیا ہے کہ راما ناچیراسی پولیس ۱۴ - مارچ سنہ ۱۹۲۵ء کو شنبہ کے روز
زیادہ رکھا کہ مین مترا کا بل لیے جاتا ہون بعد کو اُسنے کہا کہ مترا نے حیدرآباد بنک کمپنی کے نام تین
روپیہ کی چک دی کانر کا یہ بیان بمقابلہ مترا کے سماعی اسکی تردید خود چپراسی نے کی اور اُسکو منیجر
بلینگ کمپنی نے رد کیا ہے جسنے اظہار دیئے کہ چک مذکور جسکا ذکر کانر نے کیا ہے ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۲۵ء کو شنبہ
کے روز بھنائی تھی جو ایک اور چپراسی قادر خان نے بھنائی تھی ایسا ہی نرس کا بیان جو نارٹن سے ہوا تھا
سمعی ہے کہ مترا اور کانر کے درمیان جو کچھ کارروائی ہوئی مجھ سے مخفی رہی پس چک کی شہادت مین
قبول کیا جاتا بشرطیکہ اور شہادت سے اُسکی تائید ہوئی مین بیان کر چکا ہون کہ یہ ثبوت نہین ہے کانر خود ایسا
ایسا گواہ ہے کہ جو قابل اعتبار نہین ہے مجھے اس شہادت کے ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے جو بریت جرم نے
پیش کی کہ یہ چک اور ہی معاملہ کی بابت تھی جو درمیان دونون شخصون کے ہوا تھا یہ ایک دعوی کی
ادائی مین تھی جو کانر کو مترا سے بابت قیمت کتب وغیرہ کے پاتا تھا جو اُسنے رکارڈ پریس سے خریدی تھیں
یہ بعد مجرائی اُس رقم کے ہے جو مترا نے کانر کو بغرض ادویہ کے قرض دیا تھا مین یہ بیان کرتا ہون کہ کانر نے
اس دادستد کا اقرار کیا ہے اور بعد کو سمجھا نہ سکا کہ کیونکر یہ روپیہ دیا گیا اسکا یہ قول کہ مجھے شک ہے کہ آیا
یہ چک پم فلٹ کی چھپائی مین تھی یا مترا کے اور قرضہ کے بابت تھی ان باتون سے ظاہر ہوگیا بریت جرم
کا بیان صحیح ہے کرنیل ولیس سے ۹ - مئی کو جو گفتگو کانر کی ہوئی تھی وہ مترا کے خلاف کوئی شہادت
نہین ہے اسواسطے کہ مترا کی موجودگی مین نہین ہوئی تھی اسوقت تک کانر نے خود نارٹن سے کہا تھا
کہ مین مترا پر دغابازی کا مقدمہ قائم کرونگا بس یہ خیال محال نہین ہے کہ اُسنے یہ بیان قصہ کی تائید
مین بیان کیا ہو جو وہ پیش کرنے والا تھا اور یہ اسواسطے تھا کہ خود اپنے تئین مقدمہ دائر ہونے سے
محفوظ رکھے جسکی نارٹن نے دھمکی دی تھی یہ جو بیان ہے کہ کانر موت کے نتیجہ مین پلنگ پر پڑا تھا جھوٹ نہین
بولتا اسکا فیصلہ خود کانر کی شہادت یکم فروری سے ہوتا ہے جب اُسنے اپنی بیماری سابق کے حوالہ سے

بیان کیا تھا کہ مین اسکی بہ نسبت اس مرتبہ بدتر تھا اس سے ظاہر ہے کہ جب اسنے اخیر شہادت دیکھی
ہے تو وہ گو مر رہا تھا مگر آرام نہونے سے ہراسان نہ تھا اخیر دلیل کہ اثبات جرم کا تمام بیان گڑھا ہوا ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ اثبات جرم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ سچ ہے کہ پیم فلٹ رکارڈ پریس مین طبع ہوے
تاہم اسکے گواہون نے اپنے بیان مین جھوٹ آمیز کر کے یا متناقض بیان کر کے مقدمہ کو خراب
کر دیا —

۱۴- مین نے اس شہادت کا ذکر نہین کیا جو بریت جرم کی طرف سے یہ ثابت کرنے کے لیے پیش
ہوئی تھی کہ ۱۴- مارچ ۱۹۰۹ء کو مترا پلنگ پر پڑا تھا اور نہ مین نے بریت جرم کے دلائل کا ذکر کیا جو
بر بنائے رجسٹر اور حساب و کتاب وغیرہ کے ہین اور مین اب اسپر کچھ غور کرتا تھا کیونکہ بوجوہ مذکورہ بالا
میری راے ہے کہ اثبات جرم کا قصہ بالکل شکست ہوا اسلیے ماخوذ پر جرم ثابت نہین ہے اگر اثبات جرم
کے گواہان اشاعت پر پہلے ہی جرح کے سوالات کر لیے گئے ہوتے تو ملزم پر جرم عائد بھی نہ ہوتا
وہ بری ہوتا مگر اسنے ہی خیال کے مطابق بریت جرم نے سوالات جرح ملتوی رکھے اور حسب منشاء
دفعہ ۲۵۶- ضابطہ فوجداری اس کارروائی کے مستحق تھے جب جرم لگایا گیا اور مین قرار دیتا ہون کہ
ملزم مجرم نہین ہے تو مین اسکو حسب منشاے دفعہ ۲۵۸- ضابطہ فوجداری کے بری کرتا ہون —

۱۵- جب یہ کیفیت ہے تو مین نہین دیکھتا کہ مین کیونکر جیسا کہ بریت جرم نے چاہا ہے پیم فلٹ کے الزامات
کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کی بابت راے دون جس مسئلہ کی تحقیقات کر رہا ہون وہ یہ ہے کہ آیا
مترا مہدی حسن کے خلاف الزامات شائع کر کے مرتکب جرم تعریف ہوا ہے جہان تک اس عدالت کو
تعلق ہے وہ پیم فلٹ کے بیانات کی صحت اور غلطی کا اسوقت تصفیہ کر سکتی تھی جب مترا کی نسبت
یہ ثابت ہوتا کہ اسنے توہین کی مین نے اسکو اب ان الزامات سے بری کیا اور حق یہ ہے کہ یہ
وہ بحث اس عدالت کے فیصلہ کے اختیار سے باہر ہے مجھے اس معاملہ مین کوئی اختیار نہین ہے یہ
عدالت جو کچھ راے اس مقدمہ مین دیگی وہ محض ایک مجسٹریٹ کی راے ہوگی کوئی قانونی قوت
نہ ہوگی اسلیے اس فیصلہ مین اسکو جگہ ملنی چاہیے لہذا مین فی الحال اس معاملہ مین اور کچھ لکھنے سے
انکار کرتا ہون لیکن اگر ہائی کورٹ نے اپیل مین بریت اشاعت مترا کی اور یہ مقدمہ اس عدالت کو
واپس کیا گیا تاکہ اسکا فیصلہ ہو کہ آیا پیم فلٹ مستثنیات دفعہ ۴۹۹- تعزیرات ہند سے محفوظ ہے یا
نہین تب مجھپر غور کرنا لازم ہوگا کہ آیا جو الزام لگائے تھے وہ صحیح ہین یا نہین اسکی بابت اپنی راے
قلمبند کرونگا —

فہرست مضامین

5096